امام منذری رحمہ اللہ کی شہرہ آفاق تالیف "الترغیب والترہیب" سے منتخب

صحیح

الترغیب والترہیب

1

تحقیق

فضیلۃ الشیخ محمد ناصر الدین البانی رحمہ اللہ

ترجمہ: حافظ محمد ساجد حکیم حفظہ اللہ

انتخاب: ڈاکٹر محمد راشد رندھاوا حفظہ اللہ

دار العلم ممبئی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان، نہایت رحم والا ہے۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

نَضَّرَ اللّٰہُ امْرَأً

سَمِعَ مِنَّا حَدِیْثًا فَحَفِظَہُ حَتّٰی یُبَلِّغَہُ

اللہ تعالیٰ اس شخص کو ترو تازہ اور شاداب رکھے جس نے ہم سے
کوئی حدیث سنی، پھر اسے یاد کر کے لوگوں تک پہنچا دیا

(سنن أبی داؤد، العلم، حدیث ٣٦٦٠)

امام منذری رحمۃ اللہ علیہ کی شہرہ آفاق تالیف الترغیب والترہیب سے منتخب

صحیح الترغیب والترہیب

جلد اوّل

تحقیق

فضیلۃ الشیخ محمد ناصر الدین البانی رحمہ اللہ

ترجمہ: حافظ محمد ساجد حکیم حفظہ اللہ
انتخاب: ڈاکٹر محمد راشد رندھاوا حفظہ اللہ
تقریظ: فضیلۃ الشیخ ارشاد الحق اثری حفظہ اللہ
تصدیر: فضیلۃ الشیخ حافظ صلاح الدین یوسف حفظہ اللہ

دار العلم ممبئی

سلسلہ مطبوعات دارالعلم نمبر 242

نام کتاب	:	(منتخب) صحیح الترغیب والترہیب
جلد	:	اوّل
تحقیق	:	علامہ ناصر الدین البانی رحمۃ اللہ علیہ
ترجمہ	:	حافظ محمد ساجد حکیم حفظہ اللہ
انتخاب		حافظ محمد ساجد حکیم حفظہ اللہ و حافظ محمد راشد رندھاوا حفظہ اللہ
ناشر	:	دارالعلم، ممبئی
طابع	:	محمد اکرم مختار
تعداد اشاعت	:	ایک ہزار
تاریخ اشاعت	:	۲۰۱۵ء
مطبع	:	بھاوے پرائیویٹ لمیٹڈ، ممبئی

دارالعلم ممبئی
DARUL ILM
PUBLISHERS & DISTRIBUTORS

242, J.B.B. Marg, (Belasis Road),
Nagpada, Mumbai-8 (INDIA)
Tel. (+91-22) 2308 8989, 2308 2231
Fax : (+91-22) 2302 0482
E-mail : ilmpublication@yahoo.co.in

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرست مضامین

صدقات کا بیان 302

اظہار تشکر

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ اَمَّا بَعْدُ!

موجودہ دور کو قلم وقرطاس کا دور کہا جائے تو بے جانہ ہوگا مطبوعہ رسائل وکتب دعوت وتبلیغ کا انتہائی مؤثر ومفید ذریعہ ہے۔ وعظ وتقریر کی اہمیت وافادیت اپنی جگہ مسلّم لیکن تصنیف وتالیف کا دعوت وتبلیغ کے میدان میں کلیدی کردار ہے۔

علم کی نشر واشاعت صدقہ جاریہ اور اخروی نجات کا اہم ذریعہ ہے۔ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

اِنَّ مِمَّا يَلْحَقُ الْمُؤْمِنَ مِنْ عَمَلِهٖ وَحَسَنَاتِهٖ بَعْدَ مَوْتِهٖ عِلْمًا عَلَّمَهٗ وَ نَشَرَهٗ ...... الحدیث

''علم کا سکھانا اور اسے نشر کرنا ایسا عمل صالح ہے کہ جس کا ثواب مومن کو اس کی موت کے بعد بھی ملتا رہتا ہے۔'' (صحیح الترغیب والترهیب جلد ١ ص ١٥٦ کتاب العلم)

اسی اہمیت کے پیش نظر رسول اللہ ﷺ نے متعدد مواقع پر بہت سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو ہدایت کی کہ وہ احادیث کولکھ لیا کریں۔ خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر یمن کے ابوشاہ کی درخواست پر اسے احادیث لکھوا کر دیں۔ یوں آپ ﷺ نے جب دین وشریعت کی انمول تعلیمات کو دوسرے لوگوں تک پہچانے کی ترغیب دی تو وہاں موجود صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اپنی تمام تر کاوشوں کو بروئے کار لاتے ہوئے احادیث رسول ﷺ کو تحریر وتقریر کے ذریعے سے دنیا کے کونے کونے میں منتقل کیا۔ جَزَاهُمُ اللّٰهُ أَحْسَنَ الْجَزَاءِ

رسول اللہ ﷺ نے نبوت کے 23 سال امت کو ''بشیر ونذیر'' کی حیثیت سے احکام باری تعالیٰ کے بجا آوری پر ثواب کی نوید اور نافرمانی پر گرفت وعذاب کی وعید سنائی۔

ترغیب وترہیب انسان کی روحانی زندگی کو بچانے کی کامیاب ترین تدبیر ہے۔ جس سے دل نورِ ایمان سے منور

اور زندگی اعمالِ صالحہ کی تابانی سے روشن ہو جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وَ مَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّا مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ ج [الانعام: 48]

''اور پیغمبروں کو ہم صرف اس لیے بھیجتے ہیں کہ وہ (اہل ایمان کو نعمتوں کی) بشارت دیں اور (نافرمانوں کو عذاب سے) ڈرائیں۔''

انسان کی کامیابی و کامرانی میں ترغیب و ترھیب کا کلیدی کردار ہے۔ اسی نظریہ کے پیش نظر علامہ منذری رحمہ اللہ نے ''الترغیب والترھیب'' پر مشتمل احادیث نبویہ کا ایک عظیم ذخیرہ مرتب فرمایا کہ جس سے اہل ایمان کے دلوں کا تزکیہ اور اذھان کی اصلاح ہوئی۔

اسی چیز کو مدنظر رکھتے ہوئے محترم جناب ڈاکٹر محمد راشد رندھاوا صاحب حفظہ اللہ نے علامہ البانی رحمہ اللہ کی تحقیق سے مزین ''صحیح الترغیب والترھیب'' کو بعد از نمازِ فجر سبقاً مجھ سے پڑھا۔ اور ترغیب وترہیب کے حوالے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے موتیوں سے قیمتی اور پہاڑوں سے ٹھوس ارشادات میں سے چند اہم ترین احادیث کا انتخاب کیا۔ اور یہ سلسلہ اللہ کی خاص رحمت سے پایۂ تکمیل تک پہنچا اور ''صحیح الترغیب والترھیب'' کی تینوں جلدیں ہم نے اللہ کی توفیق سے مکمل کیں۔ زیرِنظر کتاب اسی انتخاب کا آدھا حصہ ہے اور بقیہ آدھا حصہ ان شاءاللہ جلد قارئین کے ہاتھوں میں ہوگا۔ مستقبل میں مکمل تینوں جلدوں کا ترجمہ کرنے کا بھی ارادہ میری زندگی کی اہم خواہش ہے۔ احادیث کا رواں اور سلیس ترجمہ کرتے وقت مجھے جہاں کہیں دقت محسوس ہوئی وہاں میرے مشفق و مربی اساتذہ کرام (مفسر قرآن حافظ عبدالوہاب روپڑی، شیخ الحدیث مولانا عبدالجبار مدنی اور شیخ الحدیث مولانا بلال احمد وغیرہ حفظہم اللہ وَمَتَّعَنَا اللّٰهُ بِطُوْلِ حَيَاتِهِمْ کی معاونت میرے شامل حال رہی۔

نظر ثانی کا کام میرے ہردلعزیز استاد فضیلۃ الشیخ مولانا بلال احمد صاحب حفظہ اللہ نے بڑی محنت سے کیا۔

احادیث کے انتخاب میں اس بات کو مدنظر رکھا گیا ہے کہ تکرار سے اجتناب کرتے ہوئے تمام ابواب سے احادیث مبارکہ کو قلم قرطاس کیا جائے۔

یہ سب اللہ کی خاص رحمت و توفیق کا ثمر و نتیجہ ہے جس پر ہم بارگاہِ رب العالمین میں سجدہ ریز ہیں اور اس کارِ خیر میں حصہ لینے والے تمام احباب کے بے حد مشکور ہیں۔

جَزَاهُمُ اللّٰهُ أَحْسَنَ الْجَزَاءِ وَ وَفَّقَنَا اللّٰهُ وَإِيَّاهُمْ لِمَا يُحِبُّ وَ يَرْضٰى.

اس تمام ترسعی وکوشش کے باوجود اگر اس کتاب کی (طباعت) کمپوزنگ اور ترجمہ میں کسی قسم کی کوئی غلطی و کوتاہی رہ گئی ہو تو قارئین کرام اس سے ہمیں آگاہ فرمائیں، ان شاء اللہ آئندہ ایڈیشن میں اس کی اصلاح کر دی جائے گی۔ علمی و تحقیقی کاموں میں اصلاح و نظر ثانی کی ہمیشہ گنجائش رہتی ہے اور اہل علم نے ہر دور میں ان غلطیوں کی نشاندہی کر کے دینِ حنیف کی عظیم خدمت سرانجام دی۔

آخر میں اللہ تعالیٰ سے نہایت عاجزی سے دعاء ہے کہ اے رب العالمین! ہماری اس کوشش کو ہمارے اور ہمارے والدین کے لیے خصوصاً صدقہ جاریہ اور توشہ آخرت بنا۔ اور اس کارِ خیر میں حصہ لینے والے تمام دوست واحباب (محترم جناب ڈاکٹر محمد راشد رندھاوا، قاری عبید الرحمٰن، محترم صہیب احمد، ملک جمیل، رشید سبحانی اور ناصر محمود حفظہم اللہ) کے لیے اسے صدقہ جاریہ بنا کر اس کوشش کو امت کی اصلاح کا ذریعہ بناتے ہوئے اپنی بارگاہ میں قبول و منظور فرما۔ آمین

مترجم: حافظ محمد ساجد حکیم

14 شعبان 1434ھ

بمطابق 24 جون 2013ء

مقدمہ

کتاب کی اہمیت اور افادیت

ہر مسلمان کے ایمان کی سلامتی اور حفاظت اور آخرت کی رستگاری کے لیے الترغیب والترھیب یعنی رجاء وخوف اتنے ہی ضروری ہیں کہ جتنے کسی تندرست پرندے کے لیے دو صحیح وسالم پروں کا ہونا ازبس ضروری ہے جب تک دونوں پر برابر قائم ہیں پرواز صحیح رہتی ہے۔ اگر کسی پر میں نقص پیدا ہو جائے تو پرواز درست نہیں رہتی۔ اگر دونوں پر کھو جائیں تو پرندہ جلد جان ہار جاتا ہے۔ اسی طرح ایک مسلمان کے لیے ضروری ہے کہ رحمتِ الٰہی کا ہر چند امیدوار رہتے ہوئے اللہ قہار کے عذاب سے خائف یعنی لرزاں اور ترساں رہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس ہونا اور عذاب الٰہی سے بے خوف ہونا دونوں انسان کو ملتِ اسلامیہ سے خارج کر دیتے ہیں۔ لہٰذا ایک مسلمان کے لیے راہِ صواب ان دونوں کے بین بین ہے۔ پس ہر مسلمان کے لیے ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ کی بے پایاں رحمت کا امیدوار رہے اور اس کے عذاب سے خائف اور ڈرتا رہے۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت کا طالب ہونے کا مطلب یہ ہے اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کے کام کرتا رہے اور اس پر ثواب کا اُمیدوار رہے یا پھر گناہ کے بعد تائب ہو کر مغفرت کا امیدوار رہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ الَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَ جٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۙ اُولٰٓئِكَ يَرْجُوْنَ رَحْمَتَ اللّٰهِ ؕ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ" [البقرہ: 218]

"البتہ ایمان لانے والے ہجرت کرنے والے اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے رحمتِ الٰہی کے امیدوار ہیں اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔"

صحیح معنیٰ میں اللہ کے عذاب سے خائف رہنے کا مطلب یہ ہے کہ محرماتِ الٰہیہ سے حتی المقدور اجتناب کیا جائے۔ محرمات کا ارتکاب بھی کرتا رہے اور اللہ کی رحمت کی آس بھی لگائے رہے نیک عمل کی فکر بھی نہ کرے تو ایسا شخص مغرور ہے اور جھوٹی آرزو پالے ہوئے ہے۔

اس گفتگو سے ثابت ہوا کہ الترغیب والترھیب (رجاء وخوف) دونوں مسلمان کے حق میں اوصاف مدح ہیں کتاب کی اہمیت اور افادیت کے لیے یہ کیا کم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کے متعدد مقامات پر الترغیب والترھیب کے مفید ترین موضوع کو مختلف اسالیب میں مسلمان کے لیے بیان فرمایا چنانچہ ان دونوں مطلوب وصفوں کے مضمون قرآن کے متعدد مقامات پر بیان فرما کر ان کی اہمیت اور افادیت واضح فرمادی ہے۔ مثلاً

① " أُولَٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ يَبْتَغُوْنَ اِلٰى رَبِّهِمُ الْوَسِيْلَةَ اَيُّهُمْ اَقْرَبُ وَ يَرْجُوْنَ رَحْمَتَهٗ وَ يَخَافُوْنَ عَذَابَهٗ ؕ اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ كَانَ مَحْذُوْرًا " [بنی اسرائیل: 57]

"جنہیں یہ لوگ پکارتے ہیں خود وہ اپنے رب کے تقرب کی جستجو میں رہتے ہیں کہ ان میں سے کون زیادہ نزدیک ہو جائے وہ خود اس کی رحمت کی امید رکھتے ہیں اور ان کے عذاب سے خوف زدہ رہتے ہیں (بات بھی یہی ہے) کہ تیرے رب کا عذاب ڈرنے کی چیز ہے۔"

② " تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّ طَمَعًا ؗ وَّ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ " [السجدہ: 16]

"ان کی کروٹیں اپنی خوابگاہوں سے الگ رہتی ہیں۔ اپنے رب کو خوف اور امید سے پکارتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو دے رکھا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔"

③ " اَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ اٰنَآءَ الَّيْلِ سَاجِدًا وَّ قَآئِمًا يَّحْذَرُ الْاٰخِرَةَ وَ يَرْجُوْا رَحْمَةَ رَبِّهٖ ؕ قُلْ هَلْ يَسْتَوِى الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ؕ اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ " [الزمر: 9]

"بھلا (مشرک اچھا ہے) یا وہ جو رات کے وقتوں میں زمین پر سجدہ ریز ہو کر اور کھڑے ہو کر عبادت کرتا اور آخرت سے ڈرتا ہے اور اپنے رب (تعالیٰ) کی رحمت کی امید رکھتا ہے کہو بھلا جو لوگ علم رکھتے ہیں اور جو علم نہیں رکھتے دونوں برابر ہو سکتے ہیں اور نصیحت تو وہی لوگ پکڑتے ہیں جو عقلمند ہیں۔"

ان دو مقامات کے علاوہ قرآن مجید میں متعدد مقامات پر ترغیب اور ترھیب کے اس مفید ترین مضمون کو ایک دوسرے کے مقابلہ میں توازن قائم رکھنے کے لیے بیان کیا گیا ہے چنانچہ فرمایا۔

" نَبِّئْ عِبَادِيْٓ اَنِّيْٓ اَنَا الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ " [الحجر: 49]

"(ترغیب کے پہلو پر زور دیتے ہوئے فرمایا) اے نبی! میرے بندوں کو بتلا دو کہ میں بڑا بخشنے والا مہربان ہوں۔"

پھر اس کے متصل حرف تاکید اَنَّ اور جملہ اسمیہ کے اسلوب میں آگاہ فرمایا۔

" اَنَّ عَذَابِیْ هُوَ الْعَذَابُ الْاَلِیْمُ " [الحجر: 50]

"بلاشبہ میرا عذاب بھی درد دینے والا عذاب ہے۔"

ایک دوسرے مقام پر فرمایا:

" وُجُوْهٌ یَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ ۙ○ اِلٰی رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ۚ○ " [القیامۃ: 22 و 23]

"اس روز بہت سے چہرے رونق دار ہوں گے اور اپنے رب کے محو دیدار ہوں گے۔"

پھر مقابلہ میں فرمایا

" وَ وُجُوْهٌ یَّوْمَئِذٍۭ بَاسِرَةٌ ۙ○ تَظُنُّ اَنْ یُّفْعَلَ بِهَا فَاقِرَةٌ ؕ○ " [القیامۃ: 24 و 25]

"اور بہت سے چہرے اس دن اداس ہوں گے۔ خیال کریں گے کہ ان پر مصیبت اترنے والی ہے۔"

نیز فرمایا:

" وُجُوْهٌ یَّوْمَئِذٍ مُّسْفِرَةٌ ۙ○ ضَاحِكَةٌ مُّسْتَبْشِرَةٌ ۚ○ " [عبس: 38 و 39]

"کتنے چہرے اس روز درخشاں ہوں گے خنداں اور شاداں ہوں گے (یہ نیکوکار ہوں گے)۔"

" وَ وُجُوْهٌ یَّوْمَئِذٍ عَلَیْهَا غَبَرَةٌ ۙ○ تَرْهَقُهَا قَتَرَةٌ ؕ○ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْكَفَرَةُ الْفَجَرَةُ ۧ○ "

[عبس: 40 تا 42]

"کتنے چہرے ہوں گے اس دن جن پر گرد پڑ رہی ہوگی اور سیاہی چڑھ رہی ہوگی۔ یہ کفار بدکار ہوں گے۔"

ان آیات بینات اور ان جیسی دوسری بیش از بیش آیات سے واضح ہوا کہ ایمان کی صحت وسلامتی کے لئے رجاء و خوف (ترغیب وترھیب) دو روحانی اور لازمی عناصر ہیں کیونکہ ایمان کی صحت وسلامتی اور آخرت کی رستگاری کے لیے نہ اکیلی امید کافی ہے اور نہ اکیلے عذاب الٰہی کا خوف کارگر اور مفید ہے لہٰذا ثابت ہوا کہ رجاء وخوف (ترغیب وترھیب

دونوں کی مساوی کیفیت کا قائم رہنا ضروری ہے ورنہ ایمان منجی میں غلل کا خطرہ خارج از امکان نہیں۔

امام ابن العز رحمہ اللہ فرماتے ہیں بعض علماء عقائد کا قول ہے کہ جس نے محض محبت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی عبادت کی وہ زندیق (بدمذہب) ہے اور جس نے محض خوف کے مارے اللہ تعالیٰ کی عبادت کی وہ خارجی ہے۔ اور جس نے صرف امید کے ساتھ عبادت کی وہ مرجئہ ہے اور جس نے محبت، خوف اور امید کے ساتھ اللہ عبادت کی وہ مومن موحد ہے۔

[شرح عقیدہ طحاویہ ص315]

زیر نظر کتاب سے قبل الترغیب والترھیب کے اردو زبان میں متعدد ترجمے منظر عام پر آ چکے ہیں مگر وہ رواں اردو زبان میں نہیں اس لیے ضرورت تھی کہ کوئی اللہ کا بندہ اس کتاب کا رواں اردو زبان میں ترجمہ لکھ دے تو کیا ہی اچھا ہو۔ الحمد للہ میرے تلمیذ رشید قاری ساجد حکیم حفظہ اللہ نے اس ضرورت کو پورا کر دکھایا ہے۔ ساجد حکیم کَثَرَ اللّٰهُ فِيْنَا اَمْثَالَهٗ کوچہ قلم وقرطاس میں بالکل نو وارد ہیں مگر ان کا یہ نقش اول دیکھنے سے لگتا ہے کہ وہ ننھے قلمکار نہیں بلکہ کہنہ مشق قلمکار ہیں۔ میں نے اس کتاب کے جستہ جستہ مقامات کو پڑھا اور جانچا ہے ماشاء اللہ اسلوب دلکش، ترجمہ سلیس اور ایسا رواں ہے کہ بات بڑی آسانی کے ساتھ قاری کے ذہن میں جاگزیں ہو جاتی ہے اللہ قلم زور اور زیادہ کرے۔ آمین

ساجد حکیم حفظہ اللہ کی مفید ترین کاوش ڈاکٹر محمد راشد رندھاوا حفظہ اللہ کی حوصلہ افزائی اور تعاون کی مرہون منت ہے۔ ڈاکٹر صاحب امراضِ قلب کے ان ماہرین ڈاکٹروں میں شامل ہیں جو انگلیوں پر گنے جا سکتے ہیں۔ آپ نہ صرف امراض قلب اور ذیابیطس کے معالج ہیں بلکہ آپ روحانی معالج بھی ہیں مگر تعویذ لکھنے والے روحانی نہیں۔ دعوۃ اور تبلیغ ماشاء اللہ آپ کی طبیعت ثانیہ بن چکی۔ آپکے تعاون اور نگرانی میں متعدد ادارے فہم قرآن وسنت کے نام پر قرآن کی تعلیم اور تفہیم میں رواں دواں ہیں۔ حتیٰ کہ آپ کا مطب بھی دعوت دین کا خاموش ادارہ ہے۔ مطب کی دیواروں پر قرآن مجید کے سبز رنگ کے طغرے۔ اسلامی، اخلاقی، معاشی اور معاشرتی احادیث کے ترجمہ والے چارٹ سجے ہوئے ہیں اور اسی طرح انتظار گاہ میں متوسط میز پر علمی اصلاحی ہفت روزے پڑے ہوتے ہیں تاکہ مریض فارغ بیٹھنے کے بجائے مطالعہ کرتے رہیں۔

بہرحال ڈاکٹر صاحب باوجود بڑے ڈاکٹر ہونے کے متورع، پاکباز اور صاحب دل ڈاکٹر ہیں۔ میں بڑے

بڑے ڈاکٹروں سے مل چکا ہوں مگر ڈاکٹر آصف چوہدری ماہر ہڈی جوڑ کرسچن ہاسپٹل لبرٹی مارکیٹ اور محمد راشد رندھاوا حفظہ اللہ جیسا کسی ڈاکٹر کو نہیں پایا۔ اول الذکر آصف صاحب غریب مریض سے فیس بہت کم لیتے ہیں۔ جبکہ ڈاکٹر رندھاوا صاحب فیس نہیں لیتے بلکہ اہل علم کو دوائی بھی مہیا کر دیتے ہیں۔ **اللھم زد فزد**

آخر میں دعا ہے کہ اللہ ساجد صاحب اور ڈاکٹر صاحب حفظہما اللہ کی اس بابرکت کاوش کو بارآور فرمائے ان کے لیے توشہ آخرت بنائے اور اپنے بندوں کے لیے مفید بنائے۔

اسی پر اکتفاء کرتے ہوئے طویل سمع خراشی کی معافی چاہتا ہوں۔

علم اصول حدیث

تعریف علم اصول الحدیث:

① وہ علم ہے جس کے ذریعہ سند اور متن کے احوال کی معرفت حاصل کی جاتی ہے تاکہ حدیث کے قبول وعدم قبول کا فیصلہ کیا جاسکے۔

② علم اصول حدیث کا موضوع، سند اور متن کے بارے میں قبول وعدم قبول کا فیصلہ کرنا۔

③ غایت (فائدہ) اس علم کا فائدہ یہ ہے کہ صحیح وسقیم حدیث کے درمیان خط امتیاز کھینچنا۔

④ **الحدیث:**- لغوی معنیٰ جدید یا نئی چیز کے ہیں۔

اصطلاحی تعریف:- ہر اس قول، فعل، تقریر اور صفت کو حدیث کہا جاتا ہے جس کی نسبت رسول اللہ ﷺ کی طرف کی جاتی ہے۔

(تقریر سے مراد وہ فعل ہے جو نبی کریم ﷺ کے سامنے کیا گیا ہو اور آپ ﷺ نے اس پر سکوت فرمایا ہو۔

⑤ الخبر کا لغوی معنیٰ عام خبر کے ہیں مگر اس اصطلاحی تعریف میں تین قول ہیں۔

(۱) خبر اور حدیث دونوں باہم مترادف ہیں۔ (۲) دونوں ایک دوسرے کے مخالف ہیں حدیث وہ کلام ہے جو رسول اللہ ﷺ سے منقول ہو اور خبر وہ جو کسی امتی کی طرف سے منقول ہو۔ (۳) خبر حدیث سے عام لفظ ہے یعنی حدیث جو رسول اللہ ﷺ سے منقول ہو اور خبر وہ کلام جو نبی یا کسی امتی شخص سے منقول ہو۔

⑥ **الاثر:**- اس کے لغوی معنیٰ کسی چیز کا باقیماندہ نشان

اصول حدیث کی اصطلاح میں اس کے متعلق دو قول ہیں (۱) یہ حدیث کا مترادف ہے۔ یعنی (حدیث اور اثر دونوں ایک ہیں) (۲) اثر وہ قول یا فعل ہے جس کی نسبت صحابی یا تابعی کی طرف ہو۔

⑦ الاسناد: حدیث کی نسبت اس کے قائل کی طرف کرنا۔ الاسناد اور سند دونوں مترادف ہیں۔ سند سے مراد راویوں کا وہ سلسلہ جو متن تک پہنچائے۔

⑧ المتن کے لغوی معنیٰ زمین کا وہ سخت حصہ جو عام سطح سے قدرے بلند ہو۔

اصول حدیث کی اصطلاح میں کلام کا وہ حصہ مراد ہے جس پر سند ختم ہو۔

ہم تک پہنچنے کے لحاظ سے خبر کی تقسیم

ہم تک پہنچنے کے لحاظ سے خبر کی دو قسمیں ہیں ① خبر متواتر ② خبر آحاد

متواتر کی لغوی تعریف:- یہ لفظ مصدر تواتر سے مشتق اسم فاعل بنا ہے یعنی پے در پے ہونا۔

اصطلاحاً:- وہ حدیث مراد ہے جسے ہر دور میں راویوں کی اتنی تعداد نے روایت کیا ہو جس کا کذب بیانی پر عمداً یا اتفاقاً جمع ہو جانا محال دکھائی دیتا ہو۔

متواتر کی شرطیں:- چار ہیں ① اسے راویوں کی ایک بڑی تعداد روایت کرے۔ وہ تعداد دس راویوں سے کم نہ ہو۔

② تعداد کی یہ کثرت سلسلہ روایت یعنی سند کے ہر ایک طبقے یا مرحلے میں موجود ہو۔

③ اس بڑی تعداد کا کذب بیانی پر عمداً یا اتفاقاً جمع ہونا محال ہو۔

④ راویوں کو اس خبر کا علم حواسِ ظاہری حس کے ذریعہ حاصل ہوا ہو مثلاً روایت کرنے والا یوں کہے ہم نے سنا۔ ہم نے دیکھا۔ لیکن اس حدیث یا خبر کا تعلق عقل کے ساتھ نہ ہو۔ جیسے کائنات کے حدوث یعنی عدم سے وجود میں آنے کی خبر وغیرہ تو ایسی صورت میں وہ خبر یا حدیث متواتر نہیں ہوگی۔

⑤ فائدہ علم یقینی بدیہی کا دے۔

خبر متواتر کا حکم:- فائدہ علم یقینی بدیہی کا دیتی ہے۔ اس کے راویوں پر بحث کی ضرورت نہیں پڑتی۔ خبر متواتر اصول حدیث کا حصہ نہیں۔

اخبار آحاد

اخبار آحاد کی تعریف:

لغوی تعریف: -صفت کے لحاظ سے آحاد جمع ہے احد کی جو واحد کے معنی میں ہے اس لیے خبر واحد وہ خبر ہے جسے ایک شخص روایت کرے۔

اصطلاحی تعریف: -خبر واحد وہ خبر ہے جو خبر متواتر کی شرطوں پر پوری نہ اترے۔

خبر واحد کا حکم: -خبر واحد سے علم نظری حاصل ہوتا ہے یعنی ایسا علم جو غور وفکر اور استدلال پر موقوف ہوتا ہے۔ سلسلہ روایت کے لحاظ سے خبر واحد کی تین قسمیں ہیں۔

① **الغریب:** -یہ صفت مشبہ کا صیغہ ہے۔ بمعنیٰ منفرد یعنی اکیلا۔

اصطلاح میں غریب اس حدیث کو کہتے ہیں جسے صرف ایک راوی نے روایت کیا ہے۔

② **العزیز:** -وہ حدیث ہے کہ اس کی سند کے ہر ایک طبقے میں روایت کرنے والے کم از کم دو راوی ہوں۔ اگر کسی طبقہ تین یا تین سے زائد راوی ہوں تو کوئی مضائقہ نہیں۔

③ **المشہور:** -خبر مشہور اس حدیث کو کہتے ہیں جس کی سند کے ہر ایک طبقہ میں کم از کم تین یا اس سے زائد راوی ہوں بشرطیکہ یہ زیادتی کی تعداد حد تواتر کو نہ پہنچے۔

خبر مقبول کی اقسام

خبر مقبول اپنے مراتب کے لحاظ سے دو بڑی قسموں پر مشتمل ہے ① صحیح ② حسن۔ پھر ان میں کی ہر ایک کی دو قسمیں ہیں۔ الصحیح لذاتہٖ، الصحیح لغیرہٖ، الحسن لذاتہٖ اور الحسن لغیرہٖ۔

الصحیح لذاتہٖ: -اصول حدیث کی اصطلاح میں کسی قوی حافظہ والے پاکیزہ کردار راوی کا اپنے ہی طرح کے حامل صفات راوی سے ایسی حدیث نقل کرنا جو ابتداء سے انتہا تک پاکیزہ کردار قوی حافظہ والے راویوں سے منتقل ہوتی ہوئی پہنچے۔ اس میں شذوذ یعنی کسی زیادہ ثقہ راوی کی مخالفت نہ ہو اور نہ اس میں کوئی علت پائی جائے۔

الصحیح لذاتہٖ میں مندرجہ ذیل شرائط کا ہونا ضروری ہے۔

① **اتصال سند:** -یعنی سند کے ہر ایک راوی نے جس سے روایت لی ہے اس سے بلا واسطہ اس حدیث کو روایت کیا ہو اور یہی صورت حال ابتدا سے انتہا تک قائم رہے۔

② **راوی کی عدالت:** -یعنی اس حدیث کا ہر ایک راوی اسلام، عقل اور بلوغ کے اوصاف سے متصف ہو، اور اس میں

نہ تو فسق و فجور پایا جائے اور نہ عدم مروت۔

③ **راویوں کا حافظہ:** - ہر ایک راوی کا حافظہ بہت پختہ اور مضبوط ہو۔ خواہ حفظ کی صورت سفینہ یعنی کتاب میں محفوظ کر لیا ہو۔

④ **اس میں شذوذ کا نہ ہونا:** - یعنی وہ حدیث شاذ نہ ہو۔ شذوذ کا مفہوم یہ ہے کہ کوئی ثقہ راوی اوثق راوی کی مخالفت کرے۔

⑤ **اس میں علت کا نہ ہونا:** - یعنی وہ حدیث معلول نہ ہو۔ علت مبہم قسم کا مخفی نقص ہے جو حدیث کی صحت کو مجروح کر دیتا ہے۔

صحیح حدیث کا حکم: - اہل حدیث، اہل فقہ اور اہل اصول کے نزدیک بالاتفاق عمل کرنا واجب ہے۔

الحسن لذاته: - لفظ حسن بمعنی جمال سے نکلا ہے اور صفت مشبہ ہے۔

اصطلاحی تعریف: - اصطلاحی تعریف میں مختلف قول ہیں۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کے مطابق حسن لذاتہ وہ حدیث ہے کہ اس کی سند متصل ہو لیکن ایسے راویوں سے منقول ہو جو عادل ہوں مگر ان کا حافظہ کمزور ہو اور شذوذ سے پاک ہو (محمود طحان رحمہ اللہ)

حکم: - دلیل کے طور پر استعمال کرنے کے لحاظ سے اس کا درجہ الصحیح کے برابر ہے اگرچہ قوت میں اس سے کچھ کم ہے اس وجہ سے فقہاء نے اس سے استدلال بھی کیا ہے اور عمل بھی کیا ہے۔

الصحیح لغیرہٖ: - اس حدیث کو کہتے ہیں جو حسن لذاتہٖ ہوتی ہے۔ بشرطیکہ اس کی روایت اس کی سند جیسی کسی اور سند سے یا اس سے زیادہ قوی سند سے روایت ہوئی ہو ایسی حدیث کو صحیح لغیرہٖ اس لیے کہتے ہیں کہ اسے صحیح کا درجہ اس کی اپنی سند کی وجہ سے حاصل نہیں ہوا بلکہ اس کی سند کے ساتھ کسی اور سند کے مل جانے کی وجہ سے وہ صحیح کے درجہ تک پہنچ پائی ہے۔

الصحیح لغیرہٖ کا مرتبہ: - اس کا مرتبہ الصحیح لذاتہٖ سے کم اور حسن لذاتہٖ سے بلند ہے۔

حسن لغیرہٖ: - حسن لغیرہٖ وہ حدیث ہے جو ضعیف ہوتی ہے مگر کثرتِ طرق کی وجہ سے اس کے ضعف کی تلافی ہو جائے اور جانب قبول راجح ہو۔

الحسن لغیرہ کا درجہ:۔حسن لذاتہٖ کے مقابلہ میں حسن لغیرہٖ کا درجہ فروتر ہے۔حسن لذاتہٖ اور حسن لغیرہٖ میں تعارض کی صورت میں حسن لذاتہٖ کوترجیح دی جائے گی۔

خبر مقبول کی دوقسمیں

خبر مقبول کی دوقسمیں ہیں ① معمول بہٖ اور غیر معمول بہٖ۔پھر اس سے حدیث کی دوقسمیں اور نکلتی ہیں۔ایک محکم اور مختلف الحدیث اور دوسری ناسخ منسوخ۔

محکم:۔اصول حدیث کی اصطلاح میں اس سے مراد وہ حدیث ہے جو اپنی ہم پلہ حدیث کے معارض نہ ہو۔اکثر احادیث اسی قسم کے ہیں۔باہم متعارض احادیث بہت ہی کم ہیں۔

مختلف الحدیث:۔اصطلاح کے مطابق یہ وہ مقبول حدیث ہے جو اپنی جیسی حدیث کے معارض ہو لیکن تعارض کے باوجود دونوں میں تطبیق کا امکان موجود ہو۔

ناسخ ومنسوخ

نسخ کی تعریف:

لغوی تعریف:۔لغت میں نسخ کے دومعنیٰ ہیں ایک معنیٰ ازالہ یعنی زائل کردینا۔اس سے یہ محاورہ مستعمل ہے نَسَخَتِ الشَّمْسُ الظِّلَّ یعنی سورج نے سایہ زائل کردیا۔اس کا دوسرا معنیٰ نَسَخْتُ الْکِتَابَ میں نے کتاب نقل کرلی۔گویا ناسخ یعنی نقل کرنے والے نے منسوخ کو یعنی جس سے اس نے نقل کی ختم کرکے رکھ دیا یا اسے کوئی شکل دے دی۔

اصطلاحی تعریف:۔اس کا مفہوم یہ ہوگا کہ شارع نے پہلے کوئی حکم دیا پھر بعد میں دوسرا حکم دے کر اس پہلے حکم کوختم یعنی زائل کردیا۔

ناسخ اور منسوخ کی پہچان:۔ناسخ اور منسوخ احادیث درج ذیل امور کے ذریعے پہچانا جاسکتا ہے۔

① رسول اللہ ﷺ نے خود وضاحت فرمادی ہو۔جیسا کہ صحیح مسلم میں اِنِّیْ کُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا کہ میں نے تم کوزیادہ قبور سے منع فرمایا۔اب میں تم کوحکم قبروں کی زیارت کیا کرو کیونکہ وہ آخرت کویاد دلاتی ہیں۔

② صحابی وضاحت کردے جیسے آگ کی پکی چیز کھانے سے وضوء کا نہ ٹوٹنا۔

③ تاریخ کی معرفت کے ذریعہ یعنی جو آخری حکم ہوگا وہ ناسخ اور پہلا حکم منسوخ ہوگا۔

خبر مردود

① بحث اول ضعیف:

② بحث دوم مردود بوجہ سقوط سند:

③ بحث سوم مردود بوجہ طعن راوی:

بحث اوّل: -کسی حدیث کو رد کرنے کے بہت سے اسباب ہیں۔لیکن بنیادی طور پر دو بڑے اسباب ہیں جن میں باقیماندہ اسباب بھی داخل ہیں۔

① سلسلہ اسباب میں انقطاع۔② راوی پر طعن:

بحث اوّل۔ضعیف حدیث:

اصول حدیث کی اصطلاح میں ہر اس حدیث کو کہتے ہیں جس میں حسن حدیث کی ضروری شرطوں کوئی ایک شرط مفقود ہو۔

حدیث ضعیف پر عمل کا حکم:-

اس پر عمل کرنے پر علماء میں اختلاف ہے۔جمہور کے نزدیک فضائل اعمال کی صورت اس پر عمل کرنا مستحب ہے۔لیکن اس کے لیے تین شرطیں یہ ہیں اور وہ یہ ہیں۔

① ضعیف زیادہ شدید نہ ہو۔② وہ حدیث کسی ایسے اہل کے تحت اور بنیاد کے تحت میں آتی ہو جس پر عمل ہو رہا ہے۔③ اس پر عمل کرتے وقت یہ اعتقاد نہ ہو کہ یہ عمل شریعت سے ثابت ہے بلکہ یہ اعتقاد ہو کہ احتیاط کا یہی تقاضا ہے۔

دوسری بحث

سقوط سند کے باعث:-مردود حدیث کی اقسام حسب ذیل ہیں:

① المعلق:-اس کا معنی لٹکائی گئی چیز ہے۔اصطلاح کے مطابق معلق اس سند کو کہتے ہیں جس کی ابتداء سے ایک یا ایک سے زائد راویوں کا لگا نا ذکر چھوٹ جائے۔

معلق حدیث کا حکم:- حدیث معلق قابل قبول نہیں۔ اس لئے کہ شرائط قبول میں سے ایک اہم شرط اتصال سند اس میں موجود نہیں۔

فائدہ:- مگر جب صحیحین کی معلق روایت صیغہ معروف کے ساتھ منقول ہوں تو وہ قابل عمل ہیں۔ اگر صیغہ تمریض (قیل و رُوِیَ) کے ساتھ منقول ہوں تو نا قابل عمل ہیں مگر پھر بھی وہ ردی کی ٹوکری کی چیز نہیں۔ صحیحین میں درج ہونے کی وجہ سے کچھ نہ کچھ اہمیت ضرور ہے۔

مرسل:- اصطلاح میں وہ حدیث ہے جس کی سند کا آخری حصہ یعنی تابعی سے اوپر کا راوی (صحابی) ساقط ہو۔

مرسل کا حکم:- مرسل حدیث اتصال سند کی لازمی شرط مفقود ہونے کی وجہ سے نا قابل قبول اور ضعیف ہے۔

المعضل

لغوی تعریف:- لغت کے لحاظ سے معضل اَعْضَلَ کا اسم مفعول ہے۔ جو اعیاء کے معنیٰ میں ہے یعنی عاجز کر دیا۔

اصطلاح:- میں اس حدیث کو کہتے ہیں جس کی سند متصل نہ ہو۔ سند کسی بھی حصہ شروع درمیان دو یا دو سے زائد راوی پے در پے ساقط ہوں۔

حکم:- معضل حدیث بالاتفاق ضعیف اور نا قابل قبول ہے۔

المنقطع:

لغوی تعریف:- المنقطع اسم فاعل ہے۔ انقطاع اتصال کی ضد ہے۔ یعنی کٹ کر الگ ہو جانا۔

اصطلاح میں اس حدیث کو کہتے ہیں جس کی سند متصل نہ ہو۔ درمیان سے یا آخر سے یا شروع سے۔ اس لحاظ سے اس میں مرسل۔ معلق اور معضل سب داخل ہو جاتی ہیں۔

حکم:- منقطع حدیث بالاتفاق ضعیف ہے اس لیے کہ اس کے محذوف راوی کا حال معلوم نہیں۔

المدلس:- لغت کے اعتبار المدلس اسم مفعول ہے جو مصدر تدلیس سے مشتق ہے جسکا معنیٰ گاہک سے سامان کا عیب چھپانا۔

اصطلاح کے لحاظ سے تعریف اصول حدیث کی اصطلاح میں سند کے عیب کو مخفی رکھنا اور ظاہری شکل کو حسین بنا دینا تدلیس ہے۔

تدلیس کی دو بنیادی شکلیں ہیں:- ① **تدلیس اسناد** ② **تدلیس شیوخ۔**

تدلیس اسناد:- جس شخص سے راوی نے کچھ سنا ہو روایت تو اسی شیخ سے کرے مگر وہ حدیث روایت کرے جو اس نے اس سے نہ سنی ہو اور روایت کرتے وقت اس کا ذکر ہی نہ کرے کہ اسنے یہ روایت شیخ سے سنی ہے۔

تدلیس شیوخ:- تدلیس شیوخ یہ ہے کہ راوی کسی ایسے شیخ سے روایت کرے جس سے اس نے حدیث سنی ہو پھر اس شیخ کو ایسے نام، کنیت، نسب یا حسب سے یاد کرے جو غیر معروف ہو تا کہ اس کو پہچانا نہ جا سکے۔

تدلیس کا حکم:- مدلّس حدیث ضعیف ہوتی ہے۔

مرسل خفی:- اصطلاح میں مرسل خفی اس روایت کو کہا جاتا ہے جس کو راوی ایسے شیخ سے روایت کرے کہ جس سے اس نے ملاقات کی ہو یا اس کا ہم عصر ہو۔ اگر اس سے روایت نہ سنی ہو اور پھر ایسے لفظ سے روایت کرے جس سے سماع کا احتمال ہوتا ہو۔ مثلاً یوں کہے قال الشیخ (شیخ نے کہا)

بحث سوم

راوی میں طعن کے باعث جس روایت کو نا قابل قبول قرار دیا جائے:

طعن راوی سے مراد:- راوی میں طعن سے مراد اس پر زبانی تنقید ہے یعنی اس کی عدالت، تقویٰ، ضبط اور ذہانت پر تنقید کی جائے۔

راوی میں طعن کے اسباب:- دس چیزیں ایسی ہیں جن کو راوی میں طعن کا د[illegible] دیا گیا ہے جن میں سے پانچ کا تعلق عدالت وثقاہت سے ہے اور پانچ کا تعلق ضبط وحفظ سے ہے۔

جو پانچ باتیں راوی کی عدالت کو مجروح کر دیتی ہیں وہ یہ ہیں۔

① کذب (جھوٹ) ② جھوٹ کی تہمت ③ فسق (فقدان تقویٰ) ④ بدعت ⑤ جہالت۔

الموضوع:- الموضوع اصطلاح میں اس جھوٹی حدیث کو کہتے ہیں جو اپنی طرف سے گھڑی جائے۔ پھر اس کی نسبت رسول اللہ ﷺ کی طرف کر دی جائے العیاذ باللہ۔

موضوع کا حکم:- ضعیف وقبیح روایات میں سے بدترین روایت ہے۔ علماء کا اس پر اجماع ہے کہ جو شخص اس کے موضوع

ہونے کا علم رکھتا ہے اس کے لیے اس کی روایت کسی صورت بھی ایسی روایت کا بیان کرنا جائز نہیں تاوقتیکہ اس کا موضوع ہونا بیان نہ کرے۔

المتروک: - جب راوی میں طعن کا سبب (تہمتِ کذب) ہو جو کہ راوی کی صفت عدالت میں طعن کا دوسرا سبب ہے۔ تو اس کی حدیث متروک کہلائے گی۔

حکم: - ضعیف حدیث کی بدترین قسم موضوع حدیث ہے متروک حدیث بھی اسی کے قریب قریب ہے پھر منکر، پھر معلل۔ پھر مقلوب اور پھر مضطرب ہے۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے نزھة النظر میں ضعیف حدیث کی یہی ترتیب ذکر کی ہے۔

المنکر: - منکر وہ ضعیف حدیث ہے جس میں ضعیف راوی ثقہ راوی کی مخالفت کرے۔

حکم: - منکر ضعیف ہوتی ہے۔

المعروف: - اصطلاح میں وہ حدیث معروف ہے جسے ثقہ راویوں نے روایت کیا ہو اور وہ حدیث کسی ضعیف روایت کے خلاف نہ ہو۔ یہ قابل قبول حدیث ہے۔

المعلل: - اصول حدیث کی اصطلاح میں معلل وہ حدیث ہے جس کی کسی ایسی کمزوری کی اطلاع جو اس کی صحت کو مجروح کردے۔ اگرچہ بظاہر وہ حدیث اس کمزوری سے مبرا نظر آتی ہو۔ حکم۔ ضعیف ہے۔

ثقہ راویوں سے اختلاف

جب راوی میں طعن کا سبب ثقہ راویوں سے سے اس کا اختلاف ہو جو کہ طعن راوی کا ساتواں سبب ہے تو اس اختلاف کی کوکھ سے حدیث حسب ذیل پانچ قسمیں سامنے آتی ہیں۔

① مدرج۔ ② مقلوب۔ ③ مزید فی متصل الاسانید۔ ④ مضطرب۔ ⑤ مصحف۔

المدرج: - اصطلاح میں مدرج اس حدیث کو کہتے ہیں جس کے سلسلہ سند کو بدل دیا گیا ہو یا متن حدیث میں ایسے الفاظ درج کردیئے ہوں جن کے متن حدیث سے علیحدہ ہونے کی کوئی صورت باقی نہ رہے۔

مدرج کی دو قسمیں: - ① مدرج الاسناد ② مدرج المتن

حکم: - محدثین اور فقہاء کا اتفاق ہے کہ ادراج حرام ہے۔

المقلوب: - الٹ پھیر کے ذریعہ ایک چیز کی شکل بدل دینا۔

اصول حدیث کی اصطلاح میں حدیث کی سند میں تقدیم یا تاخیر کے ذریعہ ایک لفظ کو دوسرے لفظ میں بدل دینا۔مقلوب کہلاتا ہے۔

مقلوب کی دو قسمیں ہیں ① مقلوب السند ② مقلوب المتن

حکم:۔مقلوب حدیث ضعیف اور نا قابل قبول ہے۔

المضطرب:۔مضطرب اضطراب الموج (جب پانی بہت زیادہ حرکت میں ہو او۔موجیں ایک دوسرے سے ٹکرا رہی ہوں)۔

اصطلاحی تعریف:۔اصطلاح میں مضطرب وہ حدیث ہے جو مختلف طرق سے مروی ہو اور سب طرق قوت میں مساوی ہوں۔اوران کے باہم تطبیق کی صورت مفقود ہو۔

حکم:۔مضطرب حدیث ضعیف ہے۔

المصحف:

مصحف تصحیف سے ماخوذ ہے۔

اصطلاحی تعریف:۔اصطلاح میں حدیث کے ان کلمات کو جو ثقہ راویوں نے روایت کئے ہوں لفظی یا معنوی طور پر بدل ڈالنا۔

حکم:۔اگر کسی راوی کی تصحیف بکثرت ہو تو ایسے راوی سے حدیث لینا درست نہیں۔

الشاذ:۔اگر ثقہ راوی اپنے سے اوثق کی مخالفت کرے تو اس کی حدیث شاذ ہوتی ہے اور شاذ حدیث ضعیف ہوتی ہے۔

المحفوظ:۔مذکورہ بالا شاذ حدیث کے مقابلہ میں مروی حدیث محفوظ حدیث کہلاتی ہے۔

شاذ اور محفوظ کا حکم:۔شاذ حدیث ضعیف اور نا قابل ہے جبکہ محفوظ حدیث قابل قبول اور حجت ہوتی ہے۔

جہالت

راوی کے متعلق جہالت، جہل علم کی ضد ہے۔

اصطلاحی تعریف:۔راوی کی ذات اور اس کے ذاتی حالات سے عدم واقفیت الجهالة بالراوی کہتے ہیں۔

مجہول راوی کی تعریف:۔وہ شخص جس کی ذات اور صفات سے واقفیت نہ ہو اسے مجہول راوی کہتے ہیں۔

مجہول راوی کی تین قسمیں یہ ہیں۔

مجہول العین:- مجہول العین وہ راوی ہے کہ اس کا نام تو معلوم ہو لیکن اس سے ایک راوی کے سوا کوئی اور راوی روایت نہ کرے۔ مجہول العین کی روایت ضعیف ہے۔

مجہول الحال:- اس کا دوسرا نام مستور ہے۔ یہ وہ راوی ہے جس سے دو یا دو سے زیادہ افراد نے روایت کی ہو لیکن اس کی توثیق نہ ہو سکتی ہو۔ مجہول الحال کی روایت ضعیف ہے۔

المبہم:- تعریف وہ راوی جس کے نام کی صراحت روایت حدیث میں نہ کی گئی ہو۔

البدعۃ:- لغوی لحاظ سے بَدَعَ بمعنی انشاء یعنی ایجاد کرنا کا مصدر ہے۔

اصطلاح کے لحاظ سے دین میں نئی بات پیدا کرنا جبکہ دین **مکمل** ہو چکا ہے یا رسول اللہ ﷺ کے بعد خواہشات اور رسوم ورواج کو دین کا جز بنالینا بدعت کہلاتا ہے۔

بدعت کی دو قسمیں ہیں۔ بدعت مکفرہ۔ اس کا مرتکب اس کے سبب کفر تک پہنچ جاتا ہے اس کے متعلق قطعی بات یہ ہے کہ جو شخص شریعت کے کسی ایسے امر متواتر کا انکار کرے جو ضروریات دین سے ہو یا اس کے خلاف اعتقاد رکھے تو یہ بدعت مکفرہ اور ایسے بدعتی کی روایت نا قابلِ قبول اور مردود ہے۔

بدعت مفسقہ:- دوسری قسم بدعت مفسقہ ہے یہ ایسی بدعت ہے جس سے آدمی فاسق ہو جاتا ہے اسے کافر نہیں کہا جا سکتا۔

بدعتی کی روایت کا حکم:

اگر بدعت مکفرہ کا مرتکب ہے تو اسکی روایت رد کر دی جائے گی۔ اگر بدعت مفسقہ کا مرتکب ہے تو جمہور علماء کے نزدیک دو شرطوں کے ساتھ اس کی روایت قبول کر لی جائے گی ① وہ اپنی بدعت کی طرف داعی نہ ہو۔ ② ایسی بدعت کی روایت نہ کرے جو اس کی بدعت کی ترویج کا سبب بن رہی ہو۔

حافظہ کی کمزوری

سیئ الحفظ:- وہ شخص ہے جو اپنی خطا پر اپنی صواب کو ترجیح نہ دے سکے۔ اس کی دو قسمیں ہیں۔ ① حافظہ کی کمزوری پیدائشی اور دائمی ہو تو جمہور کے نزدیک اس کی روایت کو شاذ کہا جائے گا اور شاذ حدیث ضعیف ہوتی ہے۔

④ حافظہ کی کمزوری بڑھاپے یا بیماری کی وجہ سے یا کتابیں جل جانے کی وجہ سے حافظہ ڈھیلا پڑ جائے تو اس کو مختلط کہتے ہیں۔ لہٰذا اسنے جو حدیث اختلاط سے قبل بیان کی اور اس میں امتیاز بھی کر سکتا ہو تو وہ روایت مقبول ہو گی اور جو حدیث اس نے اختلاط کے بعد بیان کی ہے وہ نا قابلِ قبول ہے۔

خبر جس کی طرف نسبت کی جائے اس کے لحاظ سے اس کی تقسیم:

① الحدیث القدسی ② المرفوع ③ الموقوف ④ المقطوع

الحدیث القدسی: -لغۃً ''القدسی'' کی نسبت القدس کی طرف ہے جس کا معنی ہے پا کیزہ یعنی وہ حدیث جو ذاتِ اقدس یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب ہو۔

اصطلاحاً وہ حدیث ہے جو رسول اللہ ﷺ سے روایت ہو کہ ہم تک پہنچے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب ہو۔

حدیث قدسی اور قرآن کے درمیان فرق:

حدیث قدسی اور قرآن کے درمیان فرق کے بہت سے پہلو ہیں۔

① قرآن معجزہ ہے اور حدیث قدسی معجزہ نہیں ہے۔

② جب تک نماز میں قرآن کی تلاوت نہ ہو نماز ادا نہیں ہوتی برخلاف اس کے حدیث قدسی کی تلاوت سے نماز باطل ہو جاتی ہے۔

③ قرآن کریم میں حضرت جبرائیل کا واسطہ ضروری ہے۔ حدیث قدسی میں نہیں ۔

④ قرآن کریم بنقل تواتر منقول ہے جبکہ حدیث قدسی کے لیے تواتر شرط نہیں۔

⑤ قرآن کریم کی تلاوت میں ہر حرف پر دس نیکی کا ثواب ملے گا۔ حدیث قدسی کی قرأت پر نہیں۔

مختصر یہ کہ حدیث قدسی اللہ تعالیٰ کا کلام ہے۔ اس کی روایت کے الفاظ یوں ہوتے ہیں۔ قال رسول اللہ (صلی اللّٰہ علیہ وسلم) فیما یرویہ عن ربہ عزوجل. او قال رسول اللہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال اللّٰہ تعالیٰ او یقول اللّٰہ تعالیٰ.

حدیث نبوی کے مقابلہ احادیث قدسیہ کی تعداد نہایت کم ہے۔

امام منذری رحمہ اللہ کا تعارف

اس حقیقت سے انکار ممکن نہیں کہ کسی کتاب کی مقبولیت اور پذیرائی اس کے مؤلف یا مصنف کے علمی قد و قامت کی موہون ہوتی ہے اگر مولف یا مصنف علمی حلقوں میں جانا پہچانا، مقبول اور اچھی شہرت کا مالک ہے تو اس کی ہر کچی پکی کتاب پسند کی جاتی ہے۔ اگر مصنف کوچہ قلم وقرطاس میں نووارد ہونے کی وجہ سے بلند قد وقامت سے محروم اور نامور شخصیت کا مالک نہیں۔ بلکہ غیر معروف ہے تو اس کی بڑی علمی، جوہری اور مفید ترین کاوش بھی ایک طویل عرصہ تک لوگوں کی توجہ کا مرکز نہیں بنتی۔ اس لیے نامناسب نہ ہوگا کہ پہلے اس علمی شاہکار کے مولف گرامی قدر کا مختصر تعارف قارئین کی خدمت میں پیش کر دیا جائے تاکہ کتاب کی اہمیت اور افادیت پر دھندلی سی روشنی پڑ سکے۔

نام:

الشیخ الحافظ الامام عبدالعظیم بن عبدالقوی المنذری الشامی ثم المصری۔

ولادت:

آپ غرہ شعبان ۵۸۱ھ میں تولد ہوئے۔

اساتذہ:

اپنے دور کے نامور شیوخ اور بڑے بڑے ائمہ حدیث اور فقہاء عصر سے علم حدیث وفقہ حاصل کیا۔ جن میں الشیخ ابوعبداللہ الریانی، الشیخ عبدالمجیب بن زہیر، الشیخ محمد بن سعید المامونی اور الحافظ الکبیر علی بن فضل المقدسی رحمہم اللہ جیسی علمی شخصیات سے علم حدیث میں تبحر حاصل کیا۔ اور امام ابوالقاسم عبدالرحمٰن بن محمد رحمہ اللہ سے علم فقہ میں رسوخ حاصل کیا اور یوں اپنے وقت کے بڑے محدث اور فقیہ قرار پائے۔

تلامذہ:

الحافظ ابومحمد الدمیاطی، امام المتاخرین تقی الدین بن دقیق العید، شریف عز الدین رحمہم اللہ اور علماء وقت کی ایک

معقول تعداد آپ کی خوشہ چین اور فیض یافتہ ہے۔

علمی مقام ومرتبہ:

آپ نہ صرف حافظ الحدیث تھے بلکہ حدیث رسول ﷺ کے جملہ معاون علوم کے شناور، علل حدیث کے غواص، صحیح وسقیم حدیث کے حذاق اور مشکل الحدیث کی توضیح وتبیین میں مہارت تامہ حاصل تھی۔ حدیث سے استنباطِ احکام اور معانی کی تعیین میں یدطولیٰ رکھتے تھے۔ ثقاہت وعدالت میں اپنی مثال آپ تھے ثبت اور متقن تھے۔ روایت ودرائت کے مسلّم امام تھے۔ صائب الرائ اور متثبت فی الحدیث تھے غرضیکہ آپ ثقاہت وعدالت کے لحاظ سے حدیث اور اس کے متعلقہ علوم میں یکتا روزگار اور بالاتفاق وقت کے بہت بڑے محدث تھے اور مفتی ایسے کہ آپ کے فتاویٰ خاص وعام میں بڑے مقبول اور سند مانے جاتے تھے۔

سیرت:

زہد وورع کے پیکر، تقویٰ وطہارت کے خوگر، عفت وخودداری کے مرقع خوش خصال، خوش مقال، پاک نہاد اور نیک افتاد شخصیت کے مالک تھے۔ شب زندہ دار تقی ونقی اور بڑے خوددار اور مستجاب الدعوات محدث اور بزرگ تھے آپ نے حقوق العباد کی ادائیگی میں بڑی محتاط زندگی بسر فرمائی۔ آپ زندگی کے اس شعبہ میں کس قدر محتاط تھے اس کا اندازہ درج ذیل واقعہ سے باخوبی لگایا جا سکتا ہے۔ آپ کے نامور شاگرد اور محدث ابومحمد الدمیاطی رحمہ اللہ کہتے ہیں آپ ایک روز حمام سے باہر نکلے تو گرمی کی تاب نہ لا کر ایک بند دکان کے سامنے بازار میں لیٹ گئے میں نے عرض کی کہ حضرت! دکان کا بینچ خالی پڑا ہے۔ یوں بازار میں لیٹنے سے تو بہتر ہے کہ آپ بینچ پر لیٹ جائیں۔ تو میرے جواب میں فرمایا بھئی دکان بند اور دکاندار غائب ہے لہٰذا دکاندار کی اجازت کے بغیر اس کے بینچ پر لیٹنا مستحسن امر نہیں۔ اسے کہتے ہیں ورع اور تقویٰ

گویا ساری عمر اسی احتیاط میں گزری
کسی شاخ پہ میرا آشیاں بار نہ ہو

سُبْحَانَ اللّٰه. اَللّٰهُ اَكْبَرُ. وَفِي ذَالِكَ فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُوْنَ.

اہم تصنیفات:

اگرچہ امام منذری رحمہ اللہ نے اپنی عمر کی متاع عزیز کو کتاب وسنت کی تعلیم وتعلم اوران کی اشاعت وترویج میں وقف کیے رکھا۔تاہم محدثین شکراللہ مساعیھم الجمیلۃ اورعلماء ربانیین کی یہ عادت رہی ہے کہ دعوۃ وتبلیغ کے نقطہ نظر سے اور تسہیل کی خاطر اپنے اندوختہ علمی کومتنوع انداز میں حوالہ قرطاس بھی فرمایا کرتے تھے، چنانچہ اسی عادت کے مطابق امام منذری رحمہ اللہ کے اشہب قلم سے کئی بابرکت معروف ترین تصنیفات منصۂ شہود پر جلوہ گر ہیں۔مثلاً مختصر صحیح مسلم، مختصر سنن ابی داؤد مع الحواشی۔کفایۃ التعبد وتحفۃ التزھد اور الترغیب والترھیب من الحدیث الشریف شرح التنبیہ آپ کی باقیات صالحات میں سے ہیں۔

امام منذری رحمہ اللہ کی الترغیب والترھیب پہلے اسی نام پر تین کتابیں منظر عام پر آ چکی تھیں۔اس موضوع کی اہمیت کے پیش نظر حضرت منذری رحمہ اللہ نے مزید ضرورت سمجھ کر یہ کتاب قلمبند فرمائی اللہ کی طرف سے امام منذری رحمہ اللہ کی کتاب کو جوشرف قبول حاصل ہوا وہ اس موضوع پر پہلی کتابوں کو حاصل نہیں۔

وفات:

عمر بھر کتاب وسنت اور منہج سلف صالحین کی ترویج میں مشغول رہنے کے بعد پچھتر برس کی عمر میں ۶۵۶ میں اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلَهٗ وَارْحَمْهُ وَ عَافِهٖ وَ اَدْخِلْهُ جَنَّةَ الْفِرْدَوْسِ

مفتی عبید اللہ خاں عفیف

10 شعبان 1434ھ

بمطابق 20 جون 2013ء

تقریظ

فضیلۃ الشیخ ارشاد الحق اثری حفظہ اللہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمدللہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علی سید الانبیاء والمرسلین وعلی الہ وصحبہ و من تبعھم باحسان الی یوم الدین . اما بعد!

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے جن وانس کو اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا اور عبادت کا طریقہ بتلانے کے لئے انبیاء کرام علیہم السلام کو مبعوث فرمایا ہے۔ آخری نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اب آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی ''اسوۂ حسنہ'' ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی اتباع ذریعہ نجات ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کے ہاں وہی عمل قبول ہے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں ہو اور ہر وہ عمل جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت وہدایت کے مطابق نہ ہو مردود ہے۔ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ نے فرمایا ہے: قبولیت عمل کی دو شرطیں ہیں ایک یہ کہ وہ عمل خالص اللہ تعالیٰ کے لئے ہو اور دوسری یہ کہ وہ شریعت کے مطابق ہو۔ (ابن کثیر صفحہ ۱۲۰، ۲۱۴، ۴۴۷ تحت آیت البقرۃ: ۱۱۱، النساء آیات: ۱۲۵)

امام مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ سنت نوح علیہ السلام کی کشتی ہے جو اس پر سوار ہوگا وہی نجات پائے گا اور جو اس سے پیچھے رہ گیا وہ غرق ہوگیا (مفتاح الجنۃ رقم ۳۹۱) دین اسلام کے اصل الاصول یہی دو ہیں کہ عبادت خالص اللہ تعالیٰ کی ہو اور سنت کے مطابق ہو۔ پھر خالص اللہ ہی کی عبادت کرنے والوں کی مختلف نوعیتیں ہیں۔ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ ذکر فرماتے ہیں۔

((مَنْ عَبَدَاللّٰهَ بِالْحُبِّ وَحْدَهُ فَهُوَ زِنْدِيْقٌ، وَمَنْ عَبَدَهُ بِالرِّجَاءِ وَحْدَهُ فَهُوَ مُرْجِىءٌ، وَمَنْ عَبَدَهُ بِالْخَوْفِ وَحْدَهُ فَهُوَ حَرُوْرِیٌّ، وَمَنْ عَبَدَهُ بِالْحُبِّ وَالْخَوْفِ وَالرِّجَاءِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ

مُوَحِدٌ)) (العبودیه صفحه ٤٤، شرح العقیده الطحاویه صفحه 316)

''جوصرف محبت سے اللہ کی عبادت کرتا ہے وہ زندیق ہے اور جوصرف امید پر عبادت کرتا ہے وہ مرجیہ ہے اور جوصرف خوف سے عبادت کرتا ہے وہ حروری ہے اور جومحبت، خوف اور امید سے عبادت کرتا ہے وہ خالص مؤمن ہے'' چنانچہ بعض وہ حضرات بھی ہے جو کہتے ہیں کہ ہم اللہ کے عذاب سے ڈرتے ہوئے یا جنت کی طلب میں عبادت نہیں کرتے بلکہ اللہ کی محبت میں عبادت کرتے ہیں۔ یہ جاہل صوفی ہیں اور یہ گمراہی میں مبتلا ہیں اور وہ بھی ہیں جوصرف بخشش کی امید پر عبادت کرتے ہیں اور معصیت ان کے ہاں موجب پُرسش (باعث استفسار) نہیں یہ مرجیہ ہیں۔ اوران کے مدمقابل کچھ وہ ہیں جو محض اللہ تعالیٰ کے خوف اور عذاب الٰہی سے بچنے کے لئے عبادت کرتے ہیں یہ خارجیوں کا ایک گروہ ہے جنہیں ''حروری'' کہا جاتا ہے۔ اور جو اللہ کی محبت میں، اللہ سے ڈرتا ہوا اور اس کی رحمت کی تلاش میں عبادت گزارہے وہ خالص مومن ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے انبیائے کرام علیہم السلام کے ذکر میں فرمایا ہے۔

انهم كانوا يسارعون في الخيرات و يدعوننا رغبا ورهبا و كانو لنا خشعين. (الانبياء: ٩٠)

''یہ لوگ نیکی کے کاموں میں دوڑ دھوپ کرتے تھے اور ہمیں رغبت اور خوف کے ساتھ پکارتے تھے اور ہمارے آگے جھکے ہوئے تھے'' رغبت، اللہ تعالیٰ کی فضل ورحمت اور جنت جانے کے لئے اور خوف، اللہ تعالیٰ کے غضب اور عذاب سے بچنے کے لئے ہمارے یہ بندے نیکی کے کاموں پر لپکتے اور ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کرتے ہیں۔ مومنوں کے بارے میں بھی ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

تتجا فى جنوبهم عن المضاجع يدعون ربهم خوفا و طمعا ومما رزقنهم ينفقون (السجدة : ١٦)

''ان کی کروٹیں بچھونوں سے الگ رہتی ہیں اپنے مالک کو (اس کے عذاب سے) ڈر کر اور (اس کی رحمت کی) امید رکھ کر پکارتے ہیں اور ہمارا دیا کچھ خرچ کرتے ہیں'' ایمان اسی خوف ورجاء کے مابین ہے۔ شیخ ابوعلی الروذباری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ خوف ورجاء مومن کے لیے پرندے کے دوپروں کی مانند ہیں یہ دونوں برابر ہوں تو پرندے کی پرواز درست ہوتی ہے ورنہ وہ پرواز سے قاصر رہتا ہے اور اگر دونوں پر نہ ہوں تو پرندہ موت کے منہ میں چلا جاتا ہے۔ مدارج السالکین صفحہ ۳۷، ج ۲)

حافظ ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ تعلق باللہ میں دل کی مثال پرندے کی ہے۔ محبت اس کا سر ہے خوف ورجاء اس

کے پر ہیں جب پرندے کا سر اور اس کے دونوں پر صحیح سالم ہوں گے وہ پرواز باندھے گا اگر اس کا سر نہ ہو تو پرندہ مر جائے گا اور اگر اس کے پر نہ ہوں تو وہ ہر کسی کے نشانے پر ہے کسی شکاری کے ہاتھ لگ جائے گا۔ سلف ائمہ کرام ؒ فرماتے ہیں کہ صحت و سلامتی میں خوف کا غلبہ ہونا چاہیے تاکہ عدل میں کوتاہی نہ اور عندالموت رجاء و امید کا غلبہ ہونا چاہیے۔ حضرت حسن بصری ؒ فرماتے ہیں۔ ماخافه الا مومن ولا امنه الا منافق، اللہ سے مومن ہی ڈرتا ہے اور اللہ سے بے خوف منافق ہوتا ہے۔ اس کے یہ معنی بھی کیے گئے ہیں کہ نفاق سے وہ ڈرتا ہے جو ایماندار ہے اور نفاق سے نڈر وہی ہے جو منافق ہے۔ (فتح الباری ص ۱۱۱، ج ۱)

اسی ترغیب و ترہیب اور خوف و رجاء کے تناظر میں محدثین کرام نے مستقل کتابیں لکھی ہیں جن سے اعمال صالحہ کی رغبت پیدا ہوتی ہے اور معصیت سے بچنے اور خوف کھانے کا داعیہ پیدا ہوتا ہے۔ علامہ الکتانی نے **الرسالة المستطرفه** میں اس کے حوالے سے متعدد کتب کا ذکر کیا ہے۔ ان میں بعض حسب ذیل ہیں۔

۱ الترغیب لإمام حمید بن زنجویہ المتوفی ۲۵۱ھ

۲ الترغیب فی فضائل الاعمال الامام ابی حفص عمر بن احمد بن عثمان المعروف بابن شاہین المتوفی ۳۸۵ھ یہ کتاب زیور طبع سے آراستہ ہے۔

۳ الترغیب لأبی الفتح سلیم بن ایوب الرازی المتوفی ۴۴۷ھ۔

۴ الترغیب والترہیب للإمام الحافظ ابی بکر البیہقی المتوفی ۴۵۸ھ۔

۵ الترغیب والترہیب للإمام ابی قاسم اسماعیل بن محمد الاصبھانی المتوفی ۵۳۵ھ۔

۶ الترغیب والترہیب لأبی موسیٰ المدینی المتوفی ۵۸۱ھ۔

۷ الترغیب فی الاحادیث المتعلقہ بالعبادت للإمام ابی یوسف یعقوب بن یوسف المالکی المتوفی ۵۹۵ھ۔

۸ الترغیب والترغیب للإمام زکی الدین عبدالعظیم بن عبدالقوی المنذری المتوفی ۶۵۶ھ۔

یہ کتاب چار ضخیم جلدوں میں متعدد بار چھپ گئی اور متداول ہے علماء کرام اور طلباء عظام اس سے استفادہ کرتے ہیں اور ترغیب و ترہیب پر مشتمل احادیث مبارکہ کو اپنے خطبات و دروس کا ایک بنیادی مأخذ قرار دیتے ہیں۔ اس موضوع پر لکھی ہوئی تمام کتابوں میں سے یہ سب سے نفیس اور نہایت مفید کتاب ہے جو بالتکرار 6023، احادیث پر مشتمل ہے اور

تمام متعلقہ ابواب کو محیط ہیں اس کی اسی اہمیت کی بنا پر حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اس کا اختصار کیا جو شیخ حبیب الرحمٰن اعظمی رحمہ اللہ کی تحقیق سے چھپ چکا ہے۔ الترغیب والترہیب اور فضائل اعمال کے باب میں عموماً تساہل سے کام لیا گیا ہے۔ مگر علامہ منذری رحمہ اللہ نے اس میں بھی احتیاط کا پہلو اختیار کیا ضعیف اور نا قابل اعتبار روایات کو ''رُوِیَ'' یعنی تمریض سے نقل کر کے ان کے ضعف کا اشارہ کر دیا۔

اس کے باوجود بعض روایات ایسی بھی نقل ہوگئی جو ضعیف ہیں اور علامہ منذری رحمہ اللہ نے ان کے ضعف کا اشارہ نہیں کیا۔ بلکہ روایات کو نقل کرنے اور ان پر حکم لگانے میں بھی ان سے تسامح ہوا جس کا دراصل سبب یہ ہے کہ انہوں نے یہ کتاب خود نہیں لکھی بلکہ اپنے حفظ وضبط پر اعتماد کر کے املاء کروائی ہے اور وہ بھی اس صورت میں جب وہ اپنے وطن سے دور پریشانیوں میں مبتلا اور کتب خانہ بھی پیش نظر نہ تھا جیسا کہ خود انہوں نے کتاب کے آخر میں وضاحت فرما دی۔

فكيف بالمملى مع ضيق وقته و ترادف همدمه و اشتغال باله، و غربة وطنه، و غيبة كتبه (الترغيب ص ٥٦٦، ج ۴)

کتاب میں انہی تسامحات کی بنا پر حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کے تلمیذ رشید حافظ ابو اسحاق ابراہیم بن محمد بن محمود الناجی الدمشقی رحمہ اللہ المتوفی ۹۰۰ھ نے اس کے اوہام پر مشتمل ایک کتاب لکھی جس کا نام انہوں نے ''**عجالة الإملاء المتسيرة من التذنيب على مآوقع للحافظ المنذرى من الوهم وغيره فى كتابه الترغيب والترهيب**'' یہ کتاب پانچ جلدوں میں مکتبۃ المعارف ریاض سے طبع ہوگئی ہے۔ مگر افسوس کہ مکمل نہیں۔ جس میں مؤلف علام نے علامہ منذری رحمہ اللہ کے اوھام ہی نہیں بعض مزید احادیث کو بھی ذکر کیا ہے۔ علامہ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ نے بھی اسے موضوع بحث بنایا اور اس کی صحیح اور ضعیف احادیث کو دو علیحدہ حصوں میں جمع کر دیا چنانچہ صحیح الترغیب والترہیب تین جلدوں میں ہے جو ۳۷۷۵، احادیث پر مشتمل ہے اور ضعیف الترغیب والترہیب دو جلدوں میں ہے اور اس میں ۲۲۴۸، احادیث ہیں جن میں ضعیف، منکر اور بعض موضوع احادیث بھی ہیں۔ جبکہ صحیح الترغیب میں صحیح، صحیح لغیرہ، حسن اور حسن لغیرہ احادیث ہیں۔

ہمارے مہربان محترم جناب ڈاکٹر محمد راشد رندھاوا صاحب حفظہ اللہ (الحمد للہ) اپنے پہلو میں دردمند دل رکھتے ہیں۔ ذکر وفکر کا ذوق وشوق انہوں نے شیخنا وسیدنا ابوبکر غزنوی نور اللہ مرقدہ سے پایا ہے اور اخلاص وللّٰہیت کے وہ پیکر ہیں۔ اسی کا نتیجہ ہے کہ انہوں نے صحیح الترغیب والترہیب کو سبقاً سبقاً مولانا حافظ محمد ساجد حکیم حفظہ اللہ سے پڑھا اور سمجھا دوران تعلیم وتفہیم اپنے

ذوق سلیم کے مطابق ان احادیث مبارکہ کو جو دعوت وارشاد اصلاح احوال ترغیب وترہیب اور فضائل اعمال میں زیادہ مؤثر اور دل میں اتر جانے والی تھیں ان پر نشان لگاتے گئے۔ان کو علیحدہ جمع کر کے محترم مولانا حافظ محمد ساجد حکیم حفظہ اللہ سے بڑے سلجھے ہوئے اسلوب میں ترجمہ کروایا بلکہ بعض مقامات پر تشریحی نوٹس بھی دیئے تا کہ قارئین کرام کما حقہ انہیں سمجھ سکیں۔

صحیح الترغیب والترہیب کا یہ انتخاب ان شاء اللہ قارئین کے لئے نہایت مفید اور نفع بخش ثابت ہوگا۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ مترجم محترم اور جناب ڈاکٹر صاحب حفظہما اللہ کی اس خدمت کو شرف قبولیت بخشے، خادمین سنت کی صف میں شامل فرمائے اور اسے ان کے لیے صدقہ جاریہ بنائے۔

این دعا از من واز جملہ جہاں آمین باد

خادم العلم والعلماء

ارشاد الحق اثری حفظہ اللہ

14-04-1434

25-05-2013

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تصدیر

(فضیلۃ الشیخ حافظ صلاح الدین یوسف حفظہ اللہ)

مجموعہ ہائے احادیث میں جن کتابوں اور کاوشوں کو شہرت دوام اور قبولِ عام حاصل ہے، ان میں امام منذری رحمہ اللہ (متوفی ۴ ذوالقعدہ ۶۵۶ھ) کی الترغیب والترھیب بھی ہے۔

اس کی سب سے زیادہ نمایاں خصوصیت ہر موضوع اور عنوان پر دونوں قسم کی احادیث کو یکجا کر کے درج کرنا ہے۔ ایک قسم وہ، جس میں اس عمل کے کرنے کی ترغیب اور اس کے فضائل کا بیان ہے۔ اور دوسری قسم وہ، جس میں اس عمل صالح کے ترک پر وعیدوں کا ذکر ہے۔

اس خوبی نے اس مجموعۂ احادیث کو جہاں ایک طرف انفرادیت اور امتیاز کا ایک خاص مقام عطا کیا ہے، وہاں دوسری طرف اصلاح نفس، تزکیۂ قلوب اور تطہیر اخلاق کے اعتبار سے اسلامی لٹریچر میں اس کو ایک ممتاز مقام حاصل ہے۔

تاہم اس مجموعۂ احادیث میں ایک کمی۔ اہل علم و تحقیق کے حلقوں میں۔ بڑی شدت سے یہ محسوس کی جاتی تھی کہ اس میں **احادیث کی صحت کا اہتمام نہیں کیا گیا بلکہ صحیح اور ضعیف دونوں قسم کی احادیث جمع کر دی گئی ہیں** اور علماء و خطباء کی اکثریت تحقیق و نقد حدیث کے فن اور ذوق سے ناآشنا ہوتی ہے اس لیے دونوں قسم کی احادیث میں امتیاز کرنا ان کے لیے مشکل ہے اور یوں بلا تحقیق ہر قسم کی روایات عوام کے سامنے بیان کر دیتے ہیں۔

حالانکہ ضعیف حدیث کی نسبت رسول اللہ ﷺ کی طرف مشکوک ہے، اسے حدیث رسول کہہ کر بیان کرنے میں اس بات کا شدید اندیشہ ہے کہ کہیں وہ اس وعید کا مستحق قرار نہ پا جائے جس کو ایک حدیث میں اس طرح بیان کیا گیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ"

''جو شخص جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ بولے، وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنا لے۔''

(صحیح البخاری، العلم، باب اثم من کذب علی النبی صلی اللہ علیہ و سلم، حدیث:110)

بنابریں جس حدیث کے ثابت ہونے میں شک ہو، اس کا بیان کرنا جائز نہیں، اس میں ثواب کے بجائے عتاب کا اندیشہ ہے اور ضعیف حدیث کا معاملہ ایسا ہی ہے۔

اللہ بھلا کرے محقق العصر شیخ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ کا، جنھوں نے اس دور میں نقد حدیث کے محدثانہ اصول کی روشنی میں ہزاروں ضعیف احادیث کی تحقیق کر کے عام علماء وخطباء کے لیے بڑی آسانی پیدا فرما دی تاکہ وہ عوام کے سامنے یہ احادیث بیان نہ کریں اور مذکورہ وعید سے بچ جائیں۔

شیخ البانی رحمہ اللہ کی انہی مساعیِ حسنہ میں ایک کاوش الترغیب والترھیب کی تصحیح ہے۔ انھوں نے تحقیق کر کے اس کی صحیح احادیث کو الگ اور ضعیف احادیث کو الگ کر کے دو حصوں میں شائع کر دیا ہے۔ ضعیف الترغیب دو حصوں میں، جن میں کل احادیث 2248 ہیں۔ اور صحیح الترغیب تین حصوں میں، جن میں کل احادیث 3775 ہیں۔

زیر نظر کتاب صحیح الترغیب والترھیب کا انتخاب اور اس کا اردو ترجمہ جو 1043 احادیث پر مشتمل ہے اور یہ جلد اول ہے، یعنی اس کی دوسری جلدوں میں بقیہ احادیث شائع کرنے کا پروگرام ہے۔ اللہ تعالیٰ تکمیل کی توفیق عطا فرمائے۔

ترجمے کا کام مولانا حافظ محمد ساجد حکیم حفظہ اللہ مدرس جامعہ اہلحدیث مسجد قدس چوک دالگراں لاہور نے کیا ہے، ترجمہ سلیس اور رواں ہے جس سے ایک عام قاری حدیث کا مفہوم آسانی سے سمجھ لیتا ہے۔ اس کے ساتھ فاضل مترجم حفظہ اللہ نے ہر بات (موضوع) کے شروع میں تمہید وتوضیح کے طور پر اس موضوع کی اہمیت کو بیان کر دیا ہے اور اس کے بعد پھر احادیث درج کی ہیں۔

اس کام کے روح رواں، جن کی خواہش اور ترغیب پر یہ کام سرانجام پایا اور اشاعت پذیر ہوا ہے، وہ ڈاکٹر راشد رندھاوا صاحب حفظہ اللہ ہیں۔ ڈاکٹر صاحب موصوف کی شخصیت محتاج تعارف نہیں۔ وہ ملک کی نامور اور معروف شخصیت ہیں بلکہ وہ اس لحاظ سے بھی ایک ممتاز مقام کے حامل ہیں کہ وہ جسمانی معالج (ماہر امراض قلب وذیابیطس وغیرہ) ہی نہیں بلکہ روحانی معالج بھی ہیں، یعنی قوم جن اخلاقی وروحانی امراض کا شکار ہے، ان کی اصلاح کے لیے بھی وہ سچا درد رکھتے اور اس کے لیے کوشاں رہتے ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ اہل دین اور علماء کا ان سے خصوصی ربط وتعلق ہے، دینی اداروں اور علمی شخصیات کے ساتھ نہ صرف تعاون فرماتے ہیں بلکہ کئی دینی اداروں اور اہم مدارس کے وہ سرپرست ہیں، جیسے مدرسہ ستیانہ بنگلہ (فیصل آباد) اور جامعہ ابی بکر الاسلامیہ (کراچی) وغیرہ ہیں۔ علاوہ ازیں ڈاکٹر صاحب نے ایک ادارہ ''قرآن وسنت انسٹیٹیوٹ'' بھی قائم کیا ہوا ہے جس میں عام لوگوں کے لیے قرآن وحدیث کی تعلیم کا انتظام ہے بلکہ اگر یہ کہا جائے کہ اس وقت پورے ملک میں جابہ جا ''فہم قرآن'' کی کلاسوں کا جو سلسلہ قائم ہے اور ہزاروں لوگ ان سے مستفید ہوکر اپنے عقیدہ و عمل کی اصلاح کر رہے ہیں، اس کا آغاز بھی سب سے پہلے ڈاکٹر صاحب ﷾ نے عطاء الرحمٰن ثاقب شہید ﷫ کے ساتھ مل کر کیا تھا، گویا وہ اس سلسلۂ رشد وہدایت کے بانیوں میں سے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے اور اس کی بہترین جزا ان کو دنیا وآخرت میں عطا فرمائے۔

ڈاکٹر صاحب نے دینی واصلاحی کتابوں کی اشاعت کے لیے ''رضیہ شریف ٹرسٹ'' کے نام سے بھی ایک ادارہ قائم فرمایا ہوا ہے جس کے ذریعے سے کئی اصلاحی کتابیں شائع اور تقسیم ہوئیں۔

صحیح الترغیب والترھیب کی اشاعت بھی اسی ٹرسٹ کے زیراہتمام اور ڈاکٹر صاحب کی خصوصی نگرانی میں شائع ہو رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کاوش کو قبول فرمائے اور اسے لوگوں کی اصلاح وہدایت کا ذریعہ اور جن جن لوگوں کا تعاون اس میں شامل ہے، ان کے لیے اسے صدقۂ جاریہ بنائے۔ نیز اس کے بقیہ حصوں کی تکمیل واشاعت کی توفیق بھی جلد از جلد ان کو ارزانی ہو۔

ایں دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد

صلاح الدین یوسف

شیخ محمد ناصر الدین الالبانی رحمہ اللہ

عصر حاضر کے عظیم محدث، جرح وتعدیل کے امام شیخ علامہ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ کا شماران عظیم ہستیوں میں ہوتا ہے کہ جنھوں نے کتاب وسنت کی تبلیغ، اشاعت اور خدمت کے لئے اپنی تمام تر صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے علمی تاریخ میں کبھی نہ مٹنے والے نقوش چھوڑے۔

علامہ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ بیک وقت ایک کامیاب مصلح، مدرس، داعی، مبلغ، محقق، مؤلف، مفتی اور فقیہ تھے۔ احادیث کی تحقیق زندگی بھر ان کا مشن رہا۔ وہ اس بات سے بخوبی واقف تھے کہ ضعیف اور موضوع روایات اُمت کی گمراہی اور بداعتقادی کی بنیادی وجہ ہیں کیونکہ کتاب وسنت سے ناآشنا گمراہ فرقے اسی قسم کی روایات کا سہارا لے کر باطل کو حق پر غالب کرنے کی ناکام کوششیں کیا کرتے ہیں۔ علماء کی اکثریت صحیح اور ضعیف احادیث کی پہچان اور معرفت سے لاعلم تھی کیونکہ حدیث کی صحت کا علم اصولِ حدیث اور اسماء الرجال میں یدطولیٰ رکھے بغیر سمجھ میں آنا ممکن نہیں اور اس مہارت کے حامل علماء کی تعداد بہرحال ہر دور میں کم ہی رہی۔

علامہ ناصر البانی رحمہ اللہ نے اللہ کی توفیق سے احادیث کی تحقیق کر کے اُمت پر ایک بہت بڑا احسان کیا۔ سنن اربعہ کی تحقیق شیخ کی مساعیٔ جمیلہ میں سے ایک عظیم اور منفرد کوشش یہ تھی کہ انہوں نے احادیثِ سنن اربعہ کی تحقیق کی اور مستند وغیر مستند احادیث کو ایک دوسرے سے جدا کر دیا۔ ہر کتاب کو دو حصوں میں تقسیم کیا ایک صحیح احادیث جبکہ دوسرا ضعیف وغیر مستند روایات پر مشتمل تھا۔ جس سے درحقیقت اور عوام میں پائے جانے والے ایک شبہ کا ازالہ ہوا اور یہ بات کھل کر سامنے آئی کی سنن اربعہ کی تمام احادیث بخاری ومسلم کی احادیث کی طرح کلی طور پر صحیح نہیں ہیں۔ یعنی کسی حدیث کا سنن اربعہ میں ہونا اس کی صحت پر دلالت نہیں کرتا بلکہ سنن اربعہ میں بھی صحیح وضعیف ہر قسم کی احادیث موجود ہیں۔ شیخ کی اس خدمت سے علمائے امت کے لئے سنن اربعہ کی احادیث کی صحت کو جاننا انتہائی آسان ہو گیا۔ آج اہل توحید کسی بھی حدیث پر عمل کرنے سے پہلے اس کی اسنادی حیثیت کو جاننے کا مطالبہ کرتے ہیں جو درحقیقت شیخ موصوف کا ایک

بہت بڑا کارنامہ ہے۔

علامہ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ اور ناقدین کے اعتراضات:

شیخ کی خدمتِ حدیث پر جہاں اُمت کی اکثریت ان کے لیے دعا گو ہے وہاں اُمت کا ایک مخصوص طبقہ ان کی خدمات کا اعتراف کرنے کی بجائے ان پر تنقید اور اعتراضات کے انبار لگائے بیٹھا ہے۔

ناقدین کا کہنا ہے کہ سنن اربعہ طویل عرصہ سے بغیر کسی تبدیلی کے چلی آ رہی تھیں لیکن علامہ البانی رحمہ اللہ نے ان میں صحیح وضعیف کے لحاظ سے تبدیلی کر کے انہیں بے جا دو حصوں میں تقسیم کر دیا۔

جواب:- علامہ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ نے سنن اربعہ و دیگر کتب احادیث سے صحیح وضعیف روایات کو صرف اُمت اور علماء کی آسانی کے لئے علیحدہ کیا اور ان کی یہ خدمت لائق تحسین ہے نا کہ لائق تنقید۔

باقی شیخ کی تحقیق میدانِ تحقیق میں حرف آخر نہیں بلکہ تحقیق کا دروازہ تو ہمیشہ سے کھلا اور کھلا رہے گا اس لیے ان کی تحقیق پر محض چند روایات میں اختلاف اور خطا کے سبب تنقید کسی بھی صورت درست نہیں۔

علامہ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ

حالات وخدمات

نام ونسب:

آپ کا نام محمد ناصر الدین بن نوح بن نجاتی بن آدم اور لقب البانی ہے۔ یہ شیخ کے آبائی وطن البانیہ کی طرف نسبت ہے۔

ولادت:

شیخ موصوف 1332ھ بمطابق 1914ء میں البانیہ کے شہر اشقودر میں پیدا ہوئے۔

ابتدائی زندگی:

البانیہ میں شاہ احمد زوغ کی دورِ حکومت میں جب علمی اور دین دار طبقہ کے لئے مشکلات نے جنم لیا تو شیخ البانی رحمہ اللہ کے والد نے البانیہ سے شام کی طرف ہجرت کرنے میں عافیت جانی جہاں شیخ البانی کو عربی لغت پر مہارت

حاصل کرنے کا موقع ملا۔

ابتدائی تعلیم:

شیخ البانی رحمہ اللہ کے والد نے نو برس کی عمر میں انہیں مدرسہ جمعیۃ اسعاف الخیریہ میں داخل کروا دیا پھر مزید تعلیم کے لئے انہیں سعر وجیہ مارکیٹ کے قریب ایک مدرسے میں داخل کروا دیا۔ شیخ البانی رحمہ اللہ کے والد مدارس کے علمی ماحول سے مطمئن نہ ہوئے تو اپنے ہونہار بیٹے کے لئے بذاتِ خود ایک نصاب تشکیل دیا۔ اور اپنے بیٹے کو مکمل قرآن مجید تجوید کے ساتھ پڑھایا اور پھر عربی زبان میں نحو وصرف اور فقہ حنفی کی کتابیں پڑھائیں۔ بیس برس کی عمر میں شیخ البانی رحمہ اللہ نے علامہ رشید رضا مصری رحمہ اللہ کا المنار پڑھا اور اس قدر متاثر ہوئے کہ ان کے دل میں علم حدیث کے حصول کی رغبت پیدا ہوئی اور علم حدیث کی پہلی خدمت اللہ نے آپ سے یہ لی کہ آپ نے امام غزالی رحمہ اللہ کی کتاب احیاء العلوم پر دو ہزار صفحات کا مفصل تحقیقی کام کیا۔

شیخ البانی رحمہ اللہ اور مکتبہ الظاہریہ:

شیخ البانی رحمہ اللہ نے دمشق کے مکتبہ الظاہریہ سے سب سے زیادہ استفادہ کیا۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اپنی زندگی کا ایک طویل حصہ طلبِ علم، تالیف وتصنیف اور کتبِ احادیث کے مطالعہ میں بسر کیا۔ مکتبہ ظاہریہ میں موجود کتبِ احادیث کے مخطوطوں کو بارہ بارہ گھنٹے یومیہ وقت دے کر پڑھا۔ آپ کے اسی ذوق اور شوق کو دیکھ مجمع اللغۃ العربیہ (دمشق) نے درخواست کی کہ آپ دار الکتب الظاہریہ کے شعبہ حدیث ومخطوطات میں موجود احادیث سے متعلق مخطوطات کی فہرست مرتب کر دیں۔ حدیثِ رسول کی اس عظیم خدمت کے دوران شیخ البانی رحمہ اللہ نے ایسے نادر مخطوطوں کو متعارف کروایا کہ جن کے ناموں سے لوگ بے خبر تھے۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اس دوران دس ہزار مخطوطوں کی ایک طویل فہرست تیار کی۔

ذریعہ معاش:

شیخ البانی رحمہ اللہ کے والد گھڑی ساز تھے اور انہوں نے اپنے بیٹے کو بھی اسی فن میں مہارت سکھائی شیخ البانی رحمہ اللہ دن میں صرف تین گھنٹے کام کرتے اور بقیہ وقت مکتبہ الظاہریہ میں تحقیق وتالیف میں صرف کرتے۔

عبادت، تقویٰ اور خشیت الٰہی:

شیخ البانی رحمہ اللہ نے ساری زندگی اس بات کا خصوصی اہتمام کیا کہ ان کی عبادت خالص اللہ تعالیٰ کے لئے اور

کتاب وسنت کے عین مطابق ہو۔ آپ نوافل اور سنتوں کا خاص اہتمام کرتے۔ خشیت الٰہی اور تقویٰ کا یہ عالم تھا کہ قرآن کی تلاوت اور ترغیب وترھیب پر مشتمل احادیث کو سن کر بہت روتے۔ علمائے کتاب وسنت میں سے کسی کی وفات کی خبر سنتے تو آبدیدہ ہو جاتے اگر کوئی آپ کے سامنے آپ کی تعریف کرتا تو رو پڑتے۔ سوموار اور جمعرات کا روزہ اہتمام سے رکھتے، حسبِ استطاعت ہر سال حج کرتے اور بعض اوقات سال میں دو عمرے بھی کر لیتے آپ نے تیس کے قریب حج کیے کوئی تعریف کرتا تو ہمیشہ ان کی زبان پر یہی کلمہ ہوتا

"مَا أَنَا إِلَّا طُوَيْلِبُ عِلْمٍ"

"میں تو ایک چھوٹا سا طالب علم ہوں۔"

شیخ البانی رحمہ اللہ مدینہ یونیورسٹی میں:

شیخ البانی رحمہ اللہ کو جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ میں شعبہ حدیث قائم کرنے کی دعوت دی گئی تو آپ وہاں تشریف لائے۔ جامعہ میں علم الحدیث پڑھانے کے ساتھ ساتھ علم الاسناد کو نصاب میں شامل کروایا اور طلباء کو حدیث کی تحقیق کا سلیقہ سکھایا۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے تین سال تک جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ میں اپنی خدمات پیش کیں جامعہ اسلامیہ سے آپ کو اتنا لگاؤ تھا کہ آپ نے اپنی تمام تر مطبوعہ اور غیر مطبوعہ کتب اور لائبریری جامعہ اسلامیہ کے نام وقف فرمادی کیونکہ شیخ کو یقین تھا کہ دنیا کے مختلف علاقوں سے آنے والے طلباء اس علمی ورثہ سے استفادہ کریں گے۔

عقیدہ توحید کی تبلیغ اور قید وبند کی صعوبتیں:

شیخ البانی رحمہ اللہ نے دعوت وتبلیغ کے کام کا آغاز اپنے عزیز واقارب اور دوست واحباب اور ان سے میل جول رکھنے والے دوستوں سے کیا۔ دیکھتے ہی دیکھتے اس کے ثمرات دمشق کے مختلف مقامات پر سامنے آنے لگے اور لوگوں کی ایک کثیر تعداد نے اپنے عقائد کی اصلاح کی اور شرک وبدعت کی نجاست سے اپنے دامن کو پاک کیا۔

شیخ البانی رحمہ اللہ کو کلمہ حق کی نشر واشاعت اور تبلیغ کی پاداش میں قید وبند کی صعوبتیں برداشت کرنی پڑیں۔ شامی حکومت نے انہیں دو مرتبہ جیل میں قید کیا لیکن شیخ نے جیل میں بھی دعوت وتبلیغ کا کام جاری رکھا اور قیدیوں کے عقائد کی اصلاح کی۔ جیل میں نمازِ پنجگانہ اور نماز جمعہ کی جماعت کا اہتمام کراتے۔ امام احمد بن تیمیہ رحمہ اللہ کے زمانہ قید کے بعد یہ پہلا موقع تھا کہ جیل میں نمازِ جمعہ ادا کی جارہی تھی۔

شیخ البانی رحمہ اللہ کی دعوتی خصوصیات:

① کتاب وسنت کی طرف رجوع اور سلف صالحین کے منہج کی روشنی میں دین کا فہم وادراک۔

② اہل اسلام پر خالص اسلامی تعلیمات اور عقائد کا تعارف۔

③ باطل فرقوں کا مسکت جواب۔

④ عقیدہ توحید ورسالت کی توضیح۔

⑤ امت مسلمہ کو صحیح ومستند احادیث سے روشناس کرانا۔

⑥ علمائے حق کی علمی وراثت تحقیق وتالیف کی صورت میں اُجاگر کرنا۔

⑦ تزکیۂ نفس کی تربیت دینا۔

شیخ البانی رحمہ اللہ اور علماء کی توثیقات:

① شیخ محمد بن ابراہیم آل شیخ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: علامہ البانی رحمہ اللہ صاحب سنت اور حق کے حامی وناصر ہیں اور اہل باطل کے سامنے دلیری سے سینہ سپر ہیں۔

② شیخ عبدالعزیز بن باز رحمہ اللہ فرماتے ہیں شیخ البانی رحمہ اللہ اہل سنت اور اس کے معاون ددعاۃ میں سے ہیں۔

③ شیخ محمد بن صالح عثیمین رحمہ اللہ فرماتے ہیں آپ سنت رسول پر عمل کرنے کے انتہائی مشتاق اور شرک وبدعت کے خلاف ہر میدان میں برسر پیکار رہے۔

یہ گھر یہ گلشن:

شیخ البانی رحمہ اللہ نے تین شادیاں کیں آپ کے بیٹے اور بیٹیوں کی تعداد تیرہ تھی۔ آپ کی اولاد ذہانت وفطانت میں اپنی مثال آپ تھی۔ سب سے زیادہ مقام آپ کی صاحبزادی ام عبداللہ انیسہ حفظہا اللہ کو ملا انہیں فقہ اور حدیث میں بلند مرتبہ حاصل ہوا۔ شیخ البانی رحمہ اللہ کی بہت سی تصانیف میں ان کی اس ہونہار بیٹی نے ان کی بہت معاونت کی۔

اہل وعیال اور احباب کو آخری وصیت:

میں اپنی بیوی، اولاد، اقرباء، اصدقا اور ہر محبّ صادق کو وصیت کرتا ہوں کہ جب وہ میری وفات کی خبر سنے تو

اولاً: میرے لیے بخشش اور رحمت کی دعا کرے اور میرے لیے نوحہ اور بین نہ کرے۔

ثانیاً: میری فوری تدفین کی جائے۔ میرے اقارب اور بھائیوں کو اطلاع نہ دی جائے۔ ہاں! اتنے افراد کو ضرور مطلع کیا جائے جن کے ذریعے سے تجہیز وتکفین کا ضروری بندوبست ہو سکے۔ میرے مخلص دوست اور پڑوسی عزیز حضرت ابوعبداللہ مجھے غسل دیں۔ وہ غسل میں بطور معاون جسے پسند کریں، ساتھ ملا لیں۔ تدفین قریبی قبرستان میں کی جائے تاکہ جنازہ اٹھانے والوں کو میت گاڑی میں رکھنے کی ضرورت پیش نہ آئے۔ اس طرح جنازے میں شامل ہونے والوں کو بھی گاڑیوں میں سوار ہونے کی ضرورت نہیں پڑے گی۔ قبر ایسے پرانے قبرستان میں کھودی جائے کہ جس کے بارے میں غالب گمان یہی ہو کہ اسے کبھی اکھاڑا نہیں جائے گا۔

میں جس علاقے میں وفات پاؤں، وہاں کے رہنے والے احباب میری اس اولاد کو اطلاع نہ دیں جو مدینہ سے باہر رہتی ہو چہ جائیکہ کسی اور کو خبر دی جائے۔ ہاں، میرا جنازہ قبرستان لے جانے کے بعد خبر دی جا سکتی ہے تاکہ وہ جذبات میں نہ آئیں اور میرا جنازہ اُٹھانے میں تاخیر کا باعث نہ بنیں۔

میں رب کریم سے التجا کرتا ہوں کہ جب اس سے میری ملاقات ہو تو ایسی حالت میں ہو کہ اس نے میرے تمام گناہ معاف فرما دیے ہوں۔

میں اپنی پوری لائبریری جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ کے نام وقف کرنے کی وصیت کرتا ہوں۔ میری تمام کتابیں، چاہے وہ مطبوعہ ہوں یا غیر مطبوعہ یا فوٹو اسٹیٹ اور مخطوطات کی شکل میں ہوں، میرے خط میں لکھی ہوئی ہوں یا کسی اور کے خط میں، سب کی سب جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ کے حوالے کر دی جائیں کیونکہ یہ عظیم دانش گاہ کتاب وسنت کی علمبردار اور سلف صالحین کے منہج کا خزینہ ہے۔ میں اس مقدس درس گاہ میں مدرس رہ چکا ہوں اور اس سے میری بہت سی یادیں وابستہ ہیں۔

یہ وصیت کرتے ہوئے مجھے امید ہے کہ اللہ رب العزت ان کتابوں کے ذریعے سے جامعہ میں آنے والوں کو مستفید فرمائے گا جیسا کہ رب کریم نے وہاں زمانۂ تدریس میں صاحب کتب کے ذریعے سے طالبان علم کو نفع پہنچایا۔ اللہ رب العزت میرا اخلاص قبول فرمائے اور طالبان علم کی دعاؤں کی بدولت مجھے نفع پہنچائے۔

﴿ رَبِّ اَوْزِعْنِيْٓ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَ عَلٰي وَ الِدَيَّ وَ اَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰهُ وَ اَصْلِحْ لِيْ فِيْ ذُرِّيَّتِيْ ۚ اِنِّيْ تُبْتُ اِلَيْكَ وَ اِنِّيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ۝﴾

''اے میرے رب! تو مجھے توفیق دے کہ میں تیری اس نعمت کا شکر کروں جو تو نے مجھ پر اور میرے والدین پر کی، اور یہ کہ میں نیک عمل کروں جو تو پسند کرے اور تو میرے لیے میری اولاد میں اصلاح کر، بلاشبہ میں نے تیری طرف توبہ کی اور بلاشبہ میں مسلمانوں میں سے ہوں۔'' (الأحقاف 15:46)

27 جمادی اولیٰ 1410ھ

تحریر: محتاجِ رحمت رب العالمین

محمد ناصر الدین البانی رحمہ اللہ

وفات

علامہ البانی رحمہ اللہ 22 جمادی الآخرہ 1420ھ بمطابق اکتوبر 1999ء ہفتہ کے روز اردن کے دارالحکومت عمان میں، عصر کے بعد اور غروب آفتاب سے پہلے فوت ہو گئے۔ اس وقت آپ کی عمر 88 سال کے لگ بھگ تھی۔

﴿ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ ۝ ﴾

شیخ رحمہ اللہ نے اپنی فوری تدفین کی وصیت کی تھی اور یہ پسند کیا تھا کہ قریبی قبرستان ہی میں سپرد خاک کیا جائے تاکہ میت کو گاڑی میں رکھنے کی نوبت ہی نہ آئے اور لوگوں کو گاڑیوں میں سوار ہونے کی زحمت نہ اٹھانی پڑے، چنانچہ شیخ رحمہ اللہ کی تدفین شیخ کی وصیت کے عین مطابق ہوئی۔

اسی دن نماز عشاء کے بعد آپ کی نماز جنازہ پڑھی گئی۔ استاذ شیخ محمد ابراہیم شقرہ نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اور جنوبی مارکا کے محلے ہملان میں واقع قدیمی اور قریبی قبرستان میں تدفین ہوئی، نیز ان کی میت کندھوں پر اٹھا کر پیدل ہی قبرستان پہنچائی گئی۔ آپ کی نمازِ جنازہ میں تقریباً دو ہزار افراد نے شرکت کی۔

یہ تعداد آپ کے وقت وفات سے تجہیز و تدفین تک کے مختصر سے وقت کے اعتبار سے بہت زیادہ ہے۔ بے شمار لوگ جنازے میں شریک ہی نہ ہو سکے۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ آپ کی وفات کی خبر آپ کی تدفین کے بعد عام ہوئی۔ اگر آپ کی تدفین کچھ مؤخر کر لی جاتی تو جنازے میں یقیناً فقید المثال اجتماع ہوتا۔ ان کی غائبانہ نماز جنازہ دنیا کے گوشے گوشے میں لاکھوں افراد نے ادا کی اور قیامت تک ان کے علم و فضل سے استفادہ کرنے والے ان کے لیے دعائے

مغفرت کرتے رہیں گے۔اللہ تعالیٰ ان پر اپنی خصوصی رحمتیں نازل فرمائے،انھیں علیین میں جگہ دے،ان کا حشر نبیوں، صدیقوں،شہداء اور صالحین کے ساتھ ہو اور اللہ تعالیٰ ان کی قبر کو جنت کی کیاری بنائے۔

شیخ البانی رحمہ اللہ کی تالیفات:

- ☆ سلسلة الأحاديث الصحيحة
- ☆ سلسلة الأحاديث الضعيفة
- ☆ مختصر صحیح بخاری
- ☆ صحيح و ضعيف سنن اربعه
- ☆ صحيح الترغيب و الترهيب
- ☆ إرواء الغليل فى تخريج أحاديث منار السبيل
- ☆ صحيح الجامع الصغير
- ☆ صفة صلاة النبى ﷺ من التكبير
- ☆ التوسل أحكامه و أنواعه
- ☆ تحذير الساجد من اتخاذ القبور المساجد
- ☆ جلباب المرء ة المسلمة
- ☆ آداب الزفاف فى السنة المطهرة
- ☆ الذب الأحمد عن مسند الإمام أحمد
- ☆ غاية المرام فى تخريج الحلال و الحرام
- ☆ قیام رمضان
- ☆ احکام الجنائز
- ☆ صفة حجة النبی ﷺ

حافظ عبدالوہاب روپڑی

9 شعبان 1434ھ

بمطابق 19 جون 2013ء

اخلاص،ترغیب،فضیلت اور شرائط

اخلاص کا لغوی معنی:

خالص کرنا،نجات پانا اور محفوظ رہنا ہے۔

اخلاص کا اصطلاحی معنی:

عبادت میں اللہ تعالیٰ کی رضا و بندگی کی نیت کرنا۔دوسرے الفاظ میں نیت،قول اور عمل کی صفائی کا نام اخلاص ہے۔

فضیل بن عیاض رحمہ اللہ کہتے ہیں لوگوں کی وجہ سے کسی عمل کو چھوڑنا ریاکاری و دکھلاوا ہے اور لوگوں کی وجہ سے عمل کرنا شرک ہے اور اخلاص ان دونوں (ریاء،شرک) سے بچنے کا نام ہے۔[مدارج السالکین: 59/3]

امام ابن قیم رحمہ اللہ نے کہا اخلاص اور اقتداء سنت کے بغیر عمل اس مسافر کی طرح ہے جو اپنی تھیلی ریت سے بھر کر سفر پر نکلتا ہے لیکن وہ اسے کچھ فائدہ نہیں دیتی۔[الفوائد: 67]

اخلاص اور قبولیت اعمال:

قبولیت اعمال کی دو بنیادی شرطیں ہیں۔

(۱) اخلاص:۔یعنی صرف اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی کے لیے عمل کرنا۔

(۲) سنت کی موافقت:۔یعنی عمل رسول اللہ ﷺ کی سنت و طریقہ کے مطابق ہو۔اس لیے ہر وہ عمل جو ان دو بنیادی شرائط سے خالی ہوگا وہ کسی بھی صورت اللہ تعالیٰ کے ہاں قابل قبول نہ ہوگا۔کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا فرمایا ہے:

((اِنَّ اللّٰهَ لَا يَقْبَلُ مِنَ الْعَمَلِ إِلَّا مَا كَانَ لَهُ خَالِصًا وَ ابْتُغِيَ بِهِ وَجْهُهُ))

"یقیناً اللہ تعالیٰ صرف اسی عمل کو قبول فرماتا ہے جو خالص اسی کے لیے ہو اور اس سے اللہ تعالیٰ کی رضا و

خوشنودی مقصود ہو۔ (دنیا کا مال ومتاع اور نہ ہی نام آوری مقصود ہو)'' [سنن النسائی: 3140]

اخلاص اور نبی کریم ﷺ:

اللہ تعالیٰ نے اپنے آخری پیغمبر جناب محمد ﷺ کو اخلاص کا حکم دیا، حالانکہ نبی اور رسول لوگوں میں سب سے زیادہ اخلاص کا پیکر و مجسمہ ہوا کرتا ہے۔

((اِنَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْکَ الْکِتٰبَ بِالْحَقِّ فَاعْبُدِ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ ؕ O اَلَا لِلّٰهِ الدِّيْنُ الْخَالِصُ ؕ))

''یقیناً ہم نے اس کتاب کو آپ کی طرف حق کے ساتھ نازل فرمایا ہے، پس آپ اللہ تعالیٰ کی ہی عبادت کریں اسی کے لیے دین کو خالص کرتے ہوئے خبردار اللہ تعالیٰ ہی کے لیے خالص عبادت کرنا ہے۔'' [الزمر: 3-2]

اہل ایمان کو اپنے اعمال میں اخلاص پیدا کرنے کا حکم دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

((وَ مَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۙ۬ حُنَفَآءَ وَ يُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَ يُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَ ذٰلِکَ دِيْنُ الْقَيِّمَةِ ؕO))

''انہیں صرف اسی (بات) کا حکم دیا گیا تھا کہ عبادت صرف اللہ تعالیٰ ہی کی کریں (صرف) اسی کے لیے دین کو خالص رکھیں، ابراہیم حنیف کے دین پر اور نماز کو قائم رکھیں اور زکوٰۃ دیتے رہیں یہی ہے دین سیدھی ملت کا۔'' [البینہ: 5]

سیرت رسول ﷺ اور اخلاص کی عملی جھلک:

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک پرانی کاٹھی اور ایک ایسے پرانے بوسیدہ کھیس (چادر) پر حج کیا جو صرف چار درہم کی قیمت کا تھا بلکہ شاید چار درہم کا بھی نہ تھا اور آپ ﷺ یہ دعا کر رہے تھے۔ ((اللهمَّ حجةً لا رياءَ فيها ولا سُمْعةً)). اے اللہ! اس حج کو دکھاوے اور نمود و نمائش سے پاک کر دے۔ [صحیح لغیرہ۔ جامع الترمذی :327 ، سنن ابن ماجه :2890]

اخلاص کی اہمیت:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((إِنَّ اللّٰهَ لَا يَنْظُرُ إِلٰى صُوَرِكُمْ وَ أَمْوَالِكُمْ وَلٰكِنْ يَنْظُرُ إِلٰى قُلُوبِكُمْ وَأَعْمَالِكُمْ))

”بلاشبہ اللہ تعالیٰ تمہاری شکل وصورت اور مال ودولت کو نہیں دیکھتا بلکہ وہ تمہارے دلوں (کے خلوص) اور اعمال کو دیکھتا ہے۔“ [صحيح مسلم: 2564]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((إِنَّمَا يُبْعَثُ النَّاسُ عَلٰى نِيَّاتِهِمْ))

”روز قیامت لوگوں کو ان کی نیتوں کے مطابق قبروں سے اٹھایا جائے گا۔“ [سنن ابن ماجه: 4229]

اخلاص کا ثمر:

سیدنا شداد بن الهاد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک اعرابی آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لا کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا متبع ہوگیا پھر اس نے کہا کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت کروں گا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بعض صحابہ رضی اللہ عنہم کو اس کی دیکھ بھال کے بارہ میں ہدایات دیں اور وصیت فرمائی پھر جب انہوں نے غزوہ کیا اور فتح حاصل کی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غنیمت حاصل کر کے تقسیم فرمائی اور اس شخص کا بھی حصہ نکالا اور اس کا حصہ صحابہ کے پاس رکھوا دیا کیونکہ وہ ان کے مویشی چرانے کے لیے گیا ہوا تھا پس جب وہ واپس آیا تو صحابہ نے اس کو اس کا حصہ دے دیا تو اس نے کہا یہ کیا ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا تیرا حصہ جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تجھے دیا چنانچہ اس نے وہ حصہ لیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اسے لے آیا اور کہنے لگا کہ ما على هذا اتَّبعتُك ، ولكن اتبعتُك على أن أُرمى إلى ههنا۔ وأشارَ إلى حلقِه ۔ بسهم فأموت ، فأدخلَ الجنةَ. فقال : ((إنْ تَصدُقِ اللّٰه يَصدُقْك)). یہ کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ تیرا حصہ ہے جو میں نے نکالا ہے وہ کہنے لگا کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع اس لیے اختیار نہیں کی بلکہ میں نے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تابعداری اس لیے کی

ہے کہ مجھے اس جگہ تیر لگے اور اس نے اپنی حلق کی طرف تیر کے ساتھ اشارہ کیا پھر میں مر کر جنت میں داخل ہو جاؤں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تو نے سچ کہا تو اللہ تعالیٰ تجھے سچا کر دکھائے گا پھر وہ (صحابہ) کچھ عرصہ ٹھہرے رہے پھر وہ دشمن کیساتھ لڑنے کے لیے اٹھ کھڑے ہوئے (وہ دیہاتی بھی ان میں شامل تھا) پھر اسے نبی کریم ﷺ کے پاس اٹھا کر لایا گیا اسے اس کی بتائی ہوئی جگہ پر تیر لگا ہوا تھا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کیا یہ وہی شخص ہے؟ ایک آدمی نے کہا جی ہاں آپ ﷺ نے فرمایا: ((صَدَقَ اللّٰہ فَصَدقَهُ)). **ثم كفنه النبيُّ ﷺ في جبَّتِه التي عليه، ثم قدَّمه فصلى عليه، وكان مما ظهر من صلاتِه: ((اللهمَّ! هذا عبدُك خرجَ مهاجرًا في سبيلِكَ، فقُتِلَ شهيدًا، أنا شهيدٌ على ذلك)).** اس نے اللہ تعالیٰ سے سچ کہا اور اللہ نے اسے سچ کر دکھایا پھر نبی کریم ﷺ نے اسے اُس کے جبے میں کفن دیا پھر آگے بڑھے اس کی نماز جنازہ پڑھی آپ ﷺ نے نماز میں دیگر (دعاؤں کے علاوہ) اس دعا کا اظہار کیا، اے اللہ! یہ تیرا بندہ تیرے راستے میں مہاجر بن کر نکلا پھر شہید کر دیا گیا میں اس پر گواہ ہوں۔ [صحیح ۔ سنن النسائی : 1952]

اخلاص شیطانی وار سے بچاؤ کا ذریعہ

((قَالَ رَبِّ بِمَآ اَغْوَيْتَنِيْ لَاُزَيِّنَنَّ لَهُمْ فِي الْاَرْضِ وَ لَاُغْوِيَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝ اِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِيْنَ ۝ قَالَ هٰذَا صِرَاطٌ عَلَيَّ مُسْتَقِيْمٌ ۝))

''(شیطان نے) کہا کہ اے میرے رب! چونکہ تو نے مجھے گمراہ کیا ہے مجھے بھی قسم ہے کہ میں بھی زمین میں ان کے لیے معاصی کو مزین کروں گا اور ان سب کو بہکاؤں گا بھی۔ سوائے تیرے ان بندوں کے جو منتخب کر لیے گئے ہیں۔ ارشاد ہوا کہ ہاں یہی مجھ تک پہنچنے کی سیدھی راہ ہے۔''

[الحجر:41,40,39]

اخلاص کے فوائد:

(۱) اخلاص قبولیتِ اعمال کے لیے اساس ہے۔ (۲) اخلاص قبولیت دعا کی اساس ہے۔ (۳) اخلاص سے

مصیبتیں دور ہوتی ہیں اور اللہ تعالیٰ کی مدد انسان کے شاملِ حال رہتی ہے۔ (۴) اخلاص ہی سے انسان دنیا و آخرت میں کامیابی سے ہمکنار ہو سکتا ہے۔ (۵) اخلاص انسان کے دل میں سکون و اطمینان پیدا کر کے اسے مخلوق کی غلامی سے نجات دلاتا ہے۔ وغیرہ

1

اخلاص کا بیان

1-اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے عمل کرنے، نیک نیتی اور سچائی کی ترغیب

1 عن ابن عمر رضي الله عنهما قال: سمعت رسول الله ﷺ يقول: **انطلقَ ثلاثةُ نفرٍ ممن كان قبلكم ، حتى اواهمُ المبيتُ إلى غارٍ ، فدخلوه، فانحدَرَت صخرةٌ من الجبل، فَسَدَّتْ عليهم الغارَ، فَقَالُوْا: إنه لا يُنجيكم من هذه الصخرةِ إلا أن تدعُوا الله بصالحِ أعمالكم. فقال رجل منهم: اللهم كان لي أبوانِ شيخانِ كبيرانِ، وكنت لا أغبُقُ قبلهما أهلاً ولا مالاً ، فنأى بي طلبُ شجرٍ يوماً فلم أُرِحْ عليهما حتى ناما، فحلبتُ لَهما غَبوقَهما ، فوجدتُهما نائمين، فكرهتُ أن أغبُقَ قبلَهما أهلاً ولا مالاً ، فلبثتُ والقَدَحُ على يدي ، أنتظر استيقاظهما، حتى بَرَقَ الفجرُ ، (زاد بعض الرواةُ: والصبيةُ يتضاغَوْنَ عند قَدَميَّ) ، فاستيقظا، فشربا غَبوقَهما ، اللهم إن كنتُ فعلتُ ذلک ابتغاءَ وجهک ففرِّجْ عنا ما نحنُ فيه من هذه الصخرة ، فانْفَرَجَتْ شيئًا لا يستطيعون الخروجَ ـ قال النبي ﷺ. قالَ الآخرُ: اللهم كانتْ لي ابنةُ عم كانت أحبَّ الناس إلي، فأَرَدْتُها عن نفسها، فامتنعتْ مِني ، حتى أَلَمَّتْ بها سَنَةٌ من السنين، فجاءتني، فأَعطيتُها عشرين ومئة دينار، على أن تُخلِّيَ بيني وبين نَفسِها ، فَفَعلتْ ، حتى إذا قَدَرْتُ عليها قالت: لا أُحِلُّ لک أنْ تَفُضَّ الخاتمَ إلَّا بحقِّه ، فتحرَّجْتُ من الوقوع عليها فانصرفتُ عنها وهي اَحَبُّ الناسِ إلي، وتركتُ الذهب الذي أعطيتُها ، اللهم إنْ كنتُ فعلتُ ذلک ابتغاء وجهک فافرُجْ عنَّا ما نحن فيه، فانفرجتِ الصخرةُ ، غير أنهم لا يستطيعون الخروجَ منها، قال النبيﷺ: وقال الثالثُ: اللهم**

إني استأجرتُ أُجراء ، وأعطيتُهم أجرَهم ، غيرَ رجلٍ واحدٍ ، تَركَ الذي له وذَهَبَ ، فثمَّرتُ أجرَه، حتى كثُرَتْ منه الأموالُ ، فجاء ني بعد حين، فقال لي: يا عبداللّٰه أدِّ إليَّ أجري. فقلتُ: كلُّ ما ترى من أجرِك؛ من الابل والبقر والغنم والرقيق! فقال: يا عبداللّٰه! لا تَستَهزىء بي ، فقلت: إني لا أستهزىءُ بك ، فأخذه كلَّه ، فاستاقه ، فلم يتركْ منه شيئاً. اللهم إن كنتُ فعلتُ ذلك ابتغاء وجهِكَ فافرُجْ عنا ما نحن فيه، فانفرجتِ الصخرةُ ، فخرجوا يمشون.

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ تم سے پہلے بنی اسرائیل کے تین شخص سفر پر نکلے چلتے چلتے رات ہوگئی اور وہ رات گزارنے کے لیے ایک غار میں چلے گئے، اتنے میں پہاڑ سے ایک بڑا سا پتھر لڑھک کر نیچے آیا جس نے غار کے دہانے کو بند کر دیا یہ دیکھ کر انہوں نے آپس میں مشورہ کیا، ان کی سمجھ میں یہی بات آئی کہ اس آزمائش سے نجات کی یہی صورت ہے کہ تم اپنے اعمال صالحہ کے واسطے سے اللہ سے دعا کرو۔ (چنانچہ انہوں نے اپنے اپنے عمل کے حوالے سے دعائیں کیں) ان میں سے ایک نے کہا: یا اللہ! تو خوب جانتا ہے کہ میرے بوڑھے ماں باپ تھے اور شام کو میں سب سے پہلے انہی کو دودھ پلاتا تھا، ان سے پہلے میں اہل وعیال کو اور خادم وغلام کو نہیں پلاتا تھا۔ ایک دن میں درختوں کی تلاش میں دور نکل گیا اور جب واپس لوٹ کر آیا تو میرے والدین سو چکے تھے میں نے شام کو دودھ دھویا اور ان کی خدمت میں لے کر حاضر ہوا تو کیا دیکھا کہ وہ سوئے ہوئے ہیں نہ تو میں نے انہیں جگانا پسند کیا اور نہ ہی ان سے پہلے اپنے اہل اور غلاموں کو دودھ پلانا گوارا کیا۔ میں ہاتھ میں دودھ کا پیالہ لیے ان کے سرہانے کھڑا ان کے جاگنے کا انتظار کرتا رہا، جب کہ میرے بچے بھوک کے مارے میرے قدموں میں بلبلاتے رہے، یہاں تک کہ صبح ہوگئی وہ بیدار ہوئے تو ان دونوں نے دودھ پیا۔ یا اللہ! اگر یہ کام میں نے صرف تیری رضا کے لیے کیا تھا، تو ہمیں اس پریشانی سے نجات عطا فرما، وہ چٹان تھوڑی سی سرک گئی لیکن ابھی اس سے باہر نکلنا ان کے لیے ممکن نہیں تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر دوسرے شخص نے دعا کی، یا اللہ! میری ایک چچازاد بہن تھی جو کہ مجھے سب سے زیادہ محبوب تھی، ایک مرتبہ میں نے اس سے اپنی نفسانی خواہش پوری کرنے کا ارادہ کیا لیکن وہ آمادہ نہیں ہوئی اور اس نے انکار کر دیا حتی کہ ایک وقت ایسا آیا کہ قحط سالی نے اُسے میرے پاس آنے پر مجبور کر دیا۔ میں نے اسے اپنے ساتھ خلوت اختیار کرنے کی شرط پر ایک سو بیس دینار دیئے۔ چنانچہ (اپنی مجبوری کی وجہ سے) وہ آمادہ ہوگئی۔ جب میں اس پر (برائی

کرنے) کے لیے قادر ہوا تو اس نے کہا اللہ سے ڈر! اور اس مہر کو ناحق مت توڑ (ان الفاظ سے مجھ پر ایسا خوف طاری ہوا کہ) میں نے اُسے چھوڑ دیا حالانکہ وہ مجھے بہت زیادہ محبوب تھی میں اس سے دور ہوا اور سونے کے دینار بھی اسے چھوڑ دیئے جو میں نے اُسے دیئے تھے۔ یا اللہ! اگر میں نے یہ کام تیری رضا کے لیے کیا تھا تو ہمیں اس پریشانی سے نجات عطا فرما۔ چنانچہ وہ چٹان کچھ اور سرک گئی لیکن باہر نکلنے کا راستہ ابھی نہ بنا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پھر تیسرے شخص نے دعا کی۔ یا اللہ! میں نے کچھ مزدوروں کو اجرت پر رکھا تھا سب کو میں نے ان کی مزدوری (اجرت) ادا کر دی صرف ایک مزدور اپنی مزدوری لیے بغیر چلا گیا تو میں نے اس کی مزدوری (کی رقم) کو کاروبار میں لگا دیا حتیٰ کہ اس سے بہت سا مال بن گیا پھر کچھ عرصے کے بعد وہ ایک دن آ کر کہنے لگا اللہ کے بندے! مجھے میری مزدوری دے دے میں نے کہا یہ اونٹ، گائے، بکریاں اور غلام جو تجھے نظر آ رہے ہیں یہ سب تیری اجرت کا ثمر ہے۔ اس نے کہا اللہ کے بندے! مجھ سے مذاق نہ کر میں نے کہا میں تجھ سے مذاق نہیں کر رہا (بلکہ حقیقت بیان کر رہا ہوں) چنانچہ وہ سارا کا سارا مال لے گیا اور اس میں سے کچھ بھی نہ چھوڑا۔ یا اللہ! اگر میں نے یہ کام تیری رضا کے لیے کیا تھا تو ہمیں تو اس مصیبت سے نجات عطا فرما۔ چنانچہ چٹان بالکل سرک گئی اور غار کا منہ کھل گیا اور وہ سب باہر نکل آئے۔

[صحیح۔ صحیح البخاری:3465، صحیح مسلم:2743، 6884]

2 وعن أبي سعيد الخدري عن النبي ﷺ؛ أنّه قال في حجة الوداع: ((**نَضَّرَ اللّٰهُ امرءاً سمع مقالتي فَوَعاها، فَرُبَّ حاملِ فقهٍ ليس بفقيه، ثلاثٌ لا يُغَلُّ عليهن قلبُ امرءٍ مؤمنٍ: إخلاصُ العمل لله، والمناصحةُ لأئمة المسلمين، ولزومُ جماعتِهم، فانَّ دعاءَهم يُحيطُ من ورائهم**)).

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی مکرم ﷺ سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس بندے کو جو میری بات سنتا ہے اور اسے یاد کرتا ہے تر و تازہ رکھے (نعمتیں عطا کرے) بہت سے فقہ کو اٹھانے والے فقیہ نہیں ہوتے۔ تین چیزیں ایسی ہیں کہ جن کے بارے میں ایک مومن آدمی کے دل میں حسد اور کینہ آ ہی نہیں سکتا ① اللہ کے لیے اخلاص کے ساتھ عمل کرنا ② مسلمانوں کے ائمہ کی خیر خواہی ③ مسلمانوں کی جماعت کو لازم پکڑنا بلاشبہ ان کی دعا ان کے سمیت سبھی مسلمانوں کو شامل ہوتی ہے۔ [حسن لغیرہ ۔ مسند البزار:141،3629]

3 وعن مُصعَب بن سعدٍ عن أبيه رضي الله عنه: **أنّه ظن أنّ له فضلاً على من دونه من أصحاب**

رسول الله ﷺ ، فقال النبي ﷺ : ((إنما ينصُر اللّهُ هذه الأُمةَ بضعيفها ؛ بدعوتِهم وصلاتِهم وإخلاصِهم)).

سیدنا سعد رضی اللہ عنہ کا خیال تھا کہ انہیں اپنے علاوہ دوسرے اصحاب رسول ﷺ پر فضیلت ہے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس امت کے ضعیف لوگوں کی وجہ سے اس امت کی مدد کرتا ہے۔ان کی دعا، نماز اوران کے اخلاص کے سبب۔

[صحیح۔ سنن النسائی:3178]

4 وعن الضحاك بن قيس قال: قال رسول الله ﷺ: **((إن اللّٰه تباركَ وتعالى يقول: أنا خيرُ شريكٍ، فمن أشركَ معي شريكاً فهو لشريكي، يا أيها الناسُ أَخلِصوا أعمالَكم ؛ فان اللّٰه تبارك وتعالى لايقبل من الأعمالِ إلا ما خَلُصَ له ، ولا تقولوا: هذه للّٰهِ وللرحمِ : فانها للرحم، وليس للّٰه منها شيءٌ ، ولا تقولوا: هذه للّٰهِ ولوجوهكم؛ فانها لوجوهكم، وليس للّٰه منها شيءٌ)).**

سیدنا ضحاک بن قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشادفرمایا: اللہ تعالیٰ ارشادفرماتا ہے: میں شریک سے پاک ہوں جس کسی نے بھی میرے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرایا گویا کہ اس نے میرا شریک بنایا۔اے لوگو! اپنے اعمال میں اخلاص پیدا کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ انہی اعمال کو قبول فرماتے ہیں جن میں اخلاص ہوتا ہے تم یہ مت کہا کرو کہ یہ عمل اللہ کے لیے ہے اور یہ رشتہ داری کے لیے ہے۔اللہ کے لیے کیے ہوئے عمل کا ثواب ملے گا لیکن رشتہ داری کے لیے کیا گیا عمل اس کا ثواب نہیں ملے گا اور یہ مت کہو کہ یہ عمل اللہ کے لیے ہے اور یہ تمہارے لیے ہے اللہ تعالیٰ کے لیے کیے گئے عمل کا تو اجرو ثواب ملے گا لیکن تمہارے لیے کئے گئے عمل کا ثواب نہیں ملے گا (کیونکہ اس میں اخلاص نہیں ہوگا)۔

[صحیح لغیرہ۔مسند البزار:3567، بیھقی فی الشعب:6836]

5 وعن أبي أمامة قال: **جاء رجلٌ إلى رسولِ اللّٰهِ ﷺ فقال: أرأيتَ رجلاً غزا يلتمسُ الأجْرَ والذِّكْرَ؛ مالَهُ؟ فقال رسولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لا شيءَ له)) ، فأعادها ثلاث مِرارٍ ، ويقولُ رسولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لا شيء له))، ثم قال: ((إن اللّٰه عزوجل لا يَقبلُ من العمل إلا ما كان له خالصاً وابتُغيَ به وجهُهُ)).**

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کرنے لگا کہ آپ ﷺ

ایسے شخص کے متعلق کیا فرماتے ہیں کہ جو اجر (مال غنیمت) اور شہرت حاصل کرنے کے لیے جہاد کرے؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسے کچھ نہیں ملے گا۔ اس شخص نے تین مرتبہ اسی سوال کو دہرایا اور ہر مرتبہ آپ ﷺ یہی جواب دیتے رہے اسے کچھ نہیں ملے گا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یقیناً اللہ تعالیٰ صرف اسی عمل کو قبول کرتا ہے جو خالصتاً اسی کی رضا اور خوشنودی کے حصول کے لیے کیا جائے۔ [حسن۔ سنن النسائی:3140، سنن أبی داؤد:2516]

حدیث 6 عن عُمرَ بنِ الخطابِ رضي الله عنه قال: سمعتُ رسول اللهﷺ يقول: ((**إِنما الأعمال بالنِّيَّة۔ وفي رواية: بالنِّيَّاتِ۔ وإنما لكلِّ امرىءٍ مانوى، فمن كانت هجرته إلى الله ورسوله، فهجرته إلى الله ورسوله، ومن كانتْ هجرتُه إلى دنيا يُصيبُها، أو امرأةٍ يَنكِحُها، فهجرتُه إلى ما هاجرَ إليه**)).

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اعمال کا دارومدار نیت پر ہے (ایک حدیث کے الفاظ ہیں کہ نیتوں پر ہے) انسان کے لیے وہی ہے جس کی اس نے نیت کی۔ پس جس نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف ہجرت کی تو اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف ہی ہے اور جس کی ہجرت حصولِ دنیا یا کسی عورت سے نکاح کی غرض سے ہے تو اس کی ہجرت اسی کی طرف ہے جس کی طرف اس نے ہجرت کی۔

[صحیح۔ صحیح البخاری:1، صحیح مسلم:1907، سنن أبی داؤد:2201، جامع الترمذی:1647، سنن النسائی:75]

حدیث 7 (عَنْ اَنسِ بْنِ مَالِكٍ رضى الله عنه قَالَ) : أن النبيﷺ قال: ((**لقد تركتُم بالمدينةِ أقواماً ما سِرتُم مَسيراً، ولا أنفقتُم مِن نَفَقةٍ، ولا قَطَعتُم من وادٍ الا وهم معكم**)). **قالوا: يا رسولَ الله! وكيف يَكونونَ معنا وهم بالمدينةِ؟ قال: ((حَبَسَهُم المرضُ))**.

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ تم مدینہ میں ایسے لوگ چھوڑ آئے ہو کہ جو بھی تم نے سفر کیا یا جو بھی تم نے اللہ کی راہ میں خرچ کیا یا جو بھی تم نے وادی طے کی تو وہ (اجر و ثواب میں) تمہارے ساتھ رہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: اے اللہ کے رسول ﷺ! وہ ہمارے ساتھ کس طرح تھے حالانکہ وہ تو مدینہ میں ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ان کو عذر اور مجبوری نے روکے رکھا۔ [صحیح۔ سنن أبی داؤد:2508]

حدیث 8 وعن أبي هريرة قال: قال رسول اللهﷺ: ((**إنما يُبعث الناسُ عَلىٰ نِيّاتِهم**)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (روزِ قیامت) لوگوں کو ان کی نیتوں کے مطابق (قبروں سے) اٹھایا جائے گا۔ [صحیح لغیرہ۔ سنن ابن ماجہ:4229]

9 وعن أبي هريرة قال: قال رسول الله ﷺ: ((إنَّ اللّٰه لا ينظرُ إلى أجسامِكم، ولا إلى صورِكم، ولكنْ ينظرُ إلى قلوبِكم [وأشار بأصابعه إلى صدره]، [وأعمالكم])).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ تمہارے جسموں اور تمہاری صورتوں کی طرف نہیں دیکھتا بلکہ اللہ تعالیٰ تو تمہارے دلوں (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سینے کی طرف اشارہ فرمایا) اور تمہارے اعمال کی طرف دیکھتا ہے۔ [صحیح۔ صحیح مسلم:2564]

10 وعن أبي كَبْشَةَ الأنماريّ رضي اللّٰه عنه؛ أنه سمع رسول اللّٰه ﷺ يقول: ((ثلاثٌ أُقسِمُ عليهن، وأُحدِّثُكم حديثًا فاحفظوه، ـ قال: ما نقص مالُ عبدٍ من صدقةٍ، ولا ظُلم عبدٌ مَظلمةً صبرَ عليها إلا زادَه اللّٰه عِزّاً، ولا فَتَحَ عبدٌ بابَ مسألةٍ إلا فَتَحَ اللّٰهُ عليه بابَ فقرٍ، أو كلمةً نحوها. وأُحدِّثكم حديثًا فاحفظوه: إنَّما الدنيا لأربعةِ نفرٍ: عبدٌ رَزقه اللّٰه مالاً وعلماً فَهُوَ يَتَّقي فيه ربَّه، ويَصِلُ فيه رَحِمَه، ويَعلمُ للّٰه فيه حقًا، فهذا بأفضلِ المنازلِ، وعبدٌ رَزَقَهُ اللّٰه علماً، ولم يَرْزُقْهُ مالاً، فهو صادقُ النيةِ، يقول: لو أنَّ لي مالاً لَعَمِلْتُ بعملِ فلانٍ، فهو بنِيَّتِه، فأجرُهما سواءٌ، وعبدٌ رزقه اللّٰه مالاً، ولم يَرْزُقْهُ عِلماً يَخبِطُ في مالِه بغير علمٍ، ولا يَتَّقي فيه رَبَّه، ولا يصل فيه رَحِمَه، ولا يعلَمُ للّٰه فيه حقاً، فهذا بأخبثِ المنازلِ، وعبدٌ لم يَرْزُقْهُ اللّٰه مالاً ولا علماً فهو يقول: لو أنَّ لي مالاً لعملت فيه بعمل فلانٍ، فهو بنيَّتِه، فوزرُهما سواءٌ)).

سیدنا ابو کبشہ انماری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: تین چیزوں پر میں قسم اٹھاتا ہوں اور ایک اہم حدیث (بات) تمہیں بتاؤں گا اسے خوب اچھی طرح سے یاد کر لینا۔ ① صدقہ کرنے سے بندے کا مال کم نہیں ہوتا ② جس شخص سے ظلم و زیادتی کی گئی اور اس نے اس پر صبر کیا تو اللہ عزوجل (اس صبر کے سبب) اس کی عزت بڑھا دیتے ہیں ③ جس شخص نے (بغیر ضرورت کے) لوگوں کے سامنے مانگنے کا دروازہ کھولا تو اللہ اس پر فقر (تنگدستی) کا دروازہ کھول دیتے ہیں۔ اور اب میں تمہیں ایک (اور) حدیث (بات) بتلاتا ہوں اسے بھی خوب اچھی

طرح یاد کرلو۔ دنیا چار قسم کے لوگوں پر مشتمل ہے ① وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے مال اور علم کے ساتھ نوازا اور وہ (اپنے علم کے سبب) اپنے مال میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے (اللہ کی مرضی کے خلاف خرچ نہیں کرتا بلکہ) اس کے ساتھ صلہ رحمی کرتا ہے اور خوب اچھی طرح جانتا ہے کہ اس میں عطا کرنے والے اللہ کا بھی حق ہے (زکوٰۃ وغیرہ) یہ شخص لوگوں میں سے سب سے بہترین مقام و مرتبہ والا ہے۔ ② وہ شخص جسے اللہ نے علم کے ساتھ تو نوازا لیکن مال نہیں دیا لیکن وہ نیت کا سچا ہے اور آرزو کرتا ہے کہ اگر میرے پاس بھی مال ہوتا تو میں بھی فلاں کی طرح اسے نیک کاموں میں خرچ کرتا تو اللہ تعالیٰ اس کو بھی اس کی نیت کی وجہ سے وہی ثواب عطا کریں گے جو پہلے کا ہے اور یہ دونوں ثواب میں برابر ہو جاتے ہیں ③ وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے مال تو دیا مگر اسے علم نہ دیا وہ اپنے مال کو بے جا صرف کرتا ہے نہ تو اس میں اللہ کا خوف کرتا ہے، نہ اس (مال) سے صلہ رحمی کرتا ہے اور نہ ہی اس سے اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرتا ہے یہ شخص سب سے بدترین ہے ④ وہ شخص کہ جسے اللہ تعالیٰ نے نہ تو مال دیا اور نہ ہی علم لیکن وہ تمنا کرتا ہے کہ اگر میرے پاس مال ہوتا تو میں بھی اس (نافرمان) کی طرح اپنا مال بے جا صرف کرتا اسے اس کی بری نیت کا گناہ ہوگا اور وبال میں یہ دونوں (3 اور 4) برابر ہو جائیں گے۔

[صحيح لغيره۔ مسند أحمد:231/4، جامع الترمذی:2325]

11 وعن أبي هريرة؛ أن رسول الله ﷺ قال: ((**يقولُ اللّٰهُ ـ عزوجل: إذا أراد عبدي أن يعملَ سيئةً فلا تكتبوها عليه حتى يَعمَلَها ، فان عَمِلَها فاكتبوها بمثلِها ، وإن تَركَها من أجلي ، فاكتبوها له حسنةً ، وإن أراد أن يعمَلَ حسنةً فلم يَعمَلْها، فاكتبوها له حسنةً ، فان عمِلَها ، فاكتبوها له بعشرِ أمثالِها ، الى سبعِ مئة**)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ (فرشتوں سے) فرماتا ہے کہ میرا بندہ جب کسی برے عمل کا ارادہ کرے تو اسے نہ لکھو یہاں تک کہ وہ یہ گناہ کر گزرے، اور اگر وہ اسے کر گزرے تو اتنا ہی لکھو کہ جتنا (گناہ) اس نے کیا ہے، اور اگر وہ اس گناہ کو میری وجہ سے چھوڑ دے تو اس کے لیے ایک نیکی لکھو اور اگر وہ کسی نیک عمل کا ارادہ کرلے اور اسے نہ کر سکے تو پھر بھی اس کے لیے ایک نیکی لکھ لو اور اگر وہ یہ نیک عمل کر گزرے تو اس (کے ثواب) کو دس سے لے کر سات سو گنا تک لکھ لو۔ [صحيح۔ صحيح البخاری:7501]

12 حدیث: وعن أبي الدرداء يبلغُ به النبي ﷺ قال: ((من أتى فراشهُ وهو يَنوي أن يقومَ يُصلي من الليل ، فغلَبَتْه عينُه حتى أصبحَ ؛ كُتِب له ما نوى، وكان نومُه صدقةً عليه من رَبّه)).

سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص (رات کو سونے کے لیے) اپنے بستر پر آیا اور رات (کے کسی حصہ میں بیدار ہو کر) تہجد پڑھنے کی نیت کی مگر صبح تک نیند کے غلبہ کی وجہ سے بیدار نہ ہو سکا تو اس کے لیے نیت کے مطابق ثواب لکھ دیا جائے گا اور نینداس پر اس کے رب کی طرف سے صدقہ ہوگی۔

[صحیح، حسن۔سنن النسائی:1787، سنن ابن ماجہ:1344، صحیح ابن حبان:2579]

2-ریاکاری اور دکھلاوے پر وعید

13 حدیث: عن أبي هريرة قال سمعت رسول الله ﷺ يقول: ((إن أولَ الناس يُقضى يومَ القيامة عليه رجلٌ استُشهد، فأُتِيَ به، فعَرَّفه نِعَمَه ، فعَرَفها، قال: فما عمِلتَ فيها؟ قال: قاتلتُ فيك حتى استُشهدتُ. قال: كَذَبْتَ ، ولكنَّك قاتلتَ لأن يقالَ: فلانٌ جريءٌ ، فقد قيل، ثم أُمِرَ به فسُحِبَ على وَجْهِه حتى أُلقِيَ في النار. ورجلٌ تَعلَّمَ العلمَ وعلَّمه ، وقرأ القرآنَ ، فأُتِيَ به ، فعرَّفه نِعَمَه ، فَعَرَفَهَا ، قال: فما عَمِلْتَ فيها؟ قال: تعلمتُ العلم وعلَّمتُه، وقرأتُ فيكَ القرآن ، قال: كَذَبْتَ ، ولكنَّك تَعلَّمتَ ليقال: عالمٌ ، وقرأتَ القرآن ليقال: هو قارئٌ ، فقد قيلَ ، ثم أُمِرَ به فسُحب على وجهه حتى أُلقِيَ في النارِ. ورجل وَسَّع الله عليه، وأعطاه من أصنافِ المالِ ، فأُتِيَ به ، فعرَّفه نِعَمَه ، فَعَرَفَها قال: فما عَمِلتَ فيها؟ قال: ما تركتُ من سبيلٍ تُحبُّ أن يُنفقَ فيها إلا أنفقْتُ فيها لَكَ ، قال: كَذَبْتَ ، ولكنَّكَ فعلتَ ليقالَ : هو جَوادٌ ، فقد قيلَ، ثم أُمِرَ به فسُحب على وجهه حتى أُلقِيَ في النار)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: قیامت کے دن جن لوگوں کا سب سے پہلے فیصلہ کیا جائے گا① ان میں سے ایک آدمی وہ ہوگا کہ جسے شہید کر دیا گیا تھا، اسے اللہ کی بارگاہ میں پیش کیا جائے گا تو اللہ تعالیٰ اسے اپنی نعمتیں یاد دلائے گا (جو دنیا میں اس پر کی گئیں) وہ نعمتیں اُسے یاد آ جائیں گی اللہ تعالیٰ فرمائے

گا تو نے ان (نعمتوں) کے شکر میں کیا کِیا؟ وہ عرض کرے گا: (اے اللہ!) میں نے تیری راہ میں جہاد کیا یہاں تک کہ میں شہید ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو نے جھوٹ بولا، تو تو اس لیے لڑا تھا تا کہ تجھے بہادر کہا جائے، لہٰذا تجھے دنیا میں بہادر کہہ لیا گیا، پھر اس کے متعلق (فرشتوں کو) حکم ہو گا اور اُسے چہرے کے بل گھسیٹ کر جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔ ② دوسرا وہ شخص ہو گا کہ جس نے (دین کا) علم حاصل کیا اور دوسروں کو بھی اس کی تعلیم دی، اور قرآن پڑھا، اللہ تعالیٰ اسے اپنی نعمتیں یاد دلائے گا، (جو دنیا میں اس پر کی گئیں) وہ نعمتیں اُسے یاد آ جائیں گی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو نے ان نعمتوں کے شکر میں کیا کِیا؟ وہ عرض کرے گا، (اے اللہ!) میں نے علم حاصل کیا اور دوسروں کو اس کی تعلیم دی اور تیری رضا کے لیے قرآن پڑھتا رہا، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تو نے جھوٹ بولا، تو نے تو علم اس لیے حاصل کیا تا کہ تجھے عالم کہا جائے اور قرآن اس لیے پڑھا تا کہ تجھے قاری کہا جائے، پس تجھے (دنیا میں) ایسا کہہ لیا گیا، پھر اس کے متعلق (فرشتوں کو) حکم ہو گا اور اسے چہرے کے بل گھسیٹ کر جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔ ③ تیسرا وہ شخص ہو گا جسے اللہ تعالیٰ نے خوشحالی و کشادگی عطا فرمائی اور مختلف قسم کے مال سے نوازا تھا، اسے اللہ کی بارگاہ میں پیش کیا جائے گا، تو اللہ تعالیٰ اسے اپنی نعمتیں یاد دلائے گا، اور وہ نعمتیں اُسے یاد آ جائیں گی اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو نے ان نعمتوں کے شکر میں کیا کِیا؟ وہ عرض کرے گا (اے اللہ!) ہر وہ راستہ کہ جس میں خرچ کرنا تجھے پسند تھا (اور تیری رضا کا باعث تھا) میں اس میں (تیرا عطا کردہ) مال تیری رضا کے لیے خرچ کیا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تو نے جھوٹ بولا، تو نے تو یہ سب اس لیے کیا تا کہ تجھے سخی کہا جائے، پس تجھے (دنیا میں) ایسا کہہ لیا گیا، پھر اس کے متعلق (فرشتوں کو) حکم ہو گا اور اُسے چہرے کے بل گھسیٹ کر جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔ [صحيح۔ صحيح مسلم:1905، جامع الترمذي:2382]

14 وعن جُندُبِ بنِ عبدِاللّٰه قال: قال النبي ﷺ: ((من سَمَّعَ؛ سَمَّعَ اللّٰه به، ومن يُراءِ؛ يُراءِ اللّٰهُ به)).

سیدنا جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص (لوگوں کو) سنانے کے لیے کوئی کام کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے رسوا کرے گا، اور جو نیک عمل لوگوں کو دکھانے کے لیے کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) اس کے چھپے عیبوں کو لوگوں کے سامنے ظاہر کر دے گا۔ [صحيح۔ صحيح البخاري:6499، صحيح مسلم:2987]

15 عن أُبي بن كعب رضي اللّٰه عنه قَالَ: قَالَ رسول اللّٰه ﷺ: ((بَشِّرْ هذه الأمّةَ بالتيسيرِ، والسَّناءِ

والرِّفعةِ بالدين، والتمكينِ في البلاد ، والنصر، فمن عملَ منهم بعملِ الأخرةِ للدنيا ؛ فليس له في الأخرةِ من نَصيبٍ)).

سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس امت کو آسانی، عزت، دین میں سربلندی، شہروں کے اقتدار اور تائید ونصرت کی خوشخبری دے دو، (اور خوب اچھی طرح سے سن لو) جس نے آخرت (میں کامیابی والا) کام دنیاوی اغراض کے لیے کیا تو آخرت میں اس کا کوئی حصہ نہ ہوگا۔

[صحیح۔ مسند أحمد:134/5، صحیح ابن حبان:405، مستدرك حاكم:318/4، بیهقی فی الشعب:6833]

16 وعن معاذ بن جبل عن رسول الله ﷺ قال: **((ما من عبدٍ يقومُ في الدنيا مقامَ سُمعةٍ ورياء الا سمَّع اللّٰهُ به على رؤوس الخلائقِ يومَ القيامة))**.

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے لوگوں کو سنانے اور ان کی نظروں میں بڑا بننے کے لیے کوئی کام کیا تو اللہ تعالیٰ روزِ قیامت تمام مخلوقات کے سامنے اس کے عیبوں کو ظاہر کردے گا۔

[صحیح لغیرہ۔ طبرانی فی الکبیر:237]

17 وعن رُبَيحِ بن عبدالرحمن بن أبي سعيد الخدري عن أبيه عن جده قال: **خرج علينا رسولُ اللّٰهِ ﷺ ونحن نتذاكر المسيحَ الدَّجال ، فقال:((ألا أخبِرُكم بما هو أخوفُ عليكم عندي من المسيحِ الدجالِ؟)). فقلنا: بلى يا رسولَ اللّٰهِ! فقال: ((الشركُ الخفيُّ ؛ أن يقومَ الرجلُ فيصلّي، فَيُزَيِّنُ صلاتَه لما يرى من نظرِ رجلٍ))**.

سیدنا رُبیح بن عبدالرحمٰن بن اَبی سعید الخدری اپنے والد وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم فتنہ دجال کے متعلق گفتگو کررہے تھے، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں ایسے فتنے کے متعلق آگاہ نہ کروں کہ جس کا مجھے تم پر فتنہ دجال سے بھی زیادہ خدشہ ہے؟ ہم نے عرض کی کیوں نہیں اے اللہ کے رسول ﷺ! ضرور فرمایئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ ریاکاری ہے کہ آدمی نماز پڑھنے کھڑا ہوتا ہے پھر وہ اپنی نماز بنا سنوار کر اچھی طرح لوگوں کو دکھانے کے لیے پڑھنے لگے، جب وہ دیکھتا ہے کہ کوئی اسے دیکھ رہا ہے۔

[حسن۔ سنن ابن ماجه:4204، بیهقی فی الشعب :6832]

18 وعن محمود بن لبيد ؛ أن رسول الله ﷺ قال: ((**إنّ أخوفَ ما أخافُ عليكم الشركُ الأصغرُ**)). **قالوا: وما الشركُ الأصغرُ يا رسولَ اللّٰهِ ؟ قال: ((الرياءُ ، يَقولُ اللّٰهُ عزوجل إذا جزى الناسَ بأعمالهم: اذهبوا إلى الذين كنتم تراؤون في الدنيا، فانظروا هل تجدون عندهم جزاءً))**.

سیدنا محمود بن لبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سب سے زیادہ خوفناک چیز جس سے میں تم پر ڈرتا ہوں وہ شرک اصغر ہے تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ یہ شرک اصغر کیا ہے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ریا کاری (قیامت کے دن) اللہ تعالیٰ جب لوگوں کو ان کے اعمال کا بدلہ دیتے ہوئے ارشاد فرمائے گا تم ان لوگوں کے پاس جاؤ جن کے لیے تم نے اعمال کئے کیا ان کے پاس تمہارے اعمال کا بدلہ ہے؟ (یعنی انہی سے اپنے اعمال کا بدلہ طلب کرو میرے پاس تمہارے لیے کوئی بدلہ نہیں کیونکہ تم نے اعمال میں اخلاص کو اختیار نہیں کیا)۔

[صحيح۔ مسند أحمد:428/5، بيهقى فى الزهد:4831، سنن ابن ماجه: 4202]

19 وعن أبي هريرة ؛ أنَّ رسول الله ﷺ قال: ((**قال اللّٰه عزوجل : أنا أغنى الشركاء عن الشركِ ، فَمَنْ عمِلَ لي عملاً أشركَ فيه غيري فأنا منه بريءٌ ، وهو للذي أشركَ**)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ یہ بات ارشاد فرماتا ہے کہ میں شرک کرنے والے لوگوں کے شرک سے غنی (بے پروا) ہوں جو کوئی بھی میرے لیے عمل کرے اور اس میں میرے غیر کو شریک ٹھہرائے۔ تو میں اس سے بری ہوں اور اس کا یہ عمل اسی کے لیے ہے کہ جس کو اس نے شریک ٹھہرایا (یعنی باطل اور بے کار ہے)۔ [صحيح۔ سنن ابن ماجه :4202، بيهقى فى الاسمآء والصفات:213]

20 وعن أبي علي۔ رجلٍ من بني كاهلٍ ۔ قال: **خطبَنا أبو موسى الأشعريُّ فقال: يا أيها الناسُ! اتَّقوا هذا الشركَ، فانه أخفى من دبيبِ النملِ. فقام إليه عبدُاللّٰه بن حَزَن وقيسُ بن المُضارِب فقالا: واللّٰه لَتخرُجَنَّ مما قلتَ ، أو لنأتينَّ عُمَرَ مأذونًا لنا أو غيرَ مأذونٍ ، فقال: بل أخرجُ مما قُلتُ ، خطبنا رسولُ اللّٰه ﷺ ذات يومٍ ، فقال: ((يا أيها الناسُ! اتَّقُوا هذا الشركَ ؛ فانه أخفى من دبيبِ النَّملِ)). فقال له من شاء اللّٰهُ أن يقولَ : وكيف نَتَّقيه وهو أخفى من دبيبِ النملِ يا رسول اللّٰه! قال: ((قولوا: اللهمَّ**

إِنَّا نَعوذُبکَ من أنْ نُشرِکَ بِکَ شَیْئًا نعلمه ، وَنَسْتَغْفِرُکَ لِمَا لَا نَعْلَمُهُ)).

قبیلہ بنو کاھل کا ابوعلی نامی آدمی بیان کرتا ہے کہ ایک مرتبہ ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے ہمیں خطاب فرمایا اور کہنے لگے اے لوگو! شرک سے بچو کیونکہ یہ چیونٹی کی چال سے بھی زیادہ مخفی اور پوشیدہ ہے عبداللہ بن حزن اور قیس بن المضارب کھڑے ہو کر کہنے لگے اللہ کی قسم آپ اس کی وضاحت کریں یا پھر ہم عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس جائیں گے تو ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرمانے لگے میں وضاحت کرتا ہوں ایک دن ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ ارشاد فرمایا اور کہا اے لوگو! اس شرک سے بچو اس کی چال چیونٹی کی چال سے بھی زیادہ مخفی اور پوشیدہ ہے تو ایک کہنے والے جسے اللہ نے توفیق دی کہا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! ہم اس کیفیت میں اس شرک سے کیسے بچ سکتے ہیں جبکہ یہ تو چیونٹی کی چال سے بھی زیادہ مخفی و پوشیدہ ہے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم یہ پڑھا کرو ((اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَعُوذُبِكَ مِنْ اَنْ نُشْرِكَ بِكَ شَيْئًا نَعْلَمُهُ وَنَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَانَعْلَمُهُ)) اے اللہ! ہم اس بات سے تیری پناہ میں آتے ہیں کہ ہم جان بوجھ کر تیرے ساتھ شریک ٹھہرائیں اور جس کو ہم نہیں جانتے اس کے لیے بھی ہم آپ سے مغفرت طلب کرتے ہیں۔ [حسن لغیرہ۔ مسند أحمد: 403/4]

سنت کی اہمیت، مقام اور فضائل

لغوی اعتبار سے سنت کا معنیٰ طریقہ و راستہ ہے۔

جبکہ سنت کا اصطلاحی معنی ہر وہ قول، فعل اور تقریر (وہ قول یا فعل جو آپ ﷺ کے سامنے ہوا لیکن آپ ﷺ نے اس پر خاموشی اختیار کی) جس کی نسبت رسول اللہ ﷺ کی طرف کی جائے۔

قرآن مجید اور سنت رسول تعلیماتِ اسلامیہ کے اولین سرچشمے ہیں۔ کتاب اللہ اگر شرعی قوانین کا متن ہے تو سنت اس کی تشریح و توضیح کے علاوہ مستقل ایک اسلامی مأخذ کی حیثیت رکھتی ہے۔

سنت کی اہمیت:

(۱) سنت کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جا سکتا ہے کہ قرآن مجید میں متعدد مقامات پر اللہ کی اطاعت کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کو بھی لازم قرار دیا گیا بلکہ رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کو ہی اللہ کی اطاعت قرار دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

((مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ))

''جس نے رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کی درحقیقت اس نے اللہ ہی کی اطاعت کی۔'' [النساء: 80]

(۲) اعمالِ میں سنت رسول ﷺ کی موافقت اس قدر اہمیت کی حامل ہے کہ جب تک عمل اتباع رسولِ کے مطابق نہ ہوگا اس وقت اللہ کے ہاں قابل قبول نہ ہوگا کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

((يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَ لَا تُبْطِلُوْۤا اَعْمَالَكُمْ٥))

''اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور اپنے اعمال کو ضائع مت کرو۔''

[محمد: 33]

معلوم ہوا ہر وہ عمل جو رسول اللہ ﷺ کی سنت کے مطابق نہ ہوگا وہ کسی بھی صورت اللہ کے ہاں قابل قبول نہ ہوگا۔

اتباعِ سنت کے چند فضائل:

(۱) اتباع سنت سے انسان اللہ تعالیٰ کی رحمت کا مستحق بن جاتا ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے

((وَ اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَ الرَّسُوْلَ لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ))

''اور اللہ اور (اس کے) رسول کی اطاعت کرو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔'' [آل عمران: 132]

(۲) سنت کے اتباع دنیا و آخرت میں کامیابی کا ذریعہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان:

((وَ مَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَ رَسُوْلَہٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِیْمًا))

''جس نے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی یقیناً اس نے بہت بڑی کامیابی حاصل کر لی۔''

[الاحزاب: 71]

(۳) سنت کی اتباعِ رشد و ہدایت کی ضمانت ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

((وَ اِنْ تُطِیْعُوْہُ تَھْتَدُوْا))

''اگر تم (نبی ﷺ) کی اطاعت کرو گے تو ہدایت پاؤ گے۔'' [النور: 54]

(۴) اتباعِ سنت اللہ تعالیٰ کی محبت کے حصول کا ذریعہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

((قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ وَ یَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ وَ اللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ))

''(اے نبی ﷺ) کہہ دیجئے کہ اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری اتباع کرو، اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور اللہ بہت بڑا بخشنے والا بڑا مہربان ہے۔'' [آل عمران: 31]

(۵) رسول اللہ ﷺ کی اتباع کرنا دخولِ جنت کا سبب ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((...... مَنْ اَطَاعَنِیْ دَخَلَ الْجَنَّۃَ))

''جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہوگا۔'' [صحیح البخاری: 7270]

سنت کا مقام:

سنت (حدیث رسول) وحی الٰہی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

((وَ مَا يَنۡطِقُ عَنِ الۡهَوٰىo اِنۡ هُوَ اِلَّا وَحۡىٌ يُّوۡحٰىo))

''وہ (نبی ﷺ) اپنی خواہش سے کوئی بات نہیں کہتے وہ تو وحی ہے جو (ان پر) اتاری جاتی ہے۔''

[النجم: 4-3]

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((اَلا اِنِّی اُوۡتِیۡتُ الۡقُرۡآنَ وَ مِثۡلَهٗ مَعَهٗ))

''خبردار! مجھے قرآن اور اس کے ساتھ اس کی مثل ایک اور چیز (سنت) بھی عطا کی گئی ہے۔''

[صحیح الجامع الصغیر: 2643]

سنت دین اسلام کا اساسی ماخذ:

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

((وَ مَاۤ اٰتٰکُمُ الرَّسُوۡلُ فَخُذُوۡهُ ۚ وَ مَا نَهٰکُمۡ عَنۡهُ فَانۡتَهُوۡا))

''اور تمہیں جو کچھ رسول دے اسے لے لو اور جس سے روکے اس سے رک جاؤ۔'' [الحشر: 7]

سنت کی موافقت کے بغیر کوئی بھی عمل اللہ کے ہاں مقبول نہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((مَنۡ عَمِلَ عَمَلًا لَیۡسَ عَلَیۡهِ اَمۡرُنَا فَهُوَ رَدٌّ))

''جس نے کوئی ایسا عمل کیا جس پر ہمارا حکم نہیں تو وہ (عمل) مردود (غیر مقبول) ہے۔''

[صحیح مسلم:1718]

اتباع سنت سے اعراض ہلاکت ورسوائی کا سبب:

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

((وَ مَنۡ یَّعۡصِ اللّٰهَ وَ رَسُوۡلَهٗ وَ یَتَعَدَّ حُدُوۡدَهٗ یُدۡخِلۡهُ نَارًا خَالِدًا فِیۡهَا ۪ وَ لَهٗ عَذَابٌ مُّهِیۡنٌ o))

''اور جو اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے گا اور اس کی حدود سے تجاوز کرے گا اللہ تعالیٰ اسے آگ میں داخل کرے گا وہ اس میں ہمیشہ رہے گا اور اس کے لیے رسوا کرنے والا عذاب ہے۔''

[النساء: 14]

سنت زندہ کرنے کی فضیلت:

سیدنا عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((مَنْ أَحْيَا سُنَّةً مِنْ سُنَّتِي فَعَمِلَ بِهَا النَّاسُ كَانَ لَهُ مِثْلُ اَجْرِ مَنْ عَمِلَ بِهَا))

''جس نے میری کوئی سنت زندہ کی اور لوگوں نے اس پر عمل کیا تو سنت زندہ کرنے والے کو ان تمام لوگوں کے برابر اجر ملے گا جنہوں نے اس پر عمل کیا۔'' [سنن ابن ماجة : 203]

سنت کی تبلیغ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعائیں لینے کا سبب:

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((نَضَّرَ اللّٰهُ عَبْدًا سَمِعَ مَقَالَتِي فَوَعَاهَا ثُمَّ بَلَّغَهَا عَنِّي))

''اللہ تعالیٰ اس بندے کو تروتازہ رکھے جس نے میری بات سنی اسے یاد رکھا پھر اسے میری طرف سے (دوسروں تک) پہنچا دیا۔'' [صحيح الجامع الصغير : 6765]

بدعت:

دین میں کیا گیا ہر نیا کام بدعت و گمراہی ہے اور ہر گمراہی جہنم میں لے جانے والی ہے۔

بدعت کا نقصان:

(۱) سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''بے شک اللہ تعالیٰ بدعتی آدمی کی توبہ کی قبولیت کے سامنے ایک آڑ کر دیتا ہے جب تک وہ بدعت نہیں چھوڑتا۔''

[صحيح۔ طبرانی: 4214،281، بيهقي في الشعب: 9457]

(۲) سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے ہمارے اس معاملے (دین) میں کوئی چیز (بدعت) ایجاد کی جو اس میں سے نہیں ہے تو وہ مردود اور باطل ہے۔

[صحيح۔صحيح البخاری: 2697، صحيح مسلم: 1718، سنن أبي داؤد: 4606]

6
1

2

سنت کا بیان

1-اتباعِ کتاب وسنت کی ترغیب

21 عن العرباض بن سارية رضي الله عنه قال: وعَظنا رسولُ الله ﷺ موعظةً وَجِلتْ منها القلوبُ ، وذَرَفَتْ منها العيونُ ، فقلنا: يا رسولَ الله ! كأنها موعظةُ مودِّعٍ ، فأوصنا. قال: ((أوصِيكم بتقوى اللهِ ، والسمعِ والطاعةِ ، وإنْ تَأمَّر عليكم عبدٌ ، وانَّه من يعشْ منكم فسيرى اختلافاً كثيراً ، فعليكم بسنتي ، وسنةِ الخلفاء الراشدين المهدِيِّينَ ، عَضُّوا عليها بالنواجذ ، وإيَّاكم ومحدثات الأمور، فان كلَّ بدعة ضلالةٌ)).

سیدنا عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ (ایک مرتبہ) رسول اللہ ﷺ نے ہمیں وعظ فرمایا جسے سن کر دل کانپ اُٹھے اور آنکھوں سے آنسو بہنے لگے، ہم نے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! یہ تو گویا الوداعی وعظ ہے لہٰذا ہمیں (کچھ) نصیحت فرمایئے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں تمہیں اللہ کا تقویٰ اختیار کرنے، اور اپنے حُکام کی بات سننے اور ماننے کی وصیت کرتا ہوں (جب تک وہ تمھیں خلافِ شرع کام کا حکم نہ دیں) خواہ کوئی غلام ہی تمہارا حاکم کیوں نہ بن گیا ہو، یقیناً تم میں سے جو میرے بعد زندہ رہا وہ بہت اختلاف دیکھے گا، چنانچہ ان حالات میں میری سنت اور میرے خلفاء راشدین کی سنت کو تھامے رکھنا (سنت کو خوب مضبوطی سے تھامنا) بلکہ داڑھوں سے پکڑے رہنا، نئی نئی بدعات اور اختراعات سے اپنے آپ کو بچائے رکھنا کیونکہ ہر بدعت گمراہی ہے۔

[**صحیح**۔ سنن أبی داؤد:4607، جامع الترمذی:2676، سنن ابن ماجه:43، صحیح ابن حبان:5]

22 وعن أبي شُرَيح الخُزاعي قال: خرج علينا رسولُ اللّٰه ﷺ فقال: (([أبشروا]، أليس تشهدون أنْ لا اله الا اللّٰهُ ، وأنِّي رسولُ اللّٰه ؟)).قالوا: بلى. قال: ((إنَّ هذا القرآن [سبب] طَرَفُهُ بيدِ اللّٰهِ ، وطرفهُ بأيديكم، فتمسَّكوا به ؛ فإنَّكم لن تَضلُّوا ولن تَهلِكوا بعده أبداً)).

سیدنا ابوشریح خزاعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: خوش ہو جاؤ (کیونکہ) کیا تم اس بات کی گواہی نہیں دیتے کہ اللہ کے سوا کوئی حقیقی معبود نہیں اور بے شک میں اللہ کا رسول ﷺ ہوں؟ ہم نے عرض کی: کیوں نہیں تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یقیناً یہ قرآن ایک رسی (کی مانند) ہے کہ جس کا ایک کنارہ اللہ کے ہاتھ میں ہے اور دوسرا کنارہ تمہارے ہاتھ میں لہٰذا تم اسے مضبوطی سے تھام لو (اگر تم نے اسے مضبوطی سے تھام لیا) تو اس کے بعد تم کبھی گمراہ نہ ہو گے اور نہ ہی ہلاک ہو گے۔

[صحیح۔ طبرانی فی الکبیر: 188،1539، المصنف لابن أبی شیبہ:30628]

23 عن عبداللّٰه بن عباس رضى اللّٰه عنه قال: ان رسول اللّٰه ﷺ خطب الناس في حَجّة الوَداع فقال: ((قد يَئِسَ الشيطانَ بِأن يُعبدَ بأرضِكم ، ولكنه رَضِيَ أنْ يطاعَ فيما سوى ذلک مما تَحاقَرون مِن أعمالِكم ، فاحذَروا ،يا ايها الناس! إني قد تركتُ فيكم ما إنْ اعتصمتُم به فلن تضلّوا أبداً ، كتابَ اللّٰه ، وسنةَ نبيه)) الحديث.

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر ارشاد فرمایا: بے شک شیطان اس بات سے نا امید ہو گیا ہے کہ تمہاری اس زمین میں اس کی عبادت کی جائے گی لیکن وہ چاہتا ہے کہ جن اعمال کو تم معمولی سمجھتے ہو ان میں اس کی پیروی کی جائے اس سے بھی بچو اے لوگو! یقیناً میں تم میں ایک ایسی چیز چھوڑ رہا ہوں اگر تم اسے مضبوطی سے تھامے رکھو گے تو کبھی بھی گمراہ نہ ہو گے وہ اللہ کی کتاب اور اس کے نبی ﷺ کی سنت ہے۔

[صحیح۔ مستدرك حاكم:92/1]

24 وعن عروة بن عبداللّٰه بن قُشَيرٍ قال: حدثني معاوية بن قرة عن أبيه قال: أتيتُ رسولَ اللّٰه ﷺ في رَهْطٍ من مُزَينةَ ، فبايعناه وإنه لَمُطْلَقُ الأزرارِ ، فأدخلتُ يدي في جَيبِ قميصه ، فمَسَسْتُ الخاتمَ ،

قال عروة: فما رأيتُ معاويةَ ولا ابنَه قط في شتاءٍ ولا صيف إلا مُطْلَقِي الأزرارِ.

عروہ بن عبداللہ بن قشیر کہتے ہیں کہ مجھے معاویہ بن قرہ نے اپنے والد سے یہ بات بیان کی کہ میں قبیلہ مزینہ کے ایک گروہ کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، ہم نے آپ ﷺ کی بیعت کی اور (اُس وقت) آپ ﷺ کے بٹن کھلے ہوئے تھے تو میں نے آپ ﷺ کی قمیص کے گریبان میں ہاتھ داخل کر کے مہر نبوت کو چھوا۔ راوی حدیث عروہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ گرمی ہوتی یا سردی معاویہ اور ان کا بیٹا دونوں (رسول اللہ ﷺ کی اس کیفیت سے محبت کرتے ہوئے) اپنے بٹن کھول کر رکھتے تھے۔ [صحیح۔سنن ابن ماجه :3578، صحیح ابن حبان:5428]

25 حدیث وعن مجاهد قال: **كنا مع ابن عُمر رحمه الله في سفرٍ ، فمرَّ بمكان، فحادَ عنهَ، فَسِئلَ : لمَ فعلتَ ذلك؟ قال: رأيتُ رسول الله ﷺ فعل هذا ؛ ففعلتُ.**

سیدنا مجاہد رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھے آپ چلتے چلتے ایک مقام پر ذرا بچ کر (ایک طرف ہوکر) نکلے، آپ سے سوال کیا گیا کہ آپ نے ایسا کیوں کیا؟ تو عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں نے (اس مقام پر) رسول اللہ ﷺ کو ایسا ہی کرتے ہوئے دیکھا تھا؟ میں نے بھی اسی لیے ایسا کیا۔

[صحیح۔مسند أحمد:33/2]

2- سنت کو چھوڑنے اور بدعات وخواہشات کے ارتکاب پر وعید

26 عن عائشة رضي الله عنها قالت: قال رسول الله ﷺ: ((**من أحدَث في أمرِنا هذا ما ليس منه ؛ فهو ردٌّ**))

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے ہمارے اس معاملے (دین) میں کوئی چیز (بدعت) ایجاد کی جو اس میں سے نہیں ہے تو وہ مردود اور باطل ہے۔

[صحیح۔صحیح البخاری:2697، صحیح مسلم:1718، سنن أبی داؤد:4606]

27 وعن جابر رضي الله عنه قال: **كان رسولُ الله ﷺ إذا خطب احمرَّتْ عيناه ، وعلا صوتُه ، واشتد غضبُه ، كأنَّهُ منذرُ جيشٍ ، يقول: صَبَّحكم ومَسَّاكم ـ ويقول: ((بُعِثْتُ أنا والساعةُ كهاتين)). ويَقرنُ بين إصبَعَيْه السبابةِ والوُسطى ويقول: ((أمّا بعد، فان خيرَ الحديث كتابُ اللّه ، وخيرَ الهَدْي هَدْيُ محمدٍ ، وشرَّ الأمور محدثاتُها ، وكُلَّ بدعة ضلالة)). ثم يقول: ((أنا أولى بكل مؤمن من نفسه ، من ترك مالاً فلأهلِه ، ومن تَرَكَ دَيْنًا أو ضياعاً فإليَّ ، وعليَّ))**.

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب خطبہ ارشاد فرماتے تو آپ ﷺ کی آنکھیں سرخ ہو جاتیں اور آپ ﷺ کی آواز بلند ہو جاتی اور سخت غصہ میں آجاتے گویا کہ کسی دشمن سے ڈراتے ہوئے فرما رہے ہوں: وہ لشکر تم پر صبح کو حملہ کرنے والا ہے اور شام کو حملہ کرنے والا ہے، اور آپ ﷺ فرمایا کرتے کہ میں اور قیامت اس طرح بھیجے گئے ہیں جیسا کہ یہ دو انگلیاں شہادت اور درمیانی انگلی کو ملا کر فرماتے اور مزید فرماتے: حمد وصلاۃ کے بعد، بلاشبہ سب سے بہترین بات اللہ کی کتاب (قرآن) ہے اور سب سے بہترین طریقہ محمد ﷺ کا طریقہ ہے اور بدترین امور (بدعات) ہیں کہ جنہیں دین میں ایجاد کیا گیا اور ہر بدعت گمراہی ہے۔ پھر آپ ﷺ فرماتے میں ہر مسلمان کا اس کی ذات سے زیادہ مستحق (قریب) ہوں، وہ جو مال (ترکہ) چھوڑ جائے وہ اس کے وارثوں کا ہے اور جو شخص قرض یا اولاد (محتاج) چھوڑ کر جائے تو وہ میری طرف ہیں اور ان کی کفالت میرے ذمہ ہے۔ [صحیح۔صحیح مسلم:867، سنن ابن ماجہ:25]

28 وعن معاوية رضي الله عنه قال: قام فينا رسول الله ﷺ فقال: ((ألا إنَّ مَن كان قبلكم من أهلِ الكتابِ افترَقُوا على ثِنتَيْنِ وسبعين مِلَّة، وإنَّ هذه الأُمّة ستفترق على ثلاثٍ وسبعين ، ثِنْتَانِ وسبعون في النار، وواحدةٌ في الجنّة ، وهي الجماعةُ)) .وفي رواية: ((وإنه سيخرجُ في أُمتي أقوامٌ تَتَجارى بهم الأهواءُ ، كما يتجارى الكَلَب بصاحبه ، ولا يَبقى منه عِرق ولا مفصلٌ إلا دَخله)).

سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان (وعظ ونصیحت کے لیے) کھڑے ہوئے اور ارشاد فرمایا: خبردار تم سے پہلے اہل کتاب بہتر (۷۲) فرقوں میں تقسیم ہوئے اور یقیناً یہ امت (محمد) تہتر (۷۳) فرقوں میں تقسیم ہوجائے گی (جن میں سے) بہتر (۷۲) فرقے جہنم میں جائیں گے اور ایک جنت میں، اور وہ جماعت ہوگی (جو قرآن وحدیث پر صحابہ رضی اللہ عنہم کی طرح ثابت قدم رہے گی)۔ [صحيح ـ مسند أحمد: 102/4، سنن أبي داؤد:4597]

اور ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ میری امت میں ایسے لوگ ظاہر ہوں گے کہ جن میں نفسانی خواہشات اس طرح سرایت کریں گی جیسے کہ (پاگل) کتے کے کاٹنے سے (زہر) آدمی کی ایک ایک رگ اور ایک ایک جوڑ میں سرایت کرجاتی ہے۔ [حسن ـ سنن أبي داؤد:4597]

29 وعن أبي بَرْزَة رضي الله عنه عن النبي ﷺ قال: ((إنما أخشى عليكم شهواتِ الغَيِّ في بطونكم وفروجكم، ومُضِلَّاتِ الهوى)).

سیدنا ابو برزہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں تم پر تمہارے پیٹ اور شرم گاہ کی شہوت والی سرکشی اور ایسی خواہش نفس جو گمراہ کرنے والی ہے سے ڈرتا ہوں۔

[صحيح ـ مسند أحمد:423/4، مسند البزار:132]

30 وعن أنس رضي الله عنه عن رسول الله ﷺ قال: ((وأمّا المهلكاتُ ؛ فَشُحٌّ مطاعٌ ، وهوىً مُتَّبعٌ، وإعجابُ المرءِ بنفسِهِ)).

سیدنا انس رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: انسان کو ہلاک کرنے والی چیزیں یہ ہیں: ① ایسی بخیلی جس کی پیروی کی جائے ② ایسی خواہش جس کی پیروی کی جائے ③ انسان کا غرور اور تکبر کرنا۔

[حسن لغيره ـ مسند البزار:80، بيهقي في الشعب:745]

31 حدیث وعن أنسِ بن مالك رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ : ((إنّ الله حَجَبَ التوبةَ عن كلِّ صاحبِ بدعةٍ حتى يَدعَ بِدعَتَهُ)).

سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''بے شک اللہ تعالیٰ بدعتی آدمی کی توبہ کی قبولیت کے سامنے ایک آڑ کر دیتا ہے جب تک وہ بدعت نہیں چھوڑتا۔'' [صحیح۔ طبرانی:281،4214، بیهقی فی الشعب:9457]

32 حدیث وعن أنس رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: ((مَنْ رَغِبَ عن سنتي فليسَ مِني)).

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص میری سنت سے منہ موڑے وہ مجھ سے نہیں۔

[صحیح۔صحیح مسلم:1401]

33 حدیث وعن العِرباض بن سارية رضي الله عنه ؛ أنه سمع رسول الله ﷺ يقول: ((لقد تركتُكم على مِثْلِ البيضاء، ليلُها كنهارِها ، لا يَزيغُ عنها إلا هالكٌ)).

سیدنا عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا، آپ ﷺ فرما رہے تھے: تحقیق میں تمہیں ایک عمدہ، پاکیزہ اور روشن دین پر چھوڑے جا رہا ہوں جس کی رات بھی دن جیسی (روشن) ہے اس سے بے رغبتی وہی کر سکتا ہے جو تباہ و برباد اور ہلاک ہونے والا ہے۔

[صحیح ۔ابن ابی عاصم فی کتاب السنة:49,48]

3-اچھے کاموں میں پیش قدمی کرنے اور انہیں رواج دینے کی ترغیب برے کاموں میں پیش قدمی کرنے اور ان کو رواج دینے پر وعید

34 عن جَريرٍ رضي الله عنه قال: كنا في صدر النهار عند رسولِ الله ﷺ ، فجاءه قومٌ عُراةٌ مُجتابي النِّمار والعَباء ، مُتقلِّدي السيوفِ ، عامَّتُهم من مُضر، بل كلهم من مُضر، فَتَمَعَّر وجهُ رسولِ الله ﷺ لَمّا رأى ما بهم من الفاقة ، فدخل، ثم خرج، فأمر بلالاً فأذَّن وأقام ، فصلى، ثم خطب فقال: ﴿ يا أيها الناس اتَّقوا ربَّكُم الذي خلقكم من نفسٍ واحدةٍ ﴾ ، إلى آخر الآية …… ﴿ إن الله كان عليكم رقيباً ﴾ ، والآية التي في (الحشر) : ﴿ اتقوا الله ولْتَنْظُرْ نفسٌ ما قدمتْ لِغَدٍ ﴾ تَصَدَّق رجلٌ من دينارِه ، من درهمِه ، من ثوبِه ، من صاعِ بُرِّه ، من صاعِ تمرِه،۔ حتى قال: ولو بِشِقِّ تمرة. قال: فجاء رجلٌ من الأنصار بِصُرَّةٍ كادَتْ كَفُّه تَعجِزُ عنها ، بل قد عَجَزَتْ.۔ قال: ۔ثم تتابعَ الناسُ حتى رأيتُ كَومَيْنِ من طعامٍ وثيابٍ ، حتى رأيت وجهَ رسول الله ﷺ يَتهلَّلُ كانه مُذْهبةٌ ، فقال رسول الله ﷺ : ((من سنَّ في الإسلام سنةً حسنةً، فله أجرُها وأجرُ من عمل بها من بعده ، من غير أن يَنقصَ من أجورِهم شيء، ومن سنَّ في الإسلام سنةً سيئةً كان عليهِ وزرُها ووزرُ من عملَ بها من غير أن ينقصَ من أوزارهم شيء)).

سیدنا جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن ہم صبح کے وقت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے، آپ ﷺ کے پاس کچھ لوگ آئے کہ جن کے بدن تقریباً برہنہ تھے جو دھاری داراون کے کپڑے گردنوں میں ڈالے ہوئے تھے، اور تلواروں کو کندھوں پر لٹکائے ہوئے تھے، ان کی اکثریت یا وہ تمام قبیلہ مضر کے ساتھ تعلق رکھتے تھے، جب رسول اللہ ﷺ نے ان کی فاقہ زدہ حالتِ زار کو دیکھا تو آپ ﷺ کے چہرہ انور کا رنگ بدل گیا، آپ ﷺ (کسی غرض سے) گھر میں داخل ہوئے اور (چند لمحوں بعد) باہر تشریف لے آئے، پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو اذان اور پھر اقامت کا حکم فرما کر نماز پڑھائی، پھر (وعظ نصیحت کے لیے) خطبہ ارشاد فرمایا اور یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی ﴿یایها الناس اتقوا ربکم الذی خلقکم من نفس واحدۃ ﴾الی آخرہ۔ (اے لوگو! اپنے رب سے ڈرتے رہو جس نے تمھیں ایک جان سے پیدا فرمایا اور اسی (ابوالبشر آدم علیہ السلام) سے اس کا جوڑا (بیوی کو) بنایا اور ان دونوں سے مرد اور عورتیں پھیلائیں، اور

اللہ تعالیٰ سے ڈرو کہ جس کے نام پر تم (بوقت ضرورت) ایک دوسرے سے سوال کرتے ہو، اور رشتہ داری میں (قطع رحمی سے بھی) اجتناب کرو بلاشبہ اللہ تعالیٰ تمہارا نگہبان ہے۔[النسآء ۔ ۱]

اور پھر سورۃ الحشر کی یہ آیت تلاوت فرمائی ﴿یایھا الذین اٰمنوا اتقوا اللّٰہ ولتنظر نفسٌ ما قدمت لِغَدٍ﴾ ''اے ایمان والو! اللہ سے ڈرتے رہو اور ہر شخص غور وفکر کرے کہ اس نے کل قیامت کے لیے کیا بھیجا ہے (اے ایمان والو!) اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو۔ یقیناً اللہ تعالیٰ تمارے تمام اعمال سے پوری طرح باخبر ہے۔ [الحشر ۔ ۱۸]

(یہ سن کر لوگوں میں ان پر صدقہ کرنے کی ترغیب ہوئی تو راوی کا بیان ہے: کہ) ہر شخص نے (اپنی استطاعت کے مطابق) دینار، درہم، کپڑے، گندم اور کھجوروں کے صاع (اڑھائی کلو) کا صدقہ کیا۔

یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (صدقہ کرو) خواہ کھجور کا ایک ٹکڑا ہی کیوں نہ ہو۔ اسی دوران ایک انصاری رضی اللہ عنہ ایک بھاری بھرکم تھیلا لے کر آیا کہ جو اس نے بڑی مشکل سے اُٹھا رکھا تھا، اس کے بعد لوگ خوب صدقات لائے یہاں تک کہ غلے اور کپڑے کے دو ڈھیر میں نے خود (اپنی آنکھوں سے) دیکھے، اور میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ کا چہرہ خوشی سے سونے کی طرح چمک اُٹھا، اور رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے اسلام کے اچھے کاموں میں سے کسی کام کو رواج دیا (سب سے پہلے پیش قدمی کی) تو اسے اپنے عمل سمیت ان تمام لوگوں کے اعمال کا بھی ثواب ملے گا جو اس کے بعد اس پر عمل پیرا ہوں گے، اور ان میں سے کسی کے بھی اجر میں کمی واقع نہ ہوگی اور جس نے کسی برے کام میں پہل کی تو اسے اپنے برے عمل کے گناہ سمیت ان تمام لوگوں کے اس برے عمل کا بھی گناہ ملے گا کہ جو اس برے عمل میں مبتلا ہوئے اور ان لوگوں میں سے کسی کے گناہوں میں کوئی کمی واقع نہ ہوگی۔

[صحیح ۔ صحیح مسلم:1017، سنن النسائی:2554، سنن ابن ماجہ:203، جامع الترمذی:2675]

35 وعن حذيفةَ رضي الله عنه قال : **سأل رجلٌ على عهدِ رسولِ اللّٰه ﷺ ، فأمسکَ القومُ ، ثم إنّ رجلاً أعطاه ؛ فأعطى القومُ ، فقال رسولُ اللّٰه ﷺ : ((من سَنَّ خيراً فاستُنَّ به ، كان له أجرُهُ ، ومثلُ أجور من تَبِعَهُ ، غير مُنْتَقَصٍ من أجورهم شيئاً ، ومن سَنَّ شراً فاستُنَّ به ، كان عليه وزرُه ، ومثلُ أوزار من تبعه ، غير مُنتقصٍ من أوزارهم شيئاً)).**

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عہد رسالت میں ایک شخص نے لوگوں سے سوال کیا (مانگا) لیکن کسی نے اُسے کچھ نہ

دیا، پھر ایک شخص نے اسے کچھ عطیہ دیا تو (اس کو دیکھ کر دوسروں کو بھی ترغیب ہوئی) چنانچہ دوسرے لوگوں نے بھی اُسے عطیات دیئے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے کسی خیر اور بھلائی کے کام میں پہل کی اور اسے دیکھ کر دوسروں نے بھی اس بھلائی کے کام میں پیش قدمی کی تو اسے اپنے عمل کے اجر سمیت ان تمام لوگوں کے اعمال کا اجر بھی ملے گا کہ جنھوں نے اس کی اتباع کرتے ہوئے اس کارِ خیر میں حصہ لیا۔ اور جس نے کسی برے کام کی ابتداء کی اور اسے دیکھ کر دوسرے لوگ بھی اس برائی میں مبتلا ہوئے تو اس پر اپنے گناہ سمیت دوسروں کے گناہوں کا بھی بوجھ پڑے گا اور ان کے بوجھ میں کوئی کمی واقع نہ ہوگی۔ [حسن،صحيح ـ مسند أحمد 387/5، مستدرك حاكم:516/2]

36 وعن ابن مسعود رضي الله عنه ، أن النبي ﷺ قال: ((**ليس من نفسٍ تُقتَلُ ظلماً إلا كان على ابنِ آدمَ الأولِ كفِلٌ من دمِها لأنّه أولُ من سَنَّ القتلَ**)).

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: از روئے ظلم جس جان کو بھی قتل کیا گیا تو آدم علیہ السلام کے پہلے (قاتل بیٹے قابیل) پر اس قتل سے ایک حصہ خون ہوتا ہے اس لیے کہ وہ ہی پہلا شخص ہے کہ جس نے (اپنے بھائی ہابیل کو قتل کر کے) قتل کا طریقہ ایجاد (شروع) کیا تھا۔

[صحيح ـ صحيح البخاری:6867، صحيح مسلم:1677، جامع الترمذی:2673]

37 عن سهل بن سعد رضي الله عنهما ؛ أن النبي ﷺ قال: ((**إن هذا الخيرَ خزائنُ ، ولتلك الخزائن مفاتيحُ ، فطوبى لعبدٍ جَعَلَهُ الله عزَّوجلَّ مفتاحاً للخيرِ ، مغلاقاً للشرِّ، وويلٌ لعبدٍ جَعَلَهُ الله مفتاحاً للشرِّ، مغلاقاً للخير**)).

سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: نیکی کے کچھ خزانے ہیں اور ان خزانوں کی چابیاں بھی ہیں، مبارک ہو اس بندے کو جسے اللہ تعالیٰ نے نیکی کی چابی اور برائی کا تالا بنا دیا (یعنی گناہ کی راہیں بند کرنے والا) اور تباہی ہے اس بندے کے لیے جسے اللہ نے برائی کی چابی اور نیکی کا تالا بنا دیا۔ [حسن لغیرہ۔ سنن ابن ماجہ:237]

علم اور علماء کا مقام

اللہ تعالیٰ کی اپنے بندوں پر بے شمار اور ان گنت نعمتیں و احسانات ہیں کہ جن کا شکر بجالانا تو درکنار ہم تو انہیں شمار بھی نہیں کرسکتے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

((وَ اِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ))

''اور اگر تم اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو شمار کرنا چاہو تو شمار نہیں کرسکو گے یقیناً اللہ تعالیٰ بخشنے والا اور نہایت مہربان ہے۔''[النحل: 18]

اللہ تعالیٰ کے احسانات میں سے ایک بہت بڑا احسان اور فضل و کرم حصولِ علم ہے۔علم ہی کی بدولت انسان دنیا و آخرت میں کامیاب و کامران ہوتا ہے۔ ہر انسان کی تمنا و خواہش ہے کہ اس کا مقام و مرتبہ دنیا و آخرت میں بلند ہوجائے اس خواہش کی تکمیل میں علم ایک کلیدی کردار ادا کرتا ہے۔اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

((یَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ ۙ وَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ ۭ))

''اللہ تعالیٰ تم میں سے اہل ایمان اور صاحبِ علم لوگوں کے درجات کو بلند فرماتا ہے۔''[المجادلہ:11]

علم دین کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے بھی بخوبی لگایا جاسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے آخری رسول جناب محمد رسول اللہ ﷺ کو حکماً ارشاد فرمایا:

((وَقُلْ رَّبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا))

''اور (اے نبی ﷺ!) دعا کیجئے۔اے میرے پروردگار! میرے علم میں اضافہ فرما۔''[طٰهٰ:114]

انسان جس قدر علم حاصل کرتا ہے اسی قدر وہ اپنے رب کی معرفت اور تقویٰ حاصل کرتا ہے۔اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

((اِنَّمَا یَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا ۭ))

''اللہ کے بندوں میں درحقیقت اہل علم ہی اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہیں۔'' [فاطر:28]

دنیا میں جتنے بھی نامور ہوئے وہ اللہ کی توفیق سے اپنے علم اور عمل ہی کی بدولت اپنے ہم عصروں پر سبقت لے گئے۔

سب سے افضل کون؟

لوگوں میں سے سب سے افضل مقام مرتبہ کے لحاظ سے وہ شخص ہے کہ جسے اللہ تعالیٰ نے دنیا کی مال ودولت کے ساتھ ساتھ علم کا نور عطا فرمایا۔ اسی سے جہالت کی کھٹا ٹوپ گمراہیاں دور ہوئیں، انسان نے حقوق اللہ اور حقوق العباد کو پہچانا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سیدنا ابو کبشہ انماری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ((ثلاثٌ أُقسِمُ عليهن، وأُحدِّثكم حديثًا فاحْفظوه ، - قال: ما نقص مالُ عبدٍ من صدقةٍ ، ولا ظُلم عبدٌ مَظلمةً صبرَ عليها إلا زادَه اللّٰه عِزّاً ، ولا فَتحَ عبدٌ بابَ مسألةٍ إلا فَتحَ اللّٰهُ عليه بابَ فقرٍ ، أو كلمةً نحوها. وأُحدِّثكم حديثًا فاحْفظوه: إنَّما الدنيا لأربعةِ نفرٍ : عبدٌ رَزقه اللّٰه مالاً وعلماً فَهُوَ يَتَّقي فيه ربَّه ، ويَصِلُ فيه رَحِمَه ، ويَعلمُ للّٰه فيه حقًا ، فهذا بأفضلِ المنازلِ ، وعبدٌ رَزَقَهُ اللّٰه علماً ، ولم يَرْزُقْهُ مالاً ، فهو صادقُ النيةِ ، يقول: لو أنَّ لي مالاً لَعَمِلْتُ بعملِ فلانٍ ، فهو بِنيَّتِه ، فأجرُهما سواءٌ ، وعبدٌ رزقه اللّٰه مالاً ، ولم يَرْزُقْهُ عِلماً يَخبِطُ في مالِه بغير علمٍ ، ولا يَتَّقي فيه رَبَّه ، ولا يصل فيه رَحِمَه ، ولا يعلَمُ للّٰه فيه حقاً ، فهذا بأخبثِ المنازلِ ، وعبدٌ لم يَرزُقْهُ اللّٰه مالاً ولا علماً فهو يقول: لو أنَّ لي مالاً لعملت فيه بعمل فلانٍ ، فهو بنيَّتِه ، فوزرُهما سواءٌ)). تین چیزوں پر میں قسم اٹھاتا ہوں اور ایک اہم حدیث (بات) تمہیں بتاؤں گا اسے خوب اچھی طرح سے یاد کر لینا۔ ① صدقہ کرنے سے بندے کا مال کم نہیں ہوتا ② جس شخص سے ظلم وزیادتی کی گئی اور اس نے اس پر صبر کیا تو اللہ عزوجل (اس صبر کے سبب) اس کی عزت بڑھا دیتے ہیں ③ جس شخص

نے (بغیر ضرورت کے) لوگوں کے سامنے مانگنے کا دروازہ کھولا تو اللہ اس پر فقر (تنگدستی) کا دروازہ کھول دیتے ہیں۔ اوراب میں تمہیں ایک (اور) حدیث (بات) بتلاتا ہوں اسے بھی خوب اچھی طرح یاد کرلو۔ دنیا چار قسم کے لوگوں پر مشتمل ہے ① وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے مال اور علم کے ساتھ نوازا اور وہ (اپنے علم کے سبب) اپنے مال میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے (اللہ کی مرضی کے خلاف خرچ نہیں کرتا بلکہ) اس کے ساتھ صلہ رحمی کرتا ہے اور خوب اچھی طرح جانتا ہے کہ اس میں عطا کرنے والے اللہ کا بھی حق ہے (زکوٰۃ وغیرہ) یہ شخص لوگوں میں سے سب سے بہترین مقام و مرتبہ والا ہے۔ ② وہ شخص جسے اللہ نے علم کے ساتھ تو نوازا لیکن مال نہیں دیا لیکن وہ نیت کا سچا ہے اور آرزو کرتا ہے کہ اگر میرے پاس بھی مال ہوتا تو میں بھی فلاں کی طرح اسے نیک کاموں میں خرچ کرتا تو اللہ تعالیٰ اس کو بھی اس کی نیت کی وجہ سے وہی ثواب عطا کریں گے جو پہلے کا ہے اور یہ دونوں ثواب میں برابر ہو جاتے ہیں ③ وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے مال تو دیا مگر اسے علم نہ دیا وہ اپنے مال کو بے جا صرف کرتا ہے نہ تو اس میں اللہ کا خوف کرتا ہے، نہ اس (مال) سے صلہ رحمی کرتا ہے اور نہ ہی اس سے اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرتا ہے یہ شخص سب سے بدترین ہے ④ وہ شخص کہ جسے اللہ تعالیٰ نے نہ تو مال دیا اور نہ ہی علم لیکن وہ تمنا کرتا ہے کہ اگر میرے پاس مال ہوتا تو میں بھی اس (نافرمان) کی طرح اپنا مال بے جا صرف کرتا اسے اس کی بری نیت کا گناہ ہوگا اور وبال میں یہ دونوں (3 اور 4) برابر ہو جائیں گے۔ [صحيح لغيره۔ مسند أحمد:231/4، جامع الترمذی:2325]

علم انبیاء ورسل علیہم السلام پر اللہ تعالیٰ کا احسان عظیم:

علم کی فضیلت اس بات سے بھی ظاہر ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے انبیاء و رسل علیہم السلام پر علم کا خصوصی فضل و کرم فرما کر اسے بطور احسان قرآن مجید میں ذکر فرمایا:

رسول اللہ ﷺ کو مخاطب کر کے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

((وَ لَوْ لَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ وَ رَحْمَتُهٗ لَهَمَّتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْهُمْ اَنْ يُّضِلُّوْكَ ؕ وَ مَا يُضِلُّوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَ مَا يَضُرُّوْنَكَ مِنْ شَیْءٍ ؕ وَ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ وَ عَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ ؕ وَ كَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا ۝))

''اگر اللہ تعالیٰ کا فضل ورحم تجھ پر نہ ہوتا تو ان کی ایک جماعت نے تو تجھے بہکانے کا قصد کر ہی لیا تھا، مگر دراصل یہ اپنے آپ کو ہی گمراہ کرتے ہیں، یہ تیرا کچھ نہیں بگاڑ سکتے، اللہ تعالیٰ نے تجھ پر کتاب و حکمت اتاری ہے اور تجھے وہ سکھایا ہے جسے تو نہیں جانتا تھا اور اللہ تعالیٰ کا تجھ پر بہت بڑا فضل ہے۔''

[النساء: 113]

سیدنا یوسف علیہ السلام پر اس نعمت کا ان الفاظ میں ذکر فرمایا:

((وَ لَمَّا بَلَغَ اَشُدَّهٗۤ اٰتَیْنٰهُ حُكْمًا وَّ عِلْمًا ؕ وَ كَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ۝))

''اور جب (یوسف) پختگی کی عمر کو پہنچ گئے ہم نے اُسے قوت فیصلہ اور علم دیا، ہم نیک کاروں کو اسی طرح بدلہ دیتے ہیں۔'' [یوسف: 22]

سیدنا عیسیٰ علیہ السلام پر اپنی نعمت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

((اِذْ قَالَ اللّٰهُ یٰعِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ اذْكُرْ نِعْمَتِیْ عَلَیْكَ وَ عَلٰی وَ الِدَتِكَ ۘ اِذْ اَیَّدْتُّكَ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ۫ تُكَلِّمُ النَّاسَ فِی الْمَهْدِ وَ كَهْلًا ۚ وَ اِذْ عَلَّمْتُكَ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ وَ التَّوْرٰىةَ وَ الْاِنْجِیْلَ ۚ وَ اِذْ تَخْلُقُ مِنَ الطِّیْنِ كَهَیْـَٔةِ الطَّیْرِ بِاِذْنِیْ فَتَنْفُخُ فِیْهَا فَتَكُوْنُ طَیْرًۢا بِاِذْنِیْ وَ تُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَ الْاَبْرَصَ بِاِذْنِیْ ۚ وَ اِذْ تُخْرِجُ الْمَوْتٰی بِاِذْنِیْ ۚ وَ اِذْ كَفَفْتُ بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ عَنْكَ اِذْ جِئْتَهُمْ بِالْبَیِّنٰتِ فَقَالَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِیْنٌ۝))

''جب کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا کہ اے عیسیٰ بن مریم! میرا انعام یاد کرو جو تم پر اور تمہاری والدہ پر ہوا ہے، جب میں نے تم کو روح القدس سے تائید دی۔ تم لوگوں سے کلام کرتے تھے گود میں بھی اور بڑی عمر میں بھی اور جب کہ میں نے تم کو کتاب اور حکمت کی باتیں اور تورات اور انجیل کی تعلیم دی اور جب کہ تم میرے حکم سے گارے سے ایک شکل بناتے تھے جیسے پرندہ کی شکل ہوتی ہے پھر تم اس کے اندر پھونک مار دیتے تھے جس سے وہ پرندہ بن جاتا تھا میرے حکم سے اور تم اچھا کر دیتے تھے مادرزاد اندھے کو اور کوڑھی کو میرے حکم سے اور جب کہ تم مردوں کو نکال کر کھڑا کر لیتے تھے میرے حکم سے اور جب کہ میں نے بنی اسرائیل کو تم سے باز رکھا جب تم ان کے پاس دلیلیں لے کر آئے تھے پھر ان میں

جو کافر تھے انہوں نے کہا تھا کہ بجز کھلے جادو کے یہ اور کچھ بھی نہیں۔'' [المائدہ: 110]

رسول اللہ ﷺ نے نا صرف خود حصول علم کی اللہ سے التجائیں بلکہ اپنی امت کو بھی اس کی ترغیب دی:

''سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ((من سلک طريقاً يلتمِسُ فيه علماً سهّلَ اللّٰه له طريقاً إلى الجنّةِ ، وإن الملائكةَ لتضَعُ أجنحتها لِطالبِ العلم رِضاً بما يصنع، وإن العالِمَ لَيَسْتَغْفِرُ له من في السمواتِ ومَن في الأرضِ ، حتى الحيتانُ في الماء ، وفضلُ العالم على العابدِ كفضل القمرِ على سائر الكواكب، وإنّ العلماء ورثة الأنبياء، إنّ الأنبياء لم يُورِّثُوا ديناراً ولا درهماً ، إنما ورّثُوا العلمَ ، فمن أخذه أخذ بحظٍ وافرٍ)). جو شخص کسی راہ میں حصول علم کے لیے چلا تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کی راہ کو آسان کر دیتا ہے اور بلاشبہ فرشتے طالب علم کے لیے اپنے پروں کو بچھاتے ہیں اس کے حصولِ علم سے راضی ہوتے ہوئے، زمین آسمان میں بسنے والے یہاں تک کہ مچھلیاں پانی میں بھی صاحب علم کے لیے دعائے مغفرت کرتی ہیں۔ بلاشبہ عالم کی عابد پر فضیلت اسی طرح ہے جیسا کہ چودھویں رات کے چاند کی فضیلت تمام ستاروں پر ہے۔ بلاشبہ علماء ہی انبیاء علیہم السلام کے وارث ہیں، انبیاء علیہم السلام نے ورثے میں کوئی درہم و دینار نہیں چھوڑے انہوں نے تو علم کی وراثت چھوڑی ہے، اور جس نے اس (وراثت) کو حاصل کر لیا اس نے (خیر کا) بہت بڑا حصہ پالیا۔'' [حسن لغیرہ۔ سنن أبی داؤد:3641,3642، جامع الترمذی:2682، سنن ابن ماجہ:223، صحیح ابن حبان:88، بیہقی فی الشعب:1696,1697]

علم کی فضیلت عبادت کی فضیلت سے بہتر:

عن أبي أمامة الباهلي قال : ذُكِرَ لرسولِ اللّٰه ﷺ رجلانِ : أحدُهما عابدٌ ، والآخر عالمٌ، فقال عليه أفضل الصلاة والسلام : ((فضلُ العالمِ على العابدِ ، كفضلي على أدناكم)). ثم قال رسول اللّٰه ﷺ : ((إنّ اللّٰه وملائكتَه وأهلَ السمواتِ والأرض. حتى النملةَ في جُحرها، وحتى الحوتَ. لَيصلُّون على مُعلمي الناسِ الخيرَ)).

’’سیدنا ابوامامۃ باھلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دو آدمیوں کا ذکر کیا گیا: ان میں سے ایک عبادت گزار جب کہ دوسرا عالم ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہی ہے جیسے کہ میری فضیلت تم میں سے کسی ادنیٰ شخص پر ہے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگوں کو خیر کی تعلیم دینے والے پر اللہ تعالیٰ اپنی رحمت بھیجتا ہے اور زمین و آسمان کی ساری مخلوق یہاں تک کہ چیونٹیاں اپنی بلوں میں اور مچھلیاں پانی میں اس شخص کے لیے دعائے خیر کرتی ہیں۔‘‘ [حسن لغیرہ۔ جامع الترمذی:2685]

حصولِ علم اور اس کی نشر و اشاعت:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ((**إنَّ مما يلحقُ المُؤمِنَ من عملِهِ وحسناتِهِ بعد موتِهِ علماً علّمه ونَشَرَه ، وولداً صالحًا تركه، أو مُصحفاً ورَّثه ، أو مسجداً بناه ، أو بيتاً لابن السبيل بناه، أو نهراً أجراه ، أو صدقةً أخرجها من مالِهِ في صحتِه وحياتِه ، تَلحقُه من بعد موتِه**)). مؤمن کو مرنے کے بعد جن اعمال کا ثواب ملتا رہتا ہے وہ یہ ہیں۔ ① وہ علم جو کسی کو سکھایا اور اشاعت کی ② نیک اولاد جس کو (دعائے مغفرت کے لیے) چھوڑ گیا ③ قرآن مجید جو میراث میں چھوڑ گیا ④ مسجد بنا گیا ⑤ مسافر خانہ بنا گیا ⑥ نہر جاری کروا گیا ⑦ وہ صدقہ جس کو اپنی زندگی کی حالتِ تندرستی میں کر گیا، ان کا ثواب مؤمن کو مرنے کے بعد بھی ملتا رہتا ہے۔ [حسن۔ سنن ابن ماجه:242، بیهقی فی الشعب:3448، صحیح ابن خزیمة:2490]

علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے:

رُوي عن أنسِ بن مالك رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : ((**طلب العلمِ فريضةٌ على كل مسلمٍ**)).

’’سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: علم حاصل کرنا ہر

مسلمان پر فرض ہے۔" [صحیح۔ سنن ابن ماجہ:224]

طلباء کا اللہ کے ہاں مقام:

"سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ((**من خرج في طلب العلم، فهو في سبيل الله حتى يرجع**))۔ جو شخص علمِ (دین) حاصل کرنے کے لیے نکلے تو وہ اللہ کے راستہ میں ہے جب تک کہ واپس نہ آ جائے۔" [حسن لغیرہ۔ جامع الترمذی:2647]

اہلِ علم کی قدر و منزلت:

"سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم شہداء اُحد کو ایک قبر میں دو دو کر کے دفن فرما رہے تھے اور دفن کرتے وقت پوچھ رہے تھے کہ ان میں قرآن کس کو زیادہ یاد ہے جس کی طرف اشارہ کیا جاتا کہ اُسے قرآن زیادہ یاد ہے تو اس کو پہلے دفن کرنے کے لیے قبر میں رکھتے تھے۔"

[صحیح۔ صحیح البخاری:1347]

علم پر عمل نہ کرنے کی وعید:

عن أسامة بن زيدٍ رضي الله عنه ؛ أنه سمع رسول الله ﷺ يقول : ((**يُجاء بالرجلِ يومَ القيامة ، فيُلْقى في النارِ ، فَتَنْدلِقُ أقتابُه ، فيدُورُ بها كما يدورُ الحِمارُ برحاه، فتَجْتَمِعُ أهلُ النار عليه ، فيقولون : يا فلانُ ! ما شأنُك؟ ألستَ كنتَ تأمرُ بالمعروف ، وتَنْهى عن المنكرِ ؟ فيقول : كنتُ آمرُكم بالمعروف ولا آتيه، وأنهاكم عن الشرِّ وآتيه**)).

سیدنا اسامہؓ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: قیامت کے دن ایک شخص کو لا کر جہنم میں پھینک دیا جائے گا اس کی انتڑیاں باہر نکل آئیں گی وہ ان کے گرد چکی کے گدھے کی طرح گھومے (چکر لگائے) گا جہنمی اس کے گرد جمع ہو کر (حیرت سے) پوچھیں گے تجھے کیا ہوا؟ تو تو ہمیں اچھی باتوں کا حکم دیتا اور بری باتوں سے روکتا تھا؟ وہ جواب دے گا کہ میں تمہیں تو نیکی کا حکم کرتا لیکن خود نیکیوں سے دور تھا اور تمھیں تو برائی سے روکتا تھا لیکن خود

برائیاں کیا کرتا تھا۔ [صحیح۔ صحیح البخاری:3267، صحیح مسلم:2989، ابن ابی الدنیا:512-575، صحیح ابن حبان:53، بیھقی فی الشعب:773]

سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ((مررتُ لیلةَ أُسريَ بي بأقوام تُقرَضُ شفاهُهم بمقاريضَ من نارٍ، قلتُ : من هؤلاء يا جبريلُ ؟ قال: خطباءُ أمتِکَ الذين يقولون مالا يَفعلون)). ''معراج کی رات میں ایک ایسی قوم کے پاس سے گزرا جن کے ہونٹ آگ کی قینچی کے ساتھ کاٹے جارہے تھے تو میں نے جبرائیل علیہ السلام سے پوچھا یہ کون لوگ ہیں؟ تو جبرائیل علیہ السلام کہنے لگے یہ آپ کی امت کے وہ خطباء ہیں جن کے قول وفعل میں تضاد تھا (دوسروں کو نصیحت کرتے تھے اور خود اس پر عمل نہیں کرتے تھے)۔

[صحیح۔ صحیح البخاری:3267]

صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم علم اور فکر آخرت:

سیدنا لقمان یعنی ابن عامر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: إنّما أخشى من ربي يومَ القيامة أنْ يدعوَني على رؤوس الخلائقِ فيقولَ لي : يا عُويمرُ ! فأقولَ : لبيکَ ربِّ . فيقول: ما عملتَ فيما علمتَ. میں اس بات سے انتہائی خوف زدہ ہوتا ہوں کہ کہیں مجھے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تمام مخلوقات کے سامنے بلا کر کہیں یہ نہ پوچھ لے: اے عویمر! تو میں عرض کروں اے میرے پروردگار! میں حاضر ہوں۔ تو اللہ تعالیٰ فرمائے (اے ابودرداء! آج) بتا کہ جو علم تو نے حاصل کیا اس پر کتنا عمل کیا؟

[موقوف، صحیح لغیرہ۔ بیھقی فی الشعب:1852]

علم کی اسی فضیلت اور قدر ومنزلت کی بدولت علماء نے اس کے حصول کے لئے انتھک اور محنت شاقہ کی، طویل سفر کیے اور دنیا کی ہر چیز سے بڑھ کر حصول علم کو ترجیح دی اور اپنے لیے ایسا توشۂ آخرت تیار کر گئے کہ جس کا ثمر انہیں روز قیامت تک ملتا رہے گا اور روزِ قیامت یہ لوگ بلند مقام ومرتبہ پر فائز ہوں گے۔ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنَا مِنْھُمْ. آمین

3

علم کا بیان

1- علم سیکھنے سکھانے اور حاصل کرنے کی ترغیب اور علماء وطلباء کے فضائل

38 عن معاوية رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : ((من يُرِد الله به خيراً يفقِّهْهُ في الدين)).
سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس بندے کے ساتھ اللہ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے اسے دین کی سمجھ بوجھ عطا فرما دیتا ہے۔ [صحیح۔ صحیح البخاری:71، صحیح مسلم:1037، سنن ابن ماجہ:221]

39 (عن معاوية رضى الله عنه قال:) سمعت رسول الله ﷺ يقول : ((يا أيها الناسُ ! إنما العلم بالتعلّمِ، والفقهُ بالتفقه، ومن يُرِدِ الله به خيرًا يفقهه في الدين، و ﴿ إنما يخشى اللهَ من عبادِهِ العلماءُ ﴾)).
سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا اے لوگو! علم سیکھنے سے ہی آتا ہے اور فقہ غور وفکر کرنے سے حاصل ہوتی ہے، جس بندے کے ساتھ اللہ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے اسے دین کی سمجھ بوجھ عطا فرما دیتا ہے۔ اللہ کے بندوں میں سے درحقیقت اللہ سے اہل علم ہی ڈرتے ہیں۔ [حسن لغیرہ۔ طبرانی فی الکبیر:929،395]

40 عن أبي هريرة رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : ((من نفّس عن مؤمنٍ كُربةً من كُربِ الدنيا نفَّس الله عنه كُربةً من كُرَبِ يومِ القيامةِ ، ومن ستر مسلماً سَتَره الله في الدنيا والآخرةِ ، ومن يسّر على مُعسرٍ يسّر الله عليه في الدنيا والآخرة ، والله في عونِ العبدِ ماكان العبدُ في عونِ أخيه ، ومن سَلَك طريقاً يلتمس فيه علماً سهل الله له به طريقاً إلى الجنةِ ، وما اجتمع قومٌ في بيتٍ من بيوت الله ،

يتلُونَ كتابَ اللّٰه ويتدا رسونُه بينهم إلا حفتهم الملائكةُ ، ونزلت عليهم السّكينةُ ، وغشيتُهم الرحمةُ ، وذكرَهُم اللّٰه فيمَن عنده ، ومن بطأ به عملُهُ ، لم يُسرِعُ به نَسبُه ››.

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جوشخص کسی مومن سے دنیا کی سختی (دکھ وغیرہ) دور کرے تو اللہ تعالیٰ قیامت کی سختیوں میں سے ایک سختی اس سے دور کرے گا، اور جس نے کسی مسلمان کے عیوب پر پردہ داری کی تو اللہ عزوجل دنیا و آخرت میں اس کے عیوب پر پردہ پوشی کرے گا، اور جس نے کسی مشکل میں مبتلا شخص کے لیے آسانی کی (یعنی قرض کی واپسی پر سختی نہ کی) تو اللہ اس پر دنیا و آخرت میں آسانی کرے گا، اللہ تعالیٰ (اپنے) بندے کی مدد میں اس وقت تک رہتا ہے جب تک بندہ اپنے (مسلمان) بھائی کی مدد میں رہے، اور جو شخص حصول علم کی راہ پر روانہ ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کا راستہ آسان کر دیتا ہے، اور جب لوگ اللہ کے گھروں (مسجدوں) میں سے کسی گھر میں جمع ہو کر قرآن کو پڑھیں اور (دوسروں کو) پڑھائیں تو فرشتے انہیں ڈھانپ لیتے ہیں اور (اللہ کی طرف سے) ان پر سکون و راحت کا نزول ہوتا ہے اور رحمت الٰہی انہیں ڈھانپ لیتی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ ان (خوش نصیبوں) کا ذکر فرشتوں میں فرماتا ہے، (خوب سن لو کہ) جس شخص کو اس کے عمل نے پیچھے کر دیا تو اس کا نسب (خاندان) اُسے آگے نہ کر سکے گا۔ [صحيح۔ صحيح مسلم: 2699، سنن أبي داؤد: 4946، جامع الترمذي: 1930، سنن ابن ماجه: 225، صحيح ابن حبان: 534، مستدرك حاكم: 383/4]

41 حدیث عن أبي الدرداء رضي الله عنه قال : سمعتُ رسول اللّٰه ﷺ يقول : **((من سلك طريقاً يلتمِسُ فيه علماً سهّلَ اللّٰه له طريقاً إلى الجنّةِ ، وإن الملائكةَ لتضَعُ أجنحتها لِطالبِ العلم رِضاً بما يصنع، وإن العالِمَ لَيَسْتَغْفِرُ له من في السمواتِ ومَن في الأرضِ ، حتى الحيتانُ في الماء ، وفضلُ العالم على العابدِ كفضل القمرِ على سائر الكواكب، وإنّ العلماء ورثة الأنبياء، إنّ الأنبياء لم يُورِّثُوا ديناراً ولا درهماً ، إنما ورّثُوا العلمَ ، فمن أخذه أخذ بحظٍ وافرٍ ››.**

سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو شخص کسی راہ میں حصول علم کے لیے چلا تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کی راہ کو آسان کر دیتا ہے اور بلاشبہ فرشتے طالب علم کے لیے اپنے پروں کو بچھاتے ہیں اس کے حصولِ علم سے راضی ہوتے ہوئے، زمین آسمان میں بسنے والے یہاں تک کہ مچھلیاں پانی میں بھی

صاحب علم کے لیے دعائے مغفرت کرتی ہیں۔ بلاشبہ عالم کی عابد پر فضیلت اسی طرح ہے جیسا کہ چودھویں رات کے چاند کی فضیلت تمام ستاروں پر ہے۔ بلاشبہ علماء ہی انبیاء علیہم السلام کے وارث ہیں، انبیاء علیہم السلام نے ورثے میں کوئی درہم و دینار نہیں چھوڑے انہوں نے تو علم کی وراثت چھوڑی ہے، اور جس نے اس (وراثت) کو حاصل کرلیا اس نے (خیر کا) بہت بڑا حصہ پالیا۔ [حسن لغیرہ۔ سنن أبی داؤد:3641,3642، جامع الترمذی:2682، سنن ابن ماجہ:223، صحیح ابن حبان:88، بیهقی فی الشعب:1696,1697]

حدیث 42 عن صفوان بن عسالٍ المرادي رضي الله عنه قال: **أتيت النبي ﷺ وهو في المسجد مُتكئٌ على بُردٍ له أحمرَ ، فقلتُ له : يا رسولَ الله ! إني جئتُ أطلبُ العلمَ . فقال: ‹‹ مرحباً بطالبِ العلمِ ، إنَّ طالبَ العلمِ تَحُفُّه الملائكةُ (وتظله) بأجنحتِها ، ثم يركبُ بعضُهم بعضاً حتى يبلغوا السماء الدنيا من محبتهم لما يطلُبُ ››.**

صفوان بن عسال المرادی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا آپ ﷺ اپنی سرخ چادر کے ساتھ ٹیک لگائے ہوئے مسجد میں تشریف فرما تھے میں نے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! میں آپ ﷺ کی خدمت میں حصولِ علم کے لیے حاضر ہوا ہوں، تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: علم حاصل کرنے والے کو خوش آمدید علم حاصل کرنے والے کو فرشتے اپنے پروں سے ڈھانپ لیتے ہیں پھر ایک دوسرے کے اوپر تلے ہو کر آسمان تک پہنچ جاتے ہیں کیونکہ فرشتوں کو وہ چیز بڑی محبوب ہے جو یہ حاصل کرنے جا رہا ہے (یعنی علم)۔

[حسن۔ مسند أحمد 239/4، صحیح ابن حبان:1322، مستدرك حاكم:100/1، سنن ابن ماجه:226]

حدیث 43 عن أنس رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : **‹‹ سبعٌ يَجْري للعبد أجرُهن وهو في قبره بعد موته: من عَلَّم عِلْماً ، أو كَرى نهراً ، أوْ حَفَرَ بِئرا، أو غرس نخلاً ، أو بنى مسجداً ، أو ورّث مصحفاً ، أو ترك ولداً يستغفر له بعد موته ››.**

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: انسان کے لیے اس کی موت کے بعد بھی سات اعمال کا اجر جاری رہتا ہے۔ ① کسی کو علم سکھایا ② نہر کھدوا کر جاری کروائی ③ کنواں بنوایا ④ درخت لگوایا ⑤ مسجد بنوائی ⑥ قرآن مجید کو میراث بنایا (کسی کو قرآن پڑھایا، یا قرآن لے کر دیا) ⑦ اپنے پیچھے نیک اولاد چھوڑی جو اس کی وفات

کے بعد اس کے لیے دعائے مغفرت کرتی ہے۔

[حسن لغیرہ۔ مسند البزار:149، ابو نعیم فی الحلیۃ2/344، بیہقی فی الشعب:3499]

44 حدیث: عن ابن مسعود قال : قال رسول اللّٰه ﷺ : ((**لا حسَدَ إلا في اثنَتين ؛ رجلٌ آتاهُ اللّٰه مالاً فسلّطه على هلكتِه في الحق ، ورجلٌ آتاه اللّٰه الحِكمةَ ، فهو يقضي بها ويُعلِّمُها**)).

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: رشک صرف دو آدمیوں پر کرنا جائز ہے۔ ① وہ شخص کہ جسے اللہ نے مال عطا فرمایا اور اسے راہ حق (جائز مقام) میں خرچ کرنے کی توفیق بھی دی ② جس کو اللہ نے (دین کی) سمجھ بوجھ (علم) عطا کیا اور وہ اس کے مطابق فیصلے کرتا اور (دوسروں کو) اس کی تعلیم دیتا ہے۔

[صحیح۔ صحیح البخاری:73، صحیح مسلم:815,816]

45 حدیث: عن أبي هريرة رضي اللّٰه عنه قال : سمعتُ رسول اللّٰه ﷺ يقول : ((**الدنيا ملعونةٌ ، ملعونٌ ما فيها ؛ إلا ذكرَ اللّٰه وما والاه ، وعالماً ومتعلماً**)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اللہ کا ذکر اور وہ چیز جسے اللہ پسند فرماتا ہے، عالم اور علم سیکھنے والے کے علاوہ دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے سب ملعون ہے۔

[حسن۔ جامع الترمذی:2322، سنن ابن ماجہ:4112، بیہقی فی الشعب:1708]

46 حدیث: عن أبي موسى رضي اللّٰه عنه قال : قال رسول اللّٰه ﷺ : ((**(إنَّ) مَثَل ما بعثني اللّٰه به من الهُدى والعلمِ، كَمَثَلِ غيثٍ أصابَ أرْضاً ، فكانت منها طائفةٌ طيِّبَةٌ قَبلتِ الماء ، وأنبتت الكلأ والعُشْبَ الكثيرَ، وكان منها أجادِبُ أمسكت الماء فنفعَ اللّٰه بها الناس، فشربوا منها وسَقَوْا وزَرَعوا، وأصاب طائفةً أخرى منها، إنما هي قِيعانٌ ، لا تُمسِكُ ماء، ولا تُنبتُ كَلأً ، فذلكَ مَثَلُ من فَقُهَ في دين اللّٰه تعالى ، ونَفَعَه ما بعثني اللّٰه به فَعَلِمَ وعلّم ؛ ومَثَلُ مَن لم يَرْفَعْ بذلكَ رأساً ، ولم يَقْبل هُدى اللّٰه الذي أُرسلتُ به**)).

سیدنا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جس علم اور ہدایت کے ساتھ مجھے مبعوث فرمایا اس کی مثال اس بارش کی مانند ہے کہ جو زمین پر برستی ہے تو زمین کے کچھ حصے زرخیز اور عمدہ ہوتے ہیں، وہ

پانی کو جذب کر کے کثرت سے گھاس اور چارہ اُگاتے ہیں جب کہ زمین کے کچھ حصے سخت اور نشیبی ہوتے ہیں جو کہ پانی کو روک لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کے ذریعہ لوگوں کو فائدہ پہنچاتا ہے لوگ وہاں سے خود پانی پیتے، جانوروں کو پلاتے اور آبپاشی کرتے ہیں اور زمین کے بعض ٹکڑے بنجر چٹیل میدان ہیں نہ تو پانی ہی اس میں آ کر محفوظ ہوتا ہے اور نہ ہی اس میں گھاس اُگتی ہے۔ یہی مثال ہے اس شخص کی جس نے دینِ الٰہی کی سمجھ بوجھ حاصل کی اور اسے میرے لائے ہوئے علم سے نفع پہنچا کہ اس نے خود بھی علم سیکھا اور دوسروں کو بھی سکھایا۔ اور اس شخص کی مثال جس نے اس کی طرف توجہ نہ کی اور نہ ہی میری لائی ہوئی ہدایت کو قبول کیا (بنجر زمین کی طرح ہے)۔ [صحیح۔ صحیح البخاری:79، صحیح مسلم:2282]

47 عن أبي هريرة رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : ((**إنَّ مما يلحقُ المؤمِنَ من عملِهِ وحسناتِهِ بعد موتِهِ علماً علّمه ونَشَرَه ، وولداً صالحًا تركه، أو مُصحفاً ورَّثه ، أو مسجداً بناه ، أو بيتاً لابن السبيل بناه، أو نهراً أجراه ، أو صدقةً أخرجها من مالِهِ في صحتِه وحياتِه ، تَلحقُه من بعد موتِه**)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مؤمن کو مرنے کے بعد جن اعمال کا ثواب ملتا رہتا ہے وہ یہ ہیں۔ ① وہ علم جو کسی کو سکھایا اور اشاعت کی ② نیک اولاد جس کو (دعائے مغفرت کے لیے) چھوڑ گیا ③ قرآن مجید جو میراث میں چھوڑ گیا ④ مسجد بنا گیا ⑤ مسافر خانہ بنا گیا ⑥ نہر جاری کروا گیا ⑦ وہ صدقہ جس کو اپنی زندگی کی حالتِ تندرستی میں کر گیا، ان کا ثواب مؤمن کو مرنے کے بعد بھی ملتا رہتا ہے۔

[حسن۔ سنن ابن ماجہ:242، بیهقی فی الشعب:3448، صحیح ابن خزیمة:2490]

48 عن أبي هريرة رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : ((**إذا مات ابنُ آدم انقطع عمله إلا من ثلاثٍ : صدقةٍ جاريةٍ ، أو عِلمٍ يُنتفعُ به ، أو ولدٍ صالحٍ يدعو له**)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب انسان فوت ہو جاتا ہے تو اس کے عمل (کا ثواب) منقطع ہو جاتا ہے، مگر تین اعمال کا ثواب مرنے کے بعد بھی (قبر میں انسان کو) ملتا رہتا ہے۔ ① صدقہ جاریہ ② علم جس سے لوگوں کو فائدہ پہنچتا رہے ③ نیک اولاد جو اس کے لیے دعائے مغفرت کرتی رہے۔

[صحیح۔ صحیح مسلم:1631]

49 حدیث نبوی عن سهل بن معاذ بن أنس عن أبيه رضي الله عنهم : أن النبي ﷺ : قال ((**من علّم علماً : فله أجرُ مَن عَمِلَ به ، لا ينقُص من أجرِ العاملِ شيءٌ**)).

سہل بن معاذ بن انس اپنے والد رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی کو علم سکھایا تو جس نے اس کے سکھلائے ہوئے علم پر عمل کیا تو اس سکھلانے والے کو بھی اس عمل کے کرنے والے کی مانند اجر وثواب ملے گا جب کہ عمل کرنے والے کے اجر وثواب میں کوئی کمی واقع نہ ہوگی۔ [حسن لغیرہ۔ سنن ابن ماجه:240]

50 حدیث نبوی عن أبي قتادةَ رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : ((**خيرُ ما يُخلِّفُ الرجلُ من بعده ثلاثٌ : ولدٌ صالحٌ يدعو له ، وصدقةٌ تجري يبلغُه أجرُها ، وعِلمٌ يُعملُ به من بعده**)).

سیدنا ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بہترین چیزیں جنہیں آدمی اپنے پیچھے چھوڑ کر جاتا ہے وہ تین ہیں: ① نیک اولاد جو اس کے لیے دعا کرے ② صدقہ جاریہ جس کا اجر اسے قبر میں بھی ملتا رہے ③ وہ نافع علم کہ جس پر اس کی موت کے بعد عمل کیا گیا۔ [صحيح۔ سنن ابن ماجه:241]

51 حدیث نبوی عن عائشة رضي الله عنها (قالت: قال رسول الله ﷺ) : ((**مُعلِّم الخيرِ يَستغفر له كلُّ شيءٍ ، حتى الحيتانُ في البحرِ**)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لوگوں کو خیر (کتاب وسنت) کی تعلیم دینے والے کے لیے ہر چیز دعائے مغفرت کرتی ہے یہاں تک کہ مچھلیاں سمندر میں اس کے لیے استغفار کرتی ہیں۔

[صحيح لغيره۔ مسند البزار:133]

52 حدیث نبوی عن أبي أمامة الباهلي قال : **ذُكِرَ لرسولِ الله ﷺ رجلانِ : أحدُهما عابدٌ ، والآخر عالمٌ ، فقال عليه أفضل الصلاة والسلام : ((فضلُ العالمِ على العابدِ ، كفضلي على أدناكم)). ثم قال رسول الله ﷺ : ((إنّ الله وملائكتَه وأهلَ السمواتِ والأرض. حتى النملةَ في جُحرها، وحتى الحوتَ. لَيصلُّون على مُعلمي الناسِ الخيرَ))**.

سیدنا ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے دو آدمیوں کا ذکر کیا گیا: ان میں سے ایک عبادت

گزار جب کہ دوسرا عالم ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہی ہے جیسے کہ میری فضیلت تم میں سے کسی ادنیٰ شخص پر ہے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لوگوں کو خیر کی تعلیم دینے والے پر اللہ تعالیٰ اپنی رحمت بھیجتا ہے اور زمین و آسمان کی ساری مخلوق یہاں تک کہ چیونٹیاں اپنی بلوں میں اور مچھلیاں پانی میں اس شخص کے لیے دعائے خیر کرتی ہیں۔ [حسن لغیرہ۔ جامع الترمذی:2685]

حدیث نمبر 53 رُوي عن أنسِ بن مالك رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : ((**طلب العلمِ فريضةٌ على كل مسلمٍ**)).

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔

[صحیح۔ سنن ابن ماجہ:224]

2- حصولِ علم (دین) کے لیے سفر کرنے کی ترغیب

حدیث 54 عن زِرِّ بنِ حبيش قال : أتيتُ صَفوانَ بنَ عسّالٍ المُراديّ رضي الله عنه ، قال : ما جاء بك؟ قلت: أنبُطُ العِلمَ ـ قال : فإني سمعت رسول الله ﷺ يقول : ((**ما مِنْ خارجٍ خرجَ من بيتِهِ في طلبِ العلمِ إلا وَضَعتْ له الملائكة أجْنحتها رضىً بما يصنعُ**)).

زربن حبیش رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں صفوان بن عسال المرادی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو انہوں نے مجھ سے آنے کی وجہ دریافت کی میں نے عرض کی میں حصول علم کے لیے آیا ہوں تو وہ کہنے لگے میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: آپ ﷺ فرما رہے تھے ''جو کوئی بھی اپنے گھر سے حصولِ علم کے لیے نکلتا ہے تو فرشتے اس کے حصولِ علم کے لیے نکلنے سے راضی ہوتے ہوئے اس کے لیے اپنے پر بچھا دیتے ہیں۔''

[صحیح۔ جامع الترمذی:2682، سنن ابن ماجه:226، صحیح ابن حبان:85، مستدرک حاکم:1/100]

حدیث 55 عن أبي أُمامةَ عن النبي ﷺ قال : ((**من غدا إلى المسجدِ لا يريد إلاّ أنْ يتعلم خيراً أو يُعلِّمه ، كان له كأجرِ حاجٍ ، تامّاً حجَّتُهُ**)).

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی مکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو بھی مسجد میں اس نیت سے جاتا ہے کہ وہاں جا کر علم سیکھے یا سکھلائے تو اُسے ایک کامل حج (مبرور) کا ثواب ملتا ہے۔ [حسن،صحیح۔ طبرانی فی الکبیر]

حدیث 56 رُوي عن أبي هريرةَ قال : سمعتُ رسولَ الله ﷺ يقول : ((**من جاء مسجدي هذا ، لم يأتِهِ إلا لخيرٍ يتعلَّمُه ، أو يُعلِّمُهُ فهو بمنزلةِ المجاهدين في سبيل الله ، ومن جاء لغير ذلک، فهو بمنزلِة الرجلِ ينظر إلى متاع غيرِهِ**)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو میں نے یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو میری مسجد (نبوی) میں صرف اس غرض سے آیا کہ خیر (کتاب وسنت) کی تعلیم حاصل کرے یا اس کی دوسروں کو تعلیم دے تو وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والے مجاہدین کے مقام پر فائز ہے اور جو مسجد نبوی میں کسی اور (دنیاوی) غرض کے لیے آیا تو وہ اس شخص

کی طرح ہے کہ جو کسی دوسرے کے سازوسامان کی طرف (حسرت سے) دیکھتا ہے۔

[صحیح۔ سنن ابن ماجہ:227، بیہقی فی الشعب:1698]

57 حدیث نبوی عن أنس قال: قال رسول الله ﷺ: ((من خرج في طلب العلم، فهو في سبيل الله حتى يرجع)).

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص علم (دین) حاصل کرنے کے لیے نکلے تو وہ اللہ کے راستہ میں ہے جب تک کہ واپس نہ آجائے۔ [حسن لغیرہ۔ جامع الترمذی:2647]

3-احادیث مبارکہ کو سننے اور آگے دوسروں تک پہنچانے اور پھیلانے کی ترغیب اور رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ منسوب کرنے پر سخت وعید

58 حدیث نبوی عن ابن مسعودٍ رضي الله عنه قال : سمعتُ رسول الله ﷺ يقول : ((نضَّر الله امرأً سمع منا شيئاً فبلّغه كما سمعه ، فَرُبَّ مُبلَّغٍ أوْعى من سامع)).

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ اس شخص کو تروتازہ (خوش وخرم) رکھے جس نے ہم سے کوئی چیز (حدیث وغیرہ) سنی اور اسے دوسروں تک اسی طرح پہنچا دیا کہ جس طرح سنا تھا (یعنی بغیر کمی وبیشی کے) کیونکہ ممکن ہے کہ جس تک یہ بات پہنچائی جائے وہ اس شخص سے زیادہ یاد رکھنے والا ہو کہ جس نے (بلاواسطہ) ہم سے سنی ہے۔

[حسن، صحیح۔ سنن أبی داؤد: ،جامع الترمذی:2657، صحیح ابن حبان:69-66]

59 حدیث نبوی عن زيد بن ثابت قال : سمعت رسول الله ﷺ يقول : ((نضَّر الله امرأً سمع منا حديثاً فبلّغه غيرَه ، فربَّ حاملِ فقهٍ إلى من هو أفقهُ منهُ ، وربَّ حاملِ فقهٍ ليس بفقيه ، ثلاث لا يَغِلُّ عليهن قلبُ مسلمٍ: إخلاصُ العملِ لله ، ومنا صحةُ ولاةِ الأمرِ ، ولزومُ الجماعة: فان دعوتَهم تُحيط مَنْ وراء هم. ومن كانت

الدنیا نِیَّتَه : فرَّق اللّٰه علیه أمرَه ، وجعل فقرَه بین عینَیه ، ولم یأتِهِ من الدنیا إلا ما کُتِب له ، ومن کانت الآخرةُ نیَّتَه : جمع اللّٰه أمرَه ، وجعل غناه في قلبِه ، وأتَتْه الدنیا وهي راغمة ››.

سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرما رہے تھے: اللہ تعالیٰ خوش وخرم رکھے ایسے شخص کو جو ہم سے کوئی بات سنتا ہے اور پھر آگے دوسروں کو پہنچاتا ہے بہت سے فقہ کو اٹھانے والے بات ایسے آدمی کو پہنچا دیتے ہیں جو اس سے بھی زیادہ فقیہ ہوتا ہے اور بہت سے فقہ کو اٹھانے والے فقیہ نہیں ہوتے (صرف ان کے پاس فقہ کا دعویٰ ہی ہوتا ہے) تین کام ایسے ہیں کہ ان کاموں پر ایک مسلمان کے دل میں کینہ نہیں ہونا چاہیے۔ ① اللہ کے لیے خالص عمل کرنا ② اُمراء کی خیر خواہی کرنا ③ مسلمانوں کی جماعت کو لازم پکڑنا ان مسلمانوں کی دعا دوسروں کے لیے بھی ہوتی ہے (صرف اپنے لیے ہی دعا نہیں کرتے) اور وہ شخص جس کا مقصد صرف اور صرف دنیا ہی ہو اللہ تعالیٰ اس شخص پر اس کے معاملات کو منتشر کر دیتا ہے اور اس پر فقیری مسلط کر دیتا ہے اور اُسے (باوجود تگ ودو کے) دنیا میں وہی کچھ ملے گا جو اس کے مقدر میں ہوگا اور وہ شخص جس کا مقصود آخرت ہوگی اس کے لیے اللہ تعالیٰ اس کے معاملے کو اکٹھا فرما دیتا ہے اور اس کے دل میں غنا پیدا کر دیتا ہے اور اس کے پاس دنیا ذلیل ہو کر آئے گی۔

[صحیح۔ صحیح ابن حبان:67، بیهقی فی الشعب:1736]

60 عن سَمُرة بن جُندب عن النبي ﷺ قال:‹‹ من حدَّث عني بحديثٍ يُرى أنَّه كَذبٌ ؛ فهو أحد الكاذِبين ››.

سیدنا سمرۃ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کوئی بات میری طرف منسوب کر کے بیان کرتا ہے اور اسے معلوم ہے کہ یہ بات میں نے ارشاد نہیں فرمائی (بلکہ مجھ پر جھوٹ باندھا گیا ہے) تو وہ شخص بھی جھوٹا ہے۔ [صحیح۔ صحیح مسلم:1]

61 عن المغيرةِ قال : سمعتُ رسول اللّٰه ﷺ يقول : ‹‹ إنَّ كَذِباً عَلَيَّ ليس ككذِبٍ على أحدٍ ، فمن كَذبَ عليَّ متعمداً ؛ فليتبوأ مقعدَه من النار ››.

سیدنا مغیرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرما رہے تھے۔ میری ذات پر جھوٹ

باندھنا اور تمہارا آپس میں جھوٹ بولنا یہ برابر نہیں کیونکہ جو کوئی بھی میری ذات پر جھوٹ باندھے اس کا ٹھکانہ جہنم ہے۔
[صحیح۔ صحیح مسلم:4]

4-علماء کے اکرام، اعزاز اور احترام کی ترغیب اور ان سے بے رخی برتنے اور توہین کرنے پر سخت وعید

حدیث 62 عن جابر رضي الله عنه : أنّ النبي ﷺ كان يَجمعُ بين الرجلين من قتلى أُحدٍ يعني في القبر ثم يقول : ((أيهما أكثر أخذًا للقرآن؟)) ، فاذا أُشيرَ إلى أحدِهما ، قدّمه في اللحدِ .
سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ شہداء اُحد کو ایک قبر میں دو دو کر کے دفن فرما رہے تھے اور دفن کرتے وقت پوچھ رہے تھے کہ ان میں قرآن کس کو زیادہ یاد ہے جس کی طرف اشارہ کیا جاتا کہ اُسے قرآن زیادہ یاد ہے تو اس کو پہلے دفن کرنے کے لیے قبر میں رکھتے تھے۔ [صحیح۔ صحیح البخاری:1347]

حدیث 63 عن أبي موسى رضي الله عنه ؛ أن رسول الله ﷺ قال : ((إنّ من إجلالِ اللّٰه إكرامَ ذِي الشيبة المسلم، وحاملِ القرآن ، غيرِ الغالي فيه ، ولا الجافي عنه ، وإكرامَ ذي السلطان المُقْسِطِ)).
سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک یہ بھی اللہ تعالیٰ کی تعظیم کا حصہ ہے کہ آدمی سفید بالوں والے (بوڑھے) مسلمان کا احترام کرے، اور ایسے حافظ قرآن کی عزت کرے کہ جو نہ تو قرآن میں غلو کرتا ہے اور نہ ہی اس قرآن سے بے پرواہی کرتا ہے، اور عادل بادشاہ کی تکریم کرے۔ [حسن۔ سنن أبی داؤد:4843]

حدیث 64 عن ابن عباس ؛ أن رسول الله ﷺ قال : ((البركةُ مع أكابِرِكم)).
سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: برکت تمہارے اکابرین بزرگوں کے ساتھ ہے۔ [صحیح۔ طبرانی فی الأوسط:7895، 8986، مستدرك حاكم:62/1]

حدیث 65 عن عبدالله بنِ عمرو رضي الله عنهما يبلُغُ به النبي ﷺ قال : ((ليس منا من لم يَرحمْ صغيرَنا ،

ویَعْرِف حقَّ کبیرِنا ››.

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے ہمارے بچوں پر شفقت نہ کی اور ہمارے بڑوں کے حقوق کو نہ پہچانا وہ شخص ہم میں سے نہیں۔ [صحیح۔ مستدرك حاکم:62/1]

66 حدیث: عن عبادة بنِ الصامت ؛ أن رسول الله ﷺ قال : **‹‹ لیس من أُمتي من لم یُجِلَّ کبیرَنا ، ویَرحَمْ صغیرَنا، ویعرِفْ لعالِمنا ››.**

سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص ہمارے بڑوں کی تعظیم نہیں کرتا اور ہمارے چھوٹوں پر شفقت نہیں کرتا اور ہمارے علماء کی قدر نہیں کرتا وہ میری امت میں سے نہیں۔''

[حسن۔ مسند أحمد323/5، مستدرك حاکم:122/1]

5-اللہ تعالیٰ کی رضا وخوشنودی کے علاوہ کسی اور غرض سے علم حاصل کرنے پر وعید

67 عن أبي هريرةَ قال : قال رسول الله ﷺ: **((من تعلَّم علماً مما يُبتغى به وجهُ الله تعالى ، لا يتعلمه إلا ليُصيبَ به عَرضاً من الدنيا ؛ لم يَجِدْ عَرْفَ الجنّة يوم القيامة)). يَعْنِي ريحها.**

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے وہ علم جو صرف اللہ کی رضا کے حصول کے لیے سیکھنا چاہیے تھا کسی دنیاوی غرض کے لیے سیکھا تو قیامت کے دن یہ (بدبخت) جنت کی خوشبو بھی نہ پا سکے گا۔

[صحيح لغيره۔ سنن أبی داؤد:3664، سنن ابن ماجه:252، صحيح ابن حبان:78، مستدرك حاكم:85/1]

68 أبي هريرة رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : **((رجلٌ تعلَّمَ العلمَ وعلمه ، وقرأ القرآن ، فأُتِيَ به فعرَّفه نِعمه ، فعرفها. فقال : فما عمِلتَ فيها ؟ قال : تعلمتُ العلمَ وعلَّمتُه ، وقرأت فيک القرآن ؛ قال : كذَبتَ ، ولكنّک تعلمتَ ليقال : عالمٌ ، وقرأتَ القرآنَ ليقالَ : هو قارىءٌ ، فقد قيلَ ، ثم أُمِرَ به فَسُحب على وجهه حتى أُلقِيَ في النار ......))** الحديث

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (روزِ قیامت جن لوگوں کا سب سے فیصلہ ہوگا ان میں سے دوسرا) وہ شخص ہوگا کہ جس نے (دین کا) علم حاصل کیا اور دوسروں کو اس کی تعلیم بھی دی، اور قرآن بھی پڑھا تو اللہ تعالیٰ اسے اپنی نعمتیں یاد دلائے گا اور وہ ان نعمتوں کو پہچان لے گا، پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا بتا تو نے ان نعمتوں کے شکر میں سے کیا کیا؟ وہ عرض کرے گا، اللہ! میں نے علم حاصل کر کے دوسروں کو بھی اس کی تعلیم دی اور تیری رضا کے حصول کے لیے قرآن پڑھتا رہا، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تو نے (سب) جھوٹ بولا، تو نے تو علم صرف اس غرض سے حاصل کیا کہ تجھے عالم کہا جائے، اور قرآن اس لیے پڑھا تا کہ تجھے قاری کہا جائے... [illegible] تجھے (دنیا میں) ایسا کہہ لیا گیا (اب میرے پاس کیا لینے آیا ہے؟) پھر اس کے متعلق (فرشتوں کو) حکم ہوگا [illegible] کے بل گھسیٹ کر جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔

[صحيح۔ صحيح مسلم:5032]

69 رُوي عن كعبِ بن مالك قال : [illegible] **طلبَ العلم لِيُجاريَ به**

العلماء ، أو ليُماري به السفهاء، ويَصرفَ به وجوهَ الناسِ إليه، أدخلَه اللّٰه النارَ)).

سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''جو کوئی اس غرض سے علم حاصل کرے کہ وہ اس علم کے ساتھ علماء سے جھگڑا کرے یا کم عقلوں کو شبہ میں ڈالے یا لوگوں کو اپنی طرف مائل کرے تو اللہ تعالیٰ اُسے (جہنم کی) آگ میں داخل کرے گا۔ [صحیح لغیرہ۔ جامع الترمذی:2654]

6- علم پھیلانے اور بھلائی کے کام پر راہنمائی کرنے کی ترغیب

70 عن أبي هريرة رضي اللّٰه عنه قال قال رسول اللّٰه ﷺ : ((**إذا مات ابنُ آدمَ انقطعَ عملُه إلا من ثلاثٍ : صدقةٍ جاريةٍ ، أو علمٍ ينتفعُ به ، أو ولدٍ صالحٍ يدعو له**)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب انسان فوت ہو جاتا ہے تو تین اعمال کے (اجر وثواب) کے سوا باقی تمام اعمال (کا اجر) منقطع ہو جاتا ہے ① صدقہ جاریہ ② علم جس سے لوگ نفع حاصل کریں ③ نیک اولاد جو اس کے لیے دعا کرے۔ [صحیح۔ صحیح مسلم:1631]

71 عن أبي هريرة قال: قال رسول اللّٰه ﷺ : ((**إن مما يَلحقُ المؤمنَ من عملِهِ وحسناتِهِ بعد موته علماً علَّمه ونَشَرَه ، وولداً صالحاً تركه، أو مصحفاً ورَّثه ، أو مسجداً بناه ، أو بيتاً لابن السبيل بناه ، أو نهراً أجراه ، أو صدقةً أخرجها من ماله في صحته وحياتِه ، يلحقُه من بعدِ موتِه**)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مومن کو فوت ہونے کے بعد بھی جن اعمال کا ثواب ملتا رہتا ہے وہ یہ ہیں ① وہ علم جو کسی کو سکھایا اور اس کی اشاعت کی ② نیک اولاد جس کو (دعا کے لیے) چھوڑ گیا ③ قرآن مجید کہ جسے میراث میں چھوڑ گیا ④ مسجد بنا گیا ⑤ مسافر خانہ بنوایا ⑥ نہر جاری کروائی ⑦ وہ صدقہ جس کو اپنی زندگی اور صحت میں کر گیا، ان کا ثواب اِسے مرنے کے بعد بھی ملے گا۔

[حسن۔ سنن ابن ماجہ:242، بیہقی فی الشعب:3448، صحیح ابن خزیمۃ:2490]

72 حدیث نبوی وعن أبي مسعود البدري : أن رجلاً أتى النبيَّ ﷺ يستحملُه ، فقال : إنه قد أُبدِعَ بي ، فقال رسول اللّٰه ﷺ : ((ائت فلاناً)). فأتاه ، فحمله، فقال رسول اللّٰه ﷺ : ((من دلَّ على خيرٍ ؛ فله مثلُ أجرِ فاعِله ، أو قال عامِله)).

سیدنا ابومسعود بدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کرنے لگا کہ مجھے ایک سواری عنایت فرمائیں میری سواری مرگئی ہے تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: فلاں شخص کے پاس جاؤ (اور اس سے سواری کا مطالبہ کرو) وہ (سائل) اس بندے کے پاس گیا تو اس نے اُسے ایک سواری دے دی تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”جو کوئی بھی کسی کی نیکی پر رہنمائی کرتا ہے تو اسے نیکی کرنے والے کے برابر اجر وثواب ملتا ہے۔

[صحیح۔ صحیح مسلم:1893، سنن أبی داؤد:5129، جامع الترمذی:2671]

73 حدیث نبوی وعن أبي هريرة ؛ أن رسول اللّٰه ﷺ قال : ((مَن دعا إلى هُدى كان له من الأجر مثلُ أجورِ من تَبعه ، لا يَنقُصُ ذلک من أجورِهم شيئاً ، ومن دعا إلى ضلالةٍ كان عليه من الاثمِ مثلُ آثامِ من اتَّبَعَهُ ، لا ينقُصُ ذلک من آثامِهم شيئاً)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے (راہِ) ہدایت کی طرف دعوت دی تو جتنے بھی لوگ اس راہ پر چلے اس (دعوت دینے والے) کو ان کے عمل کے مطابق اجر وثواب ملے گا جب کہ عمل کرنے والوں کے اجر میں کوئی کمی نہ کی جائے گی اور جس نے گمراہی کی طرف لوگوں کو بلایا تو جتنے بھی لوگ اس (گمراہی) کے پیچھے لگے تو اس پر ان تمام (گناہ کرنے والے لوگوں) کے برابر کا گناہ ہوگا جبکہ گناہ کرنے والوں کے گناہ میں کوئی کمی نہ کی جائے گی۔ [صحیح۔ صحیح مسلم:2674]

74 حدیث نبوی عن علي رضي اللّٰه عنه في قوله تعالى: ﴿ قوا أنفُسَكُمْ وأهليكم ناراً ﴾، قال: **عَلِّمُوا أهليكم الخيرَ.**

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے اس آیت مبارکہ کی تفسیر ﴿قُوْا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيْكُمْ نَارًا﴾ ”(اے ایمان والو!) اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو جہنم کی آگ سے بچاؤ“ میں اس کا یہ معنیٰ منقول ہے کہ اپنے گھر والوں کو بھلائی اور خیر کی تعلیم دو۔ (کیونکہ یہی جہنم سے بچنے کا سبب ہے)۔ [صحیح موقوف۔ مستدرك حاكم:2/494]

7-علم چھپانے پر وعید

75 حدیث نبوی عن أبي هريرة رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ: ((**من سُئل عن علمٍ فكتَمَه ؛ أُلْجِم يومَ القيامةِ بلجامٍ من نارٍ**)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص سے علم کے متعلق کوئی سوال کیا گیا (اور وہ اس مسئلہ سے آگاہ تھا لیکن) اس نے اِسے چھپایا تو اسے قیامت کے دن آگ کی لگام پہنائی جائے گی۔

[صحیح ۔ سنن أبی داؤد:3658، جامع الترمذی:2649، سنن ابن ماجه:266، صحیح ابن حبان:95، بیهقی فی الشعب:1743، مستدرك حاكم:102/1]

76 حدیث نبوی عن أبي هريرة ؛ أنّ رسول الله ﷺ قال : ((**مثلُ الذي يَتَعلّمِ العلمَ لا يحدِّث به ؛ كمثلِ الذي يَكنِزُ الكنزَ ثم لا يُنفِقُ منه**)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس شخص کی مثال جو علم تو حاصل کرے لیکن اُسے بیان نہ کرے اس شخص کی طرح ہے جس نے مال تو بہت جمع کیا لیکن اس میں سے خرچ نہیں کرتا۔

[حسن، صحیح۔ طبرانی فی الأوسط:693]

8- علم کے مطابق عمل نہ کرنے اور قول وفعل کے تضاد پر وعید

77 حدیث: عن زید بن أرقَم رضي الله عنه ؛ أنّ رسول الله ﷺ كان يقول: ((**اللهم إني أعوذبک من علمٍ لا ينفع ، ومن قلب لا يَخشع ، ومن نَفْسٍ لا تَشْبع ، ومن دعوةٍ لا يُستجابُ لها**)).

سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ (اکثر) یہ دعا کیا کرتے تھے: اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں ایسے علم سے جو نفع بخش نہ ہو، اور ایسے دل سے جو (تجھ سے) ڈرتا نہ ہو، اور ایسے نفس سے جو (کبھی) بھرتا نہ ہو اور ایسی دعا سے جو قبول نہ کی جائے۔ [صحیح۔ صحیح مسلم:2722، جامع الترمذی:3482، سنن النسائی:5537]

78 حدیث: عن أسامة بن زيدٍ رضي الله عنه ؛ أنه سمع رسول الله ﷺ يقول : ((**يُجاء بالرجلِ يومَ القيامة ، فيُلْقى في النارِ ، فَتَنْدلِقُ أقتابُه ، فيدُورُ بها كما يدورُ الحِمارُ برحاه، فتَجْتَمعُ أهلُ النار عليه ، فيقولون : يا فلانُ ! ما شأنُک؟ ألستَ كنتَ تأمرُ بالمعروف ، وتَنْهى عن المنكرِ ؟ فيقول : كنتُ آمرُكم بالمعروف ولا آتيه، وأنهاكم عن الشرِّ وآتيه**)).

سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: قیامت کے دن ایک شخص کو لا کر جہنم میں پھینک دیا جائے گا اس کی انتڑیاں باہر نکل آئیں گی وہ ان کے گرد چکی کے گدھے کی طرح گھومے (چکر لگائے) گا جہنمی اس کے گرد جمع ہو کر (حیرت سے) پوچھیں گے تجھے کیا ہوا؟ تو تو ہمیں اچھی باتوں کا حکم دیتا اور بری باتوں سے روکتا تھا؟ وہ جواب دے گا کہ میں تمہیں تو نیکی کا حکم کرتا لیکن خود نیکیوں سے دور تھا اور تمھیں تو برائی سے روکتا تھا لیکن خود برائیاں کیا کرتا تھا۔ [صحیح۔ صحیح البخاری: 3267، صحیح مسلم: 2989، ابن ابی الدنیا:512-575، صحیح ابن حبان:53، بیہقی فی الشعب:773]

79 حدیث: عن اسامة بن زيد رضى الله عنه قال: إني سمعتُهُ يقول ـ يعني النبي ﷺ : ((**مررتُ ليلةَ أُسريَ بي بأقوام تُقرَضُ شفاهُهم بمقاريضَ من نارٍ، قلتُ : من هؤلاء يا جبريلُ ؟ قال: خطباءُ أمتِکَ الذين يقولون مالا يَفعلون**)).

سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ''معراج کی رات میں ایک ایسی قوم کے پاس سے گزرا جن کے ہونٹ آگ کی قینچی کے ساتھ کاٹے جا رہے تھے تو میں نے جبرائیل علیہ السلام سے پوچھا یہ کون لوگ ہیں؟ تو جبرائیل علیہ السلام کہنے لگے یہ آپ کی امت کے وہ خطباء ہیں جن کے قول و فعل میں تضاد تھا (دوسروں کو نصیحت کرتے تھے اور خود اس پر عمل نہیں کرتے تھے)۔ [صحیح۔ صحیح البخاری:3267]

80 (وفي روايةٍ) ويقرؤون كتاب الله ولا يعملون به.

ابن ابی الدنیا اور بیہقی میں یہ الفاظ مزید ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (یہ وہ لوگ ہوں گے کہ) جو قرآن تو پڑھتے تھے لیکن اس پر عمل نہیں کرتے تھے۔ [صحیح۔ ابن ابی الدنیا: بیہقی فی الشعب:773]

81 وعن ابن مسعودٍ رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: ((لا يزول قد ما ابن آدمَ يومَ القيامةِ حتى يُسألَ عن خمسٍ: عن عمره فِيمَ أفناه؟ وعن شبابه فيم أبلاه؟ وعن ماله من أين اكتَسَبَه؟ وفيمَ أنفقه؟ وماذا عمل فيما عَلِمَ؟)).

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے روز جب تک آدم کا بیٹا پانچ باتوں کا جواب نہیں دے گا اس وقت تک (محاسبہ والی جگہ سے) قدم نہیں ہلا سکے گا (وہ پانچ چیزیں یہ ہیں) ① اپنی عمر کہاں صرف کی؟ ② جوانی کس چیز میں گزاری؟ ③ مال کہاں سے کمایا؟ ④ مال کہاں کہاں خرچ کیا؟ ⑤ کس حد تک اپنے علم کے مطابق عمل کیا؟۔ [حسن لغیرہ۔ جامع الترمذی:2416، بیہقی فی الشعب:11784]

82 وعن لقمان۔ يعني ابن عامر۔ قال: كان أبو الدرداء رضي الله عنه يقول: إنّما أخشى من ربي يومَ القيامة أنْ يدعوَني على رؤوس الخلائِقِ فيقولَ لي: يا عُويمرُ! فأقولَ: لبيکَ ربِّ. فيقول: ما عملتَ فيما علمتَ.

سیدنا لقمان یعنی ابن عامر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: میں اس بات سے انتہائی خوف زدہ ہوتا ہوں کہ کہیں مجھے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تمام مخلوقات کے سامنے بلا کر کہیں یہ نہ پوچھ لے: اے عویمر! تو میں عرض کروں اے میرے پروردگار! میں حاضر ہوں۔ تو اللہ تعالیٰ فرمائیں (اے ابودرداء! آج) بتا کہ جو علم تو نے حاصل کیا

اس پر کتنا عمل کیا؟ [موقوف، صحیح لغیرہ۔ بیہقی فی الشعب:1852]

83 عن جُندُب بن عبدالله الأزدي رضي الله عنه۔ صاحبِ النبي ﷺ ۔ عن رسول الله ﷺ قال : ((**مَثَلُ الذي يُعلِّمُ الناسَ الخيرَ وينسى نفسَهُ ، كمثل السِّراجِ ؛ يضيء للناسِ ويَحرِقُ نفسه**)).

سیدنا جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے بیان فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''وہ شخص جو دوسروں کو خیر و بھلائی سکھلاتا اور اپنی جان کو بھول جاتا ہے اس کی مثال اس چراغ جیسی ہے جو لوگوں کو تو روشنی دیتا ہے لیکن اپنے آپ کو جلا ڈالتا ہے۔'' [حسن، صحیح۔ طبرانی فی الکبیر: 1681]

9- علم اور قرأتِ قرآن میں دعوے پر وعید

84 عن عمر بن الخطاب رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : ((**يظهرُ الإسلامُ حتى تَختَلِفَ التُّجارُ في البحر ، وحتى تَخوضَ الخيلُ في سبيل الله ، ثم يَظهرُ قومٌ يقرؤون القرآن، يقولون: من أقرأُ منّا؟ من أعلمُ منا؟ من أفقه منا؟**)) ، **ثم قال لأصحابه : ((هل في أولئك مِنْ خَيرٍ ؟)). قالوا: اللهُ ورسوله أعلم. قال: ((أولئك منكم من هذه الأمّة ، وأولئك هم وقودُ النارِ))**.

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اسلام دنیا میں پھیلے گا اور تاجر سمندر کے راستے تجارت کریں گے اور اللہ کے راستے میں گھوڑے دوڑیں گے (جہاد عام ہوگا) پھر کچھ ایسے لوگ رونما ہوں گے جو قرآن پڑھیں گے اور کہیں گے ہم سے زیادہ قرآن کون پڑھ سکتا ہے؟ ہم سے زیادہ عالم کون ہے؟ ہم سے زیادہ فقیہ کون ہے؟ پھر آپ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے پوچھا کیا ان لوگوں میں خیر ہوگی؟ تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی اللہ اور اس کے رسول ہی بہتر جانتے ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ لوگ اسی امت سے ہوں گے اور یہ جہنم کا ایندھن ہیں۔''

[حسن لغیرہ۔ طبرانی فی الأوسط:6242، مسند البزار:174]

10-لڑائی جھگڑا کرنے اور بے جا بحث وتکرار پر وعید اور لڑائی جھگڑا چھوڑنے کی ترغیب خواہ انسان حق پر ہو یا باطل پر

85 حدیث: عن أبي أمامة رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ ((مَن تَرَكَ المِراءَ وهو مُبطلٌ بُنِيَ له بيتٌ في رَبَضِ الجنة ، ومَن تركه وهو مُحِقٌّ بُني له في وسطها ، ومن حسَّن خُلُقَهُ، بُنِيَ له في أعلاها)).

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے حق پر نہ ہونے کی وجہ سے جھگڑا چھوڑ دیا اس کے لیے جنت میں محل بنا دیا جاتا ہے اور جس نے حق پر ہونے کے باوجود جھگڑا چھوڑ دیا اس کے لیے جنت کے درمیان میں محل بنا دیا جاتا ہے، اور جس نے اپنے اخلاق کو بہتر کر لیا اس کے لیے جنت کے اعلیٰ و بلند مقام پر محل بنا دیا جاتا ہے۔ [حسن لغیرہ۔ سنن أبی داؤد:4800، جامع الترمذی:1993، بیهقی فی الشعب:8017]

86 حدیث: عن معاذ بن جبلٍ قال : قال رسول الله ﷺ : ((أنا زعيمٌ ببيتٍ في رَبَضِ الجنة ، وببيتٍ في وَسَطِ الجنةِ، وببيتٍ في أعلى الجنةِ ، لِمَن تركَ المِراء وإن كان محقاً ، وتركَ الكذبَ وإن كان مازحاً، وحَسَّنَ خُلُقَه)).

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "جو آدمی سچا ہونے کے باوجود جھگڑا چھوڑ دے اور بطور مزاح بھی جھوٹ نہ بولے اور اپنا اخلاق درست کر لے میں ایسے آدمی کو جنت کے اطراف، درمیان میں اور جنت کے اعلیٰ حصہ پر محل کی خوشخبری اور ضمانت دیتا ہوں۔" [حسن لغیرہ۔ طبرانی فی الأوسط:5324، 882]

87 حدیث: عن أبي هريرة رضي الله عنه ؛ أن رسول الله ﷺ قال: ((المِراء في القرآن كُفرٌ)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قرآن کریم میں جھگڑا کرنا کفر ہے۔

[حسن، صحیح۔ سنن أبی داؤد:4603، صحیح ابن حبان:1462]

88 حدیث: عن عائشة رضي الله عنها قالت: قال رسول الله ﷺ ((إن أبغضَ الرجالِ إلى اللهِ الألدُّ الخصِم)).

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ آدمی سب سے زیادہ ناپسندیدہ ہے جو سخت جھگڑالو ہے۔

[صحیح۔ صحیح البخاری:7188، صحیح مسلم:2668، جامع الترمذی:2976، سنن النسائی:5423]

طہارت، اہمیت، فضیلت، ترغیب واحکام

طہارت و پاکیز گی کو جس قدر اسلام نے اہمیت دی اس قدر دیگر مذاہب عالم میں نہیں دی گئی۔ اسلام نے طہارت کو اتنا مقام دیا کہ طہارت کو ایمان کا حصہ قرار دیا۔

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((اَلطُّهُوْرُ شَطْرُ الْإِيْمَانِ))

''طہارت و پاکیزگی نصف ایمان ہے''[صحیح۔ صحیح مسلم: 223]

طہارت اور نماز:

طہارت کے بغیر اسلام کا اولین فریضہ ''نماز'' درجہ قبولیت کو نہیں پہنچا۔

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((لَا تُقْبَلُ صَلَاةٌ بِغَيْرِ طُهُوْرٍ))

''طہارت کے بغیر نماز قبول نہیں ہوتی۔''[صحیح۔ صحیح مسلم: 224]

طہارت ہی کو نماز کی کنجی قرار دیا گیا:

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((مِفْتَاحُ الصَّلَاةِ الطُّهُوْرُ))

''نماز کی کنجی طہارت ہے۔''[حسن، صحیح۔ سنن ابن ماجہ: 222، سنن أبی داؤد: 61]

دین اسلام میں ادائیگی نماز کے لیے بدن، لباس اور جگہ کی پاکیزگی کو لازمی شرط قرار دیا گیا۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

((يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَ اَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ

وَامۡسَحُوۡا بِرُءُوۡسِكُمۡ وَ اَرۡجُلَكُمۡ اِلَى الۡكَعۡبَيۡنِ ؕ وَ اِنۡ كُنۡتُمۡ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوۡا ؕ وَ اِنۡ كُنۡتُمۡ مَّرۡضٰۤى اَوۡ عَلٰى سَفَرٍ اَوۡ جَآءَ اَحَدٌ مِّنۡكُمۡ مِّنَ الۡغَآئِطِ اَوۡ لٰمَسۡتُمُ النِّسَآءَ فَلَمۡ تَجِدُوۡا مَآءً فَتَيَمَّمُوۡا صَعِيۡدًا طَيِّبًا فَامۡسَحُوۡا بِوُجُوۡهِكُمۡ وَ اَيۡدِيۡكُمۡ مِّنۡهُ ؕ مَا يُرِيۡدُ اللّٰهُ لِيَجۡعَلَ عَلَيۡكُمۡ مِّنۡ حَرَجٍ وَّ لٰكِنۡ يُّرِيۡدُ لِيُطَهِّرَكُمۡ وَلِيُتِمَّ نِعۡمَتَهٗ عَلَيۡكُمۡ لَعَلَّكُمۡ تَشۡكُرُوۡنَ))

''اے ایمان والو! جب تم نماز کے لیے اٹھو تو اپنے منہ کو، اور اپنے ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھولو اپنے سروں کا مسح کرو اور اپنے پاؤں کو ٹخنوں سمیت دھولو اور اگر تم جنابت کی حالت میں ہو تو غسل کرلو، ہاں اگر تم بیمار ہو یا سفر کی حالت میں ہو یا تم میں سے کوئی قضائے حاجت سے فارغ ہو کر آیا ہو، یا تم عورتوں سے ملے (جماع کیا) ہو اور تمہیں پانی نہ ملے تو تم پاک مٹی سے تیمّم کرلو، اسے اپنے چہروں پر اور ہاتھوں پر مل لو اللہ تعالیٰ تم پر کسی قسم کی تنگی ڈالنا نہیں چاہتا بلکہ اس کا ارادہ تمہیں پاک کرنے کا اور تمہیں اپنی بھرپور نعمت دینے کا ہے، تاکہ تم شکر ادا کرتے رہو۔'' [المائدہ: 6]

رسول اللہ ﷺ کو طہارت و پاکیزگی کا حکم دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

((وَ ثِيَابَكَ فَطَهِّرۡ))

''اور اپنے کپڑوں کو پاک رکھا کرو۔'' [سورة المدثر: 4]

نبی کریم ﷺ طہارت کا سوال اللہ سے کیا کرتے تھے۔

سیدنا عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے۔

((اَللّٰهُمَّ طَهِّرۡنِيۡ بِالثَّلۡجِ وَالۡبَرَدِ وَالۡمَاءِ الۡبَارِدِ اَللّٰهُمَّ طَهِّرۡنِيۡ مِنَ الذُّنُوۡبِ وَالۡخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوۡبُ الۡاَبۡيَضُ مِنَ الۡوَسَخِ))

''اے اللہ! مجھے برف، اولوں اور ٹھنڈے پانی سے پاک کردے۔ اے اللہ! مجھے گناہوں اور خطاؤں سے اس طرح پاک کردے جیسے سفید کپڑے کو میل کچیل سے پاک کیا جاتا ہے۔''

[صحیح۔ صحیح مسلم: 476]

ذکر الٰہی اور طہارت:

سیدنا مہاجر بن قنفذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''بلاشبہ مجھے یہ بات ناپسند ہے کہ میں اللہ کا ذکر طہارت کے بغیر کروں۔'' [صحیح۔ سنن أبی داؤد:13]

طہارت کی فضیلت:

(۱) اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

((اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ وَ یُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِیْنَ))

''اللہ توبہ کرنے والوں کو اور پاک رہنے والوں کو پسند فرماتا ہے۔'' [البقرۃ: 222]

(۲) صغیرہ گناہ معاف:

سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ((من توضأ فأحسنَ الوضوءَ ؛ خَرجتْ خطاياه من جَسدِه ، حتى تخرجَ من تحتِ أظفاره)). وفي رواية: أن عثمان توضأ ،ثم قال: رأيت رسولَ الله ﷺ توضأ مثل وُضوئي هذا ، ثم قال: ((من توضأ هكذا ؛ غُفِرَله ما تقدم من ذنبه ، وكانت صلاتُه ومَشيُه إلى المسجدِ نافلةً)).

جو شخص اچھی طرح وضو کرے تو اس کے جسم سے گناہ جھڑ جاتے ہیں یہاں تک کہ ناخنوں کے نیچے سے بھی نکل جاتے ہیں۔ ایک دوسری روایت میں ہے کہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے وضو کیا اور فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے اس وضو کی طرح وضو کرتے ہوئے دیکھا (وضو مکمل کرنے کے) بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ جس نے اس طرح (اچھے طریقے سے) وضو کیا تو اس کے سابقہ گناہ معاف کر دیئے جائیں گے اور مسجد کی طرف چل کر آنا اور نماز ادا کرنا اس کے لیے مزید اجر و ثواب کا باعث ہوگا۔ [صحیح۔ صحیح مسلم:245]

جنتی زیور کا حصول:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے اپنے خلیل محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے

سنا: ((تَبلغُ الحِلية مِنَ المؤمنِ حَيثُ يَبلغُ الوُضوءُ)) کہ (جنت میں) مومن کو (جنتی) زیور وہاں تک پہنایا جائے گا جہاں تک اس کے وضوء کا پانی (اس کے جسم پر) پہنچا تھا۔

[صحیح۔ صحیح مسلم:246، سنن النسائی:149]

مسواک کی اہمیت:

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: ((عليكم بالسواک ؛ فإنه مَطْيَبَةٌ لِلْفَمِ ، مَرْضَاةٌ للرّب تبارک وتعالى)). مسواک اہتمام سے کیا کرو کیونکہ یہ منہ کی صفائی کرتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کا باعث ہے۔ [صحیح۔ مسند أحمد:108/2]

وضو کی اہمیت وفضیلت:

وضو کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔

((يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَ اَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَ اَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ ؕ وَ اِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا ؕ وَ اِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَ اَيْدِيْكُمْ مِّنْهُ ؕ مَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ حَرَجٍ وَّ لٰكِنْ يُّرِيْدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ))

''اے ایمان والو! جب تم نماز کے لیے اٹھو تو اپنے منہ کو، اور اپنے ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھولو اپنے سروں کا مسح کرو اور اپنے پاؤں کو ٹخنوں سمیت دھولو اور اگر تم جنابت کی حالت میں ہو تو غسل کرلو، ہاں اگر تم بیمار ہو یا سفر کی حالت میں ہو یا تم میں سے کوئی حاجت ضروری سے فارغ ہو کر آیا ہو، یا تم عورتوں سے ملے ہو اور تمہیں پانی نہ ملے تو تم پاک مٹی سے تیمم کرلو، اسے اپنے چہروں پر اور ہاتھوں پر مل لو اللہ تعالیٰ تم پر کسی قسم کی تنگی ڈالنا نہیں چاہتا بلکہ اس کا ارادہ تمہیں پاک کرنے کا اور تمہیں اپنی بھرپور نعمت دینے کا ہے، تاکہ تم شکر ادا کرتے رہو۔'' [المائدہ: 6]

احسن وضوء کا اجر عظیم:

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: ((ما مِن مسلمٍ يتوضّأُ فَيُسبِغُ الوُضوء، ثم يقومُ في صلاتِه، فَيَعلَمُ ما يقولُ ، إلا انفَتَلَ وهو كيوم وَلَدَتْه أُمه......)). الحدیث جو مسلمان بھی خوب اچھی طرح وضو کر کے نماز پڑھے اور جو وہ نماز میں پڑھ رہا ہے اسے اس کی سمجھ بوجھ بھی ہو تو وہ (نماز پڑھ کر گناہوں سے اس طرح پاک صاف ہوگا) جس طرح وہ آج ہی پیدا ہوا ہے۔

[صحیح۔ صحیح مسلم:234، سنن أبی داؤد:169، سنن ابن ماجه: 470، مستدرك حاكم2/399]

سیدنا ابو ایوب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ((مَن توضّأَ كما أُمِرَ ، وصلى كما أُمِرَ ؛ غُفِرَله ما قدَّم من عمل)). جس نے کتاب وسنت کے احکام کے مطابق وضو کر کے نماز پڑھی تو اس کے سابقہ گناہوں کو معاف کر دیا جائے گا۔

[حسن،صحیح۔ سنن النسائی:144، سنن ابن ماجه:1396، صحیح ابن حبان:1039]

وضوء کے بعد دعا اور اس کا اجر:

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی شخص بھی خوب اچھی طرح وضو کرنے کے بعد یہ دعاء پڑھے (اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْکَ لَـهٗ، وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُـهٗ)

''میں گواہی دیتا ہوں اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی حقیقی معبود نہیں وہ یکتا ہے، اور اس کا کوئی شریک نہیں اور بے شک محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ﷺ ہیں'' تو اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیے جاتے ہیں کہ جس دروازے سے چاہے جنت میں داخل ہو جائے۔ اور ترمذی نے اس حدیث کو اس اضافے کے ساتھ بیان کیا کہ (یہ بھی پڑھے)، (اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ التَّـوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ) ''اے اللہ! مجھے بہت زیادہ توبہ کرنے والوں اور بہت زیادہ پاکیزگی وطہارت حاصل کرنے والوں میں سے بنا دے۔''

[حسن۔ سنن أبی داؤد:169، جامع الترمذی:55]

کن اُمور میں وضو مستحب ہے؟

(۱) ذکر الٰہی کے وقت۔[صحیح۔ سنن أبی داؤد: 13]

(۲) ہر نماز کے وقت تجدید وضو۔[حسن، صحیح۔ مسند أحمد: 460/2]

(۳) بے وضو ہونے پر۔[صحیح۔ مسند أحمد: 360/5]

(۴) سونے سے پہلے۔ اس عمل سے ساری رات فرشتہ اس کے لیے مغفرت کی دعا کرتا ہے۔[صحیح الترغیب]

(۵) حالتِ جنابت میں سونے اور کھانے سے پہلے۔[صحیح۔ سنن أبی داؤد: 208، صحیح البخاری: 682]

(۶) ایک ہی رات میں دوسری مرتبہ ہم بستری سے پہلے۔[صحیح۔ صحیح مسلم: 308]

(۷) میت کو اٹھانے کی وجہ سے۔[صحیح۔ ارواء الغلیل: 144، جامع الترمذی: 993]

(۸) قے کے بعد۔ رسول اللہ ﷺ نے قے کی تو وضو کیا۔[صحیح۔ جامع الترمذی: 76]

وضو توڑنے والی چیزیں

(۱) سبیلین (دونوں شرم گاہوں) سے کچھ بھی خارج ہو۔[صحیح۔ صحیح البخاری: 135، صحیح مسلم: 225]

(۲) گہری نیند سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔[حسن۔ سنن ابن ماجه: 486، سنن أبی داؤد: 203]

(۳) اونٹ کا گوشت کھانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔[صحیح۔ صحیح مسلم: 360، مسند أحمد: 86/5]

(۴) شرم گاہ کو بغیر کسی رکاوٹ (کپڑا وغیرہ) کے چھونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔[صحیح۔ سنن أبی داؤد: 166، جامع الترمذی: 82، مسند أحمد: 333/2]

غسل واجب کرنے والی چیزیں

(۱) ہم بستری کرنے سے غسل فرض ہو جاتا ہے خواہ منی کا خروج ہو یا نہ ہو۔

[المائدہ: 6] [صحیح۔ صحیح البخاری: 176,291]

(۲) حیض (ونفاس) سے پاک ہو کر۔[صحیح۔ صحیح البخاری: 306]

(۳) احتلام ہو جانے سے۔[صحیح۔ سنن ابن ماجه: 493، مسند أحمد: 115/5]

(۴) موت کی وجہ سے میت پر غسل واجب ہو جاتا ہے۔[صحیح۔ صحیح البخاری: 1849]

(۵) اسلام قبول کرنے پر غسل واجب ہوتا ہے۔

[صحیح۔ سنن أبی داؤد: 342، مسند أحمد: 61/5، جامع الترمذی: 605]

مسنون غسل کی صورتیں

(۱) نماز جمعہ کے لیے۔[صحیح۔ صحیح البخاری: 858، صحیح مسلم: 846، سنن أبی داؤد: 341]

(۲) عیدین کے لیے غسل کرنا۔[صحیح۔ مؤطا: 177/1]

(۳) میت کو غسل دینے سے۔[صحیح۔ ارواء الغلیل: 173/1، جامع الترمذی: 997، مستدرك حاكم: 354/1]

(۴) احرام باندھنے سے پہلے۔[حسن۔ ارواء الغلیل: 149، جامع الترمذی: 830، صحیح ابن خزیمة: 2595]

(۵) دخولِ مکہ کے وقت۔[صحیح۔ صحیح مسلم: 1259، صحیح البخاری: 1573، سنن أبی داؤد: 1865]

(۶) مستحاضہ کے لئے کہ جسے حیض و نفاس کے علاوہ شرم گاہ سے بیماری کا خون خارج ہو۔[صحیح۔ صحیح البخاری: 327، صحیح مسلم: 334، سنن أبی داؤد: 290، جامع الترمذی: 129]

(۷) غشی طاری ہونے سے۔[صحیح۔ صحیح البخاری: 687، صحیح مسلم: 311/1، مسند أحمد: 52/2]

4

طہارت کا بیان

1-لوگوں کے راستوں یا ان کی سایہ دار جگہوں میں قضائے حاجت کی ممانعت اور قضاء حاجت کے وقت قبلہ کی طرف منہ اور کمر نہ کرنے کی ترغیب

89 روي عن ابن عباسٍ قال : سمعتُ رسول الله ﷺ يقول : ((**اتّقوا المَلاعن الثلاث**)). **قيل : ما المَلاعنُ الثلاثُ يا رسول الله؟ قال : ((أنْ يَقْعُدَ أحدُكم في ظلٍّ يُستَظَلُّ به ، أو في طريقٍ ، أو في نَقْعِ ماءٍ)).**

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: لعنت کا سبب بننے والے تین کاموں سے اجتناب کرو عرض کیا گیا وہ تین چیزیں کونسی ہیں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ① لوگوں کے راستوں میں قضائے حاجت کرنا ② ان سایہ دار جگہوں میں قضائے حاجت کرنا کہ جہاں لوگ سایہ میں آرام کے لیے بیٹھتے ہوں ③ (پینے یا نہانے وغیرہ کے لیے) جمع ہونے والے پانی کے پاس قضاء حاجت کرنا۔ [حسن لغیرہ۔ مسند أحمد:1/299]

90 عن أبي هريرةَ قال : قال رسول الله ﷺ : ((**مَن لم يَستقبِلِ القبلةَ ، ولم يَستَدْبِرْها في الغائِط ؛ كُتِبَ له حسنة ، ومُحِيَ عنه سيئة**)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے قضائے حاجت کے وقت نہ تو قبلہ کی طرف منہ کیا اور نہ ہی کمر تو اس کے لیے ایک نیکی لکھ دی جاتی ہے اور اس کی ایک برائی کو مٹا دیا جاتا ہے۔

[صحیح۔ طبرانی فی الأوسط:1343]

2- پانی، غسل خانہ اور سوراخ میں پیشاب کرنے پر وعید

91 حدیث نبوی عن بكر بن ماعز قال : سمعتُ عبدَاللهِ بنَ يزيدَ يحدِّث عن النبي ﷺ قال: **((لا يُنقَعُ بولٌ في طَسْتٍ في البيت ، فإنّ الملائكةَ لا تَدخلُ بيتاً فيه بولٌ مُنتَقعٌ ، ولا تَبُولَنَّ في مُغتسلِكَ))**.

بکر بن ماعز رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ انہوں نے سیدنا عبداللہ بن یزید رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ سے یہ حدیث بیان کرتے ہوئے سنا کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''گھر کے اندر کسی برتن میں پیشاب جمع کر کے نہ رکھا جائے کیونکہ جس گھر میں پیشاب جمع کر کے رکھا جائے وہاں رحمت کے فرشتے نہیں آتے اور آپ ﷺ نے مزید فرمایا: اپنے نہانے کی جگہ میں پیشاب نہ کیا کرو۔ [صحیح۔ طبرانی فی الأوسط:2098، مستدرك حاكم:167/1,185/1]

92 حدیث نبوی عن حميد بنِ عبدالرحمنِ قال : لقيتُ رجلاً صَحِبَ النبيَّ ﷺ كما صَحِبَه أبو هريرةَ قال: **نَهى رسولُ اللهِ ﷺ أنْ يَمْتَشِطَ أحدُنا كُلَّ يومٍ ، أو يبولَ في مُغتَسَلِه.**

سیدنا حمید بن عبدالرحمٰن رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میری ملاقات ایک ایسے شخص سے ہوئی جسے سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی طرح رسول اللہ ﷺ کا صحابی ہونے کا شرف حاصل ہوا، تو انہوں نے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں روزانہ کنگی کرنے اور غسل خانہ میں پیشاب کرنے سے منع فرمایا تھا۔ [صحیح۔ سنن أبی داؤد:28، سنن النسائی:238]

3- دورانِ قضائے حاجت گفتگو کرنے پر وعید

93 حدیث نبوی عن أبي سعيد الخدري ؛ أن النبي ﷺ قال : **((لا يتناجى اثنان على غائطهما، ينظر كل واحد منهما إلى عورة صاحبه ، فإن الله يمقتُ على ذلكَ))**

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: دو آدمی قضائے حاجت کرتے وقت باتیں نہ کیا کریں (اس حال میں) کہ دونوں ایک دوسرے کی شرمگاہ کو دیکھ رہے ہوں کیونکہ اللہ تعالیٰ اس (کام) پر سخت ناراض ہوتے ہیں۔ [صحیح لغیرہ۔ سنن أبی داؤد:15، سنن ابن ماجہ:342، صحیح ابن خزیمۃ:71]

4- کپڑے وغیرہ پر پیشاب کے چھینٹے لگنے اور اس سے پرہیز نہ کرنے پر وعید

94 عن ابنِ عباس رضي الله عنهما : أنّ رسولَ الله ﷺ مَرَّ بقبرَين ، فقال : ((إنَّهما ليُعذَّبان ، وما يُعَذَّبان في كبيرٍ ، بلى إنّه كبير ، أمّا أحدُهما فكان يَمشي بالنميمةِ ، وأما الآخرُ فكان لا يَستَتِرُ من بولِه)).

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ دو قبروں کے پاس سے گزرے اور فرمایا: انہیں عذاب دیا جا رہا ہے اور انہیں کسی بہت بڑی بات پر عذاب نہیں دیا جا رہا لیکن یہ گناہ (اللہ کے نزدیک) بہت بڑا تھا۔ ان میں سے ایک چغلیاں کیا کرتا تھا جبکہ دوسرا پیشاب (کے قطروں) سے احتیاط نہیں کرتا تھا۔ [صحیح۔ صحیح البخاری:218، صحیح مسلم:292، سنن أبی داؤد:20، جامع الترمذی:70سنن النسائی:2069، سنن ابن ماجہ:347، صحیح ابن خزیمۃ:55]

95 عن أنس رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : ((تنزَّهوا من البولِ ؛ فإنَّ عامةَ عذابِ القبر مِن البَولِ)).

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پیشاب (کے چھینٹوں) سے بچو کیونکہ زیادہ تر (لوگوں کو) عذابِ قبر پیشاب (کے چھینٹوں سے نہ بچنے کی وجہ) سے ہوگا۔ [صحیح لغیرہ۔ سنن الدارقطنی:469]

96 عن أبي بَكْرَةَ رضي الله عنه قال : بينما النبي ﷺ يمشي بيني وبين رجلٍ آخرَ ، إذْ أتى على قَبرَيْن ، فقال: ((إنَّ صاحِبَيْ هذَيْن القبرين يُعذَّبان ، فائتِياني بِجريدةٍ)). قال أبو بكرة: فاستَبَقْتُ أنا وصاحبي ، فأتيتُ بجَريدةٍ ، فشقَّها نصفين، فوضع في هذا القبر واحدةً ، وفي ذا القبرِ واحدةً ، قال: ((لعله يُخفَّفُ عنهما ما دامتا رَطْبَتَيْن ؛ إنّهما يعذَّبان بغير كبير؛ الغيبةِ والبولِ)).

سیدنا ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ میرے اور ایک دوسرے آدمی کے درمیان چل رہے تھے کہ آپ ﷺ دو قبروں کے پاس سے گزرے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”ان قبر والوں کو سزا دی جا رہی ہے تم میرے پاس ایک ٹہنی لے کر آؤ۔ ابوبکرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں ایک ٹہنی آپ ﷺ کے پاس لے کر آیا آپ ﷺ نے اس ٹہنی کو دو حصوں میں تقسیم کر کے ایک ٹہنی ایک قبر پر اور دوسری ٹہنی دوسری قبر پر گاڑھ دی اور فرمایا: جب تک یہ ٹہنیاں تر رہیں گی ان کے عذاب میں تخفیف ہوگی ان دونوں کو ایسے گناہ کی سزا دی جا رہی جن سے بچنا اتنا مشکل نہیں تھا ایک غیبت اور دوسری

چیز پیشاب ہے۔'' [حسن لغیرہ۔ مسند أحمد:35/5]

5-مَردوں کا حمام میں بغیر تہبند کے جانے پر وعید اور بیمار عورتوں کے علاوہ دیگر عورتوں کے حمام میں تہبند کے ساتھ جانے پر بھی وعید

97 حدیث عن أمّ الدرداء رضي الله عنها قالت: خرجتُ من الحمّام ، فلقيني النبيُّ ﷺ فقال: ((مِن أينَ يا أُمَّ الدرداء ؟)). فقلت: مِن الحمّام ، فقال: ((والذي نفسي بيده ما من امرأةٍ تَنزِعُ ثيابَها في غيرِ بيتِ أحدٍ من أمّهاتها ، إلا وهي هاتكةٌ كلَّ سترٍ بينها وبين الرحمنِ عزوجل)).

سیدہ ام درداء رضی اللہ عنہا فرماتی ہے ایک مرتبہ میں حمام (وہ جگہ جہاں غسل کا انتظام ہوتا لیکن پردہ وغیرہ کا اہتمام نہ ہوتا تھا۔ گھریلو غسل خانے اور ہمارے ہاں موجودہ معروف حمام مراد نہیں) سے نکلی میری ملاقات نبی اکرم ﷺ سے ہوئی تو آپ ﷺ نے پوچھا اے ام درداء کہاں سے آرہی ہو؟ میں نے جواب دیا حمام سے آرہی ہوں تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے جو عورت بھی اپنی امہات کے گھروں کے علاوہ کپڑے اتارتی ہے تو وہ اس پردے کو پھاڑنے والی ہے جو اللہ تعالیٰ اور اس کے درمیان ہے۔ [صحیح۔ مسند أحمد:361/6]

98 حدیث عن ابن عباسٍ رضي الله عنهما عن النبي ﷺ قال: ((مَن كان يؤمِنُ بالله واليومِ الآخرِ ؛ فلا يَدخلِ الحمامَ [إلا بمئزر] ، من كان يؤمن بالله واليومِ الآخرِ ؛ فلا يُدخِل حَليلَتَه الحمّام ، من كان يؤمنُ بالله واليومِ الآخرِ ؛ فلا يَشرَبِ الخمرَ ، مَن كان يؤمنُ باللهِ واليومِ الآخرِ ؛ فلا يَجْلِسُ على مائدةٍ يُشربُ عليها الخمرُ ، من كان يؤمنُ بالله واليومِ الآخرِ ، فلا يَخلُوَنَّ بامرأةٍ ليسَ بينَه وبينَها مَحرَم)).

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے (اسے چاہیے کہ) وہ تہبند کے بغیر حمام میں نہ جائے ، اور جس کا اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان ہے (اُسے چاہیے کہ) وہ اپنی بیوی کو حمام میں نہ لے جائے ، اور جس کا اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان ہے (اُسے چاہیے کہ) وہ

ہرگز شراب نہ پیئے، اور جس کا اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان ہے (اسے چاہیے کہ) وہ ایسے دستر خوان پر ہرگز نہ بیٹھے جس پر شراب پی جائے، اور جس کا اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان ہے (اسے چاہیے کہ) وہ کسی عورت کے ساتھ اس کے محرم کی عدم موجودگی میں علیحدگی اختیار نہ کرے۔ [صحیح لغیرہ ۔ طبرانی فی الکبیر:11462]

6- غسل جنابت میں بغیر کسی عذر کے تاخیر پر وعید

99 عن عمّار بن ياسر رضي الله عنه ؛ أنّ رسول الله ﷺ قال : ((**ثلاثةٌ لا تَقْرَبُهُمُ الملائكةُ : جيفةُ الكافِرِ ، والمتَضَمِّخُ بالخَلُوقِ ، والجُنُبُ ؛ إلّا أنْ يتوضّأ**)).

سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''تین چیزیں ایسی ہیں کہ جن کے پاس رحمت کے فرشتے نہیں آتے ① کافر کی لاش ② زعفران کی خوشبو استعمال کرنے والا ③ وہ جنبی آدمی جو وضو بھی نہیں کرتا۔'' [حسن لغیرہ۔ سنن أبی داؤد:4180]

7- وضوء کو خوب اچھی طرح کرنے کی ترغیب

100 حدیث عن ابن عُمَر [عن أبيه] رضي الله عنهما عن النبي ﷺ في سؤال جبرائيل إياه عن الإسلام ، فقال: **((الإسلامُ أنْ تَشهدَ أن لا إلٰه إلا اللّٰهَ ، وأنّ محمدًا رسولُ اللّٰهِ ، وأنْ تقيمَ الصلاةَ ، وتُؤتِيَ الزكاةَ ، وتَحجَّ وتَعتَمِرَ ، وتَغتسلَ من الجنابةِ ، وأن تُتِمَّ الوُضوء ، وتصومَ رمضانَ)). قال : فإذا فعلتُ ذلک فأنا مسلم؟ قال : ((نعم)). قال : صَدَقْتَ**

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت جبرائیل علیہ السلام نے (انسانی شکل میں آکر) رسول اللہ ﷺ سے اسلام کے متعلق سوال کیا تو نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسلام یہ ہے کہ تو اس بات کی گواہی (صدقِ دل سے) دے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی حقیقی معبود نہیں اور بے شک محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے (آخری) رسول ﷺ ہیں، اور تو (پانچ وقت کی فرض) نماز قائم کرے حج وعمرہ کرے، اور غسل جنابت کرے، اور یہ کہ تو اچھی طرح وضو کو مکمل کرے اور رمضان المبارک کے روزے رکھے۔ تو انہوں نے عرض کی کہ اگر میں یہ اعمال کروں تو کیا میں مسلمان ہوں گا؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہاں، حضرت جبرائیل نے عرض کی: آپ ﷺ نے سچ فرمایا۔ [صحيح۔ صحيح ابن خزيمة:1]

101 حدیث عن أبي هريرة رضي الله عنه قال سمعت خليلي رسولَ الله ﷺ يقول: **((تَبلغُ الحِليةُ مِنَ المؤمنِ حَيثُ يَبلغُ الوُضوءُ)).**

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے اپنے خلیل محمد رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: کہ (جنت میں) مؤمن کو (جنتی) زیور وہاں تک پہنایا جائے گا جہاں تک اس کے وضوء کا پانی (اس کے جسم پر) پہنچا تھا۔

[صحيح۔ صحيح مسلم:246، سنن النسائی:149]

102 حدیث عن أبي الدرداء رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : **((أنا أوّلُ من يُؤْذَنُ له بالسجودِ يومَ القِيامة، وأنا أولُ من يرفع رأسَه ؛ فَأنْظرُ بين يَدَيَّ ، فَأعرفُ أمتي مِن بَينِ الأمم ، ومن خَلْفي مِثلُ ذلک، وعن يميني مِثلُ ذلک ، وعن شِمالي مِثلُ ذلک)). فقال رجل : كيف تَعرف أمّتک يا رسولَ اللّٰه من بين الأمم ، فيما بين نوحٍ إلى أمّتک ؟ قال : ((هم غُرٌّ مُحجّلون ، مِن أثرِ الوُضوء ، ليس لأحد ذلک**

غيرِهم، وأعرفُهم أنهم يؤتون كُتُبهم بأيمانهم، وأعرفهم تسعى بين أيديهم ذريتهم (وأعرفهم بنورهم يسعى بين أيديهم وبأيمانهم)).

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''قیامت کے دن سب سے پہلے مجھے سجدہ کرنے کی اجازت دی جائے گی اور سب سے پہلے اپنا سر بھی میں ہی اٹھاؤں گا میں اپنے آگے، پیچھے، دائیں اور بائیں دیکھوں گا اور اپنی امت کو دوسری امتوں کے درمیان ہونے کے باوجود پہچان لوں گا تو ایک آدمی نے سوال کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ اپنی امت کو دوسری امتوں کے درمیان سے کس طرح پہچان لیں گے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پہلی بات وضو کرنے کی وجہ سے ان کی پیشانیاں روشن اور ہاتھ پاؤں چمک رہے ہوں گے اور یہ چیز دوسری امتوں میں نہیں ہوگی (اس وجہ سے میں انہیں پہچان لوں گا) دوسری بات ان کو ان کا نامہ اعمال دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا اس وجہ سے میں انہیں پہچان لوں گا تیسری بات ان کی روشنی اور نور ان کے آگے ہوگا جس وجہ سے میں انہیں پہچان لوں گا۔

[صحيح لغيره۔ مسند أحمد:199/5]

103 عن أبي هريرة ؛ أن رسول الله ﷺ قال: ((إذا توضأ العبدُ المسلمُ أو المؤمنُ ، فغَسَلَ وجْهَه ؛ خَرَجَ من وجهه كلُّ خطيئةٍ نظر إليها بعينيه مع الماء، أو مع آخر قَطْرِ الماءِ ، فإذا غَسَلَ يَدَيْه خَرجَ من يَدَيْه كلُّ خطيئةٍ كان بَطَشَتْها يداه مع الماء، أو مع آخرِ قَطْرِ الماء، فإذا غسل رجلَيْهِ خرجت كل خطيئة مَشَتْها رجلاه مع الماء أو مع آخرِ قَطْرِ الماء ، حتى يخرجَ نَقِياً من الذنوب)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک مومن آدمی جب وضو کرتے ہوئے اپنا چہرہ دھوتا ہے تو پانی کے ساتھ اس کے وہ تمام گناہ جو اس کی آنکھوں سے سرزد ہوئے ہوں وہ ختم ہو جاتے ہیں۔ پھر جب وہ دونوں ہاتھ دھوتا ہے تو وہ تمام گناہ جو اس کے ہاتھ سے سرزد ہوئے ہیں وہ ختم ہو جاتے ہیں اس کے بعد جب وہ اپنے دونوں پاؤں دھوتا ہے تو وہ تمام گناہ جن کو کرتے ہوئے اس آدمی نے پاؤں استعمال کیے تھے وہ ختم ہو جاتے ہیں (یہاں تک کہ جب وہ وضو سے فارغ ہوتا ہے تو) وہ گناہوں سے بالکل پاک صاف ہو جاتا ہے۔

[صحيح۔ مالك في الموطا:32/1، صحيح مسلم:244، جامع الترمذي:2]

104 عن عثمان بن عفان قال : قال رسول الله ﷺ : ((من توضأ فأحسنَ الوضوءَ ؛ خَرجتْ خطاياه

من جَسدِه ، حتى تخرجَ من تحتِ أظفاره)). وفي رواية : أن عثمان توضأ ، ثم قال: رأيت رسولَ اللّٰه ﷺ توضأ مثل وُضوئي هذا ، ثم قال: ((من توضأ هكذا ؛ غُفِرَله ما تقدم من ذنبه ، وكانت صلاتُه ومَشيُه إلى المسجدِ نافلةً)).

سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جوشخص اچھی طرح وضو کرے تو اس کے جسم سے گناہ جھڑ جاتے ہیں یہاں تک کہ ناخنوں کے نیچے سے بھی نکل جاتے ہیں۔ایک دوسری روایت میں ہے کہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے وضو کیا اور فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنے اس وضو کی طرح وضو کرتے ہوئے دیکھا (وضو مکمل کرنے کے) بعد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ جس نے اس طرح (اچھے طریقے سے) وضو کیا تو اس کے سابقہ گناہ معاف کردیئے جائیں گے اور مسجد کی طرف چل کر آنا اور نماز ادا کرنا اس کے لیے مزید اجر وثواب کا باعث ہوگا۔

[صحیح۔ صحیح مسلم:245]

105 حدیث: أنه [أتي بِطَهورٍ وهو جالسٌ على (المقاعدِ) ف] توضأ ، فأحسَنَ الوُضوءَ ، [ثم قال: رَأيتُ النبيَّ ﷺ يتوضأ وهو في هذا المجلسِ ، فأحُسَنَ الوُضوءَ]، ثم قال : ((من تَوضأ مِثلَ وُضوئي هذا، ثم أتى المسجدَ، فَركعَ ركعتين ، ثم جَلس ؛ غُفِرَله ما تقدم من ذنبه)). قال : وقال رسول اللّٰه ﷺ : ((لا تغتروا)).

سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ مقاعد نامی جگہ میں بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ کے پاس وضو کا پانی لایا گیا تو انہوں نے بڑے اچھے طریقے سے وضو کیا پھر کہنے لگے میں نبی مکرم ﷺ کو ایک مرتبہ دیکھا کہ آپ ﷺ نے اسی جگہ وضو کیا اور ارشاد فرمایا: جوکوئی بھی میرے اس وضو جیسا وضو کرے پھر مسجد میں آئے اور دو رکعات نماز ادا کرے پھر بیٹھ جائے تو اللہ تعالیٰ اس کے سابقہ گناہ معاف فرمادیتے ہیں۔ [صحیح۔ صحیح البخاری:6433]

106 حدیث: عنه أيضاً ؛ أنه دعا بماءٍ فتوضأ ثم ضَحكَ ، فقال لأصحابه : ألا تسألوني ما أضحكني ؟ فقالوا: ما أضحكك يا أمير المؤمنين ؟ قال : رأيتُ رسولَ اللّٰه ﷺ توضأ كما توضأتُ ، ثم ضحك فقال: ((ألا تسألوني : ما أضحَكَكَ ؟ !)). فقالوا: ما أضحكك يا رسول اللّٰه ؟ فقال : ((إن العبد إذا دعا بوَضوءٍ

، فغسلَ وجْهَه ؛ حَطَّ اللّٰه عنه كلَّ خطيئةٍ أصابَها بِوجهِه ، فإذا غسل ذراعَيْهِ كان كذلك، وإذا طَهَّر قَدَمَيْهِ كان كذلك ››.

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ پانی منگوا کر وضو فرمایا پھر ہنسے اور اپنے ساتھیوں سے کہا: کیا تم مجھ سے پوچھو گے نہیں کہ کس چیز نے مجھے ہنسایا؟ ساتھیوں نے کہا اے امیر المؤمنین! فرمائیے کہ کس چیز نے آپ کو ہنسایا؟ تو سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کہ میں نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے وضو کی طرح وضو فرمایا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہنسے اور فرمایا (اے صحابہ رضی اللہ عنہم!) کیا تم مجھ سے ہنسنے کا سبب نہیں پوچھو گے؟ تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کس چیز نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہنسایا؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ جب بندہ وضو کرتا ہے تو چہرہ دھونے سے چہرے کے سارے گناہ اللہ جھاڑ دیتا ہے، جب دونوں ہاتھوں کو دھوتا ہے تو ہاتھوں سے سرزد ہونے والے گناہ جھڑ جاتے ہیں، اور جب اپنے قدم دھوتا ہے تو پاؤں سے سرزد ہونے والے گناہ جھڑ جاتے ہیں۔

[صحيح لغيره۔ مسند أحمد:58/1، مسند البزار:421]

107 حدیث: عن عَمرو بن عَبَسَة السُّلَمِي رضي اللّٰه عنه قال : كنت وأنا في الجاهلية أظنُّ أن الناس على ضلالةٍ ، وأنهم ليسوا على شيءٍ ، وهم يعبدون الأوثانَ ، فسمعتُ برجلٍ في مكةَ يُخبر أخباراً ، فقعدتُ على راحلتي ، فقدِمتُ عليه ، فإذا رسول اللّٰه ﷺ۔ فذكر الحديث إلى أن قال،۔ فقلت: يا نبي اللّٰه ! فالوُضوءُ، حدثني عنه ؟ فقال : ((ما منكم رجل يُقَرِّبُ وَضوءه ، فيُمَضْمِضُ ويستنشق فَيَنْتَثِرُ ؛ إلا خرَّتْ خطايا وجهِه من أطرافِ لحيتِهِ مع الماءِ ، ثم يغسل يديه إلى المِرفَقَين ؛ إلا خَرَّت خطايا يديه من أنامِلِه مع الماءِ، ثم يَمسَحُ رأسَهُ ؛ إلا خَرَّت خطايا رأسِه من أطراف شعرِه مع الماء ، ثم يغسل رجليه إلى الكعبين ؛ إلا خَرَّت خطايا رجليه من أنامِلِه مع الماء ، فإن هو قام فصلى، فحمد اللّٰه تعالى ، وأثنى عليه ومَجَّدَه بالذي هو له أهلٌ ، وفرَّغَ قلبَه للّٰه تعالى ؛ إلاّ انصرفَ من خطيئته [كهَيْئَتِهِ] يومَ وَلَدَتْه أُمُّه)).

سیدنا عمرو بن عبسہ السلمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں زمانہ جاہلیت میں لوگوں کو گمراہ سمجھتا تھا وہ کسی (قابلِ اعتماد) دین پر نہ تھے اور بتوں کی عبادت کیا کرتے تھے میں نے ایک آدمی کے متعلق سنا کہ وہ مکہ میں رہائش پذیر ہیں اور (دین) کی باتیں کرتے ہیں میں نے مکہ کا سفر کیا تو وہ (آدمی) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے (میں اسلام لے آیا) میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے وضو کے

بارے میں سوال کیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے جو کوئی بھی کلی کرتا ہے اور ناک میں پانی ڈال کر اُسے اچھی طرح جھاڑتا (صاف) کرتا ہے تو اس کے چہرے کے تمام گناہ ختم ہو جاتے ہیں پھر وہ اپنے ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھوتا ہے تو اس کے ہاتھوں حتیٰ کہ انگلی کے پُورے کے گناہ بھی پانی کے ساتھ ہی ختم ہو جاتے ہیں پھر وہ اپنے سر کا مسح کرتا ہے تو اس کے سر کے گناہ پانی کے ساتھ ہی ختم ہو جاتے ہیں پھر وہ پاؤں دھوتا ہے تو اس کے پاؤں کے گناہ بھی ختم ہو جاتے ہیں پھر اگر وہ نماز پڑھتا ہے، اللہ کی حمد وثنا اور بزرگی بیان کرتا ہے کہ جس بزرگی کا وہ (اللہ) اہل ہے اور وہ اپنی تمام تر توجہ اللہ کی طرف مرکوز کر دیتا ہے تو وہ گناہوں سے اس طرح صاف ہو جاتا ہے کہ جس طرح آج ہی اُسے اس کی والدہ نے جنم دیا۔ [صحیح۔ صحیح مسلم:832]

108 عن أبي مالك الأشعريّ رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ: ((الطُّهور شَطْرُ الإيمان ، والحمدُ لله تملأُ الميزان، وسبحان الله والحمدُ لله تملآن ـ أو تَمْلأُ ـ ما بين السماء والأرضِ ، والصلاة نورٌ ، والصدقةُ بُرهانٌ ، والصبرُ ضِياءٌ ، والقرآنُ حُجّةٌ لك أو عليك ، كُلُّ الناس يَغدو، فبائعٌ نفسه . فمعتقُها أو مُوبقُها)).

سیدنا ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: صفائی ایمان کا حصہ ہے اور ''الحمد لله'' کہنا اعمال کے وزن والے ترازو کو بھر دیتا ہے اور ''سبحان الله'' اور ''الحمد لله'' کہنا زمین وآسمان کے درمیانی خلا کو بھر دیتے ہیں۔ نماز نور اور صدقہ (بچاؤ کی) دلیل ہے اور صبر کرنا روشنی ہے۔ اور قرآن تیرے حق میں گواہی دے گا (اگر اس کے احکامات پر عمل ہوگا) یا پھر تیرے خلاف گواہی دے گا (اگر اس پر عمل نہ ہوگا) ہر شخص صبح کرتا ہے اور اپنی جان کو بیچنے والا ہے یا تو اس جان کو (اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت وفرمانبرداری کر کے) جہنم سے آزاد کروانے والا ہے یا پھر (نافرمانی کر کے) جان کو ہلاک کرنے والا ہے۔ [صحیح۔ صحیح مسلم:223، جامع الترمذی:3517، سنن ابن ماجہ:280]

109 عن عقبةَ بن عامرٍ عن النبي ﷺ قال: ((ما مِن مسلمٍ يتوضّأُ فيُسبغُ الوُضوء، ثم يقومُ في صلاتِه، فَيَعلَمُ ما يقولُ ، إلا انفتَلَ وهو كيوم وَلَدَتْه أمه ......)). الحديث

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو مسلمان بھی خوب اچھی طرح وضو کر کے نماز پڑھے

اور جو وہ نماز میں پڑھ رہا ہے اسے اس کی سمجھ بوجھ بھی ہو تو وہ (نماز پڑھ کر گناہوں سے اس طرح پاک صاف ہوگا) جس طرح وہ آج ہی پیدا ہوا ہے۔

[صحیح۔ صحیح مسلم:234، سنن أبی داؤد:169، سنن ابن ماجه: 470، مستدرك حاكم399/2]

110 حدیث عن ابن عباس قال : قال رسول الله ﷺ : ((أتاني الليلةَ رَبِّي [في أحسن صورة] قال : يا محمد! أتدري فِيمَ يختصم الملأُ الأعلى ؟ قلتُ : نعم؛ في الكفّارات والدّرجاتِ ، ونَقْلِ الأقدام للجماعاتِ ، وإسباغِ الوضوء في السَّبَرات، وانتظارِ الصلاةِ بعد الصلاةِ، ومن حافظ عليهِنَّ عاشَ بخيرٍ ، وماتَ بخيرٍ ، وكان من ذنوبه كيوم ولدته أمه)).

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے خواب میں اپنے رب کا بہت ہی احسن صورت میں دیدار ہوا تو اللہ تعالیٰ نے مجھ سے پوچھا اے محمد ﷺ! کیا آپ ﷺ کو معلوم ہے کہ معزز و مکرم فرشتے کس چیزوں میں بحث و مباحثہ کر رہے ہیں؟ میں نے جواب دیا جی ہاں مجھے معلوم ہے وہ ایسی چیزوں میں بحث کر رہے ہیں جو گناہوں کے کفارے اور بلندی درجات کا باعث بنتی ہیں اور وہ قدم جو باجماعت نماز کی ادائیگی کے لیے اٹھتے ہیں اور ایسے اوقات میں کامل وضو کرنا جن اوقات میں انسان وضو کرنا نہیں چاہتا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا (فرشتے) ان چیزوں کے ثواب میں بحث کر رہے ہیں جو کوئی بھی ان اعمال کی حفاظت کرے گا بڑی ہی خوش و خرم زندگی گزارے گا اور اس کی وفات بڑی ہی اچھی حالت میں ہوگی اور وہ گناہوں سے اس طرح پاک ہوگا جس طرح آج ہی پیدا ہوا ہے۔ [صحیح لغیرہ۔ جامع الترمذی:3234]

111 حدیث عن أبي أيوب قال : سمعتُ رسول الله ﷺ يقول: ((مَن توضّأ كما أُمِرَ ، وصلى كما أُمِرَ ؛ غُفِرَ له ما قدَّم من عمل)).

سیدنا ابوایوب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جس نے کتاب وسنت کے احکام کے مطابق وضو کر کے نماز پڑھی تو اس کے سابقہ گناہوں کو معاف کر دیا جائے گا۔

[حسن،صحیح۔ سنن النسائی:144، سنن ابن ماجه:1396، صحیح ابن حبان:1039]

8-وضو کی حفاظت اور تجدیدِ وضو کی ترغیب

112 عن ثَوبانَ رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : ((استقيموا وَلَنْ تُحصُوا ، واعلَموا أنّ خيرَ أعمالِكم الصلاةُ ، ولَنْ يحافظَ على الوضوءِ إلا مُؤمنٌ)).

سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: صراطِ مستقیم پر قائم رہو اور تم (صراطِ مستقیم پر ثابت قدم رہنے کا) پورا حق کبھی ادا نہ کرسکو گے، اور اچھی طرح جان لو کہ تمہارے اعمال میں سے سب سے بہتر عمل نماز ہے اور وضو کی حفاظت ایک مؤمن ہی کرسکتا ہے۔ [صحيح لغيره۔ سنن ابن ماجه:277، مستدرك حاكم 130/1]

113 عن أبي هريرة رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : ((لولا أنْ أشُقَّ على أمتي لأمرتُهم عند كل صلاة بوضُوء ، ومع كلِّ وضُوءٍ بسواكٍ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر مجھے یہ ڈر نہ ہوتا کہ میں (ایسا کرکے) اپنی اُمت کو مشقت میں ڈال دوں گا تو میں انہیں ہر نماز کے لیے (نیا) وضو کرنے اور ہر وضو کے ساتھ مسواک کرنے کا حکم دیتا۔ [حسن، صحيح۔ مسند أحمد:460/2]

114 عن عبدالله بن بريدة عن أبيه رضي الله عنهما قال: أصبحَ رسولُ الله ﷺ يوماً فدعا بلالاً، فقال: ((يا بلال! بِمَ سبقتني إلى الجنّة ؟ إنِّيْ دخلتُ البارحةَ الجنّةَ فسمعت خَشخَشَتكَ أمامي؟)). فقال بلالٌ: يا رسول الله! ما أذّنتُ قَطُّ إلا صلّيتُ ركعتين ، وَمَا أَصَابني حَدَثٌ قط إلا توضّأت عنده. فقال رسول الله ﷺ: ((بهذا)).

سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن صبح رسول اللہ ﷺ نے سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کو بلایا اور ان سے پوچھا کہ اے بلال رضی اللہ عنہ! وہ کونسی ایسی چیز ہے جس کی بنیاد پر تم جنت کی طرف مجھ سے سبقت لے گئے؟ بے شک میں گزشتہ رات جنت میں داخل ہوا تو میں نے تمہارے چلنے کی آواز اپنے آگے سنی تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے جواب دیا اے اللہ کے رسول ﷺ! میں نے جب بھی اذان دی تو دو رکعت نماز پڑھی اور جب بھی میں بے وضو ہوا تو میں نے فوراً وضو کرلیا تو رسول اللہ ﷺ

نے ارشاد فرمایا: یہی وہ عمل ہے (جس کی وجہ سے میں نے جنت میں تمہارے قدموں کی آہٹ اپنے آگے آگے سنی)۔

[صحيح ـ صحيح ابن خزيمة:1209]

9- جان بوجھ کر وضوء کے آغاز میں بسم اللہ نہ پڑھنے پر وعید

115 عن أبي هريرة رضي الله عنه ـ قال : قال رسول الله ﷺ : ((**لا صلاة لِمَنْ لا وُضوءَ لَه وَلا وُضُوءَ لِمَنْ لم يذكُرِ اسمَ اللهِ عليهِ**)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کا وضو نہ ہو اس کی نماز (قبول) نہیں ہوتی اور جس نے وضو کرتے ہوئے (جان بوجھ کر) بسم اللہ نہ پڑھی اس کا وضو نہیں ہوتا۔

[حسن لغيره ـ مسند أحمد:418/2، سنن أبي داؤد:101، سنن ابن ماجه:399، مستدرك حاكم:146/1]

10- مسواک کی ترغیب اور فضیلت

116 عن أبي هريرة رضي الله عنه ؛ أنّ رسول الله ﷺ قال: ((لَوْلا أنْ أشُقَّ على أُمتي لأمرتُهم بالسِّواك مع كلِّ صلاةٍ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر مجھے یہ ڈر نہ ہوتا کہ میں (ایسا کر کے) اپنی اُمت کو مشقت میں ڈال دوں گا تو میں انہیں ضرور ہر نماز کے ساتھ مسواک کرنے کا حکم دے دیتا۔

[صحیح۔ صحیح البخاری:887، صحیح مسلم:252]

117 عن ابن عمرَ عن النبي ﷺ قال:((عليكم بالسواك ؛ فإنه مَطْيَبَةٌ لِلْفَمِ ، مَرْضَاةٌ للرّب تبارك وتعالى)).

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: مسواک اہتمام سے کیا کرو کیونکہ یہ منہ کی صفائی کرتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کا باعث ہے۔ [صحیح۔ مسند أحمد:108/2]

118 عن شُرَيح بن هانيء قال : قلتُ لعائشةَ رضي الله عنها : بأيِّ شيء كان يبدأ النبي ﷺ إذا دَخل بيْته ؟ قالت: بالسواك.

شریح بن ھانی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے عرض کیا کہ نبی ﷺ گھر میں داخل ہونے کے بعد سب سے پہلے کیا کیا کرتے تھے؟ تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: آپ ﷺ سب سے پہلے مسواک کیا کرتے تھے۔

[صحیح۔ صحیح مسلم:253]

119 عن ابن عباسٍ رضي الله عنهما قال: كان رسول الله ﷺ يصلّي بالليل رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ، ثم ينصرفُ فيستاك.

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رات میں (قیام اللیل) دو دو رکعت کر کے ادا فرماتے پھر فارغ ہو کر مسواک کیا کرتے۔ [صحیح لغیرہ۔ سنن ابن ماجہ:288]

120 حدیث عن أنس رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ ﷺ : ((**لقد أُمِرْتُ بالسواک حتی خشیتُ أن أُدْرَدَ**)).

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے اس قدر اہتمام سے مسواک کرنے کا (کثرت سے) حکم دیا گیا کہ مجھے دانتوں کے گرنے کا اندیشہ لاحق ہو گیا۔ [حسن لغیرہ۔ طبرانی فی الأوسط:6522]

121 حدیث عن علي رضي الله عنه أنه أمرَ بالسواك، وقال : قال رسول الله ﷺ : ((**إن العبدَ إذا تَسَوَّکَ ثم قامَ يُصلي ، قام الملکُ خَلفه ، فَيَستَمعُ لقراءتِه ، فيدنو منه۔ أو كلمة نحوها۔ حتى يضعَ فاه على فِيه ، فما يخرجُ من فيه شيء من القرآنِ إلا صارَ في جوفِ الملَكِ ، فَطَهِّروا أفواهكم للقرآن**)).

سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ مسواک کا حکم دیا اور فرمانے لگے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب انسان مسواک کر کے نماز کی ادائیگی کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو ایک فرشتہ اس کے پیچھے کھڑا ہو کر اس کی قراءت سنتا ہے اور وہ فرشتہ اس انسان کے مزید قریب ہو جاتا ہے یہاں تک کہ اپنا منہ اس قراءت کرنے والے کے منہ پر رکھ دیتا ہے اس پڑھنے والے کے منہ سے جو بھی قرآن کے الفاظ نکلتے ہیں وہ اس فرشتے کے پیٹ میں داخل ہو جاتے ہیں تو اس قرآن کریم کے لیے اپنے منہ کو پاک وصاف رکھو (خوب مسواک کیا کرو)۔ [حسن۔ مسند البزار:496، سنن ابن ماجہ: 291]

11- وضو میں انگلیوں کے خلال کی ترغیب اچھی طرح سے وضو نہ کرنے اور انگلیوں کا خلال نہ کرنے پر وعید

حدیث 122 عن أبي أيوب الأنصاري رضي الله عنه قال ...... رسول الله ﷺ : ((**حبَّذا المتخلِّلون من أمتي......**)).

سیدنا ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت کے وہ لوگ کس قدر اچھے ہیں جو دوران وضو خلال والی جگہوں (ہاتھ اور پاؤں کی انگلیوں اور داڑھی) میں خلال کرتے ہیں۔

[حسن لغیرہ۔ مسند أحمد:416/5]

حدیث 123 قد رُوي عن النبي ﷺ أنه قال : ((**ويلٌ للأعقابِ وبطونِ الأقدامِ من النارِ**)).

نبی مکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: دوران وضو جس شخص کی ایڑی اور قدم کا نچلا حصہ خشک رہا تو ایسی ایڑی اور قدم کے نچلے حصے کے لیے ہلاکت ہے۔ [صحیح ۔ جامع الترمذی:41، صحیح ابن خزیمۃ:163]

حدیث 124 عن رفاعة بن رافع ؛ أنّه كان جالساً عند النبي ﷺ فقال: ((**إنّها لا تتمُّ صلاةٌ لأحدٍ حتى يُسبِغَ الوضوءَ كما أمرَ اللهُ ، يَغسِلُ وجهَهُ ويَدَيهِ إلى المِرفقين ، ويمسح برأسِه ورجليه إلى الكعبين**)).

سیدنا رفاعۃ بن رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ نبی ﷺ کی خدمت میں بیٹھے تھے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کسی کی نماز اس وقت تک مکمل نہیں ہوتی جب تک کہ وہ اللہ کے حکم کے مطابق اپنا وضو اچھی طرح مکمل نہ کرلے (یعنی) اپنا چہرہ اور کہنیوں تک بازو دھوئے، سر کا مسح کرے اور ٹخنوں سمیت پاؤں دھوئے۔ [صحیح ۔ سنن ابن ماجہ:460]

حدیث 125 عن أبي روح الكُلاعي رضى الله عنه قال : صلّى بنا نبيُّ اللهِ ﷺ صلاةً فقرأ فيها بسورةِ (الروم) ، فلُبِّس عليه بعضُها ، فقال: ((**إنما لَبَّسَ علينا الشيطانُ القراءةَ من أجلِ أقوامٍ يأتون الصلاةَ بغيرِ وضوءٍ ، فإذا أتيتم الصلاةَ ، فأحسنوا الوضوء**)).وفي رواية: **فتردَّدَ في آيةٍ ، فلما انصرفَ قال : ((إنه لُبِّسَ علينا القرآنُ ؛ أقواماً منكم يصلُّون معنا لا يُحسنون الوضوء ، فَمَنْ شهدَ الصلاةَ معنا فليُحسِنِ الوضوء))**.

ابو روح الکلاعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی اور سورۃ روم کی تلاوت کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر تلاوت خلط ملط ہوگئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شیطان نے ان لوگوں کی وجہ سے ہماری قراءت میں شبہ ڈال دیا جو بغیر وضو کے نماز کے لیے آتے ہیں جب تم ادائیگی نماز کے لیے آؤ تو خوب اچھی طرح وضو کیا کرو۔ ایک روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر دورانِ نماز قراءت خلط ملط ہوگئی تو نماز سے سلام پھیرنے کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یقیناً تم میں سے کچھ لوگ اچھی طرح سے وضو کو مکمل کیے بغیر ہی ہمارے ساتھ نماز پڑھنے کے لیے آجاتے ہیں، لہٰذا جو ہمارے ساتھ نماز پڑھنے کے لیے آئے اُسے چاہیے کہ خوب اچھی طرح سے وضو کو مکمل ضرور کرلیا کرے۔

[حسن۔ مسند أحمد471/3]

12- وضو کے بعد کیے جانے والے اذکار کی ترغیب

126 صحیح عن عُمَرَ بنِ الخطاب رضي الله عنه عن النبي ﷺ قال: ((ما منكم من أحدٍ يتوضأ، فَيُبلِغُ أو فَيسبغُ الوضوء، ثم يقولُ: (أشهدُ أنْ لا إله إلا اللّه وحدَهُ لا شريك له، وأشهد أنّ محمداً عبدُه ورسوله)؛ إلَّا فُتحَتْ له أبوابُ الجنةِ الثمانيةِ، يدخل مِن أيِّها شاء)). ورواه الترمذي كأبي داود، وزاد: ((اللهم اجْعَلْني من التَّوابين، واجْعَلني من المتطهرين)). الحديث

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی شخص بھی خوب اچھی طرح وضو کرنے کے بعد یہ دعاء پڑھے (اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ) ''میں گواہی دیتا ہوں اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی حقیقی معبود نہیں وہ یکتا ہے، اور اس کا کوئی شریک نہیں اور بے شک محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں'' تو اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیے جاتے ہیں کہ جس دروازے سے چاہے جنت میں داخل ہو جائے۔ اور ترمذی نے اس حدیث کو اس اضافے کے ساتھ بیان کیا کہ (یہ بھی پڑھے)، (اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِی مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ) ''اے اللہ! مجھے بہت زیادہ توبہ کرنے والوں اور بہت زیادہ پاکیزگی و طہارت حاصل کرنے والوں میں سے بنادے۔'' [حسن۔ سنن أبی داؤد:169، جامع الترمذی:55]

127 عن أبي سعيدٍ الخدريّ رضي الله تعالى عنه قال : قال رسول الله ﷺ : ((من قرأ سورةَ (الكهف) كانت له نوراً إلى يومِ القيامةِ ، مِن مقامِه إلى مكة ، ومن قرأ عشرَ آياتٍ من آخرها ثم خرج الدجال ؛ لم يَضُرَّه ، ومن توضأ فقال : (سبحانک اللهم وبحمدِک ، أشهد أن لا إله إلا أنت، أستغفرک وأتوب إليک) ، كُتِبَ له في رَقٍ ، ثم جُعِلَ في طابعٍ، فلم يُكسَر إلى يومِ القيامةِ)).

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے سورۃ کہف پڑھی تو یہ سورت روز قیامت اس قدر روشنی کا باعث ہوگی جس قدر یہاں سے لے کر مکہ تک کا فاصلہ ہے اور جس نے اس سورت کی آخری دس آیات پڑھیں تو وہ فتنہ دجال سے محفوظ رہے گا اور جس نے وضو کیا پھر یہ دعا پڑھی ''سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وبحمْدِکَ اَشْھَدُ اَنْ لاَ اِلٰهَ اِلاَّ اَنْتَ اَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ'' تو اس دعا کو ایک ورق پر لکھ کر مہر لگا دی جاتی ہے۔(سیل بند کر دیا جاتا ہے) اور قیامت تک یہ مہر نہیں توڑی جائے گی۔ [صحیح ۔ طبرانی فی الأوسط:1478]

13-وضو کے بعد دو رکعت (تحیۃ الوضوء) پڑھنے کی ترغیب

128 عن أبي هريرة؛ أنّ رسول الله ﷺ قال لبلال: «يابلالُ! حَدِّثني بأرجى عملٍ عمِلته في الإسلام؛ فإني سمعتُ دَفَّ نعلَيك بين يَديَّ في الجنةِ». قال: ما عملتُ عملاً أرجى عندي من أنّي لم أتطهَّر طُهوراً في ساعةٍ من ليلٍ أو نهارٍ إلا صلّيتُ بذلك الطُّهورِ ما كُتب لي أنْ أصلي.

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدنا بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا اے بلال رضی اللہ عنہ! مجھے کوئی ایسا عمل بتلاؤ جو تم نے حالت اسلام میں کیا ہو اور تمھیں اس پر سب سے زیادہ اجر وثواب ملنے کی اُمید ہو۔ کیونکہ میں نے جنت میں اپنے آگے تمہاری جوتیوں کی چاپ سنی ہے۔ تو سیدنا بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: کہ مجھے اپنے اعمال میں سب زیادہ اجر وثواب کی امید اسی عمل پر ہے کہ میں نے دن یا رات کے کسی بھی لمحے جب بھی وضو کیا تو اس وضو کے لیے حسبِ توفیق اتنی نماز ضرور پڑھی جو میرے مقدر میں لکھی گئی تھی۔ [صحيح - صحيح البخاري: 1149، صحيح مسلم:2458]

129 عن عقبة بن عامرٍ رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: «ما من أحدٍ يتوضّأ فيُحسنُ الوُضوء، ويصلّي ركعتين، يُقبلُ بِقلبه ووجهه عليهما، إلا وَجَبتْ له الجنةُ».

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص بھی خوب اچھی طرح وضو کر کے دو رکعت نماز اس طرح ادا کرے کہ دل اور چہرے کے ساتھ خوب نماز کی طرف متوجہ ہو، تو اس کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے۔

[صحيح - صحيح مسلم:234، سنن أبي داؤد:906، سنن ابن ماجه:470، صحيح ابن خزيمة:222]

130 عن زيد بن خالد الجهني رضي الله عنه؛ أن رسول الله ﷺ قال: «مَن توضّأ فأحسنَ الوُضوءَ، ثم صلّى ركعتين، لا يسهو فيهما: غُفِرَله ما تقدم [من ذَنبِه]».

سیدنا زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص خوب اچھی طرح وضو کر کے دو رکعت اس طرح ادا کرے کہ نماز میں کوئی سہو (بھول) نہ ہو تو اس کے سابقہ گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

[حسن، صحيح۔ سنن أبي داؤد:905]

131 عن حُمرانَ مولى عثمانَ بنِ عفانَ رضي الله عنه أنه رأى عثمانَ بن عفانَ ـ رضي الله عنه ـ دعا بِوَضُوءٍ، فأفرَغ على يديه من إنائه، فغسلهما ثلاثَ مرَّاتٍ ، ثم أدخل يمينه في الوَضوء ، ثم تَمضمَضَ واستنشَقَ واستَنْثَرَ ، ثم غسل وجهه ثلاثاً ، ويديه إلى المِرفقين ثلاثاً ، ثم مسح برأسه ، ثم غسل رجليه ثلاثاً ، ثم قال: رأيتُ رسول الله ﷺ يتوضأ نحو وضُوئي هذا ، ثم قال: ((مَن توضّأ نَحوَ وُضوئي هذا ، ثم صلّى ركعتين لا يُحَدِّثُ فيهما نفسَه ؛ غُفِرله ما تقدّم من ذنبه)).

سیدنا حمران جو سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے غلام ہیں ان سے مروی ہے کہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ وضو کے لیے پانی منگوایا اور اپنے ہاتھوں پر پانی ڈال کر انہیں تین مرتبہ دھویا پھر کلی کی اور ناک میں پانی ڈال کر ناک کو اچھی طرح صاف کیا پھر تین مرتبہ اپنا چہرہ اور ہاتھ کہنیوں سمیت دھوئے پھر اپنے سر کا مسح کیا اور اپنے پاؤں تین مرتبہ دھو کر کہنے لگے میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ نے بالکل میرے وضو کرنے کی طرح وضو کیا اور فرمایا: جو کوئی بھی میرے اس وضو کی طرح وضو کرے پھر وہ پوری توجہ (بغیر اِدھر اُدھر کے خیال کیے) کے ساتھ دو رکعت نماز پڑھے تو اس کے تمام سابقہ گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔ [صحيح ـ صحيح البخاری:164، صحيح مسلم:226]

132 عن أبي الدرداء قال : سمعت رسول الله ﷺ يقول : ((مَن توضّأ فأحسن الوضوء ، ثم قام فصلّى ركعتين أو أربعاً . يشك سهل . يُحسِنُ فيهنَّ الذِكر والخشوع ، ثم استغفر الله ؛ غَفَرله)).

سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جس شخص نے خوب اچھی طرح سے وضو کر کے دو یا چار رکعت نماز اس طرح پڑھی کہ خوب اچھی طرح خشوع وخضوع کے ساتھ اچھی طرح سے نماز میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا اور پھر اللہ سے بخشش طلب کی تو اللہ اُسے معاف فرما دیتا ہے۔ [حسن۔ مسند أحمد:450/6]

نماز کی اہمیت، فضائل اور نماز چھوڑنے پر وعید

اسلام قبول کرنے کے بعد ہر مسلمان کا اولین فریضہ اقامتِ صلاۃ ہے۔ اسلام کے پانچ بنیادی ارکان میں سے دوسرا اور اہم رکن نماز ہے۔

نماز کی اہمیت:

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''((بُنِيَ الإسلامُ على خمسٍ ، شهادةِ أنْ لا إله إلا الله ، وأنّ محمدًا رسولُ الله ،وإقام الصلاةِ ، وإيتاء الزكاةِ ، وصومِ رمضان، وحجّ البيتِ)). اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے ① اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے علاوہ کوئی اور معبودِ برحق نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں ② نماز قائم کرنا ③ زکوٰۃ ادا کرنا ④ رمضان کے روزے رکھنا ⑤ بیت اللہ کا حج کرنا۔ [صحیح۔ صحیح البخاری :8 ، صحیح مسلم:16]

قرآن مجید میں متعدد مقامات پر نماز کی ترغیب دلائی گئی۔ اہمیت نماز کا اندازہ اس بات سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے کہ اسلام میں صرف نماز ہی وہ عمل ہے کہ جس کی پابندی کا حکم نابالغ بچوں کو بھی بلحاظِ تربیت دیا گیا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

((مُرُوْا صِبْيَانَكُمْ بِالصَّلَاةِ لِسَبْعِ سِنِيْنَ وَاضْرِبُوْهُمْ عَلَيْهَا لِعَشْرِ سِنِيْنَ))

''اپنے بچوں کو نماز کا حکم دو جب وہ سات سال کے ہوں اور جب وہ دس سال کے ہو کر بھی نماز نہ پڑھیں تو انہیں مارو۔'' [حسن۔ صحیح أبی داؤد: 466, 495]

نماز دین کا ستون اور جنت کی چابی ہے۔ اہمیت نماز کا اندازہ اس بات سے بھی سمجھ میں آتا ہے کہ تمام عبادات زمین پر فرض ہوئیں لیکن نماز واحد عبادت ہے جسے معراج کی رات آسمانوں پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بلوا کر فرض کا حکم نامہ دیا گیا۔

نماز اللہ کا قرب حاصل کرنے کا انمول ذریعہ اور ہمارے نبی ﷺ کی آنکھوں کی ٹھنڈک اور مومنوں کو غم و دکھ سے نجات دلانے والی عظیم الشان عبادت ہے۔ نماز ہی سے انسان مصائب اور پریشانیوں میں اللہ تعالیٰ کی مدد و نصرت کو پاتا ہے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

((یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَ الصَّلٰوةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ))

''اے ایمان والو! صبر اور نماز کے ذریعہ مدد چاہو، اللہ تعالیٰ صبر والوں کا ساتھ دیتا ہے۔''

[البقرہ: 153]

نماز ایک ایسی عبادت ہے کہ جس کا اہتمام سابقہ انبیاء و رسل علیہم السلام بھی کیا کرتے بلکہ اپنی اولاد کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے تھے۔ سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے فریاد کی:

((رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوةِ وَ مِنْ ذُرِّیَّتِیْ ۖ رَبَّنَا وَ تَقَبَّلْ دُعَآءِ))

''اے میرے پالنے والے! مجھے نماز کا پابند رکھ اور میری اولاد سے بھی، اے ہمارے رب میری دعا قبول فرما۔'' [ابراهیم: 40]

سیدنا اسماعیل علیہ السلام کی صفات حمیدہ بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

((وَ كَانَ یَاْمُرُ اَهْلَهٗ بِالصَّلٰوةِ وَ الزَّكٰوةِ ۠ وَ كَانَ عِنْدَ رَبِّهٖ مَرْضِیًّا))

''وہ اپنے گھر والوں کو برابر نماز اور زکوٰۃ کا حکم دیتا تھا، اور تھا بھی اپنے پروردگار کی بارگاہ میں پسندیدہ اور مقبول۔'' [مریم: 55]

رسول اللہ ﷺ کو مخاطب فرما کر اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

((وَ اْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَ اصْطَبِرْ عَلَیْهَا ؕ لَا نَسْـَٔلُكَ رِزْقًا ؕ نَحْنُ نَرْزُقُكَ ؕ وَ الْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوٰى))

''اپنے گھرانے کے لوگوں پر نماز کی تاکید رکھ اور خود بھی اس پر جما رہ، ہم تجھ سے روزی نہیں مانگتے، بلکہ ہم خود تجھے روزی دیتے ہیں، بہتر انجام پرہیزگاری ہی کا ہے۔'' [طٰہٰ: 132]

نماز جنت کی کنجی اور دنیا و آخرت میں کامیابی کی ضمانت ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

((قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ۙ○ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ ۙ○))

''یقیناً ایمان والوں نے فلاح حاصل کر لی۔ جو اپنی نماز میں خشوع کرتے ہیں۔'' [المومنون: 1,2]

اقامتِ صلاۃ رسول اللہ ﷺ کی سیرت کا نمایاں پہلو تھا، سفر ہوتا یا حضر، بیماری ہوتی یا تندرستی، امن وامان ہوتا یا حالتِ جنگ ہر حال اور کیفیت میں آپ ﷺ حفاظت نماز کا اہتمام فرماتے بلکہ اپنے آخری ایام میں بھی آپ ﷺ نے اقامت نماز کی خاص نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:

((اَلصَّلَاةَ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ))

''نماز کا خیال رکھنا اور اپنے غلاموں سے حسن سلوک کرنا۔'' [سنن ابن ماجه: 1625]

روزِ قیامت سب سے پہلے نماز کا سوال:

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ((أَوَّلُ ما يحاسبُ به العبدُ يومَ القيامةِ الصلاةُ، يُنظَرُ في صلاتِه ؛ فإنْ صَلَحَتْ فقد أفلحَ ، وإنْ فسدتْ خابَ وخَسِرَ)). قیامت والے دن انسان سے سب سے پہلا سوال نماز کا ہوگا اس کی نماز کو دیکھا جائے گا اگر وہ درست ہوئی تو یہ کامیاب ہوگا اور اگر یہ نماز درست نہ ہوئی تو اس (بے نماز) نے نقصان اور خسارہ اٹھایا۔ [صحیح لغیرہ۔ طبرانی فی الأوسط :1859]

فضائل نماز

① مسجد کی طرف جانے کی فضیلت:

سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ((مَن خرجَ من بيتِه متطهِّراً إلى صلاةٍ مكتوبةٍ ؛ فأجرُهُ كأجرِ الحاجِّ المُحرِمِ ، ومَن خرج إلى تَسبيحِ الضحى لا يُنصِبه إلا إياه ؛ فأجرُه كأجرِ المُعتَمِرِ، وصلاةٌ على أَثَرِ صلاةٍ ، لَا لَغْوَ بينهما كتابٌ في عِلِّيين)). جو شخص اپنے گھر سے وضو کر کے فرض نماز کے ارادہ سے نکلتا ہے تو اس کا ثواب احرام باندھ کر حج پر جانے والے (حاجی) کی طرح ہے اور جو شخص چاشت کی نماز کے لیے نکلتا ہے اور وہ صرف ان نفلوں کے لیے مشقت میں پڑا (یعنی خالصتاً نماز کے لیے نکلا اور ریا کاری یا اور کوئی غرض مقصود نہ تھی) تو اس کا ثواب عمرہ کرنے والے کی طرح ہے اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز اس طرح

پڑھنا کہ درمیان میں کوئی بیہودہ بات نہ ہو یہ ایسا عمل ہے کہ اس کا نام اہلِ جنت میں لکھا جاتا ہے۔

[حسن ۔ سنن أبی داؤد :558]

② اقامتِ صلاۃ شہداء وصدیقین کی معیت کا سبب:

سیدنا ابوحمید الساعدی رضی اللہ عنہ کی زوجہ ام حمید رضی اللہ عنہا نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگیں یا رسول اللّٰہ! إني أحِبُّ الصلاةَ معک؟ قال: ((قد علمتُ أنکِ تُحبّين الصلاةَ معي ، وصَلا تُکِ في بيتکِ خيرٌ من صَلا تِکِ في حُجرتِکِ ، وصَلا تُکِ في حُجرتِک خيرٌ من صَلا تِکِ في دارکِ، وصَلاتُکِ في دارِکِ خيرٌ من صَلا تِکِ في مسجدِ قومِکِ ، وصَلا تُکِ في مسجدِ قومِکِ خيرٌ من صَلاتِکِ في مسجدی)). قال: فأمَرَتْ ، فبُنِيَ لها مسجدٌ في أقصى شيىء من بيتها وأظلمِه ، وكانتْ تصلي فيه، حتى لَقِيَتِ اللّٰه عزوجل. اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ باجماعت نماز پڑھنے کو پسند کرتی ہوں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''میں جانتا ہوں کہ تم میری معیت میں نماز پڑھنا پسند کرتی ہو لیکن تمہارا اپنے گھر میں نماز ادا کرنا، حجرے میں نماز ادا کرنے سے بہتر ہے اور گھر میں نماز ادا کرنا محلے کی مسجد میں نماز ادا کرنے سے بہتر ہے اور محلے کی مسجد میں نماز ادا کرنا میری مسجد (نبوی) میں نماز ادا کرنے سے بہتر ہے۔ راوی حدیث فرماتے ہیں ام حمید رضی اللہ عنہا نے گھر میں جہاں اندھیری جگہ تھی وہاں مسجد بنانے کا حکم دیا اور وہاں مسجد بنا دی گئی پھر یہ وفات تک وہیں نماز پڑھتی رہیں۔

[حسن لغيره ۔ مسند أحمد :371/6 ، صحيح ابن خزيمة:1689، صحيح ابن حبان: 2214]

③ حفاظت نماز کی فضیلت:

سیدنا حنظلہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ''جس نے پانچ نمازوں کی ان کے رکوع وسجود اور ان کے اوقات پر محافظت کی اور اس بات کا یقین رکھا کہ یہ نمازیں اللہ کی طرف سے ہم پر فرض ہیں تو جنت اس پر واجب ہوگئی یا فرمایا اس پر آگ حرام ہوگئی۔ [حسن لغيره ۔ مسند أحمد :267/4]

④ اخلاص سے نماز پڑھنے کی فضیلت:

سیدنا ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: طہارت و پاکیزگی (اختیار کرنا) آدھا

ایمان ہے اور الحمد للہ (کہنا) اعمال کے ترازو کو بھر دیتا ہے اور سبحان اللہ و الحمد للہ (کہنا) زمین و آسمان کے درمیان خلا کو (اجر و ثواب سے) بھر دیتا ہے اور نماز (قبر و حشر میں) نور ہے اور صدقہ (ایمان کے لیے) دلیل ہے صبر کرنا روشنی ہے اور قرآن یا تو تیرے لیے دلیل ہے یا تیرے خلاف دلیل ہوگا (اگر اس پر عمل نہ کیا)۔

[صحیح۔ صحیح مسلم :223]

⑤ نماز کے سامنے دنیا و مافیہا کی حیثیت:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ایک قبر پر گزر ہوا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قبر والا کون ہے؟ لوگوں نے عرض کی فلاں شخص ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس وقت دو رکعتیں (اس قبر والے کو) تمہاری باقی ساری دنیا سے زیادہ پسند ہیں۔ [حسن، صحیح۔ طبرانی فی الأوسط :124، 920]

⑥ ۴۰ دن باجماعت نماز کی فضیلت:

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص چالیس دن اخلاص کے ساتھ اس طرح نماز پڑھے کہ تکبیر اولیٰ فوت نہ ہو تو اس کو دو قسم کی آزادی ملتی ہے ① جہنم سے آزادی ② نفاق سے آزادی۔

[حسن لغیرہ۔ جامع الترمذی :241]

⑦ فجر اور عشاء کی نماز جماعت سے پڑھنے کی فضیلت:

سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس شخص نے عشاء کی نماز جماعت سے پڑھی تو گویا اس نے آدھی رات تک قیام کیا اور جس شخص نے صبح کی نماز بھی جماعت سے پڑھی تو گویا اس نے تمام رات نماز پڑھی (قیام کیا)۔ [صحیح۔ مالك فی الموطا : 132/1 ، صحیح مسلم :656، سنن أبی داؤد: 555]

⑧ نمازِ فجر اور عصر کی فضیلت:

سیدنا ابو زہیر عمارہ بن رویبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: وہ شخص ہرگز جہنم میں داخل نہ ہوگا جو سورج نکلنے سے پہلے اور سورج غروب ہونے سے پہلے نماز پڑھتا ہو۔ یعنی فجر اور عصر۔

[صحیح۔ صحیح مسلم :634]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دن اور رات کے فرشتے صبح اور عصر کی نماز کے وقت اکٹھے ہو جاتے ہیں پھر فجر کے وقت جب فرشتے جمع ہوتے ہیں تو رات کے فرشتے آسمان کی طرف چڑھ جاتے ہیں اور دن کے فرشتے باقی رہتے ہیں اور وہ عصر کی نماز میں پھر اکٹھے ہو جاتے ہیں تو دن کے فرشتے آسمان کی طرف چڑھ جاتے ہیں اور رات کے فرشتے باقی رہ جاتے ہیں۔ تو ان سے ان کا رب سوال کرتا ہے۔ حالانکہ وہ ان کی حالت کو خوب جاننے والا ہے (اے فرشتو!) تم نے میرے بندوں کو کس حالت میں چھوڑا؟ فرشتے جواب دیتے ہیں جب ہم ان کے پاس گئے تو وہ نماز پڑھ رہے تھے اور جب ان کو چھوڑ کر آئے تو اس وقت بھی وہ نماز پڑھ رہے تھے اے اللہ! تو انہیں روزِ قیامت بخش دینا۔ [صحیح۔ صحیح البخاری :555، صحیح مسلم : 632، سنن النسائی : 485]

⑨ نمازِ فجر کے بعد ذکر و اذکار کی فضیلت:

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے فجر کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھی پھر بیٹھا اللہ کا ذکر کرتا رہا یہاں تک کہ سورج نکل آیا پھر دو رکعت نماز پڑھی تو اس کا ثواب ایک حج اور ایک عمرہ کے برابر ہوگا حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ بھی فرمایا: کہ پورا پورا (یعنی کامل ایک حج اور ایک عمرہ کا ثواب ملے گا)۔ [حسن لغیرہ۔ جامع الترمذی :586]

⑩ نماز بے حیائی سے روکتی ہے:

((اُتْلُ مَآ اُوْحِیَ اِلَیْکَ مِنَ الْکِتٰبِ وَ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ ؕ اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْکَرِ ؕ وَ لَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ ؕ وَ اللّٰہُ یَعْلَمُ مَا تَصْنَعُوْنَ))

”جو کتاب آپ کی طرف وحی کی گئی ہے اسے پڑھئے اور نماز قائم کریں، یقیناً نماز بے حیائی اور برائی سے روکتی ہے، بیشک اللہ کا ذکر بہت بڑی چیز ہے، تم جو کچھ کر رہے ہو اس سے اللہ خبردار ہے۔“

[العنکبوت: 45]

نماز سنت کے مطابق پڑھنے کی اہمیت

قبولیتِ عمل کے لیے اخلاص اور موافقتِ سنت بنیادی شروط ہیں اسی لیے رسول اللہ ﷺ نے صرف نماز پڑھنے

کا حکم نہیں دیا بلکہ سنت کے مطابق نماز پڑھنے کا حکم دیتے ہوئے فرمایا:

((صَلُّوْا كَمَا رَأَيْتُمُوْنِیْ أُصَلِّیْ))

''نماز اس طرح ادا کرو جس طرح تم مجھے ادا کرتے ہوئے دیکھتے ہو۔'' [صحیح۔ صحیح البخاری:63]

① رکوع وسجدہ درست نہ ہونے پر وعید:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص امام سے پہلے اپنا سر اُٹھاتا ہے اسے ڈرنا چاہیے کہ کہیں اللہ تعالیٰ اس کا سر گدھے کے سر جیسا نہ بنا دے یا اس کی شکل گدھے کی شکل جیسی نہ بنا دے۔ [صحیح ۔ صحیح البخاری :691 ، صحیح مسلم :427، سنن أبی داؤد :623، جامع الترمذی : 582 ، سنن ابن ماجه:961]

سیدنا ابو عبداللہ اشعری بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ رکوع اچھی طرح نہیں کر رہا تھا اور سجدہ بھی (اتنی جلدی جلدی) کر رہا ہے کہ گویا نماز میں ٹھونگیں مار رہا ہے تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر یہ (خدانخواستہ) اسی حالت پر مر گیا تو محمد ﷺ کی ملت (اسلام) پر نہیں مرے گا (اس لیے کہ اسلام کے فرائض اس نے پورے طور پر ادا نہیں کیے) پھر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ اس شخص کی مثال جو اچھی طرح رکوع نہیں کرتا اور سجدہ میں بھی ٹھونگیں مارتا ہے اس بھوکے شخص کی طرح ہے جو ایک دو کھجوریں کھائے وہ اس کی بھوک (کے دور کرنے میں) کیا فائدہ دے سکتی ہیں؟۔ [حسن ۔ طبرانی فی الأوسط :2691 ، مسند أبی یعلی الموصلی :7184، صحیح ابن خزیمة: 665]

بے نمازی کا انجام

جنت سے محرومی:

((فِیْ جَنّٰتٍ يَّتَسَآءَلُوْنَ ۙ○ عَنِ الْمُجْرِمِیْنَ ۙ○ مَا سَلَكَكُمْ فِیْ سَقَرَ○ قَالُوْا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّیْنَ ۙ○ وَ لَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِیْنَ ۙ○ وَ كُنَّا نَخُوْضُ مَعَ الْخَآئِضِیْنَ ۙ○ وَ كُنَّا نُكَذِّبُ بِيَوْمِ الدِّیْنِ ۙ○ حَتّٰۤی اَتٰىنَا الْيَقِیْنُ ؕ○ فَمَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشّٰفِعِیْنَ ؕ○))

''کہ وہ جنتوں میں (بیٹھے ہوئے) گناہ گاروں سے۔ سوال کرتے ہوں گے۔ تمہیں دوزخ میں کس چیز نے ڈالا۔ وہ جواب دیں گے کہ ہم نمازی نہ تھے۔ نہ مسکینوں کو کھانا کھلاتے تھے۔ اور ہم بحث

کرنے والے (انکاریوں) کا ساتھ دے کر بحث مباحثہ میں مشغول رہا کرتے تھے اور روزِ جزا کو جھٹلاتے تھے۔ یہاں تک کہ ہمیں موت آ گئی۔ پس انہیں سفارش کرنے والوں کی سفارش نفع نہ دے گی۔" [المدثر: 40 تا 48]

② ناقابل تلافی نقصان:

سیدنا نوفل بن معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کی ایک نماز بھی فوت ہوگئی وہ ایسا ہے کہ گویا اس کے گھر کے لوگ اور مال و دولت سب کچھ چھین لیا گیا ہو۔ [صحیح۔ صحیح ابن حبان :1466]

③ سنت کے مطابق نماز نہ پڑھنا ایسے ہی ہے کہ جیسے نماز پڑھی ہی نہیں۔

عن أبي هريرة رضي الله عنه : أنّ رجلاً دخلَ المسجدَ ورسولُ الله ﷺ جالسٌ في ناحيةِ المسجدِ، فصلّى، ثم جاء فسلّم عليه، فقال له رسول الله ﷺ : ((وعليک السلامُ ، ارجعْ فَصَلِّ،؛ فإنَّک لم تُصَلِّ)). فصلَّى، ثم جاء فسلَّم ، فقال : ((وعليک السلامُ ، فارجعْ فَصَلِّ ؛ فإنک لم تصلِّ)). فصلّى ، ثم جاء فسلَّم، فقال : ((وعليک السلامُ ، فارجعْ فَصَلِّ ؛ فإنک لم تصلِّ)). فقال في الثانية أو في التي تليها: علِّمْني يا رسول الله، فقال : ((إذا قمتَ إلى الصلاةِ ، فأسْبِغِ الوضوء ، ثم استَقْبِلِ القبلةَ فكَبِّر ، ثم اقرأْ ما تيسَّر معک من القرآن، ثم اركعْ حتى تطمئِنَّ راكعاً ، ثم ارفعْ حتى تَستَوِيَ قائماً ، ثم اسجدْ حتى تَطمئن ساجداً، ثم ارفع حتى تطمئن جالساً، ثم اسجد حتى تطمئن ساجداً، ثم ارفع حتى تطمئن جالساً، ثم افعل ذلک في صلاتک كلها)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص مسجد میں داخل ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں ایک طرف تشریف فرما تھے، اس نے نماز پڑھی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر سلام کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کا جواب دیا اور ارشاد فرمایا، واپس لوٹ کر نماز پڑھو تم نے نماز نہیں پڑھی۔ وہ نماز پڑھ کر پھر حاضر ہوا اور سلام کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے "وعلیک السلام" فرما کر ارشاد فرمایا۔ واپس جا کر پھر نماز پڑھو تم نے نماز نہیں پڑھی۔ چنانچہ وہ نماز پڑھ کر پھر حاضر خدمت ہوا اور سلام کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام

کا جواب دے کر پھر ارشاد فرمایا دوبارہ نماز پڑھ کر آؤ تم نے نماز نہیں پڑھی۔ اس شخص نے دوسری بار یا تیسری بار عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھ کو (نماز کا طریقہ) سکھلا دیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم نماز کا ارادہ کرو تو اچھی طرح وضو کرو پھر قبلہ کی طرف رخ کر کے **اللہ اکبر** کہو پھر حسب استطاعت قرآن پاک کی تلاوت کرو پھر رکوع اطمینان (وقار) اور سکون کے ساتھ کرو پھر رکوع سے اٹھ کر بالکل سیدھے کھڑے ہو جاؤ پھر اسی طرح سجدہ اطمینان وسکون کے ساتھ کرو پھر سجدہ سے سر اٹھا کر اطمینان وسکون کے ساتھ بیٹھ جاؤ پھر اسی طرح پوری نماز پڑھو۔ [صحیح ۔ صحیح البخاری :757 ، صحیح مسلم :397، سنن أبی داؤد :856، جامع الترمذی : 303 ، سنن النسائی:1054، سنن ابن ماجه:1060]

5

نماز کا بیان

1- اذان دینے کی ترغیب اور اس کے فضائل

133 عن أبي هريرة رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ :« **لو يعلم الناسُ ما في النداءِ والصفِّ الأولِ، ثم لم يجدوا إلا أنْ يَسْتَهِموا عليه ؛ لا ستهموا، ولو يعلمون ما في التَّهجيرِ؛ لا ستَبَقوا إليه، ولو يعلمون ما في العَتَمةِ والصبحِ؛ لأتوهما ولو حَبْواً** ».

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ اذان دینے اور پہلی صف میں کھڑا ہونے کا کتنا اجر و ثواب ہے تو انہیں اس کے لیے قرعہ اندازی بھی کرنا پڑتی تو اس کے (حصول کے لیے) لوگ قرعہ اندازی ضرور کریں۔ اور اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ (نمازِ ظہر کے لیے) دوپہر کی گرمی میں چل کر (مسجد) آنے کا کتنا اجر و ثواب ہے تو وہ اس کی طرف دوڑتے ہوئے آئیں اور اگر انہیں عشاء اور فجر کی نماز کے اجر و ثواب کا علم ہو جائے تو وہ ان نمازوں کی ادائیگی کے لیے پہنچ کر رہیں اگرچہ انہیں گھٹنوں کے بل گھسٹ گھسٹ کر ہی کیوں نہ (مسجد) آنا پڑے۔ [صحیح۔ صحیح البخاری :615، صحیح مسلم:437]

134 عن البراءِ بن عازبٍ رضي الله عنه ؛ أن نبيَّ اللهِ ﷺ قال : « **إن الله وملائكته يصلُّون على الصفِ المُقَدَّمِ، والمؤذِّنُ يُغفرُله مدى صوتِه ، ويُصَدِّقُه من سمعه مِن رَطب ويابسٍ، وله** [مثل] **أجر من صلّى معه** ».

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: یقیناً اللہ تعالیٰ پہلی صف والوں پر رحمت نازل فرماتا ہے اور اس کے فرشتے ان کے لیے دعائے مغفرت کرتے ہیں۔ اور جہاں تک مؤذن کی آواز جاتی ہے وہاں تک اس کی

مغفرت کر دی جاتی ہے۔اور ہر خشک وتر چیز اس کی اذان (کے کلمات) سن کر تصدیق کرتی ہے اور ان تمام لوگوں کی نماز کا مؤذن کو بھی اجر ملتا ہے جنہوں نے اس کے ساتھ (اس کی اذان پر) نماز پڑھی۔

[صحیح لغیرہ۔ مسند أحمد :284/4، سنن النسائی:646]

135 عن أبي هريرة رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : **((إذا نودىَ بالصلاةِ أدبرَ الشيطانُ وله ضُراطٌ؛ حتى لا يسمعَ التأذِينَ، فإذا قُضِي الأذانُ أقبلَ ، فإذا ثُوِّبَ أدبرَ ، فإذا قُضِيَ التثويبُ أقبلَ، حتى يخطُرَ بين المرءِ ونفسِه ، يقولُ : اذكُرْ كذا ، اذكر كذا، لِما لم يكنْ يَذْكُر من قَبلُ ، حتى يَظَلَّ الرجلُ مايدرى كم صلّى))**.

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب نماز کے لیے اذان دی جاتی ہے تو شیطان گوز مارتا (ہوا خارج کرتا) ہوا بھاگتا ہے یہاں تک کہ اتنی دور چلا جاتا ہے کہ جہاں اذان کی آواز نہ پہنچ سکے پھر جب اذان ختم ہو جاتی ہے تو واپس آ جاتا ہے پھر جب اقامت کہی جاتی ہے تو بھاگ جاتا ہے اور اقامت پوری ہونے کے بعد پھر واپس آ کر لوگوں کے دلوں میں وسوسے ڈالنے لگتا ہے، کہتا ہے فلاں بات یاد کرو، فلاں کام یاد کرو، ایسی ایسی باتیں یاد دلاتا ہے کہ جو (نمازی کو) پہلے یاد تک نہ تھیں یہاں تک (وسوسے ڈالتا رہتا ہے) کہ آدمی کو یہ خیال تک نہیں رہتا کہ اس نے کتنی رکعتیں پڑھی ہیں (اور کتنی باقی ہیں)۔ [صحیح۔ مالك فی المؤطا:69/1، صحیح البخاری:608، صحیح مسلم:389، سنن أبی داؤد:516، سنن النسائی:670]

136 عن معاوية رضي الله عنه قال : سمعتُ رسول الله ﷺ يقول : **((المؤذّنون أطولُ الناسِ أعناقاً يومَ القيامةِ))**.

سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: قیامت کے دن مؤذنوں کی گردنیں تمام لوگوں سے زیادہ اونچی ہوں گی۔ [صحیح۔ صحیح مسلم :387]

137 عن ابن أبي أوفى رضي الله عنه ؛ أن النبي ﷺ قال: **((إن خيارَ عبادِ اللهِ الذين يراعون الشمسَ والقمرَ والنجومَ لذكرِ اللهِ))**.

سیدنا ابن اَبی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کے بہترین بندے وہ ہیں جو اللہ کے ذکر کے لیے سورج، چاند، اور ستاروں کا خیال رکھتے ہیں۔ [حسن لغیرہ۔ مستدرك حاكم :51/1، مسند البزار]

138 وعن أنس بن مالكٍ رضي الله عنه قال : **سمع النبي ﷺ رجلاً وهو في مَسيرٍ له يقول : ((الله أكبر الله أكبر)، فقال نبيُّ الله ﷺ : ((على الفطرة)). فقال : (أشهد أن لا إله إلا الله). قال: ((خرجَ من النارِ)). فاستَبَقَ القومُ إلى الرَّجُلِ، فاذا راعِي غنمٍ حَضَرتْه الصلاةُ فقام يؤذِّن.**

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر میں ایک آدمی کو 'اللّٰہ اکبر اللّٰہ اکبر'' کہتے ہوئے سنا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا (اس کا یہ کلمہ) فطرت پر ہے۔ پھر اس شخص نے کہا 'اشھدأن لا إله إلا الله' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ جہنم سے آزاد ہو گیا (اتنا سنا تھا کہ) لوگ اس شخص کی طرف دوڑ پڑے تو دیکھا کہ بکریوں کا ایک چرواہا نماز کا وقت ہونے پر اذان دے رہا تھا۔ [صحیح۔ صحيح ابن خزيمة :399، صحيح مسلم:382]

139 عن أبي هريرةَ رضي الله عنه قال: **كنا مع رسول الله ﷺ ، فقام بلالٌ ينادي، فلما سكت، قال رسول الله ﷺ: ((مَن قال مثلَ هذا يقيناً دخلَ الجنةَ)).**

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کہ سیدنا بلال رضی اللہ عنہ نے اذان کہنی شروع کی جب سیدنا بلال رضی اللہ عنہ نے اذان مکمل کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے یقینِ قلب سے ان کلمات کو پڑھا وہ جنت میں داخل ہوگا۔ [صحیح۔ سنن النسائی :679، صحيح ابن حبان:1665]

140 عن عقبةَ بنِ عامرٍ رضي الله عنه قال: سمعت رسول الله ﷺ يقول : ((**يَعجَبُ ربُّك من راعي غنمٍ في رأس شَظيَّةٍ للجبلِ ، يُؤذِّن بالصلاةِ ، ويصلّي، فيقول الله عزوجل : انظروا إلى عبدي هذا يؤذِّنُ ويقيمُ الصَّلٰوةَ يخافُ مني ؛ قد غفرتُ لعبدي، وأدخلتُه الجنةَ**)).

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: تمہارا رب بکریوں کے اس چرواہے پر تعجب کرتا (خوش ہوتا) ہے جو پہاڑ کی چوٹی پر (اکیلا ہونے کے باوجود) نماز کے لیے اذان کہتا ہے اور نماز ادا کرتا ہے، اللہ عزوجل فرماتا ہے: میرے اس بندے کی طرف دیکھو تو سہی جو نماز کے لیے اذان اور اقامت کہتا ہے

(اور) صرف مجھ ہی سے ڈرتا ہے، یقیناً میں نے اپنے بندے کو معاف کر کے جنت میں داخل کر دیا۔

[صحیح۔ سنن أبی داؤد : 1203، سنن النسائی : 666]

141 حدیث نبوی عن ابن عمر رضي الله عنهما ؛ أن النبي ﷺ قال : ((**من أذَّن اثْنتيْ عشرةَ سنة، وجبتْ له الجنة، وكُتِبَ له بتأذينه في كل يوم ستون حسنةً ، وبكل إقامةٍ ثلاثون حسنةً**)).

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے بارہ سال اذان دی اس کے لیے جنت واجب ہوگئی اور اس کے لیے روزانہ ہر اذان پر ساٹھ نیکیاں اور ہر اقامت پر تیس نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں۔

[صحیح لغیرہ۔ سنن ابن ماجہ:728 ، سنن الدارقطنی : 240/1،مستدرك حاكم : 204/1]

142 حدیث نبوی عن سلمان الفارسي رضي الله تعالى عنه قال : قال رسول الله ﷺ: ((**إذا كان الرجل بأرضِ قِيٍّ، فحانت الصلاةُ، فليتوضأ، فإنْ لم يجد ماءً فليتيمّم، فإنْ أقام؛ صلّى معه مَلَكاه ، وإنْ أذنَ وأقام؛ صلى خلفه من جنود الله مالا يُرى طرفاه**)).

سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوئی آدمی جب کسی چٹیل میدان میں ہو اور نماز کا وقت ہو جائے تو اسے چاہیے کہ وضو کرے اگر پانی میسر نہ ہو تو تیمم کر لے۔ پھر اگر وہ (اکیلا ہونے کے باوجود) اقامت کہہ کر نماز پڑھے تو اس کے ساتھ اس کے فرشتے نماز پڑھتے ہیں اور اگر وہ اذان دے اور اقامت کہہ کر نماز پڑھے تو اس کے پیچھے اللہ کے (فرشتوں کے) ایسے لشکر نماز پڑھتے ہیں کہ جن کے کناروں کا احاطہ کرنا ممکن نہیں۔

[صحیح۔ المصنف لعبد الرزاق : 1955]

2-اذان کا جواب دینے کی ترغیب، اس کا طریقہ اور اذان کے بعد پڑھی جانیوالی دعا کا بیان

143 عن أبي سعيد الخُدري رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : **((إذا سمعتُم المؤذنَ ، فقولوا مثلَ ما يقولُ المؤذنُ))**.

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم مؤذن کی آواز سنو تو جیسے وہ کہہ رہا ہے تم بھی کہو۔ [صحیح۔ صحیح البخاری: 611، صحیح مسلم: 383 ، سنن أبی داؤد : 522، جامع الترمذی : 208، سنن النسائی : 673 ، سنن ابن ماجه : 720]

144 عن عبدالله بن عمرو بن العاصَ رضي الله عنهما أنّه سمع النبي ﷺ يقول: **((إذا سمعتم المؤذنَ فقولوا مثلَ ما يقولُ ، ثم صلُّوا عليَّ ؛ فإنه من صلى عليَّ صلاةً صلّى الله [عليه] بها عشراً، ثم سلُوا الله لي الوسيلةَ ؛ فإنها منزلةٌ في الجنةِ لا تنبغي إلا لعبدٍ من عباد الله، وأرجو أنْ أكون أنا هو ، فمَن سأل [الله] لي الوسيلة حلّت له الشفاعةُ))**.

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جب تم مؤذن کی آواز سنو تو جیسے وہ کہے تم بھی اسی طرح کہو پھر مجھ پر درود پڑھو، یقیناً جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھا تو اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ رحمت نازل فرماتا ہے، پھر میرے لیے اللہ تعالیٰ سے وسیلہ طلب کرو۔ بلاشبہ وسیلہ جنت میں ایک منزل (مرتبہ) کا نام ہے جو اللہ کے کسی ایک بندے کو ملے گی اور مجھے امید ہے کہ وہ (خوش نصیب) میں ہی ہونگا۔ جس شخص نے میرے لیے اللہ تعالیٰ سے وسیلہ کی دعا کی وہ (روزِ قیامت) میری شفاعت کا حق دار ہوگیا۔

[صحیح۔ صحیح مسلم : 384، سنن أبی داؤد : 523، سنن النسائی : 678]

145 عن عمر بن الخطاب رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ: **((إذا قال المؤذِن : (اللّٰهُ أكبرُ اللّٰهُ أكبر)، فقال أحدكم: (اللّٰهُ أكبرُ اللّٰهُ أكبر)، ثم قال: (أشهدُ أنْ لا إله إلا اللّٰه)، قال: (أشهدُ أنْ لا إله**

إلا اللّٰه)، ثم قال: (أشهدُ أنَّ محمدًا رسولُ اللّٰه)، قال: (أشهدُ أنَّ محمدًا رسولُ اللّٰه)، ثم قال: (حيَّ على الصلاةِ) ، قال: (لا حول ولا قوةَ إلا باللّٰه) ، ثم قال: (حيَّ على الفلاح)، قال : (لا حولَ ولا قوةَ إلا باللّٰه)، ثم قال : (اللّٰهُ أكبرُ اللّٰهُ أكبر)، قال: (اللّٰهُ أكبرُ اللّٰهُ أكبر)، ثم قال: (لا إله إلا اللّٰه)، قال: (لا إله إلا اللّٰه) مِن قلبه ؛ دخل الجنةَ)).

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب مؤذن کہے (اللّٰه أكبرُ اللّٰه أكبر)تو تمہارا سننے والا بھی کہے (اللّٰه أكبرُ اللّٰه أكبر)اور جب مؤذن کہے(أشهدُ أنْ لا إله إلا اللّٰه)تو سننے والا بھی کہے (أشهدُ أنْ لا إله إلا اللّٰه) پھر مؤذن کہے(أشهدُ أنَّ محمدًا رسولُ اللّٰه) اور یہ بھی کہے(أشهدُ أنَّ محمدًا رسولُ اللّٰه) پھر مؤذن کہے(حيَّ على الصلاةِ) اور یہ کہے(لا حولَ ولا قوةَ إلا باللّٰه) ،(برائی سے بچنے کی اور نیکی کرنے کی توفیق اللہ کے بغیر ممکن نہیں) پھر مؤذن کہے(حيَّ على الفلاح) اور یہ کہے(لا حولَ ولا قوةَ إلا باللّٰه) پھر مؤذن کہے (اللّٰه أكبرُ اللّٰه أكبر) اور یہ بھی کہے (اللّٰهُ أكبرُ اللّٰهُ أكبر) پھر مؤذن کہے(لا إله إلا اللّٰه)اور یہ بھی کہے(لا إله إلا اللّٰه) اور یہ سب کچھ دل کی گہرائی سے کہے تو جنت میں جائے گا۔

[صحیح۔ صحيح مسلم: 385 ، سنن أبي داؤد : 527، سنن النسائي : 674]

146 عن جابر بن عبداللّٰه رضي اللّٰه عنه أن رسول اللّٰه ﷺ قال: ((مَنْ قال حين يسمعُ النداءَ: (اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ ، وَالصَّلاةِ الْقَائِمَةِ، آتِ مُحَمَّدًا الْوَسِيلَةَ وَالْفَضِيلَةَ، وَابْعَثْهُ مَقاماً مَّحْمُودًا الَّذِيْ وَعَدْتَّه)؛ حَلَّتْ له شفاعتي يوم القيامة)).

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ جو شخص اذان سن کر یہ دعا پڑھے: (اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ ، وَالصَّلاةِ الْقَائِمَةِ، آتِ مُحَمَّدًا الْوَسِيلَةَ وَالْفَضِيلَةَ، وَابْعَثْهُ مَقاماً مَّحْمُودًا الَّذِيْ وَعَدْتَّه). ''اے اللہ! اس مکمل دعوت اور کھڑی ہونیوالی نماز کے رب، محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ (جنت کا عالی مقام) اور فضیلت عطا فرما اور انہیں اس مقامِ محمود پر فائز فرما جس کا تو نے ان سے وعدہ فرمایا ہے، تو اس کے لیے (جو یہ دعا پڑھے) قیامت کے دن میری شفاعت واجب ہوگئی۔'' [صحیح۔ صحيح البخاري :614، سنن أبي داؤد: 529، جامع الترمذي : 211 ، سنن النسائي : 680، سنن ابن ماجه : 722]

147 عن سعد بن أبي وقاصٍ رضي الله عنه عن رسول الله ﷺ قال: ((من قال حين يَسمَعُ المؤذنَ : (وَأَنَا أَشْهَدُ أنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ ، رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا، وَبِالْإِسْلَامِ دِيْنًا، وَبِمُحَمَّدٍ ﷺ رَسُوْلاً)؛ غفر الله له ذنوبَه)).

سیدنا سعد بن اَبی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے مؤذن کی اذان سن کر یہ دعا پڑھی(وَأَنَا أَشْهَدُ أنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ ، رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا، وَبِالْإِسْلَامِ دِيْنًا، وَبِمُحَمَّدٍ ﷺ رَسُوْلًا) ''میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور بے شک محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں، میں اللہ کے پروردگار ہونے پر، اسلام کے دین ہونے پر اور محمد ﷺ کے رسول ہونے پر راضی ہوں، تو اللہ اس کے گناہوں کو معاف فرما دیتا ہے۔

[صحیح۔ صحیح مسلم :386، جامع الترمذی: 210، سنن النسائی: 679 ، سنن ابن ماجه : 721، سنن أبی داؤد:525]

148 عن أبي هريرةَ رضي الله عنه قال : كنّا مع رسولِ الله ﷺ ، فقام بلالٌ ينادي، فلمّا سكت، قال رسول الله ﷺ : ((مَن قال مِثلَ ما قال هذا يقيناً دخل الجنة)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (ایک مرتبہ) ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے، تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور اذان دینے لگے جب اذان مکمل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے بلال رضی اللہ عنہ کی طرح کلمات یقینِ کامل سے کہے (یعنی اذان کا جواب دیا) تو وہ شخص جنت میں جائے گا۔

[صحیح۔ سنن النسائی : 674، صحیح ابن حبان : 1665، مستدرك حاكم : 204/1]

149 عن عبدالله بن عمرو رضي الله عنهما: أنّ رجلاً قال : يا رسولَ الله ! إن المؤذّنين يَفضُلونَنا. فقال رسول الله ﷺ : ((قلْ كما يقولون، فإذا انتهيتَ فَسَلْ ؛ تُعطَه)).

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! یقیناً اذان دینے والے تو اجر وثواب میں ہم سے آگے بڑھ گئے تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مؤذن جیسا کہتے ہیں تو بھی ویسا ہی کہہ (یعنی اذان کا جواب دے) پھر اذان کا مکمل جواب دینے کے بعد اللہ سے مانگ تیری مُراد پوری ہوگی۔

[حسن، صحیح۔ سنن أبی داؤد : 524، صحیح ابن حبان : 295، نسائی فی عمل الیوم واللیلة : 44]

150 حدیث عن ابن عباس رضي الله عنهما قال : قال رسول الله ﷺ : ((سلوا الله لي الوسيلة، فإنه لم يسألها لي عبدٌ في الدنيا ؛ إلا كنتُ له شهيدًا أو شفيعاً يوم القيامة)).

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ سے میرے لیے (مقام) وسیلہ طلب کرو، کیونکہ جس شخص نے دنیا میں میرے لیے یہ (مقام وسیلہ) طلب کیا تو میں قیامت کے دن اس کے حق میں (ایمان کی) گواہی دوں گا یا اللہ کے ہاں اس کی سفارش کروں گا۔ [حسن۔ طبرانی فی الأوسط : 633، 637]

3-اقامت کہنے کی ترغیب

151 حدیث عن أبي هريرة رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : ((إذا نودي بالصلاة أدبر الشيطانُ وله ضُرطٌ ؛ حتى لا يسمعَ التأذينَ، فإذا قُضِي الأذانُ أقبلَ، فإذا ثُوِّبَ أدبر ......)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب نماز کے لیے اذان دی جاتی ہے تو شیطان گوز مارتا (ہوا خارج کرتا) ہوا بھاگتا ہے یہاں تک کہ اتنی دور چلا جاتا ہے کہ جہاں اذان کی آواز نہ پہنچ سکے پھر جب اذان ختم ہو جاتی ہے تو واپس آ جاتا ہے پھر جب اقامت کہی جاتی ہے تو بھاگ جاتا ہے۔ [صحیح۔ مالك فی المؤطا: 69/1، صحیح البخاری:608، صحیح مسلم:389، سنن أبی داؤد: 516، سنن النسائی:670]

152 حدیث عن جابرٍ رضي الله عنه ؛ ألنبي ﷺ قال:((إذا ثُوِّبَ بالصلاةِ فُتحتْ أبوابُ السماءِ، واستُجيبَ الدعاءُ)).

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب نماز کے لیے اقامت کہی جاتی ہے تو آسمان کے دروازوں کو کھول دیا جاتا ہے اور دعا قبول کی جاتی ہے۔ [صحیح لغیرہ۔ مسند أحمد: 342/3]

4-اذان کے بعد بغیر کسی عذر کے مسجد سے باہر نکلنے پر وعید

153 عن أبی هريرة رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : ((**لا يسمعُ النداءَ في مسجدي هذا ثم يخرج منه إلا لحاجة، ثم لا يرجع إليه إلا منافق**)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے میری اس مسجد (مسجد نبوی) میں اذان سنی اور بغیر کسی ضرورت کے مسجد (نبوی) سے باہر نکل گیا اور پھر لوٹ کر نہ آئے تو وہ منافق ہی ہو سکتا ہے۔

[حسن، صحیح۔ طبرانی فی الأوسط:3842،3854]

154 عن عثمان بن عفان رضي الله عنه قال : **قال رسول الله من أدركه الاذانُ فی المسجد ثم خرج لم يخرج لحاجةٍ ، وهو لا يريد الرجعة فهو منافق .**

سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص مسجد میں ہو اور اذان ہو جائے پھر وہ بغیر کسی عذر کے مسجد سے باہر جائے اور واپس آ کر نماز پڑھنے کا اس کا ارادہ بھی نہ ہو تو وہ منافق ہے۔

[صحیح لغیرہ۔ سنن ابن ماجہ:734]

5-اذان اور اقامت کے درمیانی وقت میں دعا کرنے کی ترغیب

155 صحیح عن أنس بنِ مالك رضي الله عنه أن رسول الله ﷺ قال: ((**الدعاءُ بين الأذان والإقامة لا يُردُّ**)).**وفي روايةٍ (فادعوا)**

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اذان اور اقامت کے درمیانی وقت میں کی گئی دعا (کبھی) رد نہیں ہوتی اور ایک روایت میں ہے لہٰذا اس وقت میں (خوب) دعا کیا کرو۔

[**صحیح لغیرہ**۔ سنن أبی داؤد: 521، جامع الترمذی : 212، صحیح ابن خزیمة :426، صحیح ابن حبان: 1694]

156 صحیح عن سهل بن سعد رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ: ((**ساعتان تُفتح فيهما أبوابُ السماء ، وقلّما تُرَدُّ على داعٍ دعوته ؛ عند حضور النِّداءِ ، والصفِّ في سبيل الله**)).

سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دو اوقات ایسے ہیں کہ جن میں آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور بہت کم ایسا ہوتا ہے کہ دعا کرنے والے کی اس وقت دعا رد کی جائے ① اذان اور اقامت کے درمیانی وقت ② جہاد فی سبیل اللہ کیلئے صف بندی کے وقت۔

[**صحیح لغیرہ**۔ سنن أبی داؤد : 2540، صحیح ابن خزیمة :419، صحیح ابن حبان :1716]

157 صحیح عن عبدالله بن عمرو رضي الله عنهما: أنّ **رجلاً قال : يا رسولَ الله ! إنّ المؤذنين يَفْضُلوننا ؟ فقال رسول الله** ﷺ : ((**قُلْ كما يقولون، فإذا انتهيتَ فَسَلْ تُعْطَه**)).

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کی اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! یقیناً اذان دینے والے تو اجر وثواب میں ہم سے آگے بڑھ گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مؤذن جیسا کہتے ہیں تو بھی ویسا ہی کہہ (یعنی اذان کا جواب دے) پھر اذان کا مکمل جواب دینے کے بعد اللہ سے مانگ تیری مراد پوری ہوگی۔

[**صحیح**۔ سنن أبی داؤد: 524، صحیح ابن حبان:295، نسائی فی عمل الیوم واللیلة:44]

6- جہاں ضرورت ہو وہاں مسجد بنانے کی ترغیب

158 عن عثمانَ بنِ عفان رضي الله عنه أنه قال عند قول الناس فيه حين بنى مسجدَ رسولِ الله ﷺ: إنكم أكثرتُم، وإنّي سمعتُ رسولَ الله ﷺ يقول: ((مَن بنى مسجداً [قال بُكير: حسبتُ أنّه قال:] يبتغي به وجهَ الله. بنى الله له بيتاً في الجنة)).

سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے جب مسجد نبوی کی تعمیر نو کروائی تو کچھ لوگ باتیں (اعتراض) کرنے لگے تو اس وقت سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ فرمانے لگے تم بہت باتیں کر رہے ہو حالانکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے" جو کوئی بھی اللہ کی رضا کے لیے مسجد بنوائے اللہ تعالیٰ ایسے آدمی کے لیے جنت میں ایک محل بنائے گا۔

[صحیح۔ صحیح البخاری : 450، صحیح مسلم :533]

159 عن جابر بن عبدالله رضي الله عنه ؛ أن رسول الله ﷺ قال: ((مَن حَفَر ماءً لم يَشْرَبْ منه كبِدٌ حرّى من جِن، ولا إنسٍ ، ولا طائرٍ؛ إلا آجرَه الله يومَ القيامةِ ، ومَن بنى مسجداً كمَفْحص قَطاةٍ أو أصغرَ ؛ بنى الله له بيْتًا في الجنةِ)).

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:" جس کسی نے بھی کنواں وغیرہ کھدوایا (لوگوں کی سہولت کے لیے پانی مہیا کیا) کوئی جن، انسان اور پرندہ وغیرہ جسے پیاس لگی ہو وہ وہاں سے پانی پیئے تو اللہ تعالیٰ روز قیامت ایسے آدمی کو بہت بڑا اجر (ثواب) عطا فرمائے گا اور جس نے ایک گھونسلے یا اس سے بھی چھوٹی مسجد بنوائی (مسجد میں حصہ وغیرہ ڈالنے کی طرف اشارہ ہے) تو اللہ تعالیٰ اس کا گھر جنت میں بنائے گا۔

[صحیح۔ صحیح ابن خزیمة: 1292، سنن ابن ماجه : 734، مسند أحمد : 241/1]

160 عن عبدِ الله بنِ عمرو رضي الله عنهما قال: قال رسول الله ﷺ : ((من بنى لله مسجداً ؛ بنى الله له بيتاً في الجنة أوسَع منه)).

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:" جو کوئی اللہ کے لیے مسجد بنوائے تو اللہ تعالیٰ

ایسے شخص کے لیے جنت میں اس مسجد سے بہت ہی زیادہ وسیع اور شاندار محل بنائے گا۔

[حسن لغیرہ۔ مسند أحمد : 221/2]

161 عن أبي هريرة رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : **((إنّ مما يَلْحَقُ المؤمنَ من عمله وحسناتِه بعد موتِه ، علماً علَّمه ونَشَرَه ، أو ولداً صالحاً تركه، أو مصحفاً ورَّثه، أو مسجداً بناه، أو بيتاً لابنِ السبيلِ بناه، أو نهراً أجراه، أو صدقةً أخرجها من مالِه ، في صحتِه وحياتِه، تلحقُه من بعد موتِه))**.

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''بے شک ایک مؤمن کو فوت ہو جانے کے بعد جن اشیاء کا ثواب ملتا رہتا ہے وہ یہ ہیں ① وہ علم جو کسی کو سکھلایا اور اس کی نشر و اشاعت کی ② نیک اولاد ③ قرآن مجید جو ورثہ میں چھوڑ گیا ④ مسجد اور مسافر خانہ بنوایا ⑤ نہر وغیرہ جاری کروا گیا ⑥ صحت والی زندگی میں صدقہ کیا۔

[حسن۔ سنن ابن ماجه: 242، صحيح ابن خزيمة : 2490]

7- مسجد کی صفائی، اس کو پاک رکھنے اور اس میں خوشبو لگانے کی ترغیب

162 عن أبي هريرة رضي الله عنه : أنّ امرأةً سوداء كانت تَقُمُّ المسْجد ، ففقدها رسولُ الله ﷺ ، فسأل عنها بعد أيامٍ ، فقيل له : إنّها ماتت. فقال: ((فهلا آذنتُمُوني ؟)). فأتى قبرها، فصلّى عليها.

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک سیاہ فام عورت مسجد کی صفائی کیا کرتی تھی رسول اللہ ﷺ نے اسے نہ دیکھا تو چند روز کے بعد اس کے بارہ میں پوچھا تو آپ ﷺ کو بتلایا گیا کہ وہ فوت ہو چکی ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم نے مجھے اطلاع کیوں نہیں دی؟ پھر آپ ﷺ اس کی قبر پر تشریف لے گئے اور اس کی نماز جنازہ پڑھائی۔

[صحیح۔ صحیح البخاری: 458، صحیح مسلم : 956]

163 عن سمرة بن جُندب رضي الله عنه قال : أمرنا رسولُ الله ﷺ أنْ نتَّخِذ المساجد في دِيارنا، وأمرَنا أنْ نُنَظِّفَهَا.

سیدنا سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم اپنے محلوں میں مسجدیں بنائیں اور ان مساجد کو صاف ستھرا رکھیں۔ [صحیح لغیرہ۔ مسند أحمد: 17/5]

8- مسجد میں اور قبلہ رخ تھوکنے اور مسجد میں گم شدہ چیز کا اعلان کرنے پر وعید اور مسجد کے آداب

164 عن ابن عمر رضي الله عنه قال : بينما رسول الله ﷺ يخطب يوماً ، إذ رأى نُخامةً في قِبلةِ المسجدِ، فتغيَّظَ على الناسِ ، ثم حكَّها ، قال : وأحسِبُهُ قال : فدعا بِزعفرانٍ فَلَطَخَهُ به وقال : ((إنّ الله عزوجل قِبَلَ وجه أحدكم إذا صلّى ، فلا يَبصق بين يديه)).

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ''ایک دن رسول اللہ ﷺ مسجد میں خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ آپ ﷺ نے مسجد کی قبلہ والی دیوار پر تھوک کو دیکھا تو آپ ﷺ نے لوگوں پر ناراضی کا اظہار کیا اور پھر اس تھوک کو کھرچ دیا اور زعفران منگوا کر اس جگہ پر لگا دیا اور فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی آدمی نماز پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے سامنے ہوتا ہے اس لیے کوئی شخص بھی اپنے آگے نہ تھوکے۔'' [صحیح۔ صحیح البخاری: 753، صحیح مسلم : 547، سنن أبی داؤد :479]

165 عن أبي هريرة: أنّ رسول الله ﷺ رأى نُخامةً في قِبلةِ المسجد، فأقبَل على الناسِ، فقال: ((ما بالُ أحدِكم يقومُ مستقبِل ربه فيتنخَّعُ أمامَه ؟ أيحبُّ أحدُكم أنْ يُستقْبَلَ فيُتَنخَّعَ في وجهه؟ إذا بصَقَ أحدُكم فليبصق عن شمالِه ، أو ليتفُل هكذا في ثوبه)). ثم أراني إسماعيل- يعني ابن عُليّةَ - يبصق في ثوبه ثم يَدلُكه.

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے مسجد کی قبلہ والی دیوار پر تھوک کو دیکھا پھر آپ ﷺ لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور آپ ﷺ نے فرمایا: ''تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم میں سے کوئی ایک اپنے رب کے سامنے کھڑا ہوتا ہے اور اپنے سامنے تھوک دیتا ہے کیا تم میں سے کوئی اس بات کو پسند کرتا ہے کہ کوئی اس کے سامنے آ کر اس کے چہرہ پر تھوک دے؟ جب تم میں سے کوئی تھوکے تو اسے چاہیے اپنے بائیں جانب تھوکے یا پھر کپڑے پر تھوک کر اسے مل دے۔'' [صحیح۔ سنن ابن ماجہ: 1022]

166 عن حذيفة رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : ((من تَفَلَ تُجاه القبلة ، جاء يومَ القيامة

وتَفلُه بين عينَيه ..... ››.

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو بھی قبلہ کی جانب تھوکے گا تو قیامت کے دن وہ اس حالت میں آئے گا کہ تھوک اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان ہوگا۔

[صحیح۔ سنن أبی داؤد: 3824، صحیح ابن حبان :1637، صحیح ابن خزیمة :925]

167 عن أبي سهلة : السائبِ بن خَلادٍ۔ من أصحاب النبيﷺ: أنّ رجلاً أمَّ قوماً ، فبصقَ في القِبلة ، و رسولُ اللّٰه ﷺ يَنظُر ، فقال رسول اللّٰه ﷺ حين فَرغ: ‹‹ لا يصلّي لكم هذا ›› ، فأراد بعد ذلک أنْ يصلِّيَ لهم، فمنعوه ، وأخبروه بقول رسول اللّٰه ﷺ ، فَذكرَ ذلک لرسول اللّٰه ﷺ ، فقال: ‹‹ نعمْ وحسِبتُ أنّه قال: إنّک آذيت اللّٰه و رسولَه ››.

سیدنا سائب بن خلاد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی لوگوں کو نماز پڑھا رہا تھا اس نے قبلہ رخ تھوک دیا اور رسول اللہ ﷺ اسے دیکھ رہے تھے جب وہ نماز پڑھانے سے فارغ ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اب دوبارہ یہ تمہیں نماز نہ پڑھائے اس آدمی نے بعد میں لوگوں کی امامت کروانا چاہی تو لوگوں نے اس کو روک دیا اور آپ ﷺ کا فرمان اسے بتلایا اس آدمی نے آپ ﷺ کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں میں نے ہی تمہیں نماز پڑھانے سے روکا ہے کیونکہ تم نے قبلہ رخ تھوک کر اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو تکلیف پہنچائی ہے۔

[صحیح لغیرہ۔ سنن أبی داؤد : 481، صحیح ابن حبان : 1634]

168 عن أبي هريرة رضي اللّٰه عنه : أنه سمع رسول اللّٰه ﷺ يقول: ‹‹ مَن سَمِعَ رجلاً يَنشد ضالةً في المسجدِ فلْيقُلْ : لا ردّها اللّٰه عليک ، فإنّ المساجد لم تُبنَ لهذا ››.

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: جو آدمی کسی شخص کو مسجد میں گم شدہ چیز کا اعلان کرتے ہوئے سنے تو اسے یہ کہہ دے کہ اللہ تعالیٰ تجھے تیری یہ چیز واپس نہ دے کیونکہ مساجد ان کاموں کے لیے نہیں بنائی گئیں۔ [صحیح۔ صحیح مسلم :568، سنن أبی داؤد :473، سنن ابن ماجه :767]

169 عن أبي هريرة رضي اللّٰه عنه أن رسول اللّٰه ﷺ قال : ‹‹ إذا رأيتُم مَن يَبيعُ أو يبتاعُ في المسجِد

فقولوا: لا أرْبَحَ اللّٰه تجارتَک ، وإذا رأيتم من يَنشُد فيه ضالّةَ فقولوا: لا ردّها اللّٰه عليک ››.

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا: جب تم کسی کو مسجد میں خرید وفروخت کرتے ہوئے دیکھو تو اُسے کہو کہ اللہ تعالیٰ تیری اس تجارت کو فائدہ مند نہ بنائے اور جب تم کسی کو مسجد میں گم شدہ چیز کا اعلان کرتے ہوئے سنو تو کہو کہ اللہ تجھے تیری یہ چیز واپس نہ لوٹائے۔ [صحیح۔ جامع الترمذی: 1321]

170 حدیث نبوی عن أبي هريرة رضي اللّٰه عنه قال : قال رسول اللّٰه ﷺ : ‹‹ إذا توضّأ أحدكم في بيتِه ، ثم أتی المسجدَ، كان في الصلاةِ حتى يرجع، فلا يَقُل هكذا۔ وشبک بين أصابعه ››.

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا: جب تم میں سے کوئی گھر سے وضو کر کے مسجد آئے تو جب تک وہ لوٹ کر واپس نہ چلا جائے وہ نماز ہی میں ہوتا ہے۔اس لیے وہ ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں داخل نہ کرے۔ [صحیح۔ صحیح ابن خزیمۃ :447، مستدرك حاكم :206/1]

171 حدیث نبوی عن عبداللّٰه بن عمر رضى اللّٰه عنهما قال: أنّ النبي ﷺ قال: ‹‹...... ولا تتخذوا المساجدَ طُرُقاً إلا لذِكرٍ أو صلاة ››.

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا: مسجدوں کو گزرگاہ نہ بناؤ یہ مساجد تو نماز اور اللہ کے ذکر کے لیے ہیں۔ [حسن، صحیح۔ طبرانی فی الأوسط :31]

172 حدیث نبوی عن عبداللّٰه بن مسعودٍ رضي اللّٰه عنه قال : قال رسول اللّٰه ﷺ: ‹‹ سيكون في آخرِ الزمانِ قومٌ يكون حديثهم في مساجدِ هم، ليس للّٰه فيهم حاجةٌ ››.

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا: قربِ قیامت ایسے لوگ ہوں گے جو مسجدوں میں دنیا کی باتیں کریں گے اللہ تعالیٰ کو ان لوگوں کی کوئی پرواہ نہیں۔ [حسن۔ صحیح ابن حبان:6723]

9-نماز کے لیے چل کر مسجد جانے اور خاص کر اندھیرے میں جانے کی ترغیب اور اس کی فضیلت

173 عن أبي هريرة رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : ((**صلاةُ الرجلِ في الجماعة تُضعَّفُ على صَلاتِهِ في بَيْتِهِ وفي سوقِهِ خمساً وعشرين درجة، وذلک أنّه إذا توضأ فأحسن الوضوء ، ثم خرج إلى المسجد لا يُخرِجه إلا الصلاةُ ، لم يخطُ خُطوةً إلا رُفِعَت له بها درجةٌ ، وحُطَّ عنه بها خطيئةٌ ، فإذا صلّى لم تزل الملائكة تُصلّي عليه ، مادام في مُصَلَّاهُ : اللهم صلِّ عليه ، اللهم ارْحَمْه ، ولا يزالُ في صلاةٍ ما انتظرَ الصلاةَ**)). (وفي رواية) : ((**اللهمّ اغفر له، اللهم تُبْ عليه ؛ مالم يؤذِ فيه ، مالم يُحدِث فيه**)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آدمی کی وہ نماز جو جماعت سے پڑھی گئی ہو اس نماز سے جو اس نے گھر یا بازار میں پڑھ لی ہو پچیس درجے زیادہ باعثِ ثواب ہوتی ہے، اور بات یہ ہے کہ جب آدمی وضو خوب اچھی طرح مکمل کرتا ہے پھر مسجد کی طرف صرف نماز کے ارادہ سے نکلتا ہے کوئی اور ارادہ اس کے ساتھ شامل نہیں ہوتا تو جو قدم بھی وہ رکھتا ہے اس کی وجہ سے ایک نیکی بڑھ جاتی ہے اور ایک خطا معاف ہوتی ہے اور پھر جب نماز پڑھ کر اسی جگہ بیٹھا رہتا ہے، تو جب تک وہ باوضو بیٹھا رہے گا فرشتے اس کے لیے مغفرت اور رحمت کی دعا کرتے رہتے ہیں اور جب تک آدمی نماز کے انتظار میں رہتا ہے وہ نماز کا ثواب پاتا رہتا ہے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ فرشتے اس کے لئے دعا کرتے رہتے ہیں اے اللہ! اس کی مغفرت فرما اور اس کی توبہ قبول فرما جب تک کہ اس (جگہ) میں کسی مسلمان کو (زبان یا ہاتھ سے) تکلیف نہ دے اور جب تک کہ یہ بے وضو نہ ہو جائے (فرشتے دعا کرتے رہتے ہیں)۔ [صحیح۔ صحیح البخاری :647، صحیح مسلم :649، جامع الترمذی :603، سنن أبی داؤد:559، سنن ابن ماجہ:774، مالك فی المؤطا:33/1]

174 عن عُقبةَ بنِ عامرٍ رضي الله عنه عن النبي ﷺ ، أنّه قال : ((**إذا تطهَّر الرجلُ ، ثم أتى المسجد يَرعى الصلاة، كتبَ له كاتباهُ أو كاتبُه بكلِّ خُطوةٍ يخطوها إلى المسجد عشرَ حسناتٍ ، والقاعدُ يَرعى الصلاةَ كالقانتِ، ويُكتبُ من المصلين ، من حين يخرُجُ من بيتِه حتى يرجعَ إليه**)).

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو آدمی گھر سے وضو کر کے مسجد میں آ کر نماز پڑھتا ہے تو فرشتہ اس کے ہر قدم کے بدلے جو اس نے مسجد کی طرف اٹھایا ہے دس نیکیاں لکھتا ہے اور جو آدمی نماز کے انتظار میں بیٹھتا ہے وہ ایسے ہی ہے جیسے حالتِ نماز میں ہے اور جب تک وہ گھر واپس نہیں آتا اس کا شمار نمازیوں میں ہوتا ہے۔ [صحیح۔ مسند أحمد :157/4، مسند أبي يعلى الموصلي :1747، صحيح ابن خزيمة :1492، صحيح ابن حبان: 2036]

175 حدیث نبوی عن عبدالله بن عمرو رضي الله عنهما قال: قال رسول الله ﷺ ((**مَن راح إلى مسجد الجماعة؛ فخُطوةٌ تمحو سيئةً ، وخُطوةٌ تكتبُ له حسنةً ، ذاهباً وراجعاً**)).

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کوئی باجماعت نماز کے لیے مسجد جائے تو جاتے ہوئے اور واپسی پر وہ جتنے قدم بھی چلے گا تو ہر ایک قدم کے بدلے ایک گناہ معاف ہوگا اور ایک نیکی ملے گی۔

[حسن۔ مسند أحمد :172/2، صحيح ابن حبان :2037]

176 حدیث نبوی عن سعيد بن المسيب رحمه الله قال : **حَضَرَ رجلاً من الأنصار الموتُ فقال : إني محدثُكم حديثًا ما أحدثُكموه إلا احتساباً ، سمعت رسول الله ﷺ يقول:** ((**إذا توضأ أحدُكم فأحسَن الوضوءَ ، ثم خرج إلى الصلاة، لم يرفعْ قَدَمَه اليمنى ؛ إلا كتَبَ الله عزوجل له حسنةً ، ولم يضع قدمه اليسرى ؛ إلا حطَّ الله عزوجل عنه سيئة ، فليُقَرِّبْ أحدكم أو ليُبَعِّدْ ، فإن أتى المسجد فصلّى في جماعة غُفِرله ، فإن أتى المسجد وقد صلّوا بعضاً وبقي بعضٌ ؛ صلّى ما أدرك، وأتم مابقي كان كذلك ، فإنْ أتى المسجد وقد صلَّوا فأتم الصلاةَ كان كذلك**)).

سعید بن المسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک انصاری صحابی کی وفات کا وقت قریب آیا تو وہ فرمانے لگے کہ میں تمہیں ایک حدیث ثواب کی امید پر بتلاتا ہوں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: جب تم میں سے کوئی خوب اچھی طرح وضو کر کے مسجد کی طرف جاتا ہے تو ہر دایاں پاؤں اٹھانے پر اللہ تعالیٰ ایک نیکی لکھتا ہے اور ہر بایاں پاؤں رکھنے پر اللہ تعالیٰ ایک گناہ معاف کر دیتا ہے۔ اب تم (مسجد کے) قریب رہو یا دور۔ اگر مسجد میں آ کر اس نے جماعت کے ساتھ مکمل نماز پڑھی تو اس کے تمام گناہ معاف کر دیے جائیں گے اور اگر یہ مسجد میں آیا لوگوں نے کچھ نماز پڑھ لی ہے اور کچھ

باقی ہے تو اس نے جماعت کے ساتھ کچھ نماز پڑھ لی اور باقی خود مکمل کر لی اسے بھی ویسا ہی اجر ملے گا اور اگر یہ مسجد میں آیا اور جماعت ہو چکی تھی اس نے اپنی نماز پڑھ لی تو اسے بھی اتنا ہی اجر ملے گا۔ [حسن لغیرہ۔ سنن أبی داؤد :563]

177 عن ابن عباسٍ رضي الله عنهما قال: قال رسول الله ﷺ ((**أتاني الليلةَ ربي، فذكر الحديث، إلى أنْ قال: قال لي : يا محمدُ! أتدري فيمَ يختصم الْمَلَأُ الأعلى؟ قلت : نعمْ، في الدرجاتِ والكفّاراتِ، ونقلِ الأقدامِ إلى الجماعةِ ، وإسباغِ الوضوء في السَّبَرات ، وانتظار الصلاةِ بعد الصلاةِ ، ومن حافظ عليهن ؛ عاش بخيرٍ ، ومات بخير، وكان من ذنوبِه كيوم ولدته أمه ......**)). **الحديث**

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے پاس رات کو میرے ربِ ذوالجلال والاکرام (خواب میں) آئے (اس کے بعد تفصیل ذکر فرمائی جس میں یہ بھی ہے کہ) مجھ سے پوچھا اے محمد ﷺ! جانتے ہو کہ مقرب فرشتے کس چیز میں گفتگو کر رہے ہیں؟ میں نے کہا ہاں! میں جانتا ہوں درجات اور کفارات کے بارے میں گفتگو کر رہے ہیں (یعنی ان اعمال کے بارے میں جن سے درجات بلند ہوتے ہیں اور جن سے گناہ جھڑتے ہیں) اور جماعت کی نماز کے لیے پیدل چل کر جانے میں اور سخت سردی میں خوب اچھی طرح مکمل وضو کرنے میں اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کے انتظار کے بارے میں (فرشتے گفتگو کر رہے ہیں) اور جس نے ان کا اہتمام کیا بھلائی کے ساتھ زندہ رہے گا اور بھلائی کے ساتھ مرے گا اور گناہوں سے ایسا پاک صاف ہو جائے گا گویا کہ آج ہی پیدا ہوا ہے۔

[صحیح لغیرہ۔ جامع الترمذی :3233,3234]

178 عن أبي هريرة رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : ((**لا يتوضّأ أحدُكم فيُحسنُ وُضوءه وَيُسبِغُهُ، ثم يأتي المسجدَ لايريدُ إلا الصلاةَ فيه، إلا تَبَشْبَشَ اللّٰه إليه، كما يتبشبش أهلُ الغائب بطلعته**)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی خوب اچھی طرح مکمل وضو کر کے نماز کی غرض سے مسجد جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ ایسے آدمی سے اس طرح خوش ہوتا ہے جس طرح ایک دور گئے ہوئے آدمی کے واپس گھر آنے پر اہل خانہ خوش ہوتے ہیں۔ [صحیح۔ صحیح ابن خزیمۃ :1491]

179 عن جابرٍ رضي الله عنه قال: **خَلَتِ البِقاعُ حولَ المسجدِ ، فأراد بَنو سَلِمة أنْ ينتقلوا قُرْبَ**

المسجد، فبلغ ذلک النبيَّ ﷺ ، فقال لهم : ((بلغني أنّكم تريدون أنْ تنتقلوا قُرْبَ المسجد)). قالوا: نعم يا رسول اللّٰه! قد أردنا ذلک، فقال: ((يا بني سَلِمَةَ ! ديارَكم ؛ تُكتَب آثارُكم ، ديارکم ، تُكتَب آثارُكم)). فقالوا: ما يسرنا أنّا كنّا تحولنا .وفی روایةٍ ((إنّ لکم بکل خُطوةٍ درجةً)).

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مسجد (نبوی) کے آس پاس کچھ جگہیں خالی ہوگئیں تو انصار کے قبیلہ بنوسلمہ نے مسجد نبوی کے قریب منتقل ہونے کا ارادہ کیا یہ بات آپ ﷺ کو پہنچ گئی آپ ﷺ نے ان سے پوچھا کہ مجھے اطلاع ملی ہے تم مسجد کے قریب منتقل ہونا چاہتے ہو؟ تو وہ کہنے لگے جی ہاں اے اللہ کے رسول ﷺ! بات درست ہے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے بنوسلمہ! جہاں رہ رہے ہو وہاں ہی رہو جو تم مسجد کی طرف چل کر آتے ہو اس کا ثواب لکھا جاتا ہے، قبیلہ بنوسلمہ والے کہتے ہیں پھر ہمیں اچھا نہ لگا کہ ہم یہاں منتقل ہو جائیں۔ ایک روایت میں ہے کہ تمہارے ہر اُٹھتے قدم پر تمہیں ایک درجہ ملتا ہے۔ [صحیح۔ صحیح مسلم :665]

180 عن أبي موسى رضي اللّٰه عنه قال: قال رسول اللّٰه ﷺ: ((إنّ أعظَمَ الناسِ أجراً في الصلاةِ أبعدُهم إليها مَمْشًى فأبعدُهم ، والذي ينتظرُ الصلاةَ حتّى يصلِّيَها مع الإمامِ ؛ أعظمُ أجراً من الذي يُصلِّيها ثم ينام)).

سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو جتنی دور سے نماز کے لیے چل کر آئے وہ نماز کا سب سے زیادہ اجر وثواب لینے والا ہے اور جو شخص نماز (باجماعت ادا کرنے) کے انتظار میں رہا یہاں تک کہ اس نے امام کے ساتھ باجماعت نماز ادا کی تو یہ اس شخص سے کہیں زیادہ اجروثواب کا مستحق ہے کہ جس نے (تنہا بغیر جماعت کے) نماز پڑھی اور سو گیا۔ [صحیح۔ صحیح البخاری :651، صحیح مسلم :662]

181 عن أبيّ بنِ كعبٍ رضي اللّٰه عنه قال : كان رجلٌ من الأنصارِ لا أعلم أحداً أبعدَ من المسجد منه، كانت لا تُخطِئُهُ صلاةٌ ، فقيل له : لو اشتريتَ حماراً تركبه في الظُّلْماء ، وفي الرَّمْضاءِ ، فقال: ما يَسُرُّني أنَّ منزلي إلى جنْبِ المسجد، إني أريد أن يُكتَبَ لي ممشايَ إلى المسجد، ورجوعي إذا رجعتُ إلى أهلي. فقال رسول اللّٰه ﷺ: ((قد جمع اللّٰه لک ذلک کلَّه)).

سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے علم کے مطابق ایک انصاری شخص کا گھر (مسجد نبوی سے) سب سے زیادہ دور تھا لیکن یہ کبھی بھی جماعت سے پیچھے نہ رہتا اس سے کہا گیا کہ اگر آپ ایک گدھا (بطور سواری) خرید لیں اور اندھیری رات اور سخت گرمی میں اس پر سوار ہو کر (مسجد آ جایا کریں تو کتنا ہی اچھا ہو) انصاری صحابی نے جواب دیا کہ مجھے یہ بات پسند نہیں کہ میرا گھر مسجد کے پہلو میں ہو میں تو چاہتا ہوں کہ میرا مسجد کی طرف چلنا اور میرا اپنے گھر واپس لوٹنا اس سب کا ثواب لکھا جائے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اس تیرے (مطلوب یعنی) مکمل ثواب کو اللہ نے (تیرے لیے) لکھ دیا ہے۔ [صحيح۔ صحيح مسلم :663]

182 عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: ((**كلُّ سُلامى من الناس عليه صدقةٌ كلَّ يوم تَطلعُ فيه الشمس، تَعدِل بين الاثنين صدقةٌ ، وتُعين الرجلَ في دابّته فتحمله أو ترفع له عليها متاعَه صدقةٌ ، والكلمةُ الطيبةُ صدقةٌ ، وبكل خُطوةٍ تمشيها إلى الصلاة صدقةٌ ، وتُميطُ الأذى عن الطريق صدقةٌ**)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر روز انسان کے ہر عضو پر صدقہ (کرنا) ہوتا ہے (سنو) دو آدمیوں کے درمیان صلح کرانا بھی صدقہ ہے کسی آدمی کو سواری پر سوار ہونے میں مدد کرنا بھی صدقہ ہے اور کسی کا سامان سواری پر اُٹھا کر رکھوا دینا بھی صدقہ ہے، اچھی بات کرنا بھی صدقہ ہے، اور نماز کی طرف اٹھنے والا ہر قدم بھی صدقہ ہے اور راستہ سے تکلیف دہ چیز کو ہٹا دینا بھی صدقہ ہے۔ [صحيح۔ صحيح البخاري :2989 ، صحيح مسلم :1009]

183 عن أبي هريرة رضي الله عنه ؛ أنّ رسول الله ﷺ قال : ((**ألا أدلّكم على ما يمحو الله به الخَطايا، ويرفعُ به الدّرجات؟**)). قالوا: بلى يا رسول الله! قال : ((**إسباغُ الوضوء على المكاره، وكَثرةُ الخُطا إلى المساجد، وانتظارُ الصلاةِ بعد الصلاةِ ، فذلِكم الرباطُ ، فذلِكم الرباطُ ، فذلِكم الرباطُ**)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تم کو ایسی بات نہ بتلاؤں جس سے اللہ تعالیٰ تمہارے گناہوں کو معاف کر دے اور تمہارے درجات بلند کر دے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کیوں نہیں اے اللہ کے رسول ﷺ! ضرور بتائیے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تکلیف کے وقت (سخت سردی وغیرہ میں) اچھی طرح وضو کرنا اور مسجدوں کی طرف زیادہ سے زیادہ قدم اٹھانا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا بس یہی رباط ہے (سرحدوں

کی حفاظت ہے) یہی رباط ہے یہی رباط ہے۔'' [صحیح۔ مالك فی المؤطا :161/1، صحیح مسلم:251، جامع الترمذی:51، سنن النسائی:143، سنن ابن ماجه:428]

184 عن أبي هريرة رضي الله عنه ؛ أن النبي ﷺ قال: ((**من غدا إلى المسجد أو راح ؛ أعَدَّ الله له في الجنةِ نُزُلاً كلما غدا أو راح**)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص صبح یا شام کو مسجد میں جاتا ہے تو ہر بار کے جانے پر اللہ تعالیٰ اس بندہ کے لیے جنت میں مہمان نوازی کا انتظام فرماتا ہے۔

[صحیح۔ صحیح البخاری :662، صحیح مسلم:669]

185 عن سهل بن سعد الساعدي رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : ((**لِيُبشرِ المشّاؤون في الظُلَم إلى المساجدِ بالنورِ التامّ يومَ القيامةِ**)).

سیدنا سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو لوگ اندھیرے میں مسجدوں کی طرف بکثرت چل کر جاتے ہیں انہیں روزِ قیامت کے مکمل نور کی خوشخبری سنادو۔

[صحیح لغیرہ۔ سنن ابن ماجه :780، صحیح ابن خزیمة:1498، مستدرك حاكم:212/1]

186 عن أبي أمامة رضي الله عنه ؛ أن رسول الله ﷺ قال: ((**مَن خرجَ من بيتِه متطهِّراً إلى صلاةٍ مكتوبةٍ ؛ فأجْرهُ كأجرِ الحاجّ المُحرِمِ ، ومَن خرج إلى تَسبيحِ الضحى لا يُنصِبه إلا إياه ؛ فأجرُه كأجر المُعْتَمِرِ، وصلاةٌ على أَثَرِ صلاةٍ ، لا لَغْوَ بينهما كتابٌ في عِلِّيين**)).

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے گھر سے وضو کر کے فرض نماز کے ارادہ سے نکلتا ہے تو اس کا ثواب احرام باندھ کر حج پر جانے والے (حاجی) کی طرح ہے اور جو شخص چاشت کی نماز کے لیے نکلتا ہے اور وہ صرف ان نفلوں کے لیے مشقت میں پڑا (یعنی خالصتاً نماز کے لیے نکلا اور ریا کاری یا اور کوئی غرض مقصود نہ تھی) تو اس کا ثواب عمرہ کرنے والے کی طرح ہے اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز اس طرح پڑھنا کہ درمیان میں کوئی بیہودہ بات نہ ہو یہ ایسا عمل ہے کہ اس کا نام اہلِ جنت میں لکھا جاتا ہے۔ [حسن ـ سنن أبی داؤد :558]

187 عن أبي أمامة رضى الله عنه قَالَ أن رسول الله ﷺ قال : ((**ثلاثةٌ كلّهم ضامنٌ على الله إنْ عاش رُزِق وكُفِيَ ، وإنْ ماتَ أدخلهُ اللّٰه الجنّةَ ، مَن دخل بيته فسَلَّم ، فهو ضامنٌ على اللّٰه ، ومن خرج إلى المسجدِ فهو ضامنٌ على الله ، ومَن خرجَ في سبيل اللّٰه فهو ضامنٌ على اللّٰه**)).

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین شخص ایسے ہیں کہ ان کا ذمہ اللہ نے لیا ہے اگر زندہ رہا اس کو روزی دی جائے گی اور اس کی کفایت کی جائے گی اور اگر مر جائے اللہ اس کو جنت میں داخل کرے گا ① وہ شخص ہے جو اپنے گھر میں سلام کے ساتھ داخل ہوا وہ اللہ تعالیٰ کے ذمہ میں ہے ② وہ شخص جو مسجد گیا وہ (بھی) اللہ تعالیٰ کے ذمہ میں ہے ③ وہ شخص جو اللہ تعالیٰ کے راستہ میں نکلا وہ (بھی) اللہ تعالیٰ کے ذمہ میں ہے۔

[صحيح۔ سنن أبي داؤد :2494، صحيح ابن حبان : 499]

188 عن سلمانَ رضي الله عنه ؛ أنّ النبي ﷺ قال : ((**مَن توضّأ في بيته فأحسنَ الوضوءَ ، ثم أتى المسجدَ؛ فهو زائرُ اللّٰه ، وحَقٌّ على المَزور أنْ يُكرمَ الزائرَ**)).

سیدنا سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے اپنے گھر میں خوب اچھی طرح وضو کیا پھر مسجد میں آیا تو وہ اللہ تعالیٰ کا مہمان ہے، اور میزبان کے ذمہ ضروری ہوتا ہے کہ وہ اپنے مہمان کا اکرام کرے۔

[حسن۔ طبراني في الكبير:6139]

189 عن جُبير بنِ مُطعِم رضي الله عنه : **أنّ رجُلاً قال : يا رسولَ اللّٰه ! أيُّ البُلدان أحبُّ إلى اللّٰه ، وأي البُلدان أبغضُ إلى اللّٰه ؟ قال : ((لا أدري ، حتى أسألَ جبريل عليه السلام)) ، فأتاه جبريل ، فأخبرَه: ((أنّ أحسنَ البِقاع إلى اللّٰه المساجدُ ، وأبغضَ البِقاع إلى اللّٰه الأسواقُ))**.

سیدنا جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے دریافت کیا اے اللہ کے رسول ﷺ! اللہ کے نزدیک سب سے پسندیدہ جگہیں کونسی ہیں اور سب سے ناپسند جگہیں کونسی ہیں؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے معلوم نہیں جبرئیل علیہ السلام سے پوچھ کر ہی بتلاؤں گا۔ جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے تو انہوں نے بتلایا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے پسندیدہ جگہیں مسجدیں ہیں اور سب سے ناپسند جگہیں بازار ہیں۔ [حسن ۔ صحيح مسند أحمد :81/4، مستدرك حاكم : 7/2]

10-مساجد کو لازم پکڑنے اور ان میں بیٹھنے کی ترغیب

190 عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: سمعت رسول الله ﷺ يقول: ((سَبعةٌ يظلّهم الله في ظِلّه ، يومَ لا ظِلَّ إلا ظلُّه : الإمامُ العادلُ ، وشابٌّ نشأ في عبادةِ الله عزوجل، ورجلٌ قلبه معلّقٌ بالمساجدِ ، ورجلان تحابَّا في الله ؛ اجتمعا على ذلك، وتفرّقا عليه، ورجلٌ دَعَتْه امرأة ذات مَنْصبٍ وجمالٍ ؛ فقال: إنّي أخاف الله، ورجل تصدّق بصدقةٍ فأخفاها ، حتي لا تعلم شمالُه ما تُنفق يمينه ، ورجلٌ ذكر الله خالياً ، ففاضتْ عيناه)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: سات افراد ایسے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ اپنے (عرش کے) سائے میں جگہ دے گا اور اس دن اس کے (عرش کے) سائے کے علاوہ اور کوئی سایہ نہ ہوگا ① عادل حکمران ② وہ نوجوان جس نے اپنی جوانی اللہ کی عبادت میں گزاری ③ وہ آدمی جس کا دل مسجدوں کے ساتھ لٹکا ہوا ہے ④ وہ دو آدمی جنہوں نے آپس میں ایک دوسرے سے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے محبت کی اسی پر اکٹھے ہوئے اور اسی پر جدا ہوئے ⑤ وہ آدمی جسے ایک حسب ونسب والی خوبصورت عورت نے دعوتِ (زنا) دی تو اس نے کہا: میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں ⑥ وہ آدمی جس نے اس طرح خفیہ (چھپ کر) صدقہ کیا کہ اس کے بائیں ہاتھ کو بھی معلوم نہ ہوسکا کہ اس کے دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا ہے ⑦ وہ آدمی جس نے تنہائی میں اللہ تعالیٰ کو یاد کیا تو اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے۔

[صحیح۔ صحیح البخاری :660 ، صحیح مسلم : 1031]

191 عن أبي هريرة رضي الله عه عن النبي قال : ((ما تَوَطّنَ رجلٌ المساجدَ للصلاةِ والذكرِ إلا تَبَشْبَشَ الله تعالى إليه كما يَتَبَشْبَشُ أهلُ الغائب بغائبهم إذا قَدِمَ عليهم)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو بھی شخص مساجد کو نماز اور یادِ الٰہی کی غرض سے (گویا) اپنا وطن بنالیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے آنے سے ایسا خوش ہوتا ہے کہ جیسے گھر کے لوگ اپنے کسی دور گئے ہوئے عزیز کے واپس آنے پر خوش ہوتے ہیں۔

[صحیح۔ سنن ابن ماجہ :800 ، صحیح ابن خزیمۃ : 1503، صحیح ابن حبان : 1605، مستدرك حاكم : 213/1]

192 حدیث نبوی عن عبداللّٰه بن عمرو رضي اللّٰه عنهما عن رسول اللّٰه ﷺ قال : ((**ستُّ مجالسَ ؛ المؤمن ضامنٌ على اللّٰه تعالى ماكان في شيءٍ منها : في مسجدِ جماعة، وعند مريضٍ ، أو في جنازةٍ ، أو في بيتِه ، أو عندَ إمامٍ مُقسِطٍ يُعَزِّرُهُ ويُوَقِّرُهُ ، أو في مَشهدِ جهادٍ**)).

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: چھ قسم کی مجالس میں سے مومن جس بھی مجلس میں ہو وہ اللہ کی حفظ وامان میں ہوتا ہے ① مسجد میں باجماعت نماز ادا کرنا ② بیمار پرسی کرنا ③ نمازِ جنازہ ادا کرنا ④ اپنے گھر میں رہے (فتنوں سے بچنے کی غرض سے) ⑤ عادل بادشاہ کے پاس ہو اور اس کا ادب واحترام کرے ⑥ میدان جہاد میں۔ [حسن لغیرہ۔ طبرانی فی الکبیر، مسند البزار :435]

193 حدیث نبوی عن أبي هريرة رضي اللّٰه عنه عن النبي ﷺ قال : ((**إنّ للمساجد أو تادًا ؛ الملائكة جلساؤهم ، إنْ غابوا يفتقدونهم ، وإنْ مرضوا عادوهم، وإنْ كانوا في حاجة أعانوهم**)). **ثم قال:** ((**جليس المسجد على ثلاث خصالٍ : أَخٌ مستفاد، أو كلمة حكمة، أو رحمة منتظَرة**)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: (کچھ لوگ) مسجدوں کی میخیں (کیل) ہیں فرشتے ان کے ہم نشین ہوتے ہیں اگر وہ غائب ہوں تو فرشتے ان کے متعلق پوچھتے ہیں اگر وہ بیمار ہو جائیں تو فرشتے ان کی عیادت کرتے ہیں اور اگر وہ کسی کام کو جائیں تو فرشتے ان کی مدد کرتے ہیں پھر فرمایا: مسجد میں بیٹھنے والا تین طرح کا ہے ① یا تو وہ (دینی) بھائی ہے جس کی صحبت سے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے ② یا اس سے کوئی کلمہ حکمت مل سکتا ہے ③ یا اللہ کی وہ رحمت مل سکتی ہے جس کا انتظار ہر وقت رہتا ہے۔ [حسن ، صحیح۔ مسند أحمد :418/2 ، مستدرك حاكم : 398/2]

194 حدیث نبوی عن أبي الدرداء رضي اللّٰه عنه قال : سمعت رسولَ اللّٰه ﷺ يقول: ((**المسجدُ بيتُ كلِّ تقِيٍّ**......)).

سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: مسجد ہر متقی کا گھر ہے۔

[حسن لغیرہ۔ طبرانی فی الکبیر : 6143 ، مسند البزار:2546]

11-بدبودار چیزیں جیسے پیاز،لہسن وغیرہ کھا کر مسجد میں آنے پر وعید

195 حدیث: عن جابر بن عبداللّٰه عن النبی ﷺ قال: ((مَن أكل البصلَ والثومَ والكُرّاثَ فلا يقربَنَّ مسجِدنا، فإنَّ الملائكةَ تتأذّى مما يَتأذى منه بنو آدمَ)).

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے پیاز،لہسن اور گندنا کھایا ہو وہ ہماری مسجد کے قریب (بھی) نہ آئے کیونکہ جس چیز سے انسان اذیت پاتے ہیں اس سے فرشتوں کو بھی اذیت ہوتی ہے۔

[صحیح۔ صحيح مسلم :564 ، صحيح البخاری :854، سنن أبی داؤد: 3855، جامع الترمذی:1806، سنن النسائی:707]

196 حدیث: عن عمرَ بن الخطابِ رضي اللّٰه عنه : أنّه خطب الناسَ يوم الجمعة فقال في خُطبتِه : ثُمّ إنّكم أيها الناس تأكلون شجرتين، لا أراهما إلاّ خَبيثَتَيْن [هذا] البصلَ والثومَ، لقد رأيتُ رسولَ اللّٰه ﷺ إذا وَجَدَ رِيحَهما مِن الرجلِ في المسجدِ ، أمَرَبه فأُخرِج إلى البقيعِ ، فَمن أكلهما فليُمِتْهما طَبْخاً.

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک دن جمعہ کا خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: اے لوگو! تم ان درختوں کو کھاتے ہو (جبکہ) میں انہیں خبیث سمجھتا ہوں یعنی لہسن اور پیاز۔ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ اگر کسی شخص سے ان کی بُو محسوس کرتے تو اسے مسجد سے نکال کر بقیع کی طرف آپ ﷺ کے حکم سے بھیج دیا جاتا۔ اس لیے اگر کسی نے انہیں کھانا ہو تو وہ انہیں پکا کر ان کی بُو ختم کرے۔ [صحیح۔ صحيح مسلم :567 ، النسائی : 708، سنن ابن ماجه : 1014]

197 حدیث: عن حذيفة رضي اللّٰه عنه قال : قال رسول اللّٰه ﷺ : ((من تَفَلَ تُجاه القِبلة ؛ جاء يومَ القيامة وتَفْلُه بين عينَيه ، ومن أكل من هذه البقلةِ الخبيثة ؛ فلا يقربَنَّ مسجدنا ، (ثلاثاً))).

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے قبلہ کی جانب تھوک پھینکا تو قیامت کے دن وہ اس حال میں آئے گا کہ اس کا تھوک اس کی پیشانی پر ہوگا اور جس نے اس خبیث درخت (یعنی لہسن) کو کھایا پس وہ ہماری مسجد کے قریب بھی نہ آئے (یہ تین مرتبہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا)۔ [صحیح۔ صحيح ابن خزيمة :925]

12- عورتوں کے لیے گھروں میں رہنے اور گھروں ہی میں نماز پڑھنے کی ترغیب اور ان کے لیے گھروں سے نکلنے پر وعید

198 عن ابن عمر رضی الله عنه عن رسول الله ﷺ قال : ((المرأةُ عورةٌ ، وإنّها إذا خرجتْ مِن بَيتِها استَشْرَفَها الشيطان ، وإنّها لا تكون أقرب إلى الله منها في قَعر بيتها)).

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عورت (پوری کی پوری) پردے میں رہنے کی چیز ہے اور جب یہ اپنے گھر سے نکلتی ہے تو شیطان اس کی تاک میں لگ جاتا ہے۔ عورت اپنے گھر کے اندرونی کونے میں جتنا اللہ کا قرب حاصل کر سکتی ہے اتنا کہیں نہیں پا سکتی۔ [صحیح۔ طبرانی فی الأوسط :2911]

199 عن أبي الأحوص عن عبدالله عن النبي ﷺ قال:((إنَّ أحبَّ صلاةٍ تُصَلِّيْهَا المرأة إلى اللهِ في أشد مكانٍ في بيتها ظُلْمة)).

أبوالأحوص سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ہاں عورت کی سب سے زیادہ پسندیدہ نماز وہ ہے جو اس کے گھر کے سب سے زیادہ اندھیرے کے حصہ میں پڑھی جائے۔

[حسن لغیرہ۔ صحیح ابن خزیمة :1691]

200 عن أمّ حُميد امرأة أبي حُميد الساعدي رضي الله عنهما: أنها جاء ت إلى النبي ﷺ فقالت: يا رسول الله! إنّي أُحِبُّ الصلاةَ معک؟ قال: ((قد علمتُ أنّکِ تُحبّين الصلاةَ معي ، وصَلَا تُکِ في بيتکِ خيرٌ من صَلَا تِکِ في حُجرتِکِ ، وصَلَا تُکِ في حُجرتِک خيرٌ من صَلَا تِکِ في دارکِ، وصَلَاتُکِ في دارِکِ خيرٌ من صَلَا تِکِ في مسجدِ قومِکِ ، وصَلَا تُکِ في مسجدِ قومِکِ خيرٌ من صَلَاتِکِ في مسجدی)). قال: فأمَرَتْ ، فبُنِيَ لها مسجدٌ في أقصى شيء من بيتها وأظلمِه ، وكانتْ تصلی فيه، حتى لَقِيَتِ الله عزوجل.

سیدنا ابوحمید الساعدی رضی اللہ عنہ کی زوجہ ام حمید رضی اللہ عنہا نبی مکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگیں اے اللہ

کے رسول ﷺ! میں آپ ﷺ کے ساتھ باجماعت نماز پڑھنے کو پسند کرتی ہوں تو آپ ﷺ نے فرمایا ''میں جانتا ہوں کہ تم میری معیت میں نماز پڑھنا پسند کرتی ہو لیکن تمہارا اپنے گھر میں نماز ادا کرنا، حجرے میں نماز ادا کرنے سے بہتر ہے اور گھر میں نماز ادا کرنا محلے کی مسجد میں نماز ادا کرنے سے بہتر ہے اور محلے کی مسجد میں نماز ادا کرنا میری مسجد (نبوی) میں نماز ادا کرنے سے بہتر ہے۔ راوی حدیث فرماتے ہیں ام حمید رضی اللہ عنہا نے گھر میں جہاں اندھیری جگہ تھی وہاں مسجد بنانے کا حکم دیا اور وہاں مسجد بنادی گئی پھر یہ وفات تک وہیں نماز پڑھتی رہیں۔

[حسن لغيره۔ مسند أحمد :371/6 ، صحيح ابن خزيمة:1689، صحيح ابن حبان: 2214]

201 وعن أم سلمة رضي الله عن رسول الله ﷺ قال : ((**خير مساجد النساءِ قَعْرُ بيتِهِن**)).

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ سے بیان فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''عورتوں کیلئے نماز پڑھنے کی سب سے بہتر جگہ ان کے گھروں کا سب سے اندر والا (پچھلا) حصہ ہے۔''

[حسن لغيره۔ مسند أحمد :297/6 ، مستدرك حاكم : 209/1]

202 عن ابن عمر رضي الله عنهما قال: قال رسول الله ﷺ : ((**لا تمنعوا نساءَ كم المساجد، وبيوتُهن خيرٌ لَهُنَّ**)).

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''تم اپنی عورتوں کو مسجدوں میں جانے سے مت روکو لیکن ان کے گھر ان کے (نماز پڑھنے کے) لیے بہتر ہیں۔'' [صحيح لغيره۔ سنن أبي داؤد :567]

13- نمازِ پنجگانہ کو اہتمام سے پڑھنے کی ترغیب اور اس کی فرضیت پر ایمان لانے کا بیان

203 حدیث: عن ابن عمر وغيره عن النبي ﷺ قال : ((بُنِيَ الإسلامُ على خمسٍ ، شهادةِ أنْ لا إله إلا الله ، وأنّ محمدًا رسولُ الله ،وإقام الصلاةِ ، وإيتاء الزكاةِ ، وصومِ رمضان، وحجّ البيتِ)).

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی مکرم ﷺ سے بیان فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے ① اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے علاوہ کوئی اور معبودِ برحق نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں ② نماز قائم کرنا ③ زکوٰۃ ادا کرنا ④ رمضان کے روزے رکھنا ⑤ بیت اللہ کا حج کرنا۔

[صحیح۔ صحیح البخاری :8 ، صحیح مسلم:16]

204 حدیث: عن عُمَر بن الخطاب رضي الله عنه قال : بينما نحن جلوسٌ عند رسول الله ﷺ إذْ طلع علينا رجلٌ شديدُ بياضِ الثيابِ ، شديدُ سوادِ الشعرِ ، لا يُرى عليه أثر السفر، ولا يعرفُه منا أحدٌ ، حتّى جلسَ إلى النبي ﷺ ، فأسند ركبتيه إلى ركبتيه ، ووضع كفيه على فخذيه فقال : يا محمدُ ! أخبرني عن الإسلام. فقال رسول الله ﷺ : ((أنْ تشهدَ أنْ لا إلهَ إلا الله ، وأنّ محمدًا رسولُ الله ، وتقيمَ الصلاةَ ، وتُؤتيَ الزكاةَ ، وتصومَ رمضان، وتحجَّ البيتَ)) الحديث .

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک ایک نہایت سفید کپڑوں اور بہت ہی سیاہ بالوں والا آدمی آیا، ہم میں سے کوئی بھی اسے پہچانتا نہ تھا اور نہ ہی اس پر سفر کے آثار دکھائی دیتے تھے۔ یہاں تک کہ وہ اپنے دونوں گھٹنے آپ ﷺ کے گھٹنوں کے ساتھ ملا کر آپ ﷺ کے روبرو بیٹھ گیا اور اس نے اپنے دونوں ہاتھ آپ ﷺ کی رانوں پر رکھ دیئے اور کہنے لگا اے محمد ﷺ! مجھے اسلام کی حقیقت کے بارے میں بتلائیں تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اسلام یہ ہے کہ تم اس بات کی گواہی دو کہ اللہ کے علاوہ کوئی اور معبودِ برحق نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو، رمضان کے روزے رکھو اور بیت اللہ کا حج کرو۔

[صحیح۔ صحیح البخاری :50 ، صحیح مسلم : 10]

205 حدیث نبوی عن أبي هريرة أيضاً رضي الله عنه ، أنّ رسول الله ﷺ قال: ((**الصلواتُ الخمسُ ، والجمعةُ إلى الجمعةِ ، كفارةٌ لِما بينهنَّ ، مالم تُغشَ الكبائرُ**)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پانچ نمازیں اور ایک جمعہ سے لے کر دوسرے جمعہ تک ان گناہوں کا کفارہ ہیں جو اس درمیانی وقفہ میں سرزد ہوتے ہیں جب تک کبیرہ گناہ کا ارتکاب نہ کیا جائے۔

[صحیح۔ صحیح مسلم :233 ، جامع الترمذی:214]

206 حدیث نبوی عن أبي سعيد الخُدري رضي الله عنه ، أنّه سمع النبي ﷺ يقول : ((**الصلواتُ الخمس كفارةٌ لما بينهما**)) . **ثم قال رسول الله** ﷺ : ((**أرأيتَ لو أنّ رجلاً كان يَعْتَمِلُ ، وكان بين منزله وبين مُعتَمَلِه خمسةُ أنهارٍ ، فإذا أتى مُعْتَمَلَه عمِلَ فيه ماشاء الله، فأصابَه الوسخُ أو العَرَقُ ، فكلّما مرَّ بنَهرٍ اغْتَسَل ، ماكان ذلك يُبْقي من درنه ؟ فكذلك الصلاةُ ، كلما عمل خطيئةً فدعا واستغفرَ ، غُفِرَله ماكان قَبلَها**)).

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: پانچ نمازیں درمیان میں ہونے والے گناہوں کا کفارہ ہیں پھر رسول اللہ ﷺ نے ایک مثال دے کر اس بات کی وضاحت فرمائی کہ ایک آدمی ایک جگہ کام کرتا ہے اس کے گھر اور اس کے کام کرنے کی جگہ کے درمیان پانچ نہریں ہیں وہ کارخانہ میں آکر جب تک اللہ چاہے کام کرتا ہے اسے پسینہ بھی آتا ہے اور اس کے جسم پر میل کچیل بھی لگتی ہے واپسی پر جب بھی نہر کے پاس سے گزرتا ہے تو غسل کرتا ہے کیا (پانچ نہروں سے غسل کرنے کے بعد بھی) اس کے جسم پر کوئی میل کچیل باقی رہے گی؟ بالکل اسی طرح نماز ہے جب بھی انسان کوئی نافرمانی کرتا ہے پس اللہ کو پکارتا ہے اپنے گناہ کی معافی طلب کرتا ہے تو اس کے سابقہ گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔ [صحیح لغیرہ۔ مسند البزار :344 ، طبرانی فی الکبیر:5444، والأوسط:200]

207 حدیث نبوی عن عبدالله بن مسعود رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: ((**تَحتَرِقون تَحتَرِقون ، فإذا صليتم الصُّبح غَسَلتُها ، ثم تحترقون تحترقون، فإذا صلّيتم الظهُرَغَسَلَتُها ، ثم تَحترقون تَحترقون ، فإذا صلّيتم العصرَ غَسَلَتُها ، ثم تحترقون تحترقون ، فإذا صلّيتم المعربَ غسلتُها ، ثم تحترقون تحترقون ، فإذا صلّيتم العشاءَ غَسَلَتُها ، ثم تَنامون فلا يُكتَب عليكم حتى تستَيُقظوا**)).

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: گناہوں کی کثرت کی وجہ سے تم ہلاکت میں پڑنے والے ہو جب تم نماز فجر ادا کرتے ہو تو یہ نماز ان گناہوں کو ختم کر دیتی ہے پھر کثرت گناہ کی وجہ سے تم ہلاکت میں پڑنے والے ہو پھر جب تم نمازِ ظہر ادا کرتے ہو یہ نماز گناہوں کو ختم کر ڈالتی ہے تو پھر گناہ کر کے ہلاک ہونے کے قریب ہوتے ہو پھر جب تم نمازِ عصر کی ادائیگی کر کے گناہ سے پاک ہو جاتے ہو تم پھر گناہ کر کے ہلاکت کے قریب ہونے لگتے ہو پھر نماز مغرب کی ادائیگی کر کے تم گناہ سے پاک ہو جاتے ہو پھر اسی طرح گناہ کر کے ہلاک ہونے کے قریب ہوتے ہو پھر نماز عشاء کی ادائیگی سے تمہارے گناہ معاف ہو جاتے ہیں پھر تم سو جاتے اور تمہارا کوئی گناہ نہیں ہوتا جب تک تم بیدار نہیں ہوتے (یعنی تم گناہوں سے پاک ہو جاتے ہو پھر سو کر اٹھنے پر گناہ کرو گے دوبارہ نماز پڑھو گے پھر گناہ معاف ہو جائیں گے گویا کہ نماز گناہوں کو مٹانے والی ہے)۔

[حسن، صحیح۔ طبرانی فی الصغیر:121، والأوسط: 2245]

208 عن أنس بن مالك رضي الله عنه قال: قال رسول اللهﷺ: ((إنّ للّٰه ملَكاً ينادي عندَ كلِّ صلاةٍ: يا بني آدمَ! قوموا إلى نيرانِكم التي أو قد تموها فأطفِئوها)).

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی جانب سے مقرر کردہ ایک فرشتہ ہر نماز کے وقت یہ آواز لگاتا ہے اے اولاد آدم! تم اس آگ کی طرف اٹھو جسے تم نے گناہ کر کے جلایا ہے نماز کی ادائیگی کر کے اسے بجھا ڈالو۔ [حسن لغیرہ۔ طبرانی فی الأوسط :9452]

209 عن طارق بن شهاب: أنه باتَ عند سلمانَ الفارسي رضي الله عنه، لينظر ما اجتهادُه؟ قال: فقامَ يصلي من آخرِ الليلِ، فكأنّه لم يَرَ الذي كان يظنُّ، فذَكَرَ ذلک له، فقال سلمان: حافظوا على هذه الصلوات الخمسِ، فإنّهن كفاراتٌ لهذه الجِراحاتِ، ما لمْ تُصَبِ الْمَقْتَلَةُ.

طارق بن شہاب رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ انہوں نے سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کی نیک اعمال میں کوشش اور رغبت دیکھنے کے لیے ان کے ہاں رات گزاری سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے رات کے آخری پہر نماز تہجد ادا کی طارق بن شہاب نے وہ چیز نہ دیکھی جس کا وہ گمان لے کر آئے تھے انہوں نے سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے سامنے صورت حال رکھی یہ سن کر سلمان فارسی رضی اللہ عنہ

فرمانے لگے ان پانچ نمازوں کی حفاظت کرو یہ گناہوں کا کفارہ ہیں جب تک کہ کبیرہ گناہ کا ارتکاب نہ کیا جائے۔

[موقوف صحیح لغیرہ۔ طبرانی فی الکبیر:6051]

210 حدیث نبوی عن عمرو بن مُرّة الجُهنيّ رضي الله عنه قال : جاء رجلٌ إلى النبي ﷺ فقال: يا رسولَ الله ! أرأيتَ إنْ شَهِدْتُ أنْ لا إله إلا الله ، وأنك رسولُ الله ، وصليتُ الصلواتِ الخمس ، وأديتُ الزكاةَ ، وصُمتُ رمضانَ ، وقُمتُه ، فمِمَّن أنا ؟ قال : ((من الصديقين والشهداءِ)).

سیدنا عمرو بن مرہ الجہنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نبی اکرم ﷺ کے پاس آکر عرض کرنے لگا اے اللہ کے رسول ﷺ! اگر میں اس بات کی گواہی دوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں اور بے شک آپ ﷺ اللہ کے رسول ہیں، پانچ نمازیں پڑھوں، زکوٰۃ کی ادائیگی کروں اور رمضان کے روزے رکھوں اور اس (کی راتوں) کا قیام بھی کروں تو بتلائیں میرا شمار کن لوگوں میں ہوگا؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تیرا شمار صدیقین اور شہدا میں ہوگا۔

[صحیح۔ مسند البزار :45 ، صحیح ابن خزیمة : 2212، صحیح ابن حبان : 3429]

211 حدیث نبوی عن سلمان الفارسي رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : (([إن] المسلمَ يصَلي وخطاياهُ مرفوعةٌ على رأسه ، كلما سجد تحاتُّ عنه ، فيفرغ من صلاتِه وقد تحاتَّتْ عنه خطاياه)).

سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک مسلمان نماز پڑھتا ہے اور اس کے گناہ اس کے سر کے اوپر ہوتے ہیں جب وہ سجدہ کرتا ہے تو وہ گناہ گر جاتے ہیں اور جب وہ نماز سے فارغ ہوتا ہے تو اس کے تمام گناہ جھڑ جاتے ہیں۔ [حسن،صحیح ۔ طبرانی فی الکبیر والصغیر: 6125]

212 حدیث نبوی عن أبي عثمان قال: كنتُ مع سلمانَ رضي الله عنه تحت شجرةٍ ، فأخذ غُصناً منها يابساً فهزَّه، حتى تحاتَّ ورقُه ، ثم قال : يا أبا عثمان ! ألا تسألني لِمَ أفعلُ هذا ؟ قلت : ولِمَ تفعلُه ! قال : هكذا فَعَلَ بي رسول الله ﷺ ، وأنا معه تحتَ الشجرة ، فأخذَ منها غصناً يابساً فهزَّه ، حتى تحاتَّ ورقُه . فقال: ((يا سلمانُ ! ألا تسألني لِمَ أفعلُ هذا ؟)). قلت : ولِمَ تفعلهُ ؟ قال : ((إنّ المسلمَ إذا توضّأ فأحسن الوُضوءَ، ثم صلّى الصلواتِ الخمسَ ، تحاتَّتْ خطاياه كما تحاتُّ هذا الورقُ ، وقال : ﴿ أَقِمِ الصلاةَ

طَرَفَي النهار وزُلَفاً من الليلِ إنّ الحسناتِ يُذْهِبْنَ السيئاتِ ، ذلک ذکری للذاکرین ﴾ .

ابوعثمان رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک درخت کے نیچے تھا کہ انہوں نے اس درخت کی ایک خشک ٹہنی پکڑ کر اسے حرکت دی جس سے اس کے پتے گر گئے پھر کہنے لگے اے ابوعثمان رحمہ اللہ! تم نے مجھ سے سوال نہیں کیا کہ یہ کام میں نے کیوں کیا ہے؟ تو میں نے کہا کہ آپ نے یہ کام کیوں کیا؟ تو سیدنا سلمان رضی اللہ عنہ فرمانے لگے کہ ایک مرتبہ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک درخت کے نیچے تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ایک درخت کی خشک ٹہنی کو پکڑ کر اسی طرح ہلایا تھا اور اس کے پتے جھڑ گئے تھے تو پھر آپ نے فرمایا اے سلمان رضی اللہ عنہ! تم نے مجھ سے سوال نہیں کیا کہ میں نے ایسا کیوں کیا؟ تو میں نے عرض کی اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے ایسا کیوں کیا؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب ایک مسلمان اچھی طرح وضو کرتا ہے پھر پانچ نمازیں پڑھتا ہے تو ان پتوں کے گرنے کی طرح اس کے گناہ بھی ختم ہو جاتے ہیں اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت تلاوت فرمائی جس کا ترجمہ یہ ہے ''دن کے دونوں اطراف اور رات کے حصہ میں نماز پڑھیے یقیناً نیکیاں گناہوں کو ختم کر دیتی ہیں اور نصیحت حاصل کرنے والوں کے لیے اس میں ایک بڑی نصیحت ہے۔'' [حسن لغیرہ۔ مسند أحمد :437/5]

213 عن الحارث مولى عثمان قال : **جلس عثمانُ رضي الله عنه يوماً ، وجلسنا معه ، فجاء المؤذّنُ ، فدعا بماء في إناءٍ ، أظنه يكون فيه مُدٌّ ، فتوضّأ ، ثم قال : رأيت رسول الله ﷺ يتوضأُ وُضوئي هذا ، ثم قال: « مَن توضّأَ وُضوئي هذا ، ثم قامَ يصلّي صلاةَ الظهرِ ، غُفرله ماكان بينها وبين الصبحِ ، ثم صلّى العصرَ ؛ غُفرله ماكان بينها وبين الظهرِ ، ثم صلّى المغربَ ؛ غُفِرَله ماكان بينها وبين العصرِ ، ثم صلّى العشاءَ ؛ غُفِرَله ماكان بينها وبين المغرب ، ثم لعله يبيتُ يَتَمَرَّغُ ليلته ، ثم إنْ قام فتوضّأَ فصلّى الصبح ؛ غُفِرَ له ما بينها وبين صلاةِ العشاءِ ، وهنَّ ﴿ الحسناتِ يذهبن السيئاتِ ﴾ ». قالوا: هذه الحسنات ، فما الباقيات الصالحات يا عثمان ؟ قال : هي : لا إله إلا الله ، وسبحان الله ، والله أكبر ، ولا حول ولا قوة إلا بالله.**

سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے غلام حارث رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن ہم سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ بیٹھے تھے کہ مؤذن آیا تو عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے پانی منگوا کر وضو کیا پھر فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بالکل ایسا ہی وضو کیا

جیسا میں نے تمہارے سامنے یہ وضو کیا پھر آپ ﷺ نے فرمایا ''جس نے بھی میرے اس وضو جیسا وضو کیا پھر اس نے کھڑے ہو کر نماز ظہر ادا کی تو صبح سے لے کر ظہر تک اُس سے جو درمیان میں گناہ ہوئے وہ سب معاف کر دیئے جاتے ہیں پھر اس نے عصر کی نماز ادا کی تو ظہر سے عصر تک کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں پھر اس نے مغرب پڑھی تو عصر سے لے کر مغرب تک جو گناہ ہوئے وہ معاف کر دیئے جاتے ہیں پھر اس نے عشاء کی نماز پڑھی تو مغرب سے عشاء تک سرزد ہونے والے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں پھر وہ رات گزارتا ہے (شاید رات کو اس سے کوئی گناہ سرزد ہو جائے) پھر صبح اٹھ کر وضو کرتا ہے اور نماز پڑھتا ہے تو عشاء سے لے کر صبح تک جو گناہ ہوئے وہ معاف کر دیئے جاتے ہیں جب تک کہ کبیرہ گناہ کا ارتکاب نہ ہو اور یہی وہ حسنات (نیکیاں) ہیں جو گناہ ختم کر دیتی ہیں تو لوگ کہنے لگے اے عثمان رضی اللہ عنہ یہ تو حسنات ہیں الباقیات الصالحات کیا ہیں؟ تو عثمان غنی رضی اللہ عنہ فرمانے لگے الباقیات الصالحات (باقی رہنے والے نیک اعمال) **لا اله الا اللّٰه، سبحان اللّٰه، اللّٰه اکبر اور لا حول ولا قوة الا باللّٰه۔**

[حسن لغیرہ۔ مسند أحمد :71/1 ، مسند أبی یعلی الموصلی : 15، مسند البزار : 3076]

214 عن جُندبِ بنِ عبداللّٰهِ رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : ((**مَن صلّى الصبحَ فهو في ذمَّةِ اللّٰهِ فلا يَطلبنَّكم اللّٰهُ من ذِمَّتِه بشيءٍ ،فانّه من يَطْلُبُهُ من ذِمته بشيء يُدركه ، ثم يُكِبَّه على وجهه في نارِ جَهنَّم**)).

سیدنا جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے صبح کی نماز ادا کی وہ اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے اللہ تعالیٰ اپنے ذمہ میں سے کسی چیز کے بارے میں تم سے مطالبہ نہ کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے جس سے اپنے ذمہ کے بارے میں سوال کر لیا (اور اس نے ذمہ داری کا پاس نہ کیا) تو اللہ تعالیٰ اوندھے منہ اُسے جہنم میں ڈالے گا۔

[صحیح۔ صحیح مسلم :657 ، مسند أبی داؤد الطیالسی : 938]

215 عن أبي هريرة رضي الله عنه : أنّ رسول الله ﷺ قال : ((**يَتَعاقبون فيكم ملائكةٌ بالليلِ ، وملائكةٌ بالنهارِ ، ويجتمعون في صلاةِ الصبحِ ، وصلاةِ العصرِ ، ثم يَعرُجُ الذين باتوا فيكم ، فيسألُهم ربُّهم . وهو أعلمُ بهم : كيف تركتُم عبادي ؟ فيقولون: تركنا هم وهم يصلُّون، وأتينا هم وهم يصلُّون**)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمھارے پاس دن اور رات کے فرشتے آتے ہیں اور وہ صبح اور عصر کی نماز کے وقت اکٹھے ہو جاتے ہیں اور جن فرشتوں نے تمہارے پاس رات گزاری ہوتی ہے وہ آسمان کی طرف چڑھ جاتے ہیں تو ان سے ان کا رب سوال کرتا ہے۔ حالانکہ وہ ان کی حالت کو خوب جاننے والا ہے (اے فرشتو!) تم نے میرے بندوں کو کس حالت میں چھوڑا؟ وہ جواب دیتے ہیں جب ہم ان کے پاس گئے تو وہ نماز پڑھ رہے تھے اور جب ان کو چھوڑ کر آئے تو اس وقت بھی وہ نماز پڑھ رہے تھے۔

[صحيح۔ مالك في المؤطا :170/1 ، صحيح البخاري : 555، صحيح مسلم :632، سنن النسائي : 485]

216 عن أبي الدرداء رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : ((**خمسٌ من جاء بهن مع إيمانٍ دَخَلَ الجنة: مَن حافظَ على الصلواتِ الخمسِ، على وُضوئهنّ ، وركوعهنَّ ، وسجودهنَّ ، ومواقيتهنَّ ، وصام رمضان، وحجّ البيتَ إنْ استطاع إليه سبيلاً ، وآتى الزكاة طيّبةً بها نفسُه ، وأدّى الأمانةَ**)). قيل: يا رسول الله ! وما أداءُ الأمانةِ ؟ قال : ((**الغُسل من الجنابة ، إنَّ الله لم يَأمَنِ ابن آدم على شيءٍ من دينِه غيرها**)).

سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس بندے نے ایمان کی حالت میں پانچ اشیاء کی ادائیگی کی وہ جنت میں داخل ہوگا ① پانچ نمازیں ان کے وضو، رکوع وسجود اور ان کے اوقات کی محافظت کا اہتمام کیا ② رمضان کے روزے رکھے ③ اگر حج کی استطاعت رکھتا ہے توحج کرنا ④ خوشی اور اخلاص سے زکوٰۃ ادا کرنا ⑤ امانت کی ادائیگی۔ آپ سے سوال کیا گیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! امانت کی ادائیگی کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا غسل جنابت اللہ تعالیٰ (غسل جنابت) کے علاوہ ابن آدم کے دین پر بے خوف ہے۔ [حسن۔ طبراني في الصغير:772]

217 عن أبي هريرة رضي الله عنه قال : كان رجلان مِن (بَلِيّ) [حيّ] من (قُضاعة) أسلما مع رسول الله ﷺ ، فاستُشهد أحدُهما ، وأُخِّر الآخرُ سنةً ،فقال طلحة بن عبيد الله : [فأُريتُ الجنّة] ، فرأيت المؤخَّرَ منهما أُدخِلَ الجنة قبلَ الشهيد ، فَتَعَجَّبْتُ لذلک ، فأصبحتُ، فذكرتُ ذلک للنبي ﷺ ، أو ذُكِرَ لرسولِ اللهِ ﷺ ، فقال رسول الله ﷺ : ((أليس قد صام بعدَه رمضانَ ، وصلى سِتَّةَ آلافِ ركعةٍ ، وكذا وكذا ركعةً ، [صلاةَ] سَنةٍ ؟ !)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قضاعہ قبیلے کی ایک شاخ کے دو آدمی اکٹھے مسلمان ہوئے ان میں سے ایک اللہ کے راستے میں شہید ہو گیا اور ایک سال کے بعد اس کا دوسرا ساتھی بھی وفات پا گیا طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں خواب دیکھا کہ وہ آدمی جو ایک سال کے بعد فوت ہوا وہ شہید سے پہلے جنت میں داخل ہو گیا مجھے اس پر بڑا تعجب ہوا میں نے صبح نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یہ سارا ماجرہ پیش کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا'' کیا اس بعد میں وفات پانے والے نے پہلے وفات پانے والے (شہید) ساتھی کے بعد رمضان کے روزے نہیں رکھے اور ایک سال کی نماز کی چھ ہزار اور اتنی اتنی رکعات ادا نہیں کیں؟ (یعنی اس کی نیکیاں شہید کی نیکیوں سے زیادہ ہو گئیں تو یہ پہلے جنت میں چلا گیا تعجب والی بات کون سی ہے؟)۔ [حسن، صحیح۔ مسند أحمد :333/2، صحیح ابن حبان : 2971]

218 عن عائشةَ رضي الله عنها : أن رسول الله ﷺ قال: ((**ثلاثٌ أحلِفُ عليهنَّ :لا يجعلُ اللّٰه مَن له سهمٌ في الإسلامِ كَمَنْ لَا سَهْمَ لَهُ وأسهمُ الإسلامِ ثلاثةٌ : الصلاةُ ، والصومُ والزكاة ، ولا يَتَوَلَّى اللّٰهُ عبدًا في الدنيا، فَيُوَلِّيَهُ غيرَه يوم القيامة ولا يحب رجلٌ قومًا ؛ الا جعلَه اللّٰه معهم، والرابعةُ لوحلفتُ عليها رَجَوْتُ أن لا آثم : لا يَسْتُرُ اللّٰه عبدًا في الدنيا ؛ إلا سَتَرَهُ يوم القيامة**)).

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین باتیں ایسی ہیں کہ میں اُن پر قسم اٹھاتا ہوں ① جس بندے کا اسلام میں حصہ ہے اللہ اس کو اس بندے کے برابر نہیں کرے گا جس کا اسلام میں حصہ نہیں (اسلام پر عمل کرنے والا اللہ کے ہاں پسندیدہ ہے اور اسلام پر عمل نہ کرنے والا پسندیدہ نہیں پہلے کو اجر وثواب ملے گا اور دوسرا ثواب سے محروم بلکہ سزا کا مستحق ہوگا) اور اسلام تین چیزوں پر مشتمل ہے (اس کے تین حصے ہیں) ① نماز ② روزہ ③ زکوٰۃ ② اللہ تعالیٰ دنیا میں کسی کو ولی یعنی اپنا دوست بنائے اور قیامت والے دن اس کے علاوہ کسی اور کو اس کا ولی بنا دے (ایسا نہیں ہوگا) ③ جو آدمی جس قوم کے ساتھ محبت کرے گا اللہ اسے ان کے ساتھ رکھے گا اور چوتھی بات بھی ہے اگر میں اس پر قسم اٹھا لوں تو مجھے امید ہے کہ مجھے اس پر گناہ نہ ہوگا کہ جس بندے کے عیوب پر اللہ نے دنیا میں پردہ ڈال دیا قیامت والے دن بھی اللہ تعالیٰ اس کی پردہ پوشی فرمائے گا۔ [صحیح لغیرہ۔ مسند أحمد :145/1]

219 روي عن أنس رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ : ((**أوَّلُ ما يحاسبُ به العبدُ يومَ القيامةِ**

الصلاةُ، يُنظَرُ في صلاتِه ؛ فإنْ صَلَحتْ فقد أفلحَ ، وإنْ فسدتْ خابَ وخَسِرَ)).

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت والے دن انسان سے سب سے پہلا سوال نماز کا ہوگا اس کی نماز کو دیکھا جائے گا اگر وہ درست ہوئی تو یہ کامیاب ہوگا اور اگر یہ نماز درست نہ ہوئی تو اس (بے نماز) نے نقصان اور خسارہ اٹھایا۔ [صحیح لغیرہ۔ طبرانی فی الأوسط :1859]

220 حدیث عن عبدالله بن عَمرٍو رضي الله عنهما: أنّ رجلاً أتى رسولَ الله ﷺ فسأله عن أفضلِ الأعمال؟ فقال رسول الله ﷺ : ((الصلاة)) . قال : ثم مَهْ ؟ قال : ((ثم الصلاة)). قال ثم مَهْ ؟ قال: ((ثم الصلاة (ثلاث مرات))). قال : ثم مَهْ ؟ قال: ((الجهاد في سبيل الله)) فذكر الحديث.

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ اعمال میں سے سب سے افضل عمل کونسا ہے؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز۔ اس آدمی نے دوبارہ سوال کیا پھر کونسا عمل افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر فرمایا نماز، اس نے تیسری مرتبہ یہی سوال کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نماز، اس آدمی نے پھر سوال کیا کہ اس کے بعد کونسا عمل افضل ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا جہاد فی سبیل اللہ۔

[صحیح لغیرہ۔ مسند أحمد :172/2 ، صحیح ابن حبان : 1719]

221 حدیث عن سلمة بن الأكوع ، وقال فيه: ((واعْلموا أنَّ أفضلَ أعمالِكم الصلاة)).

سیدنا سلمہ بن رکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ تم یہ بات (خوب اچھی طرح سے) جان لو کہ تمہارے اعمال میں سب سے افضل (عمل) نماز ہے۔ [صحیح لغیرہ۔ طبرانی فی الکبیر:6270]

222 حدیث عن حَنظلةَ الكاتبِ رضي الله عنه قال : سمعت رسول الله ﷺ يقول : ((مَن حافظ على الصلواتِ الخمسِ ؛ ركوعِهنَّ ، وسجودِهنَّ ، ومواقيتِهنَّ ، وعلم أنهنَّ حقٌّ مِن عندِ اللهِ ؛ دخل الجنّةَ ، أو قال : وَجَبَتْ له الجنّةُ ، أو قال : حَرم على النار)).

سیدنا حنظلہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ”جس نے پانچ نمازوں کی ان کے رکوع وسجود اور ان کے اوقات پر محافظت کی اور اس بات کا یقین رکھا کہ یہ نمازیں اللہ کی طرف سے ہم پر فرض ہیں تو جنت اس پر

واجب ہوگئی یا فرمایا اس پر آگ حرام ہوگئی۔ [حسن لغيره- مسند أحمد :267/4]

223 حدیث عن عثمان رضي الله عنه ؛ أن رسول الله ﷺ قال: ((مَن عَلِمَ أنّ الصلاةَ حقٌ مكتوبٌ واجبٌ دخلَ الجنةَ)).

سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے اس بات کا یقین رکھا کہ نماز اللہ کی جانب سے فرض اور ہم پر ایک حق ہے تو ایسا شخص جنت میں داخل ہوگا۔ [حسن لغيره- مستدرك حاكم :72/1]

14- نماز کی ترغیب اور رکوع، سجدہ وخشوع کی فضیلت

224 حدیث عن أبي مالك الأشعريّ رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ: ((الطُّهورُ شَطْرُ الإيمان، والحمدُ لله تَمْلأُ الميزانَ ، وسبحانَ الله والحمدُ لله تملآن۔ أو تملأُ۔ ما بين السماءِ والأرضِ، والصلاةُ نُورٌ، والصدقةُ برهانٌ ، والصبرُ ضِياءٌ ، والقرآنُ حُجّةٌ لك أو عليك)).

سیدنا ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: طہارت و پاکیزگی (اختیار کرنا) آدھا ایمان ہے اور الحمد لله (کہنا) اعمال کے ترازو کو بھر دیتا ہے اور سبحان الله والحمد لله (کہنا) زمین وآسمان کے درمیان خلا کو (اجر وثواب سے) بھر دیتا ہے اور نماز (قبر وحشر میں) نور ہے اور صدقہ (ایمان کے لیے) دلیل ہے صبر کرنا روشنی ہے اور قرآن یا تو تیرے لیے دلیل ہے یا تیرے خلاف دلیل ہوگا (اگر اس پر عمل نہ کیا)۔

[صحيح- صحيح مسلم :223]

225 حدیث عن أبي ذرٍ رضي الله عنه: أنّ النبي ﷺ خرجَ في الشتاءِ والوَرَقُ يَتَهافَتُ ، فأخذَ بغُصْنٍ من شجرةٍ، (قال): فجعل ذلك الورق يتهافَتُ ، فقال : ((يا أبا ذرّ !)) . قلتُ: لبّيك يا رسول الله ! قال : ((إنّ العبدَ المسلمَ ليصلّي الصلاةَ يريد بها وجهَ الله ، فتَهافَتُ عنه ذنوبُه كما يتهافتُ هذا الورقُ عن هذه الشجرة)).

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ موسم خزاں میں باہر نکلے (تو کیا دیکھا کہ) درختوں کے پتے جھڑ رہے تھے آپ ﷺ نے درخت کی ایک شاخ کو پکڑ کر ہلایا تو پتے جھڑنے لگے آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابوذر رضی اللہ عنہ! میں نے عرض کیا: میں حاضر ہوں اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ ﷺ نے فرمایا: یقیناً جب ایک مسلمان آدمی اللہ کا چہرہ حاصل کرنے کے لیے نماز پڑھتا ہے تو اس کے گناہ درخت کے ان پتوں کی طرح جھڑنے لگتے ہیں۔

[حسن لغيره۔ مسند أحمد :179/5]

226 وعن رَبيعةَ بنِ كعبٍ رضي الله عنه قال : كنت أخدِمُ النبيَّ ﷺ نهاري، فإذا كان الليلُ أويتُ إلى بابِ رسولِ اللهِ ﷺ ، فَبِتُّ عنده ، فلا أزال أسمعُه يقول : (سبحانَ الله ، سبحانَ الله ، سبحانَ ربي) حتى أمَلَّ، أو تغلِبَني عَيني فأنامُ ، فقال يوماً : ((يا ربيعةُ! سَلْني فأُعطِيَكَ)). فقلت : أنظِرني حتّى أنظُرَ ، وتذكرتُ أن الدنيا فانيةٌ منقطعةٌ، فقلت: يا رسولَ الله ! أسألُكَ أنْ تدعوَ اللهَ أنْ يُنجيَني مِن النارِ ويدخلني الجنّة . فسكتَ رسول الله ﷺ ثم قال : ((مَن أمرَكَ بهذا؟)). قلت: ما أمرني به أحد ، ولكنّي عَلِمتُ أنّ الدنيا منقطعةٌ فانيةٌ ، وأنتَ مِن اللهِ بالمكانِ الذي أنتَ منه ، فأحببتُ أنْ تَدعوَ اللهَ لي . قال: ((إنّي فاعلٌ ، فأعنّي على نفسِكَ بكثرةِ السّجودِ)).

سیدنا ربیعہ بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں دن کے وقت نبی اکرم ﷺ کی خدمت کیا کرتا تھا اور جب رات ہو جاتی تو میں آپ ﷺ کے دروازہ پر جا کر رات گزارتا اور آپ ﷺ (کا ذکر) سنتا تھا کہ آپ ﷺ (سبحان الله، سبحان الله، سبحان) ربی پڑھتے رہتے تھے یہاں تک کہ میں تھک جاتا یا مجھ پر نیند کا غلبہ ہو جاتا تو میں سو جاتا تھا ایک دن آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے ربیعہ! مجھ سے سوال کر میں تجھے دوں گا میں نے عرض کی مجھ کو مہلت دیجیے تاکہ میں غور کرلوں، میں نے دل میں سوچا کہ دنیا فانی اور ختم ہو جانے والی ہے (اس کے متعلق کیا مانگوں) میں نے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! میں آپ ﷺ سے اس بات کا سوال کرتا ہوں کہ آپ ﷺ اللہ سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے جہنم سے بچا کر جنت میں داخل فرما دے تو رسول اللہ ﷺ خاموش ہو گئے۔ پھر آپ ﷺ نے پوچھا تم کو (اس سوال کرنے کا) کس نے حکم دیا؟ میں نے کہا کسی نے نہیں لیکن میں جانتا ہوں کہ دنیا بہر حال ختم ہو جانے والی ہے اور آپ ﷺ کا اللہ کے ہاں جو مقام ہے اس کی وجہ سے میں نے اس بات کو پسند کیا کہ آپ ﷺ اللہ سے میرے لیے دعا فرما دیں۔ آپ ﷺ نے

ارشاد فرمایا: میں دعا کروں گا لیکن تم اپنی جان پر کثرت سے نوافل ادا کر کے میری مدد کرو۔

[صحیح لغیرہ۔ طبرانی فی الکبیر :578 ، صحیح مسلم: 489]

227 عن أبي هريرة رضي الله عنه: أنّ رسول الله ﷺ مرّ بقبرٍ فقال : ((مَنْ صاحبُ هذا القبرِ ؟)). فقالوا: فلان. فقال: ((ركعتان أحبُّ إلى هذا من بقيّةِ دنياكم)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ایک قبر پر گزر ہوا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قبر والا کون ہے؟ لوگوں نے عرض کی فلاں شخص ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس وقت دو رکعتیں (اس قبر والے کو) تمہاری باقی ساری دنیا سے زیادہ پسند ہیں۔ [حسن، صحیح۔ طبرانی فی الأوسط :124، 920]

228 عن يوسف بن عبدالله بن سلام قال: أتيتُ أبا الدرداءِ رضى الله عنه في مرضه الذي قُبِضَ فيه، فقال: يا ابن أخي ! ما أعْمَلَكَ إلى هذه البلدة ، أو ماجاءَ بك؟ قال : قلتُ : لا، إلا صلةُ ما كان بينك وبين والدي عبدالله بن سلام رضى الله عنه، فقال: بئسَ ساعةُ الكذبِ هذه ، سمعت رسول الله ﷺ يقول: ((من توضّأ فأحسنَ الوضوءَ ، ثم قامَ، فصلّى ركعتين (أو أربعاً ، يشك سهل) يُحسن فيهن الذِّكر والخشوعَ ، ثم يستغفرُ اللهَ ، غُفِرَله)).

یوسف بن عبداللہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں ابودرداء رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ان کے مرض الوفات میں حاضر ہوا تو انہوں نے فرمایا اے میرے بھتیجے! تمھیں اس شہر میں کیا کام تھا جس کی وجہ سے یہاں آئے یا یہ فرمایا کیا چیز تم کو یہاں لائی ہے؟ میں نے کہا کوئی ایسی بات نہیں تھی میں تو اس لیے آیا ہوں کہ آپ کا میرے والد عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے ساتھ تعلق تھا اس تعلق کی وجہ سے حاضر ہوا ہوں۔ ابودرداء رضی اللہ عنہ فرمانے لگے یہ وقت جھوٹ بولنے کا نہیں ہے (کیونکہ زندگی کی امید باقی نظر نہیں آرہی) میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو اچھی طرح وضو کرے پھر کھڑے ہو کر دو رکعت نماز پڑھے یا چار رکعت (سہل راوی کو شک ہے) جس میں ذکر اور خشوع اچھی طرح سے کرے پھر اللہ سے استغفار کرے تو اس کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔ [حسن ۔ مسند أحمد :450/6]

229 عن عقبةَ بنِ عامرٍ رضي الله عنه قال : كنا مع رسول الله ﷺ خُدّامَ أنفسنا، نَتناوّب الرعايةَ ؛ رعايةَ إبلنا، فكانت عَلَيَّ رعايةُ الإبل ، فَرَوَّحْتُها بالعَشِيِّ ، فإذا رسولُ الله ﷺ يخطبُ الناسَ ، فسمعته

يقول: ((ما مِنكم مِن أحدٍ يتوّضأُ فيُحسِنُ الوضوءَ ، ثمّ يقوم فيركع ركعتين يُقبلُ عليهما بقلبِه ووجهه ؛ إلا قد أوجَبَ))۔ فقلتُ: بخٍ بخٍ ! ما أجودَ هذه !. وفي روايةٍ ((ما مِن مسلم يتوضأ فيُسبغُ الوضوءَ ثم يقوم في صلاته ، فيعلمُ ما يقول؛ إلاّ انفتل وهو كيوم ولدته أُمه)) الحديث.

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ہوتے تھے اور اپنے کام خود ہی سرانجام دیتے تھے اور باری باری اونٹ چرایا کرتے تھے، میری باری آئی تو دوپہر کو میں انہیں واپس لایا (اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں حاضر ہوا) میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حالت میں پایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں سے خطاب فرما رہے تھے، میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''تم میں سے جو کوئی اچھی طرح (مکمل) وضو کرے، پھر کھڑا ہو کر دو رکعتیں پڑھے، اپنے دل اور چہرے سے نماز ہی میں مگن رہے تو اس نے اپنے لیے (جنت) واجب کر لی۔'' میں نے کہا: بہت خوب! بہت خوب! کس قدر بہترین عمل ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو مسلمان بھی خوب اچھی طرح مکمل وضو کر کے نماز پڑھنے کے لیے کھڑا ہوا اس حال میں کہ اُسے نماز کے معانی و مفہوم کا علم تھا تو نماز پڑھنے کے بعد وہ اس طرح ہو گا کہ جس طرح آج ہی پیدا ہوا ہے (یعنی گناہوں سے پاک ہو جائے گا)۔

[صحيح۔ سنن أبي داؤد :169، صحيح مسلم :234، صحيح ابن خزيمة : 222]

15-اوّل وقت میں نماز پڑھنے کی ترغیب

230 عن عبدالله بن مسعودٍ رضي الله عنه قال : **سألتُ رسول الله ﷺ : أيُّ العمل أحبُّ إلى الله تعالى؟ قال: ((الصلاةُ على وقتِها)). قلتُ : ثم أي ؟ قال : ((برُّ الوالدين)). قلت: ثم أيٌّ؟ قال : ((الجهادُ في سبيل الله)) قال: حدَّثني بهنَّ رسولُ الله ﷺ ، ولو استزَدْتُه لزادني .**

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب عمل کونسا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا اوّل وقت پر نماز پڑھنا، میں نے عرض کی پھر کونسا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرنا، میں نے عرض کی پھر کونسا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کے راستہ میں جہاد کرنا، سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ باتیں رسول اللہ ﷺ نے میرے سامنے بیان فرمادیں اور اگر میں مزید پوچھتا تو آپ ﷺ یقیناً اور بھی بتلاتے۔

[صحیح۔ صحیح البخاری :527، صحیح مسلم :85، جامع الترمذی :1898، سنن النسائی:611]

231 عن عُبادةَ بن الصامت رضي الله عنه قال : أشهدُ أنّي سمعتُ رسول الله ﷺ يقول : **((خمسُ صلواتٍ افترَضَهُنَّ اللّٰه عزوجل، مَن أحسنَ وُضوءَ هن ، وصلاهُنَّ لوقتهن ، وأتَّم ركوعَهُنَّ وسجودهنَّ ، وخشوعَهنَّ ؛ كان له على اللّٰه عهد أنْ يغفرَله ، ومَن لم يفعل ، فليس له على اللّٰه عهدٌ ؛ إنْ شاء غفرله ، وإنْ شاء عذَّبه)).**

سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا: پانچ نمازیں اللہ نے فرض فرمائیں جس نے ان کے لیے خوب اچھی طرح سے مکمل وضو کیا اور اوّل وقت میں ان نمازوں کو اس طریقہ پر پڑھا کہ خشوع کے ساتھ رکوع وسجدہ بھی اچھی طرح ادا کیا تو پھر اللہ کے ذمہ ہے کہ وہ اس کی مغفرت فرمائے اور جو ایسا نہ کرے اللہ پر اس کا کوئی ذمہ نہیں چاہے تو معاف فرمائے اور چاہے تو عذاب دے۔

[صحیح لغیرہ۔ مالك فی المؤطا: 123/1، سنن أبی داؤد :1420، سنن النسائی : 461، صحیح ابن حبان : 1729]

16- جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنے کی ترغیب اور جو جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کی غرض سے گیا لیکن جا کر معلوم ہوا کہ جماعت ہو چکی اس کا بیان

حدیث 232 عن أبي هريرةَ رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : ((**صلاةُ الرجلِ في جماعةٍ تضعُفُ على صَلا تِهِ في بيتِه وفي سوقِه خمساً وعشرين ضِعفاً ، وذلک أنّه إذا توضّأ فأحسنَ الوُضوء ، ثم خرج إلى المسجدِ لا يُخرجُه إلا الصلاة ، لم يخطُ خُطوةً ؛ إلا رُفِعت له بها درجة ، وحُطَّ عنه بها خطيئةٌ ، فإذا صلّى ، لمْ تزل الملا ئكة تصلّي عليه مادام في مصلاّه ، مالمْ يُحدِث اللهمَّ صلِّ عليه، اللهمَّ ارحمْه ، ولا يزال في صلاة ما انتظر الصلاة**)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آدمی کی وہ نماز جو جماعت سے پڑھی گئی ہو اس نماز سے جو گھر میں یا بازار میں پڑھ لی ہو پچیس درجے زیادہ اجر و ثواب کا باعث ہے اس وجہ سے کہ جب آدمی خوب اچھی طرح سے وضو کو مکمل کر کے مسجد کی طرف صرف نماز کے ارادہ سے چلتا ہے کوئی اور ارادہ اس کے ساتھ شامل نہیں ہوتا تو ہر قدم پر اس کی وجہ سے ایک درجہ بلند ہوتا ہے اور ایک خطا معاف ہوتی ہے اور پھر جب نماز پڑھ کر اسی جگہ بیٹھا رہتا ہے، تو جب تک وہ باوضو بیٹھا رہے گا فرشتے اس کے لیے مغفرت اور رحمت کی دعا کرتے رہتے ہیں اور جب تک آدمی نماز کے انتظار میں رہتا ہے تو وہ نماز کا ثواب پاتا رہتا ہے۔ [صحیح۔ صحیح البخاری :647، سنن أبی داؤد :559، صحیح مسلم : 649، صحیح مسلم:603، سنن ابن ماجہ:787]

حدیث 233 عن ابن عباس رضي الله عنهما قال: قال رسول الله ﷺ ((**أتاني الليلة رَبي** ، (وفي رواية): **رأيتُ رَبّي في أحسنِ صورةٍ ، فقال لي : يا محمّدُ ! قلتُ : لَبّيک ربِّ وسعدَيک ، قال: هل تَدري فيمَ يختصم الملأُ الأعلى؟ قلت لا أعلم. فوضع يده بين كتِفَيَّ حتى وجدتُ بَردَها بين ثَدْيَيَّ. أو قال : في نحري۔ فعلمتُ ما في السمواتِ وما في الأرض۔ أو قال: مابين المشرق والمغرب. قال : يا محمّد ! أتدري فيم يختصم الملأ الأعلى؟ قلت: نعم، في الدرجاتِ ، والكفاراتِ ، ونقلِ الأقدامِ إلى الجماعاتِ،**

وإسباغِ الوضوءِ في السَّبَرات، وانتظارِ الصلاةِ بعدَ الصلاةِ ، ومَن حافظ عليهن عاش بخيرٍ ، وماتَ بخيرٍ ، وكان من ذنوبِه كيوم ولدتهُ أُمُّه . قال : يا محمد! قلتُ : لبيکَ وسعديکَ. فقال : إذا صلّيتَ قل: اللهمّ ! إنّي أسألکَ فِعلَ الخيراتِ، وترکَ المنکراتِ ، وحُبَّ المساکين ، وإذا أردتَ بعبادِک فتنةً فاقبضني إليک غير مفتون۔ قال: والدرجاتُ : إفشاءُ السلامِ ، وإطعامُ الطعامِ ، والصلاةُ بالليلِ والناسُ نيامٌ)).

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: رات میرے پاس اللہ رب العزت (خواب میں) آئے اور ایک روایت میں ہے کہ میں نے اپنے رب کو خواب میں بہترین صورت میں دیکھا اللہ نے مجھ سے فرمایا اے محمد ﷺ! میں نے کہا حاضر ہوں تو اللہ نے فرمایا کیا آپ ﷺ کو معلوم ہے کہ مقرب فرشتے کس چیز میں گفتگو کر رہے ہیں؟ میں نے کہا میں نہیں جانتا، اللہ تعالیٰ نے اپنا ہاتھ مبارک میرے دو کندھوں کے درمیان رکھا [illegible] ٹھنڈک کو اپنے سینہ کے درمیان محسوس کیا (اس کی وجہ سے) میں نے ہر وہ چیز جان لی جو آسمان و زمین کے اندر تھی [illegible] فرمایا کہ جو مشرق و مغرب کے درمیان تھی۔ (پھر) پوچھا کہ اے محمد ﷺ! جانتے ہو کہ مقرب فرشتے کس چیز میں گفتگو کر رہے ہیں میں نے کہا جی ہاں! میں جانتا ہوں وہ گفتگو کرتے ہیں درجات میں اور کفارات میں (یعنی ان اعمال میں جن سے درجات بلند ہوتے ہیں اور ان اعمال میں جن سے گناہ جھڑتے ہیں) نماز با جماعت کے لیے پیدل قدم بڑھا[illegible] ناگواری میں اچھی طرح وضو کرنا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کے انتظار میں رہنا، جس نے ان اعمال کو کیا وہ [illegible] رہے گا تو بھلائی کے ساتھ اور مرے گا تو بھلائی کے ساتھ اور وہ گناہوں سے ایسا پاک وصاف ہو جائے گا گویا آج [illegible] ہوا ہو، (پھر) اللہ تعالیٰ نے کہا اے محمد ﷺ! میں نے کہا اے اللہ! میں حاضر ہوں۔ تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: [illegible] پڑھ کر فارغ ہو تو یہ کہا کرو: ''اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَتَرْکَ الْمُنْکَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاکِيْنِ [illegible] أردتَّ بِعِبَادِکَ فِتْنَةً فَاقْبِضْنِيْ اِلَيْکَ غَيْرَ مَفْتُوْنٍ'' ''اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں نیکیوں کے کرنے [illegible] برائیوں کے چھوڑنے کا اور مسکینوں کی دوستی کا اور جب تو ارادہ کرے اپنے بندوں کو فتنہ میں (یعنی گمراہی میں [illegible] مبتلا کرنے کا تو مجھے بغیر فتنے میں مبتلا کئے اپنے پاس بلا لے۔'' [صحيح۔ جامع الترمذي :3234]

234 عن أنسِ بن مالكٍ رضي الله عنه قال : قال ﷺ : ((مَن صلّى للهِ أربعين يوماً في جماعةٍ يُدرِکُ التکبيرةَ الأُولى ؛ کُتِبَ له بَراءتان: بَراءةٌ من النّارِ ، وبراءةٌ من النِّفاقِ)).

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص چالیس دن اخلاص کے ساتھ اس طرح نماز پڑھے کہ تکبیر اولیٰ فوت نہ ہو تو اس کو دو قسم کی آزادی ملتی ہے ① جہنم سے آزادی ② نفاق سے آزادی۔

[حسن لغيره۔ جامع الترمذی :241]

235 عن سعيد بن المسيب عن رجل من الانصار قال سمعت رسول الله ﷺ يقول : ((فإنْ أتى المسجد فصلّى في جماعة غُفرله ، فإنْ أتى المسجد وقد صلّوا بعضاً وبقي بعض ؛ صلّى ما أدركَ ، وأتَّم ما بقيَ كان كذلک، فإنْ أتى المسجد وقد صلّوا فأتمّ الصلاة كان كذلک)).

سعید بن مسیب رحمہ اللہ ایک انصاری صحابی سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: اگر اس نے مسجد میں آکر نماز باجماعت ادا کی تو اس کو بخش دیا جائے گا اور اگر وہ مسجد میں آیا جبکہ نماز کا کچھ حصہ گزر چکا تھا تو اس نے کچھ نماز جماعت کے ساتھ ادا کی اور باقی ماندہ کو مکمل کرلیا تو اس کو بھی بخش دیا جائے گا اور اگر وہ مسجد میں آیا اور جماعت ہو چکی تھی اس نے پوری نماز ادا کی تو اس کو بھی بخش دیا جائے گا۔ [حسن لغيره۔ سنن أبي داؤد : 563]

17- نماز باجماعت کے لیے کثرتِ تعداد کی ترغیب

236 عن أُبيِّ بن كعب رضي الله عنه قال : صلّى بنا رسولُ اللّٰه ﷺ يوما الصبحَ ، فقال: ((**أَشاهِدٌ فلان؟**)). **قالوا: لا، قال : ((أَشاهِدٌ فلان؟)) قالوا: لا، قال: ((إنَّ هاتين الصلا تين أثقلُ الصلوات على المنافقين، ولو تعلمون ما فيهما لأتَيتُموهما ولو حَبْواً على الرُّكَبِ ، وإنَّ الصفَّ الأولَ على مِثلِ صفِّ الملا ئكةِ ، ولو عَلمتُمْ مافي فضيلتِه لابْتَدَرتُموه ، وإنَّ صلاةَ الرجلِ مع الرجلِ أزكى مِن صلا تِه وحده، وصلا تَه مع الرجلين أزكى من صلا تِه مع الرجل، وكلما كَثُرَ فهو أحبُّ إلى اللّٰه عزوجل)).**

سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے ہمیں فجر کی نماز پڑھائی پھر (نماز سے فارغ ہو کر) دریافت فرمایا کیا فلاں شخص موجود ہے؟ لوگوں نے کہا نہیں، پھر دریافت فرمایا کیا فلاں شخص موجود ہے؟ لوگوں نے کہا نہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا یہ دو نمازیں (عشاء اور فجر) منافقین پر بہت بھاری ہیں اگر تمھیں یہ معلوم ہو جائے کہ (جماعت کے ساتھ) ان نمازوں کے پڑھنے میں کتنا ثواب ہے تو زمین پر اگر تمھیں گھٹنوں کے بل گھسٹ کر بھی آنا پڑتا تو تم ضرور آتے اور پہلی صف فرشتوں کی صف کی طرح ہے اگر تمہیں اس کی فضیلت معلوم ہو جاتی تو اس میں ایک دوسرے سے سبقت کرتے اور ایک آدمی کی نماز دوسرے آدمی کے ساتھ (ایک امام ہو دوسرا مقتدی) اکیلے نماز پڑھنے سے زیادہ پسندیدہ ہے اور دو آدمیوں کے ساتھ نماز پڑھنا ایک آدمی کے ساتھ نماز پڑھنے سے زیادہ محبوب ہے اسی طرح جتنی بڑی جماعت میں نماز پڑھی جائے گی وہ اللہ کو زیادہ محبوب ہے۔

[**حسن لغیرہ**۔ سنن أبي داؤد : 554 ، سنن النسائی ، 843، صحیح ابن خزیمة : 1476]

18- جنگل میں نماز پڑھنے کی ترغیب

237 حديث نبوى عن أبي سعيد الخُدريّ رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : ((**الصلاة في الجماعةِ تَعدِلُ خمسًا وعشرين صلاةً ، فإذا صلاها في فلاةٍ ، فأتَمَّ ركوعَها وسجودهَا؛ بلغت خمسين صلاةً**)).

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نماز باجماعت ادا کرنا پچیس نمازوں کے برابر ہے اور جب کوئی شخص جماعت کی نماز جنگل میں ادا کرے اس طرح کہ اس کا رکوع اور سجدہ بھی پوری طرح سے کرے تو یہ نماز (ثواب میں) پچاس نمازوں کے برابر ہوتی ہے۔

[صحيح۔ سنن أبي داؤد : 560 ، مستدرك حاكم : 208/1، صحيح ابن حبان : 746]

238 حديث نبوى عن سلمان الفارسي رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : ((**إذا كان الرجلُ بأرضِ قِيٍّ فحانتِ الصلاةُ، فليتوضأْ ، فإنْ لمْ يجدْ ماءً فليتيمَّمْ ، فإنْ أقام صلّى معه ملكاه ، وإنْ أذَّن وأقام صلّى خلفه مِن جنودِ الله مالا يُرى طرفاه**)).

سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ آدمی جب جنگل میں ہو اور نماز کا وقت ہو جائے اس کو چاہیے کہ وہ وضو کرے اگر پانی میسر نہ ہو تو تیمم کر لے پھر اگر وہ اقامت کہہ کر نماز پڑھے گا تو اس کے ساتھ اس کے فرشتے نماز پڑھیں گے اور اگر وہ اذان اور اقامت کہہ کر نماز پڑھے تو اس کے پیچھے اللہ کے لاتعداد لشکر نماز پڑھیں گے۔

[صحيح۔ المصنف لعبد الرزاق : 1955]

239 حديث نبوى عن عقبة بن عامر رضى الله عنه عن النبي ﷺ: ((**يَعجبُ ربُّک مِن راعي غنم، في رأسِ شَظِيَّةٍ، يؤذِّن بالصلاةِ ويصلّي، فيقول الله عزوجل: انظرو إلى عبدي هذا يؤذِّن ويقيم الصلاة، يخاف مني، قد غفرت لعبدي، وأدخَلتُه الجنة**)).

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جب کوئی بکریاں چرانے والا کسی پہاڑ کی جڑ میں (یا جنگل میں) اذان کہتا ہے اور نماز پڑھنے لگتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے بے حد خوش ہوتا ہے اور تعجب کرتے ہوئے فرشتوں سے

فرماتا ہے۔ دیکھو میرا بندہ اذان کہہ کر نماز پڑھنے لگا یہ سب میرے ڈر کی وجہ سے کر رہا ہے میں نے اس کی مغفرت کر دی اور جنت میں داخل کر دیا۔ [صحيح۔ سنن أبي داؤد : 1203 ، سنن النسائي : 666]

19- فجر اور عشاء کی نماز کو خاص طور پر جماعت کے ساتھ پڑھنے کی ترغیب اور ان میں تاخیر و سستی کرنے پر وعید

240 عن عثمان بن عفان رضي الله عنه قال : سمعت رسول الله ﷺ يقول : **((مَن صلّى العشاء في جماعةٍ ، فكأنّما قام نصفَ الليل، ومَن صلّى الصبحَ في جماعةٍ فكأنما صلّى الليل كله))**.

سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس شخص نے عشاء کی نماز جماعت سے پڑھی تو گویا اس نے آدھی رات تک قیام کیا اور جس شخص نے صبح کی نماز بھی جماعت سے پڑھی تو گویا اس نے تمام رات نماز پڑھی (قیام کیا)۔ [صحيح۔ مالك في الموطا : 132/1 ، صحيح مسلم :656، سنن أبي داؤد: 555]

241 عن أبي هريرة رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : **((إنَّ أثقل صلاةٍ على المنافقين صلاةُ العِشاء وصلاةُ الفجر، ولوْ يعلمون ما فيهما لأتَوهما ولو حَبْوًا ، ولقد هَمَمْتُ أنْ آمُر بالصلاةِ فتقامَ ، ثم آمرَ رجلاً فيصلّيَ بالناسِ ، ثم أنطلِقَ معي برجالٍ معهم حُزَمٌ من حَطبٍ إلى قومٍ لا يشهدون الصلاةَ فأُحرِّق عليهم بيوتَهم بالنار))**.

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سب سے زیادہ بوجھل منافقین پر فجر اور عشاء کی نماز ہے اگر انہیں ان دونوں کی فضیلت کا علم ہو جائے تو ضرور ان دونوں کی جماعت میں حاضر ہوں اگر چہ گھٹنوں کے بل چل کر ہی کیوں نہ آنا پڑے میرا دل چاہتا ہے کہ میں نماز کا حکم کروں نماز کھڑی کی جائے پھر کسی شخص کو نماز پڑھانے کے لیے کہوں اور میں بذاتِ خود ایسے لوگوں کو اپنے ساتھ کرلوں کہ جن کے پاس ایندھن ہو اور پھر ان لوگوں کے پاس جاؤں جو

بلا عذر جماعت کی نماز میں حاضر نہیں ہوتے اور جا کر ان کے گھروں کو جلا دوں۔

[صحیح۔ صحیح البخاری : 657 ، صحیح مسلم : 651]

242 حدیث: عن رجل من النّخع قال: سمعتُ أبا الدرداء رضي اللّٰه عنه حين حضرتُه الوفاة قال: أحدِّثُكم حديثاً سمعتُه عن رسول اللّٰه ﷺ ، سمعتُ رسول اللّٰه ﷺ يقول: ((**اعبُدِ اللّٰهَ كأنک تراه ، فإن لم تَكُن تراه فإنه يراک، واعدُدْ نفسک في الموتیٰ، وإياک ودعوةَ المظلوم، فإنها تُستجاب. ومَن استطاع منكم أنْ يشهَدَ الصلاتين : العِشاءَ والصبحَ ولو حَبْوًا فليفعلْ**)).

قبیلہ نخع کا ایک شخص بیان کرتا ہے کہ میں نے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کو وفات کے وقت یہ حدیث بیان کرتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی عبادت اس طرح کر گویا کہ تو اللہ کو دیکھ رہا ہے، اگر ایسا نہ ہو سکے تو (یاد رکھ) کہ وہ تجھے (ہر وقت) دیکھ رہا ہے (مراد اخلاص ہے) اور اپنے آپ کو مُردوں میں شمار کر، اور مظلوم کی بد دعا سے بچ یقیناً وہ قبول کی جاتی ہے اور اگر کوئی تم میں سے گھٹنوں کے بل چل کر بھی فجر اور عشاء کے لیے آنے کی استطاعت رکھتا ہو اُسے چاہیے کہ ضرور ایسا کرے۔ [حسن لغیرہ۔ طبرانی فی الکبیر : 374]

243 حدیث: عن سَمُرَةَ بن جُندبٍ رضي اللّٰه عنه عن النبي ﷺ قال : ((**مَن صلّى الصُّبحَ فهو في ذِمّة اللّٰهِ**)).

سیدنا سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے صبح کی نماز (باجماعت) ادا کی وہ اللہ کی حفظ و امان میں ہے۔ [صحیح لغیرہ۔ سنن ابن ماجه : 3946]

244 حدیث: عن أبي بكر بن سليمان بن أبي حَثمة: **أنَّ عُمَرَ بنَ الخطابِ رضي اللّٰه عنه فَقَدَ سليمانَ بن أبي حَثْمة في صلاةِ الصبح ، وأنّ عُمرَ غدا إلى السوق، ومَسكنُ سليمان بين المسجد والسوق، فَمَرَّ على الشّفاءِ أمِّ سليمان، فقال لها: لم أرَ سليمان في الصبح! فقالت: إنّه باتَ يصلّي ، فغلبتُه عيناه ! قال عمر: لأنْ أشهدَ صَلاةَ الصبحِ في جماعةٍ أحبُّ إليَّ مِن أنْ أقومَ ليلةً .**

ابوبکر بن سلیمان رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے سلیمان بن ابی حثمہ رحمہ اللہ کو فجر کی نماز میں نہ پایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا صبح کو بازار جانا ہوا اور سلیمان کا گھر مسجد اور بازار کے درمیان تھا ان کی والدہ شفاء پر گزر ہوا تو ان سے

پوچھا کہ سلیمان آج صبح کی نماز میں نہیں تھے؟ والدہ نے کہا رات بھر نوافل میں مشغول رہا نیند کے غلبہ سے آنکھ لگ گئی۔ آپ نے فرمایا میں صبح کی جماعت میں شریک ہوں یہ مجھے اس سے زیادہ پسندیدہ ہے کہ رات بھر نوافل پڑھوں۔

[صحیح موقوف۔ مالك فی المؤطا : 131/1]

245 عن أبي الدرداء رضي الله عنه النبي ﷺ قال: ((**مَن مشى في ظُلْمةِ الليلِ إلى المساجد ؛ لَقِيَ الله عزوجل بنورٍ يومَ القيامةِ**)).

سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو شخص رات کی تاریکی میں مسجد کی طرف گیا تو قیامت کے دن وہ اللہ تعالیٰ سے مکمل نور کے ساتھ ملے گا۔ [صحیح لغیرہ۔ طبرانی فی الأوسط :4697 ، صحیح ابن حبان : 2044]

20-عذر کے بغیر ترکِ جماعت پر وعید

246 عن ابن عباس رضي الله عنهما ؛ أنّ النبي ﷺ قال: ((**مَن سَمِع النداءَ فلم يُجِبْ ؛ فلا صلاةَ له إلا مِن عُذرٍ**)).

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اذان سن کر (نماز کے لیے مسجد میں) نہیں آتا، اس کی کوئی نماز نہیں، سوائے کسی عذر کی صورت کے۔''

[صحیح۔ سنن ابن ماجه : 793، صحیح ابن حبان : 426 ، مستدرك حاكم : 245/1]

247 عن أبي الدرداءِ رضي الله عنه قال : سمعت رسول الله ﷺ يقول: ((**ما مِنْ ثلاثةٍ في قريةٍ ولا بَدْوٍ ، لا تُقام فيهم الصلاةُ ؛ إلا قد استَحْوَذَ عليهم الشيطان ، فعليكم بالجماعة ؛ فإنّما يأْكُلُ الذئبُ مِن الغنمِ القاصيةَ**)).

سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جس کسی گاؤں یا بستی میں تین فرد بھی ہوں اور ان میں نماز با جماعت کا اہتمام نہ ہو، تو شیطان ان پر مسلط ہو جاتا ہے لہٰذا تم جماعت کو لازم پکڑو، بھیڑیا ہمیشہ دور رہنے والی اکیلی بکری ہی کو کھاتا ہے۔ [حسن، صحیح۔ مسند أحمد : 196/5، سنن أبي داؤد : 547 ، سنن النسائی : 848، صحیح ابن خزیمة : 1477، صحیح ابن حبان : 2098]

248 قال ابن مسعود رضی الله عنه ((**ولو أنكم صليتم في بيوتِكم ، كما يُصلي هذا المتخلِّفُ في بيتِه لَتَركتم سُنَّةَ نبيكم ، ولو تركتم سُنَّةَ نبيكم لضللتم**)) الحديث.

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر تم اپنے گھروں میں ہی نمازیں پڑھنے لگو جس طرح کہ نماز سے پیچھے رہنے والے گھروں میں نماز پڑھتے ہیں تو تم اپنے نبی ﷺ کی سنت کو چھوڑ بیٹھو گے اور اگر تم نے اپنے نبی ﷺ کی سنت کو چھوڑ دیا تو تم گمراہ ہو جاؤ گے۔ [صحیح۔ صحیح مسلم : 654، سنن أبي داؤد:550]

249 عن أبي هريرة رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : ((**لقد هَمَمْتُ أنْ آمَرَ فِتيَتي فَيَجمعوا**

لي حُزَماً من حَطبٍ ، ثُم آتي قَوماً يصلون في بيوتِهم، ليست بهم علة ؛ فأُحَرِّقَها عليهم ››.

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرا جی چاہتا ہے کہ میں اپنے جوانوں کو حکم دوں کہ وہ لکڑیوں کے گٹھے اکٹھے کریں، پھر میں ان لوگوں کی طرف جاؤں جو اپنے گھروں میں نمازیں پڑھتے ہیں، انہیں کوئی عذر بھی نہیں ہے اور ان کے گھروں کو آگ لگا دوں۔

[صحیح ۔ صحیح مسلم : 651، سنن النسائی داؤد : 549، سنن ابن ماجه : 791، جامع الترمذی :217]

250 حدیث نبوی عن عَمرو بن أمِّ مَكتومٍ رضي الله عنه قال : قلتُ : يا رسولَ اللهِ ﷺ ! أنا ضريرٌ شاسعُ الدارِ ، ولي قائدٌ لا يلايِمُني ، فهل تجدُ لي رخصةً أنْ أُصَليَ في بيتي ؟ قال : ‹‹ تسمعُ النداءَ ؟ ››. قال: نعم، قال: ‹‹ ما أجدُلکَ رخصةً ››.

سیدنا عبداللہ ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: اے اللہ کے رسول ﷺ! میں نابینا آدمی ہوں، گھر دور ہے اور میرا قائد (ہاتھ پکڑ کر لانے والا) میری مدد نہیں کرتا، تو کیا میرے لیے رخصت ہے کہ میں اپنے گھر میں نماز پڑھ لیا کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا اذان سنتے ہو؟'' انہوں نے کہا: ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں تیرے لیے رخصت نہیں پاتا۔'' [حسن، صحیح۔ مسند أحمد : 423/3، سنن أبی داؤد:552، سنن ابن ماجه : 792، صحیح ابن خزیمة : 1480، مستدرك حاكم : 247/1]

251 حدیث نبوی عن ابن عباس رضي الله عنهما قال: مَنْ سَمِعَ ‹‹ حيَّ على الفلاح ›› فلم يُجِبْ ؛ فقد ترك سُنَّةَ محمّدٍ رسولِ الله ﷺ.

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جس نے حی علی الفلاح سن کر بھی (عملی طور پر) جواب نہ (جماعت میں شریک نہ ہوا) یقیناً اس نے محمد رسول اللہ ﷺ کی سنت کو چھوڑا۔ [صحیح۔ طبرانی فی الأوسط :7986]

21- نفلی نماز گھر میں ادا کرنے کی ترغیب

252 عن جَابرٍ ـ هو ابنُ عبدالله رضي الله عنهما ـ قال : قال رسول الله ﷺ : ((**إذا قضى أحدُكم الصلاة في مسجدِه فليجعل لبيته نصيبًا مِن صلاتِه، فإنّ اللّٰه جاعلٌ في بيتِه مِن صلاتِه خيرًا**)).

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کوئی آدمی (فرض) نماز مسجد میں پڑھ کر فارغ ہو جائے تو اس کو چاہیے کہ وہ اپنی (بقیہ نوافل) نماز میں سے کچھ حصہ گھر کے لیے رکھ دے کیوں کہ اللہ تعالیٰ اس کے گھر میں نماز کی وجہ سے خیر (و برکت) فرماتا ہے۔ [صحیح۔ صحیح مسلم :778]

253 عن أبي موسى الأشعري رضي الله عنه عن النبي ﷺ قال : ((**مَثَلُ البيتِ الذي يُذكرُ اللّٰهُ فيه، والبيتِ الذي لا يُذكر اللّٰهُ فيه، مَثَلُ الحيِّ والميّتِ**)).

سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا وہ گھر جس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جاتا ہے اور وہ گھر جس میں اللہ کا ذکر نہیں کیا جاتا ان کی مثال زندہ و مردہ کی طرح ہے۔

[صحیح۔ صحیح البخاری :6407، صحیح مسلم:779]

254 عن عبدالله بن مسعود رضي الله عنه قال : **سألتُ رسولَ اللّٰه ﷺ : أيّما أفضلُ ؟ الصلاةُ في بيتي ، أو الصلاةُ في المسجدِ ؟ قال ((ألا ترى إلى بيتي ما أقرَبه من المسجد! فَلأَنْ أصليَ في بَيتي أحبُّ إليَّ مِن أنْ أصليَ في المسجدِ ، إلاّ أنْ تَكونَ صلاةً مكتوبةً**)).

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا اپنے گھر میں (نفل) نماز ادا کرنا افضل ہے یا مسجد میں ادا کرنا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم نہیں دیکھتے کہ میرا گھر مسجد سے کتنا نزدیک ہے؟ لیکن مجھے گھر میں نماز پڑھنا زیادہ پسند ہے مسجد میں نماز پڑھنے سے سوائے فرض نماز کے (کہ وہ تو مسجد ہی میں ادا کرنا ضروری ہے)۔ [صحیح۔ مسند أحمد :342/4، سنن ابن ماجه :1378، صحیح ابن خزیمة : 1202]

14/1

22-ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنے کی ترغیب

255 عن أبي هريرة رضي الله عنه ان رسول الله ﷺ قال: ((لا يزالُ العبدُ في صلاةٍ ما كان في مصلاّه ينتظرُ الصلاةَ ، والملائكةُ تقول: اللهمّ اغفرْ له ، اللهم ارحَمْهُ ، حتّى يَنصرفَ أو يُحدِثَ)). قيل: وما (يُحدِث)؟ قال: ((يفسو أو يضرط)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بندہ اس وقت تک نماز ہی میں ہوتا ہے جب تک کہ اپنے مصلّے پر بیٹھا (دوسری) نماز کا انتظار کر رہا ہو، فرشتے کہتے ہیں: اے اللہ! اس کو بخش دے۔ اے اللہ! اس پر رحم فرما۔ یہاں تک کہ وہ اُٹھ جائے یا بے وضو ہو جائے۔'' عرض کیا گیا: بے وضو کیسے ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہوا خارج کرے یا گوز مارے۔'' [صحيح۔ صحيح مسلم :649، سنن أبي داؤد:471]

256 عن ابن عباس رضي الله عنهما قال : قال رسول الله ﷺ : ((أتاني الليلةَ ربي، (وفي رواية) : رأيتُ ربّي في أحسنِ صورةٍ ، فقال لي : يا محمّدُ! قلت : لبَّيك ربِّ وسعدَيك ! قال : هل تدري فيمَ يختصم الملأُ الأعلى ؟ قلت : لا أعلم ، فوضع يده بين كَتِفيَّ حتى وجدتُ بَرْدَها بين ثَدْيَيَّ . أو قال : في نَحري. فعلمتُ ما في السمواتِ وما في الأرضِ . أو قال : ما بين المشرقِ والمغربِ. قال : يا محمد! أتدري فِيمَ يختصم الملأُ الأعلى؟ قلتُ : نَعَم ، في الدرجاتِ والكفارات ، ونقلِ الأقدامِ إلى الجماعاتِ ، وإسباغِ الوضوءِ في السَّبَرات ، وانتظار الصلاةِ بعد الصلاةِ ، ومَن حافظَ عليهن عاشَ بِخير ، ومات بخير، وكان مِن ذنوبه كيوم ولدتْه أمه)). الحديث

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: رات میرے پاس اللہ تعالیٰ (خواب میں) آئے اور ایک روایت میں ہے کہ میں نے اپنے رب کو خواب میں بہترین صورت میں دیکھا (اللہ تعالیٰ نے) مجھ سے فرمایا اے محمد ﷺ! میں نے کہا حاضر ہوں اللہ تعالیٰ نے پوچھا مقرب فرشتے کس چیز میں گفتگو کرتے ہیں؟ میں نے کہا میں نہیں جانتا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنا ہاتھ مبارک میرے دو کندھوں کے درمیان رکھا اس کی ٹھنڈک کو اپنے سینہ کے درمیان میں نے محسوس کیا، اور (اس کی وجہ سے) میں نے ہر وہ چیز جان لی جو آسمان و زمین کے اندر تھی، یا یہ فرمایا کہ جو

مشرق ومغرب کے درمیان تھی۔ (پھر) پوچھا کہ اے محمد ﷺ! جانتے ہو کہ مقرب فرشتے کس چیز میں گفتگو کر رہے ہیں میں نے کہا جی ہاں! میں جانتا ہوں وہ گفتگو کرتے ہیں درجات اور کفارات میں یعنی ان اعمال میں جن سے درجات بلند ہوتے ہیں اور ان اعمال میں جن سے گناہ جھڑتے ہیں، با جماعت نماز کے لیے قدم بڑھانا اور نا گواری میں اچھی طرح وضو کرنا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کے انتظار میں رہنا۔ جس نے ان اعمال کو اہتمام کے ساتھ کیا وہ زندہ رہے گا تو بھلائی کے ساتھ اور مرے گا تو بھلائی کے ساتھ اور وہ گناہوں سے ایسا پاک وصاف ہو جائے گا گویا آج ہی پیدا ہوا ہے۔

[صحیح لغیرہ۔ جامع الترمذی :3234]

257 عن أبي سعيد الخُدري رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : ((**ألا أدلُّكم على ما يُكَفِّرُ اللّٰهُ به الخطايا ، ويزيدُ به في الحسناتِ ؟))**. **قالوا: بلى يا رسول الله ! قال : ((إسباغُ الوُضوءِ أو الطُّهورِ في المكاره ، وكثرةُ الخُطا إلى [هذا] المسجد، والصلاةُ بعد الصلاةِ، وما مِن أحدٍ يَخرج من بيتِه مُتطَهِّرًا حتى يأتيَ المسجدَ فيصلي فيه مع المسلمين أو مع الإمام ، ثم ينتظرُ الصلاةَ التي بعدها ؛ إلا قالت الملائكةُ : اللهم اغفرله ، اللهم ارحمُه)). الحديث**

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''کیا میں تمھیں وہ اعمال نہ بتاؤں جن کی وجہ سے اللہ تعالیٰ غلطیاں معاف فرما دیتا ہے اور نیکیوں میں اضافہ فرما دیتا ہے؟'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: کیوں نہیں! اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس وقت کامل (خوب اچھی طرح) وضو کرنا جب (سردی وغیرہ کی وجہ سے) دل نہ چاہتا ہو، اور مسجدوں کی طرف زیادہ قدم اٹھانا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا۔'' جو شخص اپنے گھر سے باوضو ہو کر آیا اور با جماعت نماز ادا کی پھر اگلی نماز کا انتظار کرنے لگا تو فرشتے اس کے لیے دعا کرتے ہیں: اے اللہ! اسے بخش دے، اے اللہ! اس پر رحم فرما۔

[حسن، صحیح۔ سنن ابن ماجه :776، 427، صحیح ابن خزیمة :357، صحیح ابن حبان : 402]

258 عن أنسٍ رضي الله عنه عن النبي ﷺ ؛ أنه قال : ((**ثلاثٌ كفاراتٌ ، وثلاثٌ درجاتٌ ، وثلاثٌ منجياتٌ، وثلاثٌ مهلكاتٌ ؛ فأمّا الكفاراتُ : فإسباغُ الوضوء في السَّبَرات ، وانتظارُ الصلاةِ بعد الصلاةِ، ونقلُ الأقدام إلى الجماعاتِ. وأمّا الدرجاتُ : فإطعام الطعام، وإفشاءُ السلامِ ، والصلاةُ بالليل والناس**

نیام. وأمّا المنجياتُ : فالعدلُ في الغضب والرضا ، والقَصْدُ في الفقر والغنى ، وخشيةُ الله في السرّ والعلانية. وأمّا المهلكاتُ : فَشُحٌّ مطاع، وهوىً متَّبع ، وإعجابُ المرءِ بنفسه)).

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین چیزیں (گناہوں کا) کفارہ ہیں، اور تین چیزیں درجات (کی بلندی کا باعث) ہیں اور تین چیزیں نجات دینے والی ہیں اور تین چیزیں (ہی) ہلاک کرنے والی ہیں۔

کفارات: ① سخت سردی میں اچھی طرح سے مکمل وضو کرنا ② ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا ③ نماز باجماعت کے لیے قدموں کا اُٹھانا۔

درجات: ① کھانا کھلانا ② سلام کو عام کرنا ③ رات کو نماز پڑھنا جبکہ لوگ سوئے ہوئے ہوں۔

باعثِ نجات: ① غصہ ہو یا خوشی ہر حال میں عدل کرنا ② تنگدستی ہو یا خوشحالی ہر حال میں میانہ روی اختیار کرنا ③ تنہائی اور محفل میں اللہ سے ڈرنا۔

مہلک چیزیں: ① بخل و کنجوسی ② اتباعِ خواہشات ③ خود پسندی یعنی اپنے آپ میں تکبر کرنا۔

[حسن لغیرہ۔ مسند البزار (کشف الأستار :80]

259 عن عقبة بن عامرٍ رضي الله عنه عن رسول الله ﷺ ؛ أنّه قال : ((القاعدُ على الصلاةِ كالقانِتِ ، ويُكتبُ من المصلين، من حين يخرجُ من بيته حتى يَرجعَ إليه)).

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نماز کے انتظار میں بیٹھنے والا ایسا ہی ہے کہ جیسے کھڑے ہو کر نماز پڑھنے والا اور جب وہ گھر سے نماز کے لیے نکلتا ہے تو گھر لوٹنے تک نمازیوں میں لکھا جاتا ہے۔

[صحیح۔ صحیح ابن حبان :2036، مسند أحمد:157/4]

23- صبح اور عصر کی نماز کی اہتمام کے ساتھ حفاظت کرنے کی ترغیب

260 عن أبي موسى رضي الله عنه أنّ رسول الله ﷺ قال: ((مَن صلى البَرْدَين دخل الجنّةَ)).

سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے دو ٹھنڈی نمازیں (فجر اور عصر) ادا کیں وہ جنت میں داخل ہوگا۔ [صحیح۔ صحیح البخاری :574، صحیح مسلم :635]

261 عن أبي زُهيرٍ عُمارَةَ بنِ رُوَيبة قال : سمعتُ رسول الله ﷺ يقول : ((لنْ يَلجَ النارَ أحدٌ صلّى قَبلَ طلوعِ الشمسِ ، وقبل غروبها. يعني الفجرَ والعصرَ)).

سیدنا ابوزہیر عمارہ بن رویبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: وہ شخص ہرگز جہنم میں داخل نہ ہوگا جو سورج نکلنے سے پہلے اور سورج غروب ہونے سے پہلے نماز پڑھتا ہو۔ یعنی فجر اور عصر۔

[صحیح۔ صحیح مسلم:634]

262 عن جُندَبِ بنِ عبدِالله رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : ((مَن صلى الصبحَ فهو في ذمَّة الله ، فلا يطلُبَنَّكُمُ الله مِن ذِمَّتِهِ بشيء ؛ فإنّه من يَطْلُبْه من ذِمّته بشيء يُدرِكْهُ ، ثمّ يَكُبُّه على وجهه في نارِ جَهنَّم)).

سیدنا جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے صبح کی نماز ادا کی وہ اللہ کی حفظ وامان میں ہے لہٰذا ہرگز اللہ تعالیٰ تم سے اپنے حفظ وامان کے بارے میں سوال نہ کرے اور جس سے اللہ نے اپنی حفظ وامان کے متعلق سوال کر لیا تو اللہ اس پر گرفت فرمائے گا اور پھر اُسے چہرے کے بل جہنم میں پھینک دے گا۔

[صحیح۔ صحیح مسلم :657]

263 عن ابی هريرة رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ: ((تجتمع ملا ئكةُ الليل وملا ئكةُ النهار، في صلاة الفجرِ ، وصلاةِ العصر ، فيجتمعون في صلاةِ الفجر ، فتصعَد ملا ئكةُ الليل، وتَثبتُ ملا ئكةُ النهار، ويجتمعون في صلاةِ العصر، فتصعَد ملا ئكةُ النهار، وتثبُتُ ملا ئكةُ الليل، فيسألُهم ربُّهم :

کیف ترکتم عبادي ؟ فیقولون : أتیناهم وهم یصلون ، وترکناهم وهم یصلون ، فاغفِرْلهم یومَ الدین)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دن اور رات کے فرشتے صبح اور عصر کی نماز کے وقت اکٹھے ہو جاتے ہیں پھر فجر کے وقت جب فرشتے جمع ہوتے ہیں تو رات کے فرشتے آسمان کی طرف چڑھ جاتے ہیں اور دن کے فرشتے باقی رہتے ہیں اور وہ عصر کی نماز میں پھر اکٹھے ہو جاتے ہیں تو دن کے فرشتے آسمان کی طرف چڑھ جاتے ہیں اور رات کے فرشتے باقی رہ جاتے ہیں۔ تو ان سے ان کا رب سوال کرتا ہے۔ حالانکہ وہ ان کی حالت کو خوب جاننے والا ہے (اے فرشتو!) تم نے میرے بندوں کو کس حالت میں چھوڑا؟ فرشتے جواب دیتے ہیں جب ہم ان کے پاس گئے تو وہ نماز پڑھ رہے تھے اور جب ان کو چھوڑ کر آئے تو اس وقت بھی وہ نماز پڑھ رہے تھے اے اللہ! تو انہیں روزِ قیامت بخش دینا۔ [**صحیح**۔ صحیح البخاری :555، صحیح مسلم : 632، سنن النسائی : 485]

24- فجر اور عصر کے بعد جائے نماز میں بیٹھے رہنے کی ترغیب

264 عن أنسِ بن مالكٍ رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : ((مَن صلّى الصبحَ في جَماعة ، ثم قعدَ يذكُرُ الله حتى تَطلُعَ الشمسُ ، ثم صلّى ركعتين، كانتْ له كأجر حجةٍ وعُمرةٍ)). قال: قال رسول الله ﷺ: ((تامةٍ تامة تامة)).

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے فجر کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھی پھر بیٹھا اللہ کا ذکر کرتا رہا یہاں تک کہ سورج نکل آیا پھر دو رکعت نماز پڑھی تو اس کا ثواب ایک حج اور ایک عمرہ کے برابر ہوگا حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ بھی فرمایا: کہ پورا پورا (یعنی کامل ایک حج اور ایک عمرہ کا ثواب ملے گا)۔ [حسن لغیرہ۔ جامع الترمذی :586]

265 عن ابن عُمرَ رضي الله عنهما قال : قال رسول الله ﷺ : ((مَن صلّى الصبح ، ثم جلس في مجلسِه حتى تُمكِنَه الصلاةُ ، كان بمنزلة عُمرةٍ وحَجّةٍ مُتقبَّلَتَين)).

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص فجر کی نماز ادا کر کے نمازِ اشراق کی ادائیگی تک جائے نماز پر ہی بیٹھا رہے تو اس کے لیے مقبول شدہ عمرہ و حج کا ثواب ہوگا۔[صحیح لغیرہ۔ طبرانی فی الأوسط :5598]

266 عَنْ سَمَّاك أنه سأل جابرَ بنَ سَمُرَةَ رضى الله عنه : كيفَ كان رسول الله ﷺ يصنع إذا صلى الصبحَ ؟ قال: كان يقعدُ في مُصَلّاهُ إذا صلى الصبح حتى تطلُعَ الشمسُ.

سماک رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ نمازِ فجر پڑھنے کے بعد کیا کیا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: آپ ﷺ سورج نکلنے تک جائے نماز میں بیٹھے رہتے۔ (پھر نمازِ اشراق پڑھ کر اُٹھتے)۔

[صحیح ۔ صحیح ابن خزیمة :757 ، صحیح مسلم :670، سنن أبی داؤد :4850، جامع الترمذی : 585]

25- فجر، عصر اور مغرب کے بعد ذکر کرنے کی ترغیب

267 عن أبي أمامة رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : ((مَن قال دُبُرَ صلاةِ الغَداةِ : (لا إله إلا اللّٰهُ وحدَه لَا شَرِيْکَ له ، له الملکُ ، وله الحمدُ ، يحيي ويميت ، بيده الخير ، وهو على كل شيءٍ قدير. مئةَ مرة) ، قَبلَ أنْ يَثنيَ رجليه ؛ كان يومئذ من أفضل أهلِ الأرضِ عملًا ، إلا مَن قال مثلَ ما قال ، أو زاد على ما قال)).

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص فجر کی نماز کے بعد سو (۱۰۰) مرتبہ اپنی اسی حالتِ نماز میں بیٹھے ہوئے یہ کلمات پڑھے ''لا إله إلا اللّٰهُ وحدَه لَا شَرِيْکَ له ، له الملکُ ، وله الحمدُ ، يحيي ويميت ، بيده الخيرِ ، وهو على كل شيءٍ قدير'' وہ اس دن روئے زمین پر رہنے والے تمام لوگوں سے افضل اور بہتر عمل والا ہوگا سوائے اس شخص کے کہ جس نے اتنی ہی مرتبہ یہ کلمات پڑھے ہوں یا اس سے زیادہ (ذکر کیا ہو)۔ [حسن ۔ طبرانی فی الأوسط :7196]

268 وعن عبدالرحمن بن غَنْمٍ عن النبي ﷺ ؛ أنه قال : ((من قال قَبل أنْ ينصرفَ ويَثنيَ رِجلَيه من صلاةِ المغربِ والصبحِ : (لا إلهَ إلا اللّٰهُ وحدَه لا شريکَ له ، له الملکُ ، وله الحمدُ ، يحيي ويميت ،وهو على كل شيءٍ قدير. عشَر مرات) ؛ كتب اللّٰه له بكل واحدةٍ عشرَ حسناتٍ ، ومحا عنه عشرَ سيئاتٍ ، ورَفَع له عشرَ درجاتٍ ، وكانت حِرزاً من كل مكروه ، وحِرزاً من الشيطان الرجيم ، ولم يَحِلَّ لذنب أن يُدركه إلا الشركُ ، وكان من أفضل الناس عَمَلاً ، إلا رجلاً يَفضلُهُ ، يقول أفضلَ مما قال)).

سیدنا عبدالرحمٰن بن غنم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو شخص صبح اور مغرب کی نماز کے بعد اسی حالتِ (نماز) میں بیٹھے ہوئے دس مرتبہ پڑھے ''لا إلهَ إلا اللّٰهُ وحدَه لا شريکَ له ، له الملکُ ، وله الحمدُ ، يحيي ويميت ،وهو على كل شيءٍ قدير'' ہر ایک کے بدلے اللہ تعالیٰ اس کے لیے دس نیکیاں لکھ دے گا اور دس گناہ مٹا دے گا اور اس کے لیے دس درجے بلند فرما دے گا اور وہ شیطان مردود اور ہر قسم کے مکروہ فعل سے محفوظ رہے گا اور اس دن

شرک کے علاوہ کوئی بھی گناہ اس کو نہ پہنچ سکے گا (یعنی گناہ کی وجہ سے وہ تباہ و برباد نہیں ہوگا سوائے شرک کے)۔ اور وہ تمام لوگوں میں سے عمل کے اعتبار سے افضل ہوگا، علاوہ اس کے جو اس سے بہتر ذکر کر لے۔

[حسن لغیرہ ۔ مسند أحمد :227/4]

26-بغیر کسی عذر کے عصر کی نماز چھوڑنے پر وعید

269 عن أبي الدرداء رضي اللهُ عنه قال : قال رسول الله ﷺ : ((**من ترک صلاةَ العصر متعمِّدًا فَقَدْ حَبِطَ عملُه**)).

سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے جان بوجھ کر عصر کی نماز چھوڑ دی اس کے (نیک) عمل ضائع ہو گئے۔ [صحیح ۔ مسند أحمد :442/6]

270 عن ابنِ عمرَ رضي الله عنهما عن النبي ﷺ قال: ((**الذي تفوتُه صلاةُ العصر ؛ فكأنما وُتِر أهلُه ومالُه**)).

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کی عصر کی نماز فوت ہو جائے وہ ایسا ہے کہ گویا اس کے گھر کے لوگ اور مال و دولت سب چھین لیا گیا ہو۔ [صحیح ۔ مالك فی المؤطا :11/1 ، صحیح البخاری:552، جامع الترمذی :175، سنن النسائی : 478 ، سنن ابن ماجه : 685، صحیح ابن خزیمة : 335]

27-منصبِ امامت کو خوب ذمہ داری کے ساتھ ادا کرنے کی ترغیب اور اس میں کمی وکوتاہی پر وعید

271 عن أبي علي المصري قال : سافرنا مع عُقبةَ بنِ عامرٍ الجُهَنيِّ رضي الله عنه ، فحضَرتْنا الصلاة، فأردْنا أنْ يَتَقَدَّمَنا ، فقال : إنّي سمعت رسول الله ﷺ يقول : ((مَن أمَّ قومًا ، فإنْ أتَمّ ، فله التمامُ، ولهم التمام، وإنْ لم يُتِمَّ ؛ فلهم التمام، وعليه الإثم)).

ابوعلی مصری رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ہم سیدنا عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ کے ساتھ سفر کر رہے تھے کہ نماز کا وقت ہو گیا تو ہم نے چاہا کہ سیدنا عقبہ رضی اللہ عنہ نماز پڑھانے کے لیے آگے ہو جائیں۔ سیدنا عقبہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا جس نے لوگوں کی امامت کی اور نماز پورے طریقے پر ادا کی تو اس (امام) کی بھی پوری لکھی جائے گی اور (مقتدیوں) کی بھی اور اگر (اس نے نماز) پورے طریقے سے ادا نہیں کی تو لوگوں کی پوری ہوگی اور اس (کمی) کا گناہ اس پڑھانے والے پر ہوگا۔ [حسن، صحيح ـ مسند أحمد :154/4 ، سنن أبي داؤد :580، سنن ابن ماجه :983، مستدرك حاكم : 27/1 ، صحيح ابن خزيمة : 1513، صحيح ابن حبان : 2218]

28-ایسے شخص کے لیے امامت پر وعید کہ جسے لوگ ناپسند کرتے ہوں

272 عن عطاء بن دينار الهُذَلِي رضي الله عنه ؛ أن رسول الله ﷺ قال : ((ثلاثةٌ لا يَقبلُ اللّٰهُ منهم صلاةً ، ولا تَصعَدُ إلى السماءِ ، ولا تُجاوزُ رؤوسَهم : رجلٌ أَمَّ قومًا وهم له كارهون، ورجل صلى على جنازةٍ ولم يؤمَر ، وامرأة دعاها زوجُها من الليل فأبتْ عليه)).

سیدنا عطاء بن دینار ہذلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین شخص ایسے ہیں کہ جن کی کوئی نماز اللہ تعالیٰ قبول نہیں کرتا اور نہ ان کی نمازیں آسمان کی طرف چڑھتی ہیں (بلکہ) ان کے سروں سے بھی اوپر نہیں جاتیں ① وہ شخص جو لوگوں کی امامت کرے حالانکہ وہ اس سے ناخوش ہوں (ناخوش شرعی عذر کی بنا پر ہوں) ② وہ شخص جو کسی میت کی نماز جنازہ بغیر ولی کے کہے پڑھائے ③ وہ عورت جسے اس کا شوہر رات کو بلائے اور وہ انکار کر دے۔

[صحيح لغيره ـ صحيح ابن خزيمة :1518]

273 عن أبي أمامةَ رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : ((ثلا ثةٌ لا تُجاوزُ صلاتُهم آذانَهمْ : العبدُ الآبِقُ حتى يرجعَ ، وامرأةٌ باتت وزوجُها عليها ساخط ، وإمامُ قومٍ وهم له كارهون)).

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین شخص ایسے ہیں کہ ان کی نماز ان کے کانوں سے تجاوز نہیں کرتی ① آقا سے بھاگا ہوا غلام جب تک واپس نہ آئے ② وہ عورت کہ جو اس حال میں رات گزارے کہ اس پر اس کا خاوند ناراض ہو ③ لوگوں کا وہ امام جس سے نمازی خوش نہ ہوں۔ [حسن ـ جامع الترمذی :360]

29- پہلی صف میں نماز پڑھنے کی ترغیب، صفوں کی درستگی اور مل کر صف میں کھڑا ہونے خاص طور پر دائیں طرف کھڑا ہونے کا بیان

274 عن أبي هريرةَ رضي الله عنه ؛ أن رسول الله ﷺ قال : ((**لو يعلمُ الناسُ ما في النداءِ والصفِّ الأولِ ، ثم لم يجدوا إلا أنْ يَستَهِموا عليه ، لا سْتَهموا**)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ اذان دینے اور پہلی صف میں کھڑا ہونے میں کتنا اجر و ثواب ہے تو اگر انہیں اس کے لیے قرعہ اندازی بھی کرنی پڑے تو وہ قرعہ اندازی بھی کریں۔

[صحيح ـ جامع البخاری :615 ، صحيح مسلم :437]

275 عن العِرباض بنِ ساريةَ رضي الله عنه : **أن رسول الله ﷺ كان يستغفر للصف المتقدِّمِ ثلاثاً ، وللثاني مرة.**

سیدنا عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ پہلی صف (والوں) کے لیے تین مرتبہ دعاءِ مغفرت فرماتے تھے۔ اور دوسری صف (والوں) کے لیے ایک مرتبہ۔" [صحيح ـ سنن ابن ماجه :996 ، سنن النسائی :817، صحيح ابن خزيمة :1558، مستدرك حاكم : 214/1 ، صحيح ابن حبان : 2155]

276 عن أبي أمامةَ رضي الله عنه قال : **قال رسول الله ﷺ : ((إن اللهَ وملائكتَه يصلون على الصف الأوَّلِ)). قالوا : يا رسول الله! وعلى الثاني ؟ قال : ((إن الله وملائكته يصلون على الصف الأول)). قالوا: يا رسول الله ! وعلى الثاني ؟ قال : ((وعلى الثاني)).**

سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یقیناً اللہ تعالیٰ پہلی صف (والوں) پر رحمتیں بھیجتا ہے اور اس کے فرشتے رحمت کی دعائیں کرتے ہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا دوسری صف پر بھی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یقیناً اللہ تعالیٰ پہلی صف (والوں) پر رحمتیں بھیجتا ہے اور اس کے فرشتے رحمت کی دعائیں کرتے

ہیں۔صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: کیا دوسری صف پر بھی؟ فرمایا: ہاں دوسری صف پر بھی۔

[حسن ۔ مسند أحمد :262/5 ، طبراني في الكبير :640]

277 عن البراءِ بنِ عازبٍ رضي الله عنه قال : **كان رسولُ اللّٰه ﷺ يأتي ناحيةَ الصف ، ويُسَوِّي بين صدورِ القوم ومناكبِهم**، ويقول: ((**لا تختلفوا فتخلفَ قلُوبُكم ، إن اللّٰه وملائكتَه يصلون على الصف الأوَّلِ**)).

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ صف کے کنارے تک تشریف لاتے اور لوگوں کے سینوں اور کندھوں کو برابر کیا کرتے تھے اور فرمایا کرتے (صفوں میں) آگے پیچھے مختلف نہ رہو ورنہ اس کے نتیجہ میں (خدانخواستہ) تمہارے دلوں میں باہم اختلاف نہ پیدا ہو جائے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ رحمت بھیجتا ہے اور اس کے فرشتے دعاء مغفرت کرتے ہیں پہلی صف (والوں) کے لیے۔ [صحیح ۔ صحيح ابن خزيمة :1557]

278 عن أنس رضي الله عنه قال : قال رسول اللّٰه ﷺ : ((**سَوُّوا صفوفَكم ؛ فإن تسويةَ الصفِّ من تمامِ الصلاةِ**)).وفي رواية: ((**فإن تسويةَ الصفوفِ من إقامةِ الصلاةِ**)).

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: صفوں کو برابر رکھا کرو اس لیے کہ صف کی برابری درستگی نماز کی تکمیل اور اقامتِ صلوۃ کا ایک حصہ ہے۔

[صحيح ۔ صحيح البخاري :723 ، صحيح مسلم :433، سنن ابن ماجه :993، سنن أبي داؤد : 671، 667]

279 عن ابن عمرَ رضي الله عنهما ؛ أن رسول اللّٰه ﷺ قال : ((**أقيموا الصفوفَ ، وحاذُوا بين المناكبِ ، وسُدُّوا الخَلَلَ ، ولينوا بأيدي إخوانكم ، ولا تَذَرُوا فُرُجاتٍ للشيطان ، ومَن وصل صفًّا وصله اللّٰه ، ومن قطع صفًّا قطعه اللّٰه**)).

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے: صفوں کو درست کرلو، کندھوں کو برابر رکھو، درمیان میں فاصلہ نہ رہنے دو اور اپنے بھائیوں کے ہاتھوں میں نرم بن جاؤ۔ اور شیطان کے لیے خلا نہ چھوڑو، جس نے صف کو ملایا، اللہ اسے (اپنی رحمت سے) ملائے گا اور جس نے صف کو کاٹا اللہ اسے (اپنی رحمت سے) محروم کردے گا۔

[صحيح ۔ مسند أحمد :98/2 ، سنن أبي داؤد :666، سنن النسائي :819، صحيح ابن خزيمة : 1549]

280 عن جابر بن سَمُرَةَ رضي الله عنه قال : خرج علينا رسول الله ﷺ فقال : ((ألا تَصُفُّونَ كما تَصُفُّ الملائكةُ عند ربِّها ؟)). فقلنا : يا رسول الله ! وكيف تَصُفُّ الملائكةُ عند ربها ؟ قال : ((يُتِمُّون الصفوفَ الأُوَلَ ، ويتراصّون في الصفِّ)).

سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور آپ ﷺ نے فرمایا: تم صفیں ویسے کیوں نہیں بناتے جیسے فرشتے اپنے رب کے ہاں بناتے ہیں؟'' ہم نے عرض کی: فرشتے اپنے رب کے ہاں کیسے صفیں بناتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ پہلے ابتدائی صفیں مکمل کرتے ہیں اور آپس میں مل کر کھڑے ہوتے ہیں۔'' (یعنی ان کے درمیان کوئی خلا نہیں رہتا۔)

[صحیح ۔ صحیح مسلم :438 ، سنن أبی داؤد :680، سنن النسائی :811، سنن ابن ماجه : 992]

281 عن ابن عباس رضي الله عنهما قال: قال رسول الله ﷺ: ((خيارُكم ألينُكم مناكبَ في الصلاة)).

سیدنا عبداللہ عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں بہترین لوگ وہ ہیں جن کے کندھے نماز میں (دوسرے نمازیوں کے لیے) نرم ہوں۔'' [صحیح لغیرہ ۔ سنن أبی داؤد :672]

282 عن أنس رضي الله عنه قال : أُقيمتِ الصلاةُ ، فأقبلَ علينا رسولُ اللهِ ﷺ بوجهه فقال : ((أقيموا صفوفَكم ، وتراصّوا ؛ فإني أراكم من وراءِ ظَهري)). وفي رواية للبخاري: ((فكان أحدُنا يُلزِقُ منكِبَهُ بمنكبِ صاحبِه ، وقَدَمَه بقَدَمِه)).

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نماز کے لیے اقامت کہی گئی تو رسول اللہ ﷺ نے اپنے چہرہ مبارک ہماری طرف کر کے فرمایا: صفیں برابر کر لو اور مل کر کھڑے ہو، میں تمھیں اپنے پیچھے سے بھی دیکھتا رہتا ہوں (یہ آپ ﷺ کا معجزہ تھا) اور بخاری کی روایت ہے کہ ہم میں سے ہر (صحابی) صف میں اپنا کندھا اپنے ساتھی کے کندھے سے اور اپنا قدم اس کے قدم سے ملاتا تھا۔ [صحیح ۔ صحیح البخاری :718 ، صحیح مسلم :434]

30- صفوں کو ملانے اور خالی جگہ پر کرنے کی ترغیب

283 عن البراء بنِ عازبٍ رضي الله عنه قال : **كان رسول الله ﷺ يأتي الصفَّ من ناحيةٍ إلى ناحيةٍ ، فيمسحُ مناكبنا أو صدورَنا ، ويقول : ((لا تختلفوا ؛ فتختلفَ قلوبكم)). قال : وكان يقول : ((إن اللهَ وملا ئكتَه يُصَلُّون على الذين يَصِلون الصفوفَ الأُوَلَ)).**

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ صف کے ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک ہمارے کندھوں یا سینوں کو درست کرتے ہوئے جاتے اور فرماتے (صفوں میں) آگے پیچھے مختلف نہ رہو ایسا نہ ہو کہ تمہارے دلوں میں اختلاف پیدا ہو جائے۔ اور رسول اللہ ﷺ یہ بھی فرمایا کرتے تھے بے شک اللہ تعالیٰ صف کو ملانے والوں پر اپنی رحمت نازل فرماتا ہے اور فرشتے ان کے لیے مغفرت و رحمت کی دعا کرتے ہیں۔

[صحيح ـ صحيح ابن خزيمة :1557]

284 عن عبدالله بن عمر رضي الله عنهما قال : قال رسول الله ﷺ : **((خيارُكم أليَنُكم مناكبَ في الصلاةِ ، وما مِنْ خُطوةٍ أعظمُ أجراً من خُطوةٍ مَشاها رجلٌ إلى فُرجةٍ في الصف فَسَدَّها))**

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے بہترین لوگ وہ ہیں کہ جن کے کندھے نماز میں (دوسروں کے لیے) نرم ہیں۔ اجر و ثواب کے لحاظ سے سب سے بہتر اُٹھنے والا وہ قدم ہے جو صف کا خلا پُر کرنے کے لیے اُٹھایا جائے اور صف کو درست کر لیا جائے۔

[حسن لغيره ـ مسند البزار :512 ، صحيح ابن حبان :1756، طبرانی فی الأوسط :5291]

285 عن عائشةَ رضي الله عنها قالت : قال رسول الله ﷺ : **((من سَدَّ فُرجةً ؛ رفعه الله بها درجةً ، وبنى له بيتاً في الجنة)).**

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو صف میں خالی جگہ کو پُر کرتا ہے تو اللہ اس کی وجہ سے اس کا ایک درجہ بلند کرتا ہے اور جنت میں اس کے لیے ایک گھر بنا دیتا ہے۔ [صحيح لغيره ـ طبرانی فی الأوسط :5797]

31- پہلی صفوں سے پیچھے رہنے اور صفوں کے ٹیڑھا ہونے پر وعید

286 عن أبي سعيد رضي الله عنه : أن رسول الله ﷺ رأى في أصحابه تأخراً ، فقال لهم : ((تقدّموا ، فائتمُّوا بي ، وليأتَمَّ بِكم مَن بَعدكم ، لا يزال قوم يتأخرون حتى يؤخرهم اللّهُ)).

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے (بعض) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں یہ بات دیکھی کہ وہ (صفوں میں) پیچھے رہتے ہیں، تو آپ ﷺ نے فرمایا: "آگے بڑھو اور میری اقتداء کرو، تمہارے بعد والے تمہاری اقتداء کریں اور جو لوگ پیچھے رہنے کو اپنی عادت بنا لیتے ہیں ان کا انجام یہ ہوگا کہ اللہ عزوجل انہیں مؤخر کر دے گا۔" (یعنی اپنی رحمت سے...... جنت میں داخل کرنے میں)۔[صحيح ـ صحيح مسلم :438، سنن أبي داؤد :680، سنن النسائي :795، سنن ابن ماجه : 978]

287 عن أبي مسعود رضي الله عنه قال : كان رسول الله ﷺ يَمسَحُ مناكِبَنا في الصلاة ويقول : ((استووا، ولا تختلفوا ؛ فتختلفَ قلوبُكم ، لِيَلِيَني منكم أولُو الأحلامِ والنُّهى ، ثم الذين يلونهم، ثم الذين يلونهم)). وفي رواية : أقبلَ رسولُ اللّه ﷺ على الناس بوجهه فقال : ((أقيموا صفوفَكم ، أو ليخالِفَنَّ اللّهُ بين قلوبكم)).

سیدنا ابومسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نماز کے لیے رسول اکرم ﷺ ہمارے کندھوں پر ہاتھ پھیرتے اور فرماتے برابر کھڑے رہو اور آگے پیچھے نہ ہٹو وگرنہ تمہارے دلوں میں پھوٹ پڑ جائے گی۔ نیز میرے قریب وہ کھڑے ہوں جو کہ بہت سمجھدار و عقلمند ہیں اور پھر جو ان سے قریب ہوں اور ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنا چہرۂ مبارک ہماری طرف کر کے فرمایا صفوں کو سیدھا رکھو، وگرنہ اللہ تمہارے دلوں میں مخالفت پیدا کر دے گا۔ [صحيح ـ صحيح مسلم :432]

32-امام کے پیچھے اور دعا میں آمین کہنے اور نماز میں اعتدال کا بیان

288 عن عائشة رضي الله عنها عن النبي ﷺ قال : ((**ما حَسَدَتْكُمُ اليهودُ على شيءٍ ما حَسَدَتْكُم على السلام والتأمين**)). وفي رواية: **أنّ رسول الله** ﷺ **ذُكِرتُ عنده اليهود فقال : ((إنهم لم يحسدونا على شيءٍ كما حسَدونا على الجمعةِ التي هدانا اللهُ لها، وضَلُّوا عنها، وعلى القبلةِ التي هدانا الله لها، وضلّوا عنها، وعلى قولنا خَلفَ الإمام : (آمين)))**.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یہود تم سے کسی چیز پر (بھی) اتنا حسد نہیں کرتے جتنا کہ سلام اور آمین کے بارے میں تم سے حسد کرتے ہیں۔ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ کے سامنے یہود کا ذکر آیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: انہوں نے ہم سے کسی چیز پر اتنا حسد نہیں کیا جتنا کہ جمعہ پر کیا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس (جمعہ) کی راہنمائی کی اور وہ اس سے غافل رہے اور جتنا قبلہ پر حسد کیا کہ اللہ نے ہمیں بیت اللہ شریف کی طرف قبلہ کے لیے راہنمائی کی اور وہ اس سے محروم ہو گئے۔ اور جتنا امام کے پیچھے (سورۂ فاتحہ کے اختتام پر) آمین کہنے پر انہوں نے ہم سے حسد کیا۔

[**صحيح، صحيح لغيره**۔ سنن ابن ماجه :856 ، صحيح ابن خزيمة :1585، مسند أحمد :135/6]

289 في حديث طويل عن أبي موسى الأشعري قال فيه : ((**إذا صَلَّيتُم فأقيموا صُفُوفَكم ، وليؤمَّكُم أحدُكم، فإذا كَبَّرَ فكبِّروا، وإذا قال : ﴿ غيرِ المغضوبِ عليهم ولا الضالِّين ﴾ فقولوا: (آمين) ؛ يُجِبْكُم الله**)).

سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم نماز پڑھو تو صفوں کو سیدھا کیا کرو اور کوئی ایک تم میں سے امامت کروائے، پھر جب وہ اللہ اکبر کہے تم بھی اللہ اکبر کہو اور جب وہ (**غير المغضوب عليهم ولا الضالين**) (اے اللہ ہمیں ان لوگوں کے راستے پر نہ چلا کہ جن پر غضب کیا گیا (یعنی یہود) اور نہ ہی گمراہوں کے (یعنی نصاریٰ) تو تم آمین کہو تو اللہ تمہاری دعا قبول فرمائے گا۔

[**صحيح** ـ صحيح مسلم :404 ،سنن أبي داؤد :972، سنن النسائي :1064]

290 حدیث نبوی عن ابن عمر رضي الله عنه قال : بينما نحن نصلّي مع رسولِ الله ﷺ ، إذ قال رجلٌ من القومِ: (اللّهُ أكبرُ كبيرًا ، والحمدُ لله كثيراً ، وسبحانَ اللّهِ بكرةً وأصيلاً) ، فقال رسول الله ﷺ : ((مَن القائلُ كلمةَ كذا وكذا ؟)). فقال رجلٌ من القوم : أنا يا رسولَ اللّه ، فقال: ((عجبتُ لها ، فُتِحَتْ لها أبوابُ السماء)). قال ابنُ عُمَرَ : فما تركتهنّ منذ سمعتُ رسول اللّهِ ﷺ يقول ذلك.

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم لوگ (ایک دن) رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے جماعت میں سے ایک شخص نے یہ الفاظ کہے: " اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَسُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا " رسول اللہ ﷺ نے پوچھا یہ کلمات کس نے کہے ہیں؟ وہ شخص بولا اے اللہ کے رسول ﷺ! میں نے، آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے تعجب ہوا میں نے دیکھا کہ اس کی (قبولیت) لئے آسمان کے دروازے کھل گئے ہیں۔ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب سے میں نے یہ کلمات رسول اللہ ﷺ کی زبانِ مبارک سے سنے انہیں کبھی نہیں چھوڑا۔

[صحيح ـ صحيح مسلم :601]

291 حدیث نبوی عن أبى هريرة رضى الله عنه : ان رسول الله ﷺ قال: إذا قال الإمامُ غير المغضوب عليهم ولا الضالين فقولوا: آمين فانه مَنْ وأفق قولُه قول الملائكة غُفِرَله ما تقدَّم من ذنبه.

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جب امام ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ﴾ کہے، تو تم [آمین] کہو کیونکہ جس کا یہ قول ملائکہ کے قول کے موافق ہو گیا اس کے سابقہ گناہ بخش دیے جائیں گے۔ [صحيح ـ صحيح البخارى :796 ، صحيح مسلم :409، سنن أبي داؤد :848، سنن النسائى:928، جامع الترمذى : 267]

33- رکوع و سجود میں مقتدی کا امام سے پہلے سر اُٹھانے پر وعید

292 عن أبي هريرة رضي الله عنه : أنّ النبي ﷺ قال : ((أمَا يخشى أحدُكم إذا رفعَ رأسَه قبلَ الإمام أنْ يَجعلَ اللّٰهُ رأسَه رأسَ حِمار ، أو يجعلَ اللّٰهُ صورتَه صورةَ حمارٍ ؟!)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص امام سے پہلے اپنا سر اُٹھاتا ہے اسے ڈرنا چاہیے کہ کہیں اللہ تعالیٰ اس کا سر گدھے کے سر جیسا نہ بنا دے یا اس کی شکل گدھے کی شکل جیسی نہ بنا دے۔ [صحیح ۔ صحيح البخاري :691 ، صحيح مسلم :427، سنن أبي داؤد :623، جامع الترمذي : 582 ، سنن ابن ماجه:961]

34- رکوع و سجود پورا نہ کرنے اور قومہ میں پوری طرح سیدھا کھڑا نہ ہونے پر وعید اور خشوع کا بیان

293 عن عبدالرحمن بن شبل قال : ((نهى رسولُ اللّٰه ﷺ عن نُقرةِ الغراب ، وافتراشِ السَّبُعِ ، وأنْ يُوَطِّنَ الرجلُ المكانَ في المسجد كما يُوَطِّنُ البعيرُ)).

سیدنا عبدالرحمٰن بن شبل رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا کہ (نماز میں) کوے کی طرح ٹھونگیں ماری جائیں یا درندے کی مانند پھیل کر بیٹھا جائے یا کوئی شخص مسجد میں (اپنے لیے) جگہ خاص کر لے جیسے کہ اونٹ اپنے لیے جگہ خاص کر لیتا ہے۔ [حسن لغيره ۔ مسند أحمد :428/3 ، سنن أبي داؤد :862، سنن ابن ماجه :1429، صحيح ابن خزيمة : 1319 ، صحيح ابن حبان: 2274]

294 عن أبي قتادةَ رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : ((أسوأُ الناسِ سرقةً الذي يَسرقُ من صلاتِه)). قالوا : يا رسول اللّٰهِ ! كيف يَسرقُ من صلاته؟ قال : ((لا يتمُّ ركوعَها ولا سجودَها. أو قال : لا يقيمُ صُلبَه في الركوع والسجود)).

سیدنا ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بدترین چوری کرنے والا شخص وہ ہے جو نماز میں سے بھی چوری کرلے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! نماز میں سے کس طرح چوری کرے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رکوع اور سجدہ اچھی طرح نہ کرے یا یہ ارشاد فرمایا کہ رکوع میں اور سجدہ میں کمر کو سیدھا نہ رکھے۔

[صحیح لغیرہ ۔ مسند أحمد :310/5 ، طبرانی فی الأوسط :8179، صحیح ابن خزیمة :663، مستدرك حاكم : 229/1]

295 حدیث عن أبي عبدالله الأشعريّ : أنّ رسول الله ﷺ رأى رجلاً لايُتِمُّ ركوعَه ، ويَنقُرُ في سجودِه ، وهو يصلّي ، فقال رسول الله ﷺ : ((لو مات هذا على حاله هذه ؛ مات على غيرِ مِلَّةِ محمدٍ ﷺ)). ثم قال رسول الله ﷺ : ((مثَل الذي لا يُتمُّ ركوعَه ، ويَنْقُرُ في سجودِه مثَلُ الجائع ؛ يأْكلُ التمرةَ والتمرتين ؛ لا يُغنِيان عنه شيئاً)).

سیدنا ابوعبداللہ اشعری بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ رکوع اچھی طرح نہیں کر رہا تھا اور سجدہ بھی (اتنی جلدی جلدی) کر رہا ہے کہ گویا نماز میں ٹھونگیں مار رہا ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر یہ (خدانخواستہ) اسی حالت پر مر گیا تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ملت (اسلام) پر نہیں مرے گا (اس لیے کہ اسلام کے فرائض اس نے پورے طور پر ادا نہیں کئے) پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ اس شخص کی مثال جو اچھی طرح رکوع نہیں کرتا اور سجدہ میں بھی ٹھونگیں مارتا ہے اس بھوکے شخص کی طرح ہے جو ایک دو کھجوریں کھائے وہ اس کی بھوک (کے دور کرنے میں) کیا فائدہ دے سکتی ہیں؟۔ [حسن ۔ طبرانی فی الأوسط :2691 ، مسند أبی یعلی الموصلی :7184، صحیح ابن خزیمة: 665]

296 حدیث عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي ﷺ قال : ((إنّ الرجلَ ليصلّي سِتينَ سنةً وما تُقبلُ له صلاةٌ ، لعلّه يُتمّ الركوعَ ، ولا يُتمُّ السجودَ ، ويُتمُّ السجودَ ولا يُتمُّ الركوع)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یقیناً ایک شخص ساٹھ سال تک نماز پڑھتا رہتا ہے لیکن اس کی نماز قبول نہیں کی جاتی۔ شاید اس لیے کہ وہ رکوع تو مکمل (طریقے سے درست) کرتا ہے لیکن سجدہ ٹھیک طرح سے مکمل نہیں کرتا یا اس لیے کہ وہ سجدہ تو ٹھیک طرح کرتا ہے لیکن رکوع کو مکمل طریقے سے ٹھیک طرح ادا نہیں کرتا۔

[حسن ۔المصنف لابن أبی شیبة: 2980 ابو القاسم الأصبهانی فی الترغیب والترهیب: 1895]

297 عن عليّ رضي الله عنه قال : **نهاني رسولُ الله ﷺ أن أقرأ وأنا راكع ......**

سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے رکوع میں تلاوتِ قرآن کرنے سے منع فرمایا تھا۔

[صحیح لغیرہ ـ مسند أبی یعلی الموصلی :315]

298 عن أبي هريرة رضي الله عنه : **أنّ رجلاً دخلَ المسجدَ ورسولُ الله ﷺ جالسٌ في ناحيةِ المسجدِ، فصلّى ، ثم جاء فسلّم عليه، فقال له رسول الله ﷺ : ((وعليک السلامُ ، ارجعْ فَصَلِّ ؛ فإنَّک لم تُصَلِّ)). فصلَّى، ثم جاء فسلَّم ، فقال : ((وعليک السلامُ ، فارجعُ فَصَلِّ ؛ فإنک لم تصلِّ)). فصلّى ، ثم جاء فسلَّم، فقال : ((وعليک السلامُ ، فارجعُ فَصَلِّ ؛ فإنک لم تصلّ)). فقال في الثانية أو في التي تليها: علِّمْني يا رسول الله، فقال : ((إذا قمتَ إلى الصلاةِ ، فأسْبِغِ الوضوء ، ثم استَقْبِلِ القبلةَ فكَبِّر ، ثم اقرأْ ما تيسَّر معک من القرآن، ثم اركعْ حتى تطمئِنَّ راكعاً ، ثم ارفعْ حتى تَستَوِيَ قائماً ، ثم سجدْ حتى تَطمئن ساجداً ، ثم ارفع حتى تطمئن جالساً ، ثم اسجد حتى تطمئن ساجداً ، ثم ارفع حتى تطمئن جالساً، ثم افعل ذلک في صلاتک كلها)).**

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص مسجد میں داخل ہوا اور رسول اللہ ﷺ مسجد میں ایک طرف تشریف فرما تھے، اس نے نماز پڑھی پھر آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر سلام کیا رسول اللہ ﷺ نے سلام کا جواب دیا اور ارشاد فرمایا، واپس لوٹ کر نماز پڑھو تم نے نماز نہیں پڑھی۔ وہ نماز پڑھ کر پھر حاضر ہوا اور سلام کیا آپ ﷺ نے ''وعلیک السلام'' فرما کر ارشاد فرمایا۔ واپس جا کر پھر نماز پڑھو تم نے نماز نہیں پڑھی۔ چنانچہ وہ نماز پڑھ کر پھر حاضر خدمت ہوا اور سلام کیا۔ آپ ﷺ نے سلام کا جواب دے کر پھر ارشاد فرمایا دوبارہ نماز پڑھ کر آؤ تم نے نماز نہیں پڑھی۔ اس شخص نے دوسری بار یا تیسری بار عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھ کو (نماز کا طریقہ) سکھلا دیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم نماز کا ارادہ کرو تو اچھی طرح وضو کرو پھر قبلہ کی طرف رخ کر کے اللہ اکبر کہو پھر حسب استطاعت قرآن پاک کی تلاوت کرو پھر رکوع اطمینان (وقار) اور سکون کے ساتھ کرو پھر رکوع سے اٹھ کر بالکل سیدھے کھڑے ہو جاؤ پھر اسی طرح سجدہ اطمینان وسکون کے ساتھ کرو پھر سجدہ سے سر اٹھا کر اطمینان وسکون کے ساتھ بیٹھ جاؤ پھر اسی طرح پوری نماز پڑھو۔

[صحیح ـ صحیح البخاری :757 ، صحیح مسلم :397، سنن أبی داؤد :856، جامع الترمذی : 303 ، سنن النسائی:1054، سنن ابن ماجه:1060]

299 عن حُرَيْثِ بنِ قَبِيصةَ قال : قَدِمتُ المدينةَ وقلت: اللهم ارزقني جليسًا صالحًا ، قال: فجلست إلى أبي هريرة ، فقلت : إني سألتُ اللّٰهَ أن يرزقني جليسًا صالحًا ، فحدِّثْني بحديثٍ سمعتَه من رسول اللّٰه ﷺ ، لعل اللّٰه أن ينفعني به ، فقال : سمعتُ رسول اللّٰه ﷺ يقول: ((إنّ أولَ ما يحاسبُ به العبدُ يومَ القيامةِ من عمله صلاتُه ، فإنْ صَلَحَتْ فقد أفلحَ وأنجحَ ، وإن فسدتْ فقد خاب وخسر، وإن انتقصَ من فريضتِه قال اللّٰہ تعالى : انظروا هل لعبدي من تطوّعٍ يُكمَلُ به ما انتُقصَ من الفريضة ؟ ثم يكون سائرُ عملِه على ذلک)).

حریث بن قبیصہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں مدینہ منورہ آیا اور میں نے دعا کی ، اے اللہ مجھ کو نیک ساتھی نصیب فرما۔ پھر میں سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا اور میں نے کہا میں نے اللہ سے ایسے شخص کے پاس بیٹھنا مانگا تھا جو نیک ہو۔ لہٰذا مجھے ایسی کوئی حدیث بیان کریں جو آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہو تا کہ اللہ اس سے مجھے نفع عطا فرمائے۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا: قیامت کے دن آدمی کے اعمال میں سب سے پہلے فرض نماز کا حساب لیا جائے گا۔ اگر نماز درست نکل آئی تو وہ شخص کامیاب اور بامراد ہوگا، اور اگر نماز بے کار ثابت ہوئی تو وہ نامراد، خسارہ میں ہوگا اور اگر (فرض) نماز میں کمی پائی گئی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ دیکھو اس بندہ کے پاس کچھ نفل (نمازیں) بھی ہیں جن سے فرضوں کو پورا کر دیا جائے؟ اگر (نفل نمازیں) نکل آئیں تو ان سے فرضوں کی تکمیل کر دی جائے گی پھر اس کے بعد اسی طرح بقیہ اعمال کا حساب ہوگا۔ [صحيح لغيره۔ جامع الترمذی :413]

300 عن عمار بن ياسر رضي اللّٰه عنه قال : سمعتُ رسول اللّٰه ﷺ يقول : ((إنَّ الرجلَ لينصرفُ وما كُتِبَ له إلا عُشرُ صلاتِه ، تُسعُها ، ثُمنها ، سُبعها، سُدسها، خُمسها ، رُبعها، ثُلثها ، نِصفها)).

سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''انسان نماز سے فارغ ہوتا ہے اور اس کے لیے اس کی نماز سے صرف دسواں ، نواں ، آٹھواں ، ساتواں ، چھٹا ، پانچواں ، چوتھا ، تیسرا اور آدھا حصہ ہی لکھا جاتا ہے (خشوع وخضوع کی کمی کے لحاظ سے)۔'' [حسن ۔ سنن أبی داوٗد :79 ، صحیح ابن حبان :1886]

301 عن أبي اليَسَر رضي اللّٰه عنه ؛ أنّ النبي ﷺ قال : ((منكم من يصلي الصلاةَ كاملةً ، ومنكم مَن يصلّي النصفَ ، والثلث ، والربعَ ، والخمسَ حتى بلغ العُشرَ)).

سیدنا ابوالیسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کچھ لوگ مکمل نماز (سنت کے مطابق خشوع وخضوع سے) پڑھتے ہیں اور کچھ لوگ آدھی نماز، کچھ تیسرا حصہ تو کچھ چوتھا حصہ بعض پانچواں حصہ یہاں تک کہ بعض (صرف) دسواں حصہ (سنت کے مطابق) نماز پڑھتے ہیں۔ [حسن لغیرہ۔ نسائی فی الکبریٰ : 613]

302 حدیث نبوی عن أبي هريرةَ رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : ((**الصلاةُ ثلا ثةُ أثلاثٍ ، الطُّهورُ ثلث ، والركوع ثُلث ، والسجود ثلث ، فمَن أدّاها بحقِّها قُبِلَتْ منه ، وقُبل منه سائرُ عَمَلِه ، ومَن رُدَّت عليه صلا ته ، رُدَّ عليه سائرُ عَمَلِه**)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نماز کے تین حصے ہیں ① طہارت ② رکوع ③ سجدہ جس نے ان کی ادائیگی کا حق ادا کیا تو اس کی نماز قبول کی جائے گی اور اس کے بقیہ اعمال بھی قبول کر لیے جائیں گے اور جس کی نماز قبول نہ کی گئی اس کے بقیہ اعمال بھی قبول نہ ہوں گے۔ [حسن،صحیح ۔ مسند البزار :349]

303 حدیث نبوی عن مُطرِّفٍ عن أبيه رضي الله عنه قال : **رأيتُ رسولَ اللهِ ﷺ يصلِّي ، وفي صدرِه أزيزٌ كأزيزِ الرَّحى، من البكاءِ.**

مطرف نے اپنے والد (عبداللہ) رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے، انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سینہ مبارک سے رونے کی وجہ سے چکی چلنے کی سی آواز آ رہی تھی۔ [صحیح ۔ سنن أبی داؤد :904]

304 حدیث نبوی عن عقبةَ بنِ عامرٍ رضي الله عنه عن النبي ﷺ قال : ((**ما من مسلمٍ يتوضَّأُ فَيُسبغُ الوضوء ، ثم يقومُ في صلا تِه ، فيعلم ما يقول ؛ إلا انْفَتَلَ وهو كيوم ولَدَتْهُ أمُّه**)).

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو مسلمان بھی خوب اچھی طرح مکمل وضو کر کے نماز پڑھنے کے لیے کھڑا ہوا اس حال میں کہ اُسے نماز کے معانی و مفہوم کا علم تھا تو نماز پڑھنے کے بعد وہ اس طرح ہوگا کہ جس طرح آج ہی پیدا ہوا ہے (یعنی گناہوں سے پاک ہو جائے گا)۔

[صحیح ۔ مستدرك حاكم :399/2، صحیح ابن خزیمة :222]

35-دورانِ نماز آسمان کی طرف نظر اُٹھانے کی ممانعت

305 حدیث عن أنسِ بنِ مالكٍ رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : ((**ما بالُ أقوامٍ يرفعون أبصارَهم إلى السماءِ في صلاتهم ؟ !)). فاشتدَّ قولُه في ذلک حتى قال: ((لَيَنْتَهُنَّ عن ذلک، أو لتُخطَفَنَّ أبصارُهم))**.

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ان لوگوں کا کیا حال ہے جو نماز میں اپنی نظروں کو آسمان کی طرف اُٹھاتے ہیں؟ آپ ﷺ نے اس سلسلہ میں سخت بات فرمائی یہاں تک کہ آپ ﷺ نے فرمایا: کہ ان لوگوں کو اس (حرکت) سے باز آجانا چاہیے یا ان کی نظریں (بینائی) اُچک لی جائیں گی۔

[**صحیح** ۔ صحیح البخاری :750 ، سنن أبی داؤد :913، سنن النسائی :1193، سنن ابن ماجه : 1044]

306 حدیث عن أبي هريرةَ رضي الله عنه ؛ أنّ رسول الله ﷺ قال: ((**لَيَنْتَهِيَنَّ أقوامٌ عن رفعِهم أبصارَهم إلى السماءِ عندَ الدعاءِ في الصلاةِ ، أو لتُخطَفَنَّ أبصارُهم**)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: البتہ ضرور لوگ نماز میں دعا کے وقت آسمان کی طرف نظریں اُٹھانے سے باز آجائیں ورگرنہ ان کی بینائی چھین لی جائے گی۔ [**صحیح** ۔ صحیح مسلم :429 ، سنن النسائی :1276]

36- نماز میں اِدھر اُدھر جھانکنے پر وعید

307 عن عائشة رضي الله عنها قالت: سألت رسولَ الله ﷺ عن التلفت في الصلاةِ ، فقال : ((اختلاسٌ يختلِسُه الشيطان من صلاةِ العبدِ)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ آدمی کا نماز کے دوران اِدھر اُدھر دیکھنا کیسا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ ایک شیطانی وار ہے۔ اس طرح سے شیطان بندے کی نماز کو خراب کرنے کے لیے وار کرتا ہے۔'' [صحيح ـ صحيح البخاری :751 ، سنن النسائی :1196، سنن أبی داؤد :910، صحيح ابن خزيمة : 484]

308 عن أبي ذر رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : ((لا يزالُ اللّٰهُ مُقبِلاً على العبد في صلاتِه مالم يَلتفتْ ، فإذا صَرَفَ وجهه انصرف عنه)).

سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بندہ جب تک نماز میں اِدھر اُدھر نہ جھانکے اللہ تعالیٰ اس کی طرف (اپنی رحمت کے ساتھ) متوجہ رہتا ہے اور جب بندہ اِدھر اُدھر جھانکتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اس سے توجہ ہٹا لیتا ہے۔

[حسن لغيره ـ مسند أحمد :172/5 ،سنن أبی داؤد :909، سنن النسائی :1195، مستدرك حاكم : 236/1]

309 عن أبي هريرة رضي الله عنه قال : ((أو صاني خليلي ﷺ بثلاثٍ ، ونهاني عن ثلاثٍ : نهاني عن نُقرةٍ كنُقرةِ الديكِ ، وإقعاءٍ كإقعاءِ الكلبِ ، والتفاتٍ كالتفاتِ الثعلبِ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میرے دوست ﷺ نے مجھے تین باتوں کی وصیت فرمائی اور تین باتوں سے منع فرمایا ① مرغ کی طرح ٹھونگیں مارنے ② کتے کی طرح پنڈلیاں کھڑا کر کے بیٹھنے ③ (نماز میں) لومڑ کی طرح اِدھر اُدھر جھانکنے سے منع فرمایا۔ [حسن لغيره ـ مسند أحمد :265/2 ، مسند أبی يعلى الموصلی :2619]

37- سجدہ کی جگہ سے کنکریاں ہٹانے اور گرد وغبار کو بغیر کسی ضرورت کے صاف کرنے پر وعید

310 حدیث عن جابر رضي الله عنه قال : سألتُ النبي ﷺ عن مسح الحصى في الصلاة؟ فقال : ((واحدةً ، ولأنْ تُمسِكَ عنها خيرٌ لک من مئةِ ناقةٍ ، كلُّها سُودُ الحَدَقِ)).

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے نماز میں کنکریوں کے ہٹانے کے متعلق دریافت کیا (کہ) کیا یہ درست ہے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک مرتبہ ایسا کرنے کی اجازت ہے اور اگر ایک بار بھی ہٹانے سے رکے رہو تو (یہ رکنا) تمہارے لیے ایسی سو اونٹنیوں سے بہتر ہے جو سب کی سب کالی آنکھوں والی ہوں۔

[صحيح ـ صحيح ابن خزيمة :897]

38- نماز میں کولہے پر ہاتھ رکھنے پر وعید

311 حدیث عن أبي هريرة رضي الله عنه قال : ((نُهِيَ عن الخَصْر في الصلاةِ)). وفي روايةٍ: ((أن النبي ﷺ نَهٰى أنْ يصلِيَ الرجلُ مُخْتَصِرًا)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نماز میں کمر پر ہاتھ رکھنے سے منع کیا گیا ہے، اور ایک روایت میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے نماز کی حالت میں کمر پر ہاتھ رکھنے سے منع فرمایا۔ [صحيح ـ صحيح البخاری :1219 ، صحيح مسلم :545، جامع الترمذی :383، سنن النسائی : 890 ، سنن أبی داؤد:947]

39- نمازی کے آگے سے گزرنے پر وعید

312 عن أبي الجُهَيم عبدِالله بن الحارثِ بن الصِّمَّة الأنصاري قال : قال رسول الله ﷺ : ((**لو يَعلم الْمَارُّ بين يَدَيِ المصلي ماذا عليه لكان أن يقفَ أربعينَ ، خيراً له من أن يَمُرَّ بين يديه**)). قال أبو النضر : لا أدري قال : ((أربعين يومًا ، أو شهرًا ، أو سنة)).

سیدنا ابو جہیم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نمازی کے آگے سے گزرنے والے کو اگر معلوم ہو جائے کہ اس پر کتنا گناہ اور عذاب ہے تو (اس کے بدلے) اسکا چالیس...... کھڑا رہنا، اس نمازی کے آگے گزرنے سے بہتر ہے۔'' ابو نضر رحمہ اللہ نے کہا: مجھے معلوم نہیں کہ انہوں نے چالیس کے لفظ کے ساتھ دن، مہینہ یا سال، کیا فرمایا؟

[**صحیح**۔ صحیح البخاری : 510 ، صحیح مسلم : 507 ، سنن أبی داؤد : 701 ، جامع الترمذی : 336 ، سنن ماجه:945]

40-جان بوجھ کر نماز چھوڑنے اور بے وقت نماز پڑھنے پر وعید

313 عن جابرِ بنِ عبداللّٰہ رضي اللّٰہ عنهما قال: قال رسول اللّٰہ ﷺ: ((**بین الرجلِ وبین الكفرِ تركُ الصلاةِ**)). وفی روایة: ((**بینَ الرجلِ وبین الشركِ والكفرِ تركُ الصلاةِ**)). وفی روایةٍ: ((**لیس بینَ العبدِ وبین الكفرِ إلاّ تركُ الصلاةِ**)). وفی روایة: ((**بین الكفر والإیمان تركُ الصلاةِ**)). وفی روایة: ((**بین العبد وبین الكفر تركُ الصلاةِ**)).

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نماز چھوڑنا آدمی اور کفر کے درمیان فرق ہے ایک روایت میں ہے کہ ایمان اور کفر کے درمیان نماز چھوڑنے کا فرق ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: آدمی اور شرک اور کفر کے درمیان فرق نماز چھوڑنے کا ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: بندے اور کفر کے درمیان فرق صرف نماز کا چھوڑنا ہی تو ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: کفر اور ایمان کے درمیان فرق نماز کا چھوڑنا ہے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: بندے اور کفر کے درمیان فرق نماز کا چھوڑنا ہے۔

[صحیح ۔ مسند أحمد :389/3 ، صحیح مسلم :82، سنن أبی داؤد :4678، جامع الترمذی : 2622 ، سنن ابن ماجه:1078]

314 عن أبي الدرداءِ رضي اللّٰہ عنه قال : أوصاني خلیلي ﷺ أنْ : ((**لا تُشرِك باللّٰہ شیئاً وإنْ قُطِّعتَ أو حُرِّقتَ ، ولا تَترُك صلاةً مكتوبةً متعمِّدًا ، فمَن تركها متعمّدًا فقد بَرِئَتْ منه الذِّمةُ ، ولا تَشرب الخمرَ، فإنّها مفتاحُ كلِّ شَرٍّ**)).

سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے میرے خلیل ﷺ نے وصیت فرمائی ① تو اللہ کے ساتھ شرک نہ کر اگرچہ تیرے ٹکڑے کر دیئے جائیں یا تجھے جلا دیا جائے ② فرض نماز جان بوجھ کر مت چھوڑ کیونکہ جس نے فرض نماز کو جان بوجھ کر چھوڑ دیا وہ اللہ کی حفظ و امان سے نکل گیا ③ شراب (ہرگز) نہ پینا کیونکہ یہ ہر برائی کی چابی ہے۔

[حسن لغیرہ ۔ سنن ابن ماجه :4034 ، بیهقی :304/7]

315 عن معاذ بن جبل رضی اللّٰہ عنه قال : أو صاني رسول اللّٰہ ﷺ بعشر كلماتٍ، قال : ((لا

تُشرِکُ باللّٰہ شیئاً وإنْ قُتِلتَ وحُرِّقْتَ ، ولا تَعُقَّنَّ والدَیْکَ وإنْ أمراکَ أنْ تخرج من أھلِکَ ومالِکَ ، ولا تَتْرُکَنَّ صلاۃً مکتوبۃً متعمدًا ؛ فإنَّ مَن ترکَ صلاۃً مکتوبۃً مُتَعَمِّدًا ؛ فقد بَرِئتْ منہ ذِمۃُ اللّٰہ ، ولا تشربَنَّ خمراً ؛ فإنّہ رأسُ کل فاحشۃ ، وإیاکَ والمعصیۃَ فَإِنَّ بالمعصیۃِ حَلَّ سَخَطُ اللّٰہِ وإیاکَ والفِرارَ من الزحف ، وإنْ ھَلَکَ الناسُ ، وإنْ أصابَ الناس موت فاثْبُتْ ، وأنفق علی أھلک من طَوْلِک ، ولا ترفع عنھم عصاک أدباً ، وأخِفْھم في اللّٰہِ ››.

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دس باتوں کی وصیت فرمائی ① اللہ کے ساتھ شرک نہ کرنا اگر چہ تجھے قتل کر دیا جائے اور جلا دیا جائے ② والدین کی ہرگز نافرمانی نہ کرنا اگر چہ وہ تجھے تیرے اہل وعیال اور مال کو چھوڑنے کا حکم ہی کیوں نہ دیں ③ فرض نماز جان بوجھ کر ہرگز نہ چھوڑنا کیونکہ جس نے جان بوجھ کر فرض نماز کو چھوڑ دیا وہ اللہ کی حفظ وامان سے نکل گیا ④ شراب ہرگز نہ پینا کیونکہ یہ ہر بے حیائی کی جڑ ہے ⑤ گناہ سے بچ کر رہ کیونکہ گناہ سے انسان اللہ کی ناراضگی مول لے لیتا ہے ⑥ جہاد سے مت بھاگ ⑦ کسی وباء کے سبب اگر لوگ ہلاک ہو رہے ہوں تو ثابت قدم رہ (اور وہ جگہ مت چھوڑ) ⑧ اپنے اہل وعیال پر اپنے مال میں سے خرچ کر ⑨ گھر والوں کو ادب سکھانے کے لیے ان سے لاٹھی مت اُٹھا ⑩ اہل وعیال کے بارے میں اللہ سے ڈر۔ [حسن لغیرہ۔ مسند أحمد :238/5]

316 عن أبي أمامۃَ رضي اللّٰہ عنہ قال : قال رسول اللّٰہ ﷺ : ((لَتُنْقَضَنَّ عُرى الإسلام عُروۃً عروۃً ، فکلما انتقضت عُروۃٌ تَشَبَّثَ الناسُ بالتي تلیھا ، فأولُھنَّ نقضًا الحُکْمُ ، وآخِرُھُنَّ الصلاۃُ)).

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (ایک زمانہ ایسا آئے گا) کہ اسلام کے تمام حلقے (احکام) ٹوٹ کر الگ الگ ہو جائیں گے جب کبھی کوئی ایک حلقہ ٹوٹے گا تو لوگ اس کے بعد والے حلقے کو مضبوطی سے چمٹ جائیں گے۔ ان میں سے سب سے پہلے جو ٹوٹے گا وہ قضاء اور عدل ہے اور سب سے آخر میں جو ٹوٹے گا وہ نماز ہے۔ [صحیح۔ صحیح ابن حبان:6715]

317 عن نوفل بن معاویۃ رضي اللّٰہ عنہ؛ أن النبي ﷺ قال: ((مَن فاتتہ صلاۃٌ؛ فکأنما وُتِر أھلَہ ومالَہ)).

سیدنا نوفل بن معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کی ایک نماز بھی فوت ہوگئی وہ ایسا ہے کہ گویا اس کے گھر کے لوگ اور مال ودولت سب کچھ چھین لیا گیا ہو۔ [صحیح۔ صحیح ابن حبان :1466]

نوافل کی اہمیت، ترغیب اور فضیلت

نفل سے مراد وہ عبادت ہے کہ جو مسلمان پر فرض نہ ہو اور وہ اسے اپنی خوشی سے انجام دے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

((فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ))

''پس جو شخص اپنی خوشی سے زیادہ بھلائی کرے تو یہ اس کے لئے بہتر ہے۔'' [البقرة: 184]

نمازِ نفل کے فضائل:

① فرض نمازوں کی تکمیل اور ان کے نقص کو نفل نماز سے روزِ قیامت پورا کیا جائے گا۔

سیدنا تمیم داری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن بندے سے سب سے پہلے (فرض) نماز کا حساب لیا جائے گا اگر اس نے اسے مکمل ادا کیا ہوگا تو وہ اس کے لئے مکمل لکھ دی جائے گی اور اگر اس نے (فرض) نماز کو مکمل ادا نہ کیا ہوگا تو اللہ تعالیٰ فرشتوں کو حکم دے گا۔

((اُنْظُرُوْا هَلْ تَجِدُوْنَ لِعَبْدِیْ مِنْ تَطَوُّعٍ فَتُكْمِلُوْنَ بِهَا فَرِيْضَتَهٗ))

''دیکھو! اگر تمھیں میرے بندے کی نفلی نماز ملے تو اس کے ساتھ اس کے فرائض کو مکمل کردو پھر زکاۃ اور اس کے بعد بقیہ تمام اعمال کا حساب بھی اسی طرح لیا جائے گا۔''

[صحيح۔ سنن أبی داؤد: 764، سنن ابن ماجه: 1425]

② نفل نماز کے ذریعے درجات بلند ہوتے اور گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا: تم زیادہ سے زیادہ سجدے (نفل نماز ادا) کیا کرو کیونکہ تم اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے ایک سجدہ کرو گے تو وہ اس کے بدلے تمہارا ایک درجہ بلند کردے گا اور تمہارا ایک گناہ مٹا دے گا۔ [صحيح۔ صحيح مسلم: 4808]

③ کثرتِ نوافل نبی کریم ﷺ کے ساتھ جنت میں داخل ہونے کا ذریعہ۔ [صحيح۔ بخاری: 6502]

④ نماز نفل گھر میں برکت لاتی ہیں:

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کوئی آدمی (فرض) نماز مسجد میں پڑھ کر فارغ ہو جائے تو اس کو چاہئے کہ وہ اپنی (بقیہ نوافل) نماز میں سے کچھ حصہ گھر کے لیے رکھ دے کیوں کہ اللہ تعالیٰ اس کے گھر میں نماز کی وجہ سے خیر (و برکت) فرماتا ہے۔ [صحیح۔ صحیح مسلم :778]

⑤ نفلی نماز سے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا ہوتا ہے:

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا بلاشبہ رات میں ایک گھڑی ایسی ہوتی ہے کہ مسلمان بندہ اس میں دنیا و آخرت کی جو بھی خیر مانگتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو وہ ضرور عطا فرماتا ہے اور یہ (گھڑی) ہر رات میں آتی ہے۔ [صحیح۔ صحیح مسلم :757]

⑥ جنت میں محل:

سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا، جو مسلمان بندہ اللہ تعالیٰ کے لیے روزانہ بارہ رکعتیں فرض نمازوں کے علاوہ پڑھے اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں ایک محل تیار فرما دے گا، ایک روایت میں ہے چار ظہر سے پہلے اور دو رکعات ظہر کے بعد، دو رکعتیں مغرب کے بعد، دو رکعتیں عشاء کے بعد اور دو رکعتیں فجر کی نماز سے پہلے (یعنی سنت مؤکدہ)۔

[صحیح ۔ صحیح مسلم :728 ، سنن أبی داؤد :1250، سنن النسائی :1796، جامع الترمذی : 415]

⑦ جہنم سے آزادی:

سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جس شخص نے اہتمام کے ساتھ چار رکعتیں ظہر سے پہلے اور چار رکعتیں ظہر کے بعد پابندی سے ادا کیں تو اللہ تعالیٰ اس پر جہنم کی آگ کو حرام کر دیتا ہے۔ [حسن،صحیح ۔ مسند أحمد :426/6 ،سنن أبی داؤد :1269، جامع الترمذی :428]

⑧ رسول اللہ ﷺ کی دعا لینے کا ذریعہ:

سیدنا عبداللہ عمر بن رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس بندہ پر رحم فرمائے جو عصر سے پہلے

چار رکعت نماز (نفل) پڑھے۔ [حسن ۔ مسند أحمد :117/2 ، سنن أبی داؤد :1271، جامع الترمذی :430، صحیح ابن خزیمة : 1193 ، صحیح ابن حبان : 2444]

⑨ تہجد قرب الٰہی، گناہوں کا کفارہ اور برائیوں سے بچاؤ:

سیدنا ابوہریرہ اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب شوہر اپنی اہلیہ کو رات کے وقت جگاتا ہے اور وہ دونوں نماز پڑھتے ہیں یا دو رکعت اکٹھے پڑھتے ہیں تو ان کا شمار (کثرت سے) ذکر کرنے والے مردوں اور (کثرت سے) سے ذکر کرنے والی عورتوں میں کیا جاتا ہے۔ [صحیح۔ سنن أبی داؤد :1309]

⑩ نماز تسبیح گناہوں کا کفارہ:

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے عباس! اے چچا جان! کیا میں آپ کو ایک ہدیہ نہ دوں؟ عطیہ اور تحفہ نہ دوں؟ کیا میں آپ کو دس باتیں نہ سکھلا دوں، جب آپ ان پر عمل کریں گے تو اللہ آپ کے اگلے پچھلے، قدیم جدید، خطا، عمداً، چھوٹے بڑے، پوشیدہ اور ظاہر سب ہی گناہ معاف فرما دے گا، دس باتیں یہ ہیں کہ آپ چار رکعات پڑھیں، ہر رکعت میں آپ سورۂ فاتحہ اور ایک سورت پڑھیں۔ جب آپ پہلی رکعت میں قراءت سے فارغ ہو جائیں اور قیام میں ہوں تو پندرہ بار یہ تسبیح پڑھیں: (سُبحانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَر) پھر رکوع کریں اور حالت رکوع میں دس بار یہی تسبیح پڑھیں، پھر رکوع سے سر اٹھائیں اور دس بار یہی تسبیح پڑھیں، پھر سجدہ کریں اور سجدے میں دس بار یہ پڑھیں، پھر سجدے سے سر اٹھائیں تو یہی تسبیح دس بار پڑھیں، پھر دوسرا سجدہ کریں تو اس میں بھی دس بار پڑھیں۔ پھر سر اٹھائیں تو دس بار پڑھیں، ہر رکعت میں یہ کل پچھتر (۷۵) تسبیحات ہوئیں۔ اور آپ چاروں رکعتوں میں ایسا ہی کریں، اگر ہمت ہو تو ہر روز (یہ نماز) پڑھا کریں، اگر ہر روز نہ پڑھ سکیں تو ہر ہفتے میں ایک بار، اگر ہفتے میں نہ پڑھ سکیں تو ایک مہینے میں ایک بار پڑھیں، اگر یہ بھی نہ کر سکیں تو سال میں ایک بار پڑھیں، اگر سال میں بھی نہ پڑھ سکیں تو اپنی زندگی میں ایک بار پڑھ لیں۔ ایک روایت میں ہے کہ اگرچہ آپ کے گناہ سمندر کی جھاگ اور ریت کے ذروں (ٹیلوں) کے برابر ہی کیوں نہ ہوں اللہ معاف فرما دیں گے۔

[صحیح لغیرہ۔ سنن أبی داؤد :1297 ، سنن ابن ماجه :1387، صحیح ابن خزیمة : 1216]

⑪ حج وعمرہ کا ثواب:

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے فجر کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھی پھر بیٹھا اللہ کا ذکر کرتا رہا یہاں تک کہ سورج نکل آیا پھر دو رکعت نماز پڑھی تو اس کا ثواب ایک حج اور ایک عمرہ کے برابر ہوگا حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا: کہ پورا پورا (یعنی کامل ایک حج اور ایک عمرہ کا ثواب ملے گا)۔ [حسن لغیرہ۔ جامع الترمذی :586]

6

نوافل کا بیان

1- دن اور رات میں بارہ سنتوں کا اہتمام کرنے کی ترغیب

318 حدیث عن أم حبيبة رَمْلَةَ بنتِ أبي سفيانَ رضي الله عنهما قالت: سمعتُ رسولَ الله ﷺ يقول: **((ما من عبدٍ مسلمٍ يصلي لله تعالى في كل يومٍ ثِنْتَي عَشْرَةَ ركعةً تطوعًا غيرَ فريضة ؛ إلا بَنى الله تعالى له بيتًا في الجنة، أو : إلا بُنِيَ له بيتٌ في الجنةِ))**. وفي رواية : **((أربعًا قبلَ الظهر ، وركعتين بعدها ، وركعتين بعد المغرب، وركعتين بعد العشاء ، وركعتين قبل صلاة الغداة))**.

سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا، جو مسلمان بندہ اللہ تعالیٰ کے لیے روزانہ بارہ رکعتیں فرض نمازوں کے علاوہ پڑھے اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں ایک محل تیار فرما دے گا، ایک روایت میں ہے چار ظہر سے پہلے اور دو رکعات ظہر کے بعد، دو رکعتیں مغرب کے بعد، دو رکعتیں عشاء کے بعد اور دو رکعتیں فجر کی نماز سے پہلے (یعنی سنت مؤکدہ)۔

[صحيح - صحيح مسلم :728 ، سنن أبي داؤد :1250، سنن النسائی :1796، جامع الترمذی : 415]

319 حدیث عن عائشة رضي الله عنها قالت: قال رسول الله ﷺ : **((من ثابر على ثِنْتَيْ عَشْرةَ ركعةً في اليوم والليلةِ دخلَ الجنةَ ، أربعًا قبل الظهر وركعتين بعدها، وركعتين بعد المغرب ، وركعتين بعد العشاء وركعتين قبل الفجر))**.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے دن اور رات میں بارہ سنتیں ادا کرنے پر

ہمیشگی کی وہ جنت میں داخل ہوگا، چار ظہر سے پہلے، دو رکعتیں ظہر کے بعد، دو رکعتیں مغرب کے بعد، دو رکعتیں عشاء کے بعد اور دو رکعتیں فجر سے پہلے۔ [صحیح لغیرہ۔ سنن النسائی :1795 ، جامع الترمذی :414، سنن ابن ماجہ :1140]

2- فجر کی سنتیں اہتمام سے ادا کرنے کی ترغیب

320 عن عائشة رضي الله عنها عن النبي ﷺ قال : ((**ركعتا الفجر خيرٌ من الدنيا وما فيها**)). وفي رواية : ((**لهما أحب إليَّ من الدنيا جميعًا**)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: فجر کی دو رکعت (سنت) تمام دنیا اور جو کچھ اس دنیا میں ہے سب سے بہتر ہیں۔ [صحیح ۔ صحیح مسلم :725 ، جامع الترمذی :416]

321 عن عائشة رضى الله عنها قَالَتْ : **لم يكن النبيُّ ﷺ على شيء من النوافل أشدَّ تعاهدًا منه على رَكْعَتَيِ الفجر**. وفى روايةٍ : ((**ما رأيتُ رسولَ الله ﷺ إلى شيءٍ من الخير أسرعَ منه إلى الركعتين قبلَ الفجر، ولا إلى غنيمة**)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نوافل میں سے سب سے زیادہ فجر کی دو سنتوں کا اہتمام فرمایا کرتے تھے ایک روایت میں ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کسی خیر اور بھلائی کی طرف اتنی تیزی سے جاتے ہوئے نہیں دیکھا یہاں تک کہ مالِ غنیمت کی طرف بھی نہیں جتنا کہ فجر سے پہلے دو رکعت کی طرف۔

[صحیح ۔ صحیح البخاری :1169 ، صحیح مسلم :725، سنن أبی داؤد :1245، صحیح ابن خزیمة : 1107]

322 عن ابن عمر رضي الله عنهما قال : قال رسول الله ﷺ : ((﴿ **قل هو الله أحد** ﴾ **تَعدلُ ثلث القرآن، و ﴿قل يا أيها الكافرون﴾ تَعدِلُ ربعَ القرآن**))، **وكان يقرؤهما في ركعتي الفجر** ......

سیدنا عبداللہ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ ''قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ'' (سورۃ اخلاص) تہائی قرآن کے برابر ہے اور ''قُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ'' (سورۃ الکفرون) چوتھائی قرآن کے برابر ہے۔ اور نبی کریم ﷺ فجر کی دو

سنتوں میں ان دونوں سورتوں کو پڑھا کرتے تھے۔

[صحیح لغیرہ۔ مسند أبی یعلیٰ الموصلی :1017 ، طبرانی فی الکبیر :13493]

3- نمازِ ظہر سے پہلے اور بعد سنتوں کا اہتمام کرنے کی ترغیب

حدیث 323 عن أم حبيبة رضي الله عنها قالت : سمعتُ رسول الله ﷺ يقول : ((**مَن يُحافظُ على أربعِ ركعاتٍ قبلَ الظهر، وأربعٍ بعدها؛ حرَّمَه الله على النار**)).

سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جس شخص نے اہتمام کے ساتھ چار رکعتیں ظہر سے پہلے اور چار رکعتیں ظہر کے بعد پابندی سے ادا کیں تو اللہ تعالیٰ اس پر جہنم کی آگ کو حرام کر دیتا ہے۔

[حسن،صحیح ۔ مسند أحمد :426/6 ،سنن أبی داؤد :1269، جامع الترمذی :428]

حدیث 324 عن أبی أیوب رضی اللہ عنه قال : **لما نزل رسولُ الله ﷺ عليّ رأيته يديم أربعًا قبل الظهر، وقال : ((إنه إذا زالتِ الشمسُ فتِحَتْ أبوابُ السماءِ ، فلا يُغلقُ منها بابٌ حتى يُصلى الظهرُ ، فأنا أحبُّ أن يُرفعَ لي في تلك الساعة خير))**.

سیدنا ابوایوب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے تو میں نے آپ ﷺ کو ظہر سے پہلے چار رکعت پر ہمیشگی کرتے ہوئے دیکھا اور آپ ﷺ نے فرمایا: زوال کے بعد آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جب تک ظہر کی نماز ادا نہ کر دی جائے اس وقت تک آسمان کا کوئی بھی دروازہ بند نہیں ہوتا، اس لیے مجھے پسند ہے کہ اس (خیر کی) گھڑی میں میری نیکی اللہ کے ہاں پیش ہو۔

[حسن لغیرہ۔ طبرانی فی الکبیر :4035 ، والأوسط :2694]

حدیث 325 عن قابوس عن أبيه قال : **أرسل أبي إلى عائشة : أيَّ صلاة رسول الله ﷺ كان أحبَّ إليه أن يواظب عليها ؟ قالت: كان يصلي أربعًا قبل الظهر، ويطيلُ فيهن القيامَ ، ويُحسنُ فيهن الركوع والسجود.**

قابوس رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میرے والد ابوظبیان نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کرنے کے لیے کسی کو بھیجا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کون سی نماز پر مداومت کرنا زیادہ محبوب اور پسندیدہ تھا؟ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب میں فرمایا: کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر سے پہلے چار رکعت (سنت) اس طرح ادا فرماتے کہ اس میں قیام بھی خوب طویل فرماتے اور رکوع وسجدہ کو بھی خوب اچھی طرح ادا فرماتے تھے۔ [حسن لغیرہ۔ سنن ابن ماجہ :236]

4- نمازِ عصر سے پہلے سنتیں ادا کرنے کی ترغیب

326 عن ابن عُمرَ رضي الله عنهما عن النبي ﷺ قال : ((رَحِمَ اللّٰهُ امرأً صلّى قبلَ العصرِ أربعًا)).

سیدنا عبداللہ عمر بن رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس بندہ پر رحم فرمائے جو عصر سے پہلے چار رکعت نماز (نفل) پڑھے۔ [حسن ۔ مسند أحمد :117/2 ، سنن أبی داؤد :1271، جامع الترمذی :430، صحیح ابن خزیمة : 1193 ، صحیح ابن حبان : 2444]

5- نمازِ وتر کی ترغیب اور وتر نہ پڑھنے پر وعید

327 عن علي رضي الله عنه قال : **الوترُ ليس بِحَتْمٍ كصلا تِكم المكتوبة ، ولكن سَنَّ رسولُ الله** ﷺ **، [و] قال : ((إن الله وترٌ يحب الوتر، فأوتروا يا أهلَ القرآنِ)).**

سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وتر نماز فرض نمازوں کی طرح حتمی (اور اتنی) ضروری تو نہیں ہے لیکن اس کو رسول اللہ ﷺ نے مسنون قرار دیا اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ وتر (طاق) ہے اور وتر کو پسند کرتا ہے لہٰذا اے قرآن والو! وتر پڑھا کرو۔

[**صحیح لغیرہ**۔ سنن أبی داؤد :1416 ، جامع الترمذی :453، سنن النسائی :1676، سنن ابن ماجه : 1169 ،صحیح ابن خزیمة:1067]

328 عن جابرٍ رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : **((من خاف أن لا يقومَ مِنْ آخر الليلِ فليوتِرْ أوَّله ، ومن طَمِع أن يقومَ آخرَه فليوتِر آخرَ الليل ؛ فإن صلاةَ آخرِ الليل مشهودةٌ محضورةٌ ، وذلك أفضلُ)).**

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جسے اندیشہ ہو کہ اخیر رات میں نہ اٹھ سکے گا اسے چاہیے کہ شروع رات میں ہی (عشاء کی نماز کے بعد) وتر پڑھ لے، اور جسے شوق ہو (اور پوری امید بھی ہو) کہ اخیر رات میں آنکھ کھل جائے گی اسے رات کے آخری حصہ ہی میں وتر پڑھنا چاہیے، کیونکہ اس وقت کی نماز (میں فرشتے بھی) موجود ہوتے ہیں، اور یہ (اخیر شب میں وتر پڑھنا) بہت بہتر ہے۔

[**صحیح** ۔ صحیح مسلم :755 ، جامع الترمذی :455، سنن ابن ماجه :1187]

6- رات کو باوضو ہو کر تہجد کی نیت سے سونے کی ترغیب

329 عن ابن عمر رضي الله عنهما قال : قال رسول الله ﷺ : ((مَن باتَ طاهرًا باتَ في شِعاره مَلَکٌ ، فلا يستيقظُ إلا قال الملَکُ : اللهم اغفِرْ لعبدِک فلانٍ ؛ فإنّه باتَ طاهرًا)).

سیدنا عبداللہ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص باوضو ہو کر رات کو سوتا ہے تو اس کے ساتھ ایک فرشتہ رات گزارتا ہے جب بھی وہ نیند سے بیدار ہوتا ہے تو فرشتہ دعا کرتا ہے اے اللہ! اپنے اس فلاں بندے کی مغفرت فرما اس لیے کہ یہ باوضو ہو کر سویا ہے۔ [حسن لغیرہ۔ صحیح ابن حبان :1048]

330 عن معاذِ بن جبلٍ رضي الله عنه ؛ عن النبي ﷺ قال : ((ما مِن مسلم يبيت طاهرًا فيَتَعَارُّ مِن الليلِ ، فيسألُ اللهَ خيرًا من أمرِ الدنيا والآخرةِ ؛ إلا أعطاه اللهُ إياه)).

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص باوضو ہو کر اللہ کا ذکر کرتے ہوئے سو جائے اور پھر رات کو کسی وقت اس کی آنکھ کھلے (اور بستر پر اپنا پہلو وغیرہ بدلے) اور اللہ سے دنیا و آخرت کی کوئی خیر مانگ لے، تو اللہ وہ اسے عنایت فرما دے گا۔ [صحیح۔ سنن أبی داؤد:5042 ،سنن ابن ماجه:3881، نسائی فی عمل الیوم واللیلة:806]

331 عن ابن عباس رضي الله عنهما ؛ أنّ رسول الله ﷺ قال: ((طَهِّروا هذه الأجساد ، طهَّركم اللهُ؛ فإنّه ليس من عبدٍ يبيتُ طاهرًا إلا باتَ معه في شِعاره مَلَک ، لا ينقلبُ ساعةً من الليلِ إلا قال : اللهم اغفر لعبدِکَ ؛ فإنه باتَ طاهرًا)).

سیدنا عبداللہ عباس رضی اللہ عنہما نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم ان جسموں کو پاک رکھا کرو اللہ تعالیٰ تم کو (روحانی ناپاکی سے) پاک کردے گا۔ بلاشبہ جو بندہ بھی رات طہارت کے ساتھ (باوضو) گذارتا ہے تو اس کے ساتھ ایک فرشتہ بھی رات گذارتا ہے، اور جب بھی بندہ رات کو کروٹ لیتا ہے تو فرشتہ کہتا ہے اے اللہ! اپنے (اس) بندہ کی مغفرت فرما اس لیے کہ یہ باوضو ہو کر سویا ہے۔ [حسن لغیرہ۔ طبرانی فی الأوسط :5083]

332 عن أبي الدرداء رضى الله عنه يَبلغُ به النبى ﷺ قال : من أتى فراشه ، وهو ينوى أن يقوم يُصلى

من الليل فغلبته عينهُ حتى أصبح ، كُتِبَ له مانوى ، وكان نومُه صدقة عليه من ربه .

سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص رات کو سونے کے لیے بستر پر آئے اور اس کی نیت رات کو تہجد پڑھنے کی تھی اس کی آنکھ ایسی لگی کہ صبح ہی کو جاگ آئی تو اس کو نیت کے مطابق تہجد کا ثواب بھی ملتا ہے اور اس کا سونا اللہ کی طرف سے اس پر صدقہ ہے۔[صحیح۔ سنن النسائی:1787 ،سنن ابن ماجه:1344، صحیح ابن خزیمة :1172]

333 حدیث عن عائشة رضي الله عنها ؛ أنّ رسولَ الله ﷺ قال : ((ما مِن امرىءٍ تكون له صلاةٌ بليلٍ ، فيغلبُه عليها نومٌ ؛ إلا كتب الله له أجرَ صلاتِه ، وكان نومُه عليه صدقةً)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص بھی رات کو نماز پڑھنے کا عادی ہو اور نیند کے غلبہ کی وجہ سے اس کی آنکھ نہ کھلی تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے پوری رات کی نماز کا ثواب لکھتا ہے اور اس کا سونا اس پر اس کے رب کی طرف سے صدقہ ہے۔ [حسن لغیرہ۔ مالك :117/1 ، سنن أبی داؤد :1314، سنن النسائی :1784]

7- رات کو سونے سے پہلے ذکر واذکار کرنے کی ترغیب

334۔ عن البراء بنِ عازبٍ رضي الله عنه قال: قال النبي ﷺ: ((إذا أتيتَ مضجعَک، فتوضأْ وضوءَکَ للصلاةِ، ثم اضطجعْ على شِقِّکَ الأيمن، ثم قلْ: (اللهم إنّي أسلمتُ نفسي إليک، ووجَّهْتُ وجهي إليک، وفوَّضتُ أمري إليک، وألجأتُ ظَهري إليک، رغبةً ورهبةً إليک، لا ملجأ ولا منجا منک إلا إليک، آمنتُ بکتابک الذي أنزلتَ، ونبيِّک الذي أرسلتَ). فإنْ مُتَّ مِن ليلتِک فأنتَ على الفطرة، واجعلهُنَّ آخرَ ماتتکلم به)). قال: فردَّدْتُها على النبي ﷺ، فلما بلغتُ (آمنتُ بکتابِک الذي أنزلتَ)، قلت: ورسولِک! قال: ((لا، ونبيِّک الذي أرسلتَ)). وفی روایة: ((فإنّک إنْ مُتَّ من ليلتِک، مُتَّ على الفطرةِ، وإنْ أصبحتَ أصبتَ خيراً)).

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: جب اپنے بستر پر جانے لگو تو وضو کر لیا کرو جیسا کہ نماز کے لیے کرتے ہو، پھر اپنی دائیں کروٹ پر لیٹ جاؤ اور کہو: [اَللّٰھُمَّ اَسْلَمْتُ وَجْھِیْ اِلَیْکَ وَفَوَّضْتُ اَمْرِیْ اِلَیْکَ، وَاَلْجَاْتُ ظَھْرِیْ اِلَیْکَ، رَھْبَةً وَّرَغْبَةً اِلَیْکَ لَا مَلْجَاً وَلَا مَنْجَاً مِنْکَ اِلَّا إلیک، آمَنْتُ بِکِتَابِکَ الَّذِیْ اَنْزَلْتَ وَنَبِیِّکَ الَّذِیْ اَرْسَلْتَ] (یہ الفاظ بخاری کے ہیں) ''اے اللہ! میں نے اپنا چہرہ تیرے تابع کر دیا اور اپنا معاملہ تیرے سپرد کر دیا، اپنی کمر تیری طرف لگا لی (تجھے ہی اپنا سہارا بنا لیا) مجھے تیرا ہی ڈر ہے اور شوق بھی تیری طرف ہے۔ تجھ سے بھاگ کر کے میرے لیے تیرے سوا کہیں کوئی جائے پناہ اور جائے نجات نہیں میں تیری اس کتاب پر ایمان لایا جو تو نے نازل کی ہے اور اس نبی کو تسلیم کیا جسے تو نے رسول بنا کر بھیجا ہے۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تو (اس رات میں) مر گیا تو فطرت (دین اسلام) پر مرے گا۔ اور چاہیے کہ یہ تیری آخری بات ہو (اس کے بعد کوئی اور گفتگو نہ ہو۔'') حضرت براء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے اس دعا کو یاد کرتے ہوئے دہرایا تو لفظ کہہ دیے [وَبِرَسُوْلِکَ الَّذِیْ اَرْسَلْتَ] '' میں تیرے اس رسول پر ایمان لایا جسے تو نے بھیجا ہے۔'' تو آپ نے فرمایا: ''نہیں (بلکہ جو الفاظ میں نے تمہیں پڑھائے ہیں وہی یاد کرو، اور وہ الفاظ ہیں:) [وَنَبِیِّکَ الَّذِیْ اَرْسَلْتَ] '' میں تیرے اس نبی پر ایمان لایا جسے تو نے رسول بنا کر بھیجا ہے۔'' ایک روایت میں ہے کہ: اگر تو اس رات میں فوت ہو گیا تو تیری موت فطرت پر ہو گی اور اگر صبح کر لی تو تو خیر پائے

گا۔ [صحیح ۔ صحیح البخاری :247 ، صحیح مسلم :2710، سنن أبی داؤد :5046، جامع الترمذی : 394 ، نسائی فی عمل الیوم و اللیلۃ :781، سنن ابن ماجه : 3876]

335 حدیث عن ابن أبي ليلى : حدثنا عليٌّ : أنّ فاطمة اشتكتْ ما تلقى من الرَّحى في يدها ، وأتى النبيَّ ﷺ سبْيٌ، فانطلقتْ ، فلم تجده وَلَقِيَت عائشةَ، فأخبَرَتْها ، فلما جاء النبي ﷺ أخبرته عائشةُ بمجيء فاطمة إليها، فجاء النبي ﷺ إلينا ، وقد أخذنا مضاجعنا ، فذهبنا نقوم ، فقال النبي ﷺ : ((على مكانكما)) ، فقعد بيننا حتى وَجَدْتُ بَرْدَ قدمَيْه على صدري ، ثم قال : ((ألا أعلِّمكما خيرًا مما سألتما إذا أخذتما مضجَعكما ؟ أنْ تكبِّرا اللّٰه أربعًا وثلاثين ، وتسبِّحاه ثلاثاً و ثلاثين، وتحمداه ثلاثاً وثلاثين، فهو خيرٌ لكما من خادم)).

ابن أبي لیلی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے ہمیں حدیث بیان کی کہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہاتھ میں چکی چلانے کے سبب زخم ہو گئے جس کا انہوں نے شکویٰ کیا اور نبی ﷺ کے پاس چند قیدی (غلام) آئے تھے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا اسی سلسلہ میں (غلام لینے) گئیں لیکن آپ ﷺ سے ملاقات نہ ہو سکی تو انہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو سارا ماجرہ بیان کیا: جب نبی ﷺ تشریف لائے تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے آنے کا سبب بیان کیا تو نبی ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے ابھی ہم لیٹے ہی تھے ہم نے اُٹھنا چاہا لیکن آپ ﷺ منع کر دیا اور ہمارے درمیان بیٹھ گئے یہاں تک کہ میں نے آپ ﷺ کے قدموں کی ٹھنڈک اپنے سینے پر محسوس کی۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمھیں تمہارے سوال سے بہتر چیز نہ بتاؤں جب تم اپنے بستروں پر آؤ؟ تم 34 مرتبہ اللّٰہ اکبر، 33 مرتبہ سبحان اللّٰہ 33 مرتبہ الحمد اللّٰہ پڑھو۔ تو یہ تمہارے لیے خادم سے بھی بہتر ہے۔ [صحیح ۔ صحیح البخاری :5361 ، صحیح مسلم :2727]

336 حدیث عن فروة بن نوفل عن أبيه رضي اللّٰه عنه ؛ أنّ النبي ﷺ قال لنوفل : ((اقرأْ ﴿ قُلْ يا أيها الكافرون﴾ ثم نَمْ على خاتِمَتِها ؛ فإنّها براءةٌ من الشرك)).

فروہ بن نوفل اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے نوفل رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا: ﴿قُلْ يَاأَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ﴾ پڑھو اور اسی پر اپنی بات چیت ختم کر کے سو جاؤ، بے شک اس میں شرک سے براءت کا اظہار ہے۔

[حسن لغیرہ۔ سنن أبی داؤد :5055 ، صحیح ابن حبان : 2364، مستدرك حاكم : 538/2]

337 عن عبدالله بن عَمرٍو رضي الله عنهما عن النبي ﷺ قال : ((خَصلتان أو خُلتان لا يحافظُ عليهما عبدٌ مسلمٌ ، إلا دخل الجنةَ ، هما يسيرٌ ، ومَنْ يَعمل بهما قليل ، يُسَبِّحُ في دبرِ كل صلاةٍ عشرًا ، ويَحمَدُ عشرًا ، ويكبِّر عشرًا ، فذلك خمسون ومئةٌ باللسان ، وألفٌ وخمس مئة في الميزان ، ويُكبِّرُ أربَعًا وثلاثين إذا أخذ مضجعه ويحمد ثلاثا وثلاثين ويسبح ثلاثا وثلاثين فتلك مئةٌ باللسان ، وألفٌ في الميزان)). فلقد رأيتُ رسول الله ﷺ يعْقِدها. قالوا: يا رسول الله! كيف ((هما يسير ، ومَن يعمل بهما قليل)) ؟ قال : ((يأتي أحدَكم ـ يعني ـ الشيطانُ في منامِه ، فينوِّمُه قبلَ أنْ يقولَه ، ويأتيه في صلا ته فيذكِّره حاجةً قبل أنْ يقولَها)).

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: دو عمل ایسے ہیں کہ اگر کوئی مسلمان بندہ ان کی پابندی کرلے تو جنت میں داخل ہوگا اور وہ بہت آسان ہیں مگر ان پر عمل کرنے والے بہت کم ہیں۔ ① ہر نماز کے بعد دس بار "سبحان اللّٰہ" دس بار "الحمد للّٰہ" اور دس بار "اللّٰہ اکبر" کہے تو زبان کی ادائیگی کے اعتبار سے ایک سو پچاس بار ہے (مجموعی طور پر پانچوں نمازوں کے بعد) اور ترازو میں ایک ہزار پانچ سو ہوں گے ② جب سونے لگے تو چونتیس بار "اللّٰہ اکبر" "تینتیس بار "الحمد للّٰہ" اور تینتیس بار "سبحان اللّٰہ" کہے۔ زبانی طور پر تو یہ ایک سو بار ہے مگر میزان میں یہ تسبیحات ایک ہزار ہوں گی، یقیناً میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ انہیں اپنے ہاتھ سے شمار کرتے تھے، صحابہ نے پوچھا: اے اللہ کے رسول ﷺ! یہ کیسے ہے کہ یہ عمل آسان ہے مگر کرنے والے تھوڑے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "سوتے وقت میں کسی کے پاس شیطان آجاتا ہے اور پہلے اس سے کہ وہ یہ تسبیحات پوری کرلے، وہ اسے سلا دیتا ہے اور (اسی طرح) نماز میں شیطان آجاتا ہے اور اسے کوئی کام یاد دلا دیتا ہے تو وہ انہیں پڑھے بغیر ہی اٹھ جاتا ہے۔ [صحیح۔ سنن أبی داوٗد :5065 ، جامع الترمذی :3408، صحیح ابن حبان : 2009]

338 عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي ﷺ قال : ((من قال حين يأوي إلى فراشه : (لا إله إلا الله وحده لا شريك له ، له الملكُ ، وله الحمدُ ، وهو على كل شيء قدير، لا حول ولا قوةَ إلا بالله العلي العظيم، سبحان الله، والحمد لله ، ولا إله إلا الله ، والله أكبر) ؛ غُفرت له ذنوبُه أو خطاياه .

شک مسعر۔ وإنْ كانت مثل زبد البحر))۔

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص بستر پر (رات کو سونے کے لیے) آتے وقت یہ پڑھے "لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ ، لَهُ الْمُلْكُ ، وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ، سُبْحَانَ اللّٰهِ ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ" (اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہت ہے اور تمام تعریف اسی کے لیے ہے اور وہی ہر چیز پر (مکمل) قدرت رکھتا ہے نہ (کسی میں) طاقت ہے (نیکی کرنے کی) نہ قدرت ہے (برائی سے بچنے پر) مگر اللہ کی (توفیق کے ساتھ) اللہ (ہر عیب) سے پاک ہے اور اللہ کے لیے ہی تعریف وستائش ہے۔ اور اللہ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے تو اس شخص کے سارے گناہ معاف ہو جاتے ہیں اگر چہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں۔ [صحیح۔ نسائی فی عمل الیوم واللیلۃ :811 ، صحیح ابن حبان :5503]

339 حدیث نبوی عن أنسِ بنِ مالكٍ رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : ((من قالَ إذا أوى إلى فراشه : (الحمدُ لله الذي كفاني ، وآواني ، والحمدُ لله الذي أطعمني وسقاني ، والحمد لله الذي منّ عليَّ فأفضلَ) ؛ فقد حَمِدَ اللّهَ بجميعِ محامِدِ الخلقِ كلِّهم))۔

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص بستر پر آتے وقت یہ دعا پڑھے (اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ كَفَانِیْ، وَآوَانِیْ ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ أَطْعَمَنِيْ وَسَقَانِیْ ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ مَنَّ عَلَيَّ فَأَفْضَلَ) تمام تعریفیں اس اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے میری کفایت فرمائی، اور مجھے بہترین ٹھکانہ عطا فرمایا اور تمام تعریفیں اس اللہ ہی کے لیے ہیں کہ جس نے مجھے کھلایا اور پلایا اور تمام تعریفیں اس اللہ ہی کے لیے ہیں جس نے مجھ پر احسان فرمایا اور فضیلت عطا فرمائی، یقیناً اس شخص نے اللہ کی حمد کرنے والی تمام مخلوقات کی حمد کو بیان کر دیا۔

[حسن۔ بیہقی فی الشعب :4382]

340 حدیث نبوی عن أبي هريرة رضي الله عنه قال : وَكَّلني رسولُ اللّه ﷺ بحفظِ زَكاةِ رمضانَ ، فأتاني آتٍ ، فجعل يَحثو من الطعامِ ، فأخذتُه ، فقلت : لأ رفَعَنَّكَ إلى رسولِ اللّه ﷺ ، قال : إنّي محتاجٌ ، وعليَّ دَينٌ

وعيالٌ، ولي حاجةٌ شديدةٌ . فَخَلَّيتُ عنه ، فأصبحتُ ، فقال النبي ﷺ : ((يا أبا هريرة ! ما فعل أسيرُک البارحةَ ؟)). قال: قلت: يا رسولَ اللّٰه ! شكا حاجةً شديدةً وعيالاً ، فَرحِمتهُ فخلَّيتُ سبيلَه ، قال: ((أمَا إنّه قد كَذَبَک وسيَعودُ)). فعرفتُ أنه سيعودُ ، لقول رسول اللّٰه ﷺ : ((إنّه سيعودُ)) ، فَرَصَدْتُه ، فجاء يحثومن الطعام ـ وذكر الحديث إلى أنْ قال : ـ فأخذته ـ يعني في الثالثة ـ فقلت: لأرفعنَّک إلى رسولِ اللّٰه ﷺ ، وهذا آخرُ ثلاثِ مراتٍ تزعمُ أنک لا تعود ، ثم تعود، قال : دعني أُعلِّمُکَ كلماتٍ يَنفعکَ اللّٰهُ بها ! قلت : ما هنَّ ؟ قال : إذا أويتَ إلى فراشِک ، فاقرأْ آية الكرسي : ﴿ اللّٰه لا إله إلا هو الحيُّ القيومُ ﴾ حتى تَختِمَ الآية ، فإنّک لن يزالَ عليک من اللّٰه حافظ ، ولا يقرَبُکَ شيطانٌ حتى تُصبحَ . فخلّيتُ سبيله ، فأصبحتُ ، فقال لي رسولُ اللّٰه ﷺ : ((ما فعل أَسيرُک البارحةَ ؟)). قلت : يا رسول اللّٰه ! زعم أنه يعلِّمني كلماتٍ ينفعني اللّٰه بها ، فخلَّيتُ سبيلَه ، قال : ((ما هي ؟)). قلت : قال لي : إذا أويتَ إلى فراشِک فاقرأ آيةَ الكرسي ، من أوَّلِها حتى تختِمِ الآية ﴿ اللّٰه لا إله إلا هو الحيُّ القيومُ ﴾ ، وقال لي : لن يزال عليک من اللّٰه حافظٌ ، ولا يقربُکَ شيطانٌ حتى تصبح . وكانوا أحرص شيء على الخير. فقال النبي ﷺ : أما إنه قد صَدَقک ، وهو كذوب تعلم من تخاطب منذ ثلاثِ ليالٍ يا أباهريرة؟ قلت: لا قال : ذاکَ الشيطان.

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے رمضان المبارک کی (جمع شدہ) زکوٰۃ پر نگران مقرر فرمایا تھا (ایک مرتبہ) کوئی شخص آیا اور غلہ میں سے مٹھی بھر بھر کے لینا شروع کر دیا میں نے اس کو پکڑ کر کہا میں تجھ کو ضرور رسول اللہ ﷺ کے پاس لے جا کر (تیرا فیصلہ کراؤں گا) اس نے کہا میں ضرورت مند ہوں اور مجھ پر قرضہ ہے اور میرے اہل و عیال (بھی ہیں) اور مجھے سخت ضرورت پیش آ گئی تھی (جس کی وجہ میں نے ایسا کیا) اس پر میں نے اسے چھوڑ دیا جب صبح کو میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ! کل رات تمہارے قیدی کا کیا ہوا؟ میں نے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! اس نے سخت ضرورت پیش آنے اور اہل وعیال کے (بوجھ) کا شکوہ کیا مجھے اس پر رحم آیا اس لیے اس کو چھوڑ دیا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یقیناً وہ تم سے جھوٹ کہہ کر گیا ہے اور پھر آئے گا مجھے آپ ﷺ کے اس ارشاد کی وجہ سے یقین ہو گیا کہ وہ دوبارہ ضرور آئے گا میں اس کی تاک میں بیٹھ گیا۔ پھر وہ آیا اور غلہ

مٹھی بھر کر لینا شروع کیا۔ پھر پورا واقعہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ذکر کیا یہاں تک کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ تیسری بار میں نے اس کو پکڑا اور اس کو کہا اب تو تجھ کو ضرور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے جاؤں گا یہ آخری بار تھا تو ہر بار کہتا تھا اب واپس نہیں آؤں گا پھر آ جاتا ہے۔ اس نے کہا مجھ کو چھوڑ دو میں تم کو چند کلمات ایسے سکھلاتا ہوں جس سے اللہ تعالیٰ تم کو نفع دے گا۔ میں نے کہا وہ کیا ہیں۔ اس نے کہا جب تم اپنے بستر پر آؤ تو آیۃ الکرسی پڑھا کرو ''اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ'' (آخر تک) اس کے پڑھتے ہی اللہ تعالیٰ کی طرف سے تم پر محافظ مقرر ہو جائے گا۔ اور شیطان صبح تک تمہارے نزدیک نہیں آئے گا، میں نے اس کو پھر چھوڑ دیا جب صبح کو میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رات تمہارے قیدی کا کیا ہوا؟ میں نے عرض کی اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! اس نے مجھ کو چند کلمات سکھائے جس سے اللہ تعالیٰ مجھ کو نفع دے گا لہٰذا میں نے اس کو چھوڑ دیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا وہ کلمات کیا ہیں؟ میں نے عرض کی کہ وہ کہہ گیا ہے جب تم بستر پر سونے کے لیے آؤ تو آیۃ الکرسی ''اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ''، مکمل آیت پڑھا کرو تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے تم پر محافظ مقرر رہے گا اور صبح تک شیطان تمہارے قریب نہیں آئے گا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم خیر کے کاموں میں بہت زیادہ حریص تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا وہ ہے تو جھوٹا لیکن سچ کہہ گیا، اے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ! جانتے ہو کہ تین راتیں جس سے تمہاری بات ہو رہی تھی وہ کون تھا؟ عرض کیا نہیں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ شیطان تھا۔

[صحیح۔ صحیح البخاری :2311 ، صحیح ابن خزیمة :2424]

8-رات کو کسی وقت بیدار ہونے پر یہ کلمات پڑھنے کی ترغیب

341 عن عبادة بنِ الصامتِ رضي الله عنه عن النبي ﷺ قال : ((مَن تعارَّمن الليل فقال : (لا إله إلا الله وحدَه لا شريک له ، لهُ الملکُ وله الحمدُ ، وهو على کلِّ شيء قدير ، الحمد لله ، وسبحان الله ، ولا إله إلا الله ، والله أکبر ، ولا حولَ ولا قوةَ إلا بالله) ، ثم قال : (اللهم اغفرلي) ، أو دعا ؛ استُجيب له ، فإنْ توضأ ثم صلّى ، قُبلتْ صلا تُه)).

سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: رات کے وقت جس کی آنکھ کھل جائے اور وہ جاگنے پر یہ کلمات کہے ''لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْکَ لَهُ ، لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى کُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ ، وَلَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ'' پھر کہے ''اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِي'' یا (کوئی) اور دعا کرے، تو قبول ہوگی اور اگر وضو کر کے نماز پڑھے تو اس کی نماز مقبول ہوگی۔

[صحیح۔ صحیح البخاری :1154 ، سنن أبی داؤد :5060، جامع الترمذی : 3414، نسائی فی عمل الیوم واللیلة : 861 ، سنن ابن ماجه : 3878]

9- نمازِ تہجد کی ترغیب

342 حدیث: عن أبي هريرة رضي الله عنه ؛ أن رسول الله ﷺ قال : **((يَعقِدُ الشيطانُ على قافيةِ رأسِ أحدِكم إذا هو نام ثلاث عُقَدٍ ، يَضربُ على كل عُقدةٍ : عليكَ ليلٌ طويلٌ فارْقُد ! فإنِ استيقظَ فذكَرَ اللّٰه تعالى انحلَّتْ عُقدةٌ فَإنْ تَوَضَّأ انحَلَّتْ عُقْدَةٌ فإنْ صلّى انحلت عُقَدُه كلُّها ، فأصبح نشيطًا طيِّبَ النفسِ ، وإلا أصبحَ خبيثَ النفس كسلانَ))**.

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی سوتا ہے تو شیطان اس کی گدی پر تین گرہیں لگا دیتا ہے اور ہر گرہ پر یہ کہتا ہے۔ ''رات لمبی ہے سو یارہ'' اگر وہ جاگ جائے ، اللہ کا ذکر کرے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے اگر وہ وضو کر لے تو دوسری کھل جاتی ہے اور اگر نماز پڑھ لے تو تیسری بھی کھل جاتی ہے اور وہ ہشاش بشاش خوش باش صبح کرتا ہے ورنہ بری حالت اور کسل مندی کی کیفیت میں صبح کرتا ہے۔'' [صحيح۔ مالك :176/1 ، صحيح البخاری: 1142، صحيح مسلم : 776، سنن أبي داؤد : 1360، سنن النسائی : 1607، سنن ابن ماجه:1329]

343 حدیث: عن عبدالله بن سلام رضي الله عنه قال : **أوَّلَ ما قَدِمَ رسولُ اللّٰه ﷺ المدينةَ انجَفَلَ الناسُ إليه، فكنتُ فيمَن جاءه ، فلما تأمَّلتُ وجهَهُ واستَبَنْتُه ، عرفتُ أنّ وجهه ليس بوجه كَذَّاب ، قال : فكان أولَ ما سمعتُ من كلامِه أنْ قال : ((أيها الناس ! أفشوا السلام ، وأطعموا الطعام ، وصِلوا الأرحام ، وصَلّوا بالليل والناس نيام ؛ تدخلوا الجنة بسلام))**.

سیدنا عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ شروع میں جب رسول اللہ ﷺ مدینہ منورہ (ہجرت کر کے) تشریف لائے تو سب لوگ آپ ﷺ کی زیارت کے لیے جلدی جلدی گئے میں بھی انہی لوگوں میں تھا، جب میری نگاہ آپ ﷺ کے چہرہ پر پڑی اور میں نے غور سے دیکھا اور پہچان لیا کہ یہ کسی جھوٹے کا چہرہ نہیں ہوسکتا۔ سب سے پہلا آپ ﷺ کا ارشاد مبارک جو میں نے سنا وہ یہ تھا اے لوگو! سلام کو پھیلاؤ اور ایک دوسرے کو کھانا کھلایا کرو اور رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوک کیا کرو اور رات کو جب سب لوگ آرام کی نیند سو رہے ہوں تم نمازیں پڑھا کرو جنت میں سلامتی کے ساتھ (بغیر عذاب میں مبتلا ہوئے) داخل ہو جاؤ گے۔ [صحيح۔ جامع الترمذی :2485، سنن ابن ماجه: 3251، المستدرك للحاكم : 13/3]

344 عن عبداللہ بن عَمرٍو رضي اللہ عنهما عن النبي ﷺ قال : ((**في الجنةِ غرفةٌ يُرى ظاهرُها من باطِنها ، وباطِنُها من ظاهرها**)). **فقال أبو مالك الأشعري : لمن هي يا رسولَ اللہ ؟ قال : ((لِمَنْ أطابَ الكلام ، وأطعم الطعام ، وباتَ قائمًا والناس نيام))**.

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جنت میں ایک محل ہے جس کا اندر (والا حصہ) باہر سے اور باہر (کا حصہ) اندر سے نظر آتا ہے۔ ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا اے اللہ کے رسول ﷺ! یہ کس کو ملے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے لوگوں کے ساتھ بول چال اچھی رکھی اور کھانا کھلایا اور رات نماز میں گزاری جب کہ لوگ آرام کی نیند سو رہے ہوں۔ [حسن، صحیح۔ طبرانی فی ((الکبیر))، مستدرك حاکم:1200]

345 عن عائشةَ رضي اللہ عنها : **أنَّ رسول اللہ ﷺ كان يقوم من الليل حتى تَتَفَطَّرَ قد ماه ، فقلت له : لِم تصنعُ هذا وقد غُفرلک ما تقدم من ذنبک وما تأخر ؟ قال : ((أفلا أحبُّ أنْ أكونَ عبدًا شكورًا؟!))**.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رات کو اتنا طویل قیام فرماتے کہ آپ ﷺ کے پاؤں سوج جاتے میں نے عرض کی کہ آپ ﷺ اتنا قیام کیوں کرتے ہیں حالانکہ آپ ﷺ کے تو اگلے پچھلے تمام گناہ بخش دیے گئے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا میں اس پر (اللہ کا) شکر گزار بندہ نہ بنوں۔

[صحیح۔ صحیح البخاری :1130، صحیح مسلم:1819]

346 عن جابر رضي اللہ عنه قال : **سمعتُ رسولَ اللہ ﷺ يقول : ((إنّ في الليلِ لساعةً لا يوافقها رجلٌ مسلمٌ يسألُ اللہَ خيرًا من أمرِ الدنيا والآخرةِ ؛ إلا أعطاهُ اياه ، وذلک كلَّ ليلةٍ))**.

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا بلاشبہ رات میں ایک گھڑی ایسی ہوتی ہے کہ مسلمان بندہ اس میں دنیا و آخرت کی جو بھی خیر مانگتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو وہ ضرور عطا فرماتا ہے اور یہ (گھڑی) ہر رات میں آتی ہے۔ [صحیح۔ صحیح مسلم :757]

347 عن أبي أُمامةَ الباهلي رضي اللہ عنه عن رسول اللہ ﷺ قال : ((**عليكم بقيام الليل، فإنّه دأبُ**

الصالحين قبلكم ، وقُربةٌ إلى ربِكم ، ومَكْفَرَةٌ للسيئات ، ومَنهاةٌ عن الإثمِ ››.

سیدنا ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم رات کی نماز (تہجد) کی پابندی کرو کیونکہ یہ تم سے پہلے نیک لوگوں کا طرزِ عمل رہا ہے اور (یہ) تمہیں تمہارے رب سے قریب کرنے کا سبب ہے اور (اب تک کے) گناہوں کا کفارہ ہے اور (آئندہ) گناہوں سے روکنے والی ہے۔

[حسن لغیرہ۔ جامع الترمذی :3549 ، صحیح ابن خزیمة :1135، مستدرك حاكم : 308/1]

348 حدیث عن أبي هريرة وأبي سعيد رضي الله عنهما قالا : قال رسول الله ﷺ : ‹‹ **إذا أيقظ الرجلُ أهلَه من الليلِ فصلَّيا ، أو صلّى ركعتين جميعًا كُتِبا في (الذاكرين والذاكرات) ››.**

سیدنا ابوہریرہ اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب شوہر اپنی اہلیہ کو رات کے وقت جگاتا ہے اور وہ دونوں نماز پڑھتے ہیں یا دو رکعت اکٹھے پڑھتے ہیں تو ان کا شمار (کثرت سے) ذکر کرنے والے مردوں اور (کثرت سے) سے ذکر کرنے والی عورتوں میں کیا جاتا ہے۔ [صحيح۔ سنن أبی داؤد :1309]

349 حدیث عن سهل بن سعدٍ رضي الله عنهما قال : **جاء جبريل إلى النبي ﷺ فقال : ‹‹ يا محمد ! عِشْ ما شئتَ فإنك ميتٌ ، واعمل ماشئتَ فإنك مجزيٌّ به ، وأحبِبْ من شئتَ فإنك مفارقُه ، واعلم أنّ شرفَ المؤمنِ قيامُ الليلِ ، وعزَّه استغناؤه عنِ الناس ››.**

سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جبرئیل علیہ السلام نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا، اے محمد ﷺ! جتنا چاہیں جی لیں (آخر) مرنا ہے اور جو چاہیں عمل کر لیں (آخر) اس کا بدلہ ملنا ہے اور جس سے چاہیں محبت کر لیں (ایک نہ ایک دن) اس سے جدا ہونا ہے۔ یہ جان لیجئے کہ مؤمن کی عزت تہجد کی نماز پڑھنے اور لوگوں سے بے نیاز رہنے میں ہے۔ [حسن لغیرہ۔ مستدرك حاكم : 360/4]

350 حدیث عن عَمرو بن عبَسةَ رضي الله عنه ؛ أنه سمع النبي ﷺ يقول: ‹‹ **أقربُ ما يكون الربُّ من العبدِ في جوفِ الليل الآخرِ ، فإنِ استطعتَ أنْ تكونَ ممن يذكرُ اللهَ في تلك الساعةَ ، فكُنْ ››.**

سیدنا عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا بندہ اپنے رب کے سب سے

زیادہ قریب رات کے آخری حصہ میں ہوتا ہے، لہٰذا اگر تم سے یہ ہو سکے کہ اس وقت میں اللہ کا ذکر کرلو تو ضرور کرو۔

[صحیح۔ جامع الترمذی :3579 ،صحیح ابن خزیمة :1147]

351 عن أبي الدرداءِ رضي الله عنه عن النبي ﷺ قال : ((ثلا ثةٌ يحبُّهم اللّٰهُ ، ويضحكُ إليهم ، ويَستبشرُ بهم : الذي إذا انكشفتْ فِئةٌ قاتلَ وراء ها بنفسه للّٰه عزوجل ، فإمّا أنْ يُقتَلَ ، وإمّا أنْ ينصرَه اللّٰهُ ويكفيَه ، فيقول : انظروا إلى عبدي هذا كيف صبر لي بنفسه ؟! والذي له امرأة حَسَنَةٌ ، وفراشٌ لَيِّنٌ حَسَنٌ ، فَيَقُومُ من الليلِ ، فيقولُ : يَذَرُ شهوتَه ويَذكُرني ، ولو شاء رَقَدَ . والذي إذا كان في سفرٍ ، وكان معه ركب، فسهروا ، ثم هَجَعُوا ، فقام من السَّحَرِ في ضرَّاءَ وسرَّاءَ)).

سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین (قسم کے) آدمی ایسے ہیں کہ جن سے اللہ تعالیٰ محبت رکھتا ہے اور انہیں دیکھ کر خوش ہوتا ہے اور (فرشتوں کے سامنے) اظہار مسرت کرتا ہے۔ ① ان میں سے ایک وہ آدمی ہے کہ جنگ میں اس کے سب ساتھی بھاگ کھڑے ہوئے اور یہ تن تنہا ڈٹ گیا اور اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے لیے اکیلا (دشمن کی پوری فوج) سے بھڑ گیا خواہ شہید ہو جائے یا اللہ تعالیٰ اس کی مدد فرما (کر اسے غالب کر) دے اور دشمنوں کے مقابلہ میں اس کے لیے کافی ہو جائے، اللہ تعالیٰ اس کے متعلق (فرشتوں) سے کہتا ہے میرے اس بندہ کو دیکھو میری خاطر اس نے کس صبر سے کام لیا ہے ② وہ شخص جس کی خوبصورت بیوی ہو اور نرم و شاندار بستر ہو پھر وہ اُٹھ کر رات کو قیام کرے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اس نے اپنی شہوت کو چھوڑا اور میرے ذکر میں مشغول ہو گیا اگر یہ چاہتا تو سویا رہتا ③ وہ شخص جو سفر میں ہو اور اس کے ساتھ ایک قافلہ ہو اور وہ رات گئے تک جاگتے رہے بالآخر سب سو گئے اور یہ بندہ آخیر رات میں اُٹھا اور کسی تکلیف مثلاً (سردی، گرمی، دکھ وغیرہ کا خیال کیے بغیر اپنے رب کے سامنے کھڑا ہو گیا۔)

[حسن ـ مستدرك حاكم : 77/1]

352 عن عُقبة بنِ عامرٍ رضي الله عنه قال : سمعت رسولَ الله ﷺ يقول : ((الرجل من أمّتي يقومُ من الليلِ يعالجُ نفسَه إلى الطَّهور ، وعليه عُقَد ، فإذا وضَّأ يديه انحلتْ عُقدةٌ ، وإذا وضَّأ وَجْهَه انحلت عُقدةٌ ، وإذا مسح رأسَه انحلت عُقدةٌ ، وإذا وضّأ رجليه انحلت عقدةٌ . فيقولُ الله عزوجل للذين وراء الحجاب : انظروا إلى عبدي هذا يعالج نفسَه ، ويسألني ، ماسألني عبدي هذا فهو له)).

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے سنا میری امت کا ایک شخص رات کو اٹھتا ہے اور اس حال میں نفس پر جبر کر کے وضو کے لیے جاتا ہے کہ اس پر (شیطان کی طرف سے) گرہیں لگی ہوتی ہیں جب وہ اپنے ہاتھوں کو دھوتا ہے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے اور جب اپنے چہرے کو دھوتا ہے تو ایک اور گرہ کھل جاتی ہے اور جب سر کا مسح کرتا ہے تو ایک اور گرہ کھل جاتی ہے اور جب وہ پاؤں کو دھوتا ہے تو ایک اور گرہ کھل جاتی ہے اللہ عزوجل ان سے جو پردہ کے پیچھے ہیں (فرشتے جو نظر نہیں آتے) کہتا ہے میرے اس بندے کو دیکھو کتنی مشقت کر کے مجھ سے مانگ رہا ہے، میرا بندہ جو مانگ رہا ہے اس کو عطا کیا جاتا ہے۔

[حسن لغيره۔ مسند أحمد : 156/4، 159، 201، صحيح ابن حبان : 2546]

353 حدیث نبوی عن عبدالله بن عمر قال : قال رسول الله ﷺ : ((**لا حسد إلا في اثنتين : رجلٌ آتاه الله القرآنَ ، فهو يقومُ به آناءَ الليلِ و آناءَ النهارِ ، ورجلٌ آتاه الله مالًا ، فهو ينفقه آنا الليل و آناءَ النهار**)).

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رشک صرف دو قسم کے آدمیوں پر ہی کیا جا سکتا ہے ① وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن عطا فرمایا ہو پھر وہ دن اور رات کی گھڑیوں میں اس کے ساتھ قیام کرتا ہو ② وہ شخص جسے اللہ نے مال عطا کیا ہو پھر وہ دن اور رات کی گھڑیوں میں اُسے (اللہ کی راہ میں) خرچ کرتا ہو۔

[صحيح۔ صحيح مسلم :815، 816]

354 حدیث نبوی عن فَضالةَ بنِ عُبيدٍ و تميمٍ الداريّ رضي الله عنهما عن النبي ﷺ قال : ((**مَن قرأ عشرَ آياتٍ في ليلةٍ كُتِبَ له قنطارٌ [من الأجر] ، والقنطارُ خيرٌ من الدنيا وما فيها، فإذا كان يومُ القيامة يقول ربك عزوجل : اقرأْ وارْقَ بكل آية درجةً ، حتى ينتهي إلى آخر آية معه ، يقول الله عزوجل للعبد: اقبضْ : فيقول العبدُ بيده : يا رب! أنتَ أعلم . يقول: بهذه الخلد ؛ وبهذه النعيم**)).

سیدنا فضالہ بن عبید اور تمیم داری رضی اللہ عنہما نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جو شخص دس آیتوں کی تلاوت کسی رات میں کر لے اس کے لیے ایک قنطار کے برابر اجر لکھا جاتا ہے اور قنطار دنیا و مافیہا سے زیادہ قیمتی ہے جب قیامت کا دن ہوگا تیرا رب کہے گا قرآن پڑھتا جا اور (ہر آیت کے بدلہ جنت کے درجہ پر) چڑھتا جا، یہاں تک کہ آخری آیت تک پہنچ جائے گا، اللہ عزوجل بندہ کو کہے گا پکڑ لے، بندہ اپنے ہاتھ (بڑھا کر) کہے گا، اے میرے رب! تو زیادہ جانتا ہے (میں

کیا پکڑوں؟) اللہ تعالیٰ کہے گا اس ہاتھ سے جنت کی ہمیشہ کی زندگی اور اس ہاتھ سے جنت کی کبھی نہ ختم ہونیوالی نعمتیں لے لے۔ [حسن- طبرانی فی الکبیر :1253، والأوسط :8451]

355 عن عبدالله بن عمرو بنِ العاص رضي الله عنهما قال : قال رسول الله ﷺ : ((**مَن قام بعشر آياتٍ لم يُكتَبْ من الغافلين، ومَن قام بمئةِ آية كُتب من القانتين، ومَن قام بألف آيةٍ كُتِبَ من المقَنْطَرين**)).

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے نماز (تہجد) میں دس آیتیں بھی پڑھ لیں وہ غافلوں میں شمار نہ ہوگا اور جس نے سو آیتیں پڑھ لیں اس کا شمار عبادت گزاروں میں ہوگا، اور جس نے ایک ہزار آیتیں پڑھ لیں اس کا شمار ان لوگوں میں ہوگا جن کے لیے ایک قنطار کے برابر اجر لکھا جاتا ہے۔

[حسن، صحیح- سنن أبی داؤد :1398، صحیح ابن خزیمة :1144]

10-نیند کے غلبہ کی حالت میں نماز اور تلاوتِ قرآن کی ممانعت

356 عن عائشةَ رضي الله عنها ؛ أنّ النبي ﷺ قال : ((إذا نَعس أحدُكم في الصلاة فليرقُدْ حتى يذهبَ عنه النومُ ، فإنَّ أحدَكم إذا صلّى وهو ناعسٌ ؛ لعله يذهبُ يستغفرُ ، فَيَسُبَّ نفسَه)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کو نماز میں اونگھ آنے لگے تو اسے چاہیے کہ سو جائے، یہاں تک کہ اس کی نیند پوری ہو جائے کیونکہ جب کوئی اونگھتے ہوئے نماز پڑھے تو ہوسکتا ہے کہ وہ استغفار کرنا چاہتا ہو مگر اپنے آپ کو گالیاں ہی دینے لگے۔ [صحیح۔ مالك :118/1 ، صحیح البخاری :212، صحیح مسلم : 786، سنن أبی داؤد : 1310 ، جامع الترمذی:355، سنن ابن ماجه:1370]

357 عن أنسٍ رضي الله عنه ؛ أنّ النبي ﷺ قال : ((إذا نَعس أحدُكم في الصلاةِ فلينَمْ ، حتى يعلمَ ما يقرأُ)).

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے جب کسی کو نماز پڑھتے ہوئے نیند کا غلبہ ہونے لگے تو اسے چاہیے کہ سو جائے، یہاں تک کہ (نیند کا خمار نکل جائے اور) وہ یہ سمجھ سکے کہ میں کیا پڑھ رہا ہوں۔

[صحیح۔ صحیح البخاری :213 ، سنن النسائی :443]

358 عن أبي هريرة رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : ((إذا قام أحدُكم من الليلِ فاستعْجَمَ القرآنُ على لسانِه ، فلم يَدْرِما يقول ؛ فليضطجعْ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی رات کو اٹھ کر نماز پڑھے اور پھر قرآن کو اپنی زبان پر (نیند کے غلبے کی وجہ سے) بھاری محسوس کرنے لگے کہ اسے معلوم ہی نہ ہو کہ کیا کہہ رہا ہے تو اُسے چاہیے کہ سو جائے۔ [صحیح۔ صحیح مسلم :787 ،سنن أبی داؤد :1311، سنن ابن ماجه : 1372]

11- صبح تک سوئے رہنے اور رات کے قیام کا اہتمام نہ کرنے پر وعید

359 عن ابن مسعود رضي الله عنه قال : ذُكِرَ عند النبي ﷺ رجلٌ نامَ ليلةً حتى أصبحَ : قال : ((ذاكَ رجل بالَ الشيطانُ في أذنَيه ، ـ أو قال: في أذنه)).

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کے پاس ایک ایسے آدمی کا ذکر کیا گیا جو صبح ہونے تک سویا رہتا ہے۔ (فجر کی نماز بھی چھوڑ دیتا ہے) تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ ایسا شخص ہے کہ شیطان اس کے کانوں میں پیشاب کرتا ہے۔ [صحيح۔ صحيح البخاری :1144 ، صحيح مسلم :774، سنن النسائی : 1608، سنن ابن ماجه : 1330]

360 عن أبي هريرة رضي الله عنه ؛ أنّ رسول الله ﷺ قال : ((يَعقِدُ الشيطانُ على قافيةِ رأسِ أحدِكم إذا هو نام ثلاث عُقَد ، يَضربُ على كل عُقدةٍ : عليكَ ليلٌ طويلٌ فارقُدْ ، فإنِ استيقَظَ فذكر الله انحلتْ عُقدةٌ ، فإنْ توضّأ انحلّت عقدةٌ ، فإنْ صلّى انحلّتْ عقدةٌ ، فأصبح نشيطاً طيِّبَ النفس ، وإلاّ أصبحَ خَبيثَ النفس كسلان)).وفی روایۃ: ((فيصبِحُ نشيطاً طَيبَ النفسِ قد أصاب خيرًا ، وإنْ لم يفعلْ أصبحَ كسْلانَ خَبيثَ النفسِ ، لم يُصِبْ خيرًا)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص سوتا ہے تو شیطان اس کی گدی پر تین گرہیں لگا دیتا ہے اور ہر گرہ لگاتے وقت کہتا ہے۔ ''رات لمبی ہے سویا رہ'' اگر وہ جاگ جائے، اللہ کا ذکر کرے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے اگر وہ وضو کرے تو دوسری گرہ کھل جاتی ہے اور اگر نماز پڑھ لے تو تیسری گرہ بھی کھل جاتی ہے اور وہ ہشاش بشاش خوش خوش صبح کرتا ہے ورنہ سستی اور خسارہ نفس کے ساتھ صبح کرتا ہے۔'' ایک روایت میں ہے کہ وہ خوب چاک و چوبند اور ہشاش بشاش حالت میں صبح کرتا ہے اور بھلائی بھی حاصل کر لیتا ہے اور اگر وہ صبح بیدار ہو کر اللہ کا ذکر (نماز ادا) نہیں کرتا تو وہ سستی اور خسارہ نفس کے ساتھ صبح کرتا ہے اور بھلائی سے محروم ہو جاتا ہے۔

[صحيح۔ صحيح البخاری :1142 ، صحيح مسلم :776، سنن النسائی : 1607]

361 عن جابر رضي الله عنه ؛ أنّ النبي ﷺ قال : ((ما مِن مسلمٍ ذكرٍ ولا أنثى ينامُ إلا وعليه جَرير

معقودٌ ، فإنْ هو توضأ وقام إلى الصلاةِ ؛ أصبحَ نشيطاً قد أصاب خيرًا ، وقد انحلت عُقَدُه كلُّها ، وإنِ استيقظَ ولم يذكرِ اللّٰه ؛ أصبحَ وعُقَدُه عليه ، وأصبحَ ثقيلًا كسلانَ ، ولم يُصِبْ خيرًا))۔

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو بھی مسلمان مرد اور عورت سوئے تو اس کی گدی پر (شیطان کی طرف سے تین) گرہیں لگا دی جاتی ہیں، پھر اگر وہ صبح اُٹھ کر باوضو ہو کر نماز پڑھتا ہے تو صبح چاک و چوبند حالت میں کرتے ہوئے بھلائی حاصل کر لیتا ہے اور اس کی ساری گرہیں کھل جاتی ہیں اور اگر وہ بیدار تو ہو لیکن ذکر الٰہی (نماز وغیرہ) نہ کرے تو (شیطانی) گرہیں اس پر باقی رہتی ہیں اور وہ صبح سستی اور بوجھل طبیعت کے ساتھ کرتا ہے اور بھلائی سے محروم رہتا ہے۔ [صحيح۔ صحيح ابن خزيمة :1133]

12- صبح وشام پڑھی جانیوالی مسنون آیات اوراذکار کی ترغیب

362 عن شدادِ بنِ أوسٍ رضي الله عنه عن النبي ﷺ قال : ((**سيدُ الاستغفارِ أنْ يقول العبدُ ((اللهم أنت ربي، لا إله إلا أنت ، خلقتني وأنا عبدک ، وأنا على عهدِک ووعدِک ما استطعتُ ، أعوذبک من شرما صنعتُ ، أبوءُ لک بنعمتِک عليَّ ، وأبوءُ [لک] بذنبي، فاغفُرلي، إنّه لا يغفر الذنوب إلا أنت)) ، مَن قالها موقناً بها حين يمسي ، فمات من ليلته ؛ دخل الجنة ، ومن قالها موقناً بها حين يصبح ، فمات من يومه ؛ دخل الجنة))**.

سیدنا شداد بن اَوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: سیدالاستغفار (مغفرت کے لیے افضل دعا) یہ ہے کہ بندہ کہے۔((اَللّٰهُمَّ أَنْتَ رَبِّيْ، لَآ إِلٰـهَ إِلَّا أَنْتَ ، خَلَقْتَنِيْ وَأَنَا عَبْدُکَ ، وَأَنَا عَلٰى عَهْدِکَ وَوَعْدِکَ مَا اسْتَطَعْتُ ، أَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّمَا صَنَعْتُ ، أَبُوْءُ لَکَ بِنِعْمَتِکَ عَلَيَّ ، وَأَبُوْءُ لَکَ بِذَنْبِيْ، فَاغْفِرْلِيْ، إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ)) ''اے اللہ! آپ ہی میرے پروردگار ہے،آپ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں،آپ نے ہی مجھے پیدا کیا اور میں آپ ہی کا بندہ ہوں،اور میں اپنے عہد اور وعدہ پر قائم ہوں، جو میں نے کیا(گناہ وغیرہ)اس کے شر سے آپ کی پناہ طلب کرتا ہوں،اور آپ کے جو مجھ پر احسانات ہیں میں ان کا اعتراف کرتا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں،پس آپ مجھے معاف فرمادیے،کیونکہ بلاشبہ آپ کے سوا کوئی گناہوں کو معاف نہیں کرتا۔''جس شخص نے ان کلمات کو دن میں ان پر مکمل یقین رکھتے ہوئے پڑھا اور شام ہونے سے پہلے ہی فوت ہوگیا تو وہ جنتیوں میں سے ہوگا اور جس نے انہیں رات کو مکمل یقین کے ساتھ پڑھا اور صبح ہونے سے پہلے ہی فوت ہوگیا تو وہ (بھی) جنتیوں میں سے ہوگا۔ [صحیح۔ صحیح البخاری :6306 ، سنن النسائی :5522، جامع الترمذی : 3393]

363 عن أبي هريرة رضي الله عنه قال : **جاء رجل إلى النبي ﷺ فقال : يا رسولَ الله ! ما لقيتُ من عقربٍ لَدَغَتْني البارحة ! قال : ((أما لو قلتَ حين أمسيتَ : (أعوذ بكلماتِ الله التامَّاتِ من شرما خلق) ؛ لم تضرَّک))**. وفی روايةٍ : ((**مَن قال حين يُمسي ثلاث مرات : (أعوذ بكلماتِ الله التامَّاتِ من شر ما خلق)؛ لم تَضُرَّهُ حُمَةٌ تلک الليلة))**.

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے گزشتہ شب ایک بچھو نے ڈنک مارا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تو شام کے وقت یہ دعا پڑھتا: (أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّمَا خَلَقَ) ''میں تمام مخلوق کے شر سے اللہ تعالیٰ کے کامل تاثیر والے کلمات کی پناہ لیتا ہوں تو وہ تمھیں تکلیف نہ پہنچا سکتی۔'' ایک روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے یہ کلمات تین مرتبہ شام کے وقت پڑھے تو اس رات بچھو کا زہر اس کو نقصان نہ پہنچا سکے گا۔ (حضرت سہیل (راوی حدیث) نے بیان کیا کہ ہمارے گھر والوں نے اس دعا کو سیکھ لیا تھا اور ہر رات اس کو پڑھتے بھی تھے ان کی ایک لونڈی کو (بچھو وغیرہ) نے ڈس لیا لیکن اسے کچھ بھی تکلیف نہ ہوئی۔) [صحیح۔ مالك :92/2 ، سنن أبی داؤد :3898، نسائی فی عمل الیوم واللیلة : 568، سنن ابن ماجه :3518 ، جامع الترمذی : 3604]

364 عن أبي هريرة رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : ((**من قال حين يُصبحُ وحين يُمسي : (سبحانَ اللهِ وبحمده) مئة مرة ، لم يأتِ أحدٌ يوم القيامة بأفضلَ مما جاء به ، إلَّا أحدٌ قال مثلَ ما قال ، أو زاد عليه**)). وفي رواية. (**سبحان الله العظيم وبحمده**)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے صبح اور شام سو مرتبہ یہ پڑھا **سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ** تو قیامت کے دن اس شخص سے افضل عمل والا کوئی نہ ہوگا سوائے اس کے کہ جس نے خود یہ ذکر کیا یا اس سے زیادہ (اور) ذکر کیا۔ ایک روایت میں **سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهِ** کے الفاظ ہیں۔ [صحیح۔ صحیح مسلم: 2691 ،جامع الترمذی :3469، نسائی فی عمل الیوم واللیلة : 568، سنن أبی داؤد: 5091 ، مستدرك حاكم:518/1]

365 عن أبي هريرة رضي الله عنه ؛ أنّ رسول الله ﷺ قال: ((**مَن قال : (لا إله إلا الله وحدَه لا شريكَ له، له الملكُ ، وله الحمدُ ، وهو على كل شيء قدير) في يومٍ مئة مرة ؛ كانت له عدل عَشرِ رقاب، وكُتب له مئةُ حسنة ، ومحيت عنه مئةُ سيئة ، وكانت له حِرْزًا من الشيطان يومَه ذلكَ حتى يُمسي ، ولم يأتِ أحدٌ بأفضلَ مما جاء به ، إلا رجلٌ عمل أكثرَ منه**)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے ایک دن میں سو مرتبہ یہ پڑھا (**لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ**) تو اس کو دس غلام آزاد کرنے

کے برابر ثواب ہوگا اور اس کے لیے سو نیکیاں لکھی جائیں گی اور اس کی سو برائیاں مٹائی جائیں گی، وہ اس دن شام تک شیطان سے محفوظ رہے گا اور اس سے افضل عمل والا اور کوئی نہ ہوگا، سوائے اس شخص کے جس نے اس سے زیادہ (مسنون ذکر) کیا ہو۔ [صحیح۔ صحیح البخاری :6403 ، صحیح مسلم :2691]

366 عن أبانَ بنِ عثمانَ قال : سمعت عثمانَ بن عفانَ رضي الله عنه يقول : قال رسول الله ﷺ : ((ما من عبدٍ يقول في صباحِ كلِّ يومٍ ، ومساءِ كلِّ ليلةٍ : (بسم الله الذي لا يَضُرُّ مع اسمه شيءٌ في الأرض ولا في السماء، وهو السميع العليم) ثلاث مرات ؛ فيضرَّه شيء)). وكان أبان قد أصابه طَرَفُ فالَج ، فجعل الرجلُ ينظرُ إليه ! فقال أبانُ : ما تنظر ؟ أمَا إنَّ الحديث كما حدَّثتُک ، ولكني لم أقُلْهُ يومئذ ؛ لِيُمضِيَ اللّٰهُ قَدَرَه.

سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جس نے (شام کو) تین بار یہ دعا پڑھ لی، اسے صبح تک کوئی اچانک مصیبت نہیں آئے گی (بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ)''اللہ کے نام سے...... وہ ذات کہ اس کے نام سے کوئی چیز زمین میں ہو یا آسمان میں، نقصان نہیں دے سکتی اور وہ سننے والا جاننے والا ہے۔'' اور جس نے صبح کے وقت تین بار یہ دعا پڑھ لی اسے شام تک کوئی اچانک مصیبت نہیں آئے گی۔'' راوی نے بیان کیا کہ اس حدیث کے روایت کرنے والے ابان بن عثمان کو فالج ہو گیا تھا تو ان سے حدیث سننے والا ان کو تعجب سے دیکھنے لگا (کہ پھر یہ فالج کیونکر ہو گیا؟) تو انہوں نے کہا: کیا ہوا، مجھے دیکھتے کیا ہو؟ اللہ کی قسم! حدیث بالکل اسی طرح ہے (میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر جھوٹ نہیں بولا ہے اور نہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ بولا ہے۔) لیکن جس دن مجھے یہ فالج ہوا میں اس دن یہ کلمات پڑھنا بھول گیا تھا (تقدیر غالب آ گئی)۔

[صحیح۔ سنن أبی داؤد :5088 ، نسائی فی عمل الیوم واللیلة :15، سنن ابن ماجہ: 3864، جامع الترمذی :3388]

367 عن أبي عَيَّاش رضي الله عنه ؛ أن رسول الله ﷺ قال : ((مَن قال إذا أصبحَ : (لا إله إلا اللّٰهُ وحدَه لا شريکَ له ، له الملکُ ، وله الحمدُ ، وهو على كل شيء قدير) ؛ كان له عِدلُ رقبةٍ من وَلَدِ

إسماعيل، وكُتِب له عشرُ حسناتٍ ، وحُطَّ عنه عشرُ سَيئاتٍ ، ورُفع له عشرُ درجاتٍ ، وكان في حِرزٍ من الشيطان حتى يمسي ، فإنْ قالها إذا أمسى كان له مثلُ ذلک حتى يُصبح)).

ابوعیاش رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص صبح کے وقت یہ پڑھ لے: (لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَه لَا شَرِيْکَ لَهُ ، لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ) ''ایک اکیلے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔اس کا کوئی ساجھی نہیں اسی کے لیے بادشاہت ہے،تعریف اسی کی ہے اور وہ ہر شے پر خوب قادر ہے۔''تو اسے اولادِ اسماعیل میں سے ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب ہوگا اور اس کے لیے دس نیکیاں لکھی جائیں گی،اس سے دس غلطیاں مٹائی جائیں گی،اس کے دس درجات بلند کیے جائیں گے اور شام تک کے لیے شیطان سے حفاظت میں رہے گا اور اگر شام کو یہ کہہ لے تو صبح تک کے لیے یہی کچھ ہے۔''

[صحیح۔ سنن أبی داؤد :5077 ،نسائی فی عمل الیوم واللیلۃ :27، سنن ابن ماجه : 3867]

368 وعن المنيذِر ـ صاحب رسول الله ﷺ ، وكان يكون بإفريقيَّة۔ قال : سمعت رسول الله ﷺ يقول ((مَنْ قال إذا أصبح : (رضيتُ بالله ربًا ، وبالإسلام دينًا ، وبمحمد نبيًا) ، فأنا الزعيمُ ، لآخُذنَّ بيدِه حتى أُدخِلَهُ الجنةَ)).

سیدنا منیذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس شخص نے صبح یہ پڑھا (رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا، وَبِالْإِسْلَامِ دِيْنًا، وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا) ''میں اللہ تعالیٰ کے رب ہونے پر،اسلام کے دین ہونے پر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی ہونے پر راضی ہوگیا۔'' تو میں ضمانت دیتا ہوں کہ (روزِ قیامت) میں اس کے ہاتھ کو اس وقت تک ضرور تھامے رکھوں گا جب تک کہ اُسے جنت میں داخل نہ کردوں۔ [حسن لغیرہ۔ طبرانی فی الکبیر :355، 838]

369 (عن عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده قال قال رسول الله ﷺ)((من قال : (سبحانَ اللّٰهِ) مئةَ مرَّةٍ قبلَ طلوعِ الشمسِ وقبلَ غُروبها ؛ كان أفضلَ من مئةِ بَدَنَة ، ومن قال : (الحمد لله) مئة مرة قبل طلوع الشمس وقبل غروبها ؛ كان أفضلَ مِن مئة فرسٍ يُحمَلُ عليها في سبيل الله، ومن قال : (الله أكبر) مئة مرة ، قبل طلوع الشمس وقبل غروبها ، كان أفضلَ من عتقِ مائةِ رقبةٍ ، ومن قال : (لا إلهَ إلا اللهُ

وحدَه لا شريک له ، له الملک، وله الحمد ، وهو على كل شيء قدير) مئةَ مرة قبل طلوعِ الشمس وقبل غروبها ، لم يَجىءُ يومَ القيامة أحدٌ بعملٍ أفضلَ من عملِه ، إلَّا مَن قال مثلَ قوله ، أو زاد عليه ››.

عمر بن شعیب عن ابیہ عن جدہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے سورج نکلنے اور غروب ہونے سے پہلے سومرتبہ سبحان اللّٰه پڑھا تو یہ اس کے لیے سوقربانیوں سے افضل (عمل) ہوگا اور جس نے سورج نکلنے اور غروب ہونے سے پہلے سومرتبہ الحمد للّٰه پڑھا تو یہ اس کے لیے سوگھوڑے جہاد فی سبیل اللہ میں دینے سے بھی افضل (عمل) ہوگا اور جس نے سورج طلوع اور غروب ہونے سے پہلے سومرتبہ اللّٰه اکبر پڑھا تو یہ اس کے لیے سوغلام آزاد کرنے سے بھی افضل (عمل) ہوگا اور جس نے سورج طلوع اور غروب ہونے سے پہلے سومرتبہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْکَ لَهُ لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ پڑھا تو قیامت کے دن کوئی بھی اس سے بہتر عمل والا نہیں ہوگا صرف اس شخص کے سوا جس نے خود یہ عمل کیا ہو یا اس سے زیادہ (مسنون) عمل کیا ہوگا۔

[حسن ـ نسائی فی عمل الیوم واللیلة :821]

370 عن ابن عمر رضي الله عنهما قال : لم يكنْ رسول الله ﷺ يَدَعُ هؤلاء الكلماتِ حين يُمسي وحين يصبحُ :‹‹ اللهمَّ إني أسألک العفوَ والعافية ، في الدنيا والآخرة ، اللهمّ إني أسألک العفوَ والعافيةَ ، في ديني ودنياي ، وأهلي ومالي، اللهم استرُ عوراتي ، وآمِنْ رَوعاتي ، اللهم احفظنِي مِن بين يَدَيَّ ، ومِن خلفي، وعن يميني ، وعن شمالي ، ومِن فوقي ، وأعوذ بعظمتِک أنْ أُغتالَ مِن تحتي ››.

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ صبح وشام یہ کلمات پڑھنا ترک نہیں فرماتے تھے: (اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ ، فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ، اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ ، فِيْ دِيْنِيْ وَدُنْيَايَ ، وَأَهْلِيْ وَمَالِيْ، اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِيْ ، وَآمِنْ رَّوْعَاتِيْ ، اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِيْ مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ ، وَمِنْ خَلْفِيْ، وَعَنْ يَّمِيْنِيْ ، وَعَنْ شِمَالِيْ ، وَمِنْ فَوْقِيْ ، وَأَعُوْذُ بِعَظَمَتِکَ أَنْ أُغْتَالَ مِنْ تَحْتِيْ)''یا اللہ! بے شک میں تجھ سے دنیا اور آخرت میں معافی اور عافیت کا سوال کرتا ہوں، یا اللہ! بے شک میں تجھ سے معافی کا اور دین ودنیا میں اہل وعیال اور مال اسباب کی عافیت کا سوال کرتا ہوں۔ یا اللہ! میرے عیبوں پر پردہ ڈال دے اور میری پریشانیوں سے مجھے امن

دے۔اور میری حفاظت فرما میرے سامنے سے، میرے پیچھے سے، میری دائیں طرف سے، میری بائیں طرف سے اور میرے اوپر سے، اور میں اس بات سے بھی تیری پناہ میں آتا ہوں کہ مجھے نیچے سے اچانک پکڑ لیا جائے (زمین میں دھنسا دیا جائے۔

[صحیح۔ سنن أبی داؤد :5074،نسائی فی عمل الیوم واللیلة :566، سنن ابن ماجه :3871، مستدرك حاكم :517/1]

371 عن أبي أيوب الأنصاري رضي الله عنه ؛ أنّه قال ـ وهو في أرض الروم ـ إنّ رسول الله ﷺ قال : ((مَن قال غُدوة: (لا إله إلا الله وحده لا شريك له، له الملك، وله الحمد، وهو على كل شيء قدير) عشْرَ مرات ؛ كتبَ اللهُ له عشْرَ حسناتٍ ، ومحا عنه عشر سيئات ، وكُنَّ له قَدْرَ عشر رِقابٍ ، وأجاره الله مِن الشيطان ، ومَن قالها عشيَّةً فمِثل ذلك)).

سیدنا ابوایوب رضی اللہ عنہ نے ملک روم میں یہ حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے صبح دس مرتبہ یہ پڑھا ''لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ'' تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے دس نیکیاں لکھ دیتا ہے اور اس کے دس گناہ مٹا دیتے ہیں اور اس کے لیے دس غلام آزاد کرنے کے برابر اجر وثواب ہوگا اور اللہ اسے شیطان کے مکر وفریب سے بچا لیتا ہے اور جس نے شام کو پڑھا اس کے لیے بھی اتنا ہی اجر وثواب ہوگا۔

[صحیح۔ مسند أحمد :420/5 ، نسائی فی عمل الیوم واللیلة :24]

13-رات کے مسنون اذکار میں سے کسی ذکر کے رہ جانے کی قضا دینے کی ترغیب

372 عن عمرَ بنِ الخطابِ رضي الله عنه وأرضاه قال : قال رسول الله ﷺ : ((**مَن نام عن حزبه أو عن شيءٍ منه ، فقرأه فيما بين صلاةِ الفجرِ وصلاةِ الظهرِ ؛ كُتِبَ له كأنّما قرأه من الليل**)).

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص رات کے اذکار میں سے کسی ذکر کو پڑھنا بھول گیا پھر اس نے وہ ذکر فجر اور ظہر کے درمیانی وقت میں کرلیا وہ ایسے ہی ہے کہ جیسے اس نے اسے رات کو ہی ادا کیا۔

[صحیح۔ صحیح مسلم :747 ، سنن أبی داؤد :1313، جامع الترمذی : 581، سنن النسائی : 1790 ، سنن ابن ماجہ:1343، صحیح ابن خزیمہ : 1171]

14-نمازِ اشراق کی ترغیب

373 عن أبي ذرٍّ رضي الله عنه عن النبي ﷺ قال : ((**يُصبح على كل سُلامى من أحدِكم صدقةٌ ، فكلُّ تسبيحةٍ صدقةٌ ، وكلُّ تحميدةٍ صدقةٌ ، وكلُّ تهليلةٍ صدقةٌ ، وكل تكبيرةٍ صدقةٌ ، وأمرٌ بالمعروف صدقة، ونهيٌ عن المنكر صدقةٌ ، ويُجزىءُ من ذلك ركعتانِ يَركعُهُما من الضحى**)).

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ہر صبح تمھیں اپنے ہر جوڑ کا صدقہ دینا چاہیے۔ سبحان اللہ کہنا بھی صدقہ ہے، اور الحمد للہ کہنا بھی صدقہ ہے اور لا الہ الا اللہ کہنا بھی صدقہ ہے، اور اللہ اکبر کہنا بھی صدقہ ہے نیکی کا حکم دینا بھی صدقہ ہے اور برائی سے روکنا بھی صدقہ ہے اور ان تمام سے اشراق کی دو رکعتیں کفایت کر جاتی ہیں۔

[صحیح۔ صحیح مسلم :720]

374 عن بُريدة رضي الله عنه قال : سمعت رسول الله ﷺ يقول : ((**في الإنسان ستون وثلاث مئةِ مَفْصِلٍ، فعليه أنْ يتصدقَ عن كل مَفصِلٍ صدقة**)). **قالوا : فمَن يطيق ذلك يا رسول الله؟ قال: ((النُّخاعةُ**

في المسجد تدفِنُها ، والشيءُ تُنَحِّيهِ عن الطريق ، فإنْ لم تَقْدِر ، فركعتا الضحى تُجزىءُ عنك››.

سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ: ہر انسان میں 360 جوڑ ہیں، اور اسے ہر جوڑ کی طرف سے صدقہ کرنا چاہیے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! اس کی استطاعت کون رکھتا ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسجد میں گری بلغم کو صاف کرنا، اور راستہ سے تکلیف دہ چیز کو ہٹا دینا ان کا صدقہ ہے اگر تو اس کی بھی طاقت نہیں رکھتا تو اشراق کی دو رکعتیں (پڑھ) وہ تجھ سے کفایت کر جائیں گی (تیری جانب سے ان کا صدقہ ہوگا)۔ [صحیح۔مسند احمد :359/5 ، سنن أبي داؤد:5242، صحيح ابن خزيمة: 1226،صحيح ابن حبان : 2531]

375 حدیث نبوی عن أبي الدرداءِ رضي الله عنه قال : ‹‹ أو صاني حبيبي ﷺ بثلاثٍ لن أدعَهنَّ ما عشتُ : بصيامِ ثلاثةِ أيامٍ من كل شهرٍ ، وصلاةِ الضحى ، وأنْ لا أنامَ إلا على وِترٍ ››.

سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے دلی دوست (نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم) نے تین چیزوں کی مجھے وصیت کی اور میں مرتے دم تک انہیں ہرگز نہیں چھوڑوں گا ① ہر ماہ تین روزے ② نمازِ اشراق ③ میں ہمیشہ سونے سے پہلے وتر پڑھ لوں۔ [صحیح۔ صحيح مسلم : 1708، سنن النسائي :2403]

376 حدیث نبوی عن أبي هريرة رضي الله عنه قال : بعث رسولُ اللّه ﷺ بعثاً ، فأعظموا الغنيمةَ ، وأسرعوا الكَرَّةَ : فقال رجل : يا رسول اللّه ! ما رأينا بعثاً قطُّ أسرعَ كَرَّةً ، ولا أعظمَ غنيمةً من هذا البعث . فقال : ‹‹ ألا أخبركم بأسرعَ كرَّةً منهم ، وأعظمَ غنيمةً ؟ رجلٌ توضأ فأحسن الوضوءَ ، ثم عَمَدَ إلى المسجِد ، فصلَّى فيه الغداةَ ، ثم عَقَّبَ بصلاةِ الضَّحوةِ ، فقد أسرع الكَرَّةَ ، وأعظم الغنيمة ››.

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (محاذ جنگ پر) ایک (جہادی) لشکر روانہ فرمایا: انہیں خوب غنیمتیں حاصل ہوئیں اور (دشمن کو شکست دے کر) وہ بہت جلدی واپس پلٹ آئے، ایک آدمی نے عرض کی اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! ہم نے اس لشکر سے بڑھ کر غنیمتیں حاصل کر کے اس قدر جلدی واپس لوٹنے والا لشکر آج تک نہیں دیکھا؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہیں اس کی خبر نہ دوں جو اس لشکر سے بھی جلدی غنیمتیں حاصل کر کے لوٹنے والا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص خوب اچھی طرح وضو کر کے مسجد کی طرف روانہ ہوا اور فجر کی نماز پڑھ کر (مسجد ہی میں)

اشراق کی نماز پڑھنے کے لیے بیٹھا رہے یہ شخص اس (لشکر) سے بھی کہیں جلدی بہت سی غنیمتیں (یعنی اجر وثواب) لے کر لوٹنے والا ہے۔ [حسن، صحیح۔ مسند أبی یعلیٰ الموصلی :6559 ،صحیح ابن حبان :2527]

377 عن عُقبة بن عامر الجهني رضي الله عنه ؛ أنّ رسول الله ﷺ قال : ((**إنّ الله عزوجل يقول : يا ابنَ آدَم! اكْفِني أوَّلَ النهار بأربعِ ركعاتٍ ؛ أكْفِك بهن آخرَ يومِك**)).

سیدنا عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یقیناً اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے آدم کے بیٹے! تو میرے لیے دن کے شروع میں چار رکعت (نمازِ اشراق) پڑھ میں ان کے بدلہ میں دن بھر کے لیے تجھے کافی ہو جاؤں گا۔
[صحیح۔ مسند أحمد :153/4]

378 عن أبي أُمامةَ رضي الله عنه ؛ أنّ رسول الله ﷺ قال : ((**مَن خرج من بيته مُتطهِّرًا إلى صلاةٍ مكتوبة ؛ فأجرُه كأجر الحاج المُحرِم ، ومَن خرج إلى تسبيح الضحى ، لا يُنصبه إلاَّ إياه، فأجرُه كأجر المعتمر ، وصلاةٌ على أَثَرِ صلاة لا لَغْوَ بينهما ؛ كتابٌ في علِّيين**)).

سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے گھر سے وضو کر کے فرض نماز کے ارادہ سے نکلتا ہے تو اس کا ثواب احرام باندھ کر حج پر جانے والے (حاجی) کی طرح ہے اور جو شخص چاشت کی نماز کے لیے نکلتا ہے اور وہ صرف ان نفلوں کے لیے مشقت میں پڑا (یعنی خالصتاً نماز کے لیے نکلا اور ریاء یا اور کوئی غرض مقصود نہ تھی) تو اس کا ثواب عمرہ کرنے والے کی طرح ہے اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز اس طرح پڑھنا کہ درمیان میں کوئی بیہودہ بات نہ ہو یہ ایسا عمل ہے کہ اس شخص کا نام اہلِ جنت میں لکھا جاتا ہے۔ [حسن۔ سنن أبی داؤد: 558]

379 عن أبي هريرة رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : ((**لا يُحافظ على صلاة الضحى إلا أوّابٌ ، قال: وهي صلاة الأوابين**)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نمازِ اشراق پر صرف وہی اہتمام سے محافظت کر سکتا ہے جو بہت زیادہ اللہ کی طرف رجوع کرنے والا ہو اور فرمایا: کہ بہت زیادہ اللہ کی طرف رجوع کرنے والوں کی ہی یہ نماز ہے۔ [حسن ۔ صحیح ابن خزيمة :1224 ، طبرانی فی الأوسط :3865]

15- نمازِ تسبیح کی ترغیب

380 عن عکرمة عن ابن عباس رضي الله عنهما قال : قال رسول الله ﷺ للعباس بن عبد المطلب: ((يا عباسُ يا عمَّاه ! ألا أعطيک ، ألا أمنحک ، ألا أحبوک ، ألا أفعلُ لک عشرَ خصال إذا أنتَ فعلتَ ذلک غفر الله ذَنْبَک ؛ أوَّله وآخرَه ، وقديَمه وحديثَه ، وخطأه وعمدَه ، وصغيرَه وكبيرَه ، وسِرَّه وعلانيتَه ، عشرَ خصال ؟ أنْ تُصلِّي أربع ركعاتٍ ، تقرأ في كل ركعةٍ ﴿فاتحةَ الكتاب﴾ وسورةً ، فإذا فرغتَ من القراء ة في أوَّلِ ركعة فقلْ وأنت قائم : (سبحان الله ، والحمدُ لله ، ولا إله إلا اللهُ ، والله أكبر) خمسَ عشرةَ مرة ، ثم تركعُ فتقولها ، وأنت راكع عشرًا ، ثم ترفع رأسک من الركوع فتقولها عشرًا ، ثم تهوي ساجدًا فتقول وأنت ساجد عشرًا ، ثم ترفع رأسک من السجود فتقولها عشرًا ، ثم تسجد فتقولها عشرًا، ثم ترفعُ رأسَک من السجود فتقولها عشرًا ، فذلک خمسٌ وسبعون في كل ركعةٍ ، تفعل ذلک في أربع ركَعاتٍ ، إنِ استطعت أن تُصلِّيَها في كل يوم مرةً فافعلْ، فإنْ لم تستطع ، ففي كل جمعةٍ مرةً، فإنْ لم تفعل، ففي كل شهرٍ مرة ، فإن لم تفعل ففي كل سنة مرةً ، فإن لم تفعل ففي عمرک مرةً))۔ وفي روايةٍ: ((فلو كانت ذنوبُک مثلَ زَبد البحر، أو رملِ عالجٍ غفر الله لک))۔

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے عباس! اے چچا جان! کیا میں آپ کو ایک ہدیہ نہ دوں؟ عطیہ اور تحفہ نہ دوں؟ کیا میں آپ کو دس باتیں نہ سکھلا دوں، جب آپ ان پر عمل کریں گے تو اللہ آپ کے اگلے پچھلے، قدیم جدید، خطا، عمداً، چھوٹے بڑے، پوشیدہ اور ظاہر سب ہی گناہ معاف فرما دے گا، دس باتیں یہ ہیں کہ آپ چار رکعات پڑھیں، ہر رکعت میں آپ سورۂ فاتحہ اور ایک سورت پڑھیں۔ جب آپ پہلی رکعت میں قراءت سے فارغ ہو جائیں اور قیام میں ہوں تو پندرہ بار یہ تسبیح پڑھیں: (سُبحانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَر) پھر رکوع کریں اور حالت رکوع میں دس بار یہی تسبیح پڑھیں، پھر رکوع سے سر اٹھائیں اور دس بار یہی تسبیح پڑھیں، پھر سجدہ کریں اور سجدے میں دس بار یہ پڑھیں، پھر سجدے سے سر اٹھائیں تو یہی تسبیح دس بار پڑھیں، پھر دوسرا سجدہ کریں تو اس میں بھی دس بار پڑھیں۔ پھر سر اٹھائیں تو دس بار پڑھیں، ہر رکعت میں یہ کل پچھتر (۷۵) تسبیحات

ہوئیں۔اور آپ چاروں رکعتوں میں ایسا ہی کریں، اگر ہمت ہو تو ہر روز (یہ نماز) پڑھا کریں، اگر ہر روز نہ پڑھ سکیں تو ہر ہفتے میں ایک بار، اگر ہفتے میں نہ پڑھ سکیں تو ایک مہینے میں ایک بار پڑھیں، اگر یہ بھی نہ کر سکیں تو سال میں ایک بار پڑھیں، اگر سال میں بھی نہ پڑھ سکیں تو اپنی زندگی میں ایک بار پڑھ لیں۔ایک روایت میں ہے کہ اگرچہ آپ کے گناہ سمندر کی جھاگ اور ریت کے ذروں (ٹیلوں) کے برابر ہی کیوں نہ ہوں اللہ معاف فرما دے گا۔

[**صحیح لغیرہ**۔ سنن أبی داؤد :1297 ، سنن ابن ماجہ :1387، صحیح ابن خزیمة : 1216]

16-توبہ کے لیے نماز کا اہتمام کرنے کی ترغیب

381 عن أبي بكر رضي الله عنه قال : سمعتُ رسول الله ﷺ يقول : ((**ما مِن رجلٍ يُذنبُ ذنباً ، ثم يقومُ فَيَتَطَهَّرُ ، ثم يصلّي ، ثم يَستغفرُ اللّٰهَ ؛ إلا غَفَرَ اللّٰه له**)) ، ثم قرأ هذه الآية : ﴿ **والذين إذا فعلوا فاحشةً أو ظلموا أنفسَهم ذَكروا اللّٰهَ** ﴾ ، إلى آخر الآية. وفي رواية: ((**ثم يُصلّي ركعتين**)).

سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جس شخص سے بھی کوئی گناہ سرزد ہو جائے پھر وہ طہارت حاصل کر کے دو رکعت نماز پڑھے پھر اللہ تعالیٰ سے بخشش طلب کرے تو اللہ تعالیٰ اُسے معاف فرما دیتا ہے۔پھر آپ ﷺ نے اس آیت مبارکہ کی تلاوت کی (ترجمہ: اور وہ لوگ کہ جب ان سے کوئی غلطی سرزد ہو جاتی ہے یا وہ اپنی جانوں پر (گناہ کر کے) ظلم کر بیٹھتے ہیں تو اللہ کو یاد کر کے اس سے مغفرت طلب کرتے ہیں اور اللہ کے سوا گناہوں کو معاف کر بھی کون سکتا ہے اور وہ اپنے گناہوں پر اصرار نہیں کرتے)۔

[**صحیح** ـ جامع الترمذی :406 ، سنن ابی داؤد :1521، نسائی عمل الیوم واللیلة : 417 ، سنن ابن ماجہ :1395، صحیح ابن حبان:622]

17- نمازِ استخارہ کی ترغیب

382 عن جابرِ بنِ عبداللہ رضي الله عنهما قال : كان رسولُ اللّٰهِ ﷺ يعلّمنا الا ستخارةَ في الأمورِ كلِّها ، كما يعلمنا السورة من القرآن ، يقول: ((إذا هَمَّ أحدُكم بالأمر فليركعُ ركعتين من غير الفريضةِ ، ثم لِيَقُل : (اللهمّ إنّي أستخيرک بعلمِک ، وأستقدِرُک بقُدرتک ، وأسألک من فضلِک العظيم ؛ فإنّک تَقدِر ولا أقدِرُ ، وتعلمُ ولا أعلمُ ، وأنت علامُ الغيوبِ ، اللهم إنْ كنتَ تعلمُ أنّ هذا الأمرَ خيرٌ لي في ديني و معاشي ، وعاقبة أمري ، أو قال : عاجل أمري وآجله ، فاقدُره لي ، ويسره لي ، ثم بارک لي فيه، وإن كنت تعلم أنّ هذا الأمر شر لي في ديني ، ومعاشي ، وعاقبة أمري ، أو قال : عاجل أمري و آجله، فاصرفُه عني ، واصرفني عنه ، واقدُرلي الخيرَ حيث كان ، ثم رضِّني به). قال : ويسمِّي حاجته)).

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں استخارے کی (اس اہتمام سے) تعلیم فرماتے تھے جیسا کہ قرآن کی کوئی سورت۔ آپ ہمیں فرماتے کہ جب تم میں سے کوئی کسی کام کا ارادہ کرے تو اسے چاہیے کہ فرضوں کے علاوہ دو رکعتیں پڑھے اور یوں دعا کرے:((اَللّٰهُمَّ إِنّي أَسْتَخِيرُکَ بِعِلْمِکَ ، وَأَسْتَقْدِرُکَ بِقُدْرَتِکَ ، وَأَسْأَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ الْعَظِيمِ، فَإِنَّکَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ، وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ ، وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ . اَللّٰهُمَّ! إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الْأَمْرَ. (یہاں اپنے کام کا نام لے) خَيرٌ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي، أَوْ قَالَ : عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ فَاقْدُرْهُ لِي وَيَسِّرْهُ لِي ثُمَّ بَارِکْ لِي فِيهِ وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا الْأَمْرَ شَرٌّ لِيْ فِيْ دِيْنِيْ ، وَمَعَاشِيْ ، وَعَاقِبَةِ أَمْرِيْ ، أَوْ قَالَ : عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ، فَاصْرِفْهُ عَنِّيْ ، وَاصْرِفْنِيْ عَنْهُ ، وَاقْدُرْلِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ، ثُمَّ رَضِّنِي بِهِ)) ”اے اللہ! میں تیرے علم کے واسطے سے خیر اور بھلائی چاہتا ہوں۔ اور تیری قدرت کے واسطے سے قدرت طلب کرتا ہوں۔ اور تیرے فضل عظیم کا سوال کرتا ہوں۔ بے شک تو قدرت رکھتا ہے اور میں قدرت نہیں رکھتا۔ تو جانتا ہے اور میں نہیں جانتا۔ اور تو تمام غیبوں اور پوشیدہ امور سے پوری طرح باخبر ہے۔ اے اللہ! اگر تیرے علم میں یہ معاملہ (یہاں اپنے کام کا نام لے) میرے دین، دنیا آخرت اور انجام کے لحاظ سے بہتر ہے تو اسے میرے حق میں مقدر فرما دے، اسے میرے لیے آسان کر دے اور مجھے اس میں برکت

دے۔اور اگر یہ معاملہ (یہاں اپنے کام کا نام لے) تیرے علم کے مطابق میرے لیے برا ہے، دین، دنیا، آخرت یا انجام کے لحاظ سے، تو مجھے اس سے پھیر دے اور اس کو مجھ سے پھیر دے اور میرے لیے خیر مقدر فرما دے جہاں بھی ہو، پھر مجھے اس پر راضی کر دے۔" [صحیح - صحیح البخاری :6382 ، سنن ابی داؤد :1538]

یوم جمعہ کی اہمیت، فضیلت، احکام اور آداب

جمعۃ المبارک کا دن ہفتہ بھر کے تمام دنوں سے افضل دن ہے۔

سیدنا اوس بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب سے افضل دن تمہارے دنوں میں سے جمعہ کا دن ہے اسی میں اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا اسی میں ان کی روح کو قبض کیا گیا اور اسی دن صور پھونکا جائے گا اور اسی دن صور کے اثر سے لوگ بے ہوش (ہو کر فنا) ہو جائیں گے لہٰذا اس دن مجھ پر کثرت سے درود پڑھا کرو اس لیے کہ تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ عرض کی گئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہمارا درود کیسے پیش کیا جائے گا حالانکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا جسم مبارک بوسیدہ ہو چکا ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل وعلا نے زمین پر حرام قرار دیا ہے کہ وہ ہمارا (انبیاء علیہم السلام کا) جسم کھائے۔

[صحيح- سنن أبي داؤد :1047 ،سنن النسائي:1374، سنن ابن ماجه:1636 ، صحيح ابن حبان: 907]

اس مبارک دن کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی ایک مکمل سورت کا نام ''الجمعہ'' رکھا اور اس میں آداب جمعہ کو بیان کیا گیا۔

اللہ تعالیٰ نے امت مسلمہ کو اس کی برکات سے نوازا جبکہ دیگر امتیں اس کی خیر و برکت سے محروم رہیں۔

سیدنا ابو ہریرہ اور سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے ہم سے پہلے لوگوں کو جمعہ کے پہچاننے کی توفیق نہیں دی۔ (چنانچہ) یہودیوں کے لیے ہفتے کا دن (مقرر) ہو گیا اور عیسائیوں کے لیے اتوار۔ وہ لوگ قیامت تک ہم سے پیچھے رہیں گے۔ ہم دنیا والوں میں آخری (امت) ہیں اور قیامت کے دن ہم اوّل ہوں گے، یعنی سب لوگوں سے پہلے حساب کتاب ہو جائے گا۔ اور ایک روایت میں ہے کہ ہم دنیا میں سب سے آخری (امت) ہیں لیکن قیامت کے دن ہم سب سے اول ہوں گے (یعنی) تمام لوگوں سے پہلے (ہمارا حساب و کتاب ہوگا اور) ہم معاف کر دیئے جائیں گے۔''

[صحیح ۔ سنن ابن ماجه :1083 ، مسند البزار :617، صحيح مسلم : 2019]

فضائل جمعہ

جمعہ کے متعدد فضائل میں سے چند اہم فضائل درج ذیل ہیں۔

① گناہوں کا کفارہ:

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پانچ نمازیں اور ایک جمعہ سے لے کر دوسرے جمعہ تک اور رمضان سے رمضان تک یہ سب چیزیں ان گناہوں کا کفارہ ہیں جو اس درمیانی وقفہ میں سرزد ہوتے ہیں جب تک کبیرہ گناہ کا ارتکاب نہ کیا جائے۔ [صحيح - صحيح مسلم :233]

② ہر قدم کے بدلے ایک سال کے روزے اور ایک سال کی تہجد کا اجر:

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص (جمعہ کے دن) غسل کرے، جلدی (مسجد میں) جائے (ہو سکے تو کچھ) صدقہ خیرات کرے، امام کے قریب بیٹھے اور خطبہ مکمل انہماک سے سنے تو اس کے لیے ہر قدم کے بدلہ میں ایک سال کے روزے اور ایک سال کے قیام (تہجد وغیرہ) کا اجر و ثواب ہے۔

[صحيح - مسند أحمد :209/2]

③ قبولیتِ دعا کی گھڑی:

سیدنا عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ تشریف فرما تھے۔ میں نے عرض کی: ہم اللہ کی کتاب (تورات) میں پاتے ہیں کہ جمعہ کے دن ایک ساعت ایسی ہے کہ اس وقت جو کوئی مومن بندہ نماز پڑھتا ہوا اللہ تعالیٰ سے کچھ مانگے، اللہ اس کی حاجت پوری فرما دیتا ہے۔ سیدنا عبداللہ بن سلام فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اشارہ فرمایا: یا ساعت (گھڑی) سے بھی کم میں نے کہا: آپ ﷺ نے سچ فرمایا ایک ساعت سے بھی کم، میں نے عرض کی: وہ گھڑی کونسی ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ دن کی آخری گھڑی ہے۔ میں نے عرض کی: وہ تو نماز کا وقت نہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہاں مومن بندہ جب نماز پڑھ کر (اگلی نماز کے لیے) بیٹھا رہتا ہے اور وہ نماز کے علاوہ کسی اور وجہ سے نہیں رکا ہوتا، وہ نماز ہی میں ہوتا ہے۔ [حسن، صحيح - سنن ابن ماجه :1139]

④ جمعہ کے لئے جلدی آنے کا اجر:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جمعہ کے دن فرشتے مسجد کے دروازے پر کھڑے (جمعہ کے لیے آنے والوں کے) نام لکھتے ہیں۔ جمعہ کے لیے جلدی آنے والے کے لیے اونٹ کی قربانی دینے والے کی طرح اجر و ثواب ہے۔ پھر جو اس کے بعد آتا ہے وہ ایسے ہے جیسے گائے قربان کرنے والا، جو اس کے بعد آتا ہے وہ ایسے ہے جیسے مینڈھا قربان کرنے والا، پھر جو آتا ہے جیسے انڈہ صدقہ میں دینے والا ہو۔ پھر جب امام (خطبہ دینے کے لیے) نکلتا ہے تو وہ (فرشتے) اپنے رجسٹر لپیٹ لیتے ہیں اور خطبہ سننے لگتے ہیں۔

[صحیح ۔ صحیح البخاری :929 ، صحیح مسلم :850، سنن ابن ماجه : 1092 ، صحیح ابن خزیمة: 1769]

⑤ سورۃ الکہف پڑھنے کی فضیلت

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص جمعہ کے دن سورۃ الکہف کی تلاوت کرے تو اس کے لیے دو جمعوں کے درمیانی وقت میں نور جگمگاتا رہتا ہے۔

[صحیح ۔ نسائی فی عمل الیوم و اللیلة :954,952 ، بیهقی :249/3، مستدرك حاكم : 368/2]

آدابِ جمعہ

① جمعہ کے دن غسل کرنا۔
② خوشبو اور تیل لگانا اگر میسر ہو۔
③ جہاں جگہ ملے وہی بیٹھنا گردنیں نہ پھلانگنا۔
④ تحیۃ المسجد پڑھے بغیر نہ بیٹھنا۔
⑤ دورانِ خطبہ لغویات سے اجتناب۔

7

نمازِ جمعہ کا بیان

1- نمازِ جمعہ کی ترغیب

383 عن أبي هريرةَ رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: ((مَن توضأ فأحسنَ الوُضوء، ثم أتى الجمعةَ فاستمعَ وأنصتَ؛ غُفِرَله ما بينه وبين الجمعةِ الأُخرى، وزيادةُ ثلاثة أيام، ومَن مَسَّ الحصا فقد لَغا)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص وضو کرے اور خوب اچھی طرح وضو کرے پھر جمعہ کے لیے آئے غور سے (خطبہ) سنے اور خاموش رہے تو اس کے جمعے سے جمعے تک کے اور مزید تین دن کے گناہ بخش دیے جاتے ہیں اور جو (خطبے کے دوران میں) کنکریوں سے کھیلا اس نے لغو کام کیا۔''

[صحیح۔ سنن أبی داؤد :1050، صحیح مسلم :857، جامع الترمذی : 498، سنن ابن ماجه :1090]

384 عن أبي هريرة رضي الله عنه عن رسول الله ﷺ قال: ((الصلواتُ الخمسُ، والجمعةُ إلى الجمعة و رمضان إلى رمضانَ، مكفِّراتٌ لما بينهنَّ إذا اجتُنِبَتِ الكبائرُ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پانچ نمازیں اور ایک جمعہ سے لے کر دوسرے جمعہ تک اور رمضان سے رمضان تک یہ سب چیزیں ان گناہوں کا کفارہ ہیں جو اس درمیانی وقفہ میں سرزد ہوتے ہیں جب تک کبیرہ گناہ کا ارتکاب نہ کیا جائے۔ [صحیح ۔ صحیح مسلم :233]

385 عن أبي سعيد؛ أنّه سمعَ رسول الله ﷺ يقول: ((خمسٌ مَنْ عمِلهنَّ في يومٍ كَتبهُ اللّٰهُ من أهلِ

الجنةِ : مَن عاد مريضاً ، وشَهِدَ جنازةً ، وصام يوماً ، وراح إلى الجمعةِ ، وأعتق رقبة)).

سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو شخص پانچ عمل ایک دن میں کرلے اللہ تعالیٰ اس کو جنت والوں میں لکھ دیتا ہے۔ ① بیمار کی عیادت ② جنازہ میں شرکت ③ دن کا روزہ ④ جمعہ کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کرنا ⑤ غلام کو آزاد کرنا۔ [صحیح ـ صحیح ابن حبان :2760]

386 عن يزيدَ بن أبي مريم قال : لحقني عَبايةُ بن رِفاعة بن رافع وأنا أمشي إلى الجمعة ، فقال أَبْشِرْ؛ فإنَّ خُطاك هذه في سبيل الله ، سمعت أبا عَبْسٍ يقول : قال رسول الله ﷺ : ((مَن اغبَرَّتْ قدماه في سبيلِ اللهِ ؛ فهما حرامٌ على النار)).

یزید بن ابی مریم کہتے ہیں کہ میں جمعہ کی نماز کے لیے چل کر جا رہا تھا کہ (راستہ میں) سیدنا عبایہ مل گئے اور فرمایا کہ خوشخبری ہو یہ تمہارے قدم اللہ کے راستہ میں ہیں میں نے ابوعبس رضی اللہ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کے پاؤں اللہ تعالیٰ کے راستہ میں گرد آلود ہوں وہ جہنم کی آگ پر حرام ہیں۔ [صحیح ـ جامع الترمذی :1632]

387 عن سلمان الفارسي رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : ((لا يغتسلُ رجلٌ يومَ الجمعةِ ، ويَتَطَهَّرُ ما استطاع من طُهرٍ ، ويَدَّهِنُ من دُهْنِه ، ويَمسُّ من طيبِ بَيتِه ، ثم يخرجُ فلا يفرِّقُ بين اثنين ، ثم يصلِّي ما كُتِبَ له ، ثم يُنصتُ إذا تكلَّم الإمام ؛ إلاَّ غُفرَ له ما بينه وبين الجمعةِ الأخرى)). وفي رواية: ((إلاَّ كان كفارةً لما بينه وبين الجمعة الأُخرى، ما اجتُنِبَتِ المقْتَلةُ)).

سیدنا سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے اور جتنا اس سے ہوسکے خوب پاکی وصفائی حاصل کرے اور جو تیل اس کو میسر ہو اس میں سے تیل لگائے اور اپنے گھر میں سے خوشبو لگائے اور پھر (جمعہ کی نماز کے لئے) نکلے اور دو آدمیوں کے درمیان تفریق نہ کرے (دو آدمیوں کو بیٹھنے یا گزرنے کے لیے ان کی جگہ سے نہ ہٹائے) اور پھر حسبِ توفیق نماز پڑھے اور جب امام خطبہ شروع کردے تو خاموش رہے تو اس شخص کے جمعہ سے جمعہ تک کے تمام گناہ معاف کردیئے جائیں گے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ عمل ایک جمعے سے دوسرے جمعے تک کے گناہوں کا کفارہ ہوگا جب تک کہ کبیرہ گناہوں سے انسان بچتا رہے۔

[صحیح ـ صحیح البخاری :883]

388 عن عبدالله بن عمرو بن العاص رضي الله عنهما عن النبي ﷺ قال: ((مَن غَسَّلَ واغتَسَلَ ، ودنا وابتكرَ ، واقترب واستمع ، كَان له بكلِّ خُطوةٍ يخطوها قيامُ سنةٍ وصيامُها)).

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص (جمعہ کے دن) غسل کرے، جلدی (مسجد میں) جائے (ہو سکے تو کچھ) صدقہ خیرات کرے، امام کے قریب بیٹھے اور خطبہ مکمل انہماک سے سنے تو اس کے لیے ہر قدم کے بدلہ میں ایک سال کے روزے اور ایک سال کے قیام (تہجد وغیرہ) کا اجر وثواب ہے۔

[صحيح ـ مسند أحمد :209/2]

389 عـن أوس بـن أوسٍ الثقفي رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: ((إنّ مـن أفضلِ أيامِكم يـومَ الـجـمـعة، فيـه خُـلق آدمُ ، وفيه قُبضَ ، وفيه النفخةُ ، وفيه الصعقةُ ، فأكْثِروا عليَّ من الصلاة فيه، فإنّ صـلاتَكم معروضةٌ عليَّ)). قـالـوا: وكيف تُـعرَض صلاتُنا عليک وقد أَرِمْتَ ؟ أي : بَليت فقال: ((إنّ الله جل وعلا حَرَّمَ على الأرضِ أنْ تأكلَ أجسامَنا)).

سیدنا اوس بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: سب سے افضل دن تمہارے دنوں میں سے جمعہ کا دن ہے اسی میں اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا اسی میں ان کی روح کو قبض کیا گیا اور اسی دن صور پھونکا جائے گا اور اسی دن صور کے اثر سے لوگ بے ہوش (ہو کر فنا) ہو جائیں گے لہٰذا اس دن مجھ پر کثرت سے درود پڑھا کرو اس لیے کہ تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ عرض کی گئی آپ ﷺ پر ہمارا درود کیسے پیش کیا جائے گا حالانکہ آپ ﷺ کا جسم مبارک بوسیدہ ہو چکا ہوگا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل وعلا نے زمین پر حرام قرار دیا ہے کہ وہ ہمارا (انبیاء علیہم السلام کا) جسم کھائے۔ [صحيح۔ سنن أبي داؤد :1047، سنن النسائی:1374، سنن ابن ماجه:1636 ، صحيح ابن حبان: 907]

390 عـن أبي هريرة و حذيفة رضي الله عنهما قالا : قال رسول الله ﷺ: ((أضلَّ اللّهُ تبارک وتعالى عـن الجمعة من كان قبلنا ، كان لليهود يومُ السبت، والأحدُ للنصارى ، فهم لنا تَبَع إلى يوم القيامة ، نحن الآخِـرون مـن أهـل الـدنـيـا ، والأولـون يـوم الـقـيـامة ، الـمقضيُّ لهم قبل الخلائق)). وفي روايةٍ: ((نـحنُ الآخِرونْ في الدنيا ، الأوّلون يوم القيامة ، المغفورُ لهم قبل الخلائق)).

سیدنا ابو ہریرہ اور سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے ہم سے پہلے لوگوں کو جمعہ کے پہچاننے کی توفیق نہیں دی۔ (چنانچہ) یہودیوں کے لیے ہفتے کا دن (مقرر) ہوگیا اور عیسائیوں کے لیے اتوار۔ وہ لوگ قیامت تک ہم سے پیچھے رہیں گے۔ ہم دنیا والوں میں آخری (امت) ہیں اور قیامت کے دن ہم اوّل ہوں گے، یعنی سب لوگوں سے پہلے حساب کتاب ہو جائے گا۔ اور ایک روایت میں ہے کہ ہم دنیا میں سب سے آخری (امت) ہیں لیکن قیامت کے دن ہم سب سے اول ہوں گے (یعنی) تمام لوگوں سے پہلے (ہمارا حساب و کتاب ہوگا اور) ہم معاف کر دیئے جائینگے۔'' [صحیح ۔ سنن ابن ماجه :1083 ، مسند البزار :617، صحیح مسلم : 2019]

391 عن أنس بن مالك رضي الله عنه عن النبي ﷺ قال : ((**التمسوا الساعة التي ترُجَى في يوم الجمعة بَعدَ صلاةِ العصرِ ، إلى غيبوبةِ الشمسِ**)).

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جمعۃ المبارک کے دن عصر کے بعد سے لے کر سورج غروب ہونے تک اس گھڑی کو تلاش کرو جس میں قبولیتِ دعا کی اُمیدِ واثق کی جاتی ہے۔

[حسن لغيره ۔ جامع الترمذی :489]

392 عن عبدالله بن سلام قال : **قلت و رسول الله ﷺ جالس: إنا لنجد في كتاب الله تعالى : في يوم الجمعة ساعةٌ لا يوافقها عبدٌ مؤمنٌ يصلِّي يسألُ الله فيها شيئا ؛ إلا قضى الله له حاجته . قال عبدالله : فأشار إليَّ رسولُ الله ﷺ : ((أو بعضُ ساعةٍ)). فقلت : صدقتَ ، أو بعض ساعة. قلت: أيُّ ساعةٍ هي؟ قال: ((آخرُ ساعات النهار)). قلت: إنها ليست ساعةَ صلاةٍ . قال : ((بلى ؛ إن العبد إذا صلَّى ، ثم جلس لم يُجلِسُهُ إلا الصلاة ، فهو في صلاة))**.

سیدنا عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے۔ میں نے عرض کی: ہم اللہ کی کتاب (تورات) میں پاتے ہیں کہ جمعہ کے دن ایک ساعت ایسی ہے کہ اس وقت جو کوئی مومن بندہ نماز پڑھتا ہوا اللہ تعالیٰ سے کچھ مانگے، اللہ اس کی حاجت پوری فرما دیتا ہے۔ سیدنا عبداللہ بن سلام فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارہ فرمایا: یا ساعت (گھڑی) سے بھی کم میں نے کہا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا ایک ساعت سے بھی کم، میں نے عرض

کی: وہ گھڑی کونسی ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ دن کی آخری گھڑی ہے۔ میں نے عرض کی: وہ تو نماز کا وقت نہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہاں مومن بندہ جب نماز پڑھ کر (اگلی نماز کے لیے) بیٹھا رہتا ہے اور وہ نماز کے علاوہ کسی اور وجہ سے نہیں رکا ہوتا، وہ نماز ہی میں ہوتا ہے۔ [حسن، صحيح ـ سنن ابن ماجه :1139]

2- جمعہ کے دن غسل کرنے کی ترغیب

393 عن ابن عباس رضي الله عنهما قال : قال رسول الله ﷺ : ((إنّ هذا يومُ عيدٍ ، جعله الله للمسلمين ، فمَن جاءَ الجمعةَ فليغتسلْ ، وإنْ كان طيبٌ فليمسَّ منه ، وعليكم بالسواكِ)). وفي روايةٍ : ((مَن اغتسل يوم الجمعة ؛ لم يزلْ طاهراً إلى الجمعة الأخرى)).

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ عید کا دن ہے جو اللہ نے مسلمانوں کے لیے مقرر کیا ہے، لہٰذا جو شخص جمعہ پڑھنے آئے، اسے چاہیے کہ غسل کر کے آئے، اگر خوشبو موجود ہو تو لگا لے اور مسواک ضرور کیا کرو۔ ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے جمعہ کے دن غسل کیا وہ آئندہ جمعہ تک (گناہوں وغیرہ سے) پاک رہتا ہے۔'' [حسن لغيره ـ سنن ابن ماجه :1098]

3- جمعہ کے لیے جلدی آنے کی ترغیب

394 صحیح بخاری (عن أبي هريرة رضي الله عنه ان رسول الله ﷺ قال): **إذا كان يومُ الجمعة ، وَقَفَتِ الملائكةُ على بابِ المسجدِ ، يكتبون الأوَّلَ فالأوَّلَ ، ومَثَلُ المهجّر كَمَثَلِ الذي يُهدي بَدَنَةً ، ثم كالذي يُهدي بقرةً ، ثم كبشاً ، ثم دجاجةً ، ثم بيضةً ، فإذا خرج الإمامُ طَوَوْا صُحفَهم ، يستمعون الذِكرَ ››.**

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جمعہ کے دن فرشتے مسجد کے دروازے پر کھڑے (جمعہ کے لیے آنے والوں کے) نام لکھتے ہیں۔ جمعہ کے لیے جلدی آنے والے کے لیے اونٹ کی قربانی دینے والے کی طرح اجر وثواب ہے۔ پھر جو اس کے بعد آتا ہے وہ ایسے ہے جیسے گائے قربان کرنے والا، جو اس کے بعد آتا ہے وہ ایسے ہے جیسے مینڈھا قربان کرنے والا، پھر جو آتا ہے جیسے انڈہ صدقہ میں دینے والا ہو۔ پھر جب امام (خطبہ دینے کے لیے) نکلتا ہے تو وہ (فرشتے) اپنے رجسٹر لپیٹ لیتے ہیں اور خطبہ سننے لگتے ہیں۔

[**صحیح** ـ صحيح البخاری :929 ، صحيح مسلم :850، سنن ابن ماجه : 1092 ، صحيح ابن خزيمة: 1769]

395 صحیح بخاری عن عبدالله بن عمرو عن النبي ﷺ قال : **‹‹ من غَسَّلَ واغتسل ، ودنا وابتكر ، واقترب واستمع. كان له بكل خطوة يخطوها قيامُ سنةٍ وصيامُها ››.**

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص (جمعہ کے دن) غسل کرے، جلدی (مسجد میں) جائے (ہو سکے تو کچھ) صدقہ خیرات کرے، امام کے قریب بیٹھے اور خطبہ مکمل انہماک سے سنے تو اس کے لیے ہر قدم کے بدلہ میں ایک سال کے روزے اور ایک سال کے قیام (تہجد وغیرہ) کا اجر وثواب ہے۔

[**صحیح** ـ مسند أحمد :209/2]

4- جمعہ کے دن لوگوں کی گردنیں پھلانگ کر آگے آنے کی ممانعت

396 حدیث: عن عبداللہ بن بُسرٍ رضي اللہ عنہما قال: **جاء رجل يتخطّى رقاب الناس يومَ الجمعةِ، والنبي ﷺ يَخطبُ، فقال النبي ﷺ: ((اجلسْ فقد آذيتَ، وآنيتَ)).**

سیدنا عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جمعہ کے روز ایک آدمی لوگوں کی گردنیں پھلانگتا ہوا آیا جب کہ نبی ﷺ خطبہ دے رہے تھے، تو نبی ﷺ نے اس سے کہا: ''بیٹھ جاؤ تم نے (دوسروں کو) اذیت دی۔'' ایک روایت میں ہے آپ ﷺ نے فرمایا: بیٹھ جا تو نے لوگوں کو تکلیف دی اور آیا بھی دیر سے۔

[صحيح ـ مسند أحمد :188/4، سنن أبی داؤد :1118، سنن النسائی : 1399، صحيح ابن حبان: 2779]

5-دورانِ خطبہ باتیں کرنے کی ممانعت اور خاموشی سے خطبہ سننے کی ترغیب

397 عن أبي هريرة رضي الله عنه أنّ رسول الله ﷺ قال: ((**إذا قلتَ لصاحبِك يومَ الجمعةِ: أنصتْ، والإمامُ يخطب؛ فقد لَغَوْتَ**)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم جمعہ کے دن اپنے ساتھی سے کہو کہ خاموش ہو جاؤ اور امام خطبہ دے رہا ہو تو تم نے لغو کام کیا۔''

[صحیح ۔ صحیح البخاری :934، صحیح مسلم :851، سنن أبی داؤد : 1112]

398 عن ابن عمرو قال: قال رسول الله ﷺ: ((**يحضرُ الجمعة ثلاثةُ نفرٍ، فرجلٌ حضرها يلغو، فذلك حظُّه منها، ورجلٌ حضرها بدعاءٍ، فهو رجل دعا الله؛ إنْ شاء أعطاه، وإنْ شاء منعه، ورجل حضرها بإنصاتٍ وسكوتٍ، ولمْ يتخطَّ رَقَبَةَ مسلمٍ، ولم يؤذِ أحداً؛ فهي كفارةٌ إلى الجمعةِ التي تليها، وزيادة ثلاثة أيام. وذلك أنّ الله يقول: ﴿مَن جاءَ بالحسنةِ فلَهُ عَشْرُ أمثالِها﴾**)).

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جمعہ میں تین طرح کے افراد آتے ہیں ① ایک وہ شخص جو لغو کام کرتا ہے اس کا یہی حصہ ہے ② دوسرا دعا کے لیے آتا ہے، یہ دعا کرتا ہے اللہ چاہے تو عطا فرمائے اور چاہے تو محروم رکھے ③ تیسرا وہ شخص جو خاموشی سے خطبہ سنتا اور چپ رہتا ہے کسی مسلمان کی گردن پھلانگتا ہے نہ کسی کو ایذا دیتا ہے۔ اس آدمی کے لیے یہ جمعہ آئندہ جمعہ تک کے لیے اور مزید تین دن کے لیے کفارہ ہے۔ اور یہ اس لیے کہ اللہ عزوجل نے فرمایا: ﴿مَن جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا﴾ جو ایک نیکی کرے گا اس کے لیے اس کا دس گنا (اجر) ہے۔''

[حسن، صحیح ۔ سنن أبی داؤد :1113، صحیح ابن خزیمة :1813]

6-بغیر کسی شرعی عذر کے جمعہ چھوڑنے پر وعید

399 عن ابنِ مسعودٍ رضي الله عنه ؛ أنّ النبي ﷺ قال لِقومٍ يَتخَلَّفُون عن الجمعة : ((**لقد هَمَمْتُ أنْ آمرَ رجلاً يصلِّي بالناسِ ، ثم أحرِّقَ على رجالٍ يتخلّفون عن الجمعة بُيوتَهم**)).

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ان لوگوں کے متعلق فرمایا جو جمعہ سے (بغیر کسی شرعی عذر کے) پیچھے رہ جاتے ہیں کہ میں چاہتا ہوں کہ کسی آدمی کو حکم دوں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائے اور میں جا کر ان لوگوں کے گھروں کو آگ لگا دوں جو جمعہ کی ادائیگی نہیں کرتے۔ [صحيح ـ صحيح مسلم :652 ، مستدرك حاكم :292/1]

400 عن أبي الجَعْدِ الضَّمْري ـ وكانت له صحبةٌ رضي الله عنه ـ عن النبي ﷺ قال : ((**مَن ترك ثلاثَ جُمَعٍ تهاوناً بها ؛ طبعَ اللّٰه على قلبِه**)). وفي روايةٍ: ((**مَن تركَ الجمعة ثلاثاً من غير عذر فهو منافق**)).

سیدنا ابو جعد ضمری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو شخص سستی کی وجہ سے تین جمعے چھوڑ دے تو اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر لگا دیتا ہے۔ اور ایک روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص بغیر کسی عذر کے تین جمعے چھوڑ دے تو وہ منافق ہے۔ [صحيح، حسن ـ مسند أحمد : 424/3 ، سنن أبي داؤد :1052، جامع الترمذي : 500 ، سنن ابن ماجه : 1125، صحيح ابن خزيمة : 1858، مستدرك حاكم: 280/1]

7- جمعہ کے دن سورۃ الکہف کی تلاوت کرنے کی ترغیب

401 حدیث: عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه ؛ أنّ النبي ﷺ قال : ((مَن قرأ سورةَ ﴿ الكهف ﴾ في يومِ الجمعةِ؛ أضاء له من النور ما بين الجمعتين)).

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک نبی ﷺ نے فرمایا: جو شخص جمعہ کے دن سورۃ الکہف کی تلاوت کرے تو اس کے لیے دو جمعوں کے درمیانی وقت میں نور جگمگاتا رہتا ہے۔

[صحیح ۔ نسائی فی عمل الیوم واللیلة :954,952 ، بیهقی :249/3، مستدرك حاكم : 368/2]

زکوٰۃ کی فضیلت، اہمیت، فوائد واحکام

لغوی تعریف:

لفظ زکوٰۃ ''بڑھنا، نشوونما پانا اور پاکیزہ ہونا'' کے معنیٰ میں مستعمل ہے۔

شرعی تعریف:

شریعت میں زکوٰۃ مخصوص مال کے مخصوص حصے کو کہا جاتا ہے جو مخصوص لوگوں کو دیا جاتا ہے۔

وجہ تسمیہ:

زکوٰۃ کو زکوٰۃ اس لیے کہا جاتا ہے کہ اس سے دینے والے کا تزکیہ نفس ہوتا ہے اور اس کا مال پاک ہو جاتا ہے۔

نوٹ:- زکوٰۃ کے لئے قرآن وسنت میں لفظ ''صدقہ'' بھی استعمال ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

((خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَ تُزَكِّيْهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ ؕ اِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ ؕ وَ اللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ))

''آپ ان کے مالوں میں سے صدقہ (زکوٰۃ) لے لیجئے، جس کے ذریعہ سے آپ ان کو پاک صاف کر دیں اور ان کے لیے دعا کیجئے بلاشبہ آپ کی دعا ان کے لیے موجب اطمینان ہے اور اللہ تعالیٰ خوب سنتا ہے خوب جانتا ہے۔'' [سورة التوبة: 103]

زکوٰۃ کی اہمیت:

زکوٰۃ ارکان اسلام میں سے ایک ایسا بنیادی رکن ہے جسے امت محمد علی صاحبها الصلوٰة والسلام سمیت سابقہ تمام امتوں پر فرض کیا گیا۔

سیدنا ابراہیم، سیدنا اسحاق اور سیدنا یعقوب علیہم السلام کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

((وَجَعَلْنٰهُمْ اَئِمَّةً يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا وَ اَوْحَيْنَآ اِلَيْهِمْ فِعْلَ الْخَيْرٰتِ وَ اِقَامَ الصَّلٰوةِ وَ اِيْتَآءَ

الزَّكٰوةِ ۚ وَ كَانُوْا لَنَا عٰبِدِيْنَ ۙ))

''اور ہم نے انہیں پیشوا بنا دیا کہ ہمارے حکم سے لوگوں کی رہنمائی کریں اور ہم نے ان کی طرف نیک کاموں کے کرنے اور نمازوں کے قائم رکھنے اور زکوٰۃ دینے کی وحی (تلقین) کی، اور وہ سب کے سب ہمارے عبادت گزار بندے تھے۔'' [سورة الانبياء: 73]

قرآن مجید میں بیاسی (۸۲) مرتبہ نماز کے ساتھ ادائیگی زکوٰۃ کا بھی حکم دیا گیا۔ رسول اللہ ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ادائیگی زکوٰۃ پر بیعت لیا کرتے۔ زکوٰۃ درحقیقت حقوق اللہ اور حقوق العباد کا مجموعہ ہے۔ اس لیے کہ عبادت ہونے کی وجہ سے یہ اللہ کا حق ہے اور غرباء، مساکین اور کمزور لوگوں کی کفالت ہونے کے سبب حقوق العباد ہے۔

زکوٰۃ کے فضائل:

(۱) زکوٰۃ اللہ تعالیٰ کی رحمت حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

((وَاكْتُبْ لَنَا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ فِي الْاٰخِرَةِ اِنَّا هُدْنَآ اِلَيْكَ ؕ قَالَ عَذَابِيْٓ اُصِيْبُ بِهٖ مَنْ اَشَآءُ ۚ وَ رَحْمَتِيْ وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ ؕ فَسَاَكْتُبُهَا لِلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَ الَّذِيْنَ هُمْ بِاٰيٰتِنَا يُؤْمِنُوْنَ ۚ))

''(اے اللہ!) اور ہم لوگوں کے نام دنیا میں بھی نیک حالی لکھ دے اور آخرت میں بھی، ہم تیری طرف رجوع کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں اپنا عذاب اسی پر واقع کرتا ہوں جس پر چاہتا ہوں اور میری رحمت تمام اشیاء پر محیط ہے۔ تو وہ رحمت ان لوگوں کے نام ضرور لکھوں گا جو اللہ سے ڈرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور جو ہماری آیتوں پر ایمان لاتے ہیں۔'' [سورة الاعراف: 156]

(۲) زکوٰۃ دینی اخوت کا ذریعہ ہے:

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

((فَاِنْ تَابُوْا وَ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَاِخْوَانُكُمْ فِي الدِّيْنِ ؕ وَنُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ))

''اب بھی اگر یہ توبہ کرلیں اور نماز کے پابند ہو جائیں اور زکوٰۃ دیتے رہیں، تو تمہارے دینی بھائی ہیں۔ہم تو جاننے والوں کے لیے اپنی آیتیں کھول کھول کر بیان کررہے ہیں۔'' [سورة التوبة: 11]

(۳) زکوٰۃ جنت الفردوس کا وارث بناتی ہے:

اللہ تعالیٰ نے سورۃ المومنون میں جنت الفردوس کے وارثوں کی صفات ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

((وَ الَّذِيْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فٰعِلُوْنَ))

''جو زکوٰۃ ادا کرنے والے ہیں۔'' [سورة المومنون: 4]

(۴) زکوٰۃ ادا کرنے سے مال بڑھتا اور بابرکت ہو جاتا ہے:

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

((وَ مَآ اٰتَيْتُمْ مِّنْ رِّبًا لِّيَرْبُوَا فِيْٓ اَمْوَالِ النَّاسِ فَلَا يَرْبُوْا عِنْدَ اللّٰهِ ۚ وَ مَآ اٰتَيْتُمْ مِّنْ زَكٰوةٍ تُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُضْعِفُوْنَ))

''تم جو سود پر دیتے ہو کہ لوگوں کے مال میں بڑھتا رہے وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں نہیں بڑھتا اور جو کچھ صدقہ زکوٰۃ تم اللہ تعالیٰ کا منہ دیکھنے (اور خوشنودی کے لیے) دو تو ایسے لوگ ہی ہیں اپنا دو چند کرنے والے ہیں۔'' [سورة الروم: 39]

(۵) زکوٰۃ ادا کرنے سے انسان مال و دولت کے شر و فتنہ سے محفوظ ہو جاتا ہے:

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کی: اے اللہ کے رسول ﷺ اگر ایک شخص اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کرتا ہے تو آپ ﷺ اس کے متعلق کیا فرماتے ہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ((مَن أدّى زكاةَ ماله: فقد ذهب عنه شرُّه)) جس شخص نے اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کی یقیناً اس سے اس کے مال کا شر زائل ہو گیا۔ [حسن لغیرہ۔ طبرانی فی الأوسط:1602، صحیح ابن خزیمہ:2258]

(۶) زکوٰۃ ادا کرنے والا روزِ قیامت صدیقین اور شہداء کے ساتھ ہوگا:

سیدنا حضرت عمرو بن مرۃ الجهنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قضاعۃ (قبیلہ) کا ایک شخص رسول اللہ ﷺ

کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگا:إني شهدتُ أنْ لا إلهَ إلا اللهُ ، وأنك رسولُ اللهِ، وصليتُ الصلواتِ الخمسَ ، وصمتُ رمضانَ وقمتُه، وآتيت الزكاة. فقال رسول اللهﷺ: ((من ماتَ على هذا كان من الصدّيقين والشهداء)) یقیناً میں نے اس بات کی گواہی دی کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی حقیقی معبود نہیں اور یہ کہ آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے (سچے) رسول ﷺ ہیں اور میں نے پانچ نمازیں پڑھیں اور رمضان کے روزے رکھے اور اس کی راتوں میں قیام کیا اور زکوٰۃ بھی ادا کی۔ (یہ سن کر) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (جو اس پر قائم رہا حتیٰ کہ) اس کی موت اسی پر واقع ہوئی وہ (قیامت کے دن) صدیقین اور شہداء میں سے ہوگا۔

[صحیح۔ مسند البزار :45 ، صحیح ابن خزیمة :2212، صحیح ابن حبان :3429]

(۷) زکوٰۃ گناہوں کا کفارہ:

سیدنا حذیفہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: انسان کی آزمائش اس کے خاندان، اولاد اور پڑوسیوں سے ہوتی ہے پھر فرمایا:

((تُكَفِّرُهَا الصَّلَاةُ، وَالصَّدَقَةُ، وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ))

''نماز، صدقہ اور اچھی بات کا حکم کرنا اور برائی سے روکنا اس آزمائش کا کفارہ بن جاتی ہیں''

[صحیح۔ صحیح البخاری: 1435، صحیح مسلم: 144]

(۸) زکوٰۃ سے اللہ کا غصہ و غضب ختم ہو جاتا ہے:

سیدنا معاویہ بن حیدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ((إنَّ صدقة السر تُطفىء غضبَ الربِّ تبارک وتعالیٰ)) یقیناً پوشیدہ صدقہ رب تعالیٰ کے غضب (کی آگ) کو بجھا دیتا ہے۔ [حسن لغیرہ ۔ طبرانی فی الکبیر :1018]

(۹) صدقہ (زکوٰۃ) بیماریوں کا علاج ہے:

سیدنا حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:((داوُوا مرضاكم بالصدقة))

اپنے مریضوں کا علاج صدقہ سے کیا کرو۔

[حسن لغیرہ ۔ ابوداؤد فی المراسیل: 105، بیھقی فی الشعب :3557]

(۱۰) زکوٰۃ جنت میں لے جانے والا عمل:

سیدنا ابوایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کوئی ایسا عمل بتائیں جو مجھے جنت میں لے جائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ((تعبدُ اللّٰه لا تشرکُ به شیئاً، وتقیمُ الصلاةَ، وتؤتي الزکاةَ، وتَصِلُ الرَّحِمَ)) ایک اللہ کی عبادت کر اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرا، نماز قائم کر، زکوٰۃ ادا کر اور صلہ رحمی کیا کر۔

[صحیح ۔ صحیح البخاری :1396، صحیح مسلم .13]

زکوٰۃ نہ دینے والوں کا انجام، خزانہ سانپ کی شکل اختیار کرے گا:

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((مَن آتاه اللّٰه مالاً فلم یؤدِ زکاتَه: مُثِّلَ له یومَ القیامةِ شجاعاً أقرَع، له زبیبتان یُطَوَّقُه یومَ القیامة، ثم یأخذ بِلِهزِمَتَیه (یعني شِدقَیه)، ثم یقول: أنا مالُک، أنا کنزُک!)) . ثم تلاهذه الآیة: ﴿ولا یَحسَبَنَّ الذین یَبخَلُونَ﴾ الآیة. جس شخص کو اللہ نے مال عطا کیا (لیکن) اس نے اس (مال) کی زکوٰۃ ادا نہ کی تو قیامت کے دن اس کا مال زہریلے گنجے سانپ کی شکل اختیار کرے گا جس کی آنکھوں پر دو سیاہ نقطے ہوں گے اور وہ اس کی گردن میں طوق کی طرح ڈال دیا جائے گا وہ اس کے دونوں جبڑوں کو پکڑ کر کہے گا میں تیرا مال ہوں، میں تیرا خزانہ ہوں (جس کی تو نے زکوٰۃ ادا نہ کی تھی) اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی (جس کا ترجمہ ہے) ''وہ لوگ ہرگز خیال نہ کریں جو بخل کرتے ہیں کہ جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے عطا فرمایا کہ وہ ان کے لیے بہتر ہے بلکہ وہ ان کے لیے برا ہے عنقریب قیامت کے دن انہیں اس چیز کا طوق پہنایا جائے گا جس میں انہوں نے بخل کیا اور زمین و آسمان کی میراث اللہ ہی کے لیے ہے اور اللہ اس سے جو تم کرتے ہو پوری طرح باخبر

ہے(آل عمران:180)''۔

[صحیح ۔ صحیح البخاری :1403 ، سنن النسائی :2482، صحیح مسلم :987]

(۲)زکوٰۃ ادانہ کرنے والے کو اس کے جمع شدہ مال سے داغا جائے گا:

((یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ کَثِیْرًا مِّنَ الْاَحْبَارِ وَ الرُّھْبَانِ لَیَاْکُلُوْنَ اَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ وَ یَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ ؕ وَ الَّذِیْنَ یَکْنِزُوْنَ الذَّھَبَ وَ الْفِضَّۃَ وَ لَا یُنْفِقُوْنَھَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ ۙ فَبَشِّرْھُمْ بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ ۙO یَّوْمَ یُحْمٰی عَلَیْھَا فِیْ نَارِ جَھَنَّمَ فَتُکْوٰی بِھَا جِبَاھُھُمْ وَجُنُوْبُھُمْ وَظُھُوْرُھُمْ ؕ ھٰذَا مَا کَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِکُمْ فَذُوْقُوْا مَا کُنْتُمْ تَکْنِزُوْنَO))

''اے ایمان والو! اکثر علما اور عابد، لوگوں کا مال ناحق کھا جاتے ہیں اور اللہ کی راہ سے روک دیتے ہیں اور جو لوگ سونے چاندی کا خزانہ رکھتے ہیں اور اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے، انہیں دردناک عذاب کی خبر پہنچا دیجیے۔ جس دن اس خزانے کو آتش دوزخ میں تپایا جائے گا پھر اس سے ان کی پیشانیاں اور پہلو اور پیٹھیں داغی جائیں گی (ان سے کہا جائے گا) یہ ہے جسے تم نے اپنے لیے خزانہ بنا کر رکھا تھا۔ پس اپنے خزانوں کا مزہ چکھو۔''[سورۃ التوبۃ: 34,35]

(۳)زکوٰۃ ادانہ کرنے والا جہنمی ہے:

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:((**مانعُ الزكاة يومَ القيامة في النار**)) زکوٰۃ کو روکنے والا (ادانہ کرنے والا) قیامت کے دن (جہنم کی) آگ میں ہوگا۔ [حسن، صحیح ۔ طبرانی فی الصغیر :935]

(۴) زکوٰۃ ادانہ کرنے والے قحط سالی میں مبتلا ہوتے ہیں:

عن بُريدةَ رضيَ الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ :((**ما منعَ قومٌ الزكاةَ إلا ابتلاهم الله بالسنين**)) رواه الطبراني في (الأوسط)، والحاكم والبيهقي في حديث: إلا أنهما قالا: ((**ولا مَنَعَ قومٌ الزكاةَ إلا حَبَسَ اللّٰهُ عنهم القَطْرَ**))

سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو قوم بھی زکوٰۃ کو روک لیتی ہے (ادا نہیں کرتی) تو اللہ تعالیٰ انہیں قحط سالی میں مبتلا کر دیتا ہے۔

[صحیح لغیرہ۔ طبرانی فی الأوسط : 4574 ، بیھقی فی الشعب:3315]

حاکم اور بیہقی کی روایت میں ہے کہ جو قوم بھی زکوٰۃ کو روک لیتی ہے اللہ تعالیٰ ان سے بارشیں روک لیتا ہے۔

(۵) زکوٰۃ ادا نہ کرنے والے ملعون:

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ((لعنَ رسولُ اللّٰه صلی اللہ علیہ وسلم آكلَ الربا، وموكلَه ، وشاهدَه، وكاتبه، والواشمةَ ، والمستوشمةَ ، ومانعَ الصدقة، والمحلِّلَ والمحلَّلَ له)) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سود لینے والے، سود دینے والے، اس کے گواہ، اس کے تحریر کرنے والے، گودنے والی اور گدوانے والی، زکوٰۃ ادا نہ کرنے والے، حلالہ کرنے والے اور جس کے لیے حلالہ کیا گیا ہے (ان سب پر) لعنت کی ہے۔ [حسن لغیرہ۔ الأصبھانی فی الترغیب والترھیب:1408]

زکوٰۃ کس پر واجب؟

زکوٰۃ ہر مسلمان، آزاد اور صاحبِ نصاب پر فرض ہے۔

فرضیت زکوٰۃ کی شروط:

(۱) مالک کو اپنے مال پر مکمل ملکیت حاصل ہو۔ یعنی مالک کو مال پر مکمل تصرف حاصل ہو اس لیے جن اموال پر مالک کو تصرف حاصل نہ ہو ان پر زکوٰۃ نہیں جیسے کسی ناجائز قبضہ میں چلے جانے والا مال۔ یا ایسا قرض جس کے ملنے کی کوئی امید نہ ہو۔

(۲) شریعت کے مقرر کردہ نصاب کو پہنچتا ہو۔

(۳) اس مال پر ایک سال کا عرصہ گذر چکا ہو۔

کن اشیاء میں زکوٰۃ فرض ہے؟

(۱) سونا: ساڑھے سات (7.50) تولے سونا ڈھیلے کی صورت میں یا زیورات کی صورت میں دونوں شکلوں میں

چالیسواں حصہ زکوٰۃ فرض ہے۔

(۲) چاندی: ساڑھے باون (52.50) تولے چاندی پر چالیسواں حصہ زکوٰۃ فرض ہے خواہ ڈھیلے کی شکل میں ہو یا زیور کی شکل میں۔

(۳) کاغذی کرنسی: ریال ہو، دینار ہو ڈالر ہو یا روپیہ یہ تمام سونے چاندی کے حکم میں ہیں اس لیے ساڑھے باون (52.50) تولے چاندی کی قیمت کے برابر نقدی پر چالیسواں حصہ زکوٰۃ فرض ہے۔

(۴) تمام تجارتی سامان پر زکوٰۃ فرض ہے۔

مصارف زکوٰۃ

مصارف زکوٰۃ آٹھ ⑧ ہیں۔

(۱) و (۲) فقراء ومساکین:

فقیر جس کے پاس کچھ نہ ہو اور مسکین جس کے اخراجات زیادہ اور آمدن کم ہو۔

(۳) عاملین:

زکوٰۃ وصول کرنے والے۔ انہیں زکوٰۃ کے مال سے بقدرِ محنت تنخواہ دی جاسکتی ہے۔

(۴) تالیف قلب:

اس کی درج ذیل ممکنہ صورتیں ہیں:

(۱) ایسے کفار جو اسلام کی طرف مائل ہوں۔

(۲) نومسلم جنہیں امداد دینے کی ضرورت ہو۔

(۳) یا وہ کفار جن کو مال دینے سے توقع ہو کہ وہ اپنے قبیلے یا علاقہ کے مسلمانوں پر ظلم نہ ہونے دیں گے۔

(۵) گردنیں آزاد کرنے میں یعنی غلام کو آزاد کرانے کے لیے۔

(۶) مقروض جو قرض ادا نہ کرسکے، یا وہ جن پر ضمانت کی چٹی پڑ جائے۔

(۷) فی سبیل اللہ: اس سے مراد جہاد اور دیگر تمام دینی مقاصد ہیں۔

(۸) مسافر: ایسا مسافر جس کا مال دورانِ سفر ختم ہو جائے اسے بھی زکوٰۃ دینا جائز ہے۔

مستحق قریبی رشتہ داروں کو زکوٰۃ دینے کا دوہرا اجر۔

سیدنا سلمان بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ((الصدقةُ علی المسکین صدقةٌ ، وعلی ذي الرحِم اثنتان : صدقةٌ وصلةٌ)) مسکین پر صدقہ کرنے سے ایک صدقہ کا ثواب ہوگا اور رشتہ داروں پر صدقہ کرنا دو صدقے (کرنے کے برابر ہے) ① ایک صدقہ ② صلہ رحمی (کا اجر)۔[حسن، صحیح ـ سنن النسائی :2582 ، جامع الترمذی :658، صحیح ابن خزیمة: 3333]، مستدرك حاكم : 407/1]

سیدنا حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ بہترین صدقہ کونسا ہے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ((علی ذي الرحم الکاشِح)) اس قریبی رشتہ دار پر جو (تمہارے خلاف) دل میں بغض وعداوت چھپائے ہوئے ہو۔

[صحیح لغیرہ۔ مسند أحمد :402/3]

8

صدقات کا بیان

1- زکوٰۃ ادا کرنے کی ترغیب اور اس کے وجوب کی تاکید

402 عن أبي الدرداءِ رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: ((خمسٌ مَن جاء بهنَّ مع إيمانٍ دخلَ الجنةَ: مَن حافظَ على الصلواتِ الخمسِ، على وضوئِهنَّ وركوعِهنَّ وسجودهنَّ ومواقيتِهنّ ، وصامَ رمضانَ، وحجَّ البيتَ إنِ استطاعَ إليه سبيلاً ، وأعطى الزكاةَ طيِّبةً بها نفسُهُ)) .

سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پانچ چیزیں ایسی ہیں جو شخص ان کو (اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں) ایمان کے ساتھ لے کر آئے وہ جنت میں داخل ہوگا۔ ① جو شخص پانچ نمازوں کو ان کے وقت میں پڑھنے کا اہتمام کرے ② ان کے وضو، رکوع اور سجدہ کو بھی احسن طریقے سے ادا کرے ③ رمضان المبارک کے روزے رکھے ④ اگر استطاعت ہو تو بیت اللہ کا حج بھی کرے ⑤ خوش دلی کے ساتھ زکوٰۃ ادا کرے۔ [حسن۔ طبرانی فی الصغیر: 772]

403 عن مُعاذ بنِ جبلٍ رضي الله عنه قال: ((كنتُ مع رسول الله ﷺ في سفرٍ ، فأصبحتُ يوماً قريباً منه، ونحن نسير ، فقلت: يارسول الله! أخبرْني بعملٍ يُدخلني الجنةَ ، ويباعدني من النار، قال: لقد سألت عن عظيم، وانه ليسيرٌ على من يَسَّرَهُ اللّٰهُ عليه، تَعبدُ اللّٰهَ ولا تشركُ به شيئاً ، وتقيمُ الصَّلاةَ ، وتُؤتي الزكاةَ ، وتصومُ رمضانَ، وتَحُجُّ البيتَ)) . الحديث

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا چلتے چلتے ایک صبح مجھے رسول اللہ ﷺ کے قریب ہونے کا موقع ملا۔ میں نے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے کوئی ایسا عمل بتائیں جو مجھے جہنم

سے دور کر دے اور جنت میں لے جائے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (اے معاذ رضی اللہ عنہ!) تو نے بہت بڑے مسئلہ کے متعلق سوال کیا ہے لیکن جس کے لیے اللہ تعالیٰ اسے آسان کر دے اس کے لیے یہ انتہائی آسان ہے۔ تو ایک اللہ وحدہ لاشریک کی عبادت کر، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرا، نماز کو قائم کر، زکوٰۃ کو ادا کر، رمضان المبارک کے روزے رکھ اور بیت اللہ کا حج کر۔ [صحیح لغیرہ۔ مسند أحمد :231/5 ، جامع الترمذی :2616، سنن ابن ماجه :3973]

404 حدیث نبوی عن حذيفة رضي الله عنه عن النبي ﷺ قال:((**الاسلامُ ثمانيةُ أسهمٍ الإسلامُ سهمٌ، والصلاةُ سَهْمٌ، والزكاةُ سهمٌ، والصومُ سهمٌ، وحجُّ البيتِ سهمٌ، والأمر بالمعروف سهمٌ، والنهيُ عن المنكرِ سهمٌ، والجهاد في سبيل الله سهمٌ، وقد خاب من لاسهم له**))

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اسلام کے آٹھ حصے ہیں۔ ① قبولِ اسلام ② نماز ③ زکوٰۃ ④ روزہ ⑤ بیت اللہ کا حج ⑥ نیکی کا حکم دینا ⑦ برائی سے روکنا ⑧ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنا۔ اور یقیناً وہ شخص ناکام اور نامراد ہو گیا جس کے لیے (ان میں سے کوئی ایک بھی) حصہ نہ ہوا۔ [حسن لغیرہ۔ مسند البزار :875]

405 حدیث نبوی عن جابر رضي الله عنه قال: **قال رجل: يا رسول الله! أر أيت إنْ أدّى الرجلُ زكاةَ ماله؟ فقال رسول الله** ﷺ: ((**مَن أدّى زكاةَ ماله: فقد ذهب عنه شَرُّه**))

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کی: اے اللہ کے رسول ﷺ اگر ایک شخص اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کرتا ہے تو آپ ﷺ اس کے متعلق کیا فرماتے ہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس شخص نے اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کی یقیناً اس سے اس کے مال کا شر زائل ہو گیا۔ [حسن لغیرہ۔ طبرانی فی الأوسط :1602 ، صحیح ابن خزیمه :2258]

406 حدیث نبوی عن الحسن قال: قال رسول الله ﷺ: ((**داوُوا مرضاكم بالصدقة**))

سیدنا حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنے مریضوں کا علاج صدقہ سے کیا کرو۔

[حسن لغیرہ ۔ ابوداؤد فی المراسیل: 105، بیهقی فی الشعب :3557]

407 حدیث نبوی عن سَمُرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ:((**أقيموا الصلاة، وآتُوا الزكاة، وحجُّوا، واعتمِروا، واستقيموا يُستَقَمْ بكم**))

سیدنا سمرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو (بیت اللہ کا) حج اور عمرہ کرو، اور سیدھے رہو (دین اسلام پر قائم رہو) تمہارے معاملات درست ہو جائینگے۔

[صحیح لغیرہ۔ طبرانی فی الکبیر:6897، والأوسط: 2055، والصغیر: 136]

408 عن أبي أيوب رضي الله عنه: **أنّ رجلاً قال للنبي ﷺ: أخبِرني بعملٍ يُدخلُني الجنة. قال: ((تعبدُ الله لا تشركُ به شيئاً، وتقيمُ الصلاةَ، وتؤتي الزكاةَ، وتَصِلُ الرَّحِمَ))**

سیدنا ابوایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کوئی ایسا عمل بتائیں جو مجھے جنت میں لے جائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک اللہ کی عبادت کر اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرا، نماز قائم کر، زکوٰۃ ادا کر اور صلہ رحمی کیا کر۔ [صحیح ۔ صحیح البخاری :1396 ، صحیح مسلم :13]

409 عن أبي هريرة رضي الله عنه: **أنَ أعرابياً أتى النبيَّ ﷺ فقال: يا رسولَ الله! دُلَّني على عمل اذا عمِلْتُه دخلتُ الجنة. قال:((تعبدُ اللهَ لاتشركُ به شيئاً، وتقيمُ الصلاةَ المكتوبةَ ، وتؤتي الزكاةَ المفروضةَ، وتصومُ رمَضانَ)) قال: والذي نفسي بيده لا أزيد على هذا ولا أنقُص منه. فلما ولّى، قال النبي ﷺ:((مَن سَرَّهُ أنْ يَنظرَ الى رجلٍ من أهل الجنةِ، فلينْظر إلى هذا))**

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی (دیہاتی) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے کوئی ایسا عمل بتایئے جس کے کرنے سے میں جنت داخل ہو جاؤں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک اللہ کی عبادت کر اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرا، فرض نماز کو قائم کر، فرض زکوٰۃ ادا کر اور رمضان المبارک کے روزے رکھ۔ اعرابی کہنے لگا اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں اس پر نہ کچھ اضافہ کروں گا اور نہ ہی اس میں سے کچھ کمی کروں گا جب وہ جانے لگا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص یہ چاہتا ہے کہ میں کسی جنتی آدمی کو دیکھوں وہ اس کو دیکھ لے۔

[صحیح ۔ صحیح البخاری :1397 ، صحیح مسلم :14]

410 عن عمرو بن مُرَّةَ الجهني رضى الله عنه قال: **جاء رجلٌ من قُضاعَةَ إلى رسول الله ﷺ فقال: إني شهدتُ أنْ لا إلهَ إلا اللهُ ، وأنک رسولُ اللهِ ، وصليتُ الصلواتِ الخمسَ ، وصمتُ رمضانَ**

وقمتُه، وآتيت الزكاة. فقال رسول الله ﷺ: ((من ماتَ على هذا كان من الصدّيقين والشهداء))

سیدنا حضرت عمرو بن مرۃ الجہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قضاعۃ (قبیلہ) کا ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگا یقیناً میں نے اس بات کی گواہی دی کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی حقیقی معبود نہیں اور یہ کہ آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے (سچے) رسول ﷺ ہیں اور میں نے پانچ نمازیں پڑھیں اور رمضان کے روزے رکھے اور اس کی راتوں میں قیام کیا اور زکوۃ بھی ادا کی۔ (یہ سن کر) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (جو اس پر قائم رہا حتیٰ کہ) اس کی موت اسی پر واقع ہوئی وہ (قیامت کے دن) صدیقین اور شھداء میں سے ہوگا۔ [صحیح۔ مسند البزار :45 ، صحیح ابن خزیمة :2212، صحیح ابن حبان :3429]

411 حدیث عن عبدالله بن معاوية الغاضري رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: **((ثلاثٌ من فعلهنَّ فقد طَعِمَ طَعْمَ الإيمان: مَن عَبَدَ الله وحدَه ، وعلم أنْ لا إلهَ إلا اللّهُ ، وأعطى زكاةَ ماله طيّبةً بها نفسُه، رافدةً عليه كلَّ عامٍ، ولم يُعطِ الهَرِمَةَ، ولا الدَّرِنَةَ ، ولا المريضةَ ، ولا الشَّرَط اللئيمة، ولكنْ مِن وَسَطِ أموالكم، فانّ الله لم يسألُكُمْ خيرَه ، ولم يأمرْكُمْ بشرِّه))**

سیدنا عبداللہ بن معاویہ الغاضری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے تین اعمال کیے اس نے ایمان کی لذت کو پالیا ① جس نے ایک اللہ وحدہ لاشریک کی عبادت کی ② اور بخوبی جان لیا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی حقیقی معبود نہیں ③ اور ہر سال خوش دلی سے زکوۃ ادا کی (بوجھ نہ سمجھا) اور اس نے (جانوروں کی زکوۃ میں) بوڑھا جانور، خارش زدہ، مریض یا گھٹیا قسم کا جانور نہ دیا۔ تم زکوۃ میں متوسط جانور دیا کرو یقیناً اللہ تعالیٰ زکوۃ میں تمہارے بہترین مال کا سوال نہیں کرتا اور نہ ہی (زکوۃ میں) ناقص مال دینے کا حکم دیتا ہے۔ [صحیح لغیرہ۔ سنن أبی داؤد :1582]

412 حدیث عن أبي هريرة رضي الله عنه: أن رسول الله ﷺ قال: **((إذا أديتَ الزكاةَ فقد قضيتَ ما عليك، ومن جمعَ مالاً حراماً ثم تصدق به لم يكن له فيه أجر، وكان إصره عليه))**

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تو نے (اپنے مال کی) زکوۃ کو ادا کر دیا تو جو فرض (واجب) تجھ پر تھا وہ تو نے ادا کر دیا، اور جس شخص نے (ناجائز ذرائع سے) حرام کا مال جمع کر کے اس میں سے صدقہ کیا تو اس کے لیے اس صدقہ کا کوئی اجر نہ ہوگا بلکہ اس حرام کمائی کا بوجھ اسی پر ہوگا

[صحیح ـ صحیح ابن خزیمة :2471، صحیح ابن حبان :797، مستدرک حاکم :390/1]

2-زکوٰۃ ادا نہ کرنے پر وعید اور زیور کی زکوٰۃ کا بیان

413 عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول اللهﷺ:((ما مِن صاحبِ ذهبٍ ولا فضةٍ لا يؤدّي منها حقَّها إلا إذا كان يومُ القيامة صفّحَتْ له صفائحُ من نارٍ ، فأُحميَ عليها في نار جَهَنَّمَ ، فيُكوى بها جَنْبُه وجَبينُه وظَهرُه ، كلَّما بَرَدَتْ أُعيدَتْ له ﴿في يومٍ كان مقدارُه خمسين ألفَ سنةٍ ﴾ ، حتى يُقضى بين العباد، فيرى سبيلَه، إما إلى الجنة، ، وإماّ إلى النار)) قيل : يا رسولَ الله ! فالإبل ؟ قال:((ولا صاحبُ إبلٍ لا يؤدّي منها حقَّها۔ ومن حقها حَلَبُها يومَ وِردِها۔ إلا إذا كان يوم القيامة بُطح لها بقاع قَرقَرٍ أوفَرَ ما كانت، لا يفقدُ منها فَصيلاً واحداً ، تَطؤه بأخفافِها ، وتَعَضُّه بأفواهها ، كلما مَرَّ عليه أُولاها رُدَّ عليه أُخراها، ﴿ في يومٍ كان مقدارُه خمسين ألف سَنَةٍ ﴾ ، حتى يُقضى بين العباد، فَيَرى سبيلَه إما إلى الجنة ، وإما إلى النار))۔ قيل: يا رسولَ الله ! فالبقرُ والغنمُ؟ قال: ((ولا صاحبُ بقرٍ ولا غَنَم لا يؤدِّي منها حقّها إلا إذا كان يومُ القيامة بُطِح لها بقاعٍ قرقرٍ أوفرَ ما كانت، لا يفقِد منها شيئاً ، ليس فيها عقصاءُ ولا جَلحاءُ ، ولا عَضباءُ ، تَنْطَحُهُ بقرونها، وتطؤه بأظلافها، كلما مرَّ عليه أُولاها، رُدَّ عليه أُخراها، ﴿ في يومٍ كان مقدارُه خمسينَ ألفَ سنة﴾ ، حتى يُقضى بين العباد، فيرى سبيلَه، إماَّ إلى الجنةِ ، وإما إلى النار))۔قيل: يا رسول الله! فالخيلُ؟ قال: ((الخيل ثلاثةٌ ، هي لرجلٍ وِزرٌ ، وهي لرجلٍ سِترٌ ، وهي لرجل أجْرٌ ، فأما التي هي له وِزر : فرجلٌ رَبَطَها رياءً وفخراً ونِواء لأهلِ الإسلام، فهي له وزر. وأما التي هي له سِتر: فرجلٌ رَبَطها في سبيلِ اللهِ ، ثم لم يَنْسَ حقّ اللهِ في ظهورِها ولا رقابها، فهي له سِتر. وأما التي هي له أجر: فرجلٌ ربطها في سبيل الله لأهل الإسلام ، في مَرْجٍ أو رَوضةٍ ، فما أكلتْ من ذلک المرج أو الروضةِ من شيءٍ إلا كُتِب له عَدَدَ ما أكلتْ حسنات، وكُتب له عَدَدَ أرْواثِها وأبوالها حسناتٌ، ولا تقطع طِولَها فاسْتَنَّتْ شَرَفاً أو شَرَفَين إلا كُتِبَ له عَدَدَ آثارِها وأرواثِها حسناتٍ ، ولا مَرَّبها صاحبُها على نهرٍ فَشَربتْ منه ، ولا يريد أن يسقيَها ؛ إلا كتبَ اللّٰه تعالىٰ له عَدَدَ ما شربتْ حَسَنَاتٍ))۔ قيل: يا رسول الله ! فالحمُرُ ؟ قال: ((ما أُنزلَ علَيّ في الحمُرِ إلا هذه الآيةُ الفاذَّةُ الجامعةُ : ﴿ فَمَنْ يعملْ مثقالَ ذرةٍ خيرا يَرَه . وَمَنْ

یَعمل مثقالَ ذَرَّۃٍ شرا یرہ﴾))۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کے پاس بھی سونا اور چاندی ہے اور وہ اس میں سے زکوٰۃ ادا نہیں کرتا تو قیامت کے دن اس کے لیے آگ سے سونے اور چاندی کے سلاخ بنائے جائیں گے پھر جہنم کی آگ میں ان کو تپایا جائے گا، پھر ان سلاخوں سے ان کے پہلوؤں، پیشانی اور کمر کو داغا جائے گا پچاس ہزار سال کی مقدار کے برابر کے دن میں یہاں تک کہ بندوں کے درمیان فیصلہ کر دیا جائے۔ جب بھی ان کی تپش کم ہوگی دوبارہ پھر سے انہیں تپایا جائے گا پھر وہ اپنی راہ کو دیکھے گا جنت کی طرف یا جہنم کی طرف صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض: کی اے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! اونٹ (کی زکوٰۃ اگر نہ دی گئی اس) کا کیا (حشر) ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اونٹوں والا اپنے اونٹوں کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتا اور اونٹوں میں (زکوٰۃ کے علاوہ ایک مستحب) حق یہ بھی ہے کہ جس دن ان کو پانی پلانے کے لیے لے جایا جائے تو ان کا دودھ دھو کر (محتاجوں میں) تقسیم کر دیا جائے، جب قیامت کا دن ہوگا (اونٹوں کی زکوٰۃ نہ دینے والے کو) ایک وسیع و ہموار چٹیل میدان میں منہ کے بل گرا دیا جائے گا، اونٹ پہلے سے زیادہ موٹے تازے اور کثیر تعداد میں ہوں گے وہ شخص اپنے اونٹوں میں سے ایک بچہ بھی غائب نہ پائے گا، وہ سب کے سب اپنے قدموں سے اسے روندیں گے اور دانتوں سے کاٹ رہے ہوں گے جب اس پر سے پہلا دستہ (روندتا ہوا) گزر جائے گا تو پھر اس پر دوسرا دستہ گزرے گا (مسلسل یہی ہوتا رہے گا) اس پورے (قیامت کے) دن میں کہ جس کی مقدار پچاس ہزار سال کے برابر ہے، یہاں تک کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ کر دیا جائے اور وہ شخص اپنا مقام دیکھ لے گا جنت میں یا جہنم میں۔ عرض کی گئی گائے اور بکریوں کے متعلق کیا (حکم) ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گائے اور بکریوں کا جو مالک ان کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتا تو قیامت کے دن اسے منہ کے بل چٹیل اور وسیع میدان میں گرایا جائے گا وہ جانور دنیا کے اعتبار سے بہت زیادہ موٹے اور تازے ہوں گے، وہ ان میں سے کسی کو بھی غائب نہ پائے گا ان میں مڑے ہوئے سینگوں والا، بغیر سینگوں والا اور ٹوٹے ہوئے سینگوں والا کوئی جانور نہ ہوگا (بلکہ سب جانور لمبے اور نوک دار سینگوں والے ہوں گے) جانور اسے سینگ ماریں گے اور اپنے قدموں سے روندیں گے، جب اس پر سے پہلا دستہ (روندتے ہوئے) گزر جائے گا تو پھر اس پر سے دوسرا دستہ گزرے گا (مسلسل یہی ہوتا رہے گا) اس پورے (قیامت کے) دن میں جس کی مقدار پچاس ہزار سال کے برابر ہے، یہاں تک لوگوں کے درمیان فیصلہ کر دیا جائے تو وہ شخص اپنا ٹھکانہ دیکھ لے گا جنت میں یا دوزخ میں۔ عرض کی گئی

گھوڑوں کے متعلق کیا (حکم) ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا! گھوڑے (مالک کی نیت کے اعتبار) تین قسم کے ہیں، کسی شخص کے لیے گھوڑے وبال (عذاب) ہوں گے اور بعض کے لیے پردہ پوشی کا ذریعہ، اور کچھ لوگوں کے لیے گھوڑے باعث ثواب ہوں گے۔ جس شخص کے لیے یہ وبال (عذاب) کا ذریعہ ہوں گے وہ تو وہ شخص ہے کہ جس نے گھوڑے، فخر اور مسلمانوں کی عداوت کے لیے رکھے ہوں گے۔ اور جس شخص کے لیے یہ پردہ (بچاؤ، عزت ورفعت کا ذریعہ) ہیں یہ وہ شخص ہے جس نے انہیں اللہ کی راہ کے لیے رکھا ہوا ہے، نیز ان کی پشتوں اور گردنوں (جانوں) میں جو حقوق ہیں وہ ان کی ادائیگی میں غفلت نہیں کرتا، اس شخص کے لیے یہ گھوڑے باعث اجر وثواب ہیں جس نے ان کو اہل اسلام کے لیے فی سبیل اللہ سرسبز چراگاہوں اور باغیچوں میں پال رکھا ہے، وہ گھوڑے وہاں سے جو کچھ بھی (گھاس وغیرہ) کھاتے ہیں تو ان کے مالک کے لیے اس کے برابر نیکیاں نامہ اعمال میں لکھی جاتی ہیں۔ یہاں تک وہ جس قدر گوبر و پیشاب کرتے ہیں اس کے برابر ان مالک کے لیے نیکیاں لکھی جاتی ہیں او جب یہ گھوڑے رسی کو توڑ کر ایک یا دو ٹیلوں پر اچھلتے اور کودتے ہیں ان کے (قدموں کے) تمام نشانات اور گوبر کے برابر نیکیاں لکھی جاتی ہیں، اور جب بھی ان کا مالک ان کو لے کر کسی نہر کے پاس سے گزرتا ہے اور وہ نہر سے پانی پیتے ہیں حالانکہ مالک کا ان کو اس نہر سے پانی پلانے کا ارادہ نہیں تھا تو جس قدر ان گھوڑوں نے پانی پیا اس کے برابر اس کے لیے نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ عرض کی گئی گدھوں کے بارے میں کیا (حکم) ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ گدھوں کے متعلق مجھ پر اس ایک جامع اور بے مثل آیت مبارکہ کے اور کچھ بھی نازل نہیں کیا گیا۔'' **فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ۝ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ** '' جس شخص نے (دنیا میں) ذرہ برابر نیکی کی وہ اس کو بھی (قیامت کے دن) دیکھ لے گا اور جس نے ذرہ برابر بھی برائی کی وہ اس کو بھی دیکھ لے گا۔

[صحیح ۔ صحیح البخاری :1402 ، صحیح مسلم :987، سنن النسائی :2454]

414 (فی حديث طويل) عن جابرٍ رضي الله عنه قال: سمعت رسول اللهﷺ يقول. **((ولا صاحبِ كنزٍ لا يفعل فيه حقَّه إلا جاء كنزُه يومَ القيامة شجاعاً أقرعَ ، يتبعُه فاتحاً فاه، فاذا أتاه فرَّمنه ، فيناديه: خذ كنزك الذي خبَّأتَه ، فأنا عنه غنيٌّ، فاذا رأى أنْ لا بدله منه سلك يده في فيه، فَيَقضمها قَضمَ الفحل))** .

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس مال دار نے اس مال کا حق ادا نہ کیا تو

قیامت والے دن اس کا مال گنجے زہریلے سانپ کی شکل اختیار کر کے اس کے پیچھے منہ کھول کر دوڑے گا مال کا حق ادا نہ کرنے والا اس سے دور بھاگے گا پس وہ (سانپ) اس سے کہے گا اب پکڑ اپنا خزانہ جو تو نے جمع کر رکھا تھا مجھے اس کی کوئی ضرورت نہیں پھر جب وہ دیکھے گا کہ اس (سانپ) سے بچنے کا کوئی راستہ نہیں تو وہ اس کے منہ میں ہاتھ ڈال دے گا وہ (سانپ) اس کے ہاتھ کو اس طرح چبائے گا جیسے اونٹ کسی چیز کو چباتا ہے۔ [صحيح ـ صحيح مسلم :988]

415 عن مسروق قال: قال عبدالله: ((آكلُ الربا، ومُوكِلُه ، وشاهداه إذا علماه ، والواشمة والموتَشِمَةُ ، ولاوي الصدقةِ ، والمرتدُّ أعرابياً بعد الهجرة؛ ملعونون على لسان محمدٍ ﷺ يوم القيامة)) .

مسروق رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا سود لینے والا، سود دینے والا، سود کی حقیقت کو جان لینے کے باوجود اس پر گواہ بننے والے، گودنے والی اور گدوانے والی (جسم پر نام اور ٹیٹو وغیرہ چھدوانا)، زکوٰۃ ادا نہ کرنے والا، اور ہجرت کے بعد مرتد ہو جانے والا دیہاتی (یہ سب) قیامت کے دن محمد ﷺ کی زبان سے لعنتی قرار دیئے جائیںگے۔

[حسن لغيره ـ صحيح ابن خزيمة:2250]

416 روى الأصبهاني عن علي رضي الله عنه قال: ((لعنَ رسولُ الله ﷺ آكلَ الربا، وموكلَه ، وشاهدَه، وكاتبه، والواشمةَ ، والمستوشمةَ ، ومانعَ الصدقة، والمحلِّلَ والمحلَّلَ له))

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سود لینے والے، سود دینے والے، اس کے گواہ، اس کے تحریر کرنے والے، گودنے والی اور گدوانے والی، زکوٰۃ ادا نہ کرنے والے، حلالہ کرنے والے اور جس کے لیے حلالہ کیا گیا ہے (ان سب پر) لعنت کی ہے۔ [حسن لغيره ـ الأصبهاني في الترغيب والترهيب:1408]

417 عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي ﷺ قال: ((مَن آتاه الله مالاً فلم يؤدِّ زكاتَه: مُثِّلَ له يومَ القيامةِ شجاعاً أقرَع، له زبيبتان يُطَوَّقُه يومَ القيامة ، ثم يأخذ بِلِهزِمَتَيه (يعني شِدقَيه)، ثم يقول: أنا مالُك، أنا كنزُك!)) . ثم تلاهذه الآية: ﴿ ولا يَحْسَبَنَّ الذين يَبْخَلُونَ ﴾ الآية.

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص کو اللہ نے مال عطا کیا (لیکن) اس نے اس

(مال) کی زکوٰۃ ادا نہ کی تو قیامت کے دن اس کا مال زہریلے گنجے سانپ کی شکل اختیار کرے گا جس کی آنکھوں پر دو سیاہ نقطے ہوں گے اور وہ اس کی گردن میں طوق کی طرح ڈال دیا جائے گا وہ اس کے دونوں جبڑوں کو پکڑ کر کہے گا میں تیرا مال ہوں، میں تیرا خزانہ ہوں (جس کی تو نے زکوٰۃ ادا نہ کی تھی) اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی (جس کا ترجمہ ہے) ''وہ لوگ ہرگز خیال نہ کریں جو بخل کرتے ہیں کہ جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے عطا فرمایا کہ وہ ان کے لیے بہتر ہے بلکہ وہ اُن کے لیے برا ہے عنقریب قیامت کے دن انہیں اس چیز کا طوق پہنایا جائے گا جس میں انہوں نے بخل کیا اور زمین و آسمان کی میراث اللہ ہی کے لیے ہے اور اللہ اس سے جو تم کرتے ہو پوری طرح باخبر ہے (آل عمران: 180)''۔

[صحیح ۔ صحیح البخاری :1403 ، سنن النسائی :2482، صحیح مسلم :987]

418 عن أنس بن مالك رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: ((**مانعُ الزكاة يومَ القيامة في النار**))

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: زکوٰۃ کو روکنے والا (ادا نہ کرنے والا) قیامت کے دن (جہنم کی) آگ میں ہوگا۔ [حسن، صحیح ۔ طبرانی فی الصغیر :935]

419 عن بُريدة رضيَ الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: ((**ما منعَ قومٌ الزكاةَ إلا ابتلاهم الله بالسنين**)) رواه الطبراني في (الأوسط)، والحاكم والبيهقي في حديث: إلا أنهما قالا: ((**ولا مَنَعَ قومٌ الزكاةَ إلا حَبَسَ اللهُ عنهم القَطْرَ**))

سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو قوم بھی زکوٰۃ کو روک لیتی ہے (ادا نہیں کرتی) تو اللہ تعالیٰ انہیں قحط سالی میں مبتلا کر دیتا ہے۔[صحیح لغیرہ۔ طبرانی فی الأوسط : 4574 ، بیهقی فی الشعب:3315]

حاکم اور بیہقی کی روایت میں ہے کہ جو قوم بھی زکوٰۃ کو روک لیتی ہے اللہ تعالیٰ ان سے بارشیں روک لیتا ہے۔

[صحیح لغیرہ۔ مستدرك حاكم :126/2 ، بیهقی فی سننه :346/3]

420 عن ابن عمر رضی الله عنهما أن رسول الله ﷺ قال: ((**يا معشرَ المهاجرين! خصالٌ خمسٌ إن ابتُلِيتُم بهنَّ ، وَنَزَلْنَ بكم. [و] أعوذ باللهِ أنْ تُدركوهنَّ ـ : لم تظهر الفاحشةُ في قومٍ قطُّ حتى يُعلنوا بها؛ إلا فشا فيهم [الطاعون و] الأوجاعُ التي لم تكن في أسلافِهم ، ولم يَنْقُصُوا المِكيالَ والميزان ؛ إلا أُخِذوا**

بالسنين وشِدَّةِ المؤنةِ وجَوْرِ السلطان، ولم يَمنعوا زكاةَ أموالِهم؛ إلا مُنعوا القَطْر من السماء ، ولولا البهائم لم يُمطروا ،ولا نَقَضوا عهدَ اللّٰهِ وعهدَ رسولِه ؛ إلا سُلِّطَ عليهم عدوٌّ من غيرِهم ، فيأْخذ بعضَ ما في أيديهم ، ومالم تحكم أئمتهم بكتاب اللّٰه إلا جُعِل بأْسهم بينهم ››

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے مہاجرین کی جماعت! پانچ چیزیں ایسی ہیں کہ اگر تم ان میں مبتلا کر دیئے جاؤ اور وہ تم پر واقع ہو جائیں میں تو اللہ سے پناہ مانگتا ہوں کہ کہیں تم ان میں مبتلا نہ ہو جاؤ۔ ① فحاشی اور بدکاری جس بھی قوم میں عام ہو جائے کہ علی الاعلان یہ ہو تو اس قوم میں ایسی ایسی بیماریاں جنم لیتی ہیں جو پہلے کبھی بھی نہ تھیں ② جو قوم ناپ اور تول میں کمی کرنے لگے ان پر قحط، مشقت اور حکمران کا ظلم مسلط ہو جائے گا ③ اور جس بھی قوم نے زکوٰۃ کو ادا نہ کیا تو ان سے بارشیں روک لی جائیں گی (یادرکھو) اگر جانور نہ ہوں تو بالکل بھی بارش نہ ہو ④ اور جو لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد و پیمان کی خلاف ورزی کے مرتکب ہوں گے ان پر دوسری (دشمن) قوموں کو مسلط کر دیا جائے گا جو ان کے مال و اسباب کو لوٹ لیں گئیں ⑤ اور جس قوم کے حکمران اللہ تعالیٰ کی کتاب کے مطابق فیصلے نہ کریں گے ان میں خانہ جنگی ہو کر رہے گی۔ [حسن، صحیح ـ بیهقی فی الشعب :3314 ، سنن ابن ماجه :4019]

421 عن ابن عباس رضي اللّٰه عنهما قال: قال رسول اللّٰه ﷺ: **‹‹ خمسٌ بخمس ››** قيل: يا رسول اللّٰه ! ماخمسٌ بخمسٍ ؟ قال: **‹‹ ما نقض قومٌ العهدَ إلا سُلِّط عليهم عدوُّهم ، وما حكموا بغير ما أنزل اللّٰه إلا فشا فيهم [الفقرُ ، ولا ظهرت فيهم الفاحشةُ إلا فشا فيهم] الموت، ولا منعوا الزكاة إلا حُبِسَ عنهمُ القَطْرُ ، ولا طَفَّفُوا المكيالَ : إلا حُبِسَ عنهم النباتُ ، وأُخذوا بالسنين ››**

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پانچ چیزیں پانچ چیزوں کے بدلے میں ہیں۔ عرض کی گئی پانچ چیزوں کے بدلے پانچ چیزیں کیا ہیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو بھی قوم معاہدہ کی خلاف ورزی کرتی ہے تو اس پر ان کے دشمن مسلط کر دیئے جاتے ہیں جو لوگ اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ حکم کے خلاف فیصلہ کریں تو ان پر فقیری مسلط کر دی جاتی ہے اور جس قوم میں فحاشی عام ہو جاتی ہے ان پر موت بکثرت مسلط کر دی جاتی ہے۔ جن لوگوں نے زکوٰۃ کو روک لیا ان سے بارشیں روک لی جاتی ہیں اور جس قوم نے ناپ و تول میں کمی کی ان کی پیداوار کم ہو جاتی ہے اور وہ قحط سالی میں مبتلا کر دیئے جاتے ہیں۔ [صحیح لغیرہ۔ طبرانی فی الکبیر :10992]

422 عن الأحنف بن قيسٍ قال: جلستُ إلى مَلإٍ من قريشٍ ، فجاء رجلٌ خَشِنُ الشعرِ والثيابِ والهيئة ، حتى قام عليهم فَسَلَّمَ ، ثم قال: «بَشِّر الكانزين برضفٍ يُحمى عليه في نارِ جهنمَ ، ثم يوضع على حَلَمَةِ ثَدْيِ أحدِهم حتى يخرج من نُغْضِ كتِفِه، ويوضع على نُغْض كتفه حتى يخرج من حَلَمَةِ ثديه يَتَزَلْزَلُ» ثم ولّى فجلس إلى سارية، وتبعتُه، وجلستُ إليه، وأنا لا أدري من هو؟ فقلت: لا أرى القومَ إلا قد كرهوا الذي قلتَ. قال: إنهم لا يعقلون شيئاً ، قال لي خليلي ـ قلت: مَن خليلك ؟ قال: النبي ﷺ: «[يا أباذر! أ] تُبصِرُ أُحُداً؟» قال: فنظرت إلى الشمسِ ما بقي من النهار؟ وأنا أرى رسولَ الله ﷺ يرسلني في حاجة له. قلت: نعم. قال: «ما أُحِبُّ أنَّ لي مثلَ أُحدٍ ذهباً أُنفقه كلَّه ، إلا ثلاثةَ دنانير» وإن هؤلاءِ لا يعقلون، إنما يجمعون الدنيا، لا والله ـ لا أسألهم دُنيا، ولا أستفتيهم عن دِين، حتى ألقى اللهَ عزوجل. رواه البخاري ومسلم.

وفي رواية لمسلم أنه قال: «بَشِّر الكانزين بِكيٍّ في ظهورهم يخرج من جنوبهم، وبِكيٍّ من قِبَلِ أقفائِهم يخرج من جِباهِهم» قال: ثم تَنَحَّى فقعد. قال: قلتُ : من هذا؟ قالوا: هذا أبو ذر. قال: فقمتُ إليه فقلت: ماشيءٌ سمعتُک تقول قُبَيْلُ ؟ قال: ما قلتُ إلاّ شيئاً قد سمعتُه من نبيهم ﷺ. قال: قلت: ما تقول في هذا العطاء؟ قال: خُذه: فانّ فيه اليومَ مَعُونَةً ، فاذا كان ثمناً لِدينک فَدَعْهُ.

احنف بن قیس رحمہ اللہ کہتے ہیں میں قریش کی جماعت کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا ایک پراگندہ بالوں اور موٹے کپڑوں والا شخص آیا جس کی حالت بھی انتہائی سادہ اور معمولی تھی۔ اور سب کو سلام کیا پھر کہنے لگا۔ خزانہ جمع کرنے والوں کو بشارت دو جہنم کی آگ میں تپائے ہوئے پتھر کی پھر وہ اس کی چھاتی پر رکھ دیا جائے گا جس کی حرارت اور شدت اس قدر ہوگی کہ وہ کندھے کی طرف سے نکلے گا۔ اور پھر کندھے کی پتلی ہڈی پر رکھ دیا جائے گا تو سینے کی طرف پار ہو جائے گا، اسی طرح وہ پتھر برابر ڈھلکتا (آر پار ہوتا) رہے گا یہ کہہ کر وہ چلا گیا اور ایک ستون کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھ گیا، احنف رحمہ اللہ کہتے میں بھی اس کے پاس جا کر بیٹھ گیا حالانکہ میں اُسے جانتا بھی نہیں تھا، میں نے کہا لوگوں نے آپ کی بات کو ناپسند کیا ہے وہ کہنے لگا یہ بیوقوف ہیں کچھ نہیں سمجھتے مجھ سے میرے خلیل (محبوب) نے کہا احنف رحمہ اللہ نے کہا آپ کا خلیل کون ہے، اس نے کہا نبی ﷺ۔ اے ابوذر رضی اللہ عنہ! کیا اُحد پہاڑ دیکھ رہے ہو ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے سورج کی طرف نظر اُٹھا کر دیکھا کہ کتنا دن باقی ہے اور میں سمجھا کہ آپ ﷺ مجھے کسی جگہ کام کے لیے بھیجنا چاہتے ہیں۔ میں نے عرض کی جی ہاں تو

آپ ﷺ نے فرمایا: اگر میرے پاس اُحد پہاڑ کے برابر سونا ہو تو میرا دل چاہتا ہے کہ میں اس سارے کو اللہ کی راہ میں خرچ کر دوں مگر تین دینار (قرض وغیرہ کی ادائیگی کے لیے پاس رکھوں)۔ اس کے بعد ابوذر رضی اللہ عنہ فرمانے لگے یہ لوگ سمجھتے نہیں صرف دنیا کو جمع کرنے میں لگے ہوئے ہیں۔ اللہ کی قسم! نہ تو میں ان سے دنیا کے مال کا سوال کرتا ہوں اور نہ ہی دین کا کوئی مسئلہ ان سے پوچھوں گا۔ یہاں تک کہ میں اللہ سے جا ملوں۔ (متفق علیہ) مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ خزانہ جمع کرنے والوں کو ایسے عذاب (داغنے) کی جوان کی گدی پر لگائے جائیں گے تو ان کی پیشانی سے نکل آئیں گے یہ کہہ کر وہ ایک طرف ہو گئے۔ میں نے لوگوں سے پوچھا یہ کون ہیں؟ انہوں نے کہا یہ (صحابی رسول ﷺ) سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ ہیں میں ان کے پاس گیا اور عرض کی کہ جو آپ ابھی فرما رہے تھے وہ کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ میں نے وہی کہا جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا تھا۔ پھر میں نے عرض کی کہ آپ اس عطیہ کے بارے میں کیا فرماتے ہیں (جو مال غنیمت وغیرہ سے امراء مسلمانوں کو دیں)۔ انہوں نے فرمایا اس کو لے آج یہ تمہارا معاون ہے اور اگر یہ مال تیرے دین کا عوض بن جائے تو اسے چھوڑ دو۔ [صحیح ـ صحیح البخاری :1407,1408 ، صحیح مسلم : 992]

423 عن عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده: أنّ امرأة أتَتِ النبيﷺ ومعها ابنةٌ لها، وفي يد ابنتها مَسُكتان غليظتان من ذهب، فقال لها: ((أتعطين زكاةَ هذا؟)) قالت: لا. قال: ((أيسرُّكِ أن يُسوِّرَكِ الله بهما يوم القيامة سوارَين مِن نارٍ ؟ !)) قال: فخلَعَتهما فألقَتهما إلى النبي ﷺ، وقالت: هما لله ولرسوله.

عمرو بن شعیب، اپنے والد، اور وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت اپنی بیٹی کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ اس کی بیٹی کے ہاتھ میں دو بھاری بھرکم سونے کے کنگن تھے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تو اس کی زکوۃ دیتی ہے؟ وہ کہنے لگی نہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا کیا تجھے یہ بات اچھی لگتی ہے کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ تجھے ان کے بدلے (جن کی تو زکوۃ نہیں دیتی) آگ کے دو کنگن پہنا دے۔ اس عورت نے (اسی وقت یہ سن کر) دونوں کنگن اتارے اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کر کے کہنے لگی یہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے لیے ہیں۔

[حسن ـ مسند أحمد :461/6 ، سنن أبي داؤد :1562، جامع الترمذی : 637]

3- تقویٰ کے ساتھ زکوٰۃ وصول کرنے کی ترغیب، اور اس معاملے میں خیانت اور شرعی حدود سے تجاوز کرنے پر وعید، اور جس کو اپنے اوپر (زکوٰۃ وصول کرنے کے معاملہ میں کما حقہ) اعتماد نہ ہو اس کے لیے اس سے اجتناب کرنا، ناحق ٹیکس، عشر وصول کرنے والوں اور سرداروں کے بارے میں حکم کا بیان

424 عن أبي موسى الأشعري رضي الله عنه عن النبي ﷺ : أنّه قال: ((إن الخازنَ المسلمَ الأمين الذي يُنفِّذُ ما أُمِرَبه، فيعطيه كاملاً موفَّرًا طيِّبةً به نفسه، فيدفَعُه إلى الذي أُمِر [له] به أحدُ المتصدِّقَيْن))

سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: امین مسلمان خزانچی مال (زکوٰۃ وغیرہ اس مستحق کو) خوش دلی سے پورا پورا دے جس کو دینے کے لیے اسے کہا جائے تو (یہ مسلمان امانتدار خزانچی) صدقہ کرنے والوں کی طرح (اجر وثواب کا مستحق) ہے۔ [صحیح۔ صحیح البخاری :1438 ، صحیح مسلم:1023، سنن أبی داؤد : 1684]

425 عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي ﷺ قال:((خير الكسبِ كسبُ العامل إذا نصَح))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: سب سے بہتر کمائی عامل (زکوۃ وصول کرنے والے) کی ہے بشرطیکہ وہ خیرخواہی سے (صحیح طریقے پر) کام کرے۔ [حسن۔ مسند أحمد :334/2]

426 عن عبادة بن الصامت رضي الله عنه: أنَّ رسول الله ﷺ بعثه على الصدقة فقال: ((يا أبا الوليد! اتَّقِ الله، لا تأتي يومَ القيامة ببعير تحملُه له رُغاءٌ ، أو بقرةٌ لها خُوارٌ ، أو شاةٌ لها ثُغاءٌ)) قال: يا رسول الله! إن ذلک لکذلک؟ قال: ((إيْ والذي نفسي بيده)) قال: فوالذي بَعَثَکَ بالحقِّ لا أعملُ لک على شيءٍ أبداً.

سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے انہیں زکوٰۃ وصول کرنے کے لیے بھیجا تو ارشاد فرمایا: اے ابوولید! اللہ سے ڈرتے رہنا ایسا نہ ہو کہ تو قیامت کے دن اس حال میں آئے (کہ زکوٰۃ وصول کرنے میں خیانت کی ہو) اور کسی اونٹ کو اٹھائے ہوئے ہو اور وہ بلبلا رہا ہو یا گائے ڈکراتی ہوئی ہو یا ممیاتی ہوئی بکری لادے ہوئے آو (جن کی تو نے

خیانت کی) عرض کی اللہ کے رسول ﷺ کیا (خیانت کا انجام) یوں ہی ہوگا؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے (ایسا ہی ہوگا)۔ سیدنا عبادۃ رضی اللہ عنہ نے عرض کی (پھر تو) مجھے بھی اس ذات کی قسم جس نے آپ ﷺ کو حق دے کر بھیجا میں اس قسم کا کام (زکوٰۃ کی وصولی وغیرہ) کبھی بھی نہیں کروں گا۔

[صحيح۔ مستدرك حاكم :354/3]

427 عن أبي حُميد الساعدي رضي الله عنه قال: **استعملَ النبيُّ ﷺ رجلاً من الأَزْدِ يقال له: (ابن اللُّتْبِيَّةِ) على الصدقة، فلما قَدِمَ قال: هذا [ما] لُكُمْ ، وهذا أُهدِي لي ! قال: فقام رسول الله ﷺ فحمد الله وأثنى عليه ثم قال: ((أمّا بعدُ: فاني استعملُ الرجل منكم على العمل مما ولاّني الله ، فيأتي فيقول هذا [ما] لُكُمْ، وهذه هدية أهديت لي! أفلا جلسَ في بيتِ أبيه وأمِّه حتى تأتيه هديتُه إن كان صادقاً ؟ ! والله لا يأْخذُ أحدٌ منكم شيئاً بغير حقِّه إلا لقي اللهَ يحملُه يوم القيامة ، فلا أَعرِفَنَّ أحداً منكم لقي الله يحمل بعيراً له رُغاء ولا بقرةً لها خُوار ، أوشاةً تَيْعَر)) ثم رفع يديه حتى رؤي بياضُ إبطَيْه يقول: ((اللهم هل بلغتُ؟)) ، [بَصَر عيني ، وسمع أذني]** .

سیدنا ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قبیلہ ازد ایک شخص جسے ابن لتبیہ کہا جاتا تھا اس کو صدقہ (زکوٰۃ) وصول کرنے پر مقرر فرما کر روانہ کیا تو انہوں نے واپس آ کر (رسول اللہ ﷺ کو زکوٰۃ دیتے ہوئے) کہا یہ آپ کا مال ہے اور یہ مجھے تحفہ ملا ہے۔ رسول اللہ ﷺ خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے حمد وثناء کے بعد فرمایا "اَمَّا بَعْد" میں تم میں سے کسی شخص کو ان کاموں میں سے کسی کام پر مامور کرتا ہوں کہ جن کاموں کا اللہ تعالیٰ نے مجھے ذمہ دار بنایا ہے۔ وہ آ کر کہتا ہے یہ تمہارا مال ہے اور یہ مجھے بطور تحفہ دیا گیا ہے۔ وہ کیوں نہ اپنے والدین کے گھر میں بیٹھا رہا اگر وہ سچا ہے تو یہ تحفہ اس کے پاس آ جاتا؟ اللہ تعالیٰ کی قسم تم میں سے جو کوئی بھی بغیر حق کے کوئی چیز لے گا تو اس کی ملاقات اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ہوگی کہ اس نے وہ (ناجائز مال) اپنی کمر پر لادا ہوگا۔ لہٰذا ایسا ہرگز نہ ہو کہ میں تمہیں (قیامت کے دن) اس حال میں پہچانوں کہ وہ اللہ تعالیٰ سے مل رہا ہو اور بلبلاتا ہوا اونٹ یا ڈکراتی ہوئی گائے یا ممیاتی ہوئی بکری کو اپنے اوپر لادے ہوئے ہے۔ پھر آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ کو اُٹھایا یہاں تک کہ آپ ﷺ کی بغلوں کی سفیدی نظر آنے لگی اور فرمایا

اے اللہ! میں نے تیرا پیغام (تیرے بندوں تک) پہنچا دیا۔

[حسن ـ صحیح البخاری :6979، صحیح مسلم :1832، سنن أبی داؤد : 2946]

428 عن أنس بن مالك رضي الله عنه قال: قال رسول اللهﷺ : ((المعتدي في الصدقة كمانعها))

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: صدقہ (زکوۃ) میں حد سے تجاوز کرنے والا (یعنی دکھلاوے کے لیے صدقہ کرنے والا یا صدقہ کر کے جتلانے والا) زکوۃ نہ دینے والے کی طرح ہے۔

[حسن، صحیح۔ سنن أبی داؤد :1585، جامع الترمذی :646، سنن ابن ماجه 1808]

429 عَنْ عثمان بن أبي العاص عن النبيﷺ قال: ((تفتح أبوابُ السماءِ نصفَ الليلِ ، فينادي منادٍ : هل من داعٍ فيُستَجَابُ له ؟ هل من سائل فيُعطى؟ هل من مكروب فيفرَّجُ عنه؟ فلا يبقى مسلمَ يدعو بدعوة إلا استجاب الله له، إلا زانية تسعى بفرجها ، أو عشَّاراً)).

سیدنا عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آدھی رات کے وقت آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، آواز دینے والا پکار لگاتا ہے: ہے کوئی دعا کرنے والا کہ اس کی دعا قبول کی جائے؟ ہے کوئی مانگنے والا کہ اس کی مراد پوری کی جائے؟ ہے کوئی پریشان حال کہ اس سے تکلیفیں دور کی جائیں؟ اس وقت دعا کرنے والے تمام مسلمانوں کی دعا اللہ تعالیٰ قبول فرماتے ہیں۔ سوائے اس زانیہ کے جو زنا کی کمائی کرے یا زبردستی ٹیکس وصول کرنے والے کے۔ [صحیح ـ طبرانی فی الکبیر :8391، والأوسط: 2790]

430 عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه: أن رسول اللهﷺ قال: ((ويل للأمراء ، ويل للعرفاء ، ويل للأمناء ، لَيَتَمَنَّيَنَّ أقوام يوم القيامة أن ذوائبهم معلقة بالثريا يُدَ لْدَلون بين السماء والأرض ، وأنهم لم يلوا عملاً)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حکمرانوں اور قوم کے بڑے (سردار وغیرہ) لوگوں کے لیے ہلاکت وبربادی ہے۔ اور وہ لوگ جو لوگوں کی امانتیں رکھتے ہیں ان کے لیے بھی ہلاکت ہے (اگر یہ امانتداری اور دیانتداری سے کام نہ لیں بلکہ ظلم اور خیانت کی راہ اپنائیں) بہت سے لوگ قیامت کے دن خواہش کریں گے کہ ان کے بالوں کی چٹیا ثریا (ستارے) سے لٹکا دی جاتی اور وہ آسمان وزمین کے درمیان لٹکے رہتے (یہ سزا اس بات سے بہتر تھی) کہ وہ اس قسم کا (ظلم وخیانت والا) کوئی کام کرتے۔

[صحیح لغیرہ۔ صحیح ابن حبان :4466، مستدرك حاکم :91/3]

431 عن أبي سعيد وأبي هريرة رضي الله عنهما قالا: قال رسول الله ﷺ: ((**ليأتيَنَّ عليكم أُمراءُ يُقَرِّبون شِرارَ الناس ، ويؤخِّرُونَ الصلاة عن مواقيتها ، فمن أدرك ذلک منکم ، فلا يكونَنَّ عريفاً ولا شُرَطِيًّا ولا جابياً ولا خازناً**)).

سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم پر ضرور ایسے حکمران آئیں گے جو برے لوگوں کو اپنے قریب کرینگے اور نماز کو اس کے وقت سے مؤخر (لیٹ) کیا کرینگے۔ تم میں سے جو کوئی بھی وہ زمانہ پائے اسے چاہیے کہ کسی بھی صورت قوم کی سرداری قبول نہ کرے۔ نہ ان حکام کا معاون و محافظ بنے، نہ ان کی طرف سے ٹیکس وصول کرنے والا بنے اور نہ ہی ان کا خزانچی بنے (فتنہ سے بچنے کیلئے)۔ [حسن لغیرہ۔ صحیح ابن حبان :4567]

4-بغیر ضرورت کے مانگنے کی ممانعت اور باوجود غنی (مالدار) ہونے کے مانگنے کی حرمت، لالچ کی مذمت اور سوال کرنے (بھیک مانگنے) سے بچنے اور قناعت کرتے ہوئے ہاتھ کی کمائی سے کھانے کی ترغیب

432 عن ابن عمر رضي الله عنهما : أنَّ النبي ﷺ قال:((**لا تزال المسألةُ بأحدكم حتى يلقى الله تعالى وليس في وجهه مُزعةُ لَحمٍ**)).

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی ایک (بغیر ضرورت کے) سوال کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ (آخرت میں) اللہ تعالیٰ سے وہ اس حال میں ملے گا کہ اس کے چہرے پر گوشت کا ٹکڑا بھی نہ ہوگا۔

[صحیح ۔ صحیح البخاری :1474 ، صحیح مسلم :1040، سنن النسائی :2585]

433 عن ابن عباس رضي الله عنهما قال: قال رسول الله ﷺ : ((**من سأل الناسَ في غير فاقةٍ نزلتْ به، أو عيالٍ لا يطيقهم ؛ جاء يومَ القيامة بوجهٍ ليس عليه لحم**))

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے بغیر فقر و فاقہ (تنگدستی) کے سوال کیا (بھیک مانگی)۔ اور نہ ہی وہ ایسا عیال دار تھا کہ اپنے اہل اعیال کی کفالت کا بوجھ اُٹھا نہ سکتا ہو (پھر بھی اس نے سوال کیا) تو وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کے چہرے پر ذرا سا بھی گوشت نہ ہوگا۔

[حسن لغیرہ ۔ بیہقی فی الشعب :3526]

434 (عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال) قال رسول اللہ ﷺ: **《من فتحَ على نفسه بابَ مسألةٍ من غيرِ فاقة نزَلَتْ به، أو عيالٍ لا يطيقُهم: فتح اللّٰه عليه باب فاقةٍ من حيثُ لا يحتسب》**

(سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ) رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے فقر و فاقہ (تنگدستی) میں مبتلا ہوئے بغیر یا ایسی اعیال داری کے بغیر کہ جس کی وہ طاقت نہ رکھتا ہو (لوگوں سے) سوال کیا تو اللہ تعالیٰ اس پر فقر (تنگدستی) کا دروازہ ایسی جگہ سے کھول دیتا ہے کہ جو اس کے وہم وگمان میں بھی نہ ہو۔ [حسن لغیرہ۔ بیہقی فی الشعب :3526]

435 عن عائذِ بن عَمرو رضي اللّٰه عنه: **أن رجلاً أتى النبيَّ ﷺ يسأله ، فأعطاه، فلما وضع رِجْله على أُسْكُفَّةِ الباب قال رسول اللّٰه ﷺ : 《لو يعلمون ما في المسألة ما مشى أحدٌ إلى أحدٍ يسألُه》**

سیدنا عائذ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر (کسی چیز کا) سوال کیا۔ آپ ﷺ نے اسے دے دیا جب اس نے واپس جاتے وقت دروازے کی دہلیز پر پاؤں رکھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ (بغیر ضرورت کے) سوال کرنے میں کتنا بڑا (عذاب اور ذلت) ہے تو کوئی بھی کسی کے پاس سوال کرنے نہ جائے۔ [حسن لغیرہ ۔ سنن النسائی :2586]

436 عن علي رضي اللّٰه عنه قال: قال رسول اللّٰه ﷺ: **《من سأَل مسْألةً عن ظهرِ غنىً ؛ استكثربها من رَضْف جهنم》. قالوا: وما ظهر غنى ؟ قال: 《عشاءُ ليلة》**

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے مالدار ہونے کے باوجود لوگوں سے سوال کیا تو اس نے اپنے لیے جہنم کے گرم پتھروں کو بکثرت جمع کر لیا۔ عرض کی گئی غیر ضرورت مند (مالدار) ہونے سے کیا مراد ہے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک رات کا کھانا۔ [صحیح لغیرہ۔ طبرانی فی الأوسط :8201]

437 عن سهل ابن الحنظليةِ رضي الله عنه قال: قَدِم عيينة بن حصن والأقرع بن حابس على رسول اللهﷺ فسألا ، فأمر معاويةَ ، فكتب لهما ما سألا ، فأما الأقرعُ فأخذ كتابه فلفه في عمامته وانطلق، وأما عُيينة فأخذ كتابه وأتى به رسولَ اللهﷺ [مكانه] فقال: يا محمد! أتراني حاملاً إلى قومي كتاباً لا أدري مافيه كصحيفة المتَلَمِّس؟ فأخبر معاويةُ بقوله رسولَ اللهﷺ ، فقال رسول اللهﷺ : مَن سأل وعنده ما يغنيه ، فانما يستكثر من النار، قال النُّفيلي ، وهو أحد رواته. [في موضع اخر: ((من جمرِ جهنم))] فقالو ا: [يا رسول اللّٰه! وما يغنيه ؟ وقال النُّفيلي في موضع اخر:] وما الغنى الذي لا ينبغي معه المسألة ؟ قال: ((قدر ما يُغديه ويُعشيه))

سیدنا سہل بن حنظلیہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عیینہ بن حصن رضی اللہ عنہ اور اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے سوال کیا تو جو کچھ انہوں نے مانگا آپ نے انہیں دے دینے کا حکم دیا اور سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا انہیں اس کی ایک تحریر دے دیں۔ تو سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے وہ لکھ دیا جس چیز کا ان دونوں نے سوال کیا تھا۔ چنانچہ سیدنا اقرع رضی اللہ عنہ نے وہ خط لیا اپنی پگڑی میں رکھا اور چل دیئے مگر سیدنا عیینہ رضی اللہ عنہ وہ خط لے کر رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور کہنے لگے۔ اے محمد ﷺ! (یہ نئے مسلمان ہوئے تھے آداب نبوی سے مطلع نہ تھے اس لیے یہ دیہاتی انداز اپنایا) آپ کا کیا خیال ہے کہ میں یہ خط صحیفہ متلمس کی طرح لے کر اپنی قوم کے پاس چلا جاؤں کہ جس کی تحریر سے میں بے خبر ہوں۔ تو سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ ''صحیفہ متلمس'' کی وضاحت آپ کے سامنے بیان کی (یہ ایک خط تھا جسے ایک بادشاہ نے ایک شاعر کو لکھ کر دیا تھا کہ وہ میرے عامل سے جا کر یہ عطیہ جو اس میں درج ہے لے لے لیکن اس میں اس شاعر کی موت کا حکم تھا کیونکہ اس نے اس بادشاہ کی توہین کی تھی) تب آپ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے بقدر کفایت مال ہونے کے باوجود (بلاضرورت) مانگا تو وہ اپنے لیے آگ ہی کا اضافہ کر رہا ہے، یعنی جہنم کے انگارے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی غنی کی وہ کیا حد ہے کہ جس کے ہوتے ہوئے سوال کرنا جائز نہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا جس کے پاس صبح یا شام کا کھانا موجود ہو۔ [صحیح۔ سنن أبی داؤد :1629 ، صحیح ابن حبان :844]

438 عن حكيم بن حزام رضي الله عنه قال:سألتُ رسول اللهﷺ فأعطاني، ثم سألته فأعطاني، ثم سألته فأعطاني، ثم قال: ((يا حكيم ! هذا المالُ خَضِرٌ حُلو ، فمن أخذه بسخاوة نفسٍ بورک له فيه، ومن

أخذه باشرافِ نفسٍ لم يبارکُ فيه، وکان کالذي يأکلُ ولا يشبع، واليد العليا خير من اليد السفلى ››

قال حکيمٌ: فقلت: يا رسولَ اللّٰه! والذي بعثک بالحق لا أرزأُ أحداً بعدک شيئاً حتى أفارق الدنيا.

فکان أبوبکر رضي اللّٰه عنه يدعو حکيماً ليعطيه العطاءَ، فيأبى أنْ يقبلَ منه شيئاً، ثم إن عمر رضي اللّٰه عنه دعاه ليعطيه، فأبى أن يقبله، فقال: يا معشر المسلمين! أُشهِدُکم على حکيمٍ أنّي أعرضُ عليه حقَّه الذي قسم اللّٰه له في هذا الفيء، فيأبى أنْ يأخذه فلم يرزأ حکيمٌ أحداً من الناس بعد النبي ﷺ حتى توفي رضي اللّٰه عنه.

سیدنا حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے (کسی چیز کا) سوال کیا۔ آپ ﷺ نے مجھے عطا کر دیا میں نے پھر سوال کیا مجھے پھر دے دیا میں نے پھر (تیسری مرتبہ) سوال کیا آپ ﷺ نے دے دیا پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے حکیم رضی اللہ عنہ! یہ دنیا کا مال سرسبز میٹھی چیز ہے جس نے اسے سخاوت نفس (بغیر لالچ کے) کے ساتھ حاصل کیا اس کے لیے اس مال میں برکت کر دی جاتی ہے اور جس نے اسے نفس کی طمع و لالچ کے ساتھ لیا تو اس کے لیے اس مال میں برکت نہیں کی جاتی۔ وہ (لالچی شخص) ایسے (بھوکے) کی طرح ہے کہ جو کھاتا تو بہت ہے لیکن اس کا پیٹ نہیں بھرتا۔ (اے حکیم رضی اللہ عنہ!) اوپر والا ہاتھ (دینے والا) نیچے والے ہاتھ (لینے والے) سے بہت بہتر ہے۔ سیدنا حکیم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اے اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ! اس ذات کی قسم کہ جس نے آپ ﷺ کو حق کے ساتھ معبوث کیا میں آپ ﷺ کے بعد کسی سے کچھ مانگوں گا (نہ لوں گا) یہاں تک میں دنیا چھوڑ جاؤں۔ (اس کے بعد) سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ (اپنے دور خلافت میں) سیدنا حکیم رضی اللہ عنہ کو بلاتے رہے تا کہ انہیں کچھ عطیہ دیں مگر آپ اسے قبول نہ فرماتے پھر سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ (اپنے دور خلافت میں) انہیں بلاتے رہے تا کہ (ان کا جو حق مال فئی سے بیت المال میں ہے) ان کا حصہ انہیں دے دیں لیکن سیدنا حکیم رضی اللہ عنہ لینے سے انکار کر دیتے۔ اس پر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے مسلمانو! میں تمہیں حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کے معاملہ میں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے تو انہیں ان کا حق دینا چاہا لیکن انہوں نے لینے سے انکار کر دیا۔ غرض یہ کہ سیدنا حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد کسی سے کوئی چیز لینے سے انکار کرتے رہے حتیٰ کہ وہ وفات پا گئے۔

[صحیح ـ صحیح البخاری :1472 ، صحیح مسلم :1035، جامع الترمذی :2463، سنن النسائی:2603]

439 عن ثوبان رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ:((من تكفَّلَ لي أنْ لا يسأل الناس شيئاً ؛ أتكفلُ له بالجنة)) فقلت: أنا . فكان لا يسأَل أحدًا شيئاً.

وعند ابن ماجه قال: ((لا تسأل الناس شيئاً)) قال: فكان ثوبان يقع سوطه وهو راكب، فلا يقول لأحد: ناولنيه؛ حتى ينزل فيأْخذَه.

سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص مجھے اس بات کی ضمانت دے کہ وہ لوگوں سے کسی چیز کا سوال نہیں کرے گا میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔ سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کی میں ضمانت دیتا ہوں۔ (راوی کہتے ہیں) سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ کسی سے کسی بھی چیز کا سوال نہیں کرتے تھے۔

[صحیح ـ مسند أحمد :281/5 ، سنن النسائی :2590، سنن ابن ماجه :1837، سنن أبی داؤد:1643]

ابن ماجہ کی حدیث ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کو ارشاد فرمایا تھا کہ لوگوں سے کسی چیز کا سوال نہ کرنا (اس کے بعد) اگر سواری کرتے ہوئے سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ کا چابک بھی نیچے گر جاتا تو وہ کسی سے یہ نہ کہتے یہ اُٹھا کر مجھے دے دو بلکہ خود اتر کر اسے اُٹھا لیتے۔ [صحیح ـ سنن ابن ماجه :1837]

440 عن عبدالرحمن بن عوف رضي الله عنه ؛ أن رسول الله ﷺ قال: ((ثلاث والذي نفسي بيده إنْ كنت لحالفاً عليهن: لا ينقصُ مالٌ من صدقة؛ فتصدقوا، ولا يعفو عبد عن مظلمة ؛ إلا زاده الله بها عزاً يومَ القيامة ، ولا يفتح عبدٌ باب مسألة؛ إلا فتح الله عليه باب فقر))

سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں یقیناً تین چیزوں پر قسم اُٹھاتا ہوں (کہ ان کا وقوع پذیر ہونا یقینی ہے)۔ ① صدقہ کرنے سے مال میں کمی واقع نہیں ہوتی لہٰذا تم صدقہ کیا کرو ② جس شخص نے اپنے اوپر ہونے والی زیادتی اور ظلم کو معاف کر دیا تو اللہ روزِ قیامت اس کی عزت و مقام میں اضافہ فرما دے گا ③ جو شخص (بلا ضرورت) اپنے لیے سوال (مانگنے) کا دروازہ کھول لیتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر فقر (تنگدستی) کا دروازہ کھول دیتا ہے۔ [صحیح لغیرہ ـ مسند أحمد :193/1]

441 عن أبي بشرٍ قَبيصة بنِ المخارقِ رضي الله عنه قال: تحمَّلتُ حَمالة ، فأتيتُ رسول الله ﷺ أسأله

فیها، فقال: ((أقم حتى تأتينا الصدقة فنأمر لک بها)) . ثم قال: يا قَبيصةُ! ان المسألةَ لاتحل إلا لأحدِ ثلاثة: رجل تحمَّل حَمالة ، فحلَّت له المسألةُ حتى يُصيبَها ثم يمسک. ورجل أصابتْه جائحةٌ اجتاحَتْ مالَه ، فحلَّتْ له المسألةُ حتى يصيبَ قِوَاماً من عيش، أو قال: سِداداً من عيش. ورجلٌ أصابَتْه فاقةٌ حتى يقولَ ثلاثةٌ من ذوي الحِجى من قومه : لقد أصابت فلاناً فاقة ، فحلت له المسألة حتى يصيب قِواماً من عيش، أو قال: سِداداً من عيش. فما سواهن من المسألةِ يا قبيصةُ سُحتٌ، يأكلُها صاحبُها سُحتاً.

سیدنا ابو بشر قبیصہ بن مخارق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے ایک بوجھ (دیت وغیرہ) اپنے ذمہ لے لیا۔ تو اس کی ادائیگی کے لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کرنے (مانگنے) گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ٹھہرو جب ہمارے پاس صدقہ کا مال آئے گا تو ہم اس میں سے تمہیں دے دیں گے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! اے قبیصۃ رضی اللہ عنہ سوال کرنا صرف تین آدمیوں کے لیے حلال ہے۔ ① وہ شخص جس نے اپنے اوپر بوجھ (دیت وغیرہ) کی ذمہ داری لے لی۔ اس کے لیے سوال کرنا جائز ہے اس وقت تک کہ اس کا بوجھ اتر جائے اس کے بعد اسے سوال کرنے سے رک جانا چاہیے۔ ② وہ شخص کہ جس کے مال پر کوئی ناگہانی آفت آپڑی اور اس نے اس کا مال تباہ کر کے رکھ دیا اس کے لیے (بھی) سوال کرنا حلال ہے لیکن اس وقت تک کہ جب تک اس کی معیشت (گزراوقات) درست ہو جائے یا فرمایا کہ اس کی معاشی ضرورت پوری ہو جائے۔ ③ وہ شخص جسے فاقہ (سخت تنگدستی) پہنچے اور اس کی قوم کے تین عقلمند آدمی گواہی دیں کہ فلاں شخص واقعی فاقہ میں مبتلا ہے اس کے لیے بھی سوال کرنا اس وقت تک حلال ہے کہ جب تک اس کی معیشت (گزراوقات) درست نہ ہو جائے یا فرمایا کہ اس کی معاشی ضرورت پوری نہ ہو جائے۔ اس کے سوا اے قبیصہ رضی اللہ عنہ! سوال کرنا (مانگنا) حرام ہے اور سوال کرنے والا حرام ہی کھاتا ہے۔ [صحیح ۔ صحیح مسلم :1044 ، سنن أبی داؤد :1640، سنن النسائی:2580]

442 عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبيﷺ قال: ((لا يؤمن عبدٌ حتى يأمنَ جارُه بوائقَه ، ومن كان يؤمنُ بالله واليوم الآخر؛ فليكرم ضيفَه ، ومن كان يؤمنُ بالله واليوم الآخر فليقلْ خيراً أو ليسكت ، إنَّ الله يحب الغنيَّ الحليمَ المتعففَ ، ويبغضُ البذيءَ الفاجرَ السائلَ المُلِح))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بندہ اس وقت تک مومن (کامل) نہیں ہوسکتا جب تک کہ اس کا

پڑوسی اس کی اذیتوں سے امن میں نہ ہو جائے اور جس کا اللہ تعالیٰ کی ذات اور قیامت کے دن پر ایمان ہے اسے چاہیے کہ وہ مہمان کی عزت وتکریم کرے، اور جس کا اللہ تعالیٰ کی ذات اور قیامت کے دن پر ایمان ہے اسے چاہیے کہ (ہمیشہ) بھلائی اور خیر خواہی کی بات کیا کرے یا خاموشی اختیار کرے یقیناً اللہ تعالیٰ غنی (مال دار)، بردبار اور مانگنے کے لیے ہاتھ نہ پھیلانے والے کو پسند کرتا ہے اور فحش گو، نافرمان اور اصرار کے ساتھ سوال کرنے والے کو ناپسند کرتا ہے۔

[صحیح لغیرہ ۔ مسندالبزار :2031]

443 حدیث عن سهل بن سعد رضي الله عنه قال: جاء جبريل إلى النبي ﷺ قال: **((يا محمد! عشْ ما شئتَ فانكَ ميِّت ، واعمل ماشئتَ فانك مَجزيٌّ به، وأحبب من شئت فإنَّك مفارقُه، واعلم أنَّ شَرفَ المؤمن قيامُ الليل، وعزَّه استغناؤه عن الناس))**

سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جبریل علیہ السلام نبی ﷺ کے پاس تشریف لائے اور کہنے لگے اے محمد ﷺ! جتنا عرصہ چاہو زندہ رہو آخر فوت ہو جاؤ گے اور آپ ﷺ جو چاہیں عمل کریں ان اعمال کا بدلہ دیا جائے گا۔ اور جس سے چاہو محبت کرو آخر اسے چھوڑ کر جانا ہوگا خوب اچھی طرح جان لو کہ مومن کا شرف رات کی نماز (تہجد) میں ہے اور اس کی عزت لوگوں سے بے نیاز ہو جانے میں ہے۔ [حسنٌ لغیرہ۔ طبرانی فی الأوسط :4292]

444 حدیث عن زيد بن أرقم رضي الله عنه ؛ أن رسول الله ﷺ كان يقول: **((اللهم إني أعوذبك من علم لا ينفع، ومن قلبٍ لا يخشع ، ومن نفس لا تشبع ، ومن دعوةٍ لا يُستَجابُ لها))**

سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا مانگا کرتے تھے۔ اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں ایسے علم سے جو نفع نہ دے اور ایسے دل سے جو (خشیت الٰہی سے) نہ ڈرے، اور ایسے نفس سے جو سیر نہ ہو، اور ایسی دعا سے جو قبول نہ کی جائے۔ [صحیح ۔ صحیح مسلم :2722]

445 حدیث عن أبي ذر رضي الله عنه قال: قال لي رسول الله ﷺ: **((يا أبا ذر! أترى كثرةَ المال هو الغنى؟)) قلت: نعم يا رسولَ الله ! قال: ((أفَتَرى قلةَ المالِ هو الفقر؟)) قلت: نعم يا رسول الله! قال: ((إنما الغنى غنى القلب، والفقرُ فقرُ القلب))**

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے ابوذر رضی اللہ عنہ! کیا تم مال کی کثرت کو غنا (مالدار ہونا) سمجھتے ہو؟ میں نے عرض کی جی ہاں۔ اے اللہ کے رسول ﷺ پھر آپ ﷺ نے فرمایا کیا تم مال کی کمی کو فقر (غریبی) سمجھتے ہو؟ میں نے عرض کی جی ہاں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اصل غنا (مالدار) دل کا غنی ہونا ہے اور اصل فقیری دل کے فقر کو کہتے ہیں۔ [صحیح - صحیح ابن حبان :684]

446 عن أبي هريرة رضي الله عنه ؛ أن رسول اللهﷺ قال: ((**ليس المسكينُ الذى تَرُدُّه اللقمةُ واللقمتان، والتمرةُ والتمرتان، ولكنِ المسكينُ الذي لا يجدُ غِنىً يُغنيه ، ولا يُفطَنُ له فيُتَصَدَّقُ عليه، ولا يقومُ فيسألُ الناس**))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسکین وہ نہیں جس کو ایک لقمہ اور دو لقمے اور ایک کھجور اور دو کھجوریں در در پھرائیں۔ اصل مسکین تو وہ ہے کہ جس کے پاس اتنا مال نہ ہو جو اسے (مانگنے سے) بے پرواہ کر دے۔ اس حال میں بھی کسی کو (اس کی محتاجی) معلوم نہیں کہ اس پر صدقہ ہی کر دیا جائے اور نہ ہی وہ (شرم کے مارے) خود لوگوں سے سوال کرتا ہے۔ [صحیح - صحیح البخاری :1479 ، صحیح مسلم :1039]

447 عن عبدالله بن عَمرو رضي الله عنهما: أن رسول اللهﷺ قال:((**قد أفلح من أسلم ورُزِقَ كفافاً ، وقنَّعه الله بما آتاه**))

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ شخص یقیناً کامیاب ہو گیا جس نے اسلام قبول کیا اور اسے اس کی ضرورت کے مطابق رزق عطا کیا گیا اور اللہ نے اسے جو کچھ عطا فرمایا اس پر اسے قناعت کرنے کی توفیق عطا فرما دی۔ [صحیح - صحیح مسلم : 2473 ، جامع الترمذی :2452]

448 عن فَضَالَة بن عُبيدٍ رضي الله عنه: أنه سمع رسول اللهﷺ يقول: ((**طوبى لمن هُدِيَ للإسلام ، وكان عيشُه كفافاً وقَنَعَ**))

سیدنا فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا خوش خبری (سعادت مندی) ہے اس شخص کے لیے جسے دین اسلام کی طرف ہدایت دی گئی اور اس کا گذران اس کی ضرورت کے مطابق رہا اور اُسے جو

کچھ ملا اسی پر اُس نے قناعت کی۔ [صحیح ۔ جامع الترمذی :2350]

449 عن أبي أمامة رضي الله عنه ؛ أن رسول الله ﷺ قال: ((يا ابنَ آدم! إنک أن تبذُلَ الفضلَ خيرٌ لک، وأن تُمسكه شرلک، ولا تلامُ على كفاف، وابدأ بمن تعول، واليد العليا خير من اليد السفلى))

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے آدم علیہ السلام کے بیٹے! یقیناً یہ بات تیرے لیے انتہائی بہتر ہے کہ تو ضرورت سے زائد مال (اللہ کی راہ میں) خرچ کرڈالے اور مال کو روکے رکھنا تیرے لیے شر کا باعث بن سکتا ہے۔اور بقدر ضرورت خرچ پر تجھے کوئی ملامت نہیں۔اور (خرچ کرنا) شروع ان سے کر جن کی پرورش تیرے ذمہ ہے اور اوپر والا ہاتھ (دینے والا) نیچے والے ہاتھ (لینے والے) سے بہت بہتر ہے۔

[صحیح ۔ صحیح مسلم :1036 ، جامع الترمذی :2344]

450 عن سعد بن أبي وقاص رضي الله عنه قال: أتى النبيَّ ﷺ رجلٌ ، فقال: يا رسول الله! أوصني وأوجِز. فقال النبي ﷺ: ((عليک بالإياس مما في أيدي الناس ...... وإياک وما يُعتذَرُ منه))

سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا اے اللہ کے رسول اللہ ﷺ مجھے وصیت فرمایئے جو کہ ہو بھی مختصر۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو کچھ لوگوں کے ہاتھوں میں (ان کا مال وغیرہ) ہے اس کی امید (اور لالچ) دل سے نکال دے...... نیز فرمایا ایسے کاموں سے بچو جس کے بعد عذر کرنا پڑے۔ [حسن لغیرہ ۔ مستدرك حاكم، 326/4، بیهقی :101]

451 عن عُبَيْدِ اللهِ بن محصَن الخَطمي رضي الله عنه ؛ أنَّ رسول الله ﷺ قال: ((من أصبح [منكم] آمنا في سِربِه ، معافى في جسده، عنده قوت يومِه : فكأنما حِيزَتْ له الدنيا بحذا فيرها))

سیدنا عبیداللہ بن محصن الخطمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں سے جو صبح اس حالت میں کرے کہ وہ اپنے گھر میں مطمئن ہو۔جسمانی طور پر صحت مند ہو اور اس کے پاس ایک دن کا توشہ (خوراک) ہو تو گویا کہ اس کے پاس دنیا اپنے تمام حصوں کے ساتھ جمع کردی گئی۔ [حسن لغیرہ۔ جامع الترمذی :2347]

452 عن الزبير بن العوام رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: ((لأنْ يأخذَ أحدُكم أحبُلَه فيأتي

بحزمةٍ من حطب علی ظهره فيبيعَها فيكفَّ بها وجهَه: خيرٌ له من أنْ يسألَ الناس، أعطَوْه أم منعوه››.

سیدنا زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی ایک شخص اپنی رسی لے کر جائے اور لکڑیوں کو چن کر ان کا گٹھا بنا کر اپنی کمر پر لاد کر اسے فروخت کر کے (مانگنے سے بچے) اور اس سے اپنے چہرے کو (قیامت کی رسوائی سے) بچائے اس بات سے (یہ محنت کرنا) بہت بہتر ہے کہ وہ لوگوں سے مانگتا پھرے وہ اسے دیں یا نہ دیں۔

[صحيح ـ صحيح البخاری :1471 ، سنن ابن ماجه :1836]

453 عن المقدام بن معدِ يكرِب رضي الله عنه عن النبي ﷺ: **‹‹ ما أكل أحدٌ طعاماً خيراً من أن يأكل من عمل يده، وإن نبيَّ الله داود عليه السلام كان يأكل من عمل يده ››**

سیدنا مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی نے اپنے ہاتھ کی کمائی سے بہتر کھانا کبھی نہیں کھایا اور بے شک اللہ تعالیٰ کے نبی داود علیہ السلام اپنے ہاتھ کی کمائی سے کھایا کرتے تھے۔ [صحيح ـ صحيح البخاری :2072]

454 زاد فيه رزين: **‹‹ وإنّي لأُعطي الرجل العطية فينطلق بها تحت إبطه، وما هي إلا النار ›› فقال له عُمر: ولِمَ تعطي يا رسول الله ما هو نار؟ فقال: ‹‹ أبى الله لي البخل، وأبوا إلا مسألتي ››قالوا: وما الغِنى الذي لا ينبغي معه المسألة؟ قال: ‹‹ قدر ما يُغدِّيه، أو يُعشّيه ››**

رزین کی روایت میں یہ اضافہ بھی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں کسی شخص کو (اس کے مانگنے پر) کچھ دیتا ہوں، وہ اس کو بغل میں دبا کر لے جاتا ہے لیکن وہ (اس کے لیے) جہنم کی آگ کے سوا اور کچھ بھی نہیں ہوتا (کیونکہ اس نے بغیر کسی ضرورت کے سوال کیا تھا) سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عرض کی اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہے کہ وہ (اس کے لیے) جہنم کی آگ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے کیوں دیتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (میں کیا کروں) یہ لوگ مانگنے سے باز نہیں آتے اور اللہ تعالیٰ نے میرے لیے بخل کو منع فرما دیا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی وہ غنی (مالداری) کیا ہے کہ جس کے ہوتے ہوئے سوال کرنا منع ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صبح یا شام کے کھانے کی مقدار۔ [صحيح لغيره۔ جامع الترمذی :]

455 سمعت رسول الله ﷺ في حجة الوداع وهو واقف بعرفة أتاه أعرابي ، فأخذ بطرف ردائه ، فسأله إياه ، فأعطاه. وذهب، فقال رسول الله ﷺ: **‹‹ إن المسألةَ لاتحلُّ لغنيٍ ، ولا لذي مِرَّةٍ سَوِيٍّ ، إلا لذي فقرٍ**

مُدقِعٍ، أو غُرمٍ مُفظِعٍ ، ومن سأل الناسَ لَيثْرى به مالَه ، كان خُموشاً في وجهه يوم القيامة، ورَضفاً يأكله من جهنم، فمن شاء فليُقلِلْ، ومن شاء فليكثِر))

سیدنا حُبشی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع کے موقع پر عرفات میں کھڑے تھے کہ ایک اعرابی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی چادر کا ایک کنارہ پکڑ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی چیز مانگ لی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے وہ دے دی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سوال کرنا غنی (مالدار) اور قوی تندرست کے لیے (جو کمانے کی طاقت رکھتا ہو) حلال نہیں۔ البتہ جس شخص کو خاک میں ملا دینے والا فقر یا پریشان کر دینے والا قرض لاحق ہو گیا ہو (اس کے لیے سوال کرنا جائز ہے) اور جس شخص نے مال کو بڑھانے کے لیے لوگوں سے سوال کیا تو قیامت کے دن اس (لالچی) کے چہرے پر زخم ہوں گے اور جہنم کے شدید گرم پتھر ہوں گے جنہیں وہ کھا رہا ہو گا لہٰذا جس کا دل چاہے زیادہ کرے اور جس کا دل چاہے وہ کم کرے (اپنے لیے جہنم کے پتھر)۔

[صحیح لغیرہ۔ جامع الترمذی :653]

5-فاقہ یا حاجت میں مبتلا ہونے والے کو (اپنا فاقہ یا حاجت لوگوں کے سامنے پیش کرنے کی بجائے) اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش کرنے کی ترغیب

456 عن عبداللہ بن مسعود رضي اللہ عنه قال: قال رسول اللہ ﷺ: **((مَن نزلت به فاقة فأنزلَها بالناسِ لم تُسَدَّ فاقتُه ، ومن نزلت به فاقة فأنزلها باللہ، فيُوشك اللہُ له برزق عاجلٍ أو آجلٍ))**

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس پر فاقہ کی نوبت آ جائے اور وہ اس کو لوگوں کے سامنے پیش کرے تو اس کا فاقہ دور نہ ہوگا۔ اور جس شخص کو فاقہ کی نوبت پیش آئی اور اس نے اسے اللہ تعالیٰ پر پیش کیا تو اللہ تعالیٰ اسے فی الفور (جلدی) یا کچھ تاخیر سے رزق عطا فرمائے گا۔

[صحیح ۔ سنن أبی داؤد :1645 ، جامع الترمذی :2327، مستدرك حاكم :408/1]

6-وہ چیز کہ جسے دینے والا بغیر دل کی رضامندی (خوشی) کے دے اسے لینے پر وعید

457 عن عائشةَ رضي اللہ عنها عن النبي ﷺ قال: **((انَّ هذا المال خُضرةٌ حُلوة ، مَن أعطَيْناه منها شيئاً بطيب نفسٍ منا، وحُسنِ طُعمةٍ منه ، من غير شَرَهِ نفسٍ : بورك له فيه، ومن أعطيْناه منها شيئاً بغيرِ طيبِ نفسٍ منا، وحُسنِ طُعمةٍ منه ، وشَرَهِ نفسٍ ؛ كان غيرَ مباركٍ له فيه))**

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: یقیناً یہ مال سرسبز اور میٹھی چیز ہے۔ لہٰذا اس مال میں سے جیسے ہم نے خوشدلی سے کچھ دیا اس حال میں کہ لینے والے کی طرف سے لینے کی اچھی حالت ہو (یعنی وہ اس سوال کا حق دار ہو اور اس میں مبالغہ نہ کرے) اور نہ ہی وہ لالچ کرنے والا ہو تو اس مال میں اس کے لیے (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) برکت ڈال دی جاتی ہے۔ لیکن جسے ہم نے اس مال میں سے کچھ دیا اس حال میں کہ اس میں ہماری خوشدلی (ورضامندی) نہ تھی اور نہ وہ لینے کے اعتبار سے اچھی حالت میں تھا (یعنی اس کا مستحق نہ تھا بلکہ) وہ لالچ کرنے والا تھا تو اس میں اس کے لیے برکت نہیں دی جاتی۔ [صحیح لغیرہ۔ صحیح ابن حبان :3397 ، مسند أحمد :68/6، مسند البزار :920]

458 عن معاوية بن أبي سفيان قال: قال رسول الله ﷺ: ((**لا تُلحِفوا في المسألة ، فوالله لا يسألني أحدٌ منكم شيئاً فتُخرِجُ له مسألتُه مني شيئاً وأنا له كاره؛ فيبارک له فيما أعطيتُه**))

سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ بن ابی سفیان سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سوال کرنے (مانگنے) میں اصرار نہ کیا کرو اللہ تعالیٰ کی قسم اگر تم میں سے کوئی مجھ سے سوال کرتا ہے اور محض اس کا مانگنا مجھ سے اسے کچھ دلا دیتا ہے حالانکہ میں اسے دینا (اس کے ناجائز سوال پر) ناپسند کرتا ہوں تو جو کچھ میں اسے دیتا ہوں اس میں اس کے لیے قطعاً برکت نہیں دی جاتی۔

[صحیح ۔ صحیح مسلم :1038 ، سنن النسائی :2593]

459 عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه قال: **بينما رسول الله ﷺ يَقسِم ذهباً، إذ أتاه رجل فقال: يارسول الله ! أعطني ، فأعطاه . ثم قال: زدني. فزاده ـ ثلاث مرات ـ ثم ولى مُدبرًا ، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم:**

((**يأْتيني الرجل فيسألني ، فأُعطيه ، ثم يسألني ، فأعطيهِ ـ ثلاث مرات ، ثم يُوَلّي مُدبرًا وقد جعل في ثوبه نارًا إذا انقلب إلى أهله**))

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ سونا تقسیم فرما رہے تھے۔ ناگہاں ایک شخص آ کر کہنے لگا اے اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ! مجھے بھی دیں۔ آپ ﷺ نے اسے دے دیا وہ پھر سے کہنے لگا اور دیں آپ ﷺ نے اسے (اس کے مانگنے پر) تین مرتبہ دیا۔ پھر وہ واپس چلا گیا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے پاس (تم میں سے) کوئی آ کر سوال کرتا ہے میں اسے دے دیتا ہوں وہ پھر مجھ سے سوال کرتا ہے حتیٰ کہ میں اسے تین مرتبہ دے دیتا ہوں پھر وہ کر واپس چلا جاتا ہے۔ حالانکہ وہ حقیقت میں (مجھ سے مال نہیں بلکہ) اپنے کپڑے میں (ناجائز سوال کر کے) آگ لے کر اپنے گھر والوں کی طرف لوٹ کر گیا ہے۔ [صحیح ۔ صحیح ابن حبان :3254]

7- جسے کوئی چیز مانگنے اور طمع ولالچ کے بغیر ملے اسے قبول کر لینے کی ترغیب خاص طور پر جب کہ اسے اس کی ضرورت بھی ہو، اور غنی (مالدار) ہونے کے باوجود (بغیر مانگے اور بغیر طمع ولالچ کے) ملنے والی چیز کو رد کرنے کی ممانعت

460 عن ابن عمر رضي الله عنهما [قال: سمعتُ عمرَ يقول] كان رسولُ الله ﷺ يعطيني العطاء فأقولُ: أعطه أفقرَ إليه مني. قال: فقال: ((خذه، إذا جاءک من هذا المال شيٌ، وأنت غير مشرف ولا سائل، فخذْه فتموّلْه، فإنْ شئتَ كُلْهُ، وإنْ شئت تصدقْ به، ومالا فلا تُتبِعْه نفسَک)) قال سالم بن عبدالله: فلأجل ذلک كان عبدالله لا يسألُ أحداً شيئاً، ولا يَردُّ شَيئاً أُعطِيه.

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا: جب رسول اللہ ﷺ مجھے بطور عطیہ کچھ دیتے تو میں عرض کر دیتا کہ یہ مجھ سے زیادہ کسی ضرورت مند کو دے دیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عمر رضی اللہ عنہ! اسے لے لو جب تمہارے پاس یہ مال اس طرح آئے کہ نہ تو تم نے اس کا سوال کیا ہو اور نہ ہی تمہیں اس کی طمع ولالچ ہو تو اسے لے کر اپنے مال میں شامل کر لیا کرو، پھر اگر چاہو تو اسے کھا لو اور اگر چاہو تو اسے صدقہ کر دو۔ اور جو اس طرح کا مال نہ ہو (یعنی مانگنے اور لالچ سے ملے) تو اس کے پیچھے اپنے نفس کو نہ لگاؤ۔ سالم رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں اسی وجہ سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کسی سے کچھ نہ مانگتے اور جو کچھ انہیں دیا جاتا اسے قبول کرنے سے کبھی انکار نہ کرتے۔

[صحیح ۔ صحیح البخاری :7164، صحیح مسلم :1045، سنن النسائی:2605]

461 عن عطاء بن يسار: أنَّ رسول الله ﷺ أرسل إلى عمرَ بن الخطاب رضي الله عنه بعطاء، فرده عمر، فقال له رسول الله ﷺ: ((لِمَ رددته؟))، فقال: يا رسول الله! أليس أخبرتَنا أنَّ خيرًا لأحدنا أنْ لا يأخذَ من أحدٍ شيئاً؟ فقال رسول الله ﷺ: ((إنما ذلک عن المسألة، فأمَّا ماكان عن غيرِ مسألةٍ، فانَّما هو رزقٌ يرزقكَهُ اللّٰهُ)). فقال عمر رضي الله عنه: أمَا والذي نفسي بيده لا أسأَلُ أحداً شيئاً، ولا يأْتيني شيءٌ من غير مسألةٍ إلا أخذتُه))

عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس کوئی عطیہ بھیجا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے واپس کر دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عمر رضی اللہ عنہ واپس کیوں کیا؟ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا آپ ﷺ نے یہ نہیں فرمایا تھا کہ ہمارے لیے یہی بہتر ہے کہ ہم کسی سے کوئی چیز نہ لیا کریں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ ممانعت تو مانگنے کے متعلق تھی (بغیر ضرورت کے) جب بغیر مانگے کوئی چیز ملے تو وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے (ملنے والا) رزق ہے۔ جو اللہ تعالیٰ نے عطا کیا ہے۔ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ عرض کرنے لگے اگر یہ بات ہے تو قسم ہے اس ذات کی کہ جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں کسی سے کچھ نہیں مانگوں گا اور جو چیز بغیر سوال کئے مجھے ملی میں اسے ضرور قبول کروں گا۔ [صحيح لغيره۔ مالك في المؤطا :1933 ، بيهقي في الشعب :3546]

8-اللہ کے نام پر سوال کرنے پر وعید اور اللہ کے نام پر سوال کرنے والے کو کچھ نہ دینے والے کے لیے وعید

462 عن ابن عمر رضي الله عنهما قال: قال رسول الله ﷺ: **((من استعاذَ بالله فأعيذوه ، ومَن سأل باللّٰهِ فأعطوه ، ومن دعاكم فأجيبوه ، ومن صنعَ إليكم معروفاً فكافئوه ، فان لم تجدوا ماتكافئوه ، فادعوا له حتى تَرَوْا أنكم قد كافأتموه))**

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو تم سے اللہ تعالیٰ کے نام پر پناہ طلب کرے اسے پناہ دے دیا کرو، اور جو اللہ تعالیٰ کے نام پر سوال کرے اسے (کچھ نہ کچھ) دے دیا کرو، اور جو تمہیں دعوت دے اس کی دعوت قبول کیا کرو، اور جو تم سے نیکی کرے اسے اس کا بدلہ دیا کرو۔ اگر بدلہ دینے کے لیے کچھ میسر نہ ہو تو اس کے لیے اتنی دعا کرو کہ تمہارا دل یہ گواہی دے کہ تم نے اس کا بدلہ چکا دیا ہے۔

[صحيح ـ سنن أبي داؤد :1672 ، سنن النسائي :2667، صحيح ابن حبان :3400، مستدرك حاكم : 412/1]

463 عن ابن عباس رضي الله عنهما ؛ أنَّ رسول اللهﷺ قال: **((ألا أخبركم بشِرِ الناسِ؟ رجلٌ يُسألُ بوجه الله ولا يُعطي))**

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں لوگوں میں سے بدترین شخص کے متعلق خبر نہ دوں؟ وہ شخص (سب سے بدترین ہے) کہ جس سے اللہ کے نام پر مانگا گیا لیکن اس نے (کچھ) نہ دیا۔

[صحيح ـ جامع الترمذي : 1652 ، سنن النسائي :2569، صحيح ابن حبان :604]

9- صدقہ (خیرات) کرنے کی ترغیب اور کم آمدنی والے کے صدقہ وخیرات کرنے میں کوشش کا بیان اور ایسا صدقہ کرنے کی ممانعت جو خود کو بھی پسند نہ ہو

464 حدیث عن أبي هريرة رضي الله عنه ؛ أنّ رسول الله ﷺ قال:((**ما نقصتْ صدقةٌ من مال، وما زاد الله عبداً بعفوٍ إلا عزاً ، وما تواضع أحد لله إلا رفعه الله عزوجل**))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: صدقہ مال کو کم نہیں کرتا (بلکہ برکت کے نزول کا سبب ہوتا ہے) اور معاف کر دینے سے اللہ تعالیٰ انسان کی عزت میں اضافہ فرماتا ہے۔ اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کے لیے عاجزی وانکساری کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے مقام ومرتبے کو بلند فرما دیتا ہے۔

[صحیح ۔ صحیح مسلم :2588 ، جامع الترمذی :2029، مالك فی المؤطا :1817]

465 حدیث (عن ابی هريرة رضي الله تعالى عنه قَالَ: قَالَ رسول الله ﷺ:) ((**إن العبدَ إذا تصدق من طيب تقبلها الله منه ، وأخذها بيمينه فَرَبَّاهَا، كما يربّي احدكم مُهره أو فصيله ، وإن الرجلَ ليتصدقُ باللقمة ، فتربو في يد الله . أو قال: في كفّ الله۔ حتى تكون مثل الجبل ، فَتَصَدَّقُوْا**)) وفي رواية صحيحة للترمذي : قال رسول الله ﷺ: ((**إن الله يقبلُ الصدقة ، ويأخذُها بيمينه ، فيربيها لأحدكم كما يُربّي أحدُكم مُهره ، حتى إنّ اللقمةَ لتصيرُ مثلَ أُحدٍ**))

(سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے) کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بندہ جب بھی رزق حلال سے صدقہ وخیرات کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے صدقہ کو شرفِ قبولیت بخشتے ہیں، اور دائیں ہاتھ مبارک میں لے کر اس کی اس طرح نشوونما فرماتے ہیں جیسا کہ تم میں سے کوئی اپنے بچھڑے کی یا اونٹ کے بچے کی پرورش کرتا ہے اور بلاشبہ آدمی اگر ایک لقمے کا بھی صدقہ کرے تو وہ (لقمہ) اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں نشوونما پاتا ہے یہاں تک کہ وہ (اللہ تعالیٰ کی رحمت سے) پہاڑ کی مانند ہو جاتا ہے [ابن خزیمہ۔ صحیح]۔ ایک دوسری روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ (بندے کا) صدقہ قبول فرما کر اپنے دائیں ہاتھ میں لے کر اس کی اس طرح نشوونما کرتا ہے جس طرح کہ تم میں سے کوئی اپنے اونٹ کے بچے کی پرورش کرتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ (صدقہ کا ایک) لقمہ احد پہاڑ کی مانند ہو جاتا ہے۔ [صحیح ۔ جامع الترمذی :662]

466 عن عائشة رضي الله عنها: أنَّهم ذبحوا شاة ، فقال النبيﷺ: ((ما بقي منها ؟)) قالت: ما بقي منها إلا كتفها . قال: ((بقي كلُّها غير كتفها))

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ انہوں (گھر کے آدمیوں نے یا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) نے ایک بکری ذبح کی تو نبی ﷺ نے فرمایا کہ (کتنا گوشت تقسیم ہو چکا ہے اور) کتنا (گوشت) باقی بچا ہے؟ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی صرف ایک شانہ باقی رہ گیا ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا شانے کے سوا باقی سب کچھ بچ گیا۔ (یعنی جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں صدقہ کیا وہ ہی تو باقی بچا یعنی اللہ کے ہاں ذخیرہ ہوا)۔ [صحيح ـ صحيح الترمذی :2470]

467 عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول اللهﷺ : ((يقول العبدُ: مالي مالي ، وانما له من ماله ثلاثٌ : ما أكل فأفنى، أو لَبس فأبلى ، أو أعطى فاقْتنى ، وما سوى ذلك فهو ذاهب وتاركه للناس))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بندہ کہتا ہے میرا مال میرا مال، حقیقت میں اس کے (اصلی) مال کے تین حصے ہیں۔ ① جو کھا کر ختم کر دیا ② جو پہن کر بوسیدہ کر دیا ③ (اللہ تعالیٰ کی راہ میں) خرچ کر کے (آخرت کے لیے) ذخیرہ کر لیا اور اس کے علاوہ جو بچے گا وہ اُسے لوگوں کے لیے چھوڑ کر جانے والا ہے۔

[صحيح ـ صحيح مسلم :2959]

468 عن ابن مسعود رضي الله عنه قال: قال رسول اللهﷺ: ((أيُّكم مالُ وارِثه أحبُّ إليه من ماله ؟)) قالوا: يارسول الله! ما منا أحدٌ إلا مالُه أحبُّ إليه . قال: ((فانَّ ماله ما قدَّم ، ومالَ وارثه ما أخَّر))

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں کس کو اپنے وارث کا مال اپنے مال سے زیادہ پسند ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی اے اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ! ہم میں سے ہر ایک کو اپنا مال اپنے وارث کے مال سے زیادہ محبوب ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا انسان کا تو (حقیقی) مال وہ ہے جو اس نے (ذخیرہ بنا کر) آگے بھیجا اور وہ مال تو اس کے وارث کا ہے جو اس نے اپنے پیچھے چھوڑا۔

[صحيح ـ صحيح البخاری :6442 ، سنن النسائی :3612]

469 عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول اللهﷺ: ((بينا رجل في فلاةٍ من الأرض ، فسمع

صوتاً في سحابة: اسقِ حديقةَ فلان. فتنحى ذلک السحاب، فأفرغ ماء ه في حَرَّةٍ ، فاذا شَرْجَةٌ من تلک الشِراج قد استوعبتْ ذلک الماء كلَّه ، فتتبع الماء ،فإذا رجل قائم في حديقة يُحَوِّل الماء بمسحاتِه ، فقال [له] : يا عبدالله! ما اسمک؟ : قَالَ فلان ، لِلاسم الذي سمع في السحابة . فقال له: يا عبدالله! لم سألتني عن اسمي ؟ قال: [إني] سمعتُ [صوتاً] في السحاب الذي هذا ماؤه يقول: اسقِ حديقةَ فلان؛ لاسمک، فما تصنع فيها؟ قال: أما إذ قلتَ هذا ، فإنِّي أنظر إلى ما يخرج منها فأتصدَّقُ بثلثه ، وآكل أنا وعيالي ثلثاً ، وأرُد فيها ثلثه ››

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک شخص چٹیل میدان میں تھا اس نے بادل میں سے یہ آواز سنی کہ فلاں شخص کے باغ کو سیراب کرو۔ چنانچہ بادل ایک طرف چلا اور پتھریلی زمین میں خوب بارش برسی اور وہ سارا پانی ایک نالے میں جمع ہو کر چلنے لگا۔ چنانچہ وہ شخص (جس نے آواز سنی تھی) اس پانی کے پیچھے چل دیا۔ (کیا دیکھتا ہے) کہ وہاں ایک شخص ہے کھڑا اپنے بیلچہ سے اپنے باغ میں اس (بارشی) پانی کو پھیر رہا ہے۔ اس نے پوچھا اے اللہ کے بندے تیرا نام کیا ہے؟ وہ کہنے لگا کہ میرا نام فلاں ہے یہ وہی نام تھا جو اس نے بادل میں سے سنا تھا۔ (باغ کا مالک) کہنے لگا اے اللہ کے بندے! تو نے میرا نام کس لیے پوچھا ہے؟ اس نے کہا کہ میں نے اس بادل سے آواز سنی تھی (جس کا یہ پانی تیرے باغ میں آرہا ہے) کہ فلاں شخص کے باغ کو پانی پلاؤ (سیراب کرو) آپ بتائیں کہ (اس باغ) کا نظام کیسے چلاتے ہیں؟ (باغ کا مالک) کہنے لگا کہ جب تم نے یہ سب کہا تو (مجھے بھی یہ کہنا پڑا سنو) میں اس (باغ) کی آمدن کا جائزہ لیتا ہوں اور اس (کی آمدن) سے ایک تہائی صدقہ دیتا ہوں۔ ایک تہائی میں اور میرے اہل و عیال کھاتے ہیں (یعنی ہم اپنے اخراجات اس سے پورے کرتے ہیں) اور ایک تہائی پھر سے اس باغ (کی ضروریات) پر لگا دیتا ہوں۔ [صحیح ۔ صحیح مسلم :2984]

470 حدیث عن عدي بن حاتم رضي الله عنه قال: سمعت رسول اللهﷺ يقول:‹‹ ما منكم من أحد إلا سيكلمُه الله ، ليس بينه وبينه ترجُمان، فينظر أيمنَ منه، فلا يرى إلا ما قدم ، فينظر أشأم منه، فلا يرى إلا ما قدم ، فينظر بين يديه، فلا يرى إلا النار تلقاء وجهه ، فاتقوا النار ولو بشِقِّ تمرة ›› وفي رواية: ‹‹ من استطاع منكم أنْ يَستَتِر من النار ولو بشق تمرة؛ فليفعل ››

سیدنا عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا تم میں سے ہر ایک سے اللہ تعالیٰ (براہِ راست) عنقریب بات کرے گا۔ اللہ اور بندہ کے درمیان کوئی (واسطہ) ترجمان نہ ہوگا۔ جب بندہ اپنے دائیں طرف دیکھے تو اسے وہ ہی اعمال نظر آئیں گے جو اس نے آگے بھیجے۔ پھر وہ اپنی بائیں جانب دیکھے تو اسے وہی اعمال نظر آئیں کے جو اس نے آگے بھیجے پھر وہ اپنے سامنے دیکھے گا تو اسے اپنے سامنے سوائے آگ کے اور کچھ نظر نہ آئے گا۔ لہٰذا خود کو جہنم کی آگ سے بچاؤ اگر چہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے صدقے سے ہی کیوں نہ ہو۔ ایک روایت ہے کہ جو تم میں سے اس بات کی استطاعت رکھتا ہے کہ وہ جہنم کی آگ سے اپنا بچاؤ کھجور کے ٹکڑے کے (صدقے کے) ساتھ ہی کیوں نہ کرے تو وہ ایسا ضرور کرے۔ [صحیح ـ صحیح البخاری :6539 ، صحیح مسلم :1016]

471 عن جابر رضي الله عنه: أنه سمع رسول الله ﷺ يقول لكعب ابن عُجْرَةَ: ((**يا كعب بنَ عُجْرَةَ ! الصلاةُ قُرْبانٌ ، والصيام جنةٌ ، والصدقةُ تُطفيءُ الخطيئة كما يُطفيءُ الماءُ النارَ ، يا كعب بنَ عُجْرَةَ! الناسُ غاديان : فبائعٌ نفسَه فمُوبِقٌ رَقبته ، ومبتاع نفسه فمُعْتِقٌ رقبته**)).

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سیدنا کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے فرماتے ہوئے سنا۔ اے کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ! نماز (اللہ کے) قرب کا ذریعہ، اور روزہ ڈھال ہے (گناہوں سے بچاؤ کا ذریعہ ہے) اور صدقہ گناہوں کو اس طرح ختم کر دیتا ہے جس طرح پانی آگ کو بجھا دیتا ہے۔ اے کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ! لوگ اس حال میں صبح کرتے ہیں کہ کچھ اپنی جان کو (اللہ کی نافرمانی کر کے) ہلاکت میں ڈالتے ہیں اور کچھ (اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کر کے) اپنے آپ کو (اللہ تعالیٰ کے) عذاب سے بچا لیتے ہیں۔ [صحیح ـ مسند أبي يعلى الموصلي :1999/3]

472 عن معاذ بن جبل قال: **كنت مع النبي ﷺ في سفر...... فذكر الحديث إلى أن قال فيه: ثم قال يعني النبي ﷺ: ((ألا أدلك على أبوابِ الخير؟)) قلت: بلى يا رسول الله! قال: ((الصوم جُنة ، والصدقة تطفيءُ الخطيئةَ كما تطفيءُ الماءُ النارَ))**.

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھا پھر لمبی حدیث بیان کی جس میں یہ بھی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تجھے خیر کے دروازے نہ بتاؤں؟ میں نے عرض کی کیوں نہیں اے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم: تو

رسول ﷺ نے فرمایا روزہ ڈھال (یعنی گناہوں سے بچاتا) ہے۔ اور صدقہ خطاؤں کو اس طرح مٹا دیتا ہے جسے پانی آگ کو بجھا دیتا ہے۔ [صحيح - جامع الترمذی :2615]

473 عن أبي كبشة الأنماري رضي الله عنه: أنّه سمع رسول اللهﷺ يقول:((ثلاث أُقسم عليهن، وأحدثكم حديثاً فاحفظوه، قال: ما نقص مالُ عبدٍ من صدقة ، ولا ظُلمَ عبدٌ مظلمةً صبر عليها؛ إلا زاده الله عزاً ، ولا فتح عبدٌ باب مسألةٍ ؛ إلا فتحَ الله عليه باب فقرٍ - أو كلمة نحوها- وأحدثكم حديثاً فاحفظوه، قال: إنما الدنيا لأربعة نَفَرٍ : عبدٌ رزقه الله مالاً وعلماً ، فهو يتقي فيه ربه ، ويصل فيه رحِمَه ، ويَعلمُ لله فيه حقاً، فهذا بأفضل المنازل. وعبدٌ رزقه الله علماً ، ولم يرزقه مالاً فهو صادقُ النية : يقول: لو أنَّ لي مالاً لعمِلتُ بعملِ فلان، فهو بنيته ، فأجرهما سواء. وعبد رزقه الله مالاً ، ولم يرزقه علماً ؛ يَخبِطُ في ماله بغير علمٍ ، ولا يتقي فيه ربه، ولا يصِلُ فيه رحِمه ، ولا يعلم لله فيه حقاً . فهذا بأخبث المنازِل. وعبدٌ لم يرزقُه الله مالاً ولا علماً ، فهو يقول: لو أنَّ لي مالا لعملتُ بعملِ فلان، فهو بنيته ، فوزرهما سواء))

سیدنا ابو کبشہ انماری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا تین چیزوں پر میں قسم اُٹھاتا ہوں اور ایک اہم حدیث (بات) تمہیں بتلاتا ہوں اس کو خوب اچھی طرح یاد کرلو۔ وہ تین باتیں جن پر میں قسم کھاتا ہوں وہ یہ ہیں۔ ① صدقہ کرنے سے بندے کا مال کم نہیں ہوتا ② جس شخص پر ظلم وزیادتی کی گئی اور اس نے اس پر صبر کیا تو اللہ عزوجل اس صبر کے سبب اس کی عزت بڑھا دیتا ہے ③ جس شخص نے (بغیر ضرورت کے) لوگوں کے سامنے مانگنے کا دروازہ کھولا تو اللہ عزوجل اس پر فقر (تنگدستی) کا دروازہ کھول دیتا ہے۔ اب میں تمہیں ایک (اور) حدیث (بات) بتاتا ہوں اسے بھی خوب اچھی طرح یاد کرلو۔ دنیا میں چار قسم کے لوگ ہوتے ہیں ① وہ شخص کہ جسے اللہ تعالیٰ نے مال اور علم عطا فرمایا اور وہ (اپنے علم کے سبب) اپنے مال میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے (اللہ تعالیٰ کی مرضی کے خلاف خرچ نہیں کرتا بلکہ) اس (مال) کے ساتھ صلہ رحمی کرتا ہے اور وہ خوب جانتا ہے کہ اس مال میں دینے والے اللہ تعالیٰ کا حق ہے (زکوۃ وغیرہ) یہ شخص (انسانوں میں سے) سب سے بہترین مقام ومرتبے والا ہے۔ ② وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے علم کے ساتھ تو نوازا لیکن مال نہیں دیا لیکن وہ نیت کا سچا ہے، اور وہ تمنا کرتا ہے اگر میرے پاس مال ہوتا تو میں بھی فلاں کی طرح اسے نیک

کاموں میں خرچ کرتا تو اس کو اللہ تعالیٰ اس کی نیت کی وجہ سے وہی ثواب عطا کرتا ہے جو پہلے (شخص) کا ہے لہٰذا یہ دونوں اجر وثواب میں برابر ہو جاتے ہیں ③ وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے مال تو دیا مگر اسے علم نہ دیا وہ اپنے مال کو بے جا صرف کرتا ہے نہ تو اس میں اللہ کا خوف کرتا ہے، نہ اس سے صلہ رحمی کرتا ہے اور نہ ہی اس سے اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرتا ہے۔ یہ شخص سب سے بدترین درجہ میں ہے۔ ④ وہ شخص کہ جسے اللہ تعالیٰ نے نہ تو مال دیا اور نہ ہی علم وہ تمنا کرتا ہے کہ اگر میرے پاس مال ہوتا تو میں اسی طرح بے جا اپنا مال صرف کرتا تو اس کو اس بری نیت کا گناہ ہوگا۔ اور وبال میں یہ دونوں برابر ہو جائیں گے۔ [صحیح لغیرہ۔ جامع الترمذی :2325 ، سنن ابن ماجه :4228]

474 عن عقبة بن عامر رضى الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: **((إن الصدقة لتطفيء عن أهلها حر القبورِ ، وإنما يستظِلُّ المؤمنُ يومَ القيامةِ في ظل صدقته))**

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک صدقہ صاحب صدقہ کو قبر کی گرمی سے بچائے گا اور مومن روز قیامت اپنے صدقے کے سایہ تلے ہوگا۔ [حسن ۔ طبرانی فی الکبیر:788 ، بیھقی فی الشعب :3347]

475 عن ابن عمر رضى الله عنهما عن النبي ﷺ أنه قال: **((إنَّ اللّٰه إذا استُودِ ع شيئاً حفظه))**

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو چیز بھی اللہ تعالیٰ کے سپرد کی جائے وہ اس کی حفاظت فرماتے ہیں۔ [صحیح ۔ صحیح ابن حبان :2693]

476 عن أنسٍ رضي الله عنه قال: **((كان أبو طلحةَ أكثر الأنصار بالمدينة مالاً من نخلٍ ، وكان أحب أمواله إليه (بِيرَحاء) ، وكانت مستقبلةَ المسجدِ ، وكان رسول اللّٰه ﷺ يدخلها، ويشرب من ماء فيها طيب. قال أنس: فلما نزلت هذه الآية: ﴿ لَنْ تنالوا البِرَّ حتى تُنفِقُوا مما تُحبُّون﴾ قام أبو طلحة إلى رسول اللّٰه ﷺ فقال: يا رسول اللّٰه! إن اللّٰه تبارک و تعالٰى يقول: ﴿ لَنْ تنالوا البِرَّ حتى تُنفِقُوا مما تحبون ﴾ ، وإنَّ أحبَّ أموالي إلَيَّ(بيرَحاء) ، وإنَّها صدقةٌ أرجو بِرَّها وذُخرها عند اللّٰه ، فضعها يا رسولَ اللّٰه حيث أراک اللّٰه . قال: فقال رسول اللّٰه ﷺ : ((بخٍ ذاک مال رابح ، بخٍ ذاک مال رابح))**

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انصار میں سے سب سے زیادہ کھجوروں کے درخت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھے اور ان کا

باغ جس کا نام ''بیرحاء'' تھا وہ انہیں اپنے مال میں سے سب سے زیادہ پسند تھا۔ یہ باغ مسجد نبوی کے بالکل سامنے تھا۔ رسول اللہ ﷺ اکثر اس باغ میں جاتے اور اس کا بہترین پانی نوش فرمایا کرتے تھے۔ جب یہ آیت نازل ہوئی: ﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ﴾ [آل عمران] ''اے مسلمانو! تم نیکی کو حاصل نہ کر سکو گے یہاں تک کہ اس چیز کو اللہ کی راہ میں خرچ کرو جو تمھیں بہت زیادہ پسند ہے۔'' تو ابو طلحہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگے اے اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ! اللہ تعالیٰ عزوجل ارشاد فرماتے ہیں ﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ﴾ اور مجھے میرے سارے مال واسباب میں سے ''بیرحاء'' باغ سب سے زیادہ پسند ہے اور میں اجر و ثواب کی اُمید رکھتے ہوئے اسے اللہ تعالیٰ کی راہ میں صدقہ کرتا ہوں آپ ﷺ جہاں زیادہ مناسب سمجھیں اس راہِ الٰہ میں خرچ فرما دیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بہت خوب یہ مال (صدقہ) انتہائی نفع بخش ہے۔

[صحيح ـ صحيح البخاري :1461 ، صحيح مسلم :998، جامع الترمذي :2997]

477 عن يزيد بن أبي حبيب عن مرثد بن أبي عبدالله اليزني: ((أنَّه كان أولَ أهل مصر يروح إلى المسجد، وما رأيته داخلاً المسجد قَطُّ إلا في كُمِّه صدقة ، إمَّا فلوس ، وإمَّا خُبزٌ وإمَّا قمح . قال: حتى ربما رأيت البصلَ يحمله ، قال: فأقول : يا أبا الخير! إنَّ هذا يُنتِنُ ثيابَك. قال: فيقول: يا ابنَ أبي حبيب! أمَا إني لم أجدْ في البيتِ شيئاً أتصدق به غيره ، إنَّه حدثني رجلٌ من أصحاب رسول اللهﷺ ؛ أنَّ رسول اللهﷺ قال: ((ظِلُّ المؤمن يومَ القيامة صدقتُه)) .

یزید بن ابی حبیب رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ مرثد بن ابی عبداللہ الیزنی رحمہ اللہ مصریوں میں سب سے پہلے مسجد میں آیا کرتے تھے جب بھی میں نے انہیں مسجد میں داخل ہوتے ہوئے دیکھا تو ان کی آستین میں صدقہ ضرور ہوتا تھا، یا تو پیسے ہوتے یا روٹی اور یا گندم ہوتی بسا اوقات میں نے انہیں صدقہ کے لیے پیاز اُٹھائے ہوئے دیکھا۔ میں نے کہا اے ابوالخیر! یہ تو آپ کے کپڑوں کو بدبودار کر دے گا۔ تو وہ کہتے اے ابن ابی حبیب رحمہ اللہ مجھے اپنے گھر میں صدقہ کرنے کے لیے پیاز کے علاوہ اور کوئی چیز نہ ملی۔ مجھے رسول اللہ ﷺ کے ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن مؤمن کا سایہ اس کا صدقہ ہوگا۔ [حسن ـ صحيح ابن خزيمة :2432]

478 عن الحارث الأشعريّ رضي الله عنه : أن رسول الله ﷺ قال: ((إنَّ الله أوحى إلى يحيى بن زكريا بخمس كلماتٍ أنْ يعملَ بهن، ويأمرَ بني اسرائيل أنْ يعملوا بهن)). فذكرَ الحديث إلى أن قال فيه:

((وآمُركم بالصدقة ، ومَثَلُ ذلك كمثل رجل أسَره العدوُّ ، فأوثقوا يدهَ إلى عنقه ، وقَرَّبوه ليضربوا عنقه، فجعل يقول: هل لكم أنْ أفديَ نفسي منكم؟ وجعلَ يعطي القليلَ والكثيرَ ، حتى فدى نفسه)) الحديث.

سیدنا حارث اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے سیدنا یحیٰی بن زکریا علیہما السلام کی طرف پانچ باتیں وحی فرما کر ان پر خود عمل کرنے اور بنی اسرائیل کو ان پر عمل کرنے کا حکم دیا۔ اس مفصل حدیث میں یہ بھی ہے کہ سیدنا یحیٰی علیہ السلام نے فرمایا تھا میں تمہیں صدقہ کرنے کا حکم دیتا ہوں اور صدقہ کرنے والے کی مثال اس شخص کی طرح ہے جسے دشمن نے قید کر دیا اور انہوں نے اس کے ہاتھ اس کی گردن کے ساتھ باندھ دیئے اور قریب تھا کہ وہ اس کا سر تن سے جدا کر دیتے وہ کہنے لگا کیا یہ ممکن ہے کہ میں اپنی جان فدیہ دے کر تم سے اپنا آپ چھڑا لوں اور اس نے مال دینا شروع کیا یہاں تک کہ اپنی جان کی خلاصی کروالی۔

[صحیح ـ جامع الترمذی : 286 ، صحیح ابن خزیمة : 1895، صحیح ابن حبان :6260 ، مستدرك حاكم :236/1]

479 (عن ابی ذر قال :) سألت رسول الله ﷺ: ماذا يُنجي العبدَ من النار؟ قال: ((الإيمان بالله)). قلت: يا نبيَّ الله! مع الإيمان عمل؟ قال: ((أنْ ترضخَ مما خوَّلك الله ، وترضخ مما رزقك الله)) قلت: يا نبيَّ الله! فان كان فقيراً لا يجد ما يرضخ؟ قال: ((يأمر بالمعروف، وينهى عن المنكر)).قلت: إنْ كان لا يستطيع أن يأمر بالمعروف، ولا ينهى عن المنكر؟ قال: ((فليُعِنِ الأخرق)) .قلت: يا رسول الله! أر أيت، إنْ كان لا يحسن أن يصنع؟ قال: ((فلْيُعِنْ مظلوماً)).قلت: يا نبيَّ الله! أر أيت إنْ كان ضعيفاً لا يستطيع أنْ يُعين مظلوماً ؟ قال: ما تُريد أنْ تَترك لصاحبك من خير؟ ليُمسكْ أذاه عن الناس)) قلت: يا رسول الله! أر أيت إنْ فعل هذا يُدخِله الجنة؟ قال: ((ما مِن مؤمنٍ يطلبُ خصلةً من هذه الخصال؛ إلا أخذتْ بيده حتى تدخله الجنة))

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! کونسی چیز بندے کو دوزخ کی آگ سے

نجات دے گی۔تو آپ ﷺ نے فرمایا اللہ پر ایمان لانا۔میں نے عرض کی اے اللہ کے نبی ﷺ! کیا ایمان کے ساتھ عمل کی بھی ضرورت ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: جو کچھ تجھے اللہ تعالیٰ نے عطا کیا ہے اسے اللہ کی رضا کے لیے خرچ کر۔میں نے عرض کیا اے اللہ کے نبی ﷺ اگر انسان فقیر ہو اور خرچ کرنے کی طاقت ہی نہ رکھے تو؟ آپ ﷺ نے فرمایا وہ نیکی کا حکم کرے اور برائی سے لوگوں کو روکے۔میں نے عرض کی اگر اس میں امر بالمعروف ونہی المنکر کرنے کی طاقت نہ ہو تو؟ آپ ﷺ نے فرمایا وہ ایسے شخص کی مدد کر دے جو کمانے کی طاقت نہ رکھتا ہو (یعنی اسے کوئی کام کرنا سکھا دے)۔میں نے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ اگر وہ کسی کو کچھ سکھانے کی طاقت بھی نہ رکھے تو آپ ﷺ کا اس کے متعلق کیا خیال ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اسے چاہیے کہ کسی مظلوم کی مدد کر دے۔میں نے عرض کی اے اللہ کے نبی ﷺ اگر وہ خود ہی کمزور ہو اور کسی مظلوم کی مدد کی ہمت نہ رکھے تو؟ بالآخر آپ ﷺ نے فرمایا کیا تو اپنے مسلمان ساتھی کے لیے خیر کا کوئی چھوڑے گا بھی یا نہیں؟ (اگر وہ یہ مذکورہ کام نہیں کر سکتا تو کم از کم) لوگوں کو کوئی تکلیف نہ دے۔میں نے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ کیا خیال ہے آپ ﷺ کا اگر کسی نے ان مذکورہ اعمال میں سے کوئی بھی کام کیا تو (وہ رحمت الٰہی کا سبب بن کر) اس کے جنت میں داخلہ کا سبب بن سکے گا؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس مومن نے بھی ان خصلتوں (اچھے اعمال) میں سے کسی بھی خصلت کو اپنایا وہ نیک عمل اس مومن کو جنت میں داخل کر دے گا۔[حسن، صحیح۔ بیہقی فی الشعب :3327]

480 عن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول اللهﷺ: **((من جمعَ مالاً حراماً ثم تصدق به لم يكن له فيه أجرٌ ، وكان اصرهُ عليه))**.

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے حرام کا مال جمع کیا پھر اس کو صدقہ کر دیا تو اس کو اس صدقہ کا کوئی اجر نہ ملے گا بلکہ اس پر اس (حرام مال کمانے) کا وبال ہوگا۔

[حسن ـ صحيح ابن خزيمة :2471 ، صحيح ابن حبان :797، مستدرك حاكم :390/1]

481 عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبيﷺ قال: **((خير الصدقة ما أبقت غِنىً ، واليدُ العليا خيرٌ من اليد السفلى، وابدأ بمن تعول)) تقول امرأتک: أنفق علي أو طلقني. ويقول مملوكک: أنفق علي أو بعني . ويقول ولدک: إلى من تكِلنا ؟**.

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: بہترین صدقہ وہ ہے جو (صدقہ کرنے والے کو اپنے بعد)

غنی (مالدار) چھوڑ جائے (بالکل فقیر نہ کر جائے) اور اوپر والا ہاتھ (دینے والا) نیچے والے ہاتھ (لینے والے) سے بہت بہتر ہے۔ اور خرچ کرنا ان سے شروع کر جن کی عیال داری (کفالت) تیرے ذمہ ہے۔ (ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اس کا معنیٰ یہ ہے کہ ایسا نہ ہو کہ) تیری بیوی کہنے لگے میرا خرچ اُٹھاؤ یا مجھے طلاق دے دو، اور تمہارا غلام کہہ اُٹھے میرا خرچ مجھے دو یا مجھے فروخت کردو، اور تمہاری اولاد کہنے لگے کہ (اے ابا جان) ہمیں کس کے سپرد کر رہے ہیں؟ (کون ہمارا گذران مہیا کرے گا)۔ [صحيح ـ صحيح ابن خزيمة :2436]

482 عنه أنَّه قال: يا رسول اللّٰه! أي الصدقة أفضل؟ قال: **((جُهدُ المُقِلّ، وابدأ بمن تعول))**

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! کون سا صدقہ سب سے افضل ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کم مال والے کا کوشش اور محنت کر کے صدقہ کرنا اور (خرچ کرنا) شروع ان سے کر جن کی عیال داری تمہارے ذمہ ہے۔ [صحيح ـ سنن أبي داؤد :1677 ، صحيح ابن خزيمة : 2451، مستدرك حاكم :414/1]

483 عن أبي هريرة رضى اللّٰه عنه قال، قال رسول اللّٰه ﷺ: **((سبق درهمٌ مئةَ ألفِ درهمٍ)) فقال رجل: وكيف ذاك يا رسول اللّٰه؟ قال: ((رجلٌ له مال كثيرٌ ، أخذ من عُرضِه مئةَ ألف درهم تصدَّقَ بها، ورجل ليس له الا درهمان، فأخذ أحدهما فتصدق به))**

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک درہم (اجر و ثواب میں) ایک لاکھ درہم سے سبقت لے گیا (آگے نکل گیا)۔ ایک آدمی نے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! یہ کیسے ہوا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا ایک شخص بہت مالدار تھا اس نے اپنے مالِ (کثیر سے) ایک لاکھ درہم صدقہ کیا۔ (جبکہ) دوسرے آدمی کے پاس صرف دو ہی درہم تھے اس نے ایک درہم صدقہ کر دیا۔ (یعنی آدھا مال صدقہ کر کے اجر و ثواب میں آگے نکل گیا)۔

[حسن ـ سنن النسائی :2528 ، صحيح ابن خزيمة :2443، صحيح ابن حبان :3336، مستدرك حاكم : 416/1]

484 عن المغيرة بنِ عبداللّٰه الجعفي قال: **جلسنا إلى رجل من أصحاب النبي** ﷺ **يقال له: خَصفة [أو] ابن خصفة ، فجعل ينظر إلى رجل سمين، فقلت: ماتنظر إليه؟ فقال: ذكرت حديثاً سمعته من رسول اللّٰه** ﷺ **، سمعته يقول: ((هل تدرون ما الشديد؟)).قلنا: الرجلُ يَصرعُ الرجلَ . قال: ((إنَّ الشديدَ كلَّ الشديد: الرجل الذي يملك نفسه عند الغضبِ. تدرون ما الرَّقوب؟)) قلنا: الرجل الذي**

لا يولد له. قال: ((إنَّ الرقوب: الرجلُ الذي له الولد، ولم يقدم منهم شيئاً)).

مغیرہ بن عبداللہ الجعفی رحمۃ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ایک صحابی جس کا نام خصفة یا ابن خصفة رضی اللہ عنہ تھا کے پاس بیٹھے ہوئے تھے تو وہ ایک طاقتور آدمی کی طرف غور سے دیکھنے لگے میں نے عرض کی آپ اس کی طرف کیا دیکھ رہے ہیں؟ وہ فرمانے لگے مجھے وہ حدیث یاد آ گئی جو میں نے رسول اللہ ﷺ کی زبان مبارک سے سنی تھی آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ طاقتور کسے کہتے ہیں؟ ہم نے عرض کی طاقتور تو وہ ہے جو مدمقابل کو پچھاڑ دے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: اصلی طاقتور تو وہ ہے جو غصہ کے وقت اپنے جذبات کو قابو میں رکھے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ رقوب (بانجھ، بے اولاد) کون ہے؟ ہم نے عرض کی رقوب تو وہ شخص ہے کہ جو بے اولاد ہو، تو آپ ﷺ نے فرمایا: حقیقی بے اولاد تو وہ ہے کہ جس کی اولاد تو ہو لیکن مرنے کے بعد اسے ان کی طرف سے کوئی صدقہ جاریہ یا دعا نہ پہنچے۔

[صحيح لغيره۔ بيهقي في الشعب :3341]

485 عن أم بجيد رضي الله عنها ؛ أنَّها قالت: **يا رسول الله ! إن المسكين ليقومُ على بابي فما أجد له شيئاً أعطيه إياه. فقال لها رسول الله** ﷺ: **((ان لم تجدي إلا ظلفًا محرقاً ، فادفعيه إليه في يده)).**

سیدہ ام بجید رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کی اے اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ! (بعض اوقات) مسکین میرے دروازے پر کھڑا ہو جاتا ہے (اور سوال کرتا ہے) لیکن اسے دینے کے لیے میرے پاس کچھ بھی نہیں ہوتا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر تجھے اور کچھ بھی نہ ملے (دینے کے لیے تو کم از کم) جلا ہوا کھر (پایا) ہو تو وہی اسے دو۔

[صحيح ـ جامع الترمذي :665 ، صحيح ابن خزيمة : 2473]

486 عن عوف بن مالك رضي الله عنه قال: **خرج رسول الله** ﷺ **وبيده عصا، وقد علقّ رجل قِنوَ حَشَفٍ، فجعل يَطعنُ في ذلك القنو، فقال: ((لو شاء ربُّ هذه الصدقة تصدق باطيب من هذا ، إنَّ ربَّ هذه الصدقة يأكل حَشَفاً يوم القيامة))**

سیدنا عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے آپ ﷺ کے ہاتھ میں عصا (لاٹھی) تھی اور کسی شخص نے ناقص کھجوروں کا خوشہ لٹکا رکھا تھا (کہ ضرورت منداس سے کھا سکیں)۔ رسول اللہ ﷺ اس خوشہ کو لکڑی

سے چھونے لگے اور فرمایا: اگر یہ صدقہ کرنے والا چاہتا تو اس سے بہتر چیز صدقہ کر دیتا، یقیناً یہ نکمی (گھٹیا) کھجوریں صدقہ کرنے والا قیامت کے دن نکمّی اور ردی کھجوریں ہی کھائے گا۔ [صحيح ـ سنن النسائی :2493 ، سنن أبی داؤد:1608، سنن ابن ماجه :1821، صحيح ابن خزيمة : 2467، صحيح ابن حبان : 837]

10- مخفی (چھپ کر) صدقہ کرنے کی ترغیب

487 عن أبي هريرة رضي اللّٰه عنه قال: سمعت رسول اللّٰه ﷺ يقول: ((**سبعةٌ يظلهم اللّٰه في ظِلِّهِ يومَ لا ظلَّ إلا ظلُّه الإمامُ العادل، وشابٌ نشأ في عبادةِ اللّٰه عزوجل، ورجلٌ قلبه معلقٌ بالمساجد ، ورجلان تحابا في اللّٰه ، اجتمعا على ذلک، وتفرقا عليه ، ورجلٌ دعته امرأة ذات منصب وجمال، فقال: إني أخاف اللّٰه ، ورجل تصدق بصدقة فأخفاها، حتى لا تعلمَ شماله ما تُنفق يمينه، ورجلٌ ذكر اللّٰه خالياً ففاضت عيناه**))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا سات افراد ایسے ہیں جنھیں اللہ تعالیٰ اپنے (عرش کے) سایہ میں جگہ دے گا اور اس دن اس کے (عرش کے) سایہ کے علاوہ اور کوئی سایہ نہ ہوگا ① عادل حکمران ② وہ نوجوان جس کی نشو ونما اللہ کی عبادت کے ساتھ ہوئی ③ وہ آدمی جس کا دل مسجدوں کے ساتھ لٹکا ہوا ہے ④ وہ دو آدمی جنہوں نے آپس میں ایک دوسرے سے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے محبت کی اسی پر اکٹھے ہوئے اور اسی پر جدا ہوئے ⑤ وہ آدمی جسے کسی حسب ونسب والی خوبصورت عورت نے دعوتِ (زنا) دی تو اس نے کہا: میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں ⑥ وہ آدمی جس نے اس طرح خفیہ (چھپ کر) صدقہ کیا کہ اس کے بائیں ہاتھ کو بھی معلوم نہ ہو سکا کہ اس کے دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا ہے ⑦ وہ آدمی جس نے تنہائی میں اللہ تعالیٰ کو یاد کیا تو اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے۔

[صحيح ـ صحيح البخاری :660 ، صحيح مسلم :1031]

488 عن معاوية بن حَيْدة رضي اللّٰه عنه عن النبي ﷺ قال:((**إنَّ صدقة السر تُطفيء غضبَ الربِّ**

تبارک وتعالیٰ ››

سیدنا معاویہ بن حیدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یقیناً پوشیدہ صدقہ رب تعالیٰ کے غضب (کی آگ) کو بجھا دیتا ہے۔ [حسن لغیرہ ۔ طبرانی فی الکبیر :1018]

489 رُوي عن أم سلمة رضي الله عنها قالت: قال رسول الله ﷺ: ‹‹ **صنائع المعروف تقي مصارع السوء، والصدقةُ خَفِياً تُطْفِيء غضبَ الربِّ ، وصِلَةُ الرحم تزيد في العمر، وكلُّ معروف صدقة ، وأهل المعروف في الدنيا هم أهل المعروف في الآخرة......** ››

سیدہ ام سلمۃ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نیک اعمال (انسان کو) بری موت سے بچا لیتے ہیں چھپ کر صدقہ کرنا اللہ تعالیٰ کے غضب (کی آگ) کو بجھا دیتا ہے۔ اور صلہ رحمی عمر میں اضافہ کا سبب بنتی ہے اور ہر نیکی صدقہ ہے دنیا میں اور جو دنیا میں نیکی کریں گے آخرت میں انہیں ہی اجر ملے گا۔ [حسن لغیرہ ۔ طبرانی فی الأوسط :6082]

11-خاوند اور قریبی رشتہ داروں پر صدقہ کرنے کی ترغیب اور دوسروں کے مقابلہ میں انہیں (صدقہ وغیرہ میں) ترجیح دینے کا بیان

490 عن زينب الثقفيّةِ امرأةِ عبدالله بن مسعودٍ رضي الله عنهما قالت: قال رسول الله ﷺ: ((تَصدَّقنَ يا معشر النساء! ولو من حُلِيِّكُنَّ)) قالت: فرجعتُ إلى عبدالله بن مسعود فقلت: إنَّك رجل خفيف ذات اليد، وإنَّ رسول الله ﷺ قد أمرنا بالصدقة، فائته فَسَلْهُ، فإنْ كان ذلك يُجزي عني، وإلا صرفتها إلى غيركم. فقال عبدالله: بل ائته أنتِ فانطلَقْتُ، فإذا امرأةٌ من الأنصار بباب رسول الله ﷺ، حاجتها حاجتي، وكان رسول الله ﷺ قد أُلقيت عليه المهابة، فخرج علينا بلال، فقلنا له: ائتِ رسولَ الله ﷺ فأخبره أنَّ امرأتين في الباب، يسألانك: أتجزىء الصدقة عنهما على أزواجهما، وعلى أيتام في حجورهما؟ ولا تخبره من نحن. قالت: فدخل بلال على رسولِ الله ﷺ فسأله؟ فقال له رسول الله ﷺ: ((من هما؟))، فقال: امرأة من الأنصار وزينب. فقال رسول الله ﷺ: ((أي الزيانب؟)). قال: امرأةُ عبدالله بن مسعود. فقال رسول الله ﷺ: ((لهما أجر القرابة، وأجر الصدقة)).

سیدہ زینب ثقفیہ رضی اللہ عنہا جو کہ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی بیوی ہیں بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے عورتوں کی جماعت! صدقہ کیا کرو خواہ اپنے زیورات سے ہی کیوں نہ کرو وہ کہتی ہیں کہ میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس گئی اور میں نے ان سے کہا کہ آپ مالی لحاظ سے کمزور ہیں اور نبی ﷺ نے ہمیں صدقہ کرنے کا حکم فرمایا ہے۔ آپ رسول اللہ ﷺ سے دریافت کرلیں کہ آپ کو صدقہ دینا کیا میرے لیے کفایت کر جائے گا؟ ورنہ میں کسی اور کو صدقہ دے دوں۔ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا زینب تم خود ہی پوچھ آؤ۔ میں پوچھنے کے لیے گئی تو کیا دیکھا کہ ایک انصاری عورت بھی رسول اللہ ﷺ کے دروازے پر کھڑی ہے اور یہی مسئلہ پوچھنے کے لیے آئی ہے۔ لیکن ہمیں آپ ﷺ کے رعب کی وجہ سے مسئلہ پوچھنے کی ہمت نہ ہوئی۔ اتنے میں سیدنا بلال رضی اللہ عنہ وہاں تشریف لائے ہم نے ان سے عرض کی کہ رسول اللہ ﷺ کو بتائیں کہ آپ ﷺ کے دروازے پر دو عورتیں یہ دریافت کرنے کے لیے آئی ہیں کہ کیا وہ اپنے خاوندوں اور اپنے زیر پرورش یتیم بچوں پر صدقہ کرسکتی ہیں (زکوٰۃ دے سکتی ہیں) لیکن ہمارے متعلق رسول اللہ ﷺ کو یہ

نہ بتانا کہ ہم کون ہیں۔ سیدنا بلال رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے یہ مسئلہ دریافت کیا تو آپ ﷺ نے پوچھا وہ دونوں کون ہیں۔ انہوں نے عرض کی ایک تو انصاری رضی اللہ عنہا خاتون ہے اور دوسری زینب رضی اللہ عنہا ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا کونسی زینب رضی اللہ عنہا؟ عرض کی عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی بیوی چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ان کے لیے دوگنا ثواب ہے ایک رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی کا اور دوسرا صدقہ کرنے کا۔ [صحیح ـ صحیح البخاری :1466 ، صحیح مسلم :1000]

491 عن حكيم بن حزام رضي الله عنه: **أَنَّ رجلاً سأل رسول الله ﷺ عن الصدقات أيها أفضل ؟ قال: ((على ذي الرحم الكاشِح))**

سیدنا حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ بہترین صدقہ کونسا ہے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس قریبی رشتہ دار پر جو (تمہارے خلاف) دل میں بغض وعداوت چھپائے ہوئے ہو۔

[صحیح لغیرہ ـ مسند أحمد :402/3]

492 عن سلمان بنِ عامرٍ رضي الله عنه عن النبي ﷺ قال: **((الصدقةُ على المسكين صدقةٌ ، وعلى ذي الرحِم اثنتان : صدقةٌ وصلةٌ))**

سیدنا سلمان بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا مسکین پر صدقہ کرنے سے ایک صدقہ کا ثواب ہوگا اور رشتہ داروں پر صدقہ کرنا دو صدقے (کرنے کے برابر ہے) ① ایک صدقہ ② صلہ رحمی (کا اجر)۔

[حسن، صحیح ـ سنن النسائی :2582 ، جامع الترمذی :658، صحیح ابن خزیمة :3333]، مستدرك حاكم : 407/1]

12-انسان سے اس کا خدمت گزار یا قریبی رشتہ دار اس کے ضرورت سے زائد مال کا سوال کرے (اپنی حاجت پوری کرنے کے لیے) اور وہ اس پر بخل کرے یا انسان کے اپنے ضرورت مند غریب قریبی رشتہ داروں کو چھوڑ کر دوسرے لوگوں پر صدقہ کرنے کی سخت وعید

493 عن بَهزِ بنِ حكيم عن أبيه عن جده قال: **قلت: يا رسول الله! من أبَرُّ ؟ قال: ((أمَّک ، ثم أمَّک ، ثم أمَّک ، ثم أباک ، ثم الأقربَ فالأقربَ)) وقال رسول الله ﷺ : ((لايسأل رجلٌ مولاه من فضلٍ هو عنده فيمنعه إياه ، إلا دُعي له يومَ القيامة فضلُه الذي منعه شجاعاً أقرعَ))**

سیدنا بھز بن حکیم رضی اللہ عنہ اپنے والد کے واسطے سے اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! میں سب سے بڑھ کر حسن سلوک کس کے ساتھ کروں؟ فرمایا اپنی والدہ کے ساتھ، اپنی والدہ کے ساتھ پھر اپنی والدہ کے ساتھ پھر اپنے باپ کے ساتھ پھر جو جتنا قریبی رشتہ دار ہو (اس سے حسن سلوک کر) اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اپنے آقا (مالک) سے اس کے زائد مال کا سوال (ضرورت کے تحت) کرے اور وہ دینے سے انکار کر دے تو اس کے اس مال کو روز قیامت ایک گنجے سانپ کی شکل میں (اللہ کے روبرو) حاضر کیا جائے گا۔

[حسن ـ سنن أبي داؤد :5139 ، جامع الترمذي :1897]

494 عن عبدالله بن عمرو رضي الله عنهما قال: قال رسول الله ﷺ: **((أيُّما رجلٍ أتاه ابن عمه يسأله من فضله، فمنعه ، منعه الله فضله يوم القيامة))** .

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص کے پاس اس کے چچا کا بیٹا آ کر اس سے (ضرورت کے تحت) اُس کی ضرورت سے زائد مال کا سوال کرے اور وہ اسے نہ دے تو اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن اپنے فضل سے محروم کر دے گا۔ [حسن لغیرہ۔ طبرانی فی الصغیر :93]

13- قرض دینے کی ترغیب وفضیلت

495 عن أبي أمامة رضي الله عنه عن النبي ﷺ قال: ((**دخل رجل الجنة ، فرأى مكتوباً على بابها: الصدقةُ بعشرِ أمثالها، والقرضُ بثمانية عشر**))

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ایک شخص نے جنت میں داخل ہو کر اس کے دروازے پر لکھا ہوا دیکھا، صدقہ کرنے سے دس گنا اور قرض دینے سے اٹھارہ گنا ثواب ہوتا ہے۔

[حسن ۔ طبرانی فی الکبیر :7976 ، بیہقی فی الشعب :3564]

496 عن عبدالله بن مسعود رضي الله عنه أنَّ النبي ﷺ قال: ((**ما من مسلم يُقرضُ مسلماً قرضاً مرتين ؛ إلا كان كصدقتها مرة**))

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یقیناً نبی ﷺ نے فرمایا: جو مسلمان کسی مسلمان کو دو مرتبہ قرض دیتا ہے تو اسے ایک مرتبہ صدقہ کرنے کا اجر وثواب ملتا ہے۔

[صحیح لغیرہ۔ سنن ابن ماجہ :2430 ، صحیح ابن حبان :5018، بیہقی فی :353/5]

497 عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: ((**من يسَّر على مُعسِرٍ يَسَّرَ الله عليه في الدنيا والآخرة**))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص دنیا میں کسی تنگ دست پر آسانی کرے گا اللہ تعالیٰ اس پر دنیا وآخرت میں آسانیاں فرمائے گا۔

[صحیح ۔ صحیح ابن حبان:5023 ، صحیح مسلم :2699، جامع الترمذی :1930، سنن ابن ماجہ : 225]

14- تنگدست کیلئے آسانی پیدا کرنے ، مہلت دینے اور معاف کر دینے کی ترغیب

498 عن أبي قتادة رضي الله عنه: أنَّه طلب غريماً له، فتوارى عنه، ثم وجده، فقال: إنِّي معسر. قال: آللّٰهِ؟ قال: آللّٰه ، قال: فإني سمعت رسول الله ﷺ يقول:((من سره أنْ يُنجِيَهُ اللّٰهُ مِن كُرَب يومِ القيامة ؛ فَلْيُنَفِّسْ عن مُعسرٍ ، أو يَضَعْ عنه))

سیدنا ابوقتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں انہوں نے ایک مقروض کو (بہت) تلاش کیا اور وہ ان سے چھپتا رہا آخر کار وہ انہیں مل گیا مقروض کہنے لگا میں تنگدست ہوں، سیدنا قتادہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا اللہ کی قسم واقعی (تو تنگدست ہے)؟ اس نے کہا اللہ کی قسم میں تنگدست ہوں، سیدنا قتادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یقیناً میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا جو شخص یہ پسند کرتا ہو کہ اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن کی سختیوں سے نجات دے اس کو چاہے کہ تنگدست (مقروض) کو مہلت دے دے یا اس کو قرض معاف کردے۔ [صحيح - صحيح مسلم :1563]

499 (وفی روايةٍ) قَالَ رَسول الله ﷺ:((من سرَّه أن يُنجيَهُ اللّٰهُ من كُرَبِ يومِ القيامةِ وأن يُظِلَّه تحتَ عرشِه ؛ فليُنظِرْ مُعسرًا))

ایک دوسری روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص یہ پسند کرتا ہو کہ اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کی سختیوں سے نجات دے کر اپنے عرش کا سایہ عطا کرے اس کو چاہے کہ تنگدست (مقروض) کو مہلت دے۔

[صحيح لغيره- طبراني في الأوسط :4589]

500 عن حذيفة رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: ((تَلَقَّتِ الملائكةُ رُوحَ رجلٍ ممن كان قبلكم، فقالوا: عَمِلْتَ من الخير شيئاً ؟ قال: لا، قالوا: تذكَّرْ ، قال: كنت أُداين الناسَ فآمر فتياني أنْ يُنظِروا المعسرَ، ويتجوَّزوا عن الموسرِ ، قال اللّٰه : تجاوزوا عنه))

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم سے پہلے کسی امت کے ایک آدمی کی روح فرشتوں نے قبض کی اور اس سے پوچھا تو نے کبھی کوئی نیکی بھی کی ہے؟ اس نے کہا نہیں فرشتے کہنے لگے یاد کر، اس نے کہا (ایک نیکی ذہن میں آتی ہے) میں لوگوں کو قرض دیتا اور اپنے ملازموں وغیرہ کو کہا کرتا تھا کہ تنگدست کو مہلت دے دیا کرو اور مالدار

سے چشم پوشی کیا کرو (کم یا ناقص مال بھی واپس کریں تو لے لیا کرو) اللہ تعالیٰ نے فرمایا (اے میرے فرشتو!) اس سے درگزر کرو (میں نے اس کو معاف کیا)۔ [صحیح ۔ صحیح البخاری :2077 ، صحیح مسلم :1560]

501 عن حُذيفة رضى الله عنه قال: سمعت رسول اللهﷺ يقول: ((**إنَّ رجلاً ممن كان قبلكم أتاه الملَكُ لِيَقْبضَ رُوحه ، فقال: هل عملتَ من خير؟ قال: ما أعلم، قيل له: انظر، قال: ما أعلم شيئاً ، غير أنّي كنت أبايعِ الناس في الدنيا ، فأُنظر الموسرَ ، وأتجاوز عن المعسر ، فأدخله اللّهُ الجنة**))

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا تم سے پہلے کسی امت کے ایک آدمی کی روح قبض کرنے کے لیے فرشتہ آیا اور کہنے لگا۔ کیا تو نے کوئی نیکی کی ہے؟ اس نے کہا یاد نہیں پڑتا، کہا گیا سوچ و بچار کرلو، وہ کہنے لگا مجھے تو صرف یہ یاد پڑتا ہے کہ میں لوگوں کے ساتھ دنیا میں تجارتی معاملات کرتا تھا میں مالدار سے چشم پوشی کرتا اور تنگدست سے درگزر کرتا (معاف کر دیتا)، تو اللہ تعالیٰ نے اسے جنت میں داخل کر دیا۔

[صحیح ۔ صحیح البخاری :3451 ، صحیح مسلم :1560]

502 عن عقبة بن عامر وأبى مسعود الانصارى رضى الله عنهما قالا هكذا سَمِعْنَا مِنْ فى رسول الله ﷺ أُتِيَ اللّهُ بعبدٍ من عباده آتاه الله مالاً، فقال له: ماذا عملتَ في الدنيا۔ قال: ﴿ **ولا يكتمون الله حديثاً** ﴾ . **قال: يا رب! آتيتني مالاً ، فكنتُ أبايعُ الناسَ ، وكان من خُلُقي الْجَوازُ ، فكنت أيَسِّرُ على الموسِرِ ، وأُنظِر المُعسرَ . فقال اللّه تعالى : أنا أحق بذلک منک، تجاوزوا عن عبدي .**

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ اور ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا اللہ تعالیٰ کے پاس ایک ایسے شخص کو لایا گیا جسے اللہ تعالیٰ نے مال عطا کیا تھا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تو دنیا میں کیا عمل کرتا رہا، (اور وہ اللہ تعالیٰ سے کوئی بات چھپا نہ سکیں گے) وہ کہے گا اے میرے پروردگار! تو نے مجھے مال عطا کیا میں لوگوں سے تجارتی معاملات کرتا اور میری طبیعت تھی کہ میں درگزر سے کام لیا کرتا، میں مالدار سے چشم پوشی کیا کرتا اور تنگدست کو مہلت دے دیتا اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں درگزر کرنے کا تجھ سے زیادہ حق رکھتا ہوں (اے فرشتو!) میرے بندے سے درگزر کرو۔

[صحیح ۔ صحیح مسلم :1560]

503 حدیث عن بُرَيدةَ رضي الله عنه قال سمعتُ رسولَ الله ﷺ يقول:((من أَنْظَرَ معسراً ؛ فله كلَّ يومٍ مثلَه صدقةٌ)) ثم سمعته يقول: ((من أنظر معسراً : فله كل يوم مثليه صدقة)) فقلت: يا رسول الله! سمعتک تقول: ((من أنظر معسراً فله كل يوم مثله صدقة)) ، ثم سمعتک تقول: ((من أنظر معسراً ؛ فله كل يوم مثليه صدقة)) . قال له: ((كل يوم مثله صدقة قبل أنْ يحل الدَّين ، فإذا حل فأَنْظَرَهُ ، فله كل يوم مثليه صدقة))

سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جو کسی تنگدست کو مہلت دے تو اس کو ہر دن اس قرض کے برابر صدقہ کا ثواب ہے۔ پھر میں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جس نے کسی تنگدست کو مہلت دی تو اس کو ہر دن اس قرض کے برابر دوگنا صدقہ کرنے کا ثواب ملے گا۔ میں نے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! میں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا تھا کہ جو کسی تنگدست کو مہلت دے اسے اس قرض کے برابر صدقہ کا ثواب ہوگا، پھر میں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا جس نے کسی تنگدست کو مہلت دی تو اسے ہر دن اس قرض کے برابر دوگنا صدقہ کرنے کا ثواب ملے گا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہر دن اس قرض کے برابر صدقہ کا ثواب اس وقت ہے کہ قرض کی مدت پوری نہ ہوئی ہو، اور مدت پوری ہونے کے بعد مقروض کو مہلت دینے پر ہر دن قرض کے برابر دوگنا صدقہ کا ثواب ہوتا ہے۔ [صحيح ـ مسند أحمد :360/5]

504 حدیث عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبيﷺ قال: ((من نفَّس عن مسلم كُربة من كُرَبِ الدنيا ؛ نَفَّس الله عنه كُربة من كُرَبِ يوم القيامة ، ومن يسَّر على معسِرٍ في الدنيا: يَسَّرَ الله عليه في الدنيا والآخرة، ومن ستر على مسلم في الدنيا ؛ ستر اللهُ عليه في الدنيا والآخرة ، والله في عون العبد ما كان العبد في عون أخِيْه)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو شخص کسی مومن سے دنیا کی کسی مصیبت کو دور کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس سے قیامت کی مصیبتوں کو دور کرے گا، اور جس نے دنیا میں کسی تنگدست (مقروض) کو مہلت دی اللہ تعالیٰ اس پر دنیا و آخرت میں آسانیاں فرما دے گا، اور جس نے دنیا میں کسی مسلمان کی پردہ پوشی کی تو اللہ تعالیٰ اس پر دنیا و آخرت میں پردہ پوشی کرے گا، اور اللہ تعالیٰ بندے کی مدد میں اس وقت تک ہوتا ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد میں رہے۔

[صحيح ـ صحيح مسلم :2699، سنن أبي داؤد :4946، جامع الترمذی :1936، مستدرك حاكم : 383/4]

505 عن أبی هریرة رضی الله عنه قال: قال رسول اللهﷺ: ((من أنظر مُعسِراً أو وضع له ؛ أظلّه اللّهُ یوم القیامة تحت ظل عرشه ، یوم لاظل إلا ظله))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے کسی تنگدست کو مہلت دی یا اس کا قرض معاف کر دیا تو اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن اپنے عرش کا سایہ عطا کرے گا جس دن اس کے عرش کے سوا کوئی دوسرا سایہ نہ ہوگا۔ [صحیح ـ صحیح الترمذی :1306]

506 عن أبي قتادة رضي الله عنه قال: سمعت رسول الله ﷺ يقول: ((من نفس عن غريمه ، أو محا عنه؛ كان في ظل العرش يوم القيامة)).

سیدنا ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جس نے اپنے مقروض پر آسانی کی یا اسے معاف کر دیا تو یہ شخص قیامت کے دن اللہ کے عرش کے سایہ تلے ہوگا۔

[صحیح ـ مسند أحمد: 300/5، سنن الدارمی: 262، شرح السنة :2143 ، جامع الصغیر :9065]

15- نیکی کے کاموں میں فراخدلی کے ساتھ خرچ کرنے کی ترغیب اور بخل اور کنجوسی پر وعید

507 عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: ((ما من يوم يُصبحُ العبادُ فيه إلاّ ملكان ينزلان ، فيقول أحدهما: اللهم أعطِ منفقاً خَلفاً، ويقول الآخر: اللهم أعط ممسكاً تلفاً)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر روز صبح کے وقت آسمان سے دو فرشتے نازل ہوتے ہیں۔ ایک دعا کرتا ہے اے اللہ! خرچ کرنے والے کو اس کا (بہترین) نعم البدل عطا فرما۔ اور دوسرا کہتا ہے اے اللہ! (مال کو) روکے رکھنے (بخل کرنے) والے کو بربادی سے دوچار کر۔

[صحیح ۔ صحیح البخاری :1442 ، صحیح مسلم :1010]

508 (عن أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قَالَ : قَالَ رسول اللهﷺ) : ((إن مَلَكاً بباب من أبوابِ الجنةِ يقول: من يُقرِضِ اليومَ يُجزَ غداً ، ومَلَكٌ بباب آخر يقول: اللهم أعطِ منفقاً خلفاً ، وأعط ممسكاً تلَفاً))

(سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے) کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازے پر فرشتہ اعلان کرتا ہے: جو آج قرض دے (اللہ کی راہ میں خرچ کرے) کل (آخرت میں) اس کو بدلہ دیا جائے گا اور دوسرے دروازے پر ایک فرشتہ کھڑا دعا کرتا ہے اے اللہ خرچ کرنے والے کو اس (صدقہ ۔ ۔) م البدل عطا فرما اور روکے رکھنے والے (بخل کرنے والے) کو تباہی سے دوچار کر۔ [صحیح ۔ صحیح ابن حبان :3323]

509 عن ابی الدرداء رضی الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ : ما من يوم طلعت شمسُه إلا وكان بجَنْبَتَيْها مَلَكان يناديان نداءً يسمعه ما خلق الله كلُّهم غيرُ الثقلين: ((يا أيها الناس هَلُموا إلى ربكم: فانَّ ما قَلَّ وكفى، خيرٌ مما كثُرَ وألهى)). ولا آبت الشمسُ إلا وكان بجنْبَتَيها مَلَكان يناديان نداءً يسمعه خلق الله كلهم غير الثقلين: ((اللهم أعطِ منفقاً خلفاً ، وأعط ممسكاً تلفاً)) وأنزل الله في ذلک قرآنا

في قول الملَكين: ((يا أيها الناس هلموا إلى ربكم)) في سورة ﴿يونس﴾ : ﴿ والله يدعو إلى دار السلام ويَهدي من يشاء إلى صراطٍ مستقيم﴾ ، وأنزل في قولهما : ((اللهم أعطِ منفقاً خلفاً ، وأعطِ ممسكاً تلفاً)) : ﴿والليل إذا يغشى. والنهارِ إذا تجلّى. وما خلق الذكر والانثى ﴾ . إلى قوله: ﴿للعسرى﴾ .

ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب بھی سورج طلوع ہوتا ہے تو اس کے دونوں طرف دو فرشتے اعلان کرتے ہیں جس کو جنوں اور انسانوں کے سوا باقی سب (مخلوق) سنتے ہیں۔ (فرشتے کہتے ہیں) اے لوگو! اپنے رب کی طرف چلو تھوڑی چیز جو کفایت کر سکے اس زیادہ مقدار والی چیز سے بہت بہتر ہے جو اللہ تعالیٰ کی یاد سے غافل کر دے۔ اور جب سورج غروب ہوتا ہے تو اس کے دونوں طرف دو فرشتے دعا کرتے ہیں جس کو جن وانس کے سوا سب سنتے ہیں۔ اے اللہ! خرچ کرنے والے (صدقہ کرنے والے) کو اس (صدقہ) کا بہترین نعم البدل عطا فرما اور بخل کرنے والے (کنجوس) کے مال کو برباد کر دے اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کی اس فریاد و اعلان کے متعلق قرآن مجید میں سورہ یونس میں فرمایا (اور اللہ بلاتا ہے سلامتی والے گھر کی طرف اور جس کو چاہتا ہے سیدھی راہ دکھا دیتا ہے اور فرشتوں کی دعا کہ "اے اللہ خرچ کرنے والے کو بہترین نعم البدل عطا فرما اور بخل کرنے والے کے مال کو برباد کر" کے متعلق قرآن میں یہ آیات نازل کیں "قسم ہے رات کی جب وہ چھا جائے اور دن کی جب وہ روشن ہو، اور اس کی جو اس نے پیدا کیا نر اور مادہ۔ تمہاری کوشش کئی طرح کی ہے جس نے خرچ کیا (صدقہ کیا) اور (اللہ سے) ڈر گیا اور حق بات کو سچ جانا تو اس کو ہم انتہائی آسانی و راحت میں پہنچا دیں گے اور جس نے نہ دیا (صدقہ وغیرہ) اور بے پرواہ رہا اور جھوٹ جانا حق بات کو تو اس کو آہستہ آہستہ انتہائی سختی میں پہنچا دیں گے۔" [حسن - بیهقي في الشعب :3412]

510 عن أنس رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ :((الأخلاءُ ثلاثةٌ : فأمَّا خليلٌ فيقول: أنا معك حتى تأتي قَبرَك ، وأمَّا خليلٌ فيقول: لكَ ما أُعطيتَ ، وما أمسكتَ فليس لك، فذلك مالُك ، وأمَّا خليلٌ فيقول: أنا معك حيث دخلتَ ، وحيث خرجتَ، فذلك عمله ، فيقول: والله لقد كنتَ من أهون الثلاثة عليَّ)).

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دوست تین قسم کے ہیں ① ایک دوست کہتا ہے میں تیرے ساتھ صرف قبر تک ہوں۔ (یہ اہل و عیال اور رشتہ دار وغیرہ ہیں)۔ ② دوسرا کہتا ہے جتنا تو نے صدقہ کر دیا وہ تیرا ہے اور

جتنا تو نے رو کے رکھا وہ تیرا نہیں وہ تیرا مال ہے۔ ③ تیسرا دوست کہتا ہے تو جہاں بھی جائے گا، جہاں سے بھی نکلے گا میں ہر جگہ تمھارے ساتھ ہوں۔ یہ انسان کا عمل ہے انسان کہتا ہے اللہ کی قسم (اے عمل) تم تینوں دوستوں میں سے سب سے زیادہ مجھ پر آسانی کرنے والے ہو۔ [صحیح ۔ مستدرك حاكم :74/1]

511 عن ابن مسعود رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: ((**أيكم مالُ وارثه أحبُّ إليه من ماله؟**)) **قالوا: يا رسول الله ! ما منا أحدٌ إلا مالُه أحبُّ إليه من مال وارثه. قال:((فإنَّ مالَه ما قدم، ومالَ وارثه ما أخر))**

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کس کو اپنے مال سے زیادہ اپنے وارث کے مال سے محبت ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ ہم میں سے کوئی بھی ایسا نہیں کہ جسے اپنے مال سے زیادہ وارث کا مال محبوب ہو تو آپ ﷺ نے فرمایا انسان کا مال تو وہ ہے جو اس نے (صدقہ کر کے) آگے (روز قیامت کے لیے) بھیج دیا اور جو (جمع کیا اور) چھوڑ گیا وہ تو اس کے وارث کا مال ہے (اب محبت کس کے ساتھ ہے خود فیصلہ کر لو)۔ [صحیح ۔ صحیح البخاری :6442 ، سنن النسائی : 3612]

512 عن ابن مسعود رضی الله عنه قال: دخل النبي ﷺ على بلالٍ وعنده صُبْرَةٌ من تمر، فقال: ((**ما هذا يا بلالُ ؟**)) **قال: أُعِدُّ ذلك لأضيافك. قال:((أما تخشى أنْ يكون لك دخان في نار جهنم؟ أنفق بلالُ ! ولا تخش من ذي العرش إقلالا))**

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کے پاس گئے تو ان کے پاس کھجوروں کا ڈھیر تھا۔ فرمایا: بلال رضی اللہ عنہ یہ کیا ہے؟ عرض کی یہ میں نے آپ ﷺ کے مہمانوں کے لیے رکھا ہوا ہے فرمایا: کیا تم ڈرتے نہیں کہ جہنم کی آگ کا دھواں تمہیں لگے؟ بلال رضی اللہ عنہ خرچ کر دو، عرش والے سے کمی (وقلت) کا اندیشہ نہ رکھو۔

[صحیح لغیرہ۔ مسند البزار :3653، طبرانی فی الکبیر: 1030]

513 عن أسماء بنت أبي بكر رضي الله عنهما قالت: قال لي رسول الله ﷺ: ((**لا تُوكي فيوكى عليكِ**)) **وفي رواية : ((أنفقي أو انفَحي أو انضَحي ، ولا تُحصي فيحصي الله عليكِ، ولا تُوعي فيوعي اللهُ عليكِ))**

سیدہ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا (اے اسماء!) تم (اپنی تھیلی کا) منہ بند

کر کے نہ رکھو ورنہ اللہ اپنا فضل و کرم تجھ سے روک لے گا۔ ایک روایت میں ہے خرچ کرو اور گن گن کر نہ رکھو اللہ تعالیٰ تمہیں بھی گن گن کر دے گا جمع کر کے نہ رکھو ورنہ اللہ تعالیٰ بھی تم سے اپنی نعمتیں روک لے گا۔

[صحیح ـ صحیح البخاری :1433 ، صحیح مسلم :1029، سنن أبی داؤد :1699]

514 حدیث عن ابن مسعود رضي الله عنه عن النبي ﷺ قال: ((لا حسدَ إلا في اثنتين : رجل آتاه الله مالاً ؛ فسلَّطَه على هَلَكَتِهِ في الحق، ورجلٌ آتاه الله حكمةً ؛ فهو يقضي بها ويُعلِّمها)) وفي رواية: ((لا حسد إلا في اثنتين: رجلٌ آتاه الله القرآن ؛ فهو يقوم به آناءَ الليل و آناء النهار، ورجلٌ آتاه الله مالا؛ فهو يُنفقه آناء الليل و آناء النهار)).

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: صرف دو آدمیوں پر رشک کرنا جائز ہے ایک وہ آدمی جسے اللہ نے مال عطا کیا اور اسے مال کو جائز جگہ پر خرچ کرنے کی توفیق بھی دی۔ اور دوسرا وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے حکمت و دانائی سے نوازا وہ اس کے مطابق فیصلے کرتا ہے اور لوگوں کو اس کی تعلیم بھی دیتا ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ رشک صرف دو آدمیوں پر جائز ہے ایک وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن عطا کیا (حفظ کرنے کی توفیق دی) وہ اس قرآن کے ساتھ رات اور دن کی گھڑیوں میں قیام کرتا ہے۔ (عبادت کرتا ہے) اور دوسرا وہ شخص کہ جسے اللہ نے مال و دولت سے نوازا اور وہ اسے (اللہ کی راہ میں) رات اور دن خرچ کرتا ہے۔

[صحیح ـ صحیح البخاری :73 ، صحیح مسلم :815,816]

515 حدیث عن مالك الدار: أنَّ عمر بن الخطاب رضي الله عنه أخذ أربعَمئة دينار ، فجعلها في صُرةٍ، فقال للغلام: اذهب بها إلى أبي عبيدةَ بن الجراحِ ، ثم تَلَهَّ في البيتِ ساعةً ؛ تنظر ما يصنع ؟ فذهب بها الغلام إليه، فقال: يقول لك أمير المؤمنين: اجعل هذه في بعض حاجتِك. فقال: وصَلَهُ الله ورحمَهُ ، ثم قال: تعالي يا جارية ! اذهبي بهذه السبعة إلى فلان ، وبهذه الخمسة إلى فلان، حتى أنفذها ، ورجعَ الغلامُ إلى عمر ، فأخبره ، فوجده قد أعدَّ مثلها لمعاذ بن جبل ، فقال: اذهب بها إلى معاذِ بن جبل، وتَلَهَّ في البيت [ساعةً] حتى تنظر ما يصنع ؟ فذهب بها إليه ، فقال: يقولُ لك أميرُ المؤمنين: اجعل هذه في بعض حاجتك، فقال رحمه الله ووصله، تعالي يا جارية! اذهبي إلى بيت فلان بكذا ، اذهبي إلى بيت فلان بكذا ،

اذهبي إلى بيت فلان بكذا ، فاطلعت امرأةُ معاذ وقالت: نحن والله مساكينُ ؛ فأعطنا، فلم يبقَ في الخرقةِ إلا ديناران، فدحى بهما إليها، ورجع الغلامُ إلى عمرَ فأخبره ، فسُرَّ بذلك، فقال: إنهم إخوة، بعضهم من بعض.

مالک الدار رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے چار سو دینار تھیلی میں رکھ کر اپنے غلام کو حکم دیا کہ یہ تھیلی سیدنا ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کو دے آؤ۔ پھر کچھ دیر بہانے سے گھر میں کیا جانا اور دیکھنا کہ وہ اس مال سے کیا کرتے ہیں؟ غلام وہ تھیلی لیکر روانہ ہوا اور سیدنا ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ سے عرض کی کہ یہ امیر المومنین نے دیئے ہیں، اور کہا ہے کہ اس سے اپنی چند ضروریات کو پورا کرلیں۔ سیدنا ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ فرمانے لگے! اللہ تعالیٰ امیر المومنین پر رحمت کرے اور رحمت سے انہیں ملا دے پھر اپنی لونڈی کو بلایا اور فرمایا یہ سات دینار فلاں کو دے آؤ یہ پانچ دینار فلاں کو دے آؤ۔ اور یہ پانچ فلاں کو دے آؤ یہاں تک کہ سارا مال خرچ کر ڈالا (تقسیم کردیا)۔ غلام نے واپس آکر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو سارا واقعہ بیان فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس جیسی تھیلی سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے لیے بھی تیار کر رکھی تھی اور غلام کو حکم دیا یہ سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو دے آؤ اور کچھ دیر وہاں ٹھہر کر دیکھنا کہ وہ اس مال کے ساتھ کیا کرتے ہیں۔ غلام تھیلی لے کر سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچا اور عرض کی کہ یہ تھیلی مال سے بھری آپ کے لیے امیر المومنین نے بھیجی ہے اور فرمایا ہے کہ اس سے اپنی بعض ضروریات پوری کرلیں۔ سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ امیر المومنین پر رحمت کرے اور رحمت سے انہیں ملا دے۔ پھر اپنی لونڈی کو بلایا اور حکم دیا کہ اتنے اتنے دینار لے جا کر فلاں فلاں کے گھر دے آؤ اور اتنے اتنے فلاں کو دے آؤ۔ اتنے میں دینار معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کی بیوی نے اندر سے جھانکا اور فرمایا اللہ کی قسم! ہم تو خود مسکین ہیں ہمیں بھی کچھ دیجیے۔ ان کے کپڑے میں صرف دو دینار ہی بچے تھے وہ دو دیناران کی طرف پھینک دیئے اور کہا یہ لو: غلام سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے پاس واپس آیا اور سارا واقعہ بیان کیا۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ یہ سن کر بہت خوش ہوئے اور فرمایا یہ (سیدنا ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ اور سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ اور ان جیسے دوسرے) سب ایک جیسے ایک دوسرے کے بھائی ہیں۔ [حسن موقوف ـ طبرانی فی الکبیر:64، 30/20]

516 عن سهل بن سعد رضي الله عنه قال: كانت عند رسول الله ﷺ سبعةُ دنانير وضعها عند عائشة، فلما كان عند مرضه قال: يا عائشة! ابعثي بالذهب إلى عَلِيّ . ثم أغمي عليه ، وشَغَلَ عائشة مابه ، حتى قال ذلك مراراً ، كلُّ ذلك يُغمى على رسول الله ﷺ ، ويَشغَلُ عائشةَ مابه ، فبعث إلى علي ، فتصدق بها ، وأمسى رسول الله ﷺ ليلة الاثنين في جديد الموت ، فأرسلت عائشة بمصباح لها إلى

امرأة من نسائها ، فقالت: أهدي لنا في مصباحنا من عُكَّتِک السمنَ ، فإنَّ رسول الله ﷺ أمسى في جديد الموت.

سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس سات دینار تھے جو آپ ﷺ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس رکھے ہوئے تھے۔ جب نبی ﷺ مرض الوفات میں تھے تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا سونے (کے سات دینار) علی رضی اللہ عنہ کے پاس بھجوا دو (تا کہ وہ صدقہ کر دیں) پھر آپ ﷺ پر بے ہوشی طاری ہوگئی اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کی تیمارداری میں مشغول ہو کر سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی طرف وہ دینار بھجوانا بھول گئیں۔ کئی بار آپ ﷺ نے یہ بات فرمائی لیکن ہر مرتبہ آپ ﷺ پر بے ہوشی طاری ہو جاتی اور یہ آپ ﷺ کی کیفیت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو اس قدر مشغول کر دیتی کہ وہ دینار سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے پاس بھجوانا بھول جاتیں تا کہ وہ صدقہ کر دیں۔ پیر کی رات رسول اللہ ﷺ سکرات الموت میں تھے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنی کسی جاننے والی عورت کے گھر چراغ بھیجا اور کہلا بھیجا کہ اپنی کُپی (بوتل) میں سے کچھ گھی ہمارے چراغ میں ڈال دو۔ (یعنی چراغ جلانے کے لیے تیل نہ تھا) اس لیے کہ رسول اللہ ﷺ آج شام سخت بیماری کی حالت میں ہیں۔ [صحیح ۔ طبرانی فی الکبیر :5990]

517 عن عبدالله بن الصامت قال: **كنتُ مع أبي ذر رضي الله عنه، فخرج عطاؤه ، ومعه جاريةٌ له، قال: فجعلتُ تقضي حوائجَه ، ففضل معها سبعة ، فأمرها أنْ تشتري به فلوساً. قال: قلت: لو أخَّرتَه للحاجة تَنُوبُک، أو للضيف ينزل بک؟ قال : إنَّ خليلي عَهِد إليَّ: أيما ذهبٍ أو فضةٍ أُوكِي عليه، فهو جمرٌ على صاحبه حتى يُفرِغه في سبيل الله عزوجل.**

عبداللہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا۔ سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ کا وظیفہ (بیت المال سے) نکلا اور ان کے ساتھ ان کی لونڈی تھی وہ ان کی ضرورتیں پوری رہی تھی سات اشرفیاں بچ گئیں تو انہوں نے لونڈی سے کہا ان (سونے کی) سات اشرفیوں سے پیسے خرید لو (تا کہ ہم صدقہ کر دیں)۔ میں نے عرض کی اگر آپ انہیں اپنی ضرورت کے لیے رکھ لیتے اور جب ضرورت پڑتی تو خرچ کر لیتے یا مہمان کی مہمان نوازی پر خرچ کر لیتے تو سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا بے شک مجھ سے میرے خلیل (محمد رسول اللہ ﷺ) نے فرمایا تھا۔ جو بھی سونا اور چاندی (بخل کرتے ہوئے) روک کے رکھا جائے وہ جہنم کا انگارہ ہوگا۔ یہاں تک کہ انسان اس کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ نہ کر دے۔ [صحیح ۔ مسند أحمد :156/5]

518 حدیث عن انس قال: **كان رسول الله ﷺ لا يدَّخِر شيئاً لغد.**

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کبھی کوئی چیز کل کے لیے بچا کر نہیں رکھی۔

[**صحیح** ۔ صحیح ابن حبان :6322,6344]

519 حدیث عن قيس بن أبي حازم قال: **دخلتُ على سعد بن مسعود نعوده ، فقال: ‹‹ ما أدري ما يقولون؟ ولكنْ ليت ما في تابوتي هذا جمر! ›› فلما مات نظروا ، فاذا فيه ألف أو ألفان.**

قیس بن ابی حازم رحمہ اللہ کہتے ہیں میں سعد بن مسعود رضی اللہ عنہ کی بیمار پرسی کرنے کے لیے گیا انہوں نے فرمایا میں نہیں جانتا کہ لوگ کیا کہیں گے؟ کاش میرے اس صندوق میں جہنم کے انگارے نہ ہوتے۔ جب وہ فوت ہوئے تو لوگوں نے دیکھا کہ ان کے صندوق میں ایک ہزار یا دو ہزار (درہم یا دینار) موجود تھے۔ [**صحیح** ۔ طبرانی فی الکبیر :5408، 8008]

16- بیوی کے لیے اپنے خاوند کی اجازت سے اس کے مال سے صدقہ کرنے کی ترغیب اور شوہر کی اجازت کے بغیر صدقہ کرنے پر وعید

520 عن عائشة رضي الله عنها: أنَّ النبي ﷺ قال: ((**إذا أنفقت المرأةُ من طعام بيتها غيرَ مُفسِدةٍ ؛ كان لها أجرها بما أنفقت، ولزوجها أجرُهُ بما اكتسب، وللخازن مثل ذلك؛ لا يَنقص بعضُهم من أجر بعضٍ شيئاً**)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب عورت اپنے گھر کے کھانے میں سے صدقہ کرے اور کرے بھی اس طرح کہ اس میں اسراف نہ ہو تو اسے خرچ کرنے کا ثواب ملے گا۔ اور خاوند کو (رزقِ حلال) کمانے کے سبب اجر و ثواب ملے گا اور خازن (انتظام و اہتمام کرنے والے) کو بھی اتنا ہی اجر ملے گا۔ اور ان تینوں میں سے ایک کے ثواب کی وجہ سے دوسرے کے اجر و ثواب میں کوئی کمی واقع نہ ہوگی۔ [صحیح ۔ صحیح البخاری :1425 ، صحیح مسلم :1024، سنن أبی داؤد: 1685، سنن ماجه : 2294، جامع الترمذی: 671، سنن النسائی:2539، صحیح ابن حبان : 3347]

521 عن أبي هريرة رضي الله عنه: أن رسول الله ﷺ قال: ((**لايحل للمرأةِ أن تصومَ وزوجُها شاهد إلا بإذنه ، ولا تأذن في بيته إلا بإذنه (وما أنفَقَتْ من نفقةٍ عن غير أمرِه ، فانه يؤدى إليه شطرُه)**)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی عورت کے لیے جائز نہیں کہ وہ اپنے خاوند کی موجودگی میں اس کی اجازت کے بغیر (نفلی) روزہ رکھے اور خاوند کی اجازت کے بغیر کسی کو گھر میں آنے دے۔ اور اگر عورت نے اس کے حکم کے بغیر کچھ صدقہ کیا تو اسے (خاوند کو) اس کا آدھا اجر ملے گا۔

[صحیح ۔ صحیح البخاری :5195 ، صحیح مسلم :1026، سنن أبی داؤد: 2458]

522 عن عبدالله بن عمرو بن العاص رضي الله عنهما: أنَّ رسول الله ﷺ قال: ((**لا يجوزُ لامرأةٍ عطيةٌ إلا باذن زوجِها**))

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کسی عورت کے لیے (اپنے خاوند

کے مال سے) اس کی اجازت کے بغیر عطیہ دینا جائز نہیں۔ [حسن، صحيح ـ سنن أبي داؤد :3547]

523 عن أسماء رضي الله عنها قالت: قلت: يا رسولَ الله! مالي مالٌ إلا ما أدخلَه عليَّ الزبيرُ، أفأتصدقُ؟ قال: ((تصدقي ولا تُوعي ؛ فَيوعى عليک))

سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کی اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میرے پاس اس مال کے سوا اور کچھ نہیں جو مجھے میرے خاوند حضرت زبیر رضی اللہ عنہ دیتے ہیں۔ کیا میں اس مال سے صدقہ کر سکتی ہوں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صدقہ کیا کرو (مال کو تھیلیوں میں) باندھ کر نہ رکھا کرو ورنہ تم سے بھی (مال) روک لیا جائے گا۔

[صحيح ـ صحيح البخاری :2590 ، صحيح مسلم :1029,1030، سنن أبی داؤد : 1699، جامع الترمذی : 1960]

524 عن أبي أُمامةَ رضي الله عنه قال: سمعت رسول الله ﷺ يقول في خطبته عام حجة الوداع: ((لا تُنفقُ امرأةٌ شيئاً من بيت زوجها إلا بإذنِ زوجها)). قيل: يا رسول الله! ولا الطعام؟ قال: ((ذلک أفضل أموالِنا)).

سیدنا ابو امامۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خطبہ حجۃ الوداع میں فرماتے ہوئے سنا کوئی عورت اپنے خاوند کے گھر سے (مال) اس کی اجازت کے بغیر خرچ نہ کرے۔ عرض کی گئی اے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کیا کھانا بھی کسی کو اجازت کے بغیر نہ دے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ تو ہمارا افضل مال ہے۔ [حسن ـ جامع الترمذی :670]

17- کھانا کھلانے اور پانی پلانے کی ترغیب اور اسے روکنے پر وعید

525 عن عبداللہ بن عمرو بن العاص رضي اللہ عنهما: أنَّ رجلاً سأل رسولَ اللہ ﷺ قال: أيُّ الإسلامِ خيرٌ ؟ قال: ((تُطعمُ الطعامَ، وتقرأُ السلام على من عرفتَ، ومن لم تعرِف)).

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا اسلام کی کونسی خصلت بہتر ہے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ کہ تو کھانا کھلائے اور ہر شخص کو سلام کرے خواہ تو اسے جانتا ہو یا اس سے ناواقف ہو۔ [صحیح - صحیح البخاری :12، صحیح مسلم :39]

526 عن عبداللہ بن عمرو رضي اللہ عنه قال: قال رسول اللہ ﷺ: ((اعبدوا الرحمن، وأطعموا الطعامَ، وأفشوا السلامَ، تدخلوا الجنة بسلامٍ)).

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: رحمان کی عبادت کرو، کھانا کھلاؤ، اور سلام کو عام کرو تو تم جنت میں سلامتی سے داخل ہو جاؤ گے۔ [صحیح لغیرہ۔ جامع الترمذی :1855]

527 عنه أيضا عن رسول اللہ ﷺ قال: ((إن في الجنة غُرفاً يُرى ظاهرها من باطِنها، وباطنُها من ظاهرِها)) فقال أبو مالک الأشعري: لمن هذا يا رسول اللہ؟ قال: لمن أطاب الكلام، وأطعم الطعامَ، وبات قائماً والناس نيام.

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک جنت میں ایک محل ہے جس کا اندرونی حصہ باہر سے اور بیرونی حصہ اندر سے دکھائی دیتا ہے۔ ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ نے عرض کی یہ کس کے لیے ہوگا اے اللہ کے رسول ﷺ؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اس شخص کے لیے جس نے عمدہ (نرم) کلام کی، اور کھانا کھلایا اور رات کو جس وقت لوگ سو رہے تھے اس نے قیام کیا۔ [صحیح - مستدرک حاکم :80/1]

528 عن حمزة بن صهيب عن أبيه رضي اللہ عنه قال: قال عمر لصهيب: فيك سَرف في الطعام! فقال: إني سمعت رسول اللہ ﷺ يقول: ((خيارُكم من أطعمَ الطعامَ))

حمزہ بن صہیب اپنے والد سیدنا صہیب رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ ان سے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کھانا کھلانے میں آپ بہت اسراف سے کام لیتے ہیں تو سیدنا صہیب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا تم میں سے بہترین وہ ہے جو کھانا کھلائے۔ [حسن ـ مسند أحمد :23926]

529 عن عبدالله بن سلام رضي الله عنه قال: **أولُ ما قدمَ رسول اللهﷺ المدينة انجفل الناس إليه فكنتُ فيمن جاءه فَلَمَّا تأملتُ وجهه واستَبُنتُه ، علمتُ أنَّ وَجهه ليس بوجهِ كذّابٍ، قال: وكان أولُ ما سمعتُ من كلامه أنْ قال: ((أيها الناس! أفشوا السلام ، وأطعموا الطعام ، وصَلُّوا بالليل والناس نيام تدخلوا الجنةَ بِسَلامٍ)).**

سیدنا عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ پہلے پہل جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے تو لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف لپکے اور میں بھی ان میں سے تھا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے تو جب میں نے غور سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے کو دیکھا تو مجھے یقین ہو گیا کہ یہ چہرہ کسی جھوٹے کا چہرہ نہیں ہوسکتا اور جو سب سے پہلی بات میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے سنی وہ یہ تھی اے لوگو! سلام کو عام کرو، کھانا کھلایا کرو، اور جب لوگ رات کو سو رہے ہوں تو اُٹھ کر نماز پڑھا کرو (اس طرح) تم سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔

[صحيح ـ جامع الترمذی :2885 ، سنن ابن ماجه :3251، مستدرك حاكم : 13/3]

530 عن عائشة عن رسول اللهﷺ قال: **((إنَّ الله لَيُرَبِّي لأحدِكم التمرةَ واللقمةَ كما يُرَبِّي أحدُكم فُلُوَّه أو فصيلَه ، حتى يكون مثل أُحد))**

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ تمہارے صدقہ کئے ہوئے ایک لقمے اور کھجور کی اس طرح افزائش کرتا ہے کہ جس طرح تم میں سے کوئی اپنے اونٹ یا گائے کے بچے کی پرورش کرتا ہے حتیٰ کہ وہ (لقمہ اور کھجور) اُحد پہاڑ کے برابر ہو جاتا ہے۔ [صحيح ـ صحيح ابن حبان :3306]

531 عن البراء بن عازب رضي الله عنه قال: **جاء أعرابيٌّ إلى رسول اللهﷺ ، فقال: يا رسولَ الله! علمني عملاً يدخلني الجنة، قال: ((إنْ كنتَ أقصَرْتَ الخطبة؛ لقد أعرضتَ المسألة، أعتقِ النسمةَ ،**

وفُکّ الرقبةَ ، فانْ لم تطق ذلک فأطعم الجائع، واسق الظمآن)) .

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ اے اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ! مجھے کوئی ایسا عمل سکھایئے جو مجھے جنت میں داخل کر دے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم نے مختصر بات کر کے ایک بڑا مسئلہ پیش کیا ہے۔ (ہو سکے تو اللہ کی رضا کے لیے) گردن آزاد کر، اگر اس کی طاقت نہ ہو تو بھوکے کو کھانا کھلا اور پیاسے کو پانی پلا (جنت میں داخلہ نصیب ہوگا)۔

[صحيح ـ مسند أحمد :299/4 ، صحيح ابن حبان :375، بيهقي في السنن الكبرىٰ : 273/10]

532 عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول اللهﷺ:إنّ الله عزوجل يقول يوم القيامة: يا ابن آدم! مرضتُ فلم تَعُدني. قال: يا ربِّ! كيف أعودک وأنت رب العالمين؟ قال: أمَا علمتَ أن عبدي فلانا مرِضَ فلم تعده، أمَا علمت أنّک لو عُدتَه لو جدتني عنده؟

يا ابن آدم! استطعمتُکَ فلم تطعمنى. قال: يا رب! كيف أطعمُکَ وأنتَ ربُّ العالمين؟ قال: أما علمت أنّه استطعمک عبدي فلانٌ فلم تطعمْه ، أما علمت أنّک لو أطعمتَه لوجدت ذلک عندي؟ يا ابن آدم! استسقيتُک فلم تَسقني؟ قال: يا رب! كيف أسقيک وأنت ربُّ العالمين؟ قال: استسقاک عبدي فلانٌ فلم تسقه ، أمَا انَّک لو سقيتَه لوجدتَ ذلک عندي)) .

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا اے آدم کے بیٹے! میں بیمار ہوا تھا تو نے میری بیمار پرسی نہ کی۔ وہ کہے گا اے اللہ! میں آپ کی عیادت کیسے کرتا آپ تو رب العالمین ہیں (اور آپ کو بیماری سے کیا واسطہ) اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تجھے معلوم نہیں کہ میرا فلاں بندہ بیمار تھا تو نے اس کی عیادت نہ کی کیا تجھے معلوم نہیں تھا کہ اگر تو اس کی عیادت کے لیے جاتا تو مجھے اس کے پاس پاتا۔ پھر اللہ فرمائے گا اے آدم کے بیٹے! میں نے تجھ سے کھانا مانگا لیکن تو نے مجھے کھانا نہ کھلایا۔ بندہ عرض کرے گا اے اللہ! میں آپ کو کیسے کھانا کھلاتا آپ تو رب العالمین ہیں؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تجھے معلوم نہیں کہ میرے فلاں بندے نے تجھ سے کھانا مانگا مگر تو نے اسے نہ کھلایا۔ اگر تو اس کو کھانا کھلاتا تو مجھے اس کے پاس پاتا۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے آدم کے بیٹے! میں نے تجھ سے پانی مانگا لیکن تو نے مجھے پانی نہ پلایا وہ کہے گا اے اللہ! آپ تو تمام جہانوں کے پروردگار ہیں میں آپ کو کیسے پانی پلاتا؟ اللہ

تعالیٰ فرمائے گا کیا تجھے معلوم نہیں کہ میرے فلاں بندے نے تجھ سے پانی مانگا مگر تو نے اسے پانی نہ پلایا اگر تو اسے پانی پلاتا تو تو مجھے اس کے پاس پاتا۔ [صحیح ۔ صحیح مسلم :2569]

533 عن أبي هريرة أيضاً قال: قال رسول الله ﷺ: **من أصبح منكم اليوم صائماً؟. فقال أبوبكر رضي الله عنه: أنا. فقال: من أطعم منكم اليوم مسكيناً؟ فقال أبوبكر: أنا. فقال: من تبع منكم اليوم جنازة؟ فقال أبوبكر: أنا. فقال: من عاد اليوم مريضاً؟ فقال ابوبكر: أنا، فقال رسول الله ﷺ: ما اجتمعت هذه الخصال قط في رجل (في يوم) الا دخل الجنة.**

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے دریافت فرمایا آج تم میں سے کس نے روزہ رکھا ہے؟ سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی میں نے پھر دریافت فرمایا کہ آج مسکین کو کس نے کھانا کھلایا ہے؟ سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی میں نے۔ پھر دریافت فرمایا آج تم میں سے جنازہ کس نے پڑھا ہے؟ سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی میں نے پڑھا تھا۔ پھر دریافت فرمایا کہ آج تم میں سے کس نے بیمار کی بیمار پرسی کی؟ سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی میں نے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس آدمی میں بھی یہ خصلتیں جمع ہوں گی وہ جنت میں داخل ہوگا۔ [صحیح ۔ صحیح ابن خزیمة :2131]

534 رُوي عن عمر بن الخطاب رضي الله عنه قال: **سئل رسول الله ﷺ: أي الأعمال أفضلُ؟ قال: إدخالك السرور على مؤمن؛ أشبعتَ جَوْعَتَه، أو كسوتَ عَوْرَته، أو قضيتَ له حاجة ››.**

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا کہ کونسے اعمال افضل ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا (افضل اعمال یہ ہیں کہ) تو اپنے مومن بھائی سے خندہ پیشانی کے ساتھ ملے (اسے خوش رکھے)، اسے کھانا کھلائے، یا اسے لباس مہیا کرے یا اس کی کسی ضرورت کو پورا کردے۔ [حسن لغیرہ۔ طبرانی فی الأوسط :5081، 8891]

535 عن عبدالله بن عمرو رضي الله عنهما: **أن رجلاً جاء إلى رسول الله ﷺ فقال: إنّي أنزع في حوضي، حتى إذا ملأتُه لإبلي، ورد عليَّ البعيرُ لغيري فسقيته، فهل في ذلك من أجر؟ فقال رسول الله ﷺ: في كل ذاتِ كبدٍ حَرى أجرٌ.**

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگا کہ میں

(کنوے وغیرہ سے) پانی کھینچ کر اپنے اونٹوں کو پلانے کے لیے اپنے حوض میں جمع کر لیتا ہوں۔ کسی دوسرے کا اونٹ بھی آ جائے تو میں اسے بھی پانی پلا دیتا ہوں کیا مجھے اس کا بھی ثواب ملے گا؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر جاندار کے ساتھ ہمدردی کرنے میں اجر و ثواب ہے۔ [مسند أحمد :222/2]

536 عن أبي هريرة رضي الله عنه : أنَّ رسول اللهﷺ قال: ((**بينما رجلٌ يمشي بطريقٍ اشتدَّ عليه الحرُّ، فوجد بئراً، فنزلَ فيها، فشرب ثم خرج، فاذا كلبٌ يلهثُ؛ يأكل الثَّرى من العطش، فقال الرجلُ: لقد بلغَ هذا الكلب من العطشِ مثلُ الذي كان بلغَ مني، فنزل البئرَ، فملأ خُفَّه، ثم أمسَكه بفيه حتى رَقِي ، فسقى الكلب ؛ فشكر اللّٰهُ له ؛ فَغفرَله**)).**قالوا: يا رسول اللّٰه! إنَّ لنا في البهائم أجراً ؟ فقال: ((في كل كبدٍ رَطبة أجرٌ))**

وفي رواية : فشكر اللّٰه له، فأدخله الجنة.

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک آدمی راستے میں جا رہا تھا کہ اسے سخت پیاس لگی (راستہ میں) اسے ایک کنواں ملا وہ اس میں اترا اور پانی پی کر باہر نکلا۔ اور کیا دیکھتا ہے کہ ایک کتا شدتِ پیاس سے زبان نکالے کھڑا اور کیچڑ چاٹ رہا ہے۔ اس شخص نے (اپنے دل میں) کہا یقیناً اسے بھی ویسی ہی پیاس لگی ہے جیسی مجھے لگی تھی۔ چنانچہ وہ دوبارہ کنویں میں اترا پھر چمڑے کے موزے میں پانی بھر کر اپنے منہ میں پکڑ لیا اور اوپر چڑھا اور اس کتے کو پانی پلایا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی نیکی کی قدر کرتے ہوئے اس کی مغفرت فرما دی۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم عرض کرنے لگے: اے اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ! کیا چوپایوں (سے حسن سلوک کرنے) میں بھی ہمیں اجر ملے گا؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر زندہ چیز (کے ساتھ ہمدردی کرنے) میں اجر ہے۔ ایک دوسری روایت میں ہے کہ اللہ نے اس کی نیکی کی قدر کی چنانچہ للہ تعالیٰ نے اسے جنت میں داخل فرما دیا۔ [صحيح ـ مالك في المؤطا :929/2 ، صحيح البخاري :2363 ، صحيح مسلم: 2244، سنن أبي داؤد: 2550، صحيح ابن حبان : 545]

537 عن أنس بن مالك رضي الله عنه قال: (قال) رسول اللهﷺ: **سبعٌ تجري للعبد بعد موتِه ، وهو في قبره : من علَّم علمًا، أو كرى نهراً ، أو حفر بئراً، أو غرسَ نخلاً ، أو بنى مسجداً ، أو ورّث مصحفاً ، أو تركَ ولداً يستغفرُ له بعد موتِه .**

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سات چیزوں کا اجر انسان کو قبر میں بھی اس کی موت کے بعد ملتا رہتا ہے۔ ① کسی کو علم سکھایا ② نہر کھدائی ③ کنواں بنوایا ④ کھجور کا درخت لگایا ⑤ مسجد بنائی ⑥ قرآن کا وارث بنایا (پڑھایا یا کسی کو لے کر دیا) ⑦ نیک اولاد جو اس کے لیے اس کی موت کے بعد مغفرت کی دعا کرے۔ [حسن لغیرہ ۔ مسند البزار :149]

حدیث 538 روي عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي ﷺ قال: ((ليس صدقةٌ أعظمَ أجراً من ماءٍ))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اجر کے لحاظ سے پانی (کے صدقہ) سے بڑھ کر کوئی صدقہ نہیں۔ [حسن لغیرہ ۔ بیہقی فی الشعب :3378]

حدیث 539 عن أنس رضي الله عنه: أنَّ سعداً أتى النبيَّ ﷺ فقال: يا رسولَ اللهِ! إنَّ أُمِّي تُوُفِّيَتْ ولم تُوصِ، أَفَيَنْفَعُهَا أَنْ أتصدقَ عنها؟ قال: ((نعم، وعليك بالماء))

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا سعد رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگے اے اللہ تعالیٰ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میری والدہ فوت ہو چکی ہیں لیکن انہوں نے کوئی وصیت نہیں کی اگر میں ان کی طرف سے صدقہ کروں تو کیا اس صدقہ کا نفع (ثواب) میری والدہ کو ملے گا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ضرور ملے گا اور تم پانی کا صدقہ کرو۔

[صحیح ۔ طبرانی فی الأوسط :8061،12605]

حدیث 540 عن سعد بن عبادة رضي الله عنه قال: قلت: يا رسولَ اللهِ! إنَّ أمي ماتت، فأي الصدقة أفضل؟ قال: ((الماء)) فحفر بئراً وقال: هذه لأم سعد.

سیدنا سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ میری والدہ فوت ہو گئیں ہیں (ان کی طرف سے کیا گیا) کونسا صدقہ افضل ہوگا؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پانی کا صدقہ چنانچہ سیدنا سعد رضی اللہ عنہ نے کنواں بنوایا اور کہا کہ یہ ام سعد رضی اللہ عنہا کے لیے (بطور) صدقہ (جاریہ) ہے۔

[حسن لغیرہ ۔ سنن أبی داؤد :1681 ، سنن ابن ماجہ :3684، صحیح ابن خزیمة : 2497]

حدیث 541 عن جابر رضي الله عنه ؛ أنَّ رسول الله ﷺ قال: ((من حفر ماء لم يشرب منه كَبِدٌ حرّى مِن جن

ولا إنس ولا طائر؛ إلا اجره الله يوم القيامة ››

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے کنواں بنایا اور اس سے جنوں، انسانوں اور پرندوں میں سے کسی بھی جاندار نے پانی پیا تو اللہ تعالیٰ اسے اس (صدقہ) کا اجر قیامت کے دن عطا کرے گا۔

[صحيح ـ صحيح ابن خزيمة :1292]

542 قال البيهقي في هذا المعنى حكاية شيخنا الحاكم أبي عبدالله رحمه الله: **‹‹ فإنَّه قَرِحَ وجهه، وعالجه بأنواع المعالجة، فلم يذهب، وبقي فيه قريباً من سنة، فسأل الأستاذ الامام أبا عثمان الصابوني أنْ يدعو له في مجلسه يوم الجمعة، فدعاله، وأكثَر الناسُ التأمينَ ، فلما كان من الجمعة الأُخرى ألقت امرأة في المجلس رقعة بأنَّها عادت إلى بيتها، واجتهدت في الدعاء للحاكم أبي عبدالله تلك الليلة، فرأت في منامها رسول الله ﷺ كأنه يقول لها: قولي لأبي عبدالله يوسع الماء على المسلمين. فجئت بالرقعة إلى الحاكم، فأمر بسقاية بنيت على باب داره، وحين فرغوا من بنائها، أمر بصب الماء فيها، وطرح الجَمْد في الماء ، وأخذ الناس في الشرب، فما مر عليه أسبوع حتى ظهر الشفاء، وزالت تلك القروح، وعاد وجهه إلى أحسن ما كان، وعاش بعد ذلك سنين ››**

امام بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہمارے استاذ امام ابوعبداللہ رحمہ اللہ کے چہرے پر پھنسیاں نکل آئیں۔ ہر طرح کا علاج کروایا لیکن کوئی افاقہ نہ ہوا۔ اور وہ ایک سال تک اس بیماری میں مبتلا رہے۔ ایک روز انہوں نے اپنے استاذ ابوعثمان الصابونی رحمہ اللہ کی خدمت میں درخواست کی کہ وہ جمعہ کے دن ان کے لیے دعا فرمائیں۔ ان کے استاذ نے دعا کروائی اور تمام لوگوں نے آمین کہی۔ آئندہ جمعہ ایک خاتون نے ابوعثمان رحمہ اللہ کی مجلس میں عورتوں کی طرف سے ایک پرچہ بھیجا جس میں تحریر تھی کہ میں گزشتہ جمعہ گھر واپس گئی اور حاکم ابی عبداللہ رحمہ اللہ کے لیے رات کو دعا کی اس رات مجھے خواب میں رسول اللہ ﷺ کی زیارت ہوئی آپ فرما رہے تھے کہ ابوعبداللہ رحمہ اللہ سے کہنا کہ مسلمانوں کے لیے پانی کی فراوانی کا انتظام کرے۔ امام بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں یہ رقعہ لے کر اپنے استاذ ابوعبداللہ رحمہ اللہ کے پاس پہنچا۔ انہوں نے رقعہ دیکھتے ہی اپنے گھر کے سامنے سبیل قائم کرنے کا حکم دیا۔ جب سبیل تیار ہوگئی تو اس میں پانی ڈالا گیا اور برف بھی ڈالی گئی اور لوگ وہاں سے پانی پینے لگے۔ امام بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک ہفتہ بھی نہیں گزرا تھا کہ ان کی صحت بحال ہونا شروع ہوگئی اور

وہ پھنسیاں وغیرہ ختم ہو گئیں اور اُن کا چہرہ پہلے سے بھی زیادہ خوبصورت ہو گیا اور اس کے بعد وہ کئی سال تک زندہ رہے۔

[مقطوع، صحیح ـ بیهقی فی الشعب :3381]

543 حدیث: عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: ((**ثلاثة لايكلمهم الله يومَ القيامة ، ولا ينظر اليهم، ولا يزكيهم، ولهم عذاب اليم: رجلٌ على فَضلِ ماء بفلاةٍ يمنعُه ابن السبيل**))

زاد في رواية: ((يقول الله له: اليوم أمنعک فضلي، كما منعت فَضْلَ ما لم تعمل يداک)). الحديث

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین آدمی ایسے (بد بخت) ہیں کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ان سے نہ کلام فرمائے گا اور نہ ہی ان کی طرف (رحمت کی نظر سے) دیکھے گا اور نہ ہی انہیں (گناہوں سے) پاک کرے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔ ان میں سے ایک وہ آدمی ہوگا جو جنگل میں ضرورت سے زائد پانی پر (قبضہ کر کے بیٹھ گیا) تھا اور اس نے مسافر کو پانی پینے سے روکا۔ ایک روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا آج میں تجھے اپنے فضل سے محروم کردوں گا جیسا کہ تو نے ایسی چیز سے (میرے بندے کو) روکا تھا جو تیرے ہاتھوں کی بنائی ہوئی نہیں تھی۔ [صحیح ـ صحیح البخاری :2369 ، صحیح مسلم :108، سنن أبی داؤد: 3474]

544 حدیث: عن رجل من المهاجرين من أصحاب النبي ﷺ قال:**غزوت مع رسولِ الله ﷺ ثلاثاً أسمعه يقول: ((المسلمون شركاء في ثلاثٍ ؛ في الكلأ ، والماء، والنار))**

مہاجرین صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ایک صحابی سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تین غزووں میں شرکت کی اور آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا۔ تمام مسلمان تین چیزوں میں (برابر کے) شریک ہیں۔ ① گھاس ② پانی ③ آگ۔ [صحیح ـ سنن أبی داؤد : 3477]

18-احسان کی شکر گزاری اور محسن کو احسان کا بدلہ دینے اور اس کے لیے دعا کرنے کی ترغیب اور احسان کی شکر گزاری نہ کرنے پر وعید

545 عن عبداللہ بن عمر رضي اللہ عنهما قال: قال رسول اللہ ﷺ: ((**من استعاذ باللّٰہ فأعيذوه، ومن سألكم باللّٰہ فأعطوه ، ومن استجار باللّٰہ فأجيروه، ومَن أتى اليكم معروفاً فكافئوه ، فانْ لم تجدوا فادعوا له حتى تعلموا أنْ قد كافأتموه**)).

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو اللہ تعالیٰ کے نام کی پناہ طلب کرے اُسے پناہ دے دیا کرو، اور جو اللہ تعالیٰ کے نام پر مانگے اسے دے دیا کرو، اور جو اللہ تعالیٰ کے نام پر امن طلب کرے اس کو امن دے دیا کرو، اور جو تم پر احسان کرے اُسے اس نیکی کا بدلہ دیا کرو، اگر بدلہ میں دینے کو کچھ نہ ہو تو اس کے لیے اس قدر دعا کرتے رہو یہاں تک کہ تمہیں غالب گمان ہو جائے کہ تم نے اس کے احسان کا بدلہ دے دیا ہے۔

[صحیح ـ سنن أبی داؤد :1672 ، سنن النسائی :2567، صحیح ابن حبان : 3400، مستدرك حاکم : 412/1]

546 عن جابر رضي اللہ عن النبي ﷺ قال: ((**مَن أُعطي عطاءً فوجد فليَجزِبه ، فانْ لم يجد فليُثنِ ، فإنَّ من أثنى فقد شكر، ومن كتم فقد كفر ، ومن تَحلّى بما لم يُعطَ ؛ كان كلابس ثَوْبَيْ زور**)).

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس شخص کو (اپنے بھائی کی طرف سے) کچھ عطیہ دیا گیا اور اس کے بدلہ میں وہ کچھ دینے کی طاقت رکھتا ہو تو ضرور اس احسان کا بدلہ دے، اور اگر بدلہ دینے کی گنجائش نہ ہو تو اس بدلہ دینے والے کی تعریف (شکریہ) کرنی چاہیے۔ جس نے تعریف کر دی اس نے شکریہ ادا کر دیا اور جس نے (لے کر خاموشی سے) چھپا لیا اس نے ناشکری کی اور وہ آدمی جس نے ایسی چیز ظاہر کی اور لوگوں کو بتلائی جو اسے نہیں دی گئی وہ تو ایسے ہے جیسے جھوٹ کے دو کپڑے پہننے والا ہے (مکمل جھوٹا ہے)۔

[حسن لغیرہ ـ جامع الترمذی :2034 ، سنن أبی داؤد :4814,4813،صحیح ابن حبان : 3406]

547 عن أسامة بن زيد رضي اللہ عنه قال: قال رسول اللہ ﷺ: ((**من صنُع اليه معروف ، فقال لفاعله:**

(جزاک اللّٰه خيراً) ؛ فقد أبلغ في الثناء)).

سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کے ساتھ کسی نے کوئی بھلائی کی اور اس نے بھلائی کرنے والے سے کہہ دیا "جزاک اللہ خیرا" اللہ تعالیٰ تجھے (اس بھلائی کا) بہترین بدلہ دے تو اس نے اس کی تعریف (شکریہ) کا حق ادا کر دیا۔ [صحيح ۔ جامع الترمذی :2035]

548 عن الاشعث بن قيس رضي اللّٰه عنه قال: قال رسول اللّٰه ﷺ: ((لا يشكر اللّٰهَ من لم يشكرِ الناس)).

سیدنا اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو لوگوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ اللہ تعالیٰ کا بھی شکریہ ادا نہیں کرتا۔ [صحيح ۔ مسند أحمد :212/5]

549 عن النعمان بن بشير رضي اللّٰه عنه قال: قال رسول اللّٰه ﷺ: ((من لم يشكر القليل: لم يشكر الكثير، ومن لم يشكر الناس: لم يشكر اللّٰه ، والتحدث بنعمة اللّٰه شُكرٌ، وتَرْكُها كُفرٌ ، والجماعة رحمة ، والفُرقة عذاب)).

سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے تھوڑی (نعمت اور تھوڑے احسان) کا شکریہ ادا نہ کیا تو وہ زیادہ احسان کا بھی شکریہ ادا نہیں کرتا، اور جو لوگوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ اللہ تعالیٰ کا بھی شکر گزار نہیں ہوتا۔ (اپنے اوپر ہونیوالی) نعمتوں کو بیان کرنا بھی شکر جبکہ بیان نہ کرنا ناشکری ہے، اور جماعت کا (اتفاق واتحاد) رحمت جبکہ فرقہ بندی عذاب ہے۔

[حسن، صحيح ۔ مسند احمد: 278/4، عبداللہ بن احمد فی زوائدہ : 278/4، ابن ابی الدنیا: 78]

550 عن أنس رضي اللّٰه عنه قال: قال المهاجرون: يارسول اللّٰه! ذهب الأنصار بالأجر كلِّه ! ما رأينا قوماً أحسن بَذلاً لكثير ، ولا أحسن مواساة في قليل منهم ، ولقد كفونا المؤنة، قال: ((أليس تُثنون عليهم، وتدعون لهم؟)) قالوا: بلى. قال: ((فذاک بذلک)).

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مہاجرین نے عرض کی اے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! سارا کا سارا اجر تو انصار صحابہ

کرام رضی اللہ عنہم لے گئے۔ زیادہ احسان پر اچھا بدلہ دینے والے اور تھوڑے پر اچھی مدد کرنے والے ان سے بہتر ہم نے پہلے کبھی نہیں دیکھے اور مشقت کے کام میں خود لگ کر ہمارے لیے کافی ہو گئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم ان کے احسان پر ان کا شکریہ ادا نہیں کرتے اور کیا ان کے لیے دعا نہیں کرتے؟ تو مہاجرین نے عرض کی کیوں نہیں (ہم ایسا کرتے ہیں)۔ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تمہارا شکریہ اور دعا احسان کا بدلہ ہے۔

[صحيح ـ سنن أبي داؤد :4182 ، نسائي في عمل اليوم والليلة :181]

روزے کی فضیلت، ترغیب واحکام

لفظ ''صیام'' باب صَامَ يَصُوْمُ سے مصدر ہے اس کا معنیٰ رک جانا ہے یعنی کھانے پینے، جماع اور فسق و فجور سے طلوع فجر سے غروب آفتاب تک رُکے رہنا۔

روزہ اسلام کے بنیادی ارکان میں سے ایک اہم رکن اور مسلمانوں پر فرض ہے۔ روزہ حصول تقویٰ کا بنیادی ذریعہ اور دخولِ جنت کا باعث ہے۔ فرضیت صیام کی حکمت اللہ تعالیٰ کی عبادت اور حصولِ تقویٰ و محرمات سے اجتناب ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کی مصلحت، ان کے تزکیۂ نفس اور انہیں اپنا قرب عطا کرنے کی غرض سے رمضان کے روزے رکھنے کا حکم دیا۔ روزے میں اجتماعی فوائد بھی ہیں مثلاً: امت مسلمہ میں امت وحدت ہونے کا شعور اجاگر ہوتا ہے، سب ایک وقت میں کھاتے اور ایک ہی وقت میں کھانے پینے اور جماع سے رکے رہتے ہیں۔

روزہ مسلمان میں تحمل اور برداشت کا مادہ پیدا کر کے اسے ایک نرم مزاج اور رقیق القلب مؤمن بننے میں معاون ثابت ہوتا ہے۔ روزہ حرام اشیاء سے اجتناب کا ذریعہ ہے کیونکہ جب مسلمان رضائے الٰہی کی خاطر ایک مخصوص وقت میں حلال اشیاء کو ترک کر دیتا ہے تو حرام اشیاء کا ترک کر دینا اس کے لیے بالاولیٰ آسان ہو جاتا ہے۔

فرضیت روزہ:

روزے دو ہجری میں فرض کیے گئے اور نبی ﷺ نے اپنی حیاتِ مبارکہ میں نو برس ماہ رمضان کے روزے رکھے۔[المجموع للنووی: 250/6]

رمضان اور روزوں کی فضیلت:

(ا) روزہ دار کے لئے اللہ تعالیٰ نے جنت کا وعدہ فرمایا ہے:

''سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کی ''یارسول ﷺ! دلني على عملٍ أدخلُ به الجنةَ قال: عليک بالصوم فإنَّه لا مِثْلَ له. اے اللہ کے رسول ﷺ! میری کسی ایسے عمل پر راہنمائی فرمایئے جس پر عمل کر کے میں جنت میں داخل ہو جاؤں۔ آپ ﷺ نے ارشاد

فرمایا: تو روزے کو لازم پکڑ کیونکہ اس کی مثل اور کوئی بھی (عمل) نہیں۔ حدیث کا راوی بیان کرتا ہے کہ ابو امامہ رضی اللہ عنہ کے گھر دن میں صرف اسی وقت دھواں اُٹھتا دکھائی دیتا جب ان کے گھر کوئی مہمان آتا۔ (وگرنہ ابو امامہ رضی اللہ عنہ اور ان کے گھر والے تو کثرت سے نفلی روزوں کا اہتمام کیا کرتے تھے)۔'' [صحیح ۔ صحیح ابن حبان :3416]

(۲) روزہ گناہوں کو مٹا دینے والا عمل:

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''**من قامَ ليلةَ القدرِ إيمانًا واحتسابًا غُفرله ما تقدم من ذنبه ومن صام رمضان إيمانًا واحتسابًا غُفرله ما تقدم من ذنبه.**'' جس نے ایمان کے ساتھ اور حصولِ ثواب کی نیت سے لیلۃ القدر کا قیام کیا اس کے سابقہ تمام (صغیرہ) گناہوں کو معاف کر دیا جائے گا، اور جس نے ایمان کے ساتھ اور حصولِ ثواب کی نیت سے رمضان کے روزے رکھے اس کے (بھی) سابقہ تمام (صغیرہ) گناہوں کو معاف کر دیا جائے گا۔'' [صحیح ۔ صحیح البخاری :1901 ، صحیح مسلم :759، سنن أبی داؤد: 1372، سنن ابن ماجه : 1641]

(۳) روزہ اور شفاعت:

''سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''**الصيامُ والقرآنُ يشفعانِ للعبدِ يومَ القيامةِ ، يقول الصيامُ :أى رَبِّ منعتُه الطعامَ والشهوةَ ، فشفِّعني فيه ، ويقول القرآنُ : منعتُه النومَ بالليل ، فشفعني فيه ، قال : فَيُشَفَّعان .**'' قرآن اور روزہ قیامت کے دن بندے کی شفاعت کریں گے۔ روزہ کہے گا اے اللہ! میں نے اسے کھانے اور شہوت سے روکے رکھا لہٰذا اس کے حق میں میری شفاعت قبول فرما۔ اور قرآن کہے گا اے اللہ! میں نے اسے رات کو سونے سے روکے رکھا لہٰذا اس کے بارے میں میری شفاعت قبول فرما۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چنانچہ ان دونوں کی شفاعت قبول کر لی جائے گی۔''

[حسن، صحیح ۔ مسند أحمد :174/2 ، مستدرك حاكم :554/1]

(۴) روزہ گناہوں سے بچنے کا ذریعہ:

''سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے یقیناً رسول اللہ ﷺ نے مجھے ارشاد فرمایا۔ کیا میں نیکی کے دروازوں کی طرف تمہاری راہنمائی نہ کروں؟ میں نے عرض کی کیوں نہیں اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ ﷺ نے فرمایا: ''الصومُ جنةٌ ، والصدقةُ تطفیءُ الخطیئةَ کما یطفیءُ الماءُ النارَ.'' روزہ ڈھال ہے، اور صدقہ گناہوں کو اس طرح مٹا دیتا ہے جس طرح پانی آگ کو بجھا دیتا ہے۔'' [صحیح لغیرہ۔ جامع الترمذی: 2616]

(۵) جہنم سے آزادی:

''سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''إنَّ للّٰه تبارک وتعالی عتقاء في کل یوم ولیلة -یعني في رمضان- وإنَّ لکلِّ مسلمٍ في کلِّ یومٍ ولیلةٍ دعوة مستجابةً.'' بے شک رمضان کے ہر دن اور اس کی ہر رات میں اللہ تعالیٰ جہنم سے لوگوں کی گردنوں کو آزاد فرماتا ہے۔ اور بے شک رمضان کے ہر دن اور ہر رات میں ہر مسلمان کے لیے ایک مقبول دعا ہوتی ہے۔'' [صحیح لغیرہ۔ مسند البزار :962]

(۶) روزہ داروں کے لئے مخصوص جنتی دروازہ:

''سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے بیان فرمایا: ''إنَّ في الجنةِ بابًا یقال له: (الریَّان) یدخل منه الصائمون یوم القیامة ، لا یدخل منه أحدٌ غیرُهم فإذا دخلوا أُغلق ، فلم یدخل منه أحد . وفي روایة: فإذا دخل آخرُهم أُغلق ، مَنْ دخَلَ شَرِبَ ومن شرب لم یظمأْ أبدًا.'' جنت میں ایک دروازہ ہے جس کا نام ''الریان'' ہے، اس دروازے سے قیامت کے دن صرف روزہ دار ہی جنت میں داخل ہوسکیں گے۔ ان کے علاوہ کوئی اور داخل نہیں ہوسکے گا، چنانچہ روزہ داروں کے جنت میں داخل ہونے کے بعد اس دروازے کو بند کر دیا جائے گا، پھر اس دروازے سے کوئی داخل نہیں ہوگا۔ ایک روایت میں ہے کہ جب آخری روزہ دار اس دروازے سے جنت میں داخل ہو جائے گا تو یہ دروازہ بند کر دیا جائے گا۔ اور جو جنت میں داخل ہو گیا

وہ مشروبِ جنت پیئے گا اور جس نے مشروبِ جنت پی لیا دوبارہ اُسے کبھی پیاس نہ لگے گی۔''

[صحیح ۔ صحیح البخاری :1896 ، صحیح مسلم :1152، صحیح ابن خزیمة: 1902]

(۷) روزہ دار روزِ قیامت صدیقین اور شہداء کے ساتھ ہوگا:

''سیدنا عمرو بن مرۃ الجھنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا اے اللہ کے رسول ﷺ! **یا رسول اللّٰه! أرأيت إنْ شهدتُ أنْ لا إله إلا اللّٰه، وأنّک رسولُ اللّٰه، وصليت الصلواتِ الخمسَ، وأدّيْتُ الزكاةَ ، وصَمت رمضان ، وقمته ، فممن أنا؟ قال: من الصديقين والشهداء .** کیا خیال ہے آپ ﷺ کا اگر میں (صدق دل سے) اس بات کی گواہی دوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور یقیناً آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے سچے رسول ﷺ ہیں۔ اور پانچ وقت کی (فرض) نماز پڑھوں اور زکوۃ ادا کروں اور رمضان کے روزے رکھوں اور اس کی راتوں کا قیام بھی کروں تو میرا شمار کن میں ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: (پھر تو تیرا شمار) صدیقین اور شھداء میں ہوگا۔''

[صحیح ۔ مسند البزار :25 ، صحیح ابن حبان :3429، صحیح ابن خزیمة: 2212]

(۸) روزہ دار کی دعا قبول کی جاتی ہے:

''سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''**إنَّ للّٰه تبارک وتعالى عتقاء في كل يوم وليلة ـيعني في رمضان۔ وإنَّ لكلِّ مسلمٍ في كلِّ يومٍ وليلةٍ دعوة مستجابةً.**'' بے شک رمضان کے ہر دن اور اس کی ہر رات میں اللہ تعالیٰ جہنم سے لوگوں کی گردنوں کو آزاد فرماتا ہے۔ اور بے شک رمضان کے ہر دن اور ہر رات میں ہر مسلمان کے لیے ایک مقبول دعا ہوتی ہے۔'' [صحیح لغیرہ۔ مسند البزار :962]

(۹) رمضان میں عمرہ کا ثواب حج کے برابر:

(۱۰) افطاری کے وقت اللہ تعالیٰ روزہ داروں کو جہنم سے آزاد فرماتا ہے:

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یقیناً اللہ تعالیٰ ہر روز افطاری کے وقت لوگوں کو (جہنم سے) آزاد فرماتا ہے اور ایسا ہر رات بھی ہوتا ہے۔

[حسن، صحیح۔ سنن ابن ماجہ: 1332، مسند احمد: 256/5]

روزہ اور نیت:

فرض روزے کی نیت رات کو فجر سے پہلے کرنا ضروری ہے۔ سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((مَنْ لَّمْ يُجْمِعِ الصِّيَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ فَلا صِيَامَ لَهُ))

''جس نے فجر (صبح صادق) سے پہلے پختہ نیت نہ کی اس کا روزہ نہیں۔''

[صحیح۔ سنن أبی داؤد: 2143، جامع الترمذی: 830، سنن ابن ماجہ: 1700]

ایک روایت میں

((لَا صِيَامَ لِمَنْ لَمْ يَفْرِضْهُ مِنَ اللَّيْلِ))

''اس شخص کا کوئی روزہ نہیں جس نے رات سے اس کی نیت نہ کی۔''

[صحیح۔ سنن ابن ماجہ: 1379، إرواء الغليل: 914]

نیتِ روزہ اور مروّجہ الفاظ:

نیت کا مقام دل ہے لہٰذا نیت صرف دل کے ارادے کا ہی نام ہے لہٰذا زبان سے

((وَبِصَوْمِ غَدٍ نَّوَيْتُ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ)) کہنا

یہ الفاظ کسی بھی صحیح حدیث سے ثابت نہیں۔

سحری کا وقت:

صبح سحری کے لیے بیدار ہو جانے سے لے کر صبح صادق کے خوب نمایاں ہو جانے تک سحری کا وقت ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلَىٰ نِسَآئِكُمْ ؕ هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَ أَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ ؕ عَلِمَ اللّٰهُ أَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَخْتَانُوْنَ أَنْفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَ عَفَا عَنْكُمْ ۚ فَالْئٰنَ بَاشِرُوْهُنَّ وَ ابْتَغُوْا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ ۠ وَ كُلُوْا وَ اشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ۠ ثُمَّ أَتِمُّوا الصِّيَامَ إِلَى الَّيْلِ ۚ وَ لَا تُبَاشِرُوْهُنَّ وَ أَنْتُمْ عٰكِفُوْنَ ۙ فِي الْمَسٰجِدِ ؕ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَقْرَبُوْهَا ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ○ [البقرہ: 187]

’’روزے کی راتوں میں اپنی بیویوں سے ملنا تمہارے لئے حلال کیا گیا، وہ تمہارا لباس ہیں اور تم ان کے لباس ہو، تمہاری پوشیدہ خیانتوں کا اللہ تعالیٰ کو علم ہے، اس نے تمہاری توبہ قبول فرما کر تم سے درگزر فرما لیا، اب تمہیں ان سے مباشرت کی اور اللہ تعالیٰ کی لکھی ہوئی چیز کو تلاش کرنے کی اجازت ہے، تم کھاتے پیتے رہو یہاں تک کہ صبح کا سفید دھاگہ سیاہ دھاگے سے ظاہر ہو جائے۔ پھر رات تک روزے کو پورا کرو اور عورتوں سے اس وقت مباشرت نہ کرو جب کہ تم مسجدوں میں اعتکاف میں ہو۔ یہ اللہ تعالیٰ کی حدود ہیں، تم ان کے قریب بھی نہ جاؤ۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ اپنی آیتیں لوگوں کے لئے بیان فرماتا ہے تاکہ وہ بچیں۔‘‘

افطاری کا وقت:

جب سورج غروب ہو جائے تو افطاری کر لینی چاہیے اس کے لیے اذان اور دیگر اعلانات کا انتظار نہیں کرتے رہنا چاہیے کیونکہ افطاری کے لیے صرف غروب آفتاب شرط ہے۔

[صحیح۔ صحیح البخاری: 1954، صحیح مسلم: 1100]

افطاری کس چیز سے؟

''سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ((كان رسولُ الله صلى الله عليه وسلم يُفطرُ قبل أن يصلي عَلى رُطَبَات ، فإنْ لم تكن رُطبات فتَمراتٌ، فإنْ لم تكن تَمرات حسا حَسَوَاتٍ من مآء)). رسولَ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ (مغرب) پڑھنے سے پہلے تر کھجوروں سے روزہ افطار کیا کرتے تھے، اگر تر کھجوریں میسر نہ ہوتیں تو خشک کھجوروں سے اور اگر خشک کھجوریں بھی نہ ہوتیں تو چند گھونٹ پانی نوش فرمالیا کرتے۔'' [حسن ۔ سنن أبي داؤد:2356، جامع الترمذی :696]

افطاری کی دعا:

(۱) ((اَللّٰهُمَّ إِنِّي لَكَ صُمْتُ وَعَلٰى رِزْقِكَ أَفْطَرْتُ))

''اے اللہ! میں نے تیرے لیے روزہ رکھا اور تیرے ہی عطا کردہ رزق پر افطار کیا۔''

[سنن أبی داؤد: :2358، ارواء الغليل: 919]

نوٹ: اس دعا میں کیا گیا اضافہ وَبِكَ آمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں۔

(۲) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افطاری کے وقت یہ دعا پڑھتے:

((ذَهَبَ الظَّمَأُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوقُ وَ ثَبَتَ الْأَجْرُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ))

''پیاس ختم ہوگئی، رگیں تر ہوگئیں اور روزے کا اجر ان شاء اللہ ثابت ہوگیا۔''

[حسن۔ سنن أبی داؤد:2066]

افطاری کروانے والے کو دی جانے والی دعا:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے ہاں روزہ افطار کیا اور پھر یہ دعا دی:

((أَفْطَرَ عِنْدَكُمُ الصَّائِمُونَ وَ أَكَلَ طَعَامَكُمُ الْأَبْرَارُ وَ صَلَّتْ عَلَيْكُمُ الْمَلَائِكَةُ))

''روزہ دار تمہارے ہاں افطاری کریں، نیک لوگ تمہارا کھانا کھائیں اور فرشتے تمہارے لیے دعا کرتے رہیں۔'' [صحیح۔ سنن ابن ماجه:1418، سنن أبی داؤد: 3854]

روزہ دار کے لئے جائز امور:

(۱) مبالغے کے بغیر کلی کرنا اور ناک میں پانی چڑھانا۔

[صحیح۔ سنن أبی داؤد: 2089، مسند احمد: 21/1، مستدرك حاكم: 431/1]

(۲) گرمی کی وجہ سے غسل کرنا۔[صحیح۔ سنن أبی داؤد: 2072، مسند احمد: 475/3]

(۳) حالتِ جنابت میں روزہ رکھنا اور بعد میں غسل کرنا۔

[صحیح۔ صحیح بخاری:1926، صحیح مسلم: 1109، سنن أبی داؤد: 3854]

(۴) بیوی سے بوس و کنار کرنا بشرطیکہ نفس پر کنٹرول رکھتا ہو یعنی بیوی کے ساتھ لیٹنا اور جسم مس کرنا لیکن جماع اور ہم بستری ہرگز جائز نہیں۔ [صحیح۔ صحیح البخاری:1927، صحیح مسلم: 1106، سنن ابن ماجه: 1687]

روزہ دار کے لئے حرام کام:

(۱) مسلسل روزے رکھتے چلے جانا کہ رات کو کچھ کھائے اور نہ ہی دن میں اسے ''وصال'' کہا جاتا ہے۔

[صحیح۔ صحیح البخاری:1961، مسند أحمد: 170/3]

(۲) جھوٹ، غیبت، چغلی اور لڑائی جھگڑا۔[صحیح۔ صحیح البخاری:1965، صحیحمسلم: 1102]

(۳) فحش کلامی اور جاہلانہ طرزِ عمل۔ [صحیح۔ صحیح البخاری:1894، صحیح مسلم: 1151]

(۴) ناک میں مبالغہ سے پانی چڑھانا۔ [صحیح۔ سنن ابن ماجه:328، جامع الترمذی: 788]

روزہ توڑ دینے والی چیزیں:

(۱) جان بوجھ کر کھانا پینا۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

اُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ اِلٰى نِسَآئِكُمْ ؕ هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَ اَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ ؕ عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَ عَفَا عَنْكُمْ ۚ فَالْـٰٔنَ بَاشِرُوْهُنَّ وَ ابْتَغُوْا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ ۠ وَ كُلُوْا وَ اشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ۠ ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى الَّيْلِ ۚ وَ لَا تُبَاشِرُوْهُنَّ وَ اَنْتُمْ عٰكِفُوْنَ ۙ فِي الْمَسٰجِدِ ؕ تِلْكَ حُدُوْدُ

اللهِ فَلَا تَقْرَبُوْهَا ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللهُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ۝ [البقرہ: 187]

''روزے کی راتوں میں اپنی بیویوں سے ملنا تمہارے لئے حلال کیا گیا، وہ تمہارا لباس ہیں اور تم ان کے لباس ہو، تمہاری پوشیدہ خیانتوں کا اللہ تعالیٰ کو علم ہے، اس نے تمہاری توبہ قبول فرما کر تم سے درگزر فرمالیا، اب تمہیں ان سے مباشرت کی اور اللہ تعالیٰ کی لکھی ہوئی چیز کو تلاش کرنے کی اجازت ہے، تم کھاتے پیتے رہو یہاں تک کہ صبح کا سفید دھاگہ سیاہ دھاگے سے ظاہر ہو جائے۔ پھر رات تک روزے کو پورا کرو اور عورتوں سے اس وقت مباشرت نہ کرو جب کہ تم مسجدوں میں اعتکاف میں ہو۔ یہ اللہ تعالیٰ کی حدود ہیں، تم ان کے قریب بھی نہ جاؤ۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ اپنی آیتیں لوگوں کے لئے بیان فرماتا ہے تاکہ وہ بچیں۔''

(۲) جماع کرنا۔ [صحیح۔ سنن ابن ماجہ: 671، مسند احمد: 208/2]

(۳) جان بوجھ کر قے کرنا۔ [صحیح۔ سنن أبی داؤد: 2084، جامع الترمذی: 716]

(۴) حیض ونفاس آنے سے بھی روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ یہ دونوں پاک ہو کر روزے رکھیں گے۔

[صحیح۔ صحیح البخاری: 1951]

روزوں کی قضاء:

(۱) مسافر، حاملہ، دودھ پلانے والی عورت کے لیے رمضان کے روزہ کی رخصت ہے بعد میں اس کی قضا دے دیں۔

[حسن، صحیح۔ سنن أبی داؤد: 2107، مسند أحمد: 347/4]

(۲) میت کے ورثاء میت کے قضائی روزے رکھیں گے۔ [صحیح۔ صحیح البخاری: 1952، صحیح مسلم: 1147]

(۳) جو بڑھاپے کی وجہ سے روزہ نہ رکھ سکتا ہو وہ ہر دن کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلا دے۔

[صحیح۔ سنن الدارقطنی: 205/2، مستدرك حاكم: 404/4]

ممنوع ایام کے روزے:

(۱) عیدین کا روزہ رکھنا ممنوع ہے۔ [صحیح۔ صحیح البخاری: 1991، صحیح مسلم: 1138]

(۲) ایام تشریق (۱۳،۱۲،۱۱ ذی الحجہ) کا روزہ رکھنا ممنوع ہے۔ [صحیح۔ سنن أبی داؤد:2113]

(۳) رمضان سے ایک یا دو دن قبل استقبال رمضان کے روزے رکھنا۔

[صحیح۔ صحیح البخاری:1914، صحیح مسلم: 1082]

(۴) شوہر کی اجازت کے بغیر بیوی کا نفلی روزہ رکھنا ممنوع ہے۔

[صحیح۔ صحیح البخاری:5195، صحیح مسلم: 1026]

(۵) مسلسل نفلی روزے رکھتے چلے جانا ناغہ نہ کرنا یعنی وصال بھی ممنوع ہے۔ [صحیح۔ صحیح ابن ماجہ:1384]

(۶) اکیلے جمعہ کا روزہ رکھنا۔ [صحیح۔ صحیح البخاری:1975، صحیح مسلم: 1144]

(۷) فرض روزے کے علاوہ صرف ہفتے کا روزہ رکھنا بھی ممنوع ہے۔

[صحیح۔ سنن أبی داؤد:2116، جامع الترمذی: 744]

(۸) مشکوک دن (یعنی چاند نظر آنے کا پختہ علم نہ ہونا) کا روزہ رکھنا بھی ممنوع ہے۔

[صحیح بخاری تعلیقا قبل الحدیث:1906، سنن أبی داؤد: 1334]

9

روزوں کا بیان

1- روزے کی ترغیب وفضیلت

551 عن أبی هریرة رضی الله تعالى عنه قال: قال رسول الله ﷺ: ((**قال الله عزوجل: كل عملِ ابن آدمَ له الا الصوم فإنه لی وأنا أجزی به ، والصیامُ جُنَّة ، فإذا كان یوم صومِ أحدِكم فلا یَرفُثْ ، ولا یَصْخَبْ ، فإنْ سابَّه أحد أو قاتله فلیقل: إنّی صائم ، إنّی صائم ، والذی نفسُ محمد بیده لَخُلُوف فمِ الصائمِ أطیب عند الله من ریح المسک ، للصائمِ فرحتَان یفرحهما : إذا أفطر فرِح بفطره ، وإذا لقی ربَّه فَرِحَ بصومه**)) .

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل نے فرمایا، انسان کا ہر عمل اس کے لیے ہے۔ سوائے روزے کے کیونکہ وہ صرف میرے لیے ہی ہے۔ اور میں خود ہی اس کی جزا دوں گا اور روزہ تو ایک ڈھال ہے۔ لہٰذا جب تم میں سے کسی کا روزہ ہو تو وہ بے ہودہ باتیں نہ کرے اور نہ ہی شور وغل کرے۔ اور اگر کوئی اسے گالی دے یا اس سے لڑائی جھگڑا کرے تو وہ کہہ دے میں تو روزہ دار ہوں، میں تو روزہ دار ہوں۔ اور قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے، روزہ دار کے منہ سے نکلنے والی سانس اللہ تعالیٰ کے نزدیک کستوری کی خوشبو سے بھی زیادہ پاکیزہ ہے۔ اور روزہ دار کے لیے دو خوشی کے مواقع ہیں جن میں وہ خوش ہوتا ہے۔ جب وہ روزہ افطار کرتا ہے تو اپنے روزہ کھولنے سے خوش ہوتا ہے۔ اور جب وہ اپنے رب سے ملاقات کرے گا (تو روزے کی جزا دیکھ کر) اپنے روزے سے خوش ہوگا۔''

[صحیح ۔ صحیح البخاری :1904 ، صحیح مسلم :1151]

552 (عن ابی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللهﷺ :) ((**كلُّ عملِ ابنِ آدمَ له ، الحسنةُ بعشرِ أمثالِها ، إلى سبعمائة ضعف ، قال الله :إلا الصيامُ ، فهولي ، وأ نا أجزى به ، يدعُ الطعام من أجلي ، ويدعُ الشرابَ من أجلي ويدعُ لذتَّه من أجلي ويدعُ زوجتَه من أجلي ، ولخُلوفُ فمِ الصائم أطيبُ عند الله من ريحِ المسكِ وللصائم فرحتان : فرحةٌ حين يفطرُ وفرحةٌ حين يلقى ربه**)) ۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انسان کا ہر عمل اس کے لیے ہے اور ہر نیکی کا بدلہ دس گنا سے سات سو گنا تک ہے۔ اللہ عزوجل نے فرمایا: سوائے روزے کے کیونکہ روزہ میرے لیے ہے اس لیے اس کی جزا بھی میں خود ہی دوں گا۔ اس نے اپنا کھانا میری وجہ سے چھوڑا، اس نے اپنا پینا میری وجہ سے چھوڑا، اس نے اپنے منہ کی لذتوں کو میری وجہ سے چھوڑا یا اپنی بیوی سے مباشرت کرنے سے (بحالت روزہ) صرف میری وجہ سے رُکا رہا۔ اور یقیناً روزے دار کے منہ سے نکلنے والی سانس اللہ تعالیٰ کے نزدیک کستوری کی خوشبو سے بھی زیادہ پاکیزہ ہے۔ اور روزہ دار کے لیے خوشی کے دو مواقع ہیں ① جب وہ روزہ افطار کرتا ہے تو روزہ کھولنے سے خوشی محسوس کرتا ہے ② دوسری خوشی اسے اپنے رب سے ملاقات کے وقت حاصل ہوگی۔'' [صحيح ـ صحيح ابن خزيمة :1900]

553 عن سهل بن سعد رضی الله تعالی عنه عن النبی صلی الله عليه وسلم قال : **إنَّ في الجنةِ بابًا يقال له: (الريَّان) يدخل منه الصائمون يوم القيامة ، لا يدخل منه أحدٌ غيرُهم فإذا دخلوا أُغلق ، فلم يدخل منه أحد . وفي رواية: فإذا دخل آخرُهم أُغلق ، مَنْ دخلَ شَرِبَ ومن شرب لَمْ يظمأْ أبدًا .**

''سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا: جنت میں ایک دروازہ ہے جس کا نام ''الریان'' ہے، اس دروازے سے قیامت کے دن صرف روزہ دار ہی جنت میں داخل ہو سکیں ۔ ان کے علاوہ کوئی اور داخل نہیں ہو سکے گا، چنانچہ روزہ داروں کے جنت میں داخل ہونے کے بعد اس دروازے کو بند کر دیا جائے گا، پھر اس دروازے سے کوئی داخل نہیں ہوگا۔ ایک روایت میں ہے کہ جب آخری روزہ دار اس دروازے سے جنت میں داخل ہو جائے گا تو یہ دروازہ بند کر دیا جائے گا۔ اور جو جنت میں داخل ہو گیا وہ مشروبِ جنت پیئے گا اور جس نے مشروبِ جنت پی لیا دوبارہ اُسے کبھی پیاس نہ لگے گی۔'' [صحيح ـ صحيح البخاری :1896 ، صحيح مسلم :1152، صحيح ابن خزيمة: 1902]

554 عن معاذ بن جبل رضی الله عنه ؛ أن النبی ﷺ قال له : **ألا أدُلك على أبواب الخير ؟ قلت : بلى يا رسولَ الله ﷺ ! قال : الصومُ جنةٌ ، والصدقةُ تطفىءُ الخطيئةَ كما يطفىءُ الماءُ النارَ .**

’’سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے یقیناً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ارشاد فرمایا۔ کیا میں نیکی کے دروازوں کی طرف تمہاری راہنمائی نہ کروں؟ میں نے عرض کی کیوں نہیں اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: روزہ ڈھال ہے، اور صدقہ گناہوں کو اس طرح مٹا دیتا ہے جس طرح پانی آگ کو بجھا دیتا ہے۔‘‘ [صحيح لغيره۔ جامع الترمذي: 2616]

حدیث 555 عن عبدِ اللّٰه بن عمرٍو رضى اللّٰه تعالى عنهما أنَّ رسول ﷺ قال: **الصيامُ والقرآنُ يشفعانِ للعبدِ يومَ القيامةِ ، يقول الصيامُ : أى رَبِّ منعتُه الطعامَ والشهوةَ ، فشفِّعنى فيه ، ويقول القرآنُ : منعتُه النومَ بالليل ، فشفعنى فيه ، قال : فَيُشَفَّعان .**

’’سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! قرآن اور روزہ قیامت کے دن بندے کی شفاعت کریں گے۔ روزہ کہے گا اے اللہ! میں نے اسے کھانے اور شہوت سے روکے رکھا لہٰذا اس کے حق میں میری شفاعت قبول فرما۔ اور قرآن کہے گا اے اللہ! میں نے اسے رات کو سونے سے روکے رکھا لہٰذا اس کے بارے میں میری شفاعت قبول فرما۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چنانچہ ان دونوں کی شفاعت قبول کر لی جائے گی۔‘‘

[حسن، صحيح ـ مسند أحمد :174/2 ، مستدرك حاكم :554/1]

حدیث 556 عن حذيفة رضى اللّٰه عنه قال : أسندتُ النبيَّ ﷺ **إلى صدرى فقال : من قال لا إله إلا اللّٰه ؛ خُتم له بها ، دخل الجنة ومن صام يوما ابتغاء وجه اللّٰه خُتم له به دخل الجنة ومن تصدق بصدقة ابتغاء وجه اللّٰه خُتم له بها دخل الجنة.**

’’سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیٹھا ہوا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه (صدق دل) سے کہا اور اس کا خاتمہ اسی پر ہوا وہ جنت میں داخل ہو گیا، اور جس شخص نے اللہ کی رضا کے لیے ایک دن کا روزہ رکھا اور اس کا خاتمہ اسی حال میں کر دیا گیا وہ جنت میں داخل ہو گیا، اور جس نے اللہ تعالیٰ کے رضا حاصل کرنے کے لیے صدقہ کیا اور اس کا خاتمہ اسی پر ہوا وہ جنت میں داخل ہو گیا۔‘‘ [صحيح ـ مسند أحمد :391/5]

حدیث 557 عن أبى أمامةَ رضى اللّٰه تعالى عنه قال: **قلت يارسول ﷺ! دلنى على عملٍ أدخلُ به الجنةَ قال: عليك بالصوم فإنَّه لا مِثْلَ له. قال وكان أبو أُمامة لايُرى فى بيته الدخان نهارًا إلا إذا نزل بهم ضيف.**

''سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! میری کسی ایسے عمل پر راہنمائی فرمایئے جس پر عمل کر کے میں جنت میں داخل ہو جاؤں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تو روزے کو لازم پکڑ کیونکہ اس کی مثل اور کوئی بھی (عمل) نہیں۔ حدیث کا راوی بیان کرتا ہے کہ ابو امامہ رضی اللہ عنہ کے گھر دن میں صرف اسی وقت دھواں اُٹھتا دکھائی دیتا جب ان کے گھر کوئی مہمان آتا۔ (وگرنہ ابو امامہ رضی اللہ عنہ اور ان کے گھر والے تو کثرت سے نفلی روزوں کا اہتمام کیا کرتے تھے)۔'' [صحیح ۔ صحیح ابن حبان :3416]

558 عن عمرِو بن عبسةَ رضی اللّٰہ تعالی عنه قال : **قال رسول اللّٰه ﷺ من صامَ يومًا فی سبيلِ اللّٰهِ ؛ بعدت منه النارُ مسيرةَ مئةِ عَامٍ .**

''سیدنا عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایک دن کا روزہ رکھا جہنم کی آگ اس سے ایک سو سال کی مسافت پر دور کر دی جاتی ہے۔'' [صحیح لغیرہ۔ طبرانی فی الأوسط :3273]

559 عن أبی الدرداء رضی اللّٰہ تعالی عنه قال : قال رسول اللّٰه ﷺ : **من صامَ يومًا فی سبيل اللّٰه ؛ جعل اللّٰه بينه وبين النار خندقًا كما بين السماء والأرض .**

''سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے ایک دن اللہ تعالیٰ کی راہ میں روزہ رکھا اللہ تعالیٰ اس کے اور جہنم کے درمیان زمین آسمان کے خلاء کے مانند خندق بنا دیتا ہے۔''

[حسن ۔ طبرانی فی الأوسط :3598]

2- حصولِ ثواب کی نیت سے رمضان کے روزوں اور قیامِ رمضان خصوصاً لیلۃ القدر کے قیام کی ترغیب اور اس کی فضیلت کا بیان

560 عن أبی هريرة رضی الله تعالی عنه عن النبی ﷺ قال : **من قامَ ليلةَ القدرِ إيمانًا واحتسابًا غُفرله ما تقدم من ذنبه ومن صام رمضان إيمانًا واحتسابًا غُفرله ما تقدم من ذنبه.**

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے ایمان کے ساتھ اور حصولِ ثواب کی نیت سے لیلۃ القدر کا قیام کیا اس کے سابقہ تمام (صغیرہ) گناہوں کو معاف کر دیا جائے گا، اور جس نے ایمان کے ساتھ اور حصولِ ثواب کی نیت سے رمضان کے روزے رکھے اس کے (بھی) سابقہ تمام (صغیرہ) گناہوں کو معاف کر دیا جائے گا۔''

[**صحيح** ـ صحيح البخاری :1901 ، صحيح مسلم :759، سنن أبی داؤد: 1372، سنن ابن ماجه : 1641]

561 عن أبی هريرة رضی الله تعالی عنه عن رسول ﷺ قال : **الصلوتُ الخمس ، والجمعةُ إلى الجمعةِ، ورمضانُ الى رمضانَ مكفِّراتٌ ما بينهن إذا اجتنبت الكبائر۔**

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پانچوں نمازیں اور جمعہ دوسرے جمعہ تک اور رمضان دوسرے رمضان تک درمیان میں سرزد ہونے والے گناہوں کا کفارہ ہے۔ اگر کبیرہ گناہوں سے اجتناب کیا جائے۔'' [**صحيح** ـ صحيح مسلم :574]

562 عن كعب بن عُجرة رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول الله ﷺ : **أحضُروا المنبر: فحضرنا فلما ارتقى درجة قال : آمين. فلما ارتقى الدرجة الثانية قال آمين. فلما ارتقى الدرجة الثالثة قال آمين. فلما نزل قلنا : يا رسول الله ﷺ ! لقد سمعنا منک اليوم شيئًا ماكنا نسمعه ، قال :إنَّ جبريل عرض لي فقال : بَعُدَ من أدرک رمضان فلم يُغفرله . قلت (آمين) فلما رَقِيت الثانية قال بَعُدَ من ذُكرتَ عنده فلم يصلِّ عليک فقلت (آمين). فلما رقيت الثالثة قال ، بَعُدَ من أدرک أبويه الكبرُ عنده أو أحدَهما. فلم يدخلاه الجنة . قلت : آمين**

''سیدنا کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا! منبر لاؤ۔ چنانچہ ہم منبر لائے تو جب

آپ ﷺ (منبر کی) پہلی سیڑھی پر چڑھے تو فرمایا (آمین)۔ اسی طرح دوسری اور تیسری سیڑھی پر چڑھے اور (آمین) کہا۔ جب (منبر سے) نیچے اترے تو ہم نے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! آج ہم نے آپ ﷺ سے ایک ایسی چیز سنی ہے جو پہلے کبھی ہم نے نہیں سنی۔ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ جبریل علیہ السلام میرے پاس آئے اور انہوں نے کہا: وہ شخص (اللہ تعالیٰ کی رحمت سے) دور ہو گیا جس نے رمضان کا مہینہ پایا پھر (گناہوں کی معافی نہ مانگنے کے سبب) اسے معاف نہ کیا گیا۔ میں نے کہا آمین پھر جب میں دوسری سیڑھی پر چڑھا تو جبریل علیہ السلام نے کہا! وہ شخص (بھی اللہ تعالیٰ کی رحمت سے) دور ہو گیا جس کے پاس آپ ﷺ کا نام لیا گیا اور اس نے درود نہ پڑھا میں نے کہا آمین۔ پھر جب میں تیسری سیڑھی پر چڑھا تو جبریل علیہ السلام نے کہا! وہ شخص (بھی اللہ تعالیٰ کی رحمت سے) دور ہو گیا جس کے پاس اس کے والدین میں سے کوئی ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچے پھر وہ (ان کی خدمت کر کے) جنت میں داخل نہ ہو سکا میں نے کہا آمین۔" [صحیح لغیرہ۔ مستدرك حاکم :153/4]

563 حدیث عن أبي هريرة رضى الله عنه ؛ أنَّ رسول الله ﷺ قال : **إذا جاءَ رمضانُ ، فتحتْ أبوابُ الجنة ، وغُلِّقت أبوابُ النارِ ، وصُفِدت الشياطين .**

"سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور سرکش شیطانوں کو جکڑ دیا جاتا ہے۔"

[صحیح ۔ صحیح البخاری :1898 ، صحیح مسلم :1079]

564 حدیث عن أبي هريرة رضى الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : **أتاكم شهرُ رمضانَ ، شهرٌ مبارك ، فرض الله عليكم صيامَه ، تفتح فيه أبوابُ السماءِ ، وتغلقُ فيه أبوابُ الجحيمِ ، وتُغَلُّ فيه مَرَدة الشياطين، لله فيه ليلةٌ خيرٌ من ألفِ شهرٍ، من حُرم خيرها ، فقد حرم .**

"سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارے پاس رمضان کا انتہائی بابرکت مہینہ آیا ہے، رمضان کے روزوں کو اللہ تعالیٰ نے تم پر فرض قرار دیا ہے۔ اس بابرکت مہینے میں جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیاطین کو قید کر دیا جاتا ہے۔ اس میں اللہ کے لیے ایک ایسی رات ہے جو ہزار مہینے کی عبادت سے بہتر ہے جو شخص اس رات کی خیر و برکت سے محروم رہا وہ (ہر قسم کی خیر سے) محروم

ہوگیا۔'' [صحیح لغیرہ۔ نسائی فی الکبریٰ :2416]

565 عن أبي سعيد الخدري رضی اللّٰہ عنه قال: قال رسول اللّٰہ ﷺ : **إنَّ للّٰہ تبارک وتعالیٰ عتقاء في كل يوم وليلة ۔ يعني في رمضان ۔ وإنَّ لكلِّ مسلمٍ في كلِّ يومٍ وليلةٍ دعوة مستجابةً .**

''سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک رمضان کے ہر دن اور اس کی ہر رات میں اللہ تعالیٰ جہنم سے لوگوں کی گردنوں کو آزاد فرماتا ہے۔ اور بے شک رمضان کے ہر دن اور ہر رات میں ہر مسلمان کے لیے ایک مقبول دعا ہوتی ہے۔'' [صحیح لغیرہ۔ مسند البزار :962]

566 عن عمرو بن مُرة الجهني رضی اللّٰہ عنه قال : **جاء رجل إلى النبي ﷺ ، فقال : يا رسول اللّٰہ ! أرأيت إنْ شهدتُ أنْ لا إله إلا اللّٰه، وأنَّک رسولُ اللّٰہ ، وصليت اَلصلواتِ الخمسَ ، وأدَّيتُ الزكاةَ ، وصمتَ رمضان ، وقمته َ، فممن أنا ؟ قال : من الصديقين والشهداء .**

''سیدنا عمرو بن مرۃ الجہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا خیال ہے آپ ﷺ کا اگر میں (صدق دل سے) اس بات کی گواہی دوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور یقیناً آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے سچے رسول ﷺ ہیں۔ اور پانچ وقت کی (فرض) نماز پڑھوں اور زکوۃ ادا کروں اور رمضان کے روزے رکھوں اور اس کی راتوں کا قیام بھی کروں تو میرا شمار کن میں ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: (پھر تو تیرا شمار) صدیقین اور شہداء میں ہوگا۔''

[**صحیح** ۔ مسند البزار :25 ، صحیح ابن حبان :3429، صحیح ابن خزیمۃ: 2212]

3- بغیر کسی شرعی عذر کے افطاری کے وقت سے قبل روزہ افطار کرنے پر وعید

567 عن أبي أمامة الباهلي رضي الله عنه قال : سمعت رسول الله ﷺ يقول : **بينا أنا نائم أتاني رجلان ، فأخذا بضَبْعَيَّ ، فأتيابي جبلاً وعراً ، فقالا : اصعد ، فقلت : إنّي لا أُطيقه، فقال: إنا سنسهله لك ، فصعدت ، حتى إذا كنت في سواء الجبل إذا بأصواتٍ شديدةٍ . قلت : ماهذه الأصوات ؟ قالوا : هذا عُواء أهل النار. ثم انطلق بي ، فإِذَا أنا بقوم معلقينَ بعراقيبهم ، مشققة أشداقهم ، تسيل أشداقهم دماً. قال : قلت: من هؤلاء ؟ قال : الذين يفطرون قبل تَحِلة صومهم .**

''سیدنا ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوا سنا ایک مرتبہ میں سویا ہوا تھا کہ میرے پاس دو آدمی آئے انہوں نے مجھے میرے کندھے سے پکڑا اور ایک بلند و بالا پہاڑ کے پاس لاکر کہنے لگے اس پر چڑھیئے ۔ میں نے کہا میں تو اس پہاڑ پر نہیں چڑھ سکتا۔ وہ کہنے لگے ہم اس پر چڑھنا آپ ﷺ کے لیے آسان بنا دیں گے میں اس پہاڑ پر چڑھا یہاں تک کہ جب میں پہاڑ کے درمیان میں پہنچا تو وہاں سخت چیخ و پکار تھی۔ میں نے پوچھا یہ کیسی آوازیں ہیں؟ وہ کہنے لگے یہ جہنمیوں کی چیخ و پکار ہے۔ پھر مجھے مزید آگے لے جایا گیا میں ایسی قوم کے پاس پہنچا جنہیں الٹا لٹکایا گیا تھا۔ ان کی باچھیں چیری ہوئی تھیں اور ان سے خون بہہ رہا تھا۔ میں نے کہا! یہ کون (بدنصیب) ہیں؟ وہ کہنے لگے یہ وہ لوگ ہیں جو افطاری کے وقت سے قبل ہی روزہ افطار کرلیا کرتے تھے۔''

[صحيح ـ صحيح ابن خزيمة :1986 ، صحيح ابن حبان :7448]

4- شوال کے چھ روزوں کی ترغیب

568 عن ثوبان مولی رسول اللّٰہ ﷺ ، عن رسول اللّٰہ ﷺ قال : **من صام ستة أيامٍ بعدَ الفطرِ ؛ كان تمامَ السنة ﴿من جاء بالحسنةِ فله عشرُ أمثالها﴾**

''سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے عید الفطر کے بعد (شوال میں) چھ روزے رکھے تو یہ (عمل) سارے سال کے روزے رکھنے کے برابر ہوگا (کیونکہ اللہ کا فرمان ہے) جو نیکی کرے اسے اس کا دس گنا اجر ملتا ہے۔'' [صحيح - سنن ابن ماجه :1715]

569 عن ثوبان رضی اللّٰہ تعالی عنه قال قال رسول اللّٰہ ﷺ: **صيام شهر رمضان بعشرةِ أشهرٍ ، وصيامُ ستةِ أيامٍ بشهرين ، فذلك صيامُ السنةِ.**

''سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (رمضان کے) مہینے کا ثواب دس مہینوں کے برابر (ملے گا) اور (شوال کے) چھ روزے دو ماہ کے برابر تو اس طرح یہ سال بھر کے روزوں کی مانند ہوگیا۔''

[صحيح - صحيح ابن خزيمة :2115]

5-جو شخص میدانِ عرفہ میں نہ ہو اس کے لیے یومِ عرفہ کا روزہ رکھنے کی ترغیب

570 عن أبي قتادة رضي الله عنه قال : سئِلَ رسولُ الله ﷺ **عن صومِ يومِ عرفةَ ؟ فقال : ((يُكفِّر السنةَ الماضيةَ والباقيةَ))** .

''سیدنا ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے عرفہ کے دن کے روزے کے بارہ میں پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ گزشتہ اور آئندہ سال کے گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔'' [صحیح ۔ صحیح مسلم :1162]

571 عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ : **((من صام يَوم عَرفةَ ؛ غفرله سنةٌ أمامه وسنةٌ خلفَه ، ومن صامَ عاشوراءَ ؛ غفرله سنةٌ))**.

''سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے عرفہ کے دن کا روزہ رکھا اس کے ایک سال آئندہ اور ایک سال گزشتہ کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اور جس نے عاشورا کا روزہ رکھا اس کے ایک سال کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔'' [صحیح لغیرہ۔ طبرانی فی الأوسط :15677]

572 عن سعيد بن جبير قال : **سأل رجل عبدالله بن عمر عن صوم يوم عرفة ؟ فقال : ((كنا ونحن مع رسول الله ﷺ نعدله بصوم سنتين))** .

''سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے عرفہ کے دن کے روزے کے (ثواب) کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے فرمایا ہم رسول اللہ ﷺ کی معیت میں تھے اور اس (روزے) کو دو سال کے روزوں کے برابر شمار کرتے تھے۔'' [حسن لغیرہ ۔ طبرانی فی الأوسط : 751]

6-اللہ تعالیٰ کے (بابرکت) مہینے محرم کے روزے کی ترغیب

573 حدیث عن أبي هريرة رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : ((أفضلُ الصيامِ بعدَ رمضانَ شهرُ اللهِ المحرمُ، وأفضلُ الصلاةِ بعدَ الفريضةِ صلاةُ الليل)) .

”ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: رمضان کے بعد افضل روزہ اللہ تعالیٰ کے (بابرکت) مہینے محرم کا ہے۔ اور فرض نماز کے بعد سب سے افضل نماز رات کی نماز (تہجد) ہے۔“ [صحیح - صحیح مسلم:1163]

7-یوم عاشوراء کے روزے کی ترغیب

574 حدیث عن أبي قتادة رضي الله عنه : أن رسولَ اللهِ ﷺ سئل عن صيام يوم عاشوراءَ ؟ فقال : ((يُكَفِّرُ السنةَ الماضيةَ)) .

”سیدنا ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے یوم عاشورا کے روزے کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ گزشتہ ایک سال کے گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔“ [صحیح - صحیح مسلم : 1162]

8- شعبان کے روزوں کی ترغیب اور اس مہینہ میں رسول اللہ ﷺ کا (بکثرت) روزے رکھنے کا بیان

575 عن أسامة بنِ زيدٍ رضي الله عنهما قال : **قلت : يا رسول الله ! لَمْ أرَكَ تصوم من شهرٍ من الشهور ما تصوم من شعبان ؟ قال : ((ذاكَ شهرٌ تغفلُ الناسُ فيه عنه ، بين رجبَ ورمضانَ ، وهو شهرٌ ترفع فيه الأعمالُ إلى ربِّ العالمين ، وأحب أنْ يرفع عملي وأنا صائم)) .**

''سیدنا اسامۃ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا وجہ ہے میں نے آپ ﷺ کو شعبان کے مہینے سے بڑھ کر کسی دوسرے مہینے میں (نفلی) روزے رکھتے ہوئے نہیں دیکھا؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (شعبان) رجب اور رمضان کا درمیانی مہینہ ہے جس سے لوگوں (کی اکثریت) غفلت کا شکار ہے، اسی مہینے میں اعمال اللہ تعالیٰ کی طرف لے جائے جاتے ہیں اور مجھے یہ بات انتہائی پسند ہے کہ میرے اعمال اللہ تعالیٰ کے پاس پیش کیے جائیں اور میں روزے کی حالت میں ہوں۔'' [حسن ۔ نسائی فی الکبریٰ :2666]

9- ہر ماہ تین دن خصوصاً ایامِ بیض (چاند کی تیرہ، چودہ اور پندرہ تاریخ) کے روزوں کی ترغیب

576 عن أبی قتادة رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : ((**ثلاثٌ من كلِّ شهرٍ، ورمضانُ إلى رمضان ، فهذا صيامُ الدهرِ كلّه**)) .

''سیدنا ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر مہینے تین روزے اور ایک رمضان سے رمضان تک ساری زندگی روزے رکھنے کے برابر ہے۔'' [صحیح ۔ صحيح مسلم :1162 ، سنن أبی داؤد :2425]

577 عن أبي هريرة رضي الله عنه قال : ((**أو صاني خليلي** ﷺ **بثلاثٍ [لا أدعهن حتى أموت] : صيامِ ثلاثة [أيام] من كل شهر ، وركعتي الضحى ، وأن أوتر قبلَ أن أنام**)).

''سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے میرے خلیل (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) نے تین باتوں کی وصیت فرمائی اور مرتے دم تک میں انہیں ہرگز نہیں چھوڑوں گا۔ ① ہر مہینے تین دن کے روزے ② چاشت کی دو رکعت پڑھنا ③ اور یہ کہ میں سونے سے پہلے وتر ادا کر لیا کروں۔'' [صحیح ۔ صحيح البخاری :1981 ، صحيح مسلم :721، نسائی فی الکبری : 476]

578 عن ابن عباس رضي الله عنهما قال : قال رسول الله ﷺ : ((**صومُ شهرِ الصبرِ وثلاثةِ أيامٍ من كلِّ شهرٍ ؛ يذهبن وَحَرَ الصدرِ**)).

''سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ صبر (یعنی رمضان) کے مہینے کے روزے اور ہر ماہ تین دن کے روزے رکھنا یہ سینے کے کینے کو ختم کر دیتے ہیں۔'' [حسن، صحیح۔ مسند البزار :1057]

10- سوموار اور جمعرات کا روزہ رکھنے کی ترغیب

579 عن أبي هريرة رضى الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : ((**تُعرَضُ الأعمالُ في كلّ [يوم] اثنين وخميس ، فَيغفرُ اللّٰه عزوجل في ذلک اليوم لكل امرىءٍ لا يشرک باللّٰه شيئاً ، إلا امرأً كانت بينه وبين أخيه شَحناء ، فيقول : اتركُوا هذين حتى يصطلحا**)).

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سوموار اور جمعرات کو (اللہ کے ہاں) اعمال پیش کئے جاتے ہیں، اس دن اللہ تعالیٰ ہر اس شخص کو معاف فرما دیتا ہے جو اللہ کے ساتھ کسی بھی چیز کو شریک نہ ٹھہراتا ہو، سوائے ان کے کہ جن کے درمیان عداوت ہو (انہیں معاف نہیں کرتے)، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ان کو (اسی حال میں) چھوڑ دو یہاں تک کہ یہ آپس میں صلح کر لیں۔'' [صحيح ـ صحيح مسلم :2565]

580 عن أسامة بن زيد رضي الله عنه قال : **قلت : يا رسولَ اللّٰه ! إنَّک تصومُ حتى لا تكادَ تفطرُ ، وتفطرُ حتى لا تكاد تصومُ ، إلا يومين إنْ دخلا في صيامک ، وإلا صمتَهما قال : ((أي يومين ؟))**
قلت : يوم الاثنين والخميسَ . قال : ((ذانک يومان تعرض فيهما الأعمالُ على ربِّ العالمين ، فأُحبُّ أنْ يُعرض عملي وأنا صائم)).

''سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی: اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ ﷺ اس قدر تسلسل سے (نفلی) روزے رکھتے ہیں ایسا محسوس ہوتا ہے کہ اب آپ ﷺ (نفلی) روزہ نہیں چھوڑیں گے۔ اور (بعض اوقات) آپ ﷺ اس تسلسل سے نفلی روزے چھوڑتے ہیں کہ ایسا لگتا ہے اب آپ ﷺ نفلی روزہ نہیں رکھیں گے۔ مگر ان دو دنوں کے علاوہ اگر تو یہ دو روزے آپ ﷺ کے معمول میں آ جائیں (تو ٹھیک) وگرنہ آپ ﷺ ان کا خاص اہتمام کرتے ہوئے روزہ رکھتے ہیں، آپ ﷺ نے پوچھا کون سے دو دن؟ میں نے عرض کی سوموار اور جمعرات آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ دو دن ایسے ہیں کہ ان میں اعمال اللہ تعالیٰ کے ہاں پیش کئے جاتے ہیں، لہٰذا مجھے یہ بات انتہائی پسند ہے کہ جب میرے اعمال اللہ تعالیٰ کے ہاں پیش کئے جائیں تو میں روزہ سے ہوں۔''

[حسن، صحيح ـ سنن أبي داؤد :2436 ، نسائى فى الكبرىٰ : 2667]

11-بدھ، جمعرات، جمعہ، ہفتہ اور اتوار کے روزے کی ترغیب اور خاص (اکیلے) جمعہ یا ہفتہ کے روزے کی ممانعت

581 حدیث نبوی عن أبي هريرة رضي الله عن النبي ﷺ قال : ((**لا تخُصّوا ليلة الجمعة بقيامٍ من بين الليالي ، ولا تخصوا يوم الجمعة بصيام من بين الأيام ؛ إلا أنْ يكون في صوم يصومه أحدكم**)).

”سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: راتوں میں سے جمعہ کی رات کو قیام کے ساتھ اور دنوں میں سے جمعہ کے دن کو روزے کے ساتھ خاص نہ کرو، سوائے اس کے کہ جمعہ کا دن ایسے دن میں آجائے اس میں تم میں سے کوئی (پہلے سے ہی) روزہ رکھتا ہو۔“ [صحیح ـ صحیح مسلم :1144 ، نسائی فی الکبریٰ : 2751]

582 حدیث نبوی عن أبي هريرة رضي الله عنه : سمعت رسول الله ﷺ يقول : ((**لا يصومُ أحدكم يومَ الجمعة ، إلا أنْ يصومَ يوماً قبله أو يوماً بعده**)).

”سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: تم میں سے کوئی بھی جمعہ کے دن روزہ نہ رکھے، علاوہ اس کے کہ جمعہ سے ایک دن پہلے یا ایک دن بعد روزہ رکھے۔“

[صحیح ـ صحیح البخاری :1985 ، صحیح مسلم :1144، جامع الترمذی: 732، سنن ابن ماجہ : 1723]

583 حدیث نبوی عن عبدالله بن بُسر عن أخته الصَّماء رضي الله عنها ؛ أن رسول الله ﷺ قال : ((**لا تصوموا يومَ السبت إلا فيما افتُرض عليكم ، فإنْ لم يجدْ أحدُكم إلا لِحاءَ عِنَبَةٍ ، أو عوُد شجرةٍ فليمضَغْهُ**)).

”سیدنا عبداللہ بن بُسر اپنی بہن صماء رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہفتے کے دن روزہ نہ رکھو سوائے فرض روزے کے اگر تم میں سے کوئی انگور کا چھلکا یا کسی درخت کی لکڑی ہی تنا پائے تو چاہیے کہ (ہفتے کے دن کے اکیلے روزے کو توڑنے کے لیے) اسی کو کھا لے۔“

[صحیح ـ جامع الترمذی :744 ، نسائی فی الکبریٰ:2759، صحیح ابن خزیمۃ: 2163، سنن أبی داؤد :2423]

12-ایک دن نفلی روزہ رکھنے اور ایک دن چھوڑنے کی ترغیب اور یہی داؤد علیہ السلام کے روزوں کا معمول تھا

584 عنْ عبدالله بن عَمرٍو بن العاص رضي الله عنهما قال : قال لي رسول الله ﷺ : ((**إنَّک لتصومُ النهارَ ، وتقومُ الليلَ**)) قلت : نعم . قال : ((**إنَّک إذا فعلتَ ذلک هَجَمَتْ له العين ، ونَفِهَتْ لَه النفس ، لا صيامَ من صامَ الأَبَد ، صومُ ثلاثة أيام من الشَهر، صَومُ الشهر كله**)) قلت : فإنِّي أطيق أكثر من ذلك . قال : ((**فصُمْ صومَ داؤد ، كان يصوم يوماً ، ويفطر يوماً ، ولا يَفِرُّ إذا لا قى**))

''سیدنا عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (مجھے خبر ملی ہے کہ) آپ دن کو روزہ رکھتے ہیں اور رات (بھر) قیام کرتے ہیں میں نے عرض کی جی ہاں: تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارے اس طرح کرنے سے آنکھ کمزور ہو جائے گی اور جسم تھکاوٹ کا شکار ہو جائے گا، جس نے مسلسل نفلی روزے (ہمیشہ رکھے) اس کا روزہ ہے ہی نہیں ہر ماہ تین روزے رکھنا سارے مہینے کے روزوں کے برابر ہے۔ میں نے عرض کی میں اس سے بڑھ کر (روزہ رکھنے کی) طاقت رکھتا ہوں تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم اللہ کے نبی داؤد علیہ السلام کے روزے رکھو وہ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن روزہ چھوڑتے تھے۔ اور جب وہ دشمن سے ملتے تو راہ فرار اختیار نہ کرتے (بلکہ دشمن کا ڈٹ کر مقابلہ کرتے تھے)۔'' [**صحیح** ـ صحيح البخاری :1980 ، صحيح مسلم :1159]

585 عن عبدالله بن عمرو بن العاص رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : ((**أحبُّ الصيام إلى الله صيامُ داود ، وأحبُّ الصلاةِ إلى اللهِ صلاةُ داود : كان ينام نصفَ الليلِ ، ويقوم ثُلثَه ، وينام سُدُسَه، وكان يُفطر يوماً ، ويصوم يوما**))

''سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب روزے سیدنا داود علیہ السلام کے روزے ہیں اور سب سے زیادہ محبوب نماز داود علیہ السلام کی نماز ہے۔ وہ آدھی رات سوتے تھے رات کا تیسرا حصہ عبادت کرتے اور رات کے چھٹے حصے میں پھر سو جاتے تھے ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن نہ رکھتے۔''

[**صحیح** ـ صحيح البخاری :3420 ، صحيح مسلم :1159، سنن أبي داؤد: 2448، سنن ابن ماجه : 1712]

586 عن عبدالله بن عمرو بن العاص رضي الله عنهما قال : كنت أصوم الدهرَ ، وأقرأ القرآنَ كلَّ ليلة ، قال فإمَّا ذُكرتُ للنبي ﷺ ، وإمَّا أرسل إليّ، فأتيته فقال : ((ألم أخبرُ أنَّك تصومُ الدهرَ ، وتقرأُ القرآن كل لَيلة ؟)). فقلت : بلى يا نبي الله ! ولمَ أُرِد بذلك إلا الخير . قال : ((فإنَّ بحسبك أنْ تصومَ من كلِّ شهرٍ ثلاثة أيامٍ)). فقلت : يا نبيَّ الله ! إنِّي أطيقُ أفضل من ذلك. قال : ((فَإنَّ لزوجِك عليك حقاً، ولزَورِك عليك حقاً ، ولجسدك علَيك حقاً . (قال :) فصُمْ صوم داودَ نبيَّ الله ! فإنَّه كان أعبد الناس)). قال : قلت : يا نبي الله ! وما صوم داود ؟ قال : ((كان يصوم يوماً ، ويفطر يوماً ، (قال :) واقرأ القرآن في كل شهر))۔ قال : قلت : يا رسول الله ! إنِّي أطيق أفضل من ذلك . قال : ((فاقرأه في كل عشرين)). قال : قلت : يا نبي الله ! إنِّي أطيق أفضل من ذلك . قال : ((فاقرأهُ في كل عشر)). قال : قلت : يا نبي الله ! إنِّي أطيق أفضل من ذَلك . قال : ((فاقرأه في كلِّ سَبعٍ ، ولا تَزِد على ذلك : فإنَّ لزوجك عليك حقاً ، ولزَوْرِك عليك حقاً ، ولجسدك عليك حقاً)).

''سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں روزانہ روزہ رکھتا اور ہر رات قرآن مکمل پڑھا کرتا تھا، نبی ﷺ کے پاس میری یہ خصلت ذکر کی گئی تو آپ ﷺ نے پیغام بھیج کر مجھے بلوایا میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا مجھے نہیں بتایا گیا کہ تو دن کو روزہ رکھتا ہے اور رات کو تلاوت قرآن کرتا ہے؟ میں نے عرض کی جی ہاں اے اللہ کے رسول ﷺ! لیکن میرا ارادہ اس عمل کے ساتھ صرف خیر (کی طلب) ہی کا ہے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: تیرے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ تو ہر ماہ تین روزے رکھ لیا کرو۔ میں نے عرض کی میں اسے افضل کی طاقت رکھتا ہوں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تیری بیوی کا تجھ پر حق ہے، تیرے مہمان کا تجھ پر حق ہے اور تیرے جسم کا بھی تجھ پر حق ہے پھر آپ ﷺ نے فرمایا: تم اللہ کے نبی داؤد علیہ السلام کے روزے رکھو کیونکہ داؤد علیہ السلام لوگوں میں سے سب سے زیادہ عبادت گزار تھے میں نے عرض کی داود علیہ السلام کے روزوں کا معمول کیا تھا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن روزہ چھوڑ دیتے تھے۔ اور تو ہر مہینہ میں ایک مرتبہ قرآن (مکمل) پڑھ لیا کر میں نے عرض کی میں اس سے افضل کی طاقت رکھتا ہوں تو آپ ﷺ نے فرمایا: پھر بیس دن میں پڑھ لیا کر میں نے عرض کی میں اس سے بھی افضل کی طاقت رکھتا ہوں تو آپ ﷺ نے فرمایا: پھر

دس دن میں پڑھ لیا کر۔ میں نے عرض کی اے اللہ کے نبی ﷺ میں اس سے بھی افضل کی طاقت رکھتا ہوں آپ ﷺ نے فرمایا: پھر تو سات دن میں پڑھ لیا کر اور اس سے زیادہ جلدی نہ کرنا کیونکہ تیری بیوی، تیرے مہمان اور تیرے جسم کا بھی تو تجھ پر حق ہے۔“ [صحیح - صحیح مسلم :1159]

13-خاوند کی اجازت کے بغیر عورت کے لیے نفلی روزے رکھنے کی ممانعت

587 عن أبی ھریرة رضی اللہ تعالی عنه عن النبی ﷺ : ((**لا تصم المرأة وزوجها شاھدٌ یوماً من غیرِ شھرِ رمضان إلا بإذنه**)).

”سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عورت رمضان کے علاوہ نفلی روزے اپنے خاوند کی موجودگی میں اس کی اجازت کے بغیر نہ رکھے۔“

[صحیح - جامع الترمذی :782 ، صحیح ابن خزیمة :2168، صحیح ابن حبان : 3564]

14- جس مسافر کے لیے حالتِ سفر میں روزہ رکھنا تکلیف دہ ہو اس کیلئے روزہ کی ممانعت اور روزہ چھوڑ دینے کی ترغیب

588 عن جابر رضي الله عنه: أنَّ رسول الله ﷺ خرجَ عامَ الفتحِ إلى مكةَ في رمضانَ ، فصام ، حتى بلغ (كُراع الغَميم) وصامَ الناسُ ، ثم دعا بقدحٍ من مآء ، فرفعه حتى نظر الناسُ إليه ، ثم شرب ، فقيل له بعد ذلك : إنَّ بعضَ الناسِ قد صامَ فقال : ((أُولئك العصاةُ ، أولئك العصاةُ)). وفي رواية : ((فقيل له : إنَّ الناسَ قد شقَّ عليهم الصيامُ ، وإنما ينظرون فيما فعلتَ . فدعا بقدحٍ من ماءٍ بعدَ العصر)).

''سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فتح مکہ کے سال رمضان میں مکہ کی طرف روانہ ہوئے، اور جب کراع الغمیم مقام پر پہنچے تو آپ ﷺ نے اور دوسرے لوگوں نے بھی روزہ رکھا ہوا تھا، پھر آپ ﷺ نے پانی کا پیالہ منگوا کر اُسے اوپر اُٹھایا حتی کہ تمام لوگوں نے اسے دیکھ لیا، پھر آپ ﷺ نے پانی نوش فرمایا، اس کے بعد آپ ﷺ کی خدمت میں عرض کی گئی کہ ابھی تک بعض لوگوں نے روزہ رکھا ہوا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا یہ لوگ نافرمان ہیں یہ لوگ نافرمان ہیں۔ ایک روایت ہے کہ میں آپ ﷺ کی خدمت میں عرض کی گئی کہ لوگوں پر روزہ بہت گراں محسوس ہو رہا ہے، اور وہ آپ ﷺ کی طرف دیکھ رہے ہیں، تو آپ ﷺ نے عصر کی نماز کے بعد پانی کا پیالہ منگوایا اور پی لیا۔'' [صحيح ـ صحيح مسلم :1114]

589 عن جابر بن عبدالله رضي الله تعالى عنهما: أنَّ رسول الله ﷺ مرَّ على رجلٍ في ظلِّ شجرةٍ يُرشُّ عليه الماء ، فقال : ((ما بال صاحبكم؟)) . قالوا : يا رسول الله ! صائم . قال : ((إنَّه ليس من البرِّ أنْ تصوموا في السفر ، وعليكم برخصةِ الله التي رخَّص لكم ، فاقبلوها)).

''سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ درخت کے سایہ تلے لیٹے ہوئے ایک آدمی کے پاس سے گزرے جس پر لوگ پانی کے چھینٹے مار رہے تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارے ساتھی کا کیا معاملہ ہے؟ عرض کی گئی اے اللہ کے رسول ﷺ! یہ روزہ دار ہے، آپ ﷺ نے فرمایا نیکی یہ نہیں ہے کہ تم سفر میں روزہ رکھو، اللہ تعالیٰ نے جو رخصت تمہیں عطا فرمائی ہے اسے قبول کرو۔'' [صحيح ـ سنن نسائی :2257]

590 عن ابن عمر رضي الله عنهما ؛ أن النبي ﷺ قال : ((إن الله تبارك وتعالى يُحبُّ أن تؤتى

رُخصُه، كما يكره أن تُؤتى معصيتُه)).

''سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تبارک وتعالیٰ اس بات کو پسند فرماتا ہے کہ اس کی (عطا کردہ) رخصتوں کو قبول کیا جائے، جس طرح وہ اس بات کو ناپسند کرتا ہے کہ اس کی نافرمانی کی جائے۔''

[حسن، صحيح ـ مسند أحمد :71/2]

591 عن أنس رضي الله عنه قال : كنا مع النبيَّ صلى الله عليه وسلم في السفر فمنا الصائمُ ، ومنا المفطرُ ، قال : فنزلنا منزلاً في يومٍ حارّ، أكثرنا ظلاً صاحبُ الكساء ، ومنا من يتَّقي الشمسَ بيده ، قال : فسقط الصُّوّامُ، وقام المفطرون فضربوا الأبنية ، وسَقَوُا الرِّكاب ، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم : ((ذهب المفطرونَ اليومَ بالأجرِ)).

''سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھے ہم میں سے کچھ لوگوں نے روزہ رکھا ہوا تھا اور کچھ بغیر روزے کے تھے، سخت گرم دن تھا ہم نے ایک جگہ پڑاؤ ڈالا اور جس کے پاس چادر تھی اس کے پاس گویا سب سے زیادہ سایہ تھا، کچھ لوگ اپنے ہاتھ ہی سے سورج کی گرمی سے اپنے آپ کو بچا رہے تھے، لیکن ہوا یہ کہ (گرمی کی تاب نہ لاتے ہوئے) روزہ دار گرنے لگے اور جنہوں نے روزہ نہیں رکھا ہوا تھا وہ اٹھے اور انہوں نے خیمے لگائے اور سواریوں کو پانی پلایا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آج تو روزہ نہ رکھنے والے زیادہ اجر لے گئے۔''

[صحيح ـ صحيح مسلم:1119]

15- سحری کھانے کی ترغیب خصوصاً کھجور کے ساتھ

592 حدیث: عن سلمان رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : ((**البركة في ثلاثة : في الجماعة ، والثريد، والسحور**)).

''سیدنا سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین چیزیں بابرکت ہیں۔ ① جماعت (کی زندگی) ② ثرید (شوربے کا سالن جس میں روٹی بھگوئی گئی ہو) ③ سحری (کھانے) میں۔''

[حسن لغیرہ ۔ طبرانی فی الکبیر :6127]

593 حدیث: عن عمرو بن العاص رضي الله عنه ؛ [أن رسول الله ﷺ] قال : ((**فَصْلُ مابين صيامنا وصيام أهل الكتاب أكلةُ السحر**)) .

''سیدنا عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہمارے اور اہل کتاب کے روزوں میں فرق سحری کا کھانا ہے۔ (اہل کتاب سحری نہیں کھاتے جبکہ ہم کھاتے ہیں)۔''

[صحیح ۔ صحیح مسلم :1096 ، سنن أبی داؤد :2343، جامع الترمذی: 708، صحیح ابن خزیمۃ : 1940]

594 حدیث: عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : ((**السحورُ كلُّه بركة ، فلا تَدَعُوهُ ، ولو أنْ يجرع أحدكم جُرعةً من ماء ، فإنَّ اللّٰه عزوجل وملائكتَه يصلون على المتسحرين**)) .

''سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سحری کھانا بہت ہی بابرکت ہے لہٰذا اسے نہ چھوڑو۔ خواہ تم میں سے کوئی (بطور سحری) پانی کا گھونٹ ہی پی لے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے فرشتے رحمت کی دعا کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ رحمت نازل فرماتا ہے سحری کھانے والوں پر۔'' [حسن لغیرہ ۔ مسند أحمد :44/3]

595 حدیث: عن أبي هريرة رضي الله عنه : أنَّ رسول الله ﷺ قال : ((**نِعمَ سحورُ المؤمنِ التمرُ**)) .

''سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مومن کے لیے سحری کھجور کیساتھ کرنا نہایت عمدہ ہے۔''

[صحیح ۔ سنن أبی داؤد :2345 ، صحیح ابن حبان :2366]

16-افطاری میں جلدی اور سحری میں تاخیر کی ترغیب

596 حدیث عن سهل بن سعد رضی الله عنه : أنّ رسول الله ﷺ قال: ((**لا يزالُ الناسُ بخيرٍ ؛ ما عجَّلوا الفطر**)).

''سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تک لوگ افطاری میں جلدی کریںگے (یعنی وقت پر افطاری کریںگے اور اسے موخر نہیں کریں گے) تب تک خیر کے ساتھ رہیں گے۔''

[صحیح ۔ صحیح البخاری :1957 ، صحیح مسلم :1098، جامع الترمذی : 699]

597 حدیث عن أبي هريرة رضي الله عنه : أنّ رسول الله ﷺ قال : ((**لا يزال الدينُ ظاهرًا ما عجَّل الناس الفطرَ؛ لأنَّ اليهود والنصارى يؤخرون**)).

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دین ہمیشہ غالب رہے گا جب تک لوگ افطار میں جلدی کرتے رہیں گے کیونکہ یہود ونصاریٰ افطاری میں تاخیر کرتے ہیں۔''

[حسن ۔ سنن أبی داؤد :2353 ، سنن ابن ماجه :1698، صحیح ابن خزیمة : 2058]

17-افطاری کھجور کے ساتھ کرنے کی ترغیب اگر میسر نہ آئے تو پانی کے ساتھ

598 حدیث عن أنس رضی الله عنه قال : ((**كان رسولُ الله ﷺ يفطرُ قبل أن يصلي علَى رُطَبَات ، فإنْ لم تكن رُطَبات فتَمراتٌ، فإنْ لم تكن تَمرات حسا حَسَوَاتٍ من مآء**)).

''سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نمازِ (مغرب) پڑھنے سے پہلے تر کھجوروں سے روزہ افطار کیا کرتے تھے، اگر تر کھجوریں میسر نہ ہوتیں تو خشک کھجوروں سے اور اگر خشک کھجوریں بھی نہ ہوتیں تو چند گھونٹ پانی نوش فرمالیا کرتے۔'' [حسن ۔ سنن أبی داؤد :2356 ، جامع الترمذی :696]

18-روزہ دار کو کھانا کھلانے کی ترغیب

599 عن زيد بن خالدٍ الجهني رضى الله تعالى عنه أن رسول الله ﷺ قال: ((**من جهز غازياً ، أوجهز حاجاً، أوخلَفه في أهله ، أوفَطَّر صائماً ؛ كان له مثل أجورهم ، من غير أنُ ينقص من أجورهم شيء**)).

''سیدنا زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو کسی غازی کو تیار کرے گا یا کسی حاجی کو (سامان سفرحج دے کر) تیار کرے گا یا اس کی غیر موجودگی میں اس کے اہل کی خبر گیری کرے گا، یا روزہ دار کو افطاری کروے گا تو اس کے لیے ان کے اجر کے برابر اجر وثواب ہوگا اوران کے اجر میں کوئی کمی نہ کی جائے گی۔''

[صحیح - نسائی فی الکبریٰ :3330]

19-روزہ دار کے لیے غیبت، فحش گفتگو اور جھوٹ وغیرہ پر وعید

600 عن أبي هريرة رضي الله عنه قال : قال النبي ﷺ : ((**من لم يَدَعْ قولَ الزور والعملَ به ؛ فليس للهِ حاجةٌ في أنْ يَدَعَ طعامَه وشرابَه**)).

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے (روزہ رکھ کر بھی) جھوٹی بات کہنا اور اس پر عمل کرنا نہ چھوڑا تو اللہ کو کوئی ضرورت نہیں اس بارہ میں کہ وہ اپنا کھانا اور پینا چھوڑے۔ (یعنی اللہ کو اس کے عمل کی کوئی پرواہ نہیں یا اس کا عمل اللہ کے ہاں قابل قبول نہیں)۔''

[صحیح ـ صحیح البخاری :1903 ، سنن أبی داؤد :2362، سنن ابن ماجه : 1689]

601 عن أبی هريرة رضی الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ((**رُبَّ صَائِمٍ حَظُّهُ مِنْ صِيَامِهِ الْجُوْعُ وَالْعَطْشُ ، وَرُبَّ قَائِمٍ حَظُّهُ مِنْ قِيَامِهِ السَّهَرُ**))

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بہت سے روزہ دار ایسے ہیں کہ انہیں اپنے روزے سے سوائے بھوک اور پیاس کے اور کچھ حاصل نہیں ہوتا، اور بہت سے قیام کرنے والے ایسے ہیں کہ انہیں اپنے قیام میں سوائے بیداری کے اور کچھ حاصل نہیں ہوتا۔'' [حسن، صحیح ـ مستدرك حاكم :431/1]

602 عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ : ((**ليس الصيامُ من الأكلِ والشربِ ، إنما الصيامُ من اللغوِ والرفث ؛ فإنْ سابَّك أحدٌ أو جهل عليك ، فقل : إنِّي صائم ، إنِّي صائم**)).

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: روزہ کھانے اور پینے سے رکنے کا نام نہیں بلکہ روزہ تو لغویات اور فحش گفتگو سے حقیقت میں رکنا ہے پھر اگر (روزے کی حالت میں) تجھے کوئی گالی دے یا تیرے ساتھ جاہلانہ طرزِ عمل اختیار کرے تو کہہ دے میں تو روزے دار ہوں، میں تو روزے دار ہوں۔''

[صحیح ـ صحیح ابن خزیمة :1996 ، صحیح ابن حبان :3470، مستدرك حاكم : 430/1]

20- صدقہ فطر کی ترغیب اور اس کے وجوب کی تاکید

603 حدیث عن ابن عباس رضي الله عنهما قال : ((فرضَ رسولُ اللّٰه ﷺ صدقةَ الفطرِ طُهرةً للصائمِ من اللغو والرفث ، طُعمةً للمساكين ، فمن أداها قبل الصلاة ؛ فهي زكاةٌ مقبولة ، ومن أداها بعْدَ الصَّلاةِ ؛ فَهِيَ صَدَقَةٌ مِنَ الصَّدَقَةِ)).

"سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے صدقہ فطر (فطرانہ) فرض قرار دیا (اور فرمایا:) صدقہ فطر بے ہودہ باتوں اور لغویات سے (جو روزہ دار سے سرزد ہوتیں ہیں) روزہ دار کو پاک کرتا ہے (اور اس میں) مسکینوں کو کھانا مل جاتا ہے جس نے صدقہ فطر نماز عید کی ادائیگی سے قبل ادا کر دیا تو یہ مقبول صدقہ (فطر) ہے اور جس شخص نے نماز عید کے بعد اسے ادا کیا تو یہ عام صدقوں میں سے ایک صدقہ ہوگا۔"

[حسن ـ سنن أبی داؤد :1609 ، سنن ابن ماجه :1827، مستدرك حاكم : 409/1]

604 حدیث عن عبد الله بن ثعلبة ، أو ثعلبة بن عبد الله بن صُعير عن أبيه قال : قال رسول الله ﷺ : ((صاع من بُرٍّ أو قمحٍ ، على كلِّ اثنين صغيرٍ أو كبيرٍ ، حرٍّ أو عبدٍ ، ذكرٍ أو أنثى......)).

"عبداللہ بن ثعلبہ یا ثعلبہ بن عبداللہ بن صُعیر اپنے والد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ (صدقۃ الفطر دیا جائے گا) ایک صاع (اڑھائی کلو) گندم سے ہر دو سے خواہ چھوٹے ہوں یا بڑے، آزاد ہوں یا غلام، مرد ہوں یا عورتیں۔" [صحیح لغیرہ ـ مسند أحمد :432/5 ، سنن أبی داؤد :1619]

نمازِ عیدین کی اہمیت، فضیلت وآداب

عید کے ایام اہل اسلام کے لئے خوشی ومسرت اور تفریح کے دن ہیں۔ یکم شوال کو اہل ایمان رمضان المبارک میں کی گئی نیکیاں اور ۱۰ ذی الحجہ کو سنت ابراہیمی ادا کرنے سے پہلے ان اعمال صالحہ کی توفیق ملنے پر اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ ریز ہوکر اپنے گناہوں کی معافی اور قربانی واعمال عشرہ ذی الحجہ اور رمضان المبارک کی محنت وکوشش کی قبولیت کی اللہ تعالیٰ سے التجاء کرتے ہیں۔

عید کی حقیقی خوشیاں صرف اس شخص کے لئے ہیں کہ جس کے اعمال کو اللہ نے قبولیت سے نواز دیا، جس نے رمضان المبارک میں سچی توبہ کی، رمضان کے روزے رکھے، قرآن کی تلاوت کی، قیام اللیل کیا، لیلۃ القدر کی تلاش کے لئے کوشش کی اور سنت کے مطابق صدقۃ الفطر ادا کیا۔

سیدنا علی رضی اللہ عنہ اور عید:

عید کے دن ایک شخص سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو کیا دیکھا کہ آپ خشک روٹی اور زیتون کھا رہے ہیں اس شخص نے تعجب کرتے ہوئے کہا: امیر المؤمنین عید کے دن یہ خشک روٹی؟ تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

((يا هذا ليس العيدُ لمن لبس الجديدَ و اكل الثريدَ ولكن العيد لمن قُبِلَ منه بالأمسِ صيامُه و قُبِلَ منه قيامُه، وغُفِرَله ذنبُه، و شُكِرله سعيه فهذا هو العيدُ، واليومُ لنا عيدٌ و غدا لنا عيدٌ، و كل يوم لا نعصى اللهَ عزوجل فيه فهو عيدٌ.))

''اے اللہ کے بندے! عید اسکی نہیں جس نے نیا لباس پہنا اور عمدہ کھانا کھایا، بلکہ عید تو اس کی ہے جس کے روزے قبول ہو گئے، جس کا قیامِ لیل قبول ہو گیا، جس کے گناہ معاف کر دیئے گئے اور جس کی جدوجہد کی قدر کی گئی، اور یہی اصل عید ہے اور ہمارے لیے آج کا، کل کا اور ہر وہ دن عید ہے کہ جس دن ہم اللہ تعالیٰ کی کوئی نافرمانی نہ کریں۔''

سیدنا عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ فرمایا کرتے:

((لیس العید لمن لبس الجدید، ولکن العید لمن خاف یوم الوعید.))

''عید اس کی نہیں جو عمدہ لباس پہن لے بلکہ عید تو اس کی ہے جو قیامت کے دن سے ڈرتا ہے۔''

اس لیے ایام عید جہاں خوشی و مسرت کے دن ہیں وہاں ایک مؤمن کے لئے اعمال کی قبولیت کی فکر اور دعا کرنے کے بھی دن ہیں کہ اللہ تعالیٰ رمضان اور عشرہ ذوالحجہ میں کی گئی نیکیاں اور قربانی کو قبول فرمائے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آیت مبارکہ کے بارے میں

((وَ الَّذِیْنَ یُؤْتُوْنَ مَآ اٰتَوْا وَّ قُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ اَنَّهُمْ اِلٰى رَبِّهِمْ رٰجِعُوْنَ ۙ))

''اور جو لوگ دیتے ہیں جو کچھ دیتے ہیں اور ان کے دل کپکپاتے ہیں کہ وہ اپنے رب کی طرف لوٹنے والے ہیں۔'' [المؤمنون: 60]

عرض کی کیا اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو شراب نوشی اور چوری کرتے ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لا یابنت الصدیق و لکنهم الذین یصومون ویصلون، ویتصدقون، وهم یخافون ان لا یُقْبَلَ منهم))

''نہیں اے صدیق کی بیٹی (رضی اللہ عنہا)! اس سے مُراد وہ نہیں بلکہ اس سے مُراد وہ لوگ ہیں جو روزہ رکھتے ہیں، نماز پڑھتے ہیں اور صدقہ کرتے ہیں لیکن ان کے دلوں میں خوف ہوتا ہے کہ کہیں یہ عبادات رد نہ کردی جائیں۔'' [صحیح۔ جامع الترمذی: 3175، سنن ابن ماجه: 4198]

عید کے ایام میں تفریح جائز ہے لیکن تفریح کے نام پر فحاشی اور بے پردگی کی اسلام کسی صورت اجازت نہیں دیتا اس لیے مسلمانوں کے لئے یہی حکم ہے کہ اپنی خوشی اسلامی حدود و قیود میں رہ کر منائیں۔ گانے، فلمیں، بے حیائی، مخلوط مجالس اور دیگر برائیوں سے اجتناب کرنا لازم و فرض ہے۔

آدابِ عیدین:

① ایک دوسرے کو ان الفاظ سے دعا دی جائے۔ تَقَبَّلَ اللّٰهُ مِنَّا وَمِنْکَ.

② عیدالفطر کے لیے کچھ کھا کر نکلنا (کھجور وغیرہ) اور عیدالاضحیٰ کے دن کچھ کھائے بغیر نکلنا مسنون ہے۔

③ عید کے لیے پیدل چل کر جانا چاہیے۔

④ کھلے میدان میں عید پڑھنی چاہیے۔

⑤ واپسی پر راستہ تبدیل کر لینا چاہیے۔

⑥ تکبیرات پڑھتے جانا چاہیے۔

⑦ صاف ستھرا لباس زیب تن کرنا اور خوشبو لگانا۔

10

عیدین کا بیان

1- قربانی کرنے کی ترغیب اور استطاعت کے باوجود قربانی نہ کرنے پر وعید

605 عن أبي هريرة رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ: ((**من وجد سَعةً لأن يضحي فلم يُضَحِّ ؛ فلا يحضُرُ مصلانا**)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے گنجائش کے باوجود قربانی نہ کی وہ ہماری عیدگاہ کے قریب نہ بھی آئے۔ [حسن ۔ مستدرك حاكم : 389/2]

2-جانور کو تکلیف دینے اور بغیر کسی مقصد کے مارنے پر وعید اور جانوروں کو خوش اسلوبی سے ذبح کرنے کی ترغیب

606 عن شداد بن أوس رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ :((**إنَّ اللّٰهَ كتبَ الإحسانَ على كل شيءٍ، فإذا قتلتُم فأحسنوا القِتلة، وإذا ذبحتم فأحسنوا الذِّبحة، وَلْيُحِدَّ أحدُكم شَفرته، ولْيُرِحْ ذبيحته**)).

سیدنا شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ہر چیز پر احسان کرنا لازم قرار دے دیا ہے۔ (قصاص میں کسی کو) قتل کرو تو نرمی وخوبی کے ساتھ قتل کرو اور جب تم کسی جانور کو ذبح کرو تو خوبی ونرمی کے ساتھ ذبح کرو۔ اس لیے تم میں سے ہر شخص کو چاہیے کہ اپنی چھری کو خوب تیز کرلے تا کہ ذبح کئے جانے والے جانور کو آرام دے۔ [صحیح ۔ صحیح مسلم : 1955، سنن أبی داؤد: 2815، سنن ابن ماجہ: 3170]

607 عن ابن عباس رضي الله عنهما قال: **مر رسول الله ﷺ على رجل واضعٍ رجلَه على صفحة شاة ، وهو يُحِدُّ شفرته ، وهي تلحظ إليه ببصرها ، قال : ((أفلا قبل هذا ؟ أَوَ تريد أنْ تميتها موتات؟!))**.

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ایک شخص کے پاس سے گزر ہوا جو (ذبح کرنے کے لیے) بکری کی گردن پر پاؤں رکھے اپنی چھری کو تیز کررہا تھا۔ اور وہ بکری اس کی طرف دیکھ رہی تھی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم نے (چھری) پہلے ہی کیوں نہ تیز کرلی کیا تو اُسے کئی مرتبہ مارنا چاہتا ہے۔

[صحیح ۔ طبرانی فی الکبیر : 11916، الأوسط : 3590]

608 عن ابن عمر رضي الله عنهما قال:**أمر النبيُّ ﷺ بحَدِّ الشِّفار ، وأنْ توارى عن البهائم، وقال:((إذا ذبح أحدكم فليُجهزْ))**.

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے چھریاں تیز کرنے اور جانوروں سے انہیں چھپا کر رکھنے کا حکم دیا نیز ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی (جانور کو) ذبح کرے تو پھرتی اور تیزی سے ذبح کرے۔

[صحیح ۔ سنن ابن ماجہ : 3172]

609 عن مالك بن نضلة رضي الله عنه قال : أتيت النبيَّ ﷺ فقال : ((هل تُنتَجُ إبلُ قومِک صِحاحاً [آذانها]، فتعمد إلى الموسى فتقطع آذانها وتشُق جلودها، وتقول : هذه صُرم ، فتحرمها عليک وعلى أهلک ؟)). قلتُ : نعم . قال : ((فكلُّ ما آتاک الله حِلٌّ ، ساعِدُ اللّٰهِ من ساعدِک ، وموسى اللّٰهِ أحَدُّ من موساک)).

سیدنا مالک بن نضلہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے مجھ سے دریافت فرمایا: کیا تمہاری قوم کی اونٹنیاں صحیح وسالم بچے نہیں جنتی پھر تم اُسترے کے ساتھ اس کے کانوں کو کاٹتے اور جلد کو چیرتے ہو اور پھر کہتے ہو کہ یہ کن کٹا ہے پھر اسے اپنے اور اپنے اہل پر حرام کر لیتے ہو؟ میں نے عرض کی جی ہاں! تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر وہ چیز جو تجھے اللہ نے عطا کی ہے وہ حلال ہے اللہ کی کلائی تیری کلائی سے زیادہ مضبوط اور اللہ کا اُسترا تیرے اُسترے سے زیادہ سخت ہے (یعنی تجھ پر اللہ کی قدرت تیرے اس جانور پر قدرت سے کہیں زیادہ ہے)۔

[صحیح ـ صحیح ابن حبان : 5586]

610 وعن ابن عمرو رضى الله عنهما ؛ أن رسول الله ﷺ قال : ((ما من إنسان يقتل عصفوراً فما فوقها بغير حقها ، إلا سأله الله عزوجل عنها)). قيل : يا رسولَ الله ! وما حقها ؟ قال : ((يذبحها فيأكلها، ولا يقطع رأسها ويرمي بها)).

سدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے بھی کسی چڑیا یا اس سے بڑے کسی اور (پرندے وغیرہ) کو ناحق قتل کیا تو اللہ تعالیٰ اس کے متعلق اس سے ضرور باز پرس کرے گا۔ عرض کی گئی اے اللہ کے رسول ﷺ! اس کا حق کیا ہے۔ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ اسے ذبح کر کے کھا لے نہ کہ اس کا سر کاٹ کر پھینک دے۔ [ـ سنن نسائی فی الکبرى : 4860، مستدرك حاكم : 233/4]

حج فرضیت، اقسام، فضیلت واحکام

حج کی تعریف:

حج کا لغوی معنیٰ قصد وارادہ کرنا ہے اور شرعی تعریف میں حج مخصوص ایام میں مخصوص لباس کے ساتھ مخصوص اُرکان کی ادائیگی اور اللہ کی رضا وخوشنودی کے لیے بیت اللہ کی زیارت کا قصد کرنا۔

حج کی فرضیت:

حج اسلام کا ایک بنیادی رُکن ہے جو ہر صاحب استطاعت مرد وعورت پر زندگی میں ایک مرتبہ فرض ہے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

((أَيُّهَا النَّاسُ، قَدْ فَرَضَ اللّٰهُ عَلَيْكُمُ الْحَجَّ فَحُجُّوا))

''اے لوگو! اللہ نے تم پر حج فرض کیا ہے لہٰذا تم حج کرو۔''

یہ سن کر ایک آدمی نے عرض کی اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کیا ہر سال حج فرض ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خاموشی اختیار کی حتی کہ اس نے تین مرتبہ یہی سوال کیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((لَوْ قُلْتُ نَعَمْ، لَوَجَبَتْ، وَلَمَا اسْتَطَعْتُمْ))

''اگر میں ہاں کہہ دیتا تو ہر سال حج واجب ہو جاتا اور تم اس کی طاقت نہ رکھتے۔''

[صحیح۔ صحیح مسلم: 1337]

فرضیتِ حج کی شروط:

فرضیت حج کی پانچ شرطیں ہیں

(۱) اسلام:۔ یعنی حج صرف مسلمان پر فرض ہے۔

(۲) عقل:۔ یعنی حج عاقل اور باشعور مسلمان پر فرض ہے جبکہ مجنون کو شریعت میں مرفوع القلم قرار دیا گیا ہے۔

(۳) بلوغت:- یعنی حج صرف بالغ مرد وعورت پر فرض ہے، البتہ بچہ حج کر سکتا ہے اور اس کا اجر اس کے والدین کو ملے گا لیکن بالغ ہو کر اسے اپنا فرض حج کرنا پڑے گا۔

ایک عورت نے اپنے نابالغ بیٹے کے حج کے متعلق پوچھا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((نَعَمْ وَلَکِ اَجْرٌ))

''ہاں یہ حج کر سکتا ہے اور اجر تمھیں ملے گا۔'' [صحیح۔ صحیح مسلم: 1336]

(۴) آزادی:- یعنی حج آزاد مسلمان پر ہی فرض ہے غلام پر نہیں البتہ غلام حج کر سکتا ہے لیکن آزاد ہو کر اسے اپنا فرض حج کرنا پڑے گا۔

(۵) استطاعت:- حج صرف اس پر فرض ہے جو مالی طور پر اخراجات اٹھا سکتا ہو اور جسمانی طور پر بھی سفر حج کے قابل ہو اور راستہ پر امن ہو۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

((فِيْهِ اٰيٰتٌۢ بَيِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبْرٰهِيْمَ ۚ وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا ۭ وَ لِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا ۭ وَ مَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ))

''جس میں کھلی کھلی نشانیاں ہیں، مقام ابراہیم ہے، اس میں جو آ جائے امن والا ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں پر جو اسکی طرف راہ پا سکتے ہوں (حج کی استطاعت) اس گھر کا حج فرض کر دیا ہے۔ اور جو کوئی کفر کرے تو اللہ تعالیٰ (اس سے بلکہ) تمام دنیا سے بے پرواہ ہے۔'' [آل عمران: 97]

عرض کی گئی استطاعت سے کیا مراد ہے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((اَلزَّادُ وَالرَّاحِلَةُ))

''راستے کا خرچہ اور سواری'' [صحیح الترغیب والترهیب: 1131]

نوٹ:- عورت کے لئے ایک مزید شرط ہے کہ سفر حج کے لیے اسے محرم یا خاوند کا ساتھ میسر ہو۔ کیونکہ عورت کے لئے تین دن کا سفر بغیر محرم کے حرام قرار دے دیا گیا ہے۔ [صحیح۔ صحیح البخاری: 1086، صحیح مسلم: 1338]

استطاعتِ حج ہونے پر تاخیر ناجائز:

جس شخص میں درج ذیل شرائط موجود ہوں تو اسے چاہیے کہ پہلی فرصت میں حج کرے اس میں تاخیر نہ کرے۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((مَنْ أَرَادَ الْحَجَّ فَلْيَتَعَجَّلْ فَإِنَّهُ قَدْ يَمْرُضُ الْمَرِيضُ، وَتَضِلُّ الضَّالَّةُ، وَ تَعْرِضُ الْحَاجَةُ))

''جس شخص کا حج کا ارادہ ہو تو وہ جلدی کرلے کیونکہ ہوسکتا ہے کہ وہ بیمار پڑ جائے یا اس کی کوئی چیز گم ہو جائے (یعنی نقصان) یا اسے کوئی ضرورت پیش آجائے۔''

[صحیح الجامع الصغیر للألبانی: 6004، ارواء الغلیل: 990]

حج کے فضائل:

(۱) حج مبرور کا بدلہ صرف جنت ہی ہے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ((العمرةُ إلى العمرةِ كفارةٌ لما بينهما ، والحجُّ المبرورُ ليس له جزاءٌ إلا الجنة)). ''ایک عمرے کے بعد دوسرا عمرہ اپنی درمیانی مدت کے گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے۔ اور حجِ مبرور (مسنون ومقبول حج) کا بدلہ جنت ہی ہے۔'' [صحیح۔ مالك فی المؤطا: 346/1، صحیح البخاری: 1773، صحیح مسلم: 1349، جامع الترمذی: 933، سنن النسائی: 2629، سنن ابن ماجہ: 2888]

(۲) حج گناہوں کا کفارہ:

سیدنا ابن شماسہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم لوگ سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے یہ ان کا بالکل آخری وقت تھا، وہ کافی دیر تک روتے رہے اور (اپنے اسلام کے ابتدائی دور کی باتیں بتاتے ہوئے انہوں نے) فرمایا جب اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں اسلام (کی صداقت وسچائی کو) بٹھا دیا تو میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی اللہ کے رسول ﷺ! اپنا ہاتھ تو بڑھایئے میں بیعت کرنا چاہتا ہوں، آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ مبارک بڑھایا تو میں نے فوراً اپنا ہاتھ کھینچ لیا، آپ ﷺ

نے ارشاد فرمایا عمرو! کیا ہوا؟ میں نے کہا میں (اسلام) ایک شرط پر (قبول) کرتا ہوں، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا وہ شرط کیا ہے؟ میں نے کہا میری مغفرت ہو جائے، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ((ما لکَ یا عمرو؟!)). قال : أردتُ أن أشترطَ. قال: ((تشترطُ ماذا ؟)). قال: أن یُغفر لي. قال: ((أما علمتَ یا عَمرُو ! ان الإسلام یَهدِمُ ما کان قبله، وأن الهجرةَ تَهدِمُ ما کان قبلها ، وأن الحجَّ یهدمُ ما کان قبله ؟ !)). عمرو! تمہیں یہ معلوم نہیں کہ (قبولِ) اسلام اپنے سے پہلے انسان سے سرزد ہونے والے تمام گناہوں کو مٹا دیتا ہے اور ہجرت اپنے سے پہلے سب گناہوں کو مٹا دیتی ہے اور حج اپنے سے پہلے تمام گناہوں کو ختم کر دیتا ہے۔

[صحیح۔صحیح ابن خزیمة :2515، صحیح مسلم :121]

(۳) حج افضل ترین جہاد:

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! ہم (عورتیں) جہاد کو سب سے افضل عمل سمجھتی ہیں تو کیا ہم جہاد میں شریک نہ ہو جایا کریں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ((لَکِنَّ أفضلَ الجهادِ ؛ حجٌّ مبرور)) وفی روایۃ: قلت: یا رسول اللّٰه! هل علی النساء من جهاد ؟ قال: ((علیهن جهادٌ لا قتال فیه ؛ الحجُّ والعُمرةُ)). (تمہارے لیے) بہترین جہاد حجِ مبرور ہے۔ایک روایت میں ہے کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا عورتوں پر جہاد کرنا لازم ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: عورتوں پر جہاد ہے لیکن اس میں لڑائی نہیں وہ حج اور عمرہ ہے۔

[صحیح ۔ صحیح البخاری :1520 ، صحیح ابن خزیمة :3074]

(۴) عمر رسیدہ، کمزور اور عورت کا جہاد حج وعمرہ ہے:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ((جهادُ الکبیر والضعیف والمرأة الحج والعمرة)). بوڑھے، کمزور اور عورت کا جہاد حج اور عمرہ ہے۔

[حسن لغیرہ۔ سنن النسائی :2626]

(۵) حجاج اللہ کے مہمان اور ان کی دعا مقبول ہوتی ہے:

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ((الغازي في سبيلِ اللّٰهِ ، والحاجُّ ، والمعتمرُ ؛ وفدُ اللّٰهِ ، دعاهم فأَجابوه، وسأَلوه فأَعطاهم)). ''اللہ کی راہ میں جنگ کرنے والا (مجاہد)، حاجی اور عمرہ کرنے والا اللہ کے مہمان ہیں۔ اس نے انھیں بلایا تو انھوں نے (اس کی دعوت کی) تعمیل کی۔ انھوں نے اللہ سے مانگا تو اللہ نے عطا فرمایا۔''

[حسن ـ سنن ابن ماجه :2893 ، صحيح ابن حبان :4594]

(۶) پے درپے حج وعمرہ رزق کی فراوانی کا ذریعہ:

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ((تابعوا بين الحجِّ والعمرةِ ، فإِنَّهما يَنفيان الفقرَ والذنوبَ كما يَنفي الكيرُ خَبَثَ الحديدِ والذهبِ والفضةِ، وليس للحجَّة المبرورةِ ثوابٌ إلا الجنةَ)). پے درپے (یکے بعد دیگرے) حج اور عمرے کرتے رہا کرو، کیونکہ یہ دونوں تنگدستی اور گناہوں کو اس طرح دور کر دیتے ہیں جیسے لوہار یا سنار کی بھٹی، لوہے اور سونے چاندی کے میل کچیل کو دور کر دیتی ہے، اور حج مبرور کی جزا تو جنت کے علاوہ اور کچھ ہے ہی نہیں۔

[صحيح ـ جامع الترمذى :810 ، صحيح ابن خزيمة :2512، صحيح ابن حبان : 3685]

(۷) مسنون حج کا اجر عظیم:

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ((من حجَّ فلم يَرفُثْ ، ولم يَفْسُقْ ؛ رجَع من ذنوبه كيوم ولدتْهُ أمُّه)). جو شخص (بیت اللہ کا) حج کرے اور (حج کے دوران) فحش کلامی نہ کرے اور نہ ہی کوئی گناہ کرے وہ گناہوں سے اس طرح (پاک وصاف ہوکر) لوٹتا ہے جیسا کہ (اس دن بے گناہ تھا) جس دن وہ پیدا ہوا تھا۔ [صحيح ـ صحيح البخارى:1521، صحيح مسلم:1350،سنن النسائى:2627،سنن ابن ماجه:2889، جامع الترمذى: 811]

سفرِ حج سے قبل چند آداب

(۱) حج کا مقصد صرف رضائے الٰہی ہو:

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک پرانی کاٹھی اور ایک ایسے پرانے بوسیدہ کھیس (چادر) پر حج کیا جو صرف چار درہم کی قیمت کا تھا بلکہ شاید چار درہم کا بھی نہ تھا اور آپ ﷺ یہ دعا کر رہے تھے۔((اللھمّ حجۃً لا ریاءَ فیھا و لا سُمْعۃَ)). اے اللہ! اس حج کو دکھاوے اور نمود و نمائش سے پاک کردے۔ [صحیح لغیرہ۔ جامع الترمذی :327 ، سنن ابن ماجہ :2890]

(۲) رزقِ حلال:

رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

((یَاأَیُّھَا النَّاسُ اِنَّ اللّٰہَ طَیِّبٌ وَلَا یَقْبَلُ اِلَّا طَیِّبًا))

”اے لوگو! اللہ تعالیٰ پاک ہے اور صرف پاک چیز ہی قبول کرتا ہے“

پھر آپ ﷺ نے ایک شخص کا ذکر فرمایا جو طویل سفر کرکے پراگندہ اور غبار آلود حالت میں (حج و عمرہ کرنے جاتا ہے) اور آسمان کی طرف ہاتھوں کو بلند کرکے دعا کرتا ہے۔ اے میرے رب! اے میرے رب! اے میرے رب! حالانکہ اسکا کھانا، پینا اور لباس حرام کمائی سے تھا اور اس کے جسم کی پرورش حرام رزق سے ہوئی تو ایسے شخص کی دعا کیسے قبول ہوسکتی ہے؟[صحیح۔ صحیح مسلم: 1014]

(۳) گناہوں سے سچی توبہ کرے اور قرض وغیرہ ہے تو ادا کرے۔

(۴) حج کتاب و سنت کی تعلیمات کے مطابق کرے۔

(۵) زبان کی حفاظت اور لڑائی جھگڑے سے اجتناب کرے۔

(۶) رش کے مواقع طواف، صفا و مروہ کی سعی، حجر اسود کے قریب دوسرے مسلمانوں کا خیال رکھے۔

(۷) خواتین پردے کا خاص اہتمام کریں۔

سفرِ حج میں خرچ کرنے کی فضیلت:

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے میرے عمرے کے متعلق فرمایا: ((إنَّ لک من الأجرِ علی قَدْرِ نَصَبِکِ ونَفَقَتِکِ)). تمہیں اجر تمہاری محنت و مشقت اور خرچ کے مطابق ملے گا۔ [صحیح ۔ مستدرك حاكم : 471/1]

رمضان میں عمرہ کا ثواب:

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ اور ان کے بیٹے نے خود تو (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ) حج کر لیا لیکن مجھے ساتھ لے کر نہ گئے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ((یا أمَّ سُلیم! عمرةٌ في رمضان ؛ تعدلُ حجةً معي)). اے ام سلیم رضی اللہ عنہا! رمضان میں عمرہ کرنا میرے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے۔ [صحیح لغیرہ ۔ صحیح ابن حبان :3699]

حجر اسود کا استلام کرنے کی فضیلت:

سیدنا عبداللہ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم کھا کر ارشاد فرمایا ((و اللّٰہ لَیَبعَثَنَّهُ اللّٰہ یومَ القیامةِ له عینان یبصر بهما ، ولسانٌ ینطق به ، یشهد علی من استلمه بحق)). کہ حجر اسود کو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ایسی حالت میں اٹھائے گا کہ اس کی دو آنکھیں ہوں گی جن سے وہ دیکھے گا اور زبان ہوگی جس سے وہ بولے گا اور گواہی دے گا ہر اس شخص کے حق میں جس نے اس کو حق کے ساتھ استلام کیا ہوگا۔ [صحیح۔ جامع الترمذی:961، صحیح ابن خزیمة: 2735، صحیح ابن حبان:3712]

حجاج کے لئے سر منڈوانے پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا:

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (حجۃ الوداع میں) دعا کی: ((اللهم اغفر للمحَلِّقین)). قالوا : یا رسولَ اللّٰہ ! وللمقصِّرین. قال : ((اللهم اغفر للمحلِّقین)).

قالوا : یا رسول اللّٰہ ! وللمقصِّرین. قال: ((اللھم اغفر للمحلّقین)). قالوا: یا رسول اللّٰہ ! وللمقصّرین. قال: ((وللمقصِّرین)). اے اللہ! سر منڈا نے والوں کی مغفرت فرما، لوگوں نے کہا، اے اللہ کے رسول ﷺ! بال کترو انے والوں کی بھی۔ آپ ﷺ نے پھر فرمایا: اے اللہ! سر منڈانے والوں کی مغفرت فرما، لوگوں نے پھر کہا، اے اللہ کے رسول ﷺ! بال کتروانے والوں کی بھی، آپ ﷺ نے پھر دعا کی، اے اللہ! سر منڈا نے والوں کی مغفرت فرما، لوگوں نے (پھر تیسری بار بھی) کہا اے اللہ کے رسول ﷺ! بال کترواتے والوں کی بھی۔ آپ ﷺ نے (چوتھی بار) فرمایا اور بال کتروانے والوں کی بھی۔

[صحیح ۔ صحیح البخاری :1728 ، صحیح مسلم :1302]

زم زم پینے کی اہمیت:

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ((ماء زمزم لما شرب له......)). آبِ زمزم جس مقصد کے لیے بھی پیا جائے اسی میں مفید ہے۔

[حسن لغیرہ۔ سنن الدارقطنی : 289/2، مستدرك حاكم: 473/1]

حج کی اقسام:

حج کی تین اقسام ہیں:

(۱) حج تمتع :۔تمتع کے لغوی معنی فائدہ اٹھانا چونکہ اس حج میں عمرہ کر کے احرام کھول کر اشیاء سے فائدہ اٹھایا جاتا ہے اور حج کے لیے دوبارہ ⑧ ذی الحجہ کو احرام باندھا جاتا ہے۔اس میں قربانی شرط ہے۔

(۲) حج قران :۔قران کا لغوی معنی ملانا ہے کیونکہ اس میں ایک ہی احرام میں حج وعمرہ ہو سکتا ہے ایک ہی سفر میں حج وعمرہ کرنا اور عمرہ کر کے احرام نہ کھولنا بلکہ دس ذی الحجہ کو رمی جمار وغیرہ کے بعد احرام کھولنا۔اس میں بھی قربانی شرط ہے۔

(۳) حج مفرد صرف حج کا احرام باندھنا۔اس میں قربانی شرط نہیں مستحب ہے۔

افضل حج:

افضل حج حجِ تمتع ہے۔

حج بدل:

کسی دوسرے کی طرف سے کیے گئے حج کو حجِ بدل کہا جاتا ہے۔ لیکن اس کی شرط یہ ہے کہ حجِ بدل کرنے والے نے اپنا فرض حج پہلے کیا ہو۔ اور وہ حجِ بدل سے قبل بوقت آغازِ تلبیہ اس کا نام لے گا جس کی طرف سے حج کیا جا رہا ہے۔

11

حج کا بیان

1- حج اور عمرے کی ترغیب اور اس شخص کی فضیلت جو حج اور عمرے کی غرض سے گھر سے نکلا اور فوت ہو گیا

611 عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: سُئل رسول الله ﷺ: أيُّ العملِ أفضلُ؟ قال: ((إيمانٌ باللّٰهِ ورسولِه)). قيل: ثم ماذا؟ قال: ((الجهادُ في سبيل الله)). قيل: ثم ماذا؟ قال: ((حجٌّ مبرور)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا بہترین عمل کونسا ہے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان لانا، پوچھا گیا پھر کونسا عمل؟ فرمایا: اللہ کی راہ میں جہاد کرنا، پوچھا گیا کہ پھر کونسا عمل؟ فرمایا: حِج مبرور (جس حج میں اللہ کی کوئی نافرمانی نہ کی جائے اور وہ اللہ کے ہاں مقبول ہو جائے)۔“

[صحیح ۔ صحیح البخاری: 26 ، صحیح مسلم: 83]

612 عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: سمعت رسولَ الله ﷺ يقول: ((من حجَّ فلم يَرفُثْ ، ولم يَفْسُقْ ؛ رجَع من ذنوبه كيوم ولدتْهُ أمُّه)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو شخص (بیت اللہ کا) حج کرے اور (حج کے دوران) فحش کلامی نہ کرے اور نہ ہی کوئی گناہ کرے وہ گناہوں سے اس طرح (پاک وصاف ہو کر) لوٹتا ہے جیسا کہ (اس دن بے گناہ تھا) جس دن وہ پیدا ہوا تھا۔ [صحیح۔ صحیح البخاری: 1521، صحیح مسلم: 1350، سنن النسائی: 2627، سنن ابن ماجہ: 2889، جامع الترمذی: 811]

613 عن أبي هريرة رضي الله عنه ؛ أن رسول الله ﷺ قال: ((العمرةُ إلى العمرةِ كفارةٌ لما بينهما ، والحجُّ المبرورُ ليس له جزاءٌ إلا الجنة)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''ایک عمرے کے بعد دوسرا عمرہ اپنی درمیانی مدت کے گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے۔ اور حجِ مبرور (مسنون ومقبول حج) کا بدلہ جنت ہی ہے۔'' [صحيح۔ مالك في المؤطا:346/1، صحيح البخاري:1773، صحيح مسلم: 1349، جامع الترمذي : 933، سنن النسائي: 2629، سنن ابن ماجه: 2888]

614 عن ابن شماسة قال : حَضَرْنا عَمرَو بنَ العاص وهو في سياقة الموت ؛ فبكى طويلا ، وقال: فلما جعل الله الإسلامَ في قلبي أتيتُ النبيَّ ﷺ فقلت: يا رسول الله! ابسُط يمينک لأبايعَک. فبسطَ يده ، فقبضتُ يَدي. فقال: ((ما لکَ يا عمرو؟!)). قال : أردتُ أن أشترطَ. قال: ((تشترطُ ماذا ؟)). قال: أن يُغفر لي. قال: ((أما علمتَ يا عَمرُو ! ان الإسلام يَهدِمُ ما كان قبله، وأن الهجرةَ تَهدِمُ ما كان قبلها ، وأن الحجَّ يهدمُ ما كان قبله ؟ !)).

سیدنا ابن شماسہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم لوگ سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے یہ ان کا بالکل آخری وقت تھا، وہ کافی دیر تک روتے رہے اور (اپنے اسلام کے ابتدائی دور کی باتیں بتاتے ہوئے انہوں نے) فرمایا جب اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں اسلام (کی صداقت وسچائی کو) بٹھا دیا تو میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی اللہ کے رسول ﷺ! اپنا ہاتھ تو بڑھایئے میں بیعت کرنا چاہتا ہوں، آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ مبارک بڑھایا تو میں نے فوراً اپنا ہاتھ کھینچ لیا، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا عمرو! کیا ہوا؟ میں نے کہا میں (اسلام) ایک شرط پر (قبول) کرتا ہوں، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا وہ شرط کیا ہے؟ میں نے کہا میری مغفرت ہو جائے، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا عمرو! تمہیں یہ معلوم نہیں کہ (قبولِ) اسلام اپنے سے پہلے انسان سے سرزد ہونے والے تمام گناہوں کو مٹا دیتا ہے اور ہجرت اپنے سے پہلے سب گناہوں کو مٹا دیتی ہے اور حج اپنے سے پہلے تمام گناہوں کو ختم کر دیتا ہے۔ [صحيح۔صحيح ابن خزيمة :2515، صحيح مسلم :121]

615 عن الحسين بن علي رضي الله عنهما قال : جاء رجلٌ إلى النبي ﷺ فقال: إني جَبانٌ ، وإني

ضعیف. فقال: ((هلُمَّ إلى جهادٍ لا شَوْكَةَ فيه ؛ الحج)).

سیدنا حسین بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اور عرض کی (اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم!) میں کم ہمت اور کمزور ہوں، (افسوس ہے کہ جہاد میں شرکت نہیں کرسکتا) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم ایسے جہاد کی طرف آؤ جس میں کانٹا تک نہیں چبھتا اور وہ حج ہے۔

[صحیح ـ طبرانی فی الأوسط :4299 ، المصنف لعبد الرزاق :7/2]

616 عن عائشة رضي الله عنها قالت: **قلت: يا رسول الله ! نرى الجهادَ أفضلَ الأعمال ، أفلا نجاهد ؟ فقال: ((لَكُنَّ أفضلَ الجهادِ ؛ حجٌ مبرور))** وفي رواية: **قلت: يا رسول الله ! هل على النساء من جهاد ؟ قال: ((عليهن جهادٌ لا قتال فيه ؛ الحجُّ والعُمْرةُ)).**

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے عرض کی اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! ہم (عورتیں) جہاد کو سب سے افضل عمل سمجھتی ہیں تو کیا ہم جہاد میں شریک نہ ہو جایا کریں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (تمہارے لیے) بہترین جہادِ حجِ مبرور ہے۔ایک روایت میں ہے کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے عرض کی اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کیا عورتوں پر جہاد کرنا لازم ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عورتوں پر جہاد ہے لیکن اس میں لڑائی نہیں وہ حج اور عمرہ ہے۔

[صحیح ـ صحیح البخاری :1520 ، صحیح ابن خزیمة :3074]

617 عن أبي هريرة رضي الله عنه عن رسول الله ﷺ قال: **((جهادُ الكبير والضعيف والمرأة الحج والعمرة)).**

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بوڑھے، کمزور اور عورت کا جہاد حج اور عمرہ ہے۔

[حسن لغیرہ ـ سنن النسائی :2626]

618 عن ابن عمر [عن أبيه] رضي الله عنهما عن النبي ﷺ في سؤال جبرائيل إياه عن الإسلام فقال: **((الإسلامُ: أن تشهدَ أن لا إله إلا الله ، وأن محمدًا رسول الله ، وأن تقيمَ الصلاةَ ، وتؤتيَ الزكاةَ ، وتحجَّ وتَعتَمر ، وتغتسلَ من الجنابةِ ، وأن تُتِمَّ الوضوء ، وتصومَ رمضانَ)). قال: فإذا فعلتُ ذلك فأنا مسلم ؟**

قال: ((نعم)) . قال: صدقتَ.

سیدنا عبداللہ اپنے والد سیدنا عمر سے رضی اللہ عنہما نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ ارشاد نقل کرتے ہیں جو جبرئیل علیہ السلام نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسلام کے بارے میں سوال کیا تھا، پوچھا اسلام کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسلام یہ ہے کہ اس بات کی گواہی دو کہ اللہ کے سوا کوئی حقیقی معبود نہیں اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں اور یہ کہ نماز قائم کرو، اور زکوۃ ادا کرو، اور حج وعمرہ کرو، اور جنابت کا غسل کرو، اور وضو کو اچھے طریقہ سے پورا کرو اور رمضان کے روزے رکھو، پوچھا جب میں (یہ سب اعمال) کرلوں تو میں مسلمان ہوں؟ فرمایا ہاں! جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا۔

[صحيح ـ صحيح ابن خزيمة :3065]

619 عن عبدالله يعني ابن مسعود رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ : ((**تابعوا بين الحجَّ والعمرةِ ، فإنَّهما يَنفيان الفقرَ والذنوبَ كما يَنفي الكيرُ خَبَثَ الحديدِ والذهبِ والفضةِ ، وليس للحجَّة المبرورةِ ثوابٌ إلا الجنةَ**)).

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پے در پے (یکے بعد دیگرے) حج اور عمرے کرتے رہا کرو، کیونکہ یہ دونوں تنگدستی اور گناہوں کو اس طرح دور کردیتے ہیں جیسے لوہار یا سنار کی بھٹی، لوہے اور سونے چاندی کے میل کچیل کو دور کردیتی ہے، اور حج مبرور کی جزا تو جنت کے علاوہ اور کچھ ہے ہی نہیں۔

[صحيح ـ جامع الترمذى :810 ، صحيح ابن خزيمة :2512، صحيح ابن حبان : 3685]

620 عن ابن عمر رضي الله عنهما عن النبي ﷺ قال : ((**الغازي في سبيلِ اللهِ ، والحاجُّ ، والمعتمرُ؛ وفدُ اللهِ ، دعاهم فأجابوه، وسألوه فأعطاهم**)).

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اللہ کی راہ میں جنگ کرنے والا (مجاہد)، حاجی اور عمرہ کرنے والا اللہ کے مہمان ہیں۔ اس نے انھیں بلایا تو انھوں نے (اس کی دعوت کی) تعمیل کی۔ انھوں نے اللہ سے مانگا تو اللہ نے عطا فرمایا۔'' [حسن ـ سنن ابن ماجه :2893 ، صحيح ابن حبان :4594]

621 عن ابن عمر رضي الله عنهما قال : **كنت جالسًا مع النبي ﷺ في مسجد مِنى ، فأتاه رجلٌ من**

الأنصارِ ورجل من ثَقيف ، فسلما، ثم قالا: يا رسول الله إجئنا نسألک . قال: ((إنْ شئتُما أخبرتُكما بما جئتما تسألاني عنه فَعَلْتُ ، وإن شئتما أن أمسِکَ وتسألاني فَعلتُ)). فقالا : أخبِرْنا يا رسول الله! فقال الثقفي للأنصاري : سل. فقال: أخبِرني يا رسول الله ! فقال: جئتني تسألني عن مخرجِک من بيتکَ تَؤُمُّ البيتَ الحرامَ وما لکَ فيه ، وعن ركعتيک بعد الطوافِ وما لک فيهما ، وعن طوافِک بين الصفا والمروة وما لک فيه، وعن وقوفِک عَشِيَّةَ عرفةَ وما لک فيه ، وعن رميک الجمار وما لک فيه، وعن نحرک وما لک فيه ، مع الإفاضة)). فقال: والذي بعثک بالحق ! لَعَنْ هذا جئتُ أسألک. قال: ((فإنک إذا خرجتَ من بيتک تَؤُمُّ البيتَ الحرامَ ؛ لا تضعُ ناقتُک خُفًّا ، ولا ترفعه ؛ إلا كتبَ [الله] لک به حسنةً ، ومحا عنک خطيئةً. وأما ركعتاک بعد الطواف ؛ كعتق رقبة من بني إسماعيل. وأما طوافُکَ بالصفا والمروة ؛ كعتق سبعين رقبة. وأما وقوفُک عشيةَ عرفة ؛ فإن الله يهبط إلى سماء الدنيا فيباهي بكم الملائكة يقول : عبادي جاؤني شُعثًا من كل فَجّ عميقٍ يَرجون رحمتي ، فلو كانت ذنوبُكم كعدد الرمل، أو كقَطْرِ المطرِ، أو كزبدِ البحرِ ؛ لغفرتها ، أفيضوا عبادي! مغفورًا لكم ، ولمن شفعتم له. وأما رميُکَ الجمارَ ؛ فلکَ بكلِّ حصاةٍ رَمَيْتَها تكفيرُ كبيرةٍ من الموبقات. وأما نحرُک؛ فمدخورٌلک عند ربک. وأما حِلاقُکَ رأسَکَ ؛ فلک بلكل شعرةٍ حلقتَها حسنةٌ ، وتمحى عنک بها خطيئةٌ . وأما طوافک بالبيت بعد ذلک ؛ فإنک تطوفُ ولا ذنبَ لک يأتي مَلَکٌ حتى يضعَ يديه بين كتفيک ، فيقول : اعملْ فيما تَستقبلُ ؛ فقد غُفِرَ لک ما مضى)).

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں منیٰ کی مسجد میں حاضر تھا کہ دو شخص ایک انصاری اور ایک ثقفی حاضر خدمت ہوئے اور سلام کے بعد عرض کی اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! ہم کچھ دریافت کرنے آئے ہیں، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم چاہو تو میں تمھیں بتادوں کہ تم مجھ سے کیا پوچھنے آئے ہو اور اگر تم چاہو کہ میں نہ بتاؤں بلکہ تم خود سوال کرو تو میں اس طرح بھی کرنے کے لیے تیار ہوں۔ انہوں نے عرض کی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی ارشاد فرما دیں، ثقفی شخص نے انصاری کو کہا تم پوچھو، اس نے عرض کی اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! ارشاد فرمایئے (کیا دریافت کرنا چاہتا ہوں) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم حج کے متعلق دریافت کرنے آئے ہو کہ حج کے ارادہ سے گھر سے نکلنے کا کیا ثواب ہے، اور طواف کے بعد دو رکعت پڑھنے کا کیا اجر اور صفا مروہ کے درمیان سعی کا کیا ثواب ہے اور عرفات میں ٹھہرنے اور

شیطان کو کنکریاں مارنے کا اور قربانی کرنے کا اور طواف زیارت کرنے کا کیا ثواب ہے؟ اس نے عرض کی اس ذات کی قسم! جس نے آپ ﷺ کو نبی بنا کر بھیجا ہے یہی سوالات میرے ذہن میں تھے، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ حج کا ارادہ کر کے گھر سے نکلنے کے بعد تمہاری (سواری) اونٹنی جو ایک قدم رکھتی ہے یا اٹھاتی ہے وہ تمہارے اعمال میں ایک نیکی لکھی جاتی ہے، اور ایک گناہ معاف ہوتا ہے، اور طواف کے بعد دو رکعتوں کا ثواب ایسا ہے جیسا ایک بنو اسماعیل کے غلام کو آزاد کیا ہو، اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کا ثواب ستر غلاموں کو آزاد کرنے کے برابر ہے۔ اور عرفات کے میدان میں وقوف (کا ثواب یہ ہے کہ) اللہ تعالیٰ دنیا کے آسمان پر نزول فرما کر فرشتوں سے فخر کے طور پر فرماتا ہے کہ میرے بندے دور دور سے پراگندہ بال آئے ہوئے ہیں، میری رحمت کے امیدوار ہیں، اگر تم لوگوں کے گناہ ریت کے ذروں کے برابر ہوں یا بارش کے قطروں کے برابر ہوں، یا سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں تب بھی میں نے معاف کر دیئے۔ میرے بندو! جاؤ بخشے بخشائے چلے جاؤ۔ تمہارے بھی گناہ معاف ہیں اور جن کی تم سفارش کرو ان کے بھی گناہ معاف ہیں، اس کے بعد نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ شیطانوں کو کنکریاں مارنے کا حال یہ ہے کہ ہر کنکری کے بدلہ ایک بڑا گناہ جو ہلاک کر دینے والا ہو معاف ہوتا ہے اور قربانی کا بدلہ اللہ کے ہاں تمہارے لیے ذخیرہ ہے اور (احرام کے کھولنے کے وقت) سر منڈانے میں ہر بال کے بدلہ میں ایک نیکی ہے اور ایک گناہ معاف ہوتا ہے، اس کے بعد آدمی جب طواف زیارت کرتا ہے تو ایسے حال میں طواف کرتا ہے کہ اس پر کوئی گناہ نہیں ہوتا، اور ایک فرشتہ کندھوں کے درمیان ہاتھ رکھ کر کہتا ہے کہ آئندہ از سر نو اعمال کر تیرے پچھلے سب گناہ تو معاف ہو چکے۔

[حسن لغیرہ۔ طبرانی فی الکبیر :13566 ، مسند البزار :1082]

622 عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ : ((**من خرجَ حاجًا فمات ؛ كُتب له أجر الحاج إلى يوم القيامة ؛ ومن خرج معتمرا فمات كتب له أجر المعتمر إلى يوم القيامة ؛ ومن خرج غازيًا فمات ؛ كتب له أجر الغازي إلى يوم القيامة**)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو حج کے لیے نکلا اور راستہ میں وفات پا گیا اس کے لیے قیامت تک حج کا ثواب ملتا رہے گا اور جو عمرہ کرنے کے لیے نکلا اور راستہ میں انتقال کر گیا اس کے لیے (بھی) قیامت تک عمرہ کا ثواب ملتا رہے گا اور جو اللہ کی راہ میں غزوہ (جہاد) کرنے کے لیے نکلا اور راستہ میں ہی وفات پا گیا

اسے قیامت تک مجاہد کا ثواب ملتا رہے گا۔ [صحیح لغیرہ۔ مسند أبي يعلى الموصلي :6357/11]

623 عن ابن عباس رضي الله عنهما قال : **بينا رجل واقفٌ مع رسول الله ﷺ بعرفة ، إذ وقع عن راحلته فَأَقْعَصَتْهُ ، فقال رسول الله ﷺ : ((اغسلوه بماءٍ وسِدرٍ ، وكفِّنوه بثوبيه ، ولا تُخَمِّروا رأسَه ، ولا تُحَنِّطوه ، فإنه يُبعث يوم القيامة مُلَبِّياً))**.

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک شخص عرفات میں ٹھہرا ہوا تھا اچانک وہ اپنی سواری سے گرتے ہی فوت ہوگیا۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کو پانی سے اور بیری کے پتوں سے غسل دو، اور اسی دونوں کپڑوں میں اسے دفنا دو، اور اس کا نہ سر ڈھانپو اور نہ خوشبو لگاؤ، کیونکہ اسے قیامت کے دن (اسی حالت) تلبیہ (لبیک لبیک) کہتا ہوا اٹھایا جائے گا۔ [صحیح ۔ صحیح البخاری :1267 ، صحیح مسلم :1206]

2-حج اور عمرے میں (دل کھول کر) خرچ کرنے کی ترغیب

624 عن عائشة رضي الله عنهما ؛ أن رسول الله ﷺ قال لها في عمرتها : **((إنَّ لكِ من الأجر على قَدْرِ نَصَبِكِ ونَفَقَتِكِ))**.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے میرے عمرے کے متعلق فرمایا: تمہیں اجر تمہاری محنت و مشقت اور خرچ کے مطابق ملے گا۔ [صحیح ۔ مستدرك حاكم : 471/1]

3-رمضان المبارک میں عمرہ کرنے کی ترغیب اور فضیلت

625 حدیث عن ابن عباس رضی الله عنهما قال : جاء ت أم سُلَيم إلى رسولِ اللّهِ ﷺ فقالت: حَجَّ أبو طلحةَ وابنُهُ وتركاني . فقال: ((يا أمَّ سُليم ! عمرةٌ في رمضان ؛ تعدلُ حجةً معي)).

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ اور ان کے بیٹے نے خود تو (آپ ﷺ کے ساتھ) حج کر لیا لیکن مجھے ساتھ لے کر نہ گئے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے ام سلیم رضی اللہ عنہا! رمضان میں عمرہ کرنا میرے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے۔

[صحیح لغیرہ ۔ صحیح ابن حبان :3699]

4-انبیاء علیہم السلام کی اقتداء کرتے ہوئے حج میں عاجزی وانکساری اور لباس وغیرہ میں سادگی کی ترغیب

626 حدیث عن أنس بن مالكٍ رضي الله عنه قال : حجَّ النبيُّ ﷺ على رَحْلٍ رَثٍّ ، وقطيفةٍ خَلِقةٍ تساوي أربعةَ دراهم ، أولا تساوي ، ثم قال : ((اللهمَّ حجةٌ لا رياءَ فيها ولا سُمْعةَ)).

سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک پرانی کاٹھی اور ایک ایسے پرانے بوسیدہ کھیس (چادر) پر حج کیا جو صرف چار درہم کی قیمت کا تھا بلکہ شاید چار درہم کا بھی نہ تھا اور آپ ﷺ یہ دعا کر رہے تھے۔ اے اللہ! اس حج کو دکھاوے اور نمود ونمائش سے پاک کر دے۔ [صحیح لغیرہ۔ جامع الترمذی :327 ، سنن ابن ماجه :2890]

627 حدیث عن قدامة بن عبدالله وهو ابن عَمّار ـ قال : رأيتُ رسولَ اللّه ﷺ يرمي الجمرةَ يومَ النحرِ على ناقةٍ صهباءَ لا ضربَ ، ولا طردَ ، ولا : إليك إليك.

سیدنا قدامہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو قربانی والے دن (١٠ ذی الحجہ کو) رمی جمار کرتے

(کنکریاں مارتے) ہوئے دیکھا آپ ﷺ بھورے رنگ کی اونٹنی پر سوار تھے۔ نہ ماردھاڑ تھی نہ ہٹو بچو تھی۔

[حسن ـ صحيح ابن خزيمة :2878]

628 عن أبي موسى رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : ((**لقد مربا (الرَّوحاءِ) سبعون نبيًا ، فيهم نبيُّ اللهِ موسى ، حفاةً ، عليهم العباءُ ، يَؤُمّونَ بَيتَ اللهِ العتيق**)).

سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مقام ''روحاء'' پر حج بیت اللہ کے لیے ستر انبیاء علیہم السلام کا پیدل گزر ہوا ہے جو چادر اوڑھے ہوئے تھے، ان میں اللہ کے نبی حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی تھے۔

[حسن لغيره ـ مسند أبي يعلى الموصلي : 7231،4275]

629 عن ابن عمر رضي الله عنهما : **أن رجلا قال لرسول الله** ﷺ : **مَنِ الحاجُّ** ؟ ...... **قال : فأيُّ الحجِّ أفضلُ ؟ قال : ((العَجُّ والثَّجُّ)). قال : وما السبيلُ ؟ قال: ((الزادُ والراحلةُ))**

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ حاجی کیسا ہونا چاہیے؟ (آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا بکھرے ہوئے بالوں والا میلا کچیلا ہو) پھر پوچھا حج کونسا افضل ہے؟ ارشاد فرمایا: جس میں خوب (بلند آواز سے تلبیہ پکارا جائے) اور (قربانی) کا خون خوب بہایا جائے، پوچھا سبیل (استطاعت) سے کیا مراد ہے؟ فرمایا سامان سفر، اور سواری۔ [حسن لغيره ـ سنن ابن ماجه :2896]

5-احرام اور بلند آواز سے تلبیہ کہنے کی ترغیب

630 عن ابن مسعود رضي الله عنه ؛ أن رسول الله ﷺ قال : ((**تابعوا بين الحجّ والعمرةِ ، فإنهما يَنفيانِ الفقرَ والذنوب ، كما ينفي الكير خبث الحديد والذهب والفضة، وليس للحجة المبرورةِ ثوابٌ إلا الجنة. وما من مؤمن يَظَلُّ يومَه محرمًا إلا غابتِ الشمسُ بذنوبه**)).

سیدنا عبداللہ مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: حج اور عمرہ پے در پے کیا کرو کیونکہ یہ دونوں مفلسی اور گناہوں کو ایسا دور کرتے ہیں جیسا آگ کی بھٹی لوہے اور سونے چاندی کے میل کو دور کر دیتی ہے، اور حج مبرور کا بدلہ جنت کے سوا کچھ نہیں اور جو مؤمن احرام کی حالت میں دن گزارتا ہے تو سورج اس کے گناہوں کو لے کر ہی غروب ہوتا ہے۔ [حسن، صحیح ۔ جامع الترمذی :810 ، سنن النسائی: 2631، صحیح ابن خزیمۃ :2512]

631 عن سهل بن سعد رضي الله عنه عن رسولِ الله ﷺ قال : ((**ما من مُلبٍّ يُلَبِّي إلا لَبّى ما عن يمينه وشماله عن حجرٍ أو شجرٍ أو مدرٍ ، حتى تنقطع الأرض من ههنا وههنا ؛ عن يمينه و شماله**)).

سیدنا سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جو بھی تلبیہ کہنے والا لبیک پکارتا ہے، اس کے دائیں بائیں دونوں طرف زمین کی انتہا تک ہر پتھر، درخت اور اینٹ (ہر چیز) لبیک پکارتی ہے۔''

[صحیح .. جامع الترمذی :828 ، سنن ابن ماجه :2921]

632 عن زيد بن خالد الجُهني رضي الله عنه ؛ أن رسول الله ﷺ قال : ((**جاء ني جبرائيلُ فقالَ : مُرْ أصحابَكَ فليرفعوا أصواتَهم بالتلبيةِ ، فإنها من شِعارِ الحجّ**)).

سیدنا زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''میرے پاس جبریل علیہ السلام تشریف لائے اور فرمایا: اے محمد (ﷺ)! اپنے ساتھیوں کو حکم دیجیے کہ تلبیہ بلند آواز سے پکارا کریں کیونکہ یہ حج کے شعار (امتیازی اعمال) میں شامل ہے۔'' [صحیح لغیرہ۔ سنن ابن ماجه:2923، صحیح ابن خزیمة: 2628، صحیح ابن حبان: 947، مستدرک حاکم: 450/1]

633 صحیح الترغیب عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي ﷺ قال:((ما أهلَّ مُهِلٌّ قط إلا بُشِّرَ ، ولا كَبَّر مُكَبِّرٌ قط إلا بُشِّرَ)). قيل يا رسول اللّٰه! بالجنة؟ قال: ((نعم)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب بھی کوئی تلبیہ کہنے والا بلند آواز سے تلبیہ پکارتا ہے یا تکبیر کہنے والا بلند آواز سے تکبیر کہتا ہے، تو اس کو بشارت وخوش خبری دی جاتی ہے، کسی نے پوچھا اے اللہ کے رسول ﷺ! جنت کی؟ فرمایا: ہاں!۔ [حسن لغیرہ۔ طبرانی فی الأوسط :7775]

6- طواف اور حجر اسود ورکن یمانی کے استلام کی ترغیب اور فضیلت اور مقام ابراہیم اور دخولِ بیت اللہ کی فضیلت کا بیان

634 صحیح الترغیب عن عبداللّٰه بن عبيد بن عمير ؛ أنه سمع أباه يقول لابن عمر: ما لي لا أراك تستلم إلا هذين الركنين: الحجر الأسود والركن اليماني ؟ فقال ابن عمر : إن أفعل فقد سمعت رسول الله ﷺ يقول:((إن استلامَهما يَحُطُّ الخطايا)). قال : وسمعته يقول: ((ومن طاف أسبوعًا يُحصيه ، وصلى ركعتين ؛ كانَ كعدلِ رقبة)). قال : وسمعته يقول : ((ما رفع رجل قدمًا ولا وضعها ؛ إلا كتب له عشر حسنات ، وحطّ عنه عشر سيئات ، ورفع له عشر درجات)).

سیدنا عبید بن عمیر رضی اللہ عنہ نے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا کہ یہ کیا بات ہے میں دیکھا ہوں آپ ہمیشہ انہی دونوں رکنوں کا استلام کرتے ہیں حجر اسود اور رکن یمانی کا؟ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے جواب دیا کہ اگر میں ایسا کرتا ہوں تو (اس میں تعجب کی کون سے بات ہے) میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ان دونوں کا استلام خطاؤں کو مٹا دیتا ہے اور (سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہما نے) فرمایا میں نے آپ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے بھی سنا کہ جو شخص طواف کے سات چکر پورے کرے اور (ہر طواف کے بعد) دو رکعت نماز ادا کرے تو (یہ عمل) ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ہوگا، اور یہ (سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے) فرمایا میں نے آپ ﷺ کو یہ فرماتے بھی سنا کہ (حج کے اعمال وارکان ادا کرتے ہوئے) آدمی

جو بھی قدم اٹھاتا ہے اور رکھتا ہے اس کے لیے ہر قدم پر دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور اس کی دس برائیاں مٹا دی جاتی ہیں اور دس درجات بلند کر دیئے جاتے ہیں۔ [صحيح لغيره- مسند أحمد :3/2، جامع الترمذى :959]

635 حديث نبوى عن ابن عباس رضي الله عنهما قال : قال رسول الله ﷺ في الحَجَر : ((والله لَيَبعَثَنَّهُ الله يومَ القيامةِ له عينان يبصر بهما ، ولسانٌ ينطق به ، يشهد على من استلمه بحق)).

سیدنا عبداللہ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قسم کھا کر ارشاد فرمایا کہ حجر اسود کو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ایسی حالت میں اٹھائے گا کہ اس کی دو آنکھیں ہوں گی جن سے وہ دیکھے گا اور زبان ہوگی جس سے وہ بولے گا اور گواہی دے گا اس شخص کے حق میں جس نے اس کو حق کے ساتھ استلام کیا ہوگا۔

[صحيح - جامع الترمذى :961 ، صحيح ابن خزيمة : 2735، صحيح ابن حبان :3712]

7- عشرہ ذی الحجہ میں اعمالِ صالحہ کرنے کی ترغیب وفضیلت

636 حديث نبوى عن ابن عباس رضي الله عنهما قال : قال رسول الله ﷺ : ((ما من أيامٍ العملُ الصالحُ فيها أحبُّ إلى الله عزوجل من هذه الأيامِ . يعني أيامَ العشرِ)). قالوا: يا رسولَ الله ! ولا الجهادُ في سبيلِ الله؟ قال: ((ولا الجهادُ في سبيلِ الله ؛ إلا رجلٌ خرجَ بنفسه وماله ، ثم لم يرجعْ من ذلك بشيءٍ)).

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”کوئی دن ایسے نہیں جن میں کیا ہوا عمل اللہ کو ان دنوں (میں کیے ہوئے عمل) سے زیادہ محبوب ہو۔“ یعنی ذوالحجہ کے پہلے دس دنوں میں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: ”اے اللہ کے رسول ﷺ! اللہ کی راہ میں جہاد بھی نہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ کی راہ میں جہاد بھی نہیں! مگر جو شخص اپنی جان اور اپنا مال لے کر (جہاد میں) نکلا، پھر کچھ بھی لے کر واپس نہ آیا۔“

[صحيح- صحيح البخارى :969 ، سنن ابن ماجه :1727]

8- عرفات اور مزدلفہ میں ٹھہرنے کی ترغیب اور یوم عرفہ کی فضیلت

637 عن سفيان الثوري عن الزبير بن عدي عن أنس بن مالك قال: **وقفَ النبيُّ ﷺ (عرفات) وقد كادت الشمسُ أن تؤوبَ ، فقال: ((يا بلال ! أَنصِتْ لي الناسَ)). فقام بلال، فقال: أَنْصِتُوا لرسولِ الله ﷺ ، فأنصتَ الناسُ ، فقال : ((معاشرَ الناسِ ! أتاني جبرائيل آنفاً ، فأقرأني من رَبي السلامَ ، وقال: إنَّ الله عزوجل غفرَ لأهلِ عرفاتٍ ، وأَهلِ المَشْعَرِ ، وضَمِنَ عنهم التبعاتِ)). فقام عمرُ بنُ الخطاب فقال: يا رسول الله ! هذا لنا خاصة؟ قال: ((هذا لكم، ولمن أتى من بعدِكم إلى يوم القيامة)). فقال عمر بن الخطاب : كثُرَ خيرُ الله وطابَ)).**

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے عرفات میں وقوف فرمایا، سورج غروب ہونے کے قریب تھا ارشاد فرمایا: اے بلال! لوگوں کو خاموش کراؤ۔ سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور اعلان فرمایا رسول اللہ ﷺ (کا ارشاد سننے) کے لیے خاموش ہو جاؤ سب لوگ خاموش ہو گئے، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا اے لوگو! میرے پاس ابھی جبرئیل علیہ السلام آئے تھے میرے رب کا سلام مجھے کہہ گئے اور فرما گئے کہ اللہ تعالیٰ نے عرفات اور مشعر حرام (مزدلفہ) والوں کی مغفرت کر دی اور ان کی طرف سے حقوق کی ادائیگی کی ضمانت لے لی، سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اٹھ کر عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا یہ ہمارے لیے خاص ہے؟ ارشاد فرمایا تمہارے لیے (بھی) اور قیامت تک جو تمہارے بعد آئیں گے ان سب کے لیے ہے تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ بولے اللہ کی مہربانی اور خیر بہت زیادہ ہوگئی اور بہت اچھی ہوگئی۔

[صحیح لغیرہ۔ ابن المبارك : ، الصحيحة :1624]

638 عن عائشة رضي الله عنها أن رسول الله ﷺ قال : **((ما من يومٍ أكثرُ يُعتِق الله فيه عبدًا من النار مِن يوم عرفة، وإنه ليدنو، ثم يباهي بهم الملائكة فيقول : ما أراد هؤلاء ؟** وفی روایۃٍ: **اشهدوا ملائكتي أني قد غفرت لهم)).**

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ’’اللہ تعالیٰ عرفہ کے دن سے زیادہ کسی اور دن بندوں کو (جہنم کی) آگ سے آزاد نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ (بندوں کے) قریب ہوتا ہے، پھر اور قریب ہوتا ہے، پھر ان کی وجہ سے

فرشتوں کے سامنے اظہار فخر فرماتا ہے اور کہتا ہے: یہ لوگ کیا چاہتے ہیں؟'' ایک روایت میں کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اے میرے فرشتو! گواہ ہو جاؤ میں نے ان (سب حجاج) کو معاف کر دیا۔

[**صحیح لغیرہ**۔ صحیح مسلم :1348 ، سنن النسائی: 3003، سنن ابن ماجہ :3014]

9-جمرات کو کنکریاں مارنے کی ترغیب

639 (عن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ ﷺ) :**وإذا رمى الجمار لا يدري أحد ماله حتى يُوفاه يوم القيامة**)).وفی روایةٍ: ((**وأما رميُک الجمارَ ؛ فلکَ بکلِّ حصاةٍ رَمَيْتَها تکفيرُ کبيرةٍ من الموبقات**)).

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب حاجی جمرات کی رمی کرتا ہے (کنکریاں مارتا ہے) تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو اجر و انعام اس کو ملنے والا ہے تم اس کا ادراک اور صحیح اندازہ اس وقت تک کر ہی نہیں سکتے جب تک قیامت میں اللہ تعالیٰ اس کو پورا پورا اعطانہ فرما دے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ تیرا جمرات کو کنکریاں مارنا (ایسا عمل ہے کہ) ہر کنکری کے بدلے ایک ہلاک کر دینے والا (کبیرہ) تیرا گناہ مٹا دیا جاتا ہے۔

[**صحیح** ۔ طبرانی فی الکبیر:13566، مسند البزار :1082]

640 (عن ابن عباس رضی اللہ عنہما) قال : قال رسول اللہ ﷺ : ((**إذا رميتَ الجِمارَ ؛ کان لک نورًا یومَ القیامةِ**)).

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارا یہ کنکریاں مارنا قیامت کے دن نور کا باعث ہوگا۔ [**حسن، صحیح** ۔ مسند البزار :1140]

10- منیٰ میں سر منڈوانے کی ترغیب

641 حدیث عن أبي هريرة رضي الله عنه ؛ أن رسول الله ﷺ قال : ((**اللهم اغفر للمحَلِّقين**)). **قالوا : يا رسولَ الله! وللمقصِّرين. قال: ((اللهم اغفر للمحلِّقين)). قالوا: يا رسول الله ! وللمقصِّرين. قال: ((اللهم اغفر للمحلِّقين)). قالوا: يا رسول الله ! وللمقصِّرين. قال: ((وللمقصِّرين))**.

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے (حجۃ الوداع میں) دعا کی: اے اللہ! سر منڈانے والوں کی مغفرت فرما، لوگوں نے کہا، اے اللہ کے رسول ﷺ! بال کتروانے والوں کی بھی۔ آپ ﷺ نے پھر فرمایا: اے اللہ! سر منڈانے والوں کی مغفرت فرما، لوگوں نے پھر کہا، اے اللہ کے رسول ﷺ! بال کتروانے والوں کی بھی، آپ ﷺ نے پھر دعا کی، اے اللہ! سر منڈانے والوں کی مغفرت فرما، لوگوں نے (پھر تیسری بار بھی) کہا اے اللہ کے رسول ﷺ! بال کتروانے والوں کی بھی۔ آپ ﷺ نے (چوتھی بار) فرمایا اور بال کتروانے والوں کی بھی۔

[صحيح ـ صحيح البخاری :1728 ، صحيح مسلم :1302]

11- آبِ زم زم پینے کی ترغیب اور اس کی فضیلت

642 حدیث عن ابن عباس رضي الله عنهما قال : قال رسول الله ﷺ : ((**خير ماءٍ على وجه الأرض ماءُ زَمزم ، فيه طعامُ الطُّعم ، وشفاء السُّقم ، وشرُّ ماءٍ على وجه الأرض ماءٌ بوادي (بَرَهوت) ، بقبة ب(حضر موت) ، كرِجلِ الجراد ، تُصبح تَنْدفق، وتمسي لا بَلالَ فيها**)).

سیدنا عبداللہ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: روئے زمین کا بہترین پانی زمزم کا پانی ہے، یہ بھوکے کا کھانا بھی ہے اور بیمار کے لیے دوا بھی، اور روئے زمین کا بدترین پانی ''حضر موت (ایک جگہ کا نام ہے)'' کی وادی ''برہوت'' کے ایک گنبد میں (ایک کنویں کا) ہے، ٹڈی دل کی طرح ایک دم آتا ہے صبح دیکھئے تو فوارے چھوٹ رہے ہیں اور شام ہوتے ہوتے ذرا تری کا نشان تک بھی نہیں۔ [حسن۔ طبرانی فی الکبیر :11167]

643 حدیث عن ابن عباس رضي الله عنهما قال : قال رسول الله ﷺ : ((**ماء زمزم لما شرب له** ......)).

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آبِ زمزم جس مقصد کے لیے بھی پیا جائے اسی میں مفید ہے۔ [حسن لغیرہ۔ سنن الدارقطنی : 289/2، مستدرک حاکم: 473/1]

12-حج کرنے کی قدرت رکھنے کے باوجود حج نہ کرنے پر وعید اور عورت کے لیے فریضہ حج ادا کرنے کے بعد گھر میں بیٹھے رہنے کا بیان

644 حدیث نبوی: عن حذيفة عن النبي ﷺ قال : ((**الإسلام ثمانية أسهم : الإسلام سهمٌ ، والصلاة سهمٌ ، والزكاةُ سهمٌ ، [والصوم سهمٌ] ، وحج البيت سهمٌ ، والأمرُ بالمعروفِ سهمٌ ، والنهي عن المنكر سهمٌ ، والجهاد في سبيل الله سهمٌ ، وقد خاب من لا سهم له**)).

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسلام کے آٹھ حصے ہیں۔ ① قبولِ اسلام ② نماز ③ زکوٰۃ ④ روزہ ⑤ بیت اللہ کا حج ⑥ نیکی کا حکم دینا ⑦ برائی سے روکنا ⑧ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد۔ اور یقیناً وہ شخص ناکام اور نامراد ہو گیا جس کے لیے (ان میں سے کوئی ایک بھی) حصہ نہ ہوا۔ [حسن لغیرہ۔ مسند البزار :875]

645 حدیث نبوی: عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه ؛ أن رسول الله ﷺ قال: ((**يقول الله عزوجل ؛ إن عبدًا صَححتُ له جسمه ، ووسَّعتُ عليه في المعيشة ، تمضي عليه خمسة أعوام لا يَفِدُ إليَّ ؛ لمحروم**)).

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل کا فرمان ہے کہ جو بندہ ایسا ہو کہ میں نے اس کو صحت عطا کر رکھی ہو اور اس کی روزی میں وسعت دے رکھی ہو اور اس کے اوپر پانچ سال ایسے گزر جائیں کہ وہ میرے (گھر بیت اللہ الحرام) میں حاضر نہ ہو وہ ضرور محروم ہے۔

[حسن لغیرہ۔ صحیح ابن حبان :3695، بیهقی فی السنن الکبریٰ : 3703]

646 حدیث نبوی: عن أبي هريرة رضي الله عنه ؛ **أن النبي ﷺ قال لنسائه عام حجة الوداع:((هذه ، ثم ظهورَ الحُصُر)). قال : وكن كلُّهن يحججن إلا زينبَ بنت جَحشٍ وسَودةَ بنت زمعة ، وكانتا تقولان : والله لا تُحَرّكُنا دابةٌ بعد إذ سمعنا ذلك من النبي ﷺ** . وقال إسحاق في حديثه : ((**قالتا : والله لا تحركنا دابةٌ بعد قولِ رسول الله ﷺ : هذه ثم ظهورَ الحصُر**)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اپنی ازواج مطہرات کو حجۃ الوداع کے موقع پر ارشاد فرمایا تھا

''بس یہ حج ہو گیا، اس کے بعد اپنے گھروں میں چٹائی کے فرشوں کی ہو رہنا'' ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ (اس کے بعد) سب حج کو جاتی تھیں سوائے زینب بنت جحش اور سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا کے یہ دونوں کہا کرتی تھیں اللہ کی قسم! ہماری سواری ہمیں کہیں نہیں لے جا سکتی جب کہ ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد سن لیا۔

[حسن ، صحیح۔ مسند أحمد : 324/6، مسند أبي يعلى الموصلي :1444، 7154]

13- مسجدِ حرام، مسجدِ نبوی، بیت المقدس اور مسجدِ قباء میں نماز پڑھنے کی ترغیب

647 عن جَابرٍ رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : ((**صلاةٌ في مسجدي ، أفضل من ألفِ صلاةٍ فيما سواه ؛ إلا المسجدَ الحرام ، وصلاةٌ في المسجد الحرامِ ، أَفضلُ من مئةِ اَلفِ صلاةٍ فيما سواه**)).

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری مسجد (مسجد نبوی) میں ایک نماز دوسری (عام) مساجد میں پڑھی جانے والی نمازوں کے مقابلہ میں ہزار درجہ افضل ہے، علاوہ مسجد حرام کے اور مسجد حرام (بیت اللہ) کی ایک نماز دوسری (عام) مسجدوں میں پڑھی جانے والی نمازوں سے ایک لاکھ درجہ افضل ہے۔

[صحیح۔ مسند أحمد: 334/3، سنن ابن ماجه :1406]

648 عن أبي سعيد رضي الله عنه قال : **دخلتُ على رسول الله ﷺ في بيتِ بعضِ نسائه فقلت : يا رسولَ الله ! أيُّ المسجدين الذي أُسِّسَ على التقوى ؟ فأَخذ كفاً من حصى فضرب به الأرض. ثم قال: ((هو مسجدُكم هذا)). لمسجدِ المدينةِ .**

ابو سعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات میں سے کسی ایک زوجہ کے گھر حاضر ہوا اور عرض کی اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! مساجد میں سے وہ کونسی مسجد ہے جس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کنکریوں سے بھری مٹھی زمین پر مار کر فرمایا وہ تمہاری یہ مسجد ہے یعنی مسجد نبوی ہے۔

[صحیح۔ صحیح مسلم : 1398، جامع الترمذی : 3099، سنن النسائی :697]

649 عن عبدالله بن عمرو رضي الله عنهما عن رسول الله ﷺ قال: ((**لما فرغَ سليمانُ بن داودَ**

عليهما السلام من بناءِ بيتِ المقدسِ ، سأل اللّٰه عزّوجلّ ثلا ثاً : أن يعطيهُ حكماً يصادف حكمه ، ومُلكاً لا ينبغي لأحدٍ من بعده ، وأنه لا يأتي هذا المسجدَ أحدٌ لا يريد إلا الصلاةَ فيه ؛ إلا خرجَ من ذنوبه كيومِ ولدتهُ أمُّه ». فقال رسول اللّٰه ﷺ: « أما ثِنتَينِ فقد أُعطيَهما ، وأرجو أن يكون قد أُعطي الثالثة ».

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جب سیدنا سلیمان بن داؤد علیہ السلام بیت المقدس کی تعمیر سے فارغ ہوئے تو انھوں نے اللہ سے تین چیزیں مانگیں: ایسا فیصلہ جو اللہ کے فیصلے کے مطابق ہو اور ایسی بادشاہت جو ان کے بعد کسی کے شایاں نہ ہو اور جو شخص بھی اس مسجد میں صرف نماز کی نیت سے آئے وہ گناہوں سے اسی طرح پاک صاف ہو جائے جس طرح اس دن (گناہوں سے پاک) تھا جب اسے اس کی ماں نے جنم دیا تھا۔'' نبی ﷺ نے فرمایا: ''دو چیزیں تو انھیں مل چکیں اور مجھے امید ہے کہ تیسری بھی مل ہی گئی ہے۔'' [صحیح۔ مسند أحمد : 176/2، سنن النسائی:693، سنن ابن ماجه : 1408، صحیح ابن خزیمة: 1334، صحیح ابن حبان : 1633، مستدرك حاكم: 30/1]

650 عن سهل بن حنيف رضي اللّٰه عنه قال : قال رسول اللّٰه ﷺ : **« من تَطَهَّر في بيته ، ثم أتى مسجدَ قباء، فصلى فيه صلاةً ، كان له كأجر عمرة »**. وفي رواية **« أنَّ رسولَ اللّٰه ﷺ كان يأتي مسجدَ قباءَ كلَّ سبتٍ راكباً و ماشياً ، وكان عبداللّٰه يفعله ».**

سیدنا سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص اپنے گھر میں وضو کرے، پھر مسجد قباء میں آئے اور اس میں ایک نماز پڑھے تو اسے ایک عمرے کا ثواب ملے گا۔'' اور ایک روایت میں ہے کہ بے شک رسول اللہ ﷺ ہر ہفتے اہتمام سے مسجد قباء کبھی پیدل تو کبھی سوار ہو کر تشریف لے جاتے اور سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی اس طرح کیا کرتے تھے۔ [صحیح ۔ مسند أحمد : 487/3، سنن ابن ماجه : 1412، مستدرك حاكم:12/3]

14- مرتے دم تک مدینہ میں رہنے کی ترغیب مدینہ منورہ، احد پہاڑ اور وادیِ عقیق کی فضیلت

651 عن أبي هريرة رضي الله عنه ؛ أن رسول الله ﷺ قال : ((**لا يصبر على لأواءِ المدينةِ وشدَّتها أحدٌ من أُمَّتي ؛ إلا كنتُ له شفيعاً يومَ القيامةِ أو شهيدًا**)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت کا جو بھی شخص مدینہ میں سختی و بھوک پر اور وہاں کی کسی بھی تکلیف و مشقت پر صبر کرے گا میں قیامت کے دن اس کی شفاعت کروں گا۔

[صحیح ۔ صحیح مسلم: 1378]

652 عن أبي سعيد رضي الله عنه قال : سمعت رسول الله ﷺ يقول: ((**لا يصبر أحد على لأوائها : إلا كنت له شفيعاً أو شهيدًا يوم القيامة إذا كان مسلماً**)).

سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص بھی مدینہ میں سختی و تکلیف و مشقت پر صبر کرے گا تو میں قیامت کے دن اس کی شفاعت کروں گا یا اس کے ایمان کی گواہی دوں گا بشرطیکہ وہ مسلمان ہو۔

[صحیح ۔ صحیح مسلم: 1374]

653 عن سعد رضي الله عنه ؛ أن رسول الله ﷺ يقول: ((**إني أُحرِّم ما بين لا بَتَي المدينةِ أن يُقطعَ عِضاهُهَا، أو يُقتلَ صيدُها**)). وقال: ((**المدينةُ خيرٌ لهم لو كانوا يعلمون ، لا يدعُها احدٌ رغبة عنها ؛ إلا أبدل الله فيها من هو خير منه ، ولا يثبتُ أحدٌ على لأوائِها وجَهدِها ؛ إلا كنتُ له شفيعاً أو شهيدًا يوم القيامة**)).

سیدنا سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مدینہ منورہ کی دونوں جانب جو کنکریلی زمین ہے اس کے درمیانی حصہ کو میں اس لحاظ سے حرام قرار دیتا ہوں کہ اس کے خاردار درخت کاٹے جائیں یا اس میں شکار کیا جائے اور آپ ﷺ نے (یہ بھی ارشاد) فرمایا کہ مدینہ اہلِ ایمان کے قیام کے لیے بہترین جگہ ہے اگر وہ اس کی خوبیوں کو

جائیں (تو یہاں کا قیام نہ چھوڑیں) اور جو شخص یہاں کے قیام کو اس سے بددل (بے رغبت) ہو کر چھوڑے گا اللہ تعالیٰ اس سے بہتر شخص کو یہاں بھیج دے گا اور جو شخص مدینہ منورہ کے قیام کی مشکلات کو برداشت کر کے یہاں قیام کرے گا میں قیامت کے دن اس کا سفارشی یا گواہ بنوں گا۔ [صحیح ـ صحیح مسلم: 1363]

654 عن أبي أُسَيد الساعدي رضي الله عنه قال : **كنا مع رسولِ الله ﷺ على قبرِ حمزةَ بنِ عبدِ المطلب، فجعلوا يَجرون النَّمِرة على وجهه ؛ فتنكشفُ قدماه ، ويجرونها على قدميه ؛ فينكشفُ وجهُه، فقال رسول الله ﷺ : ((اجعلوها على وجهه ، واجعلوا على قدميه من هذا الشجر)). قال: فرفعَ رسولُ اللّٰه ﷺ رأْسَه فإذا أصحابُهُ يبكون ، فقال رسول اللّٰه ﷺ : ((إنه يأْتي على الناس زمانٌ يخرجون إلى الأرياف، فيصيبون منها مطعماً وملبساً ومركباً ، أو قال : مراكب ، فيكتبون إلى أهليهم : هَلُمَّ إلينا ، فإنكم بأرض حجاز جَدوبة ، والمدينةُ خيرٌ لهم لو كانوا يعلمون)).**

سیدنا ابو اسید ساعدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سیدنا حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کی قبر پر تھے اور ان کا کفن صرف ایک چھوٹی سی چادر تھی جو بدن پر بھی پوری نہ آتی تھی، جب اس سے ان کے چہرہ کو ڈھانکا جاتا تو پاؤں کھل جاتے اور جب پاؤں پر کھینچی جاتی تو چہرہ کھل جاتا، آپ ﷺ نے فرمایا: کہ چادر کو منہ کی طرف کر دو اور پاؤں پر درخت کے پتے ڈال دو، جب رسول اللہ ﷺ نے اپنا سر مبارک اٹھایا تو (دیکھا) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم رو رہے ہیں تو (اس موقع پر) رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک زمانہ آنے والا ہے کہ لوگ سرسبز و شاداب زمینوں کی طرف نکلیں گے وہاں جا کر کھانے اور پہننے کو خوب ملے گا، کثرت سے سواریاں ملیں گی، تو اپنے گھر والوں کو لکھیں گے کہ تم حجاز کی قحط زدہ زمین میں پڑے ہو، یہاں آ جاؤ، حالانکہ مدینہ ان کے لیے بہتر ہے، کاش وہ جانتے۔

[حسن لغیرہ ـ طبرانی فی الکبیر: 2940، 3986]

655 عن امرأةٍ يتيمةٍ كانت عند رسول الله ﷺ من ثقيف ؛ أن رسول الله ﷺ قال : **((من استطاعَ منكم أن يموتَ بالمدينةِ فليمتْ ، فإنه من ماتَ بها ؛ كنتُ له شهيداً أو شفيعاً يوم القيامة)).**

قبیلہ ثقیف کی ایک صحابیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ جو شخص اس کی طاقت رکھتا ہو کہ مدینہ

طیبہ میں فوت ہو اسے چاہیے کہ وہیں فوت ہو اس لیے کہ میں اس شخص کا سفارشی ہوں گا جو مدینہ میں فوت ہو گا۔

[حسن، صحیح ۔ طبرانی فی الکبیر: 823]

656 عن أنس رضي الله عنه ؛ أن رسول الله ﷺ قال : ((**اللهم اجعلْ بالمدينةِ ضِعفَيْ ما جعلتَ بمكةَ من البركةِ**)).

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دعا کی اے اللہ! مدینہ میں مکہ سے اپنی دوگنی رحمت کا نزول فرما۔

[صحیح ۔ صحیح البخاری : 1885، صحیح مسلم: 1369]

657 عن عبدالله ابن عمرو بن العاص عن رسول الله ﷺ قال: أن النبي ﷺ قال: ((**لا تشدُّ الرحال إلا إلى ثلاثة مساجد : مسجدي هذا، والمسجدِ الحرام، والمسجدِ الأقصى**)).

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''کجاوے کس کر سفر نہ کیا جائے مگر تین مسجدوں کی طرف۔ مسجدِ حرام، مسجدِ اقصیٰ اور میری اس مسجد کی طرف۔''

[صحیح ۔ صحیح البخاری : 1197، صحیح مسلم: 3325]

15-اہلِ مدینہ کو خوف زدہ کرنے اور ان کے ساتھ برے سلوک کا ارادہ کرنے پر وعید

658 حدیث نبوی عن سعد رضي الله عنه قال : سمعت النبي ﷺ يقول : ((لا يكيدُ أهلَ المدينة أحدٌ ، إلا انماعَ كما يَنماعُ الملحُ في الماءِ)).

سیدنا سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو کوئی بھی مدینہ منورہ کے رہنے والوں کے ساتھ مکر کرے گا وہ ایسا پگھلے جیسا پانی میں نمک پگھل جاتا ہے۔

[صحیح ـ صحیح البخاری : 1877، صحیح مسلم: 1387]

659 حدیث نبوی عن جابر بن عبدالله رضي الله عنهما : أن أميرًا من أمراءِ الفتنةِ قدمَ المدينةَ ، وكان قد ذهبَ بَصرُ جابر ، فقيل لجابر : لو تنحيتَ عنه ، فخرج يمشي بين ابنيه ، فانكَبَّ ، فقال : تَعِسَ من أخافَ رسولَ اللهِ ﷺ . فقال ابناه أو أحدهُما : يا أَبتاه ! وكيف ((أخافَ رسولَ اللهِ)) وقد مات ؟ فقال : سمعتُ رسولَ الله ﷺ يقول : ((من أخاف أهل المدينة ، فقد أخاف ما بين جنبيَّ)).

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ فتنے والے امیروں میں سے ایک امیر مدینہ آیا، اس وقت سیدنا جابر رضی اللہ عنہ نابینا ہو چکے تھے تو کسی نے سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کو مشورہ دیا: اچھا ہے کہ آپ اس (امیر کے راستہ) سے کہیں ایک طرف چلے جائیں (خواہ مخواہ پریشان نہ کرے) سیدنا جابر رضی اللہ عنہ اپنے دو لڑکوں کے درمیان چل دیئے (راستہ میں) ایک جگہ لڑکھڑائے تو فرمایا: برباد ہو جائے وہ شخص جو رسول اللہ ﷺ کو ڈراتا ہے، ان کے صاحبزادے نے پوچھا ابا جان! نبی کریم ﷺ کا وصال ہو چکا ہے رسول اللہ ﷺ کو کوئی شخص کیسے ڈرا سکتا ہے؟ تو سیدنا جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ جو شخص مدینہ والوں کو ڈراتا ہے وہ اس چیز کو ڈراتا ہے جو میرے پہلو کے درمیان ہے (یعنی میرے دل کو)۔

[صحیح ـ مسند أحمد : 55/4]

660 حدیث نبوی عن السائب بن خلاد رضي الله عنه عن رسول الله ﷺ قال : ((اللهم من ظلمَ أهلَ المدينةِ

وأخافهم ، فأخِفه ، وعليه لعنةُ الله والملائكةِ والناسِ أجمعين ، ولا يقبلُ الله منه صرفاً ولا عدلاً)).

سیدنا سائب بن خلاد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی: کہ اے اللہ! جو شخص مدینہ والوں پر ظلم کرے یا ان کو ڈرائے تو اس کو ڈرا اور اس پر اللہ کی لعنت، فرشتوں کی لعنت اور تمام لوگوں کی لعنت، نہ تو اس کی فرض عبادت قبول ہوگی ورنہ ہی نفل عبادت۔ [صحیح ۔ سنن النسائی فی الکبریٰ : 4266، طبرانی فی الکبیر: 6637]

جہاد کی ترغیب، اہمیت، فضیلت اور مفہوم

غلبہ اسلام اور اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے کی جانے والی ہر کوشش جہاد کہلاتی وہ خواہ زبان سے ہو، مال سے ہو، جان سے ہو یا قلم سے ہو۔ جہاد کی متعدد اقسام ہیں ان میں سے ایک قسم قتال فی سبیل اللہ بھی ہے جس کی اہمیت اور فضائل درج ذیل ہیں۔

جہاد کی فضیلت:

دین اسلام کی سربلندی، حفاظت اور غلبہ کے لئے جہاد فی سبیل اللہ کی ترغیب دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

((يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى تِجَارَةٍ تُنْجِيْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍO تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ تُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِكُمْ وَ اَنْفُسِكُمْ ط ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ لاO يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَ يُدْخِلْكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ وَ مَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ط ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ لاO))

''اے ایمان والو! کیا میں تمہیں وہ تجارت بتلا دوں جو تمہیں دردناک عذاب سے بچا لے؟ اللہ تعالیٰ پر اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اللہ کی راہ میں اپنے مال اور اپنی جانوں سے جہاد کرو۔ یہ تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم جانتے ہو۔ اللہ تعالیٰ تمہارے گناہ معاف فرما دے گا اور تمہیں ان جنتوں میں پہنچائے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی اور صاف ستھرے گھروں میں جو جنت عدن میں ہوں گے، یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔'' [صف: 10 تا 12]

ایک دوسرے مقام پر فرمایا:

((اِنْفِرُوْا خِفَافًا وَّ ثِقَالًا وَّ جَاهِدُوْا بِاَمْوَالِكُمْ وَ اَنْفُسِكُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ط ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَO))

’’نکل کھڑے ہو جاؤ ہلکے پھلکے ہوتو بھی اور بھاری بھرکم ہوتو بھی، اوراللہ کی راہ میں اپنی مال وجان سے جہاد کرو، یہی تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم جانتے ہو۔‘‘ [التوبۃ: 41]

اسلامی سرحدوں کی حفاظت کی فضیلت:

سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا:((رباطُ یومٍ في سبیلِ اللّٰہ خیرٌ من الدنیا وما علیھا، وموضعُ سَوْطِ أحدِکم من الجنة خیرٌ من الدنیا وما علیھا، والرَّوحة یروحھا العبدُ في سبیلِ اللّٰہ أو الغَدوة خیرٌ من الدنیا وما علیھا)). اللہ تعالیٰ کے راستے میں ایک دن سرحدوں کی حفاظت کرنا دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے اس سے بہتر ہے۔ اور جنت میں تمہارے ایک کی کوڑے (چابک) کی جگہ (جو تمھیں جنت میں ملے گی) دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے اس سے بہتر ہے۔ صبح یا شام اللہ کی راہ میں صرف ایک مرتبہ کا جانا دنیا اور اس کی تمام نعمتوں سے بہتر ہے۔

[صحیح ـ صحیح البخاری: 2892، صحیح مسلم: 1881، جامع الترمذی: 1664]

سیدنا معاویہ بن حیدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا:((ثلاثةٌ لا تری أعینُھم النارَ: عینٌ حرستْ في سبیلِ اللّٰہ، وعینٌ بکَتْ من خشیةِ اللّٰہ، وعین کفَّتْ عن محارمِ اللّٰہ)). تین شخص ایسے ہیں جن کی آنکھیں جہنم کی آگ نہیں دیکھیں گی (جہنم میں نہیں جائیں گے) ① وہ آنکھ جو اللہ تعالیٰ کے راستے میں چوکیداری کرتی ہے ② وہ آنکھ جو اللہ تعالیٰ کے خوف وڈر سے رو پڑی ③ وہ آنکھ جو اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیزوں سے رک گئی۔ [حسن لغیرہ ـ طبرانی فی الکبیر: 1003]

راہِ جہاد میں خرچ کرنے کی فضیلت:

سیدنا زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جس شخص نے اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والے کو ساز وسامان سے لیس کیا تو گویا اس نے (بذاتِ خود) جہاد کیا اور جس نے غازی کے اہل و عیال کی نگہداشت بہترین طریقہ پر کی تو گویا اس نے بھی جہاد کیا۔

[صحیح ـ صحیح البخاری: 2843، صحیح مسلم: 1895، سنن أبی داؤد: 2509، جامع الترمذی: 1628]

مجاہد کا مقام ومرتبہ:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص حج کے لیے نکلا پھر (راستے میں ہی) فوت ہو گیا تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے قیامت تک حج کا ثواب لکھ دیتا ہے اور جو شخص عمرہ کرنے کے لیے نکلا پھر فوت ہو گیا تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے قیامت تک عمرہ کرنے والے کا ثواب لکھ دیتا ہے اور جو شخص جہاد کے لیے نکلا پھر فوت ہو گیا اللہ س کے لیے قیامت تک بہاد کرنے کا ثواب لکھ دیتا ہے۔ [صحيح لغيره۔ مسند أبي يعلى الموصلي : 6357،637]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنت میں سو درجے ایسے ہیں کہ جنہیں اللہ تعالیٰ نے اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والوں کے لیے تیار کیا ہے دو درجوں کے درمیان اتنی مسافت ہے جتنی آسمان اور زمین کے درمیان ہے۔ [صحيح ـ صحيح البخاري : 2790]

قتال فی سبیل اللہ کی اہمیت:

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا جس شخص نے اللہ کے راستے میں اونٹنی کا دودھ دوھنے کی مقدار کے برابر جہاد کیا تو اس کے لیے جنت واجب ہو گئی۔ اور جس نے اللہ تعالیٰ سے سچے دل سے اپنے لیے شہادت مانگی پھر وہ فوت ہو گیا یا قتل کر دیا گیا تو یقیناً اس کے لیے شہید کا ثواب ہو گا اور جو شخص اللہ کے راستے میں زخمی کر دیا گیا یا کوئی حادثہ (مصیبت) پیش آیا تو قیامت والے دن وہ زخم وغیرہ پہلے سے زیادہ بڑا ہو گا اس کا رنگ زعفران کا ہو گا اور خوشبو کستوری کی ہو گی۔

[صحيح لغيره۔ سنن أبي داؤد : 2541، جامع الترمذي : 1654، سنن ابن ماجه : 2792، صحيح ابن حبان : 4599]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کون سا عمل افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانا عرض کی گئی پھر کونسا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کے راستے میں جہاد کرنا عرض کی گئی پھر کونسا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حج مبرور (وہ حج جس میں اللہ کی کوئی نافرمانی نہ ہو)۔

[صحيح ـ صحيح البخاري : 26، صحيح مسلم : 83، جامع الترمذي : 1657]

جہاد کی صف کا مقام:

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کے راستے میں (مسلمان کا) صف میں کھڑا ہونا آدمی کی ساٹھ سال کی عبادت سے اللہ کے نزدیک افضل ہے۔

[صحيح لغيره۔ مستدرك حاكم : 68/2]

مجاہد اور نصرتِ الٰہی:

سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھا اس دوران ایک آدمی آیا کہنے لگا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کون سے اعمال افضل ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ① اللہ پر ایمان ② اس کے راستے میں جہاد ③ اور حج مبرور جب آدمی واپس لوٹنے لگا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تجھ پر اس سے آسان یہ عمل ہے کھانا کھلانا، نرم بات کرنا، حسن اخلاق سے پیش آنا جب وہ پھر لوٹنے لگا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تجھ پر اس سے آسان یہ عمل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تیرے متعلق جو بھی فیصلہ فرمایا ہے اس پر اللہ تعالیٰ کو متہم (گلہ شکوہ) نہ کر۔

[حسن لغيره۔ مسند أحمد : 319/5]

جہاد اور اخلاصِ نیت

سیدنا شداد بن الهاد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک اعرابی آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لا کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا متبع ہو گیا پھر اس نے کہا کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت کروں گا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بعض صحابہ رضی اللہ عنہم کو اس کی دیکھ بھال کے بارہ میں ہدایات دیں اور وصیت فرمائی پھر جب انہوں نے غزوہ کیا اور فتح حاصل کی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غنیمت حاصل کر کے تقسیم فرمائی اور اس شخص کا بھی حصہ نکالا اور اس کا حصہ صحابہ کے پاس رکھوا دیا کیونکہ وہ ان کے مویشی چرانے کے لیے گیا ہوا تھا پس جب وہ واپس آیا تو صحابہ نے اس کو اس کا حصہ دے دیا تو اس نے کہا یہ کیا ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا تیرا حصہ جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تجھے دیا چنانچہ اس نے وہ حصہ لیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اسے لے آیا اور کہنے لگا کہ یہ کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ تیرا حصہ ہے جو میں نے نکالا ہے وہ کہنے لگا کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع اس لیے اختیار نہیں کی بلکہ میں نے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تابعداری اس لیے کی ہے کہ مجھے اس جگہ تیر لگے اور اس نے

اپنی حلق کی طرف تیر کے ساتھ اشارہ کیا پھر میں مر کر جنت میں داخل ہو جاؤں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تو نے سچ کہا تو اللہ تعالیٰ تجھے سچا کر دکھائے گا پھر وہ (صحابہ) کچھ عرصہ ٹھہرے رہے پھر وہ دشمن کیساتھ لڑنے کے لیے اٹھ کھڑے ہوئے (وہ دیہاتی بھی ان میں شامل تھا) پھر اسے نبی کریم ﷺ کے پاس اٹھا کر لایا گیا اسے اس کی بتائی ہوئی جگہ پر تیر لگا ہوا تھا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کیا یہ وہی شخص ہے؟ ایک آدمی نے کہا جی ہاں آپ ﷺ نے فرمایا: اس نے اللہ تعالیٰ سے سچ کہا اور اللہ نے اسے سچ کر دکھایا پھر نبی کریم ﷺ نے اسے اُس کے جبے میں کفن دیا پھر آگے بڑھے اس کی نماز جنازہ پڑھی آپ ﷺ سے نماز میں دیگر (دعاؤں کے علاوہ) اس دعا کا اظہار کیا، اے اللہ! یہ تیرا بندہ تیرے راستے میں مہاجر بن کر نکلا پھر شہید کر دیا گیا میں اس پر گواہ ہوں۔ [صحیح ۔ سنن النسائی : 1952]

شہید اور اخروی سفارش

سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: شہید (قیامت کے دن) اپنے گھر والوں میں سے ستر آدمیوں کی سفارش کرے گا۔

[صحیح لغیرہ۔ سنن أبی داؤد : 2522، صحیح ابن حبان : 4641]

شہید کے انعامات

سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: شہید کو سات خصلتوں سے نوازا جاتا ہے ① خون کا پہلا قطرہ گرتے ہی شہید کی مغفرت کر دی جاتی ہے اور وہ جنت میں اپنا مقام دیکھ لیتا ہے ② اسے ایمان کا لباس پہنا دیا جاتا ہے ③ قبر کے عذاب سے بچا لیا جاتا ہے ④ قیامت کی بڑی ہولنا کی سے محفوظ ہوگا ⑤ اور اس کے سر پر وقار کا تاج رکھ دیا جائے گا جس کا ایک یاقوت دنیا و مافیہا سے بہتر ہے ⑥ اور حور عین میں سے بہتر (۷۲) بیویوں سے اس کی شادی کر دی جائے گی ⑦ اور وہ اپنے رشتہ داروں میں سے ستر آدمیوں کی سفارش کرے گا۔

[صحیح ۔ مسند أحمد : 131/4]

جہاد سے اعراض کا نقصان

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص ایسے حال میں فوت ہوا کہ نہ اس

نے جہاد کیا اور نہ کبھی اس کے دل میں جہاد کا خیال آیا تو وہ نفاق کی ایک شاخ پر مرا۔

[صحیح ـ صحیح مسلم : 1910، سنن أبی داؤد : 2502، سنن النسائی : 3097]

سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو قوم جہاد چھوڑ دیتی ہے تو اللہ تعالیٰ اسے عام عذاب میں گرفتار کر دیتا ہے۔ [حسن ـ طبرانی فی الأوسط : 3851]

شہادت کی اقسام

سیدنا سعید بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ① جو اپنے مال کی حفاظت کرتے ہوئے قتل کیا گیا وہ شہید ہے ② جو اپنے خون (حفاظت جان) کی خاطر قتل کیا گیا وہ شہید ہے ③ جو اپنے دین کی خاطر قتل کیا گیا وہ شہید ہے ④ جو اپنے اہل وعیال کی حفاظت کرتے ہوئے قتل کیا گیا وہ شہید ہے۔

[صحیح ـ سنن أبی داؤد : 4772، جامع الترمذی : 1421، سنن ابن ماجه : 2580]

نوٹ:

قتال فی سبیل اللہ میں شہادت کے علاوہ مندرجہ بالا افراد بھی حکماً شہید ہیں تاکہ امت محمدیہ میں شہداء کی کثرت ہو۔ لیکن ان کے احکام اصل شہید کے احکام سے مختلف ہیں۔

12

جہاد کا بیان

1- اللہ تعالیٰ کی راہ میں اسلامی سرحدوں کی حفاظت پر ترغیب وفضیلت

661 عن سهل بن سعد رضي الله عنه ؛ أن رسول الله ﷺ قال: ((رباطُ يومٍ في سبيلِ الله خيرٌ من الدنيا وما عليها، وموضعُ سَوْطِ أحدِكم من الجنة خيرٌ من الدنيا وما عليها، والرَّوحة يروحها العبدُ في سبيل الله أو الغَدوة خيرٌ من الدنيا وما عليها)).

سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے راستے میں ایک دن سرحدوں کی حفاظت کرنا دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے اس سے بہتر ہے۔ اور جنت میں تمہارے ایک کی کوڑے (چابک) کی جگہ (جو تمھیں جنت میں ملے گی) دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے اس سے بہتر ہے۔ صبح یا شام اللہ کی راہ میں صرف ایک مرتبہ کا جانا دنیا اور اس کی تمام نعمتوں سے بہتر ہے۔

[صحیح ـ صحيح البخاری : 2892، صحیح مسلم : 1881، جامع الترمذی:1664]

662 عن فَضالة بن عُبيد رضي الله عنه ؛ أن رسول الله ﷺ قال: ((كلُّ ميتٍ يختمُ على عملِه إلا المرابط في سبيلِ الله ؛ فإنه يُنمى له عملُه إلى يومِ القيامةِ ، ويؤمَنُ من فتنةِ القبرِ)). وَفِي رِوايةٍ : ((المجاهدُ مَنْ جاهدَ نفسَه لله عزوجل)).

سیدنا فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر مرنے والے کا عمل (اس کے مرتے ہی) ختم ہو جاتا ہے مگر (اسلامی سرحد پر حفاظت کرنے والے) مورچہ بند کا عمل قیامت تک کے لیے بڑھتا رہتا ہے اور وہ

عذابِ قبر سے حفظ و امان میں رہتا ہے۔ ایک روایت میں کہ (رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:) (حقیقی) مجاہد وہ ہے جس نے اللہ کے لیے اپنے نفس سے جہاد کیا۔

[صحیح ۔ سنن أبی داؤد : 2500، جامع الترمذی : 1621، مستدرك حاكم : 79/2، صحيح ابن حبان:4624]

663 حدیث عن أبي الدرداء رضي الله عنه عن رسول الله ﷺ قال: ((**رباطُ شهرٍ خيرٌ من صيامِ دهرٍ، ومن ماتَ مرابطًا في سبيل الله أمِنَ مِنَ الفزَعِ الأكبرِ، وغُديَ عليه برِزقه، ورِيحَ من الجنة، ويُجرى عليه أجرُ المرابطِ، حتى يبعثَهُ الله عزوجل**)).

سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ایک ماہ سرحد کی حفاظت زمانہ بھر کے روزوں سے بہتر ہے اور جو شخص اللہ کی راہ میں سرحد کی حفاظت کرتے کرتے فوت ہو گیا وہ قیامت کی بڑی گھبراہٹ سے محفوظ ہو گیا۔ اور اسے اللہ تعالیٰ کی طرف سے (اسے) صبح و شام زیادہ اور اچھا رزق ملتا رہے گا اور اسے اسلامی سرحد پر حفاظت کا اجر قیامت کے دن زندہ اُٹھائے جانے تک ملتا رہے گا۔

[صحیح لغیرہ۔ طبرانی : ، مجمع الزوائد : 9504، صحیح و ضعیف الجامع للألبانی :3479]

664 حدیث عن مجاهد عن أبي هريرة رضي الله عنه : **أنه كانَ في الرباطِ ففزعوا إلى الساحلِ، ثم قيلَ : لا بأسَ، فانصرفَ الناسُ وأبو هريرة واقفٌ، فمرّ به إنسانٌ، فقالَ : ما يوقفُك يا أبا هريرة! فقال : سمعتُ رسولَ الله** ﷺ **يقول:** ((**موقفُ ساعةٍ في سبيلِ الله ؛ خيرٌ من قيام ليلةِ القدرِ عند الحجر الأسودِ**)).

مجاہد رحمہ اللہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ جہاد فی سبیل اللہ میں سرحد کی حفاظت کر رہے تھے کہ لوگ پریشان ہو کر ساحل کی طرف بھاگے پھر کہا گیا کوئی خطرہ و خوف نہیں تو لوگ واپس آگئے اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ وہیں کھڑے رہے ایک شخص کا ان کے پاس سے گزر ہوا تو اس نے کہا اے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ! آپ کیسے کھڑے ہیں؟ تو انہوں نے جواب دیا میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ایک گھڑی اللہ تعالیٰ کی راہ میں کھڑے ہونا حجر اسود کے پاس لیلۃ القدر کے قیام سے بہتر ہے۔ [صحیح ۔ صحیح ابن حبان : 4584، بیهقی فی الشعب : 4286]

666 حدیث عن عثمان بن عفان رضي الله عنه قال: سمعت رسول الله ﷺ يقول: ((**رباطُ يومٍ في سبيلِ الله؛**

خيرٌ من ألفِ يومٍ فيما سواه من المنازل ››.

سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ کے راستے میں ایک دن جہاد کے لیے اسلامی سرحد کا پہرہ دینا میدان جہاد کے علاوہ عام مقامات پر ایک ہزار عام دنوں کے (ثواب وغیرہ) سے بہتر ہے۔ [حسن لغيره۔ سنن النسائی:3169، جامع الترمذی :1667، صحيح ابن حبان: 4560، مستدرك حاكم : 68/2]

667 عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي ﷺ قال : ‹‹ تَعس عبدُ الدينارِ ، وعبدُ الدرهمِ ، وعبدُ الخميصة، زاد في روايةٍ : وعبد القطيفة ـ إن أُعطِيَ رضيَ ، وإن لم يُعطَ سَخطَ ، تعس وانتكَسَ ، وإذا شِيكَ فلا انتُقِش. طوبى لعبدٍ آخِذٍ بعنان فرسِه في سبيلِ اللّٰه ، أشعثَ رأسُه ، مُغبرةٍ قدماه ، إنْ كان في الحِراسةِ كان في الحراسة ، وإنْ كان في الساقةِ كانَ في الساقةِ ، إن استأذن لم يؤذن له ، وإن شَفَعَ لم يُشفَّعْ ››.

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: دینار کا بندہ درہم کا بندہ خوبصورت کپڑوں کا بندہ ہلاک ہو گیا اور ایک روایت میں الفاظ زائد ہیں اونی چادر کا بندہ ہلاک ہو گیا اگر اسے دیا جاتا ہے تو خوش رہتا ہے نہ دیا جائے تو ناراض ہو جاتا ہے۔ ہلاک ہو گیا ذلیل وخوار ہو گیا اور جس وقت اس کے پاؤں میں کانٹا لگے نہ نکالا جائے خوش نصیب ہے جو اللہ کے راستے میں پراگندہ بال اور خاک آلودہ قدموں کے ساتھ اپنے گھوڑے کی باگ تھامے ہوئے ہوتا ہے اگر حفاظت ونگرانی کا وقت ہوتا ہے تو حفاظت ونگرانی میں ہوتا ہے اور اگر وہ لشکر کے سب سے پچھلے حصہ میں ہے تو ادھر ہی ہے (لوگوں میں اس کی اہمیت یہ ہے کہ) اگر وہ اجازت طلب کرتا ہے تو اسے اجازت نہیں ملتی اگر سفارش کرتا ہے تو اس کی سفارش قبول نہیں ہوتی۔ [صحيح ـ صحيح البخاری :2886]

668 عن أبی هريرة رضی الله عنه قال : أن رسول اللّٰه ﷺ قال: ‹‹ مِنْ خيرِ مَعاش الناس لهم رجلٌ مُمسِكٌ بعنان فرسه في سبيل اللّٰه، يطير على مَتنه ، كلما سمع هَيعة أو فَزْعَة طار عليه يبتغي القتلَ أو الموت مظانَّه ، ورجل في غُنَيْمَةٍ في [رأسِ] شَعَفَةٍ من هذه الشِّعاف، أو بطنِ وادٍ من هذه الأودية ، يقيم الصلاة ، ويؤتي الزكاة، ويعبد ربه حتى يأتيه اليقين ، ليس من الناس إلا في خير ››.

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگوں میں سب سے بہتر زندگی والا وہ شخص ہے

جو اللہ تعالیٰ کے راستے میں اپنے گھوڑے کی باگ تھامے ہوئے اس کی پیٹھ پر سوار ہو کر نکلتا ہو جب کبھی وہ (دشمن کی طرف سے) کوئی خوفناک آواز سنے یا پریشان کن خبر سنے تو وہ اس کی پیٹھ پر سوار ہو کر مرنے یا مارنے کے لیے نکل پڑے اور وہ آدمی جوان چوٹیوں میں سے ایک چوٹی اور ان وادیوں میں سے ایک وادی میں بکریوں کے ریوڑ میں ہو اور نماز قائم کرے اور زکوٰۃ ادا کرے موت تک اپنے رب کی عبادت کرے یہ شخص بھی سب سے زیادہ بھلائی والا ہے۔

[صحیح ـ صحیح مسلم : 1889]

2-اللہ تعالیٰ کے راستے میں پہرہ داری اور نگہبانی کرنے کی ترغیب

669 عن معاوية بن حيدة رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ: ((ثلاثةٌ لا ترى أعينُهم النارَ : عينٌ حرستْ في سبيلِ الله ، وعينٌ بَكَتْ من خشيةِ الله ، وعين كفَّتْ عن محارمِ الله)).

سیدنا معاویہ بن حیدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین شخص ایسے ہیں جن کی آنکھیں جہنم کی آگ نہیں دیکھیں گی (جہنم میں نہیں جائیں گے) ① وہ آنکھ جو اللہ تعالیٰ کے راستے میں چوکیداری کرتی ہے ② وہ آنکھ جو اللہ تعالیٰ کے خوف وڈر سے رو پڑی ③ وہ آنکھ جو اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیزوں سے رک گئی۔

[حسن لغیرہ ـ طبرانی فی الکبیر : 1003]

3-اللہ کے راستے میں خرچ کرنے، غازیوں کو ساز و سامان سے لیس کرنے اور ان کے اہل و عیال کی نگہبانی کرنے کی ترغیب

670 حدیث نبوی عن خريم بن فاتك رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: ((**من أنفق نفقةً في سبيلِ الله كُتِبَتْ له بسبعمائِة ضعفٍ**)).

سیدنا خریم بن فاتک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ کے راستے میں کوئی چیز خرچ کرتا ہے اسے سات سو گنا زیادہ کر کے لکھ دیا جاتا ہے (پھر اتنا ہی ثواب ملے گا)۔

[صحیح ۔ سنن النسائی : 3180، جامع الترمذی:1625]

671 حدیث نبوی عن زيد بن خالد الجهني رضي الله عنه ؛ أن رسول الله ﷺ قال: ((**من جَهَّزَ غازياً في سبيلِ الله فقد غزا ، ومن خَلَفَ غازياً في أهله بخيرٍ فقد غزا**)).

سیدنا زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بیشک رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والے کو ساز و سامان سے لیس کیا تو گویا اس نے (بذاتِ خود) جہاد کیا اور جس نے غازی کے اہل و عیال کی نگہداشت بہترین طریقہ پر کی تو گویا اس نے بھی جہاد کیا۔

[صحیح ۔ صحیح البخاری : 2843، صحیح مسلم : 1895، سنن أبی داؤد : 2509، جامع الترمذی : 1628]

672 حدیث نبوی عن أبي أمامة رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : ((**أفضلُ الصدقاتِ ظِلُّ فسطاطٍ في سبيلِ الله، ومِنْحَةُ خادمٍ في سبيلِ الله ، أو طروقةُ فحلٍ في سبيلِ الله**)).

سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: افضل ترین صدقہ اللہ کے راستے میں خیمہ کا سایہ فراہم کرنا ہے اور اللہ کے راستے میں خادم دینا ہے یا نوجوان اونٹنی دینا ہے۔ [حسن ۔ جامع الترمذی : 1627]

4-جہاد کے لیے بغیر ریاء اور شہرت کے گھوڑا پالنے کی ترغیب اور اس کی فضیلت اور ترغیب کا بیان اور گھوڑے کی پیشانی کے بال کاٹنے کی ممانعت کیونکہ اس میں خیر و برکت ہے

673 عن أبي هريرة رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : **((من احتبس فرساً في سبيل الله إيماناً بالله وتصديقاً بوعده ؛ فانّ شِبَعَه ورِيَّه وروثَه وبولَه في ميزانِه يومَ القيامةِ . يعني حسنات))**.

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے اللہ پر ایمان رکھتے ہوئے اور اس کے وعدہ کی تصدیق کرتے ہوئے گھوڑا پالا تو اس کا پیٹ بھرنا اور پانی سے سیراب ہونا اور اس کی لید اور پیشاب (تک سب کچھ) قیامت کے دن (اعمال کے) میزان میں رکھے جائیں گے یعنی نیکیاں ہوں گی۔

[صحيح ـ صحيح البخاری : 2853، سنن النسائی : 3582]

674 عن رجل من الأنصار رضي الله عنه عن النبي ﷺ قال: **((الخيلُ ثلاثةٌ : فرسٌ يرتبطُه الرجلُ في سبيلِ الله عزوجل، فثمنه أجرٌ ، وركوبُه أجرٌ ، وعاريتُه أجرٌ ، [وعَلَفُه أجرٌ] . وفرسٌ يغالِقُ عليه الرجلُ ويراهِنُ ، فثمنُه وزرٌ، [وعَلَفُه وزرٌ] ، وركوبُه وزرٌ. وفرسٌ للبِطنةِ ، فعسى أنْ يكونَ سدادًا من الفقرِ إنْ شاءَ الله))**.

ایک انصاری صحابی رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: گھوڑے تین قسم کے ہیں ① وہ جسے مسلمان شخص اللہ کے راستے میں جہاد کے لیے پالے تو اس کی قیمت بھی ثواب ہے اور اس پر سواری بھی ثواب کا باعث ہوگی اور اس کو عاریۃً (ضرورت کے لیے کسی کو) دینا بھی ثواب ہے ② وہ گھوڑا جس پر جوئے بازی کی جائے (شرط لگائی جائے) اور جس پر گروی کا معاملہ کیا جائے تو اس کی (جوئے کی) رقم بھی گناہ کا باعث ہے اور اس کی سواری بھی گناہ ہے ③ وہ گھوڑا جو پیٹ بھرنے کے لیے (ذریعہ معاش) ہے تو امید ہے کہ اس سے فقر و فاقہ کی روک تھام ہو جائے گی ان شاءاللہ۔ [صحيح ـ مسند أحمد : 69/4]

675 عن أبي هريرة رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : ((**الخيرُ معقودٌ بنواصي الخيلِ إلى يومِ القيامةِ، ومَثَلُ المنفِقِ عليها كالمتكفِّفِ بالصدقةِ**)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت تک گھوڑے کی پیشانی میں خیر و برکت رکھ دی گئی ہے اس پر خرچ کرنے والے کی مثال کھلے ہاتھ سے خرچ کرنے والے (صدقہ و خیرات کرنے والے) کی طرح ہے۔ [صحیح - مسند أبی یعلی الموصلی: 2641، طبرانی فی الأوسط : 2090]

676 عن جرير رضي الله عنه قال: رأيتُ رسولَ الله ﷺ **يلوي ناصيةَ فرَسٍ باصبَعِه وهو يقولُ : ((الخيلُ معقودٌ في نواصيها الخيرُ إلى يومِ القيامةِ : الأجرُ والغنيمة))**.

سیدنا جریر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنی انگلی سے گھوڑے کی پیشانی کے بال موڑتے ہوئے دیکھا اور آپ ﷺ فرما رہے تھے کہ قیامت تک گھوڑے کی پیشانی میں اجر و ثواب اور غنیمت رکھ دی گئی ہے۔

[صحیح - صحیح مسلم : 1872، سنن النسائی : 3572]

5-غازی اور سرحد پر حفاظت کرنے والے کے لیے نیک عمل کثرت سے کرنے کی ترغیب خصوصاً روزہ وغیرہ

677 عن أبي الدرداء رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ: ((**من صامَ يوماً في سبيل اللهِ ؛ جعلَ اللهُ بينه وبينَ النارِ خندقاً كما بين السماءِ والأرضِ**)).

سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے اللہ کے راستہ میں ایک دن کا روزہ رکھا اللہ تعالیٰ اس کے اور جہنم کے درمیان ایک خندق آسمان اور زمین کے درمیانی فاصلہ کے برابر بنا دے گا۔

[حسن لغیرہ - طبرانی فی الأوسط : 3598]

6- اللہ کے راستے میں صبح و شام آنے جانے کی ترغیب، اللہ کے راستے میں چلنے اور غبار آلود ہونے اور اس میں خوف کرنے (خطرہ مول لینے) کی فضیلت کا بیان

678 عن أنس بن مالك رضي الله عنه ؛ أن رسول الله ﷺ قال: ((**لَغدوةٌ في سبيلِ الله أو روحةٌ ، خيرٌ من الدنيا وما فيها، ولَقَابُ قوسِ أحدِكم من الجنةِ ، أو موضع قيد۔ يعني سوطه۔ خيرٌ من الدنيا وما فيها، ولو أن امرأةً من أهلِ الجنةِ اطَّلعت إلى أهلِ الأرض لأضاءت ما بينهما، ولملأته ريحاً ، ولنصيفها على رأسها خيرٌ من الدنيا وما فيها**)).

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بیشک رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کے راستے میں ایک بار صبح و شام جانا اور آنا دنیا اور جو کچھ اس میں ہے اس سے بہتر ہے اور جنت میں تمہارے ایک کے کوڑے کی مقدار کے برابر ملنے والی جگہ دنیا و مافیہا سے بہتر ہے اور اگر جنت کی ایک عورت (حور) زمین پر جھانکے تو زمین اور آسمان کے درمیان ہر چیز کو روشن کر دے اور اسے خوشبو سے بھر دے اور اس کے سر کا دوپٹہ دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔

[**صحيح** ۔ صحيح البخاری : 2796، صحيح مسلم : 1880]

679 عن ابن عمر رضي الله عنهما ؛ أن رسول الله ﷺ قال: ((**الغازي في سبيلِ الله ، والحاجُّ إلى بيتِ الله، والمعتمرُ وفدُ الله، دعاهم فأجابوه**)).

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والا اور بیت اللہ کا حج اور عمرہ کرنے والا یہ اللہ تعالیٰ کے مہمان ہیں اللہ تعالیٰ نے انہیں بلایا انھوں نے اسے قبول کیا (ان کی دعا قبول ہوگی)۔ [**حسن لغيره** ۔ سنن ابن ماجه : 2893، صحيح ابن حبان : 9594]

680 عن أبي هريرة رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : ((**من خرجَ حاجاً فماتَ ؛ كتبَ اللّٰه له أجرَ الحاجّ إلى يومِ القيامةِ ، ومن خرجَ معتمرًا فماتَ ، كتبَ اللّٰه له أجرَ المعتمرِ إلى يومِ القيامةِ ، ومن خرجَ غازياً فماتَ ، كتبَ اللّٰه له أجرَ الغازي إلى يومِ القيامة**)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص حج کے لیے نکلا پھر (راستے میں ہی) فوت ہو گیا تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے قیامت تک حج کا ثواب لکھ دیتا ہے اور جو شخص عمرہ کرنے کے لیے نکلا پھر فوت ہو گیا تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے قیامت تک عمرہ کرنے والے کا ثواب لکھ دیتا ہے اور جو شخص جہاد کے لیے نکلا پھر فوت ہو گیا اللہ اس کے لیے قیامت تک جہاد کرنے کا ثواب لکھ دیتا ہے۔ [صحیح لغیرہ۔ مسند أبی یعلی الموصلی : 6357، 637]

681 حدیث عن معاذ بن جبل رضي الله عنه قال: **عهد إلينا رسول الله ﷺ في: ((خمس من فعلَ واحدةً منهن كان ضامناً على الله عزوجل : من عادَ مريضاً ، أو خرَجَ مع جنازةٍ ، أو خرجَ غازياً في سبيلِ الله، أو دخلَ على إمامٍ يريدُ بذلك تعزيرَه وتوقيرَه ، أو قعدَ في بيتِه فَسَلِمَ ، وسلِمَ الناسُ منه)).**

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ چیزوں کا عہد لیا جو شخص ان میں سے ایک بھی کر لے اللہ تعالیٰ اس کا ضامن ہو جائے گا ① جس نے مریض کی بیمار پرسی کی ② جنازہ کے ساتھ نکلا ③ اللہ کے راستے میں جہاد کے لیے نکلا ④ امام (حکمران) کے پاس بطور ادب اور اس کی عزت واحترام کرنے آیا ⑤ گھر میں بیٹھا خود بھی (لوگوں کے شر سے) محفوظ ہو گیا اور لوگ بھی اس سے محفوظ ہو گئے۔

[صحیح لغیرہ۔ مسند أحمد : 241/5، مسند البزار : 1649، صحیح ابن حبان: 373]

682 حدیث عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: **((لا يلجُ النارَ رجلٌ بكى من خشيةِ الله، حتى يعود اللبنُ في الضرعِ ، ولا يجتمعُ غبارٌ في سبيلِ الله ودخانُ جهنمَ)).**

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ شخص جہنم میں داخل نہیں ہوگا جو اللہ تعالیٰ کے خوف سے رویا جب تک دودھ تھنوں میں واپس نہ چلا جائے اور اللہ تعالیٰ کے راستے کا غبار اور جہنم کا دھواں جمع نہیں ہو سکتے۔ [صحیح لغیرہ۔ جامع الترمذی : 1632]

683 حدیث عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي ﷺ قال: **((لا يجتمعانِ في النارِ اجتماعاً يضرُّ أحدُهما الآخرَ؛ مسلمٌ قتلَ كافرًا ثم سدّدَ المسلمُ وقاربَ ، ولا يجتمعان في جوفِ عبدٍ ؛ غبارٌ في سبيل الله ودخانُ جهنمَ، ولا يجتمعانِ في قلبِ عبدٍ ؛ الايمانُ والشحُّ)).**

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جہنم میں دو آدمی اس طرح جمع نہیں ہو سکتے کہ ایک دوسرے کو تکلیف پہنچائے مسلمان جس نے کافر کو قتل کیا ہو پھر مسلمان ٹھیک ٹھیک چلتا رہا اور کسی بندے کے پیٹ میں اللہ تعالیٰ کے راستے کا غبار اور جہنم کا دھواں جمع نہیں ہو سکتے اور کسی بندے کے دل میں ایمان اور بخیلی جمع نہیں ہو سکتے۔

[حسن ـ سنن النسائی : 3109، مستدرك حاكم : 72/2]

684 عن عمرو بن قيس الكندي قال: **كنا مع أبي الدرداء منصرفين من (الصائفةِ) ، فقال : يا أيها الناس! اجتمِعوا ، سمعتُ رسولَ اللّٰه ﷺ يقول: ((من اغبرتْ قد ماه في سبيلِ اللّٰه ؛ حرَّمَ اللّٰه سائرَ جسدِه على النارِ))**.

سیدنا عمرو بن قیس کندی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ میں ابو درداء رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا جب ہم صائفہ جگہ سے واپس آرہے تھے تو انھوں نے فرمایا لوگو جمع ہو جاؤ (پھر یہ حدیث بیان کی کہ) میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا جس کے قدم اللہ کے راستے میں غبار آلود ہوئے تو اللہ اس کے تمام جسم پر جہنم کی آگ کو حرام فرما دے گا۔

[صحیح لغیرہ۔ طبرانی فی الأوسط : 5529]

7-اللہ تعالیٰ کے راستے میں شہادت مانگنے کی ترغیب

685 عن سهل بن حنيف رضي الله عنه ؛ أن رسول الله ﷺ قال: ((من سألَ اللّٰه تعالى الشهادةَ بِصدْقٍ ؛ بلَّغه اللّٰهُ منازلَ الشهداءِ ، وإن ماتَ على فراشِه)).

سیدنا سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بیشک رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے صدق دل سے اللہ تعالیٰ سے شہادت طلب کی تو اللہ تعالیٰ اسے شہداء کے درجے پر پہنچا دیتا ہے اگرچہ وہ اپنے بستر پر ہی فوت ہو۔

[صحیح۔سنن أبی داؤد :1520، صحیح مسلم:1909، سنن النسائی :362،جامع الترمذی:1653، سنن ابن ماجہ : 2797]

686 عن معاذ بن جبل رضي الله عنه ؛ أنه سمع رسول الله ﷺ يقول: ((مَنْ قاتلَ في سبيلِ اللّٰه فُواقَ ناقةٍ ؛ فقدْ وجبتْ له الجنةُ ، ومن سألَ اللّٰه القتلَ من نفسِه صادقاً ثم ماتَ أو قُتِلَ ؛ فانَّ له أجرَ شهيدٍ ، ومَنْ جُرِحَ جرحًا في سبيلِ اللّٰه أو نُكبَ نَكبةً ؛ فانها تجيء يومَ القيامةِ كأغزر ما كانتْ ، لونُها لونُ الزعفران، وريحها ريحُ المسكِ)) .

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا جس شخص نے اللہ کے راستے میں اونٹنی کا دودھ دوھنے کی مقدار کے برابر جہاد کیا تو اس کے لیے جنت واجب ہوگئی۔اور جس نے اللہ تعالیٰ سے سچے دل سے اپنے لیے شہادت مانگی پھر وہ فوت ہوگیا یا قتل کر دیا گیا تو یقیناً اس کے لیے شہید کا ثواب ہوگا اور جو شخص اللہ کے راستے میں زخمی کر دیا گیا یا کوئی حادثہ (مصیبت) پیش آیا تو قیامت والے دن وہ زخم وغیرہ پہلے سے زیادہ بڑا ہوگا اس کا رنگ زعفران کا ہوگا اور خوشبو کستوری کی ہوگی۔

[صحیح لغیرہ۔ سنن أبی داؤد : 2541، جامع الترمذی : 1654، سنن ابن ماجہ : 2792، صحیح ابن حبان : 4599]

8-اللہ تعالیٰ کے راستے میں تیر اندازی کرنے اور اسے سیکھنے کی ترغیب اور اسے سیکھنے کے بعد غفلت کرتے ہوئے چھوڑنے پر وعید

687 عن عقبة بن عامر رضي الله عنه قال : سمعت رسول الله ﷺ وهو على المنبر يقول : ((﴿ وأعِدُّوا لهم ما استطعتُم من قوةٍ ومن رباطِ الخيلِ ﴾ : ألا إنَّ القوةَ الرَّمْيُ ، ألا إنّ القوةَ الرَّمْيُ ، ألا إنَّ القوةَ الرَّمْيُ)).

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر پر یہ آیت تلاوت کرتے ہوئے سنا (تم ان کے لیے اپنی مقدور بھر قوت کے ساتھ تیاری کرو) خبردار قوت تیر اندازی ہے خبردار قوت تیر اندازی خبردار قوت تیر اندازی ہے۔ [صحیح ۔ صحیح مسلم : 1917]

688 عن عطاء بن أبي رباح قال: رأيتُ جابرَ بنَ عبدالله وجابرَ بن عمير الأنصاري يرميان ، فملَّ أحدُهما فجلسَ ، فقالَ له الآخرُ : كسلتَ ؟ سمعتُ رسولَ الله ﷺ يقول: ((كلُّ شيءٍ ليسَ من ذكرِ الله عزوجل فهو لهوٌ أو سهوٌ ، إلا أربعَ خصالٍ : مشيُ الرجل بين الغَرَضين ، وتأديبُه فرسَه ، وملاعبتُه أهلَه، وتعليمُ السباحَة)).

عطاء بن ابی رباح سے روایت ہے کہ میں نے جابر بن عبداللہ اور جابر بن عمیر انصاری رضی اللہ عنہم کو تیر اندازی کرتے دیکھا ان میں سے ایک صاحب تھک کر بیٹھ گئے تو اسے دوسرے نے کہا کیا تم سست ہو گئے ہو؟ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا اللہ کے ذکر کے سوا جو کچھ ہے وہ سب دل کا بھلاوا اور بھول ہے سوائے چار کاموں کے ① مسلمان کا دو سرحدوں کے درمیان چلنا② اپنے گھوڑے کو سدھانا و تربیت دینا③ اپنی بیوی سے ہنسی مذاق کرنا④ تیرا کی سیکھنا اور سکھانا۔ [صحیح ۔ طبرانی فی الکبیر : 8147، 1785]

689 عن عمرو بن عبسة رضى الله عنه قال : سمعت رسول الله ﷺ يقول: ((من شاب شيبةً في الإسلام، كانتْ له نورًا يوم القيامةِ، ومن رمى بسهم في سبيلِ الله، فبلغ به العدوَّ أولم يبلغْ ؛ كان له كعتقِ

رقبةٍ، ومن أعتق رقبةً مؤمنةً ؛ كانت فداءه من النار عضوًا بعضو)).

سیدنا عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا جو شخص اسلام میں بوڑھا ہو گیا اس کے لیے (یہ بڑھاپا) قیامت کے دن نور ہو گا اور جس نے اللہ کے راستے میں تیر پھینکا وہ دشمن کو لگا یا نہ لگا تو اس کا ثواب گردن آزاد کرنے کے برابر ہے اور جس نے مومن کی گردن آزاد کی تو اس کا ایک ایک عضو اس کے ایک ایک کے بدلے جہنم کی آگ سے آزاد ہو جائے گا۔ [صحیح لغیرہ۔ سنن النسائی : 3142]

690 حدیث نبوی عن كعب بن مرة رضي الله عنه قال : سمعت رسول الله ﷺ يقول : ((مَنْ بلغَ العدوَّ بسهمٍ ؛ رفعَ اللّٰه له درجةً)). فقال له عبدالرحمن بن النَّحّام: وما الدرجةُ يا رسولَ اللّٰه! قال: ((أما إنها ليست بعتبة أمِّك! مابين الدرجتين مئةُ عام)).

سیدنا کعب بن مرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا جس کا تیر دشمن تک پہنچا تو اللہ تعالیٰ اس کے درجہ بلند فرما دیتا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عبدالرحمٰن بن نحام رضی اللہ عنہ نے پوچھا وہ درجہ کیا ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کی مسافت تیری والدہ کے گھر کی چوکھٹ برابر نہیں بلکہ دو درجوں کے درمیان سو سال کی مسافت اور بلندی ہے۔ [صحیح ۔ سنن النسائی : 3144، صحیح ابن حبان : 4597]

691 حدیث نبوی عن عقبة بن عامر رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ:((من عَلِمَ الرمي ثم تركه ؛ فليس منا......)).

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ ہم میں سے نہیں ہے جس نے تیر اندازی سیکھی پھر اسے چھوڑ دیا (بھلا دیا)۔ [صحیح ۔ صحیح مسلم : 1919]

9-اللہ کے راستے میں جہاد کرنے کی ترغیب اس میں زخمی ہونے کی فضیلت صف بندی اور لڑائی کے وقت کی دعا کا بیان

692 حدیث عن أبي هريرة رضي الله عنه قال : سئلَ رسولُ الله ﷺ : أيُّ العملِ أفضلُ ؟ قال: ((إيمانٌ بالله ورسولِه)). قيل: ثم ماذا ؟ قال: ((الجهادُ في سبيلِ الله)). قيل: ثم ماذا ؟ قال : ((حجٌّ مبرورٌ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کون سا عمل افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان لانا عرض کی گئی پھر کونسا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کے راستے میں جہاد کرنا عرض کی گئی پھر کونسا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: حج مبرور (وہ حج جس میں اللہ کی کوئی نافرمانی نہ ہو)۔

[صحیح ۔ صحیح البخاری : 26، صحیح مسلم : 83، جامع الترمذی : 1657]

693 حدیث عن ابن عباس رضي الله عنهما: أن رسول الله ﷺ خرجَ عليهم وهم جلوسٌ في مجلسٍ لهم فقال: ((ألا أخبرُكم بخيرِ الناسِ منزلًا ؟)). قالوا: بلى يا رسول الله! قال: ((رجلٌ آخذٌ برأس فرسه في سبيل الله حتى يَموتَ أو يقتلَ. ألا أخبرُكم بالذي يليه ؟)). قلنا: بلى يا رسول الله ! قال امرؤٌ معتزل في شعب يقيم الصلاة، ويؤتي الزكاة ، ويعتزل شرور الناس، ألا أُخبركم بشر الناس؟ قلنا: بلى يا رسول الله ! قال: ((الذي يُسأل بالله ولا يُعطي)).

سیدنا عبداللہ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے بیشک اللہ کے رسول ﷺ ان کے پاس تشریف لائے وہ مجلس لگائے بیٹھے تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں بہترین مرتبہ کے حامل لوگ نہ بتاؤں ؟ ہم نے کہا ہاں اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ ﷺ نے فرمایا وہ شخص جو اپنے گھوڑے کا سر پکڑ (یعنی لگام تھام) کر اللہ کے راستے میں لے گیا یہاں تک کہ وہ طبعی موت سے فوت ہو گیا یا شہید کر دیا گیا پھر آپ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں وہ شخص نہ بتاؤں جو مرتبہ میں اس کے بعد ہے ہم نے کہا ضرور بتلائیں اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ ﷺ نے فرمایا: وہ شخص جو کسی گھاٹی میں علیحدہ (ہونے کے باوجود) نماز قائم کرتا ہے اور زکوٰۃ دیتا ہے اور لوگوں کے شر وفتنہ سے دور رہتا ہے پھر آپ ﷺ نے فرمایا: کیا

میں تمہیں سب لوگوں سے برا آدمی کے متعلق نہ بتلاؤں؟ ہم نے کہا ہاں اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ ﷺ نے فرمایا: جس سے اللہ کے نام پر مانگا جائے اور وہ نہ دے۔

[صحیح ـ جامع الترمذی : 1652، سنن النسائی : 2569، صحیح ابن حبان : 603، مالك : 445/2]

694 حدیث عن سبرة بن الفاكه رضي الله عنه قال: سمعتُ رسول الله ﷺ قال: ((**إن الشيطانَ قعدَ لابنِ آدمَ بطريقِ الاسلامِ ، فقال: تُسلِمُ وتَذَرُ دينَك ودينَ آبائكَ ؟ ! فعصاه . فقعدَ له بطريقِ الهجرةِ ، فقال له: تهاجرُ وتَذَرُ دارَك وأرضَك وسماءَك ؟! فعصاهُ ، فهاجر. فقعدَ له بطريق الجهاد، فقال: تجاهدُ وهو جهد النفسِ والمالِ ،فتقاتلُ فتقتلُ فتُنكَحُ المرأةُ ويُقْسَمُ المالُ ؟ فعصاه ، فجاهد))**. فقال رسول الله ﷺ : ((**فمن فعل ذلك فماتَ ؛ كان حقاً على الله أن يُدخلَه الجنةَ ، وإِنْ غرق ؛ كان حقاً على الله أن يدخلَه الجنةَ ، وإِن وقَصتُه دابةٌ ؛ كان حقاً على الله أَن يدخلَه الجنة**)).

حضرت سبرہ بن فاکہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: بیشک شیطان ابن آدم کے لیے اسلام کے راستے میں بیٹھ کر کہتا ہے تو مسلمان ہورہا ہے اور اپنے باپ دادا کا دین چھوڑ رہا ہے؟ انسان اس کی بات نہیں مانتا اور مسلمان ہو جاتا ہے پھر وہ اس کے ہجرت کے راستے پر بیٹھ جاتا ہے اور اسے کہتا ہے کہ تو ہجرت کر رہا ہے اپنا گھر، زمین، آسمان چھوڑ رہا ہے؟ تو وہ اس کی بات نہیں مانتا اور ہجرت کر جاتا ہے پھر وہ اس کے جہاد کے راستے پر بیٹھ جاتا ہے اور اسے کہتا ہے کہ تو جہاد کرے گا؟ وہ جان و مال کی مشقت ہے تو لڑے گا تو تو قتل کیا جائے گا تیری بیوی آگے نکاح کر لے گی اور تیرا مال تقسیم ہو جائے گا تو وہ اس کی بات نہیں مانتا اور جہاد کرنے چلا جاتا ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے ایسا کیا پھر وہ فوت ہو گیا تو اللہ پر واجب ہے کہ اسے جنت میں داخل فرمائے اور اگر ڈوب کر فوت ہوا یا سواری سے گر کر فوت ہو گیا پھر بھی اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کرے گا۔

[صحیح ـ سنن النسائی : 3134، صحیح ابن حبان : 4574]

695 حدیث عن فضالة بن عبيد رضي الله عنه قال : سمعت رسول الله ﷺ يقول : ((**أنا زعيمٌ ـ والزعيم الحميل ـ لمن آمن بي وأسلَمَ وجاهدو في سبيل الله ببيت في رَبَض الجنةِ، وببيت في وسطِ الجنةِ ، وأنا زعيمٌ لمن آمن بي وأَسلَمَ وجاهَد في سبيلِ الله ببيت في ربضِ الجنةِ، وببيتٍ في وسطِ الجنةِ، وببيت في**

أعلى غُرفِ الجنة. فمن فعل ذلک لم يَدَعْ للخيرِ مَطْلَبًا ، ولا من الشّرِّ مهرباً ، يموتُ حيثُ شاءَ أن يموتَ ›.

سیدنا فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا میں ضامن ہوں اس شخص کا جو مجھ پر ایمان لایا، اسلام قبول کیا اور ہجرت کی جنت کے اردگرد اور درمیان میں اس کا گھر ہوگا اور میں ضامن ہوں اس شخص کا جو مجھ پر ایمان لایا، اسلام قبول اور اللہ کے راستے میں جہاد کیا جنت کے اردگرد، جنت کے درمیان میں اور جنت کے اعلیٰ بالاخانوں میں اس کا گھر ہوگا جس نے ایسا کیا سو اس نے بھلائی کی طلب وخواہش نہیں چھوڑی اور نہ اذیت و تکلیف سے بھاگا تو وہ جہاں چاہے فوت ہو جائے (اس کا ٹھکانہ جنت ہے)۔

[صحيح ـ سنن النسائي : 3133، صحيح ابن حبان : 4600]

696 عن عمران بن حصين رضي الله عنه ؛ أن رسول الله ﷺ قال: ‹‹ مقامُ الرجلِ في الصفِّ في سبيلِ اللّٰهِ أفضلُ عندَ اللّٰهِ من عبادة الرجل ستين سنةً ››.

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کے راستے میں (مسلمان کا) صف میں کھڑا ہونا آدمی کی ساٹھ سال کی عبادت سے اللہ کے نزدیک افضل ہے۔ [صحيح لغيره ـ مستدرك حاكم : 68/2]

697 عن أبي هريرة قال: قيل: يا رسولَ اللّٰهِ ! ما يعدلُ الجهادَ في سبيل اللّٰه ؟ قال : ‹‹ لا تستطيعونَهُ››. فأعادوا عليه مرتين أو ثلاثاً ، كل ذلک يقول: ‹‹ لا تستطيعونَهُ ››. ثم قال: ‹‹ مثلُ المجاهدِ في سبيلِ اللّٰهِ كمثلِ الصائمِ القائمِ القانتِ بآيات اللّٰهِ ، لا يَفْتُرُ من صلاةٍ ولا صيامٍ حتى يرجعَ المجاهدُ في سبيل اللّٰه ››.

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی گئی اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ کے راستے میں جہاد کرنے کے برابر کونسا عمل ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اس کی طاقت نہیں رکھتے انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر دو یا تین بار دہرایا ہر بار آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی فرمایا تم اس کی طاقت نہیں رکھتے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والے مجاہد کی مثال اس روزے دار تہجد گزار اور اللہ کی آیات پر ایمان ویقین اور عمل کرنے والے کی ہے جو نماز

روزے سے تھکتا نہیں تاوقتیکہ مجاہد فی سبیل اللہ واپس نہ آ جائے۔

[صحیح ـ صحیح البخاری : 2787، صحیح مسلم : 1878]

698 عن أبي هريرة رضي الله عنه ؛ أن رسول الله ﷺ قال: ((**إن في الجنةِ مئَةَ درجةٍ ، أعدَّها اللهُ للمجاهدين في سبيلِ اللهِ ، ما بين الدرجتين كما بين السماءِ والأرضِ**)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بیشک رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جنت میں سو درجے ایسے ہیں کہ جنہیں اللہ تعالیٰ نے اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والوں کے لیے تیار کیا ہے دو درجوں کے درمیان اتنی مسافت ہے جتنی آسمان اور زمین کے درمیان ہے۔ [صحیح ـ صحیح البخاری : 2790]

699 عن عبادة بن الصامت رضي الله عنه قال : **بينما أنا عندَ رسولِ اللهِ ﷺ إذ جاءه رجلٌ فقال: يا رسولَ اللهِ ! أيُّ الأعمالِ أفضلُ ؟ قال : ((إيمانٌ باللّه ، وجهادٌ في سبيله ،وحجٌّ مبرورٌ)).فلما ولّى الرجلُ قال : ((وأهونُ عليكَ من ذلكَ إطعامُ الطعامِ ، ولينُ الكلامِ ، وحسنُ الخُلُقِ)). فلما ولّى قال : ((وأهونُ عليكَ من ذلكَ ، لا تَتَّهِمِ اللهَ على شيءٍ قضاهُ عليكَ)).**

سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک وقت رسول اللہ ﷺ کے پاس موجود تھا اس دوران ایک آدمی آیا کہنے لگا اے اللہ کے رسول ﷺ! کون سے اعمال افضل ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا① اللہ پر ایمان ② اس کے راستے میں جہاد ③ اور حج مبرور جب آدمی واپس لوٹنے لگا تو آپ ﷺ نے فرمایا: تجھ پر اس سے آسان یہ عمل ہے کھانا کھلانا، نرم بات کرنا، حسن اخلاق سے پیش آنا جب وہ پھر لوٹنے لگا تو آپ ﷺ نے فرمایا: تجھ پر اس سے آسان یہ عمل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تیرے متعلق جو بھی فیصلہ فرمایا ہے اس پر اللہ تعالیٰ کو متہم (گلہ شکوہ) نہ کر۔

[حسن لغيره ـ مسند أحمد : 319/5]

700 عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي ﷺ قال : ((**ثلاثة حقّ على الله عونُهم : المجاهدُ في سبيل الله، والمكاتَبُ الذي يريدُ الأداءَ ، والناكحُ الذي يريدُ العفافَ**)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین شخص ایسے ہیں جن کی مدد کرنا

اللہ نے اپنے اوپر لازم کی ہے ① اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والا ② مکاتب غلام جو ادائیگی چاہتا ہو ③ جو عفت و پاکدامنی کی غرض سے نکاح کرنا چاہتا ہو۔

[حسن ـ جامع الترمذی : 1655، صحیح ابن حبان : 4019، مستدرك حاكم : 160/2]

701 حدیث عن البراء رضي الله عنه قال : أتى النبيَّ ﷺ رجلٌ مقنَّعٌ بالحديدِ ، فقال : يا رسولَ الله ! أقاتِلُ أو أُسلم ؟ قال: ((أَسلِمْ ثم قاتلْ)) . فأسلَم ثم قاتل ، فقُتلَ . فقالَ رسولُ الله ﷺ : ((عملَ قليلاً ، وأُجِرَ كثيرًا)).

سیدنا براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک (غیر مسلم) آدمی سر پر خود (جنگی ٹوپی) پہنے ہوئے آیا کہنے لگا اے اللہ کے رسول ﷺ! میں جہاد کروں یا اسلام لاؤں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: پہلے اسلام لا پھر جہاد کر، چنانچہ وہ اسلام لے آیا اور جہاد کیا اور شہید ہو گیا تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس نے عمل کم کیا اور اجر زیادہ پا گیا۔

[صحیح ـ صحیح البخاری : 2808، صحیح مسلم : 1900]

702 حدیث عن معاذ بن جبل رضي الله عنه عن رسول الله ﷺ قال : ((من جاهدَ في سبيلِ الله كان ضامناً على الله، ومن عادَ مريضًا كان ضامناً على الله، ومن غدا إلى المسجد أو راح كان ضامناً على الله ، ومن دخلَ على إمامٍ يُعَزِّرُه كان ضامناً على الله ، ومن جلسَ في بيته لم يغتبْ إنساناً كان ضامناً على الله)).

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو اللہ کے راستے میں جہاد کرے وہ اللہ پر ضامن (یعنی اللہ اسے جنت میں داخل فرمائے گا) جو کسی مریض کی بیمار پرسی کرے وہ اللہ پر ضامن ہے جو صبح سویرے مسجد جائے اور واپس آئے تو وہ اللہ پر ضامن ہے جو امام (حکمران) کے پاس راہنمائی اور تائید کے لیے جائے وہ اللہ پر ضامن ہے جو شخص اپنے گھر میں بیٹھ کر کسی کی غیبت نہیں کرتا تو وہ اللہ پر ضامن ہے (یعنی اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل کرے گا)۔ [صحیح ـ صحیح ابن خزیمة : 1494، صحیح ابن حبان : 373]

703 حدیث هو عند أبي داود من حديث أبي أمامة ، إلا أن عنده الثالثة: ((ورجلٌ دخلَ بيتَه بسلامٍ ، فهوَ ضامنٌ على الله)).

اور ابوداؤد میں ابوامامہ کی حدیث سے مروی ہے البتہ اس میں یہ ہے کہ تیسرا شخص وہ جو اپنے گھر میں سلام کہہ کر داخل ہو اوہ اللہ پر ضامن ہے۔ [صحيح ـ سنن أبي داؤد : 2494]

704 عن عبدالله بن حُبشي الخثعمي رضي الله عنه : أنَّ النبيَّ ﷺ سئلَ : أيُّ الأعمالِ أفضل؟ قال: ((إيمانٌ لا شكَّ فيه ، وجهادٌ لا غلولَ فيه ، وحجة مبرورةٌ)). قيل: فأيُّ الصدقةِ أفضل؟ قال : ((جهدُ المقِلِّ)). قيل: فأيُّ الهجرةِ أفضلُ ؟ قال ((من هجرَ ما حرَّم اللّهُ)). قيلَ : فأَيُّ الجهادِ أفضلُ؟ قال : ((من جاهدَ المشركين بنفسِه ومالِه)). قيل: فأَيّ القتلِ أشرفُ ؟ قال: ((من أُهرِيقَ دمُه، وعُقِرَ جوادُه)).

سیدنا عبداللہ بن حبشی خثعمی سے روایت ہے کہ بیشک اللہ کے نبی ﷺ سے پوچھا گیا کون سے اعمال افضل ہیں؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایسا ایمان جس میں شک نہ ہو اور ایسا جہاد جس میں خیانت نہ ہو اور حج مبرور (یعنی مسنون) آپ ﷺ سے پوچھا گیا کون سا صدقہ افضل ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کمی کے باوجود محنت کر کے خرچ کرنا پوچھا گیا کونسی ہجرت افضل ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیزوں کو چھوڑ دینا، آپ ﷺ سے پوچھا گیا کون سا جہاد افضل ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو اپنے جان و مال کے ساتھ مشرکین کے ساتھ جہاد کرے، آپ ﷺ سے پوچھا گیا کون سا قتل بہترین ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کا خون بہا دیا گیا اور اس کا گھوڑا قتل کر دیا گیا۔ [صحيح ـ صحيح أبي داؤد : 1449، نسائي في الكبرى : 11717]

705 عن معاذ بن أنس رضي الله عنه عنِ النبي ﷺ : أن امرأةً أتَتْه فقالت: يا رسول الله ! انطلق زوجي غازياً، وكنتُ أقتدي بصلاته إذا صلى، وبفعله كله، فأخبرني بعملٍ يُبْلِغُني عملَه حتى يرجع. قال لها: ((أتستطيعين أن تقومي ولا تقعدي ، وتصومي ولا تفطري ، وتَذْكُري الله تعالى ولا تَفْتُري حتى يرجعَ؟)). قالت: ما أطيق هذا يا رسول الله ! فقال : ((والذي نفسي بيده لو طُوِّقتيه ؛ ما بلغتِ العُشْرَ مِنْ عمله)).

سیدنا معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے پاس ایک عورت آئی کہنے لگی اے اللہ کے رسول ﷺ! میرا خاوند جہاد کرنے چلا گیا ہے میں ان کی نماز کی اقتدا کرتی تھی جب وہ نماز ادا کرتے تھے اور اس کے تمام اعمال کی میں اقتدا

کیا کرتی تھی سو مجھے کوئی ایسا عمل بتا دیجیے جو اس کے عمل کو پہنچ جائے یہاں تک کہ وہ واپس لوٹ آئے۔ آپ ﷺ نے اسے فرمایا کیا تو اس کی طاقت رکھتی ہے کہ قیام کرے اور بیٹھے نہیں اور روزے رکھے اور افطار نہ کرے اور ہر وقت اللہ کا ذکر کرے؟ کہنے لگی اے اللہ کے رسول ﷺ! میں اس کی طاقت نہیں رکھتی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر تو اس کی طاقت بھی رکھتی ہوتی تو تب بھی تو اس کے عمل کے دسویں حصے کو بھی نہیں پہنچ سکتی۔ [صحيح لغيره۔ مسند أحمد : 439/3]

706 عن أبي أمامة رضي الله عنه عن النبي ﷺ قال : ((**ليسَ شيءٌ أحبَّ إلى اللّٰه من قطرتين وأثرين، قَطرةِ دموعٍ من خشيةِ اللّٰهِ ، وقطرةِ دمٍ تُهراقُ في سبيلِ اللّٰه ، وأما الأثران ، فأثرٌ في سبيلِ اللّٰه ، وأثرٌ في فريضةٍ من فرائضِ اللّٰه**)).

سیدنا ابوامامہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کو دو قسم کے قطرے اور دو قسم کے نشان (قدم) بہت زیادہ محبوب ہیں ① وہ قطرہ جو خوف الٰہی سے نکلا ہو، ② خون کا وہ قطرہ جو اللہ کے راستے میں بہایا گیا ہو دو نشان وہ یہ ہیں ① اللہ کے راستے میں اٹھنے والے قدم کے نشان ② اللہ کے فرائض میں سے کسی فرض کی ادائیگی میں نشان (قدم کا اٹھنا)۔ [حسن ۔ جامع الترمذی : 1669]

10- جہاد میں اخلاصِ نیت کی ترغیب اور اجر و غنیمت اور تذکرہ کی خواہش رکھنے والوں کا بیان اور غازیوں کی فضیلت جب وہ غنیمت نہ پائیں

707 حدیث عن أبي موسى رضي الله عنه : أن أعرابياً أتى النبيَّ ﷺ فقالَ : يا رسولَ الله ! الرجلُ يقاتلُ للمغنم ، والرجلُ يقاتلُ ليُذْكَرَ ، والرجلُ يقاتلُ ليُرى مكانُه ، فمن في سبيل الله ؟ فقال رسول الله ﷺ : ((من قاتلَ لتكونَ كلمةُ الله هي العليا ، فهو في سبيل الله)).

سیدنا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی نبی کریم ﷺ کے پاس آیا کہنے لگا اے اللہ کے رسول ﷺ! ایک آدمی غنیمت حاصل کرنے کے لیے لڑتا ہے اور ایک آدمی شہرت حاصل کرنے کے لیے لڑتا ہے اور ایک آدمی اپنی عظمت و مرتبہ دکھانے کے لیے لڑتا ہے تو ان میں سے اللہ کے راستے میں لڑنے والا کون ہے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو اللہ کے کلمہ کو بلند کرنے کے لیے لڑتا ہے صرف وہ اللہ کے راستے میں لڑنے والا ہے۔ [صحيح ـ صحيح البخاري: 2810، صحيح مسلم: 1904، سنن أبي داؤد : 2517، جامع الترمذي: 1646، سنن ابن ماجه : 2738]

708 حدیث (عن أبي هريرة رضى الله عنه) : حدثني رسولُ الله ﷺ قال : ((إن الله تباركَ وتعالى إذا كانَ يومُ القيامةِ يَنزل إلى العبادِ ليقضيَ بينَهم، وكلُّ أمةٍ جاثيةٌ ، فأولُ من يدعو به رجلٌ جمعَ القرآنَ ، ورجلٌ قُتِلَ في سبيلِ اللهِ ، ورجلٌ كثيرُ المالِ ......)). فذكر الحديث ، إلى أن قال : ((ويؤتى بالذي قُتِلَ في سبيلِ اللهِ ، فيقولُ اللهُ له: فيما ذا قُتلتَ ؟ فيقولُ : أي ربَّ ! أُمِرتُ بالجهادِ في سبيلِكَ ، فقاتلتُ حتى قُتلتُ ، فيقولُ اللهُ له : كذبتَ ، وتقولُ له الملائكةُ : كذبتَ ، ويقولُ اللهُ له : بل أردتَ أن يقالَ : فلانٌ جريءٌ ، فقد قيلَ ذلكَ)). ثم ضربَ رسولُ الله ﷺ على ركبتي فقال : ((يا أبا هريرةَ! أُولئكَ الثلاثةُ أولُ خلقِ اللهِ تُسعرُ بهم النارُ يومَ القيامةِ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں) کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے بتایا بیشک اللہ تبارک و تعالیٰ جب قیامت کے دن اپنے بندوں کے حساب و کتاب کے لیے نزول فرمائے گا اور ہر امت گھٹنوں کے بل گری ہوگی پس پہلا وہ شخص جسے وہ بلائے گا

وہ شخص ہوگا جس نے (اپنے سینے میں) قرآن جمع اور محفوظ کیا ہوگا اور وہ شخص جو اللہ کے راستے میں قتل کر دیا گیا ہوگا اور دولت مند شخص پھر انہوں نے آگے حدیث بیان کی اور اس میں یہ بھی ہے اس شخص کو لایا جائے گا جو اللہ کے راستے میں قتل کیا گیا سو اللہ تعالیٰ اسے فرمائے گا تو کس بارے میں قتل کیا گیا؟ تو وہ جواب دے گا اے میرے رب! مجھے تیرے راستے میں جہاد کا حکم دیا گیا تھا چنانچہ میں نے لڑائی کی یہاں تک کہ میں قتل کیا گیا پس اللہ فرمائے گا تو نے جھوٹ بولا ہے اور اس سے فرشتے بھی کہیں گے تو نے جھوٹ بولا اللہ تعالیٰ فرمائے گا بلکہ تو نے ارادہ کیا کہ تجھے بہادر کہا جائے تو ایسا کہا گیا پھر رسول اللہ ﷺ نے میرے گھٹنے پر مار کر فرمایا اے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ! یہ تین قسم کے (ریاکار) لوگ اللہ کی پہلی مخلوق ہوں گی جن سے قیامت کے روز جہنم بھڑکائی جائے گی۔ [صحیح ۔ جامع الترمذی : 2383]

709 عن شداد بن الهاد رضي الله عنه: أنّ رجلا من الأعرابِ جاء إلى النبيّ ﷺ فآمن به واتّبعه، ثم قال: أهاجرُ معک. فأوصى به النبيُّ ﷺ بعضَ أصحابه، فلما كانت غزاةٌ، غنم النبيُّ ﷺ [شيئاً] فقسمَ، وقسمَ له، فأعطى أصحابَه ما قسمَ له، وكان يرعى ظَهرَهم، فلما جاء دفعوه إليه، فقال: ما هذا؟ قالوا: قَسمٌ قسمَه لک النبيُّ ﷺ. فأخذَه فجاء به إلى النبيِّ ﷺ، فقال: ما هذا؟ قال: «قسمتُه لکَ»، قال: ما على هذا اتّبعتُک، ولكن اتبعتُک على أن أُرمى إلى ههنا ـ وأشارَ إلى حلقِه ـ بسهم فأموت، فأدخلَ الجنةَ. فقال: «إنْ تَصدُقِ اللّٰه يَصدُقْک». فلبثوا قليلا ثم نهضوا في قتالِ العدو، فأُتي به إلى النبيِّ ﷺ يُحملُ، قد أصابَه سهم حيث أشار. فقالَ النبيُّ ﷺ: «أهو هو؟». قال: نعم. قال: «صَدَقَ اللّٰهَ فَصَدقَهُ». ثم كفنه النبيُّ ﷺ في جبَّتِه التي عليه، ثم قدَّمه فصلى عليه، وكان مما ظهر من صلاتِه: «اللهمَّ! هذا عبدُک خرجَ مهاجرًا في سبيلکَ، فقُتِلَ شهيدًا، أنا شهيدٌ على ذلک».

سیدنا شداد بن الهاد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک اعرابی آدمی نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور آپ ﷺ پر ایمان لا کر آپ ﷺ کا متبع ہو گیا پھر اس نے کہا کہ میں آپ ﷺ کے ساتھ ہجرت کروں گا آپ ﷺ نے اپنے بعض صحابہ رضی اللہ عنہم کو اس کی دیکھ بھال کے بارہ میں ہدایات دیں اور وصیت فرمائی پھر جب انہوں نے غزوہ کیا اور فتح حاصل کی تو نبی کریم ﷺ نے غنیمت حاصل کر کے تقسیم فرمائی اور اس شخص کا بھی حصہ نکالا اور اس کا حصہ صحابہ کے پاس رکھوا دیا کیونکہ وہ ان کے مویشی چرانے کے لیے گیا ہوا تھا پس جب وہ واپس آیا تو صحابہ نے اس کو اس کا حصہ دے دیا تو اس نے کہا یہ کیا ہے؟

صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا تیرا حصہ جو نبی کریم ﷺ نے تجھے دیا چنانچہ اس نے وہ حصہ لیا اور نبی کریم ﷺ کے پاس اسے لے آیا اور کہنے لگا کہ یہ کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ تیرا حصہ ہے جو میں نے نکالا ہے وہ کہنے لگا کہ میں نے آپ ﷺ کی اتباع اس لیے اختیار نہیں کی بلکہ میں نے تو آپ ﷺ کی تابعداری اس لیے کی ہے کہ مجھے اس جگہ تیر لگے اور اس نے اپنی حلق کی طرف تیر کے ساتھ اشارہ کیا پھر میں مر کر جنت میں داخل ہو جاؤں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تو نے سچ کہا تو اللہ تعالیٰ تجھے سچا کر دکھائے گا پھر وہ (صحابہ) کچھ عرصہ ٹھہرے رہے پھر وہ دشمن کیساتھ لڑنے کے لیے اٹھ کھڑے ہوئے (وہ دیہاتی بھی ان میں شامل تھا) پھر اسے نبی کریم ﷺ کے پاس اٹھا کر لایا گیا اسے اس کی بتائی ہوئی جگہ پر تیر لگا ہوا تھا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کیا یہ وہی شخص ہے؟ ایک آدمی نے کہا جی ہاں آپ ﷺ نے فرمایا: اس نے اللہ تعالیٰ سے سچ کہا اور اللہ نے اسے سچ کر دکھایا پھر نبی کریم ﷺ نے اسے اُس کے جبے میں کفن دیا پھر آگے بڑھے اس کی نماز جنازہ پڑھی آپ ﷺ سے نماز میں دیگر (دعاؤں کے علاوہ) اس دعا کا اظہار کیا، اے اللہ! یہ تیرا بندہ تیرے راستے میں مہاجر بن کر نکلا پھر شہید کر دیا گیا میں اس پر گواہ ہوں۔ [صحیح - سنن النسائی : 1952]

710 عن عبدالله بن عمرو بن العاص رضي الله عنهما قال: قال رسول اللهﷺ: ((**ما من غازية أو سَرِيَّةٍ تغزو في سبيلِ الله فَيَسْلَمون ويصيبون ؛ إلا [كانوا قد] تعجَّلوا ثُلُثَيْ أَجرِهم ، وما من غازيةٍ أو سرية تُخفِق وتصابُ ؛ إلا تمَّ أجرُهم**)). وفي رواية: ((**ما من غازيةٍ أو سرِيةٍ تغزو في سبيلِ الله، فيصيبونَ الغنيمةَ؛ إلا تعجّلوا ثلثي أجرِهم من الأخرِة ، ويبقى لهم الثلثُ ، وإن لم يصيبوا غنيمةً ؛ تم لهم أجرُهم**)).

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو غزوہ یا سریہ والے اللہ تعالیٰ کے رستے میں لڑیں پھر وہ سلامتی اور غنیمت حاصل کر لیں تو انھیں دو تہائی اجر دنیا ہی میں مل گیا اور جو غزوے یا سریہ والے لڑیں اور کامیابی حاصل نہ کر سکیں اور شہید ہو جائیں تو ان کو پورا اجر دیا جاتا ہے اور ایک روایت میں اس طرح ہے جو غزوہ یا سریہ والے اللہ کے راستے میں لڑیں اور مال غنیمت پا لیں تو انہیں آخرت کا اجر دنیا میں ہی دو تہائی فوراً مل جاتا ہے اور ایک تہائی حصہ باقی رہ جاتا ہے اور اگر وہ غنیمت حاصل نہ کر پائیں تو ان کو پورا اجر دیا جاتا ہے۔

[صحیح - صحیح مسلم : 1906، سنن أبی داؤد : 2497، سنن النسائی : 3125، سنن ابن ماجہ : 2785]

11-جنگ سے بھاگنے پر وعید

711 عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي ﷺ قال : ((اجتنبوا السبعَ الموبِقاتِ)). قالوا: يا رسولَ الله! وما هن؟ قال: ((الشركُ باللهِ ، والسحرُ، وقتلُ النفسِ التي حرمَ اللهُ إلا بالحقِ ، وأكلُ الربا، وأكلُ مالِ اليتيمِ ، والتولّي يومَ الزحفِ ، وقذفُ المحصناتِ الغافلاتِ المؤمناتِ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سات ہلاک کر دینے والی چیزوں سے بچو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی وہ کیا ہیں؟ اے اللہ کے رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے فرمایا① اللہ کے ساتھ شرک کرنا② جادو کرنا③ حق کے سوا اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ جان کو قتل کرنا④ سود کھانا⑤ یتیم کا مال کھانا⑥ جنگ کے دن بھاگنا⑦ مومن پاکدامن بے خبر عورتوں پر تہمت لگانا۔ [صحيح۔صحيح البخاري:2766، صحيح مسلم :89، سنن أبي داؤد: 2874، سنن النسائی:3671،مسند البزار :109]

712 عن عبدالله بن عمرو رضي الله عنهما قال : صعد رسول الله ﷺ المنبرَ فقال : ((لا أقسمُ ، لا أقسمُ)) ، ثم نزل فقال: ((أبشروا، أبشروا ! من صلى الصلوات الخمسَ، واجتنبَ الكبائر؛ دخل من أي أبواب الجنة شاء)). قال المطلب: سمعت رجلاً يسأل عبدالله بن عمرو: أسمعت رسول الله ﷺ يذكُرُهن ؟ قال: نعم: ((عقُوق الوالدين، والشركُ بالله، وقتلُ النفس، وقذفُ المحصنات، وأكلُ مال اليتيم، والفرارُ من الزحفِ ، وأكل الربا)).

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ منبر پر تشریف فرما ہوئے پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں قسم کھاتا، میں قسم کھاتا پھر آپ ﷺ منبر سے اتر آئے پھر فرمایا: تم خوش ہو جاؤ، تم خوش ہو جاؤ، جس نے پانچ وقت نمازیں پڑھیں اور کبیرہ گناہوں سے بچتا رہا جنت کے جس دروازے سے چاہے داخل ہو جائے مطلب رحمہ اللہ نے کہا میں نے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے ایک شخص کو پوچھتے ہوئے سنا کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ کو ان چیزوں (کبیرہ گناہوں) کا ذکر کرتے ہوئے سنا اس نے کہا ہاں ① والدین کی نافرمانی کرنا② اللہ کے ساتھ شرک کرنا③ ناحق کسی جان کو قتل کرنا④ پاکدامن عورتوں پر تہمت لگانا⑤ یتیم کا مال کھانا⑥ لڑائی کے دن بھاگنا⑦ سود کھانا۔ [حسن ۔ طبرانی]

713 عن أبي بكر بن محمد بن عمرو بن حزم عن أبيه عن جده: **أن رسولَ الله ﷺ كتَبَ إلى أهلِ اليمنِ بكتابٍ فيه الفرائضُ ، والسننُ ، والدياتُ ، فذكر فيه: ((وإن أكبَرَ الكبائرِ عندَ الله يومَ القيامة: الإشراكُ بالله، وقتلُ النفسِ المؤمنةِ بغير الحقِّ ، والفرارُ في سبيلِ الله يومَ الزحف، وعقوقُ الوالدين، ورميُ المحصنةِ ، وتعلّمُ السحرِ ، وأكلُ الربا، وأكلُ مالِ اليتيم)) .**

ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اہل یمن کی طرف ایک مکتوب لکھا جس میں فرائض، سنن دیات رقم تھیں پھر اس میں یہ بھی لکھا تھا بیشک قیامت کے دن اللہ کے نزدیک سب سے بڑے گناہ ① اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا ② مومن جان کو ناحق قتل کرنا ③ اللہ کے راستے میں جہاد سے بھاگنا ④ والدین کی نافرمانی کرنا ⑤ پاکدامن عورتوں پر تہمت لگانا ⑥ جادو سیکھنا ⑦ سود کھانا ⑧ یتیم کا مال کھانا۔

[صحيح لغيره۔ صحيح ابن حبان : 6555]

12- بحری غزوہ کی ترغیب کیونکہ ایک بحری غزوہ دس بری غزوات سے افضل ہے

714 عن أنس رضي الله عنه : **أن رسول الله ﷺ كان يدخل على أُمِّ حَرامٍ بنتِ مِلحان ، فتُطعِمُه ، وكانت أُمُّ حَرامٍ تحت عبادة بن الصامت، فدخل عليها رسول الله ﷺ فأطعمته ، ثم جلست تفلي رأسه ، فنام رسول الله ﷺ، ثم استيقظ وهو يضحك. قالت: فقلت: يا رسول الله ! ما يُضحكُك ؟ قال: ((ناس من أمتي عُرضوا عليّ غُزاةً في سبيل الله، يركبون ثَبَجَ هذا البحر، ملوكاً على الأسِرَّةِ ، أو مِثلَ الملوك على الأسِرَّة)) قالت: فقلت: يا رسول الله ادعُ الله أن يجعلني منهم. فدعا لها ، ثم وضع رأسَه فنامَ. ثم استيقظ وهو يضحك. قالت: فقلت: ما يضحكُك يا رسول الله؟ قال: ((ناس من أمتي عُرضوا عليّ غُزاةً في سبيل الله. كما قال في الأول)). قالت: فقلت: يا رسول الله! ادعُ الله أن يجعلني منهم. قال : ((أنت من الأولين)). فركبت أم حرام بنت ملحان البحر في زمن معاوية ، فصُرِعَت**

عن دابتها حين خرجت من البحر فهلكت . رضي الله عنها .

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ام حرام بنت ملحان رضی اللہ عنہا (جو کہ آپ ﷺ کی رضائی خالہ تھیں) کے پاس جایا کرتے تھے وہ آپ ﷺ کو کھانا کھلاتی تھیں سیدہ ام حرام رضی اللہ عنہا سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں تو ایک مرتبہ آپ ﷺ اس کے پاس تشریف لے گئے اس نے آپ ﷺ کو کھانا کھلایا پھر وہ بیٹھ کر آپ ﷺ کے سر سے جوئیں دیکھنے لگی تو رسول اللہ ﷺ کو نیند آ گئی پھر جب آپ ﷺ بیدار ہوئے تو آپ ﷺ مسکرا رہے تھے ام حرام رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ ﷺ کو کس چیز نے ہنسایا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میری امت کے کچھ لوگوں کو اللہ کے راستے میں غزوہ کرتے ہوئے مجھ پر پیش کیا گیا وہ دریا کے بیچ میں بادشاہ بنے ہوئے تخت پر براجماں ہیں یا آپ ﷺ نے فرمایا بادشاہوں کی طرح تختوں پر جلوہ افروز ہیں فرماتی ہیں میں نے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ ﷺ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی ان مجاہدین میں شامل کر دے آپ ﷺ نے اس کے لیے دعا فرمائی پھر اپنا سر رکھا اور سو گئے جب بیدار ہوئے تو ہنس رہے تھے کہتی ہیں میں نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ ﷺ کو کس چیز نے ہنسایا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میری امت کے کچھ لوگ اللہ کے راستے میں جہاد کرتے ہوئے مجھ پر پیش کیے گئے جیسے آپ ﷺ نے پہلی مرتبہ فرمایا تھا وہ فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ ﷺ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے ان میں کر دے آپ ﷺ نے فرمایا تو پہلے لوگوں میں سے ہوگی ام حرام بنت ملحان رضی اللہ عنہا سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں سمندر میں سوار ہو کر گئیں جب سمندر سے نکلیں تو اپنی سواری سے گر کر شہید ہو گئیں رضی اللہ عنہا۔ [صحيح ۔ صحيح البخاری : 2688، صحيح مسلم : 1912]

13-مالِ غنیمت میں خیانت کرنے اور خیانت کرنے والے کی خیانت چھپانے پر سخت وعید

715 عن عبداللہ بن عمرو بن العاص رضي اللہ عنهما قال : ((كان على ثَقَلِ رسولِ اللّٰهِ ﷺ رجلٌ يقالُ له: (كَرْكِرَة) فماتَ ، فقال رسول اللہ ﷺ : ((هو في النارِ)). فذهبوا ينظرون إليه ، فوجدوا عباءةً قد غَلَّها.

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے مالِ غنیمت پر ایک شخص مقرر تھا جسے کرکرہ کہا جاتا تھا وہ فوت ہوگیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ جہنم میں ہے تو لوگوں نے اس کے سامان کی جانچ پڑتال کی تو انہوں نے ایک چادر پائی جو اس نے (مالِ غنیمت سے) چوری کی تھی۔ [صحیح ۔ صحیح البخاری : 3074]

716 عن ابن عباس رضي اللہ عنهما قال : حدثني عمر قال : لما كانَ يومُ خيبرَ أقبلَ نَفَرٌ من أصحابِ النبيِّ ﷺ فقالوا: فلانٌ شهيدٌ ، وفلانٌ شهيدٌ ، وفلانٌ شهيدٌ ، حتى مروا على رجلٍ فقالوا: فلانٌ شهيد. فقال رسول اللہ ﷺ : ((كلا، إني رأيتُه في النارِ في بُردةٍ غَلَّها ، أو في عباءةٍ غَلَّها)). ثم قال رسول اللہ ﷺ: ((يا ابن الخطابِ ! اذهب فنادِ في الناس : إنه لا يدخلُ الجنةَ إلا المؤمنون)).

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ مجھے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کرتے ہوئے بتلایا کہ جنگ خیبر کے دن رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کہنے لگے فلاں شہید ہوگیا فلاں شہید ہوگیا فلاں شہید ہوگیا حتیٰ کہ ایک آدمی کے پاس سے گزرے تو انہوں نے کہا فلاں شہید ہوگیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہرگز نہیں میں نے تو اسے ایک چادر چرانے کی پاداش میں جہنم میں دیکھا ہے پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عمر رضی اللہ عنہ! جاؤ لوگوں میں اعلان کردو صرف مومن لوگ ہی جنت میں جائیں گے۔ [صحیح ۔ صحیح مسلم : 114، جامع الترمذی : 1574]

717 عن ثوبان رضي اللہ عنه عن رسول اللہ ﷺ قال : ((من جاءَ يومَ القيامةِ بريئًا من ثلاثٍ دخلَ الجنةَ : الكِبْرِ ، والغلولِ ، والدَّينِ)).

سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو قیامت کے دن تین چیزوں سے بری ہو کر آیا وہ جنت میں داخل ہو جائے گا ① تکبر ② چوری اور خیانت ③ قرض۔

[صحیح ـ جامع الترمذی : 1572، نسائی فی الکبریٰ : 8724]

14- شہادت حاصل کرنے کی ترغیب اور شہداء کی فضیلت کا بیان

718 حدیث: عن أنس رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : ((يؤتى بالرجلِ من أهلِ الجنةِ فيقولُ اللهُ له: يا ابنَ آدمَ ! كيف وجدتَ منزلَك؟ فيقولُ : أيْ ربِّ ! خيرَ منزلٍ . فيقولُ : سل وتمنَّهْ . فيقولُ : وما أسألُك وأتمنى ؟ أسألُك أنْ تردني إلى الدنيا فأُقتلَ في سبيلِك عشرَ مرارٍ ؛ لما يرى من فضلِ الشهادةِ)).

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اہل جنت میں سے ایک شخص کو لایا جائے گا تو اللہ تعالیٰ اسے فرمائے گا اے آدم کے بیٹے! تو نے اپنی منزل کیسی پائی؟ وہ کہے گا اے میرے رب! بہترین منزل ہے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا مانگ اور آرزو کر وہ کہے گا کیا مانگوں اور کیا آرزو کروں اے میرے رب! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو مجھے دنیا میں لوٹا دے میں تیرے راستے میں دس مرتبہ شہید کیا جاؤں یہ اس لیے کہ اس نے شہادت کی فضیلت دیکھی ہوگی۔

[صحیح ـ سنن النسائی : 3160، مستدرک الحاکم : 75/2]

719 حدیث: عن أبي هريرة رضي الله عنه ، أن رسولَ الله ﷺ قال : ((والذي نفسُ محمدٍ بيدِه ! لَوَدِدْتُ أن أغزوَ في سبيلِ اللهِ فأُقتلَ ، ثم أغزوَ فأُقتلَ ، ثم أغزوَ فأُقتلَ))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بیشک اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے میری خواہش ہے کہ میں اللہ کے راستے میں جہاد کروں اور شہید کیا جاؤں پھر جہاد کروں اور شہید کیا جاؤں پھر میں جہاد کروں اور شہید کیا جاؤں۔ [صحیح ـ صحیح البخاری : [illegible]، صحیح مسلم : 1876]

720 عن عبداللہ بن عمرو بن العاص رضي اللہ عنهما ؛ أن رسول اللہ ﷺ قال: ((**يُغفر للشهيد كلُّ ذنبٍ إلا الدَّين**)).

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سوائے قرض کے شہید کے تمام گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔ [صحیح ۔ صحیح مسلم : 1886]

721 (عن جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنهما) قال : لما قتل عبداللہ بن عمرو بن حَرامٍ يوم أحد قال رسول اللہ ﷺ : ((**يا جابر! ألا أخبرك ما قال اللہ لأبيك ؟**)). **قلت: بلى. قال : ((ما كلَّم اللہ أحدًا إلا من وراء حجاب ، وكلَّم أباك كِفاحًا ، فقال: يا عبداللہ ! تَمَنَّ عليَّ أُعطك. قال : يا رب! تُحْيِيني فأُقتل فيك ثانية. قال : إنه سبق مني أنهم إليها لا يرجعون. قال : يارب ! فأبلغ مَنْ ورائي. فأنزل اللہ هذه الآية: ﴿ ولا تحسَبَنَّ الذين قُتلوا في سبيل اللہ أمواتاً ﴾ الآية كلها))**.

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب عبداللہ بن عمرو بن حرام رضی اللہ عنہ احد کے دن شہید کیے گئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے جابر رضی اللہ عنہ! کیا میں تجھے وہ نہ بتاؤں جو اللہ تعالیٰ نے تیرے باپ سے فرمایا ہے؟ میں نے عرض کی جی ہاں تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جس سے بھی کلام فرمایا پردے کے پیچھے سے فرمایا اور تیرے باپ سے آمنے سامنے کلام کیا اور فرمایا: اے عبداللہ رضی اللہ عنہ! آرزو کر میں تجھے دوں گا اس نے کہا اے میرے رب! مجھے زندہ کر دے تاکہ میں ترے راستے میں دوبارہ قتل کر دیا جاؤں اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ بات مجھ سے صادر ہو چکی ہے کہ آئے ہوئے لوگ دوبارہ دنیا میں نہیں جائیں گے پھر اس نے کہا اے میرے رب! میرے پیچھے والوں کو یہ بات پہنچا دو تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرما دی ﴿ولا تحسبن الذين قتلوا في سبيل اللہ امواتا الى آخره ﴾۔

[حسن، صحيح ۔ جامع الترمذی : 3010، سنن ابن ماجه : 160، مستدرك حاكم : 203/3]

722 عن ابن عباس رضي اللہ عنهما قال : قال رسول اللہ ﷺ : ((**رأيت جعفرَ بن أبي طالب مَلَكاً يطير في الجنةِ ذا جناحين، يطير منها حيث شاء ، مضرجة قوادمه بالدماء**)).

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو فرشتے

کی صورت میں دیکھا کہ وہ جنت میں دونوں بازؤں سے جہاں چاہتے ہیں اڑتے ہیں اور ان کے پہلو خون سے آلودہ ہیں۔ [صحیح لغیرہ۔ طبرانی فی الکبیر : 1467]

723 حدیث عن جابر رضي الله عنه قال : قال رجل: يا رسول الله ! أي الجهاد أفضل ؟ قال : ((أن يُعقَر جوادُک، ويُهراق دَمُک)).

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! کونسا جہاد افضل ہے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ تیرے گھوڑے کے پاؤں کاٹ دیے جائیں اور تیرا خون بہا دیا جائے۔

[صحیح ۔ صحیح ابن حبان : 4260]

724 حدیث عن أبي هريرة رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : ((ما يجدُ الشهيدُ من مسِّ القتل، إلا كما يجد أحدكم من مسِّ القرصة)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: شہید قتل (کی تکلیف) کا اتنا ہی احساس کرتا ہے جس طرح کہ تمہیں (چیونٹی وغیرہ) کاٹ لے۔

[حسن، صحیح ۔ جامع الترمذی : 1668، سنن ابن ماجه : 2802، صحیح ابن حبان : 4636]

725 حدیث عن أبي الدرداء رضي الله عنه قال: سمعت رسول الله ﷺ يقول : ((الشهيد يشفع في سبعين من أهل بيته)).

سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: شہید (قیامت کے دن) اپنے گھر والوں میں سے ستر آدمیوں کی سفارش کرے گا۔

[صحیح لغیرہ۔ سنن أبی داؤد : 2522، صحیح ابن حبان : 4641]

726 حدیث عن عتبة بن عبدٍ السلمي رضي الله عنه۔ وكان من أصحاب النبي ﷺ ۔ أن رسول الله ﷺ قال: ((القتلى ثلاثة : رجلٌ مومنٌ جاهدَ بنفسِه وماله في سبيل الله ؛ حتى إذا لقِيَ العدوَّ قاتلهم حتى يقتل. فذلک الشهيدُ الممتحَنُ في جنة الله تحت عرشه ، لا يفضلُه النبيون إلا بفضل درجة النبوة. ورجل

فرِقَ على نفسه من الذنوب والخطايا، جاهد بنفسه وماله في سبيل الله ، حتى إذا لقي العدوَّ قاتل حتى يقتل ، فتلک مُمَصْمِصَةٌ محتْ ذنوبه وخطاياه ، إن السيفَ محّاءٌ للخطايا، وأُدخِلَ من أي أبواب الجنة شاء ؛ فان لها ثمانية أبواب ، ولجهنمَ سبعةُ أبوابٍ ، وبعضها أفضل من بعض. ورجل منافقٌ جاهد بنفسه وماله، حتى إذا لقي العدوَّ قاتل في سبيل الله عزوجل حتى يقتل ، فذلک في النار ؛ إن السيفَ لا يمحو النفاق)).

سیدنا عتبہ بن عبدالسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مقتول کی تین قسمیں ہیں ① مومن شخص جس نے اللہ تعالیٰ کے راستے میں جان و مال سے جہاد کیا یہاں تک جب اس کا دشمن سے سامنا ہوا تو ان سے لڑا اور مارا گیا یہ آزمودہ کار شہید ہے یہ جنت میں اللہ کے عرش تلے ہوگا نبیوں علیہم السلام کا درجہ صرف اس سے نبوت کے درجہ کی وجہ سے زیادہ ہوگا ② وہ شخص جو اپنے نفس پر اپنے گناہوں اور خطاؤں کی وجہ سے خوف زدہ تھا اپنی جان و مال سے اللہ کے راستے میں جہاد کیا یہاں تک جب دشمن سے آمنا سامنا ہوا وہ لڑا یہاں تک کہ وہ شہید ہوگیا یہ لڑائی اس کے لیے گناہوں کا کفارہ ہوگئی اس نے اس کے گناہوں اور خطاؤں کو مٹا دیا کیونکہ تلوار گناہوں کو مٹا دینے والی ہے تو یہ شخص جنت کے جس دروازے سے چاہے گا داخل ہو جائے گا جنت کے آٹھ دروازے ہیں اور جہنم کے سات دروازے ہیں بعض بعض سے افضل ہیں ③ منافق آدمی جو اپنی جان و مال سے لڑا یہاں تک کہ جب دشمن سے سامنا ہوا اللہ کے راستے میں لڑا اور قتل ہوگیا یہ جہنم میں جائے گا کیونکہ تلوار نفاق نہیں مٹاتی۔

[حسن ـ مسند أحمد : 185/4، صحيح ابن حبان : 4663، بیہقی فی السنن الکبریٰ : 164/9]

727 عن نعيم بن هَمَّار رضي الله عنه : أن رجلا سأل رسول الله ﷺ أيُّ الشهداء أفضلُ ؟ قال: ((الذين إن يُلْقَوْا في الصف لا يَلفِتون وجوههم حتى يُقتلوا ، أُولئک ينطلقون في الغرف العلا من الجنة ، ويضحک إليهم ربهم ، وإذا ضحک ربک إلى عبد في الدنيا فلا حسابَ عليه)).

سیدنا نعیم بن ھمار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ کون سے شہداء افضل ہیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ لوگ جنہیں صف میں کھڑے ہوکر دشمن کا سامنا کرنا پڑے تو وہ اپنے چہرے نہیں پھیرتے یہاں تک وہ قتل کر دیئے جائیں یہ لوگ جنت کے بالا خانوں میں پھر رہے ہوں گے ان کا رب انہیں دیکھ کر مسکرا رہا ہوگا

جب تیرا رب دنیا میں کسی بندے کو دیکھ کر ہنس پڑے تو اس کا کوئی حساب نہ ہوگا۔

[صحيح ـ مسند أحمد : 287/5، مسند أبي يعلى الموصلي : 6855/2]

728 عن عبدالله بن عمرو رضي الله عنهما قال : سمعت رسول الله ﷺ يقول: ((**أول ثلة يدخلون الجنة : الفقراءُ المهاجرون الذين تُتَّقى بهم المكاره، إذا أُمروا سمعوا وأطاعوا، وإن كانت لرجل منهم حاجة إلى السلطان لم تُقضَ له حتى يموت وهي في صدره، وإن الله عزوجل ليدعو يومَ القيامة الجنةَ ، فتأتي بزخرفها وزينتها ، فيقول : أين عبادي الذين قاتلوا في سبيلي ، وقتلوا وأوذوا وجاهدوا في سبيلي ؟ ادخلوا الجنة، فيدخلونها بغير حساب، وتأتي الملائكة فيسجدون، فيقولون : ربنا نحن نسبح بحمدك الليلَ والنهارَ ، ونقدس لك ، مَن هؤلاء الذي آثرتهم علينا ؟ فيقول الرب عزوجل : هؤلاء عبادي الذين قاتلوا في سبيلي ، وأوذوا في سبيلي ، فتدخل عليهم الملائكة من كل باب : ﴿ سلامٌ عليكم بما صبرتم فنعم عقبى الدار ﴾**)).

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: سب سے پہلا گروہ جو جنت میں جائے گا وہ فقیر مہاجرین کا ہے جن کے سبب نقصانات سے بچا جاتا تھا جب انہیں حکم دیا جاتا تو وہ سنتے اور اطاعت کرتے اگر ان میں سے کسی کو بادشاہ سے ضرورت ہوتی تو اس کی وہ ضرورت پوری نہیں کی جاتی یہاں تک وہ فوت ہو جاتا تو وہ ضرورت ان کے سینے میں ہی رہتی اور اللہ عزوجل قیامت کے روز جنت کو بلائے گا پس وہ اپنی زیب وزینت کے ساتھ آئے گی سو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہاں ہیں میرے وہ بندے جنہوں نے میرے راستے میں لڑائی کی اور شہید کیے گئے اور تکلیف پہنچائے گئے اور میرے راستے میں جہاد کیا؟ اللہ تعالیٰ ان کو فرمائے گا تم جنت میں داخل ہو جاؤ وہ بغیر حساب کے جنت میں داخل ہو جائیں گے فرشتے آئیں گے اور اللہ تعالیٰ کے سامنے سجدہ ریز ہو جائیں گے اور کہیں گے اے ہمارے رب! ہم تیری رات، دن تسبیح وتحمید وتقدیس کرتے ہیں یہ کون لوگ ہیں جن کو تو نے ہم پر ترجیح دی ہے؟ تو اللہ عزوجل فرمائے گا یہ وہ میرے بندے ہیں جنہوں نے میرے راستے میں لڑائی کی اور میرے راستے میں تکلیف پہنچائے گئے (ان پر فرشتے ہر دروازے سے داخل ہوں گے اور کہیں گے تم پر سلام ہو تمہارے صبر کرنے کی وجہ سے اور کیا ہی آخرت کا انجام اچھا ہے)۔ [صحيح ـ الصحيحة : 2559، الأصبهاني في الترغيب والترهيب: 837]

729 عن عبادة بن الصامت رضي الله عنه عن النبي ﷺ : قال : قال رسول الله ﷺ : **((إن للشهيد عندَالله سبعَ خصالٍ : أن يُغفر له في أول دُفعة من دمه، ويرى مَقعده من الجنة ، ويُحلى حُلَّة الايمان، ويجار من عذاب القبر، ويأمن من الفزع الأكبر، ويوضع على رأسه تاجُ الوقار ؛ الياقوتة منه خير من الدنيا وما فيها، ويزوج اثنتين وسبعين زوجة من الحور العين، ويُشَفَّع في سبعين إنساناً من أقاربه))**.

سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: شہید کو سات خصلتوں سے نوازا جاتا ہے ① خون کا پہلا قطرہ گرتے ہی شہید کی مغفرت کر دی جاتی ہے اور وہ جنت میں اپنا مقام دیکھ لیتا ہے ② اسے ایمان کا لباس پہنا دیا جاتا ہے ③ قبر کے عذاب سے بچا لیا جاتا ہے ④ قیامت کی بڑی ہولناکی سے محفوظ ہوگا ⑤ اور اس کے سر پر وقار کا تاج رکھ دیا جائے گا جس کا ایک یاقوت دنیا و مافیہا سے بہتر ہے ⑥ اور حور عین میں سے بہتر (۷۲) بیویوں سے اس کی شادی کر دی جائے گی ⑦ اور وہ اپنے رشتہ داروں میں سے ستر آدمیوں کی سفارش کرے گا۔

[صحيح ـ مسند أحمد : 131/4]

730 عن أبي أمامةَ رضي الله عنه عن النبي ﷺ قال : **((ليسَ شيءٌ أحبَّ إلى الله من قطرتين وأثرين؛ قطرةُ دموع من خشية الله، وقطرة دم تُهراق في سبيل الله، وأما الأثران ؛ فأثر في سبيل الله ، وأثر في فريضةٍ من فرائض الله))**.

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کو دو قسم کے قطروں اور دو قسم کے نشانات سے بڑھ کر کوئی چیز محبوب نہیں ① آنسوؤں کا قطرہ جو اللہ تعالیٰ کے خوف سے نکلے ② خون وہ قطرہ جو اللہ تعالیٰ کے راستے میں بہایا گیا ہو (اور جو دو نشان ہیں) ① جو اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرتے ہوئے پڑے ② اللہ تعالیٰ کے فرائض میں سے کسی فرض کی ادائیگی میں جو نشان پڑا۔ [حسن ـ جامع الترمذي : 1669]

731 عن راشد بن سعد عن رجل من أصحاب النبي ﷺ : **أن رجلا قال :يا رسول الله ! ما بال المؤمنين يُفتنون في قبورهم إلا الشهيد ؟ قال : ((كفى ببارقةِ السيوفِ على رأسه فتنةً))**.

راشد بن سعد ایک صحابی سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! شہید کے علاوہ

مومنوں کو ان کی قبروں میں کیوں فتنہ و آزمائش میں ڈالا جاتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کے سر پر تلواروں کی چمک (قبر کے) فتنہ و آزمائش سے کافی ہے۔ [صحیح ۔ سنن النسائی : 2053]

732 عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي ﷺ : **أنه سأل جبرائيل عن هذه الآية : ﴿ وَنفِخَ في الصور فَصَعِقَ من في السموات ومن في الأرض إلا من شاء الله ﴾ ، مَن الذين لم يشأ الله أن يُصعقهم ؟ قال : ((هم شهداء الله)).**

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے جبرائیل علیہ السلام سے اس آیت کے بارہ میں سوال کیا (جب صور پھونکا جائے گا تو آسمان و زمین میں جو بھی ہیں بے ہوش ہو جائیں گے مگر جن کو اللہ چاہے گا (وہ بے ہوش نہ ہوں گے) وہ کون لوگ ہیں جن کے متعلق اللہ نہیں چاہے گا کہ وہ بے ہوش ہوں؟ تو جبرائیل نے کہا وہ اللہ کے شہید بندے ہیں۔ [صحیح ۔ مستدرك حاکم : 2/253]

15- جہاد یا جہاد کی نیت کیے بغیر فوت ہو جانے پر وعید اور موت کی ان اقسام کا بیان جن میں فوت ہو جانے سے شہداء کے ساتھ الحاق ہو جاتا ہے اور طاعون سے بھاگنے پر وعید

733 عن ابن عمر قال : قال رسول اللہ ﷺ : ((**إذا تبايعتم بالعِينة ، وأخذتم أذناب البقر، ورضيتم بالزرع، وتركتم الجهاد ؛ سَلَّط الله عليكم ذلا لا ينزعه حتى ترجعوا إلىٰ دينكم**)).

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم خرید و فروخت میں مشغول ہو جاؤ گے اور بیلوں کی دُمیں تھام لو گے اور کھیتی باڑی میں مگن ہو جاؤ گے اور جہاد چھوڑ دو گے تو اللہ تعالیٰ تم پر ایسی ذلت و رسوائی مسلط فرما دے گا جو اس وقت تک ختم نہ ہو گی جب تک کہ تم اپنے دین کی طرف نہ لوٹ آؤ (یعنی جہاد کی طرف)۔

[صحیح لغیرہ۔ سنن أبی داؤد : 3462]

734 عن أبي هريرة رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : ((**من مات ولم يَغْزُ ، ولم يحدِّث به نفسه، مات على شعبة من النفاق**)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص ایسے حال میں فوت ہوا کہ نہ اس نے جہاد کیا اور نہ کبھی اس کے دل میں جہاد کا خیال آیا تو وہ نفاق کی ایک شاخ پر مرا۔

[صحیح ۔ صحیح مسلم : 1910، سنن أبی داؤد : 2502، سنن النسائی : 3097]

735 عن أبي بكر رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : ((**ما ترکَ قومٌ الجهادَ ؛ إلا عمَّهم اللهُ بالعذابِ**)).

سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو قوم جہاد چھوڑ دیتی ہے تو اللہ تعالیٰ اسے عام عذاب میں گرفتار کر دیتا ہے۔ [حسن ۔ طبرانی فی الأوسط : 3851]

736 عن راشد بن حبيش رضي الله عنه : **أن رسول الله ﷺ دخل على عبادة بن الصامت يعوده**

في مرضه، فقال رسول الله ﷺ : ((أتعلمون من الشهيد من أمتي ؟)). فأرَمَّ القوم، فقال عبادة: ساندوني، فأسندوه، فقال : يا رسول الله ! الصابرُ المحتسبُ. فقال رسول الله ﷺ : ((إن شهداءَ أمتي إذًا لقليلٌ ، القتلُ في سبيل الله عزوجل شهادةٌ ، والطاعونُ شهادة ، والغَرَق شهادة، والبَطْنُ شهادة، والنفساء يجرها ولدها بسرره إلى الجنة، [قال : وزاد أبو العوام سادِنُ بيت المقدس:] والحرق، والسِّل))

سیدنا راشد بن حبیش رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی بیماری میں ان کی عیادت کے لیے تشریف لائے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ میری امت کے شہید کون ہیں؟ لوگ خاموش رہے تو سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کہنے لگے مجھے ٹیک لگواؤ تو انہوں نے ٹیک لگوادی تو انہوں نے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! جو (لڑائی میں) صبر کرنے والا ثواب طلب کرنے والا ہو تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پھر تو میری امت کے شہید بہت کم ہونگے ① اللہ کے راستے میں قتل ہونا شہادت ہے ② طاعون کی وباء میں فوت ہو جانا شہادت ہے ③ غرق ہو کر فوت ہو جانا شہادت ہے ④ پیٹ کی بیماری میں فوت ہو جانا شہادت ہے ⑤ اور نفاس والی عورت جسے اس کا بیٹا کٹی ہوئی ناف کے ساتھ جنت کی طرف کھینچ کر لے جائے گا شہید ہے (ابوالعوام جو بیت المقدس کے خادم ہیں انہوں نے یہ بات زائد بیان کی ہے کہ) جل کر مرنے والا شہید ہے سل (زکام) کی بیماری میں مرنے والا شہید ہے۔

[حسن، صحيح ـ مسند أحمد : 489/3]

حدیث ۷۳ عن جابر بن عتيك رضي الله عنه : **أن رسول الله ﷺ جاء يعود عبدالله بن ثابت، فوجده قد غُلب عليه، فصاح به ، فلم يجبه ، فاسترجع رسول الله ﷺ وقال : ((غُلبنا عليک يا أبا الربيع)). فصاحت النسوة، وبكَيْن ، وجعل ابن عتيک يُسَكِّتُهُنَّ. فقال له النبي ﷺ : ((دعهن، فاذا وجب فلا تبكِيَنَّ باكية)). قالوا: وما الوجوب يا رسول الله! قال : ((إذا مات)). قالت ابنته : والله إني لأرجو أن يكون شهيدًا ، فانک كنت قد قضيت جهازک. فقال النبي ﷺ : ((إن الله قد أوقع أجره على قدر نيته، وما تعدون الشهادة؟)). قالوا: القتل في سبيل الله. فقال النبي ﷺ: ((الشهادةُ سبعٌ سوى القتلِ في سبيل الله: المبطونُ شهيدٌ ، والغَريقُ شهيدٌ، وصاحبُ ذات الْجَنْبِ شهيدٌ، والمطعونُ شهيدٌ،**

وصاحبُ الحريقِ شهيدٌ، والذي يموت تحت الهدم شهيدٌ، والمرأةُ تموت بجمعٍ شهيدٌ ››.

سیدنا جابر بن عتیک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عبداللہ بن ثابت رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لیے تشریف لائے تو دیکھا کہ اس پر موت کا غلبہ ہو چکا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بلند آواز سے بلایا لیکن اس نے جواب نہیں دیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (انا للہ وانا الیہ راجعون) پڑھا اور فرمایا اے ابو الربیع! ہم تم پر مغلوب ہو گئے تو عورتیں رونے اور چیخنے لگیں انہیں عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ چپ کرانے لگے تو اسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انھیں چھوڑ دے (انہیں رونے دو) جب وہ واجب ہو جائے تو کوئی رونے والی نہیں روئے انہوں نے عرض کی کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کیا چیز واجب ہوگی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب وہ فوت ہو جائے۔ اس کی بیٹی نے کہا اللہ کی قسم! میں تو امید رکھتی تھی کہ آپ شہید [illegible] بیشک آپ نے تو اس کی مکمل تیاری کر رکھی تھی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا. اللہ تعالیٰ نے اس کا ثواب اس کی نیت کے مطابق دے دیا اور تم لوگ کس چیز کو شہادت شمار کرتے ہو؟ انہوں نے عرض کی اللہ کے راستے میں قتل ہو جانا [illegible] فرمایا: اللہ تعالیٰ کے راستے میں شہید ہونے کے علاوہ سات قسم کے لوگ شہید ہیں ① [illegible] ہے ② ڈوب کر مرنے والا شہید ہے ③ پسلی کی بیماری (نمونیہ وغیرہ) میں مرنے والا شہید ہے ④ [illegible] مرنے والا شہید ہے ⑤ آگ لگ جانے سے مرنے والا شہید ہے ⑥ دیوار گر جانے سے مرنے والا شہید ہے ⑦ زچگی کی وجہ سے مرنے والی عورت شہید ہے۔

[صحیح لغیرہ۔ سنن أبی داؤد: 3111، سنن ابن ماجہ: 2803، [illegible]: 3190]

738 عن عائشة رضي الله عنهما قالت: **سألت رسول الله** صلى الله عليه وسلم عن الطاعون؟ فقال: [illegible] **يبعثه الله على من كان قبلكم، فجعله الله** رحمةً للمؤمنين، ما من عبد يكون في بلد يكون [illegible] **لا يخرج صابرًا محتسبًا، يعلم أنه لا يصيبه إلا ما كتب الله له، إلا كان له مثل أجر شهيد ››**

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے طاعون کے بارہ میں پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ پہلے لوگوں پر عذاب تھا جو اللہ تعالیٰ ان پر نازل کیا کرتا تھا پھر اسے اللہ تعالیٰ نے مومنوں کے لیے رحمت بنا دیا ہے جو شخص طاعون زدہ شہر میں ہو اور وہ وہاں ٹھہرا رہے صبر کرتے ہوئے ثواب کی نیت سے اسے معلوم ہو کہ اسے جو مصیبت پیش آئی ہے وہ اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے لکھ دی ہے تو اس کے لیے شہید کے برابر ثواب ہے۔ [صحیح۔صحیح البخاری: 6619]

739 عن أبي بردة بن قيس أخي أبي موسى قال : قال رسول الله ﷺ : ((**اللهم اجعل فناء أمتي قتلاً في سبيلك ؛ بالطعن و الطاعون**)).

سیدنا ابو بردہ بن قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے اللہ! میری امت کا خاتمہ اپنے راستے میں زخموں سے چور ہو کر قتل ہونے اور طاعون سے فرما دے۔ [صحيح ـ مسند أحمد :238/4، مستدرك حاكم : 93/2]

740 عن أبي إسحاق السبيعي قال : قال سليمان بن صرَدٍ لخالد بن عُرفطة أو خالد لسليمان : أما سمعت رسول الله ﷺ يقول: ((**من قَتَلَه بَطْنُه لم يُعذَّبْ في قبرِه**)) ؟ **فقال أحد هما لصاحبه: نعم.**

ابو اسحاق السبیعی سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ سلیمان بن صرد نے خالد بن عرفطہ یا خالد نے سلیمان سے کہا کیا تو نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے نہیں سنا جس شخص کو اس کے پیٹ نے قتل کیا (یعنی پیٹ کی بیماری میں فوت ہو گیا) اسے قبر میں عذاب نہیں ہو گا تو ان میں سے ہر ایک نے اپنے ساتھی سے کہا ہاں (میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے)۔

[صحيح ـ جامع الترمذی : 1064]

741 عن سعيد بن زيد رضي الله عنه قال : سمعت رسول الله ﷺ يقول: ((**من قُتل دون ماله فهو شهيد، ومن قتل دون دمه فهو شهيد ، ومن قتل دون دينه فهو شهيد، ومن قتل دون أهله فهو شهيد**)).

سیدنا سعید بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ① جو اپنے مال کی حفاظت کرتے ہوئے قتل کیا گیا وہ شہید ہے ② جو اپنے خون (حفاظت جان) کی خاطر قتل کیا گیا وہ شہید ہے ③ جو اپنے دین کی خاطر قتل کیا گیا وہ شہید ہے ④ جو اپنے اہل وعیال کی حفاظت کرتے ہوئے قتل کیا گیا وہ شہید ہے۔

[صحيح ـ سنن أبی داؤد : 4772، جامع الترمذی : 1421، سنن ابن ماجه : 2580]

742 عن سويد بن مُقَرن رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: ((**من قتل دون مظلمته فهو شهيد**)).

سیدنا سوید بن مقرن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے حق واجب کی خاطر (ظلم کا دفاع کرتے ہوئے) قتل کیا گیا وہ شہید ہے۔ [صحيح لغيره ـ سنن النسائی : 4096]

743 عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: **جاء رجل إلى رسول الله ﷺ فقال : يا رسول الله ! أر أيتَ**

إنْ جاء رجلٌ يريد أخذ مالي ؟ قال : ((فلا تعطه مالک)).قال : أر أيتَ إنْ قاتلني ؟ قال : ((قاتله)). قال: اَرَأيت إن قتلني ؟ قال : ((فأنت شهيد)). قال: أر أيت إن قَتَلته ؟ قال : ((هو في االنار)). رواه مسلم والنسائي ، ولفظه : قال : جاء رجل إلى رسول الله ﷺ فقال: يا رسول الله ! أر أيت إن عُدِيَ على مالي ؟ قال : ((فانشد بالله)). قال : فان أبوا عليَّ ؟ قال : ((فانشد بالله)). قال : فان أبوا عليَّ ؟ قال : ((فانشد بالله)). قال: فان أبوا عليَّ؟ قال : ((فقاتل، فان قُتِلتَ ففي الجنة ، وإن قَتَلتَ ففي النار)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا اے اللہ کے رسول ﷺ! اگر کوئی آدمی آ کر میرا مال چھیننا چاہے؟ (تو میں کیا کروں؟) آپ ﷺ نے فرمایا: اسے اپنا مال نہ دے اس نے کہا مجھے بتایئے اگر وہ مجھ سے جھگڑا کرے تو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تو بھی اس سے لڑ۔ اس نے عرض کی: وہ مجھے قتل کر دے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو شہید ہے پھر اس نے کہا اگر میں اسے قتل کر دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ آگ میں ہوگا (یعنی جہنم میں) اسے مسلم اور نسائی نے روایت کیا نسائی کی روایت کے الفاظ یہ ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہو کر عرض کرنے لگا اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے بتایئے اگر میرے مال پر ظلم کیا جائے تو آپ ﷺ نے فرمایا: اسے اللہ تعالیٰ کا واسطہ و قسم دے اس نے کہا اگر وہ نہ مانے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: انہیں اللہ کا واسطہ و قسم دے اس نے کہا اگر وہ نہ مانے تو آپ ﷺ نے فرمایا پھر اسے اللہ کا واسطہ دے اس نے کہا پھر بھی اگر وہ انکار کرے یعنی نہ مانے تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس سے لڑائی کر اگر تو قتل کیا گیا تو جنت میں جائے گا اگر تو نے اسے قتل کر دیا تو وہ جہنم میں جائے گا۔ [صحیح ۔ صحیح مسلم : 140، سنن النسائی : 4083]

تلاوتِ قرآن کی اہمیت، فضیلت اور فوائد

آخری الہامی کتاب کہ جس کے نزول کے بعد سابقہ تمام کتب ساویہ منسوخ ٹھہریں وہ قرآن مجید ہے۔ قرآن ہی کو یہ امتیاز حاصل ہے تقریباً ساڑھے چودہ سو سال کا طویل عرصہ گزرنے کے باوجود اس میں ذرہ برابر بھی تحریف وتغیر نہیں ہوا اور ان شاء اللہ نہ ہوسکتا ہے۔ کیونکہ اس بابرکت کتاب کی حفاظت کی ذمہ داری خود اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ لی۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

((اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَ اِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ○))

''ہم نے ہی اس قرآن کو نازل فرمایا ہے اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں۔'' [الحجر: 9]

قرآن مجید اپنے اسلوب، فصاحت، بلاغت اور بیان میں ایسی ممتاز حیثیت کا حامل ہے کہ اس کی نظیر قیامت تک پیش نہ کی جاسکے گی۔ قرآن مجید انسان کے روحانی، نفسیاتی، اخلاقی، معاشرتی، معاشی اور سماجی وسیاسی ہر شعبۂ زندگی کے مسائل کا حل پیش کرتا ہے۔

مقصدِ نزولِ قرآن

قرآن مجید کے مطالعہ سے نزولِ قرآن کے دو بڑے مقاصد سامنے آتے ہیں۔

(۱) ہدایت:

((ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ۛ فِيْهِ ۛ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ○))

''اس کتاب (کے اللہ کی کتاب ہونے) میں کوئی شک نہیں، پرہیزگاروں کو راہ دکھانے والی ہے۔''

[سورة البقره: 2]

(۲) تدبر وتفکر

((كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ مُبٰرَكٌ لِّيَدَّبَّرُوْٓا اٰيٰتِهٖ وَ لِيَتَذَكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ ○))

''یہ بابرکت کتاب ہے جسے ہم نے آپ کی طرف اس لیے نازل فرمایا ہے کہ لوگ اس کی آیتوں پر غور وفکر کریں اور عقلمند اس سے نصیحت حاصل کریں۔'' [سورة ص : 29]

ایک دوسرے مقام پر فرمایا:

((بِالْبَيِّنٰتِ وَ الزُّبُرِ ؕ وَاَنْزَلْنَاۤ اِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَانُزِّلَ اِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ○))

''دلیلوں اور کتابوں کے ساتھ، یہ ذکر (کتاب) ہم نے آپ کی طرف اتارا ہے کہ لوگوں کی جانب جو نازل فرمایا گیا ہے آپ اسے کھول کھول کر بیان کر دیں، شاید کہ وہ غور وفکر کریں۔'' [النحل: 44]

قرآن پر عمل پیرا ہونے کی فضیلت

((وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ فَاتَّبِعُوْهُ وَاتَّقُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ○))

''اور یہ ایک کتاب ہے جس کو ہم نے بھیجا بڑی خیر و برکت والی، سو اس کا اتباع کرو اور ڈرو تا کہ تم پر رحمت ہو۔'' [الانعام: 155]

((اَلَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ الَّذِيْ يَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرٰةِ وَ الْاِنْجِيْلِ ۫ يَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَ يَنْهٰهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ يُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَ يُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ وَ يَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَ الْاَغْلٰلَ الَّتِيْ كَانَتْ عَلَيْهِمْ ؕ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَ عَزَّرُوْهُ وَ نَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِيْۤ اُنْزِلَ مَعَهٗۤ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ○))

''جو لوگ ایسے رسول نبی امی کا اتباع کرتے ہیں جن کو وہ لوگ اپنے پاس تورات وانجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں۔ وہ ان کو نیک باتوں کا حکم فرماتے ہیں اور بری باتوں سے منع کرتے ہیں اور پاکیزہ چیزوں کو حلال بتاتے ہیں اور گندی چیزوں کو ان پر حرام فرماتے ہیں اور ان لوگوں پر جو بوجھ اور طوق تھے ان کو دور کرتے ہیں۔ تو جو لوگ اس نبی پر ایمان لاتے ہیں اور ان کی حمایت کرتے ہیں اور ان کی مدد کرتے ہیں اور اس نور کا اتباع کرتے ہیں جو ان کے ساتھ بھیجا گیا ہے، ایسے لوگ پوری فلاح پانے والے ہیں۔'' [الاعراف: 157]

قرآن سے اعراض کی سزا

((وَ مَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِىْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا وَّ نَحْشُرُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْمٰىO قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِیْٓ اَعْمٰى وَ قَدْ كُنْتُ بَصِيْرًاO قَالَ كَذٰلِكَ اَتَتْكَ اٰيٰتُنَا فَنَسِيْتَهَا ۚ وَ كَذٰلِكَ الْيَوْمَ تُنْسٰىO))

''اور (ہاں) جو میری یاد سے روگردانی کرے گا اس کی زندگی تنگی میں رہے گی، اور ہم اسے بروز قیامت اندھا کر کے اٹھائیں۔ وہ کہے گا کہ اے میرے رب! مجھے تو نے اندھا بنا کر کیوں اٹھایا؟ حالانکہ میں تو دیکھتا بھالتا تھا۔ (جواب ملے گا کہ) اسی طرح ہونا چاہیے تھا تو میری آئی ہوئی آیتوں کو بھول گیا تو آج تو بھی بھلا دیا جاتا ہے۔'' [طٰهٰ: 124 تا126]

فضائل تلاوت قرآن

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ((من قرأ حرفًا من كتاب الله فله به حسنة، والحسنةُ بعشر أمثالها ، لا أقول ﴿ ألم ﴾ حرف، ولكن ألف حرف ، ولام حرف، وميم حرف)). جو شخص ایک حرف کتاب اللہ کا پڑھے اس کے لیے اس حرف کے عوض ایک نیکی ہے اور ایک نیکی کا اجر دس نیکیوں کے برابر ملتا ہے میں یہ نہیں کہتا کہ ''الم'' ایک حرف ہے بلکہ الف ایک حرف ہے، لام ایک حرف، میم ایک حرف ہے۔ [صحیح ۔ جامع الترمذی : 2910]

سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کی اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے وصیت فرما دیجیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (اے ابو ذر رضی اللہ عنہ!) ((عليك بتقوى الله ؛ فإنه رأس الأمرِ كلِّه)). قلت : يا رسول الله! زدني. قال: ((عليك بتلاوة القرآن، فإنه نور لك في الأرض، وذخرٌ لك في السماء)). تقویٰ کو لازم پکڑ کیونکہ یہ ہر معاملہ کی اصل ہے میں نے عرض کی اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کچھ اور وصیت فرما دیجیے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تلاوتِ قرآن اہتمام سے کیا کر کیونکہ یہ تیرے لیے دنیا میں روشنی اور اخروی ذخیرہ کا باعث ہے۔

[حسن لغیرہ۔ صحیح ابن حبان :362]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: صاحب قرآن قیامت کے دن آئے گا، قرآن مجید اللہ کی بارگاہ میں عرض کرے گا یا اللہ اس کو پہنا تو اس کو کرامت کا تاج پہنا دیا جائے گا، پھر وہ (قرآن) کہے گا اے میرے رب! اور بھی اس کو عنایت فرمائیں تو اس کو اکرام کا پورا جوڑا پہنا دیا جائے گا، پھر وہ (قرآن) درخواست کرے گا یا اللہ! آپ اس شخص سے راضی ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ اس سے رضا کا اظہار فرما دے گا، پھر اس سے کہا جائے گا پڑھتا جا اور (جنت کے درجوں پر) چڑھتا جا اور ہر آیت کے بدلے ایک نیکی کا اضافہ ہوتا چلا جائے گا۔

[حسن ۔ جامع الترمذی :2915، مستدرك حاكم : 552/1]

قرآن اور شفاعت

''سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! قرآن اور روزہ قیامت کے دن بندے کی شفاعت کریں گے۔ روزہ کہے گا اے اللہ! میں نے اسے کھانے اور شہوت سے روکا لہٰذا اس کے حق میں میری شفاعت قبول فرما۔ اور قرآن کہے گا اے اللہ! میں نے اسے رات کو سونے سے روکا لہٰذا اس کے بارے میں میری شفاعت قبول فرما۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: چنانچہ ان دونوں کی شفاعت قبول کر لی جائے گی۔''

[صحيح ۔ مسند أحمد :174/2، مستدرك حاكم : 554/1]

قرآن سیکھنے سکھانے اور اس پر عمل پیرا ہونے کی فضیلت

سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ((من قرأ القرآنَ وتعلّمه وعملَ به ؛ أُلبسَ والداه يومَ القيامةِ تاجاً من نورٍ ، ضوؤه مثلُ ضوءِ الشمسِ ، ويُكسى والداه حُلّتان لا تقوم لهما الدنيا ، فيقولان: بمَ كُسينا هذا؟ فيقال : بأخذِ ولد كما القرآنَ)). جس نے قرآن پڑھا، سیکھا اور اس پر عمل بھی کیا تو اس کے والدین کو قیامت کے دن نور کا ایک ایسا تاج پہنایا جائے گا جس کی روشنی سورج کی چمک و دمک کی مانند ہوگی اور اس کے والدین کو جنت کا ایسا لباس پہنایا جائے گا کہ تمام دنیا بھی اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ وہ دونوں کہیں گے یہ لباس ہمیں کس وجہ سے پہنایا گیا؟ ان سے کہا جائے گا کہ تمہاری اولاد کے قرآن کو تھامنے (پڑھنے، سیکھنے اور عمل کرنا) کی وجہ سے۔ [حسن لغيره ۔ مستدرك حاكم :568/1]

بعض قرآنی سورتوں کے فضائل

سورۃ الفاتحہ کی فضیلت

سیدنا ابوسعید بن معلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں مسجد میں نماز پڑھ رہا تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے آواز دی، میں (نماز کی وجہ سے) جواب نہ دے سکا جب (نماز سے فارغ ہوکر) حاضر خدمت ہوا تو عرض کی اللہ کے رسول ﷺ! میں نماز پڑھ رہا تھا، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا اللہ تعالیٰ کا فرمان نہیں ہے؟ ﴿اِسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ﴾ (اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی پکار کا جواب دو جب بھی وہ تم کو بلائیں) پھر ارشاد فرمایا: میں تمھیں مسجد سے نکلنے سے پہلے پہلے قرآن مجید کی سب سے عظیم سورت بتلاؤں گا۔ پھر آپ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑا (اور چلنے لگے) جب ہم نے مسجد سے نکلنے کا ارادہ کیا تو میں نے عرض کی اللہ کے رسول ﷺ! آپ ﷺ نے فرمایا تھا میں تمہیں قرآن مجید کی سب سے عظیم الشان سورت بتاؤں گا (اب فرمائیے) آپ ﷺ نے فرمایا: ''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ (سورۃ فاتحہ ہے)'' یہ سبع مثانی (سات آیتیں مکرر) اور قرآن عظیم ہے جو مجھے دیا گیا ہے۔

[صحیح ۔ صحیح البخاری :5006، سنن أبی داؤد: 1458، سنن النسائی : 912]

سورۃ البقرہ کی فضیلت

سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے زمین وآسمان کو پیدا کرنے سے دو ہزار سال پہلے ایک کتاب لکھی اور اس کتاب میں سے دو آیات نازل فرما کر ان سے سورۂ البقرہ کا اختتام فرمایا: جس گھر میں ان دو آیات کی تین راتیں مسلسل تلاوت کی جائے تو شیطان اس گھر کے قریب بھی نہیں آتا۔

[صحیح ۔ جامع الترمذی :2882، مستدرک حاکم: 260/2]

آیۃ الکرسی کی فضیلت

سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے بیٹے روایت کرتے ہیں کہ ان کے والد ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے انہیں بتایا کہ ان کے پاس کھجوروں کا ایک گودام تھا جس کی یہ نگرانی کیا کرتے تھے اچانک کھجوریں کم ہونا شروع ہوگئیں۔ انہوں نے ایک رات پہرہ دیا تو انہوں نے نوجوان کی شکل میں ایک جانور دیکھا اس نے انہیں سلام کیا تو اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ نے جواب دیتے۔

ہوئے پوچھا تو جن ہے یا انسان؟ اس نے کہا میں جن ہوں: میں نے کہا مجھے اپنا ہاتھ پکڑا تو کیا دیکھا کہ اس کا ہاتھ اور اس کے بال کتے کے ہاتھ اور بال جیسے ہیں۔ میں نے کہا کیا جنوں کی تخلیق اسی طرح ہے؟ اس نے کہا تمام جنات جانتے ہیں کہ ان میں مجھ سے زیادہ شکل وصورت میں (خوفناک) کوئی نہیں۔ تو میں نے پوچھا کہ کھجوریں چرانے پر تجھے کس چیز نے اُبھارا؟ اس نے کہا مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ صدقہ وخیرات کو پسند کرتے ہیں تو میں نے بھی چاہا کہ آپ کے غلہ میں سے کچھ حاصل کروں۔ تو میں نے پوچھا ہمیں (انسانوں کو) تم سے کونسی چیز بچا سکتی ہے؟ اس نے کہا کہ ہم سے بچنے کا ذریعہ آیۃ الکرسی ہے تو ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے اس کو چھوڑ دیا اور صبح اس سارے واقعہ کی خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس خبیث نے سچ کہا۔ [صحیح ۔ صحیح ابن حبان :784]

سورۃ الکہف کی فضیلت

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو سورۂ کہف کو اس طرح پڑھے جیسے نازل کی گئی ہے یہ سورۃ قیامت کے دن اس کے کھڑے ہونے کی جگہ سے مکہ تک اس پڑھنے والے کے لیے نور ہوگی۔ اور جس نے اس سورۃ کی آخری دس آیات کی تلاوت کی پھر دجال نکل آیا تو وہ اس پر مسلط نہ ہو سکے گا اور جس نے وضو کے بعد یہ پڑھا ''سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ'' تو (یہ دعا) ایک کاغذ پر لکھ کر اس پر ایک مہر لگا دی جاتی ہے جو قیامت تک توڑی نہ جائے گی۔ [صحیح لغیرہ۔ مستدرك حاكم :564/1]

سورۃ الملک کی فضیلت

عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي ﷺ قال: ((**إن سورةً في القرآن ثلاثون آية شَفَعَتْ لرجلٍ حتى غُفرله، وهي : ﴿تبارك الذي بيده الملك﴾**)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قرآن مجید میں تیس آیتوں والی ایک ایسی سورت ہے کہ وہ اپنے پڑھنے والے کی شفاعت (روزِ قیامت) کرتی ہی رہے گی یہاں تک کہ اس کی مغفرت کر دی جائے وہ سورۃ تبارک الذی (یعنی سورۃ الملک) ہے۔ [حسن لغيره ۔ سنن أبى داؤد : 1400، جامع الترمذى : 2891، نسائى فى عمل اليوم والليلة : 610، سنن ابن ماجه : 3786، صحيح ابن حبان: 1766، حاكم: /565]

سورہ اخلاص کی فضیلت

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ایک شخص کو ایک لشکر کا امیر بنا کر بھیجا، وہ اپنے ساتھیوں کی امامت کرواتے تھے اور ہر قرأت کے اختتام پر سورۂ قل هو الله احد ضرور پڑھتے تھے، یہ لوگ جب واپس لوٹے تو انہوں نے نبی کریم ﷺ کے سامنے یہ واقعہ بیان کیا، آپ ﷺ نے فرمایا: اس سے پوچھو کہ یہ ایسا کیوں کرتا ہے؟ لوگوں نے اس سے پوچھا تو انہوں نے جواب دیا کہ یہ سورۂ اللہ تعالیٰ کی صفات کا بیان ہے اور مجھے اس کا پڑھنا پسند ہے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اسے بتا دو کہ اللہ تعالیٰ کو اس سے محبت ہے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ تیری اس سورۃ سے محبت تجھے جنت میں داخل کر دیا ہے۔" [صحيح ـ صحيح البخاری :7375، صحيح مسلم : 813]

معوذتین کی فضیلت

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جحفہ اور ابواء (جو مکہ اور مدینہ کے راستے میں دو مقام ہیں) کے درمیان چلا جا رہا تھا کہ اچانک سخت آندھی اور اندھیرے نے ہمیں آ گھیرا، رسول اللہ ﷺ نے قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس کے ذریعے پناہ مانگنا شروع کی (یعنی یہ سورتیں پڑھنے لگے) اور مجھ سے بھی فرمایا کہ اے عقبہ رضی اللہ عنہ! ان دونوں سورتوں کے ذریعہ پناہ پکڑ، جان لو کہ کسی پناہ چاہنے والے نے ان دونوں (سورتوں) کی مانند کسی چیز کے ذریعہ پناہ نہیں چاہی (کیونکہ آفات اور بلاؤں کے وقت اللہ کی پناہ طلب کرنے کے سلسلے میں یہ دونوں سورتیں سب سے افضل ہیں) اور سیدنا عقبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو سنا آپ ﷺ ہمیں نماز پڑھاتے تو ان دونوں سورتوں کی تلاوت کیا کرتے تھے۔" [صحيح لغيره ـ سنن أبي داؤد :1463]

13

تلاوتِ قرآن کا بیان

1- نماز اور نماز کے علاوہ تلاوتِ قرآن کی ترغیب اور قرآن سیکھنے وسکھانے کی فضیلت اور سجدہ تلاوت کی ترغیب

744 عن عثمان بن عفان رضي الله عنه عن النبي ﷺ قال: ((**خيرُكم من تعلَّم القرآن وعَلَّمَه**)).

سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''تم میں سب سے بہتر وہ شخص ہے جو قرآن سیکھتا اور سکھاتا ہے۔'' [صحیح ـ صحیح البخاری :5027، سنن أبی داوٗد : 1452، جامع الترمذی: 2908، سنن ابن ماجه: 211]

745 عن عبدالله بن مسعود رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : ((**من قرأ حرفًا من كتاب الله فله به حسنة، والحسنةُ بعشر أمثالها ، لا أقول ﴿ألم﴾ حرف، ولكن ألف حرف ، ولام حرف، وميم حرف**)).

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص ایک حرف کتاب اللہ کا پڑھے اس کے لیے اس حرف کے عوض ایک نیکی ہے اور ایک نیکی کا اجر دس نیکیوں کے برابر ملتا ہے میں یہ نہیں کہتا کہ ''الم'' ایک حرف ہے بلکہ الف ایک حرف ہے، لام ایک حرف، میم ایک حرف ہے۔ [صحیح ـ جامع الترمذی : 2910]

746 عن أبي هريرة رضي الله عنه ؛ أن رسول الله ﷺ قال : ((**ما اجتمع قومٌ في بيت من بيوت الله يتلون كتابَ الله ، ويتدارسونه بينهم ؛ إلا نَزَلَتْ عليهم السكينةُ ، وغشيتْهم الرحمةُ ، وحفَّتْهم الملائكة، وذكرهم الله فيمن عنده**)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جو لوگ اللہ کے گھروں میں سے کسی گھر میں جمع ہو کر کتاب اللہ کی تلاوت کرتے اور آپس میں اس کا درس و مذاکرہ کرتے ہیں تو ان پر سکینت (راحت و سکون) نازل ہوتی ہے، رحمت انہیں ڈھانپ لیتی ہے، فرشتے انہیں اپنے گھیرے میں لے لیتے ہیں اور اللہ عزوجل ان کا ذکر ان میں کرتا ہے جو اس کے پاس ہوتے ہیں (یعنی فرشتے)۔'' [صحیح ـ صحيح مسلم :2699، سنن أبی داؤد :1455]

747 عن عقبة بن عامر رضي الله عنه قال : **خرج رسول الله ﷺ ونحن في الصُّفة فقال : ((أيكم يحب أن يغد وَكل يوم إلى (بطحان) أو إلى (العقيق) فيأتي منه بناقتين كوماوين ، في غير إثم ، ولا قطع رحم؟)). فقلنا : يا رسول الله! كلنا يحبُّ ذلک. قال : ((أفلا يغدو أحدكم إلى المسجد فَيَعْلَم أو فيقرأ آيتين من كتاب الله عزوجل ؛ خيرٌ له من ناقتين ، وثلاث خير من ثلاث ، وأربع خير من أربع ، ومن أعداد هن من الإبل ؟!)).**

سیدنا عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے جبکہ ہم صفہ میں تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں سے کون پسند کرتا ہے کہ بطحان یا عقیق وادی میں جائے اور وہاں سے موٹی تازی خوبصورت اونچے کوہان والی دو اونٹنیاں لے آئے اور اس میں کسی گناہ یا قطع رحمی کا مرتکب بھی نہ ہو؟'' ہم نے عرض کی: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! ہم سب یہ چاہتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تمہارا ہر روز مسجد جا کر کتاب اللہ سے دو آیتیں سیکھ لینا، دو اونٹنیوں کے حصول سے بہتر ہے، اگر تین آیتیں سیکھے تو تین اونٹنیوں سے اور اگر چار آیتیں سیکھے تو چار اونٹنیوں سے بہتر ہے۔ اسی طرح مزید آیتوں کی تعداد اتنی اونٹنیوں سے بہتر ہے۔''

[صحیح ـ صحيح مسلم :803، سنن أبی داؤد : 1456]

748 عن عائشة رضي الله عنها قالت : قال رسول الله ﷺ : **((الماهرُ بالقرآنِ مع السفرةِ الكرامِ البررةِ ، والذي يقرأُ القرآنَ ويُتَعْتِعُ فيه ، وهو عليه شاقٌ له أجران)).**

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قرآن پاک کا ماہر (خوب اچھی طرح پڑھنے والا) ان ملائکہ کے ساتھ ہے جو معزز اور نیک کار ہیں اور جو شخص قرآن شریف کو اٹکتا ہوا پڑھتا ہے اور اس میں دِقت اٹھاتا ہے تو اس

کے لیے دوہرا اجر ہے۔ [صحیح ۔صحیح البخاری :4937، صحیح مسلم :798 ، سنن أبی داؤد : 1455، جامع الترمذی: 2904، سنن ابن ماجه: 3779]

749 عن أبي ذر رضي الله عنه قال : قلت : يا رسول الله ! أوصني. قال : ((عليک بتقوى الله ؛ فإنه رأس الأمرِ كلِّه)). قلت : يا رسول الله ! زدني. قال : ((عليک بتلاوة القرآن، فإنه نور لک في الأرض ، وذخرٌ لک في السماء)).

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کی اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ! مجھے وصیت فرما دیجئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (اے ابوذر رضی اللہ عنہ!) تقویٰ کو لازم پکڑ کیونکہ یہ ہر معاملہ کی اصل ہے میں نے عرض کی اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ! کچھ اور وصیت فرما دیجئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تلاوتِ قرآن اہتمام سے کیا کر کیونکہ یہ تیرے لیے دنیا میں روشنی اور اخروی ذخیرہ کا باعث ہے۔ [حسن لغیرہ۔ صحیح ابن حبان :362]

750 عن جابر رضي الله عنه عن النبي ﷺ قال : ((القرآنُ شافعٌ مشفَّع ، وما حِلٌ مصدَّق ، من جعله أمامَه قاده إلى الجنة ، ومن جعله خلف ظهره ساقه إلى النار)).

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قرآن پاک ایسا شفیع (سفارشی) ہے جس کی شفاعت قبول کی گئی ہے اور ایسا جھگڑالو ہے کہ جس کا جھگڑا تسلیم کرلیا گیا ہے، جو شخص اس کو اپنے آگے رکھے (اس پر عمل کرے) اس کو یہ جنت کی طرف کھینچتا ہے اور جو اس کو پسِ پشت ڈال دے تو قرآن اس کو جہنم میں گرا دیتا ہے۔

[صحیح ۔صحیح ابن حبان :124]

751 عن أبي أمامة الباهلي رضي الله عنه ؛ قال: سمعت رسول الله ﷺ يقول : ((اقروا القرآن ؛ فإنه يأتي يوم القيامة شفيعاً لأصحابه)) الحديث.

سیدنا ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قرآن کی تلاوت کیا کرو کیونکہ یہ روزِ قیامت اپنے پڑھنے والوں کے لیے اللہ تعالیٰ کے ہاں سفارش کرے گا۔ [صحیح ۔صحیح مسلم : 804]

752 عن أبي هريرة رضي الله عنه ؛ أن رسول الله ﷺ قال : ((يجيء صاحبُ القرآن يومَ القيامةِ ،

فيقولُ القرآنُ : يا ربِّ حَلِّه ، فَيُلْبَسُ تاج الكرامة ، ثم يقول : يا رب زده، فيُلْبس حلة الكرامة ، ثم يقول : يا رب ارض عنه ، فيرضى عنه ، فيقال له : اقرأ ، وارق ، ويزاد بكلّ آية حسنة))۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: صاحب قرآن قیامت کے دن آئے گا، قرآن مجید اللہ کی بارگاہ میں عرض کرے گا یا اللہ اس کو پہنا تو اس کو کرامت کا تاج پہنا دیا جائے گا، پھر وہ (قرآن) کہے گا اے میرے رب! اور بھی اس کو عنایت فرمائیں تو اس کو اکرام کا پورا جوڑا پہنا دیا جائے گا، پھر وہ (قرآن) درخواست کرے گا یا اللہ! آپ اس شخص سے راضی ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ اس سے رضا کا اظہار فرما دے گا، پھر اس سے کہا جائے گا پڑھتا جا اور (جنت کے درجوں پر) چڑھتا جا اور ہر آیت کے بدلے ایک نیکی کا اضافہ ہوتا چلا جائے گا۔

[حسن ـ جامع الترمذی :2915، مستدرك حاكم : 552/1]

753 عن أبي هريرة رضي الله عنه ؛ أن رسول الله ﷺ قال : ((**لا حسد إلا في اثنتين : رجلٌ علمه الله القرآن، فهو يتلوه آناء الليل وآناء النهار ، فسمعه جارله فقال : ليتني أُوتيت مثل ما أُوتي فلان ؛ فعملت مثل ما يعمل. ورجل آتاه الله مالًا ، فهو يُهلكه في الحق ، فقال رجل : ليتني أُوتيتُ مثلَ ما أُوتي فلان ؛ فعملت مثل ما يعمل**))۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: صرف دو آدمیوں پر رشک کرنا جائز ہے ① وہ آدمی جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن عطا کیا (حفظ کی توفیق دی) وہ اس قرآن کے ساتھ رات اور دن کی گھڑیوں میں قیام کرتا ہے اس کے پڑوسی نے قرآن سن کر خواہش کی کاش مجھے بھی قرآن حفظ ہوتا اور میں بھی اس کی طرح دن رات اس کی تلاوت کرتا ② وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے مال عطا فرمایا اور وہ اسے جائز جگہ پر خرچ کرتا ہے ایک شخص نے کہا کاش میرے پاس بھی مال ہوتا تو میں بھی اسے اس کی طرح نیکی کے کاموں میں خرچ کرتا۔ [صحيح ـصحيح البخارى :5026]

754 عن عبدالله بن عمرو رضي الله عنهما ؛ أن رسول الله ﷺ قال : ((**الصيام والقرآن يشفعان للعبد ، يقول الصيام : ربِّ اني منعته الطعامَ والشرابَ بالنهار ؛ فشفعني فيه ، ويقول القرآن : رب منعتُه النوم بالليل ؛ فشفعني فيه ، فَيُشَفَّعان**))۔

''سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! قرآن اور روزہ قیامت کے دن بندے کی شفاعت کریں گے۔ روزہ کہے گا اے اللہ! میں نے اسے کھانے اور شہوت سے روکا لہٰذا اس کے حق میں میری شفاعت قبول فرما۔ اور قرآن کہے گا اے اللہ! میں نے اسے رات کو سونے سے روکا لہٰذا اس کے بارے میں میری شفاعت قبول فرما۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چنانچہ ان دونوں کی شفاعت قبول کرلی جائے گی۔''

[صحیح ۔ مسند أحمد :174/2، مستدرك حاكم : 554/1]

755 عن أنس رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : ((**إن لله أهلين من الناس**)). قالوا: **من هم يا رسول الله ؟** قال : ((**أهل القرآن هم أهل الله وخاصته**)).

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''لوگوں میں سے کچھ افراد اللہ والے ہوتے ہیں۔'' صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! وہ کون لوگ ہیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''قرآن والے، وہی اللہ والے اور اس کے خاص بندے ہیں۔''

[صحیح ۔ نسائی فی الکبریٰ :8031، سنن ابن ماجه: 215، مستدرك حاكم : 556/1]

756 عن عمران بن حصين رضي الله عنه ؛ أنه مر على قارىء يقرأ ، ثم سأل ، فاسترجع ثم قال : سمعت رسول الله ﷺ يقول : ((**من قرأ القرآن فليسأل الله به ؛ فإنه سيجيء أقوام يقرؤن القرآن ، يسألون به الناس**)).

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کا گزر ایک ایسے شخص کے پاس سے ہوا جو قرآن مجید پڑھ رہا تھا اس نے پڑھنے کے بعد لوگوں سے کچھ سوال کیا سیدنا عمران رضی اللہ عنہ نے کہا ''اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْن'' پھر فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے جو قرآن مجید پڑھے وہ اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ ہی سے مانگے، عنقریب ایسے لوگ آئیں گے جو قرآن مجید پڑھیں گے اور اس کے ذریعے لوگوں سے سوال کریں گے۔ [صحیح لغیرہ۔ جامع الترمذی :2917]

757 عن بُريدة رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : ((**من قرأ القرآنَ وتعلَّمه وعملَ به ؛ أُلبسَ والداه يومَ القيامةِ تاجاً من نورٍ ، ضوؤه مثلُ ضوءِ الشمسِ ، ويُكسى والداه حُلّتان لا تقوم لهما الدنيا ،**

فيقولان: بِمَ كُسينا هذا؟ فيقال : بأخذِ ولد كما القرآنَ)).

سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے قرآن پڑھا، سیکھا اور اس پر عمل بھی کیا تو اس کے والدین کو قیامت کے دن نور کا ایک ایسا تاج پہنایا جائے گا جس کی روشنی سورج کی چمک ودمک کی مانند ہو گی اور اس کے والدین کو جنت کا ایسا لباس پہنایا جائے گا کہ تمام دنیا بھی اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ وہ دونوں کہیں گے یہ لباس ہمیں کس وجہ سے پہنایا گیا؟ ان سے کہا جائے گا کہ تمہاری اولاد کے قرآن کو تھامنے (پڑھنے، سیکھنے اور عمل کرنا) کی وجہ سے۔

[حسن لغيره ـ مستدرك حاكم :568/1]

758 عن ابن عباس رضي الله عنهما قال : **من قرأ القرآن لم يُرَدَّ إلى أرذل العمر ، وذلك قوله : ﴿ثم رددناه أسفل سافلين إلا الذين آمنوا﴾ ، قال : [إلا] الذين قرأوا القرآن.**

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں جس نے قرآن مجید پڑھا وہ عمر کے ذلیل اور نکمے حصے (سخت بڑھاپے) میں نہیں پھینکا جائے گا اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ''پھر پھینک دیا ہم نے اس کو نیچے سے نیچے سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے'' فرمایا یہ وہ ہیں جو قرآن مجید پڑھتے تھے۔ [صحيح ـ مستدرك حاكم :529/2]

759 عن أبي هريرة رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : **((من قرأ عشر آيات في ليلةٍ ؛ لم يُكتب من الغافلين)).**

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص دس آیتوں کی تلاوت رات میں کرے وہ (اس رات) غافلین میں سے شمار نہیں ہو گا۔ [صحيح لغيره ـ مستدرك حاكم :555/1]

760 عن أبي هريرة رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : **((إذا قرأ ابنُ آدم السجدة فسجد ؛ اعتزل الشيطان يبكي يقول : يا ويله** ، وفي رواية : **يا ويلي . أُمِرَ ابنُ آدم بالسجودِ فسجد ، فله الجنة ، وأُمِرْتُ بالسجود فأبيتُ ، فلي النار)).**

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب آدمی سجدہ (کی آیت) پڑھتا ہے پھر سجدہ کرتا ہے تو شیطان روتا ہوا وہاں سے ہٹ جاتا ہے اور کہتا ہے ہائے میری بدنصیبی۔ اور ایک روایت میں ہے کہ (وہ کہتا ہے)

ہائے، میں کس قدر بدنصیب ہوں، آدم کے بیٹے کو سجدہ کا حکم ہوا تو اس نے سجدہ کر دیا اور جنت کا حقدار بن گیا اور (اس سے پہلے) مجھے سجدہ کا حکم ہوا تھا اور میں انکار کر بیٹھا اور جہنمی قرار پایا۔ [صحیح۔صحیح مسلم :81، سنن ابن ماجه : 1052]

761 عن ابن عباس رضي الله عنهما قال : **جاء رجل إلى رسول الله ﷺ فقال : يا رسول الله ! إني رأيتُ في هذه الليلة فيما يرى النائمُ كأني أصلي خلفَ شجرةٍ ، فرأيت كأني قرأت سجدة ، فرأيتُ الشجرةَ كأنها تسجد بسجودي ،فسمعتها وهي ساجدة وهي تقول : ((اللهم اكتب لي بها عندك أجرًا، واجعلها لي عندك ذخرًا ، وضع عني بها وزرًا ، واقبلها مني كما تقبَّلت من عبدك داود)). قال ابن عباس : فرأيت رسول الله ﷺ قرأ السجدة ، فسمعتُه وهو ساجدٌ يقول مثلَ ما قال الرجلُ عن كلام الشجرة.**

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! میں نے آج رات خواب دیکھا گویا کہ میں ایک درخت کے پیچھے نماز پڑھ رہا ہوں، میں نے دیکھا گویا کہ میں نے سجدہ کی آیت پڑھی میرے سجدہ کرنے کی وجہ سے درخت نے بھی گویا سجدہ کیا اور درخت بھی سجدہ کی حالت میں یہ دعا کر رہا تھا ((اَللّٰھُمَّ اکْتُبْ لِیْ بِھَا عِنْدَکَ اَجْرًا وَاجْعَلْھَا لِیْ عِنْدَکَ ذُخْرًا وَضَعْ عَنِّي بِھَا وِزْرًا وَاقْبَلْھَا مِنِّی کَمَا تَقَبَّلْتَ مِنْ عَبْدِکَ دَاوٗدَ)) ''اے اللہ! اس سجدہ کی وجہ سے اپنے پاس میرے لیے اجر لکھ دے اور اس کو اپنے پاس میرے لیے ذخیرہ بنا دے اور اس کی وجہ سے میرے گناہوں کو معاف کر دے اور اس سجدہ کو میری طرف سے ایسا قبول فرما جیسا کہ تو نے اپنے بندے داؤد علیہ السلام کی طرف سے قبول کیا تھا، ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نے سجدہ کی آیت پڑھ کر سجدہ کی حالت میں وہی دعا پڑھی جو اس شخص نے درخت کی دعا بتلائی تھی۔'' [حسن لغیرہ ۔جامع الترمذی :579، سنن ابن ماجه : 1053، صحیح ابن حبان : 2768]

2- قرآن دُہرانے اور عمدہ آواز سے تلاوت کرنے کی ترغیب

762 عن ابن عمر رضي الله عنهما ؛ أن رسول الله ﷺ قال : ((**إنما مثل صاحب القرآن كمثل الإبل المُعَقَّلَة؛ إن عاهد عليها أمسكها ، وإن أطلقها ذهبت**)). وَفی روایة: ((**وإذا قامَ صاحبُ القرآنِ فقرأه بالليل والنهار ذكره ، وإذا لم يقم به نسيه**)).

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قرآن والے (یعنی حافظ قرآن) کی مثال رسی سے بندھے ہوئے اونٹوں کی سی ہے اگر ان پر نگاہ رکھے گا تو حفاظت کر سکے گا اور اگر انہیں کھول دیا تو بھاگ جائیں گے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ اگر حافظ قرآن رات اور دن کی گھڑیوں میں قرآن کریم کے ساتھ قیام کرے تو یہ قرآن اُسے یاد رہے گا اور اگر اُس نے قیام نہ کیا تو بھول جائے گا۔ [صحیح ۔ صحیح البخاری :5031، صحیح مسلم : 789]

763 عن البراء بن عازب رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : ((**زيِّنوا القرآن بأصواتكم**)).

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اپنی آوازوں سے قرآن کو زینت دو۔''

[صحيح ۔ سنن أبي داود :1468، سنن أبي داؤد: 1015، سنن ابن ماجه : 1342]

764 عن جابر رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : ((**إن من أحسن الناس صوتاً بالقرآن ؛ الذي إذا سمعتموه يقرأ حسبتموه يخشى الله**)).

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''قرآن کی تلاوت میں اچھی آواز والا وہ ہے جس کی تلاوت سن کر تم یہ گمان کرو کہ وہ اللہ کا خوف رکھتا ہے۔'' [صحيح لغيره۔ سنن ابن ماجه :1339]

765 عن ابن أبي مُلَيْكَةَ قال : قال عبيد الله بن أبي يزيد : **مرَّبنا أبو لبابة ، فاتَّبَعْناه حتى دخل بيته ، فدخلنا عليه ، فإذا رجل رثُّ الهيئة يقول : سمعت رسول الله** ﷺ **يقول : ((ليس منا من لم يَتَغَنَّ بالقرآن)). قال : فقلت لابن أبي مليكة : يا أبا محمد ! أرأيت إن لم يكن حسن الصوت ؟ قال : يُحَسِّنه ما استطاع.**

عبیداللہ بن ابی یزید نے بیان کیا کہ سیدنا ابولبابہ رضی اللہ عنہ ہمارے پاس سے گزرے، ہم ان کے پیچھے ہو لیے، حتیٰ کہ وہ اپنے

گھر میں داخل ہو گئے تو ہم بھی اندر گئے۔ ہم نے دیکھا کہ وہاں ایک بہت ہی سادہ حالت والا ایک آدمی کہہ رہا تھا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جو شخص قرآن کریم کو خوش الحانی سے نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں۔'' (راویٔ حدیث عبدالجبار نے) کہا: میں نے ابن ابی ملیکہ سے کہا: اگر وہ خوش آواز نہ ہو تو؟ انہوں نے کہا: جہاں تک ممکن ہو آواز کو عمدہ بنائے۔ [صحيح ـ سنن أبي داؤد :1471]

3- سورۃ فاتحہ کی فضیلت اور اس کی تلاوت کی ترغیب

766 عن أبي سعيد بن المُعلى رضي الله عنه قال: كنت أصلي بالمسجد، فدعاني رسول الله ﷺ، فلم أجبه، ثم أتيته ، فقلتُ : يا رسول الله! إني كنت أصلي . فقال : ((ألم يقل الله تعالى: ﴿استجيبوا لله وللرسول إذا دعاكم﴾ ؟)) ، ثُمَّ قَالَ: لأ عِلمنک سورةً هی أعظم سورةٍ فی القران قبل أن تخرج من المسجد فأخذ بيدی، فَلَمَّا أردنا ان نخرج قلت يا رسول الله! انک قلت : ((لأ عَلِّمَنَّکَ أعظم سورةٍ في القرآن)). قال: ((﴿ الحمد لله رب العالمين ﴾ ، هي السبع المثاني ، والقرآن العظيم الذي أوتيته)).

سیدنا ابوسعید بن معلیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں مسجد میں نماز پڑھ رہا تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے آواز دی، میں (نماز کی وجہ سے) جواب نہ دے سکا جب (نماز سے فارغ ہو کر) حاضر خدمت ہوا تو عرض کی اللہ کے رسول ﷺ! میں نماز پڑھ رہا تھا، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا اللہ تعالیٰ کا فرمان نہیں ہے؟ ﴿اِسۡتَجِيۡبُوۡا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوۡلِ اِذَا دَعَاكُمۡ﴾ (اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی پکار کا جواب دو جب بھی وہ تم کو بلائیں) پھر ارشاد فرمایا: میں تمھیں مسجد سے نکلنے سے پہلے پہلے قرآن مجید کی سب سے عظیم سورت بتلاؤں گا۔ پھر آپ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑا (اور چلنے لگے) جب ہم نے مسجد سے نکلنے کا ارادہ کیا تو میں نے عرض کی اللہ کے رسول ﷺ! آپ ﷺ نے فرمایا تھا میں تمہیں قرآن مجید کی سب سے عظیم الشان سورت بتاؤں گا (اب فرمائیے) آپ ﷺ نے فرمایا: ''اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ (سورۃ فاتحہ ہے)'' یہ سبع مثانی (سات آیتیں مکرر) اور قرآن عظیم ہے جو مجھے دیا گیا ہے۔

[صحيح ـ صحيح البخاری :5006، سنن أبی داؤد: 1458، سنن النسائی : 912]

767 عن أبي هريرة رضي الله عنه قال : سمعت رسول الله ﷺ يقول: ((قالَ اللّٰه تعالى : قَسمتُ الصلاةَ بيني وبين عبدي نصفين، ولعبدي ما سألَ ، وفي رواية: فنصفُها لي ونصفُها لعبدي. فإذا قال العبد: ﴿الحمدُ للّٰه رب العالمين﴾ ، قال اللّٰه : حمدني عبدي . فإذا قال : ﴿ الرحمن الرحيم ﴾ ، قال : أثنى عليَّ عبدي. فإذا قال : ﴿ مالک يوم الدين ﴾ ، قال : مَجَّدَني عبدي. وإذا قال : ﴿ إياک نعبد وإياک نستعين ﴾ ، قال : هذا بيني وبين عبدي، ولعبدي ما سأل . فإذا قال : ﴿ اهدنا الصراط المستقيم. صراط الذين أنعمتَ عليهم غيرِ المغضوب عليهم ولا الضالين ﴾ ، قال: هذا لعبدي. ولعبدي ما سأَل)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں نے نماز (یعنی سورۂ فاتحہ) کو اپنے اور اپنے بندے کے درمیان نصف نصف تقسیم کر دیا ہے اور اپنے بندے کو وہ دونگا جو مانگے گا، جب بندہ ''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ'' پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ (جواب میں) فرماتا ہے ''حَمِدَنِیْ عَبْدِیْ'' (میرے بندے نے میری حمد بیان کی ہے) جب بندہ ''اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ'' پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ جواب دیتا ہے ''اَثْنٰى عَلَیَّ عَبْدِیْ'' (میرے بندے نے میری ثنا بیان کی) جب بندہ ''مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ'' پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ جواب دیتا ہے ''مَجَّدَنِیْ عَبْدِیْ'' (میرے بندے نے میری بزرگی بیان کی) جب بندہ پڑھتا ہے ''اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ'' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ''یہ میرے اور بندے کے درمیان ہے جو میرا بندہ مانگے گا دیا جائے گا'' جب بندہ پڑھتا ہے ''اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ'' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ''یہ میرے بندے کے لیے ہے اور میرے بندے نے جو مانگا اُسے دیا گیا۔''

[صحيح۔ صحيح مسلم :395]

768 عن واثلة بن الأسقع ؛ أن رسول اللّٰه ﷺ قال : ((أعطيتُ مكانَ التوراةِ السبعَ ، وأعطيتُ مكان الزبور المئين ، وأُعطيت مكانَ الإنجيل المثاني وفضلت بالمفصَّل))

سیدنا واثلہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے تورات کے بدلہ میں سبع طوال ملی (بقرہ سے سورہ توبہ تک) ہیں اور زبور کے بدلہ میں ''مئین'' (وہ سورتیں جن میں سو یا سو سے زیادہ آیات ہیں) اور انجیل کے بدلہ

میں مثانی (سورۃ الفاتحہ) اور مفصل سورتوں کے ساتھ مجھے فضیلت دی گئی ہے (یعنی سورۃ الحجرات سے لے کر سورۃ الناس تک)۔ [حسن ـ مسند احمد: 107/4]

4- سورۃ بقرہ اور آلِ عمران کی تلاوت کی فضیلت اور سورۃ بقرہ کی آخری دو آیات کی ترغیب اور اس آدمی کے بیان میں جو آلِ عمران کی آخری آیات پڑھ کر اس پر غور وفکر نہ کرے

769 عن أبي هريرة رضي الله عنه ؛ أن رسول الله ﷺ قال : ((**لا تجعلوا بيوتكم مقابرَ ، إن الشيطانَ يَفِرُّ من البيت الذي تُقرأ فيه سورة ﴿ البقرة ﴾**.

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ (یادرکھو) شیطان اس گھر سے بھاگتا ہے جس میں سورۂ بقرہ پڑھی جاتی ہے۔

[صحیح ـ صحیح مسلم :780، سنن النسائی: 965، جامع الترمذی :2877]

770 عن أبي أمامة الباهلي رضي الله عنه قال : سمعت رسول الله ﷺ يقول : ((**اقرؤوا القرآن ؛ فإنه يأتي يوم القيامة شفيعًا لأصحابه ، اقرؤوا الزهراوين : ﴿ البقرة ﴾ و سورة ﴿ آل عمران ﴾ ؛ فإنهما يأتيان يوم القيامة كأنهما غمامتان أو غيايتان ، أو كأنهما فِرقانِ من طيرٍ صواف ، تُحاجّان عن أصحابهما. اقرؤوا سورة ﴿البقرة﴾ ، فإن أخذها بركة ، وتركها حسرة ، ولا تستطيعها البَطَلَة))**. قال معاوية بن سلام : بلغني أن البطلة : السحرة.

سیدنا حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا قرآن مجید پڑھو، یہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کا سفارشی بن کر آئے گا۔ (خاص طور پر) دو روشن (سورتیں) پڑھو سورۂ بقرہ اور سورۂ آل عمران، قیامت کے دن یہ دونوں سورتیں اس طرح آئیں گی جیسے دو بدلیاں یا جیسے قطار باندھے پرندوں کے دوغول

ہوں، یہ دونوں اپنے پڑھنے والے کی حمایت کر رہی ہوں گی (اور خاص اہتمام سے) سورۂ بقرہ کی تلاوت کیا کرو اس کا حاصل کرنا (یعنی اسے پڑھنا یاد کرنا اور سمجھنا)، برکات کا سبب ہے اور اس کا چھوڑ دینا حسرت و محرومی ہے اور اس سورت پر باطل غلبہ نہیں پا سکتا معاویہ بن سلام کہتے ہیں باطل سے مراد جادوگر ہیں۔ [صحیح ۔ صحیح مسلم :804]

771 عن أبي هريرة رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : ((لكلِّ شيءٍ سنامٌ ، إن سنامَ القرآنِ سورةُ ﴿البقرة......﴾ .

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر چیز کی ایک کوہان ہوتی ہے اور قرآن مجید کی کوہان سورۂ بقرہ ہے۔ [حسن لغیرہ ۔ جامع الترمذی :2878]

772 عن النعمان بن بشيرٍ رضي الله عنهما عن النبي ﷺ قال : ((إن اللّٰهَ كتبَ كتاباً قبل أن يخلق السمواتِ والأرض بألفي عام، أنزل منه آيتين ، ختم بهما سورة ﴿ البقرة ﴾ ، لا يُقرآن في دارٍ ثلاث ليال فيقربها شيطان)).

سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان کو پیدا کرنے سے دو ہزار سال پہلے ایک کتاب لکھی اور اس کتاب میں سے دو آیات نازل فرما کر ان سے سورۂ البقرہ کا اختتام فرمایا: جس گھر میں ان دو آیات کی تین راتیں مسلسل تلاوت کی جائے تو شیطان اس گھر کے قریب بھی نہیں آتا۔

[صحیح ۔ جامع الترمذی :2882، مستدرک حاکم: 260/2]

773 عن عُبيد بن عُميرٍ ؛ أنه قال لعائشة رضي الله عنها : أخبرينا بأعجب شيء رأيتيه من رسول اللّٰه ﷺ؟ قال : فسكتَتْ ؛ ثم قالت: لما كانت ليلة من الليالي قال : ((يا عائشة ! ذَريني أتعبد الليلة لربي)). قلت: واللّٰه إني أحب قربک ، وأحب ما يسرک. قالت: فقام فتطهر ، ثم قام يصلي، قالت: فلم يزل يبكي حتى بَلَّ حِجره. قالت : وكان جالسًا فلم يزل يبكي ﷺ حتى بلَّ لحيته . قالت : ثم بكى حتى بلَّ الأرض . فجاء بلال يؤذنه بالصلاة، فلما رآه يبكي، قال: يا رسول اللّٰه ! تبكي وقد غفر اللّٰه لک ما تقدم من ذنبک وما تأخر ؟ قال. ((أفلا أكون عبدًا شكورًا ؟ لقد أُنزلتُ عليَّ الليلةَ آيةٌ ؛ ويل لمن قرأها ولم يتفكر فيها : ﴿ إن في خلق السموات والأرض ﴾ الآية كلها)).

سیدنا عبید بن عمیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے عرض کی کہ آپ نے رسول اللہ ﷺ کی جو سب سے عجیب بات دیکھی ہو وہ بتائیے؟ وہ کچھ دیر خاموش رہیں پھر ارشاد فرمایا: نبی کریم ﷺ نے ایک رات فرمایا: اے عائشہ رضی اللہ عنہا! مجھے چھوڑو، آج کی رات میں اپنے رب کی عبادت کروں، میں نے کہا (اللہ کے رسول ﷺ!) مجھے آپ ﷺ کے پاس رہنا بھی پسند ہے اور جس میں آپ ﷺ خوش ہوں میں اس پر بھی خوش ہوں، چنانچہ آپ ﷺ اٹھے وضو کیا اور نماز پڑھنے کھڑے ہوگئے، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آپ ﷺ نے مسلسل رونا شروع کیا، یہاں تک کہ اپنی گود (آنسوؤں سے) تر کرلی، کہتی ہیں آپ ﷺ (نماز میں) بیٹھے ہوئے روتے رہے یہاں تک کہ اپنی داڑھی تر کرلی، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ پھر آپ ﷺ مسلسل روتے رہے یہاں تک کہ زمین بھی آنسوؤں سے تر ہوگئی، اتنے میں سیدنا بلال رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کو (فجر کی) نماز کے لیے بلانے آگئے انہوں نے جب آپ ﷺ کو روتے دیکھا تو عرض کی اللہ کے رسول ﷺ! آپ ﷺ رو رہے ہیں؟ آپ ﷺ کے تو اللہ نے تمام اگلے اور پچھلے گناہ معاف فرما دیئے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: تو کیا میں (اللہ تعالیٰ کا) ایک شکر گزار بندہ نہ بنوں، آج ہی کی رات مجھ پر ایک آیت نازل ہوئی ہے برا ہے اس کے لیے جو اسے پڑھے اور اس پر غور وفکر نہ کرے، (وہ آیت یہ ہے) ﴿اِنَّ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ﴾ اخیر آیت تک (سورۃ آل عمران کی آیت ۱۹۰ سے شروع ہوتی ہے) جس نے اس کو پڑھا اور اس میں غور وفکر نہ کیا تو اس کے لیے ہلاکت ہے۔

[حسن ـ صحيح ابن حبان :311،619]

5- آیۃ الکرسی پڑھنے کی ترغیب اور اس کی فضیلت

774 عن [ابن] أُبي بن كعب ؛ أن أباه أخبره : **أنه كان لهم جَرِينٌ فيه تمرٌ ، وكان مما يتعاهده فيجدهُ ينقصُ، فحرسَه ذات ليلةٍ. فإذا هو بدابةٍ كهيئة الغلامِ المحتلمِ ؛ قال : فسلمَ فرد عليه السلامَ ، فقلت: ما أنت، جنٌّ أم إنسٌ؟ قال : جن. فقلت: ناولني يَدَک ، فإذا يد كلبٍ وشعر كلبٍ ، فقلت: هذا خلق الجن؟ فقال: لَقَدْ عَلِمَتِ الجنُّ أن ما فيهم من هوَ أشدُّ مني . قلت: ما يحملک على ما صنعتَ ؟ فقال : بلغني أنک تحبُّ الصدقةَ ، فأحببتُ أن أُصيبَ من طعامک. فقلت: ما الذي يُحرِزُنا منكم؟ قال : هذه الآية: آية الكرسيِّ . قال : فتركتُه ، وغدا أبيٌّ إلى رسول اللهِ ﷺ ، فأخبره ، فقال: ((صَدَقَ الخبيثُ)).**

سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے بیٹے روایت کرتے ہیں کہ ان کے والد ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے انہیں بتایا کہ ان کے پاس کھجوروں کا ایک گودام تھا جس کی یہ نگرانی کیا کرتے تھے اچانک کھجوریں کم ہونا شروع ہو گئیں۔ انہوں نے ایک رات پہرہ دیا تو انہوں نے نوجوان کی شکل میں ایک جانور دیکھا اس نے انہیں سلام کیا تو اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ نے جواب دیتے ہوئے پوچھا تو جن ہے یا انسان؟ اس نے کہا میں جن ہوں: میں نے کہا مجھے اپنا ہاتھ پکڑا تو کیا دیکھا کہ اس کا ہاتھ اور اس کے بال کتے کے ہاتھ اور بال جیسے ہیں۔ میں نے کہا کیا جنوں کی تخلیق اسی طرح ہے؟ اس نے کہا تمام جنات جانتے ہیں کہ ان میں مجھ سے زیادہ شکل وصورت میں (خوفناک) کوئی نہیں۔ تو میں نے پوچھا کہ کھجوریں چرانے پر تجھے کس چیز نے اُبھارا؟ اس نے کہا مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ صدقہ وخیرات کو پسند کرتے ہیں تو میں نے بھی چاہا کہ آپ کے غلہ میں سے کچھ حاصل کروں۔ تو میں نے پوچھا ہمیں (انسانوں کو) تم سے کونسی چیز بچا سکتی ہے؟ اس نے کہا کہ ہم سے بچنے کا ذریعہ آیۃ الکرسی ہے تو ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے اس کو چھوڑ دیا اور صبح اس سارے واقعہ کی خبر رسول اللہ ﷺ کو دی تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس خبیث نے سچ کہا۔ [صحيح - صحيح ابن حبان :784]

775 عن أُبيّ بن كعبٍ رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : **((يا أبا المنذر ! أتدري أيّ آية من كتاب الله معک أعظم؟)). قال : قلت: الله ورسوله أعلم. قال: ((يا أبا المنذر! أتدري أيّ آية من كتاب الله معک أعظم؟)). قلت: ﴿ الله لا إله إلا هو الحيُّ القيوم ﴾ . قال: فضرب في صدري ؛ وقال: ((**

[واللّٰه] لیهنک العلمُ أبا المنذر!››.

سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ (ایک مرتبہ مجھ سے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: اے ابوالمنذر رضی اللہ عنہ! (یہ سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی کنیت ہے) کیا تم جانتے ہو کہ تمہارے نزدیک کتاب اللہ کی کونسی آیت سب سے عظیم ہے؟ میں نے عرض کی کہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہی سب سے زیادہ جاننے والے ہیں (کہ وہ کونسی آیت ہے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (پھر) پوچھا کہ اے ابوالمنذر رضی اللہ عنہ! تم جانتے ہو کہ تمہارے نزدیک کتاب اللہ کی کونسی آیت سب سے عظیم ہے؟ میں نے کہا کہ ﴿اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ﴾ (یعنی پوری آیت آلکرسی) سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ (یہ سن کر) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک میرے سینے پر مارا اور فرمایا: ابوالمنذر! اللہ کرے تمہارا علم خوشگوار ہو۔

[صحیح ـ صحیح مسلم :810، سنن أبی داؤد: 1460، مسند أحمد : 142/5]

6- سورۂ کہف کی تلاوت کی ترغیب اور سورہ کہف کی ابتدائی یا آخری دس آیات پڑھنے کی ترغیب

776 حدیث عن أبي الدرداء رضي الله عنه ؛ أن نبي الله ﷺ قال : ((من حفظَ عشرَ آياتٍ من أولِ سورةِ ﴿الكهف﴾ ؛ عُصِمَ من (فِتْنَةِ) الدجال)).

سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص سورۂ کہف کی دس آیتیں یاد کرے تو وہ دجال کے شر وفتنہ سے بچایا جائے گا۔ [صحيح ـصحيح مسلم:809، سنن أبى داؤد:4323، نسائى فى عمل اليوم والليلة : 951]

777 حدیث عن أبي سعيدٍ الخدريّ رضي الله عنه عن النبي ﷺ قال : ((من قرأ ﴿الكهف﴾ كما أنزلت كانت له نورًا يوم القيامة من مقامه إلى مكة ، ومن قرأ عشر آياتٍ من آخرِها ثم خرج الدجال ؛ لم يسلط عليه، ومن توضأ ثم قال : ((سبحانک اللهم وبحمدک ، لا إله إلا أنت، أستغفرُک و أتوبُ إليک)). كتب في رَقٍ ، ثم طُبِعَ بطابعٍ فلم يكسر إلى يوم القيامة)).

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو سورۂ کہف کو اس طرح پڑھے جیسے نازل کی گئی ہے یہ سورۃ قیامت کے دن اس کے کھڑے ہونے کی جگہ سے مکہ تک اس پڑھنے والے کے لیے نور ہوگی۔ اور جس نے اس سورۃ کی آخری دس آیات کی تلاوت کی پھر دجال نکل آیا تو وہ اس پر مسلط نہ ہو سکے گا اور جس نے وضو کے بعد یہ پڑھا ''سُبْحَانَکَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِکَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ'' تو (یہ دعا) ایک کاغذ پر لکھ کر اس پر ایک مہر لگادی جاتی ہے جو قیامت تک توڑی نہ جائے گی۔ [صحيح لغيره۔ مستدرك حاكم :564/1]

7- سورہ ملک پڑھنے کی فضیلت

778 عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي ﷺ قال : ((إن سورةً في القرآن ثلاثون آية شَفَعَتْ لرجلٍ حتى غُفرله ، وهي : ﴿تبارك الذي بيده الملك﴾)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: قرآن مجید میں تیس آیتوں والی ایک ایسی سورت ہے کہ وہ اپنے پڑھنے والے کی شفاعت (روزِ قیامت) کرتی ہی رہے گی یہاں تک کہ اس کی مغفرت کردی جائے وہ سورۃ تبارک الذی (یعنی سورۃ الملک) ہے۔ [حسن لغیرہ ـ سنن أبی داؤد : 1400، جامع الترمذی : 2891، نسائی فی عمل الیوم واللیلۃ : 610، سنن ابن ماجہ : 3786، صحیح ابن حبان: 1766، حاکم: /565]

779 (عن عبدالله بن مسعود رضی الله عنه قال:) ((من قرأ ﴿تباركَ الذي بيدِهِ الملكُ﴾ كلَّ ليلةٍ ؛ منَعَهُ اللّٰه عزَّوجل بها من عذابِ القبرِ)). وكنا في عهد رسول اللّٰه ﷺ نسميها : (المانعة) ، وإنها في كتابِ اللّٰهِ عزوجلِ سورةٌ من قرأبها في كلِّ ليلةٍ ، فقد أكثر وأطاب .

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جس نے ہررات سورۃ الملک کی تلاوت کی تو اللہ تعالیٰ اسے عذاب قبر سے محفوظ فرمائے گا صحابہ رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے دور میں اسے (المانعہ، روکنے والی) کہا کرتے تھے اور یہ کتاب اللہ کی ایک ایسی سورۃ ہے جس نے ہررات اس کی تلاوت کی اس نے بہت ثواب حاصل کیا اور خوب اچھا کام کیا۔ [حسن ـ مستدرک حاکم : 809/2، نسائی فی عمل الیوم واللیلۃ : 716]

8- سورۃ تکویر (اذا الشمس کورت) پڑھنے کی ترغیب

780 عن ابن عمر رضي الله عنهما قال : قال رسول الله ﷺ : ((من سَرَّه أن ينظرَ إلىٰ يومِ القيامةِ كأنه رأيُ العين ؛ فليقرأ: ﴿إذا الشمس كورت﴾ و ﴿إذا السماء انفطرت﴾ و ﴿إذا السماء انشقت﴾)).

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جسے یہ شوق ہو کہ قیامت کے دن کا منظر اپنی آنکھوں سے دیکھے تو وہ سورۃ (اذا الشمس کورت)، اور سورۃ (اذا السماء انفطرت) اور سورۃ (اذا السماء انشقت) پڑھے۔ [حسن۔جامع الترمذی: 3333]

9- سورہ اخلاص (قل هو الله احد) پڑھنے کی ترغیب

781 عن أبي هريرة رضي الله عنه قال : أقبلتُ مع رسول الله ﷺ ، فسمع رجلاً يقرأ : ﴿ قل هو الله أحد. الله الصمد. لم يلد ولم يولد. ولم يكن له كفوًا احد ﴾ ، فقال رسول الله ﷺ : ((وجبت)). فسألته: ماذا يا رسول الله ؟ فقال: ((الجنة)). فقال أبو هريرة : فأردت أن أذهب إلى الرجل، فأبشره ، ثم فَرِقْتُ أن يفوتني الغداء مع رسول الله ﷺ ، ثم ذهبت إلى الرجل فوجدته قد ذهب.

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ آ رہا تھا آپ ﷺ نے ایک شخص کو سورۃ اخلاص پڑھتے ہوئے سنا، آپ ﷺ نے فرمایا: واجب ہوگئی، میں نے پوچھا کیا واجب ہوگئی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جنت، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے چاہا اس شخص کے پاس جا کر اس کو یہ خوشخبری دوں لیکن میں ڈرا کہ اگر میں چلا گیا تو آپ ﷺ کے ساتھ کھانا نہ کھا سکوں گا (یہ بڑی سعادت کی بات ہے)، پھر میں اس شخص کے پاس گیا تو دیکھا کہ وہ جا چکا تھا۔

[صحیح۔ مالك فی المؤطا :495، جامع الترمذی : 2897، مستدرك حاكم :566/1، نسائی فی عمل الیوم واللیلة : 702]

782 عن أبي هريرة رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ:((احشُدوا ؛ فإني سأقرأ عليكم ثُلث القرآن)). فَحَشَدَ من حشد. ثم خرج النبي ﷺ فقرأ: ﴿ قل هو الله أحد﴾ ، ثم دخل. فقال بعضنا

لبعض: إني أُرى هذا خبر، جاء ه من السماء ، فذلک الذي أدخله . ثم خرج نبي الله ﷺ فقال : ((إني قلت لكم: سأقرأ عليكم ثُلثَ القرآن، ألا إنها تعدل ثلث القرآن)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سب جمع ہو جاؤ میں تم لوگوں کو تہائی قرآن سناؤں گا لوگ جمع ہو گئے پھر نبی کریم ﷺ تشریف لائے اور **قل هو الله احد** کی تلاوت فرمائی، پھر (اپنے حجرہ میں) داخل ہو گئے ہم آپس میں بات کرنے لگے کہ ہمارا یہ خیال ہے کہ نبی کریم ﷺ پر کوئی وحی آنے والی ہے جس کی وجہ سے آپ ﷺ تشریف لے گئے، پھر نبی کریم ﷺ باہر تشریف لائے اور فرمایا: میں نے تم سے کہا تھا کہ میں تم لوگوں کو تہائی قرآن سناؤں گا خبردار! یہ سورت تہائی قرآن کے برابر ہے۔ [صحيح ـ صحيح مسلم :812، جامع الترمذى : 2900]

783 عن عائشة رضي الله عنها : **أن النبي ﷺ بَعَثَ رَجلاً على سَرِيَّةٍ ، وكان يقرأ لأصحابه في صلاتهم، فيختم ب ﴿ قل هو الله أحد ﴾ ، فلما رجعوا، ذكروا ذلک للنبي ﷺ . فقال : ((سلوه لأي شيء يصنع ذلک؟)). فسألوه؟ فقال: لأنها صفة الرحمن، وأنا أحب أن أقرأ بها. فقال النبي ﷺ : ((أخبروه أن الله يحبه)).** وفي روايةٍ : **حبُّکَ اياها أدخلک الجنة.**

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ایک شخص کو ایک لشکر کا امیر بنا کر بھیجا، وہ اپنے ساتھیوں کی امامت کرواتے تھے اور ہر قرأت کے اختتام پر سورۂ **قل هو الله احد** ضرور پڑھتے تھے، یہ لوگ جب واپس لوٹے تو انہوں نے نبی کریم ﷺ کے سامنے یہ واقعہ بیان کیا، آپ ﷺ نے فرمایا: اس سے پوچھو کہ یہ ایسا کیوں کرتا ہے؟ لوگوں نے اس سے پوچھا تو انہوں نے جواب دیا کہ یہ سورۂ اللہ تعالیٰ کی صفات کا بیان ہے اور مجھے اس کا پڑھنا پسند ہے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اسے بتا دو کہ اللہ تعالیٰ کو اس سے محبت ہے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ تیری اس سورۃ سے محبت تجھے جنت میں داخل کر دیا ہے۔" [صحيح ـ صحيح البخارى :7375، صحيح مسلم : 813]

10-معوذتین (سورہ فلق و ناس) پڑھنے کی ترغیب

784 عن عقبة بن عامر رضي الله عنه: بينما أنا أسير مع رسول الله ﷺ بين (الجحفة) و (الأبواء)، إذ غَشِيَتْنا ريحٌ وظلمة شديدة ، فجعل رسول الله ﷺ يتعوذ ب ﴿ أعوذ برب الفلق﴾ و﴿ أعوذ برب الناس﴾ ويقول: ((يا عقبة ! تعوذ بهما ، فما تَعَوّذ مُتعوِّذٌ بمثلها)). قال: وسمعته يؤمنا بهما في الصلاة.

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جحفہ اور ابواء (جو مکہ اور مدینہ کے راستے میں دو مقام ہیں) کے درمیان چلا جا رہا تھا کہ اچانک سخت آندھی اور اندھیرے نے ہمیں آگھیرا، رسول اللہ ﷺ نے قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس کے ذریعے پناہ مانگنا شروع کی (یعنی یہ سورتیں پڑھنے لگے) اور مجھ سے بھی فرمایا کہ اے عقبہ رضی اللہ عنہ! ان دونوں سورتوں کے ذریعہ پناہ پکڑ، جان لو کہ کسی پناہ چاہنے والے نے ان دونوں (سورتوں) کی مانند کسی چیز کے ذریعہ پناہ نہیں چاہی (کیونکہ آفات اور بلاؤں کے وقت اللہ کی پناہ طلب کرنے کے سلسلے میں یہ دونوں سورتیں سب سے افضل ہیں) اور سیدنا عقبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو سنا آپ ﷺ ہمیں نماز پڑھاتے تو ان دونوں سورتوں کی تلاوت کیا کرتے تھے۔" [صحيح لغيره ـ سنن أبي داؤد :1463]

785 (عن عقبة بن عامر رضي الله عنه قال) قلت: يا رسول الله! أقرِئني آياً من سورة ﴿ هود ﴾ ، وآياً من سورة ﴿ يوسف﴾ ، فقال النبي ﷺ : ((يا عقبة بن عامر! إنک لن تقرأ سورةً أحبَّ إلى الله، ولا أبلغ عنده من أن تقرأ ﴿ قل أعوذ برب الفلق﴾، فإن استطعت أن لا تفوتَکَ في الصلاة فافعل)).

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے سورۃ ہود، سورۃ یوسف کی آیات پڑھا دیجئے؟ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے عقبہ رضی اللہ عنہ! تم اللہ کے نزدیک قل اعوذ برب الفلق سے زیادہ پسندیدہ کوئی سورت ہرگز نہیں پڑھ سکتے، اگر تم سے ہو سکے کہ کسی نماز میں یہ تم سے نہ چھوٹنے پائے تو اس کو ہر نماز میں پڑھا کرو۔"

[صحيح ـ مستدرك حاكم : 540/2، صحيح ابن حبان : 1839]

786 عن جابر بن عبدالله رضي الله عنهما قال: قال رسول الله ﷺ : ((اقرأ يا جابر !)). فقلت: وما

أقرأ بأبي أنت وأمي ؟ قال : ((﴿ قل أعوذ برب الفلق ﴾ و ﴿ قل أعوذ برب الناس ﴾)). فقرأتهما. فقال: ((اقرأ بهما، ولن تقرأ بمثلها)).

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے جابر رضی اللہ عنہ! پڑھو، میں نے عرض کی میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان! کیا پڑھوں؟ ارشاد فرمایا قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس، میں نے یہ دونوں سورتیں پڑھیں، ارشاد فرمایا: ان دونوں سورتوں کو پڑھتے رہنا اس لیے کہ تم ان جیسی سورتیں نہیں پڑھ سکتے (یعنی افضیلت میں ان دونوں سورتوں کی طرح کوئی سورت نہیں)۔"

[حسن، صحیح ـ سنن النسائی :5441، صحیح ابن حبان : 796]

ذکر کی فضیلت، اہمیت اور فوائد

ذکرِ الٰہی افضل ترین اعمال اور بہترین عبادات میں سے ایک ہے۔ ذکر کی اہمیت کو قرآن مجید میں اس طرح اُجاگر کیا گیا۔

((وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ))

یعنی "اللہ کا ذکر سب سے بڑا ہے۔" [العنکبوت: 45]

ذکر ایک ایسا عمل ہے کہ جس سے انسان اللہ کی معیت اور قرب کو پاتا ہے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ((إن الله عزوجل يقول : أنا مع عبدي إذا هو ذكرني، وتحركت بي شفتاه)). اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں اپنے بندے کے ساتھ ہوتا ہوں، جب وہ میرا ذکر کرتا ہے اور اس کے ہونٹ میرے ذکر کے ساتھ حرکت کرتے ہیں۔

[صحيح لغيره۔ سنن ابن ماجه : 3792، صحيح ابن حبان: 812]

ذکر کی اقسام

ذکر کی دو اقسام ہیں۔

(۱) عام ذکر:

اس سے مراد تمام عبادات ہیں جیسے نماز، حج، تلاوتِ قرآن، دعا اور تسبیحات۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ اور ذکر:

ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ اللہ کو راضی اور اس کے قریب کرنے والا ہر لفظ ذکر ہے چاہے علم کا حصول ہو، امر بالمعروف یا نہی عن المنکر ہو۔

(۲) خاص ذکر:

اس مراد وہ خاص دعائیں یا اذکار ہیں جن کے الفاظ قرآن وحدیث سے ثابت ہیں جن کے اوقات وتعداد

متعین ہیں مثلاً فرض نماز کے بعد، صبح وشام کے مسنون اذکار وغیرہ۔ ذکر کی اس قسم میں ثابت شدہ اوقات، تعداد اور کیفیت کا خیال رکھنا ضروری ہے۔

ذکر کے فضائل

(۱) ذکر بہترین عمل:

مالک بن یخامر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا جدائی کے وقت آخری گفتگو جو میری رسول اللہ ﷺ سے ہوئی وہ یہ تھی، میں نے دریافت کیا کہ سب اعمال میں محبوب ترین عمل اللہ کے نزدیک کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اس حال میں تجھے موت آئے کہ اللہ کے ذکر سے تیری زبان تر ہو۔

[حسن، صحیح - طبرانی فی الکبیر : 208، مسند البزار : 3059، صحیح ابن حبان: 818]

(۲) ذکر بہترین سرمایہ:

سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی ﴿ وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ ﴾ جو لوگ سونا وچاندی جمع کرتے ہیں اوران کی زکوۃ ادانہیں کرتے انہیں دردناک عذاب کی خوشخبری سنا دیجیے تو اس وقت ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ کسی سفر میں تھے (یہ آیت سن کر) بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی کہ سونے وچاندی کے بارے میں تو یہ آیت نازل ہوگئی (اور ہمیں ان چیزوں کا حکم اوران کی مذمت معلوم ہوئی) کاش ہمیں یہ معلوم ہو جائے (کہ سونے اور چاندی کے علاوہ) اورکونسا مال بہتر ہے تاکہ ہم اسے جمع کریں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس سے بہترین (مال) اللہ کا ذکر کرنے والی زبان، شکر کرنے والا دل، اور مؤمنہ بیوی جو اپنے شوہر کے ایمان کی (راہ میں) مددگار رہو۔ [صحیح لغیرہ۔ جامع الترمذی : 3094، سنن ابن ماجہ : 1856]

(۳) ذکر میں زندگی:

سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کا ذکر کرنے والے اور نہ کرنے والے دونوں کی مثال زندہ اور مردے کی طرح ہے کہ ذکر کرنے والا زندہ ہے اور ذکر نہ کرنے والا مردہ ہے۔ اور ایک روایت

میں ہے کہ اس گھر کی مثال جس میں اللہ کا ذکر کیا جائے اور جس میں نہ کیا جائے زندہ اور مردہ کی طرح ہے۔

[صحیح ـ صحیح البخاری : 6407، صحیح مسلم: 779]

(۴) رحمت کا نزول:

سیدنا ابوہریرہ اور سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ((**لا يقعد قومٌ يذكرون الله ! إلا حفَّتهم الملا ئكةُ ، وغَشِيَتْهم الرحمةُ ، ونزلتْ عليهم السكينةُ ، وذكرهم اللهُ فيمن عنده**)). جو لوگ بھی اللہ کے ذکر کے لیے بیٹھتے ہیں فرشتے ان کو گھیر لیتے ہیں اور رحمت الٰہی ان کو ڈھانپ لیتی ہے اور سکینت ان پر نازل ہوتی ہے اور اللہ ان کا ذکر فرشتوں کے سامنے فرماتا ہے۔

[صحیح ـ صحیح مسلم : 2700، جامع الترمذی: 2945، سنن ابن ماجه: 225]

(۵) جہنم سے بچانے والا ذکر:

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ((**إني لأعلمُ كلمةً لا يقولها عبدٌ حقًا من قلبه فيموت على ذلك ؛ إلا حُرم على النار : لا إله إلا الله**)). میں ایسا کلمہ جانتا ہوں جو کوئی بندہ اس کو سچے دل سے کہتا ہے پھر اسی پر مرتا ہے تو اس پر جہنم کی آگ حرام کردی جاتی ہے، وہ کلمہ ”لا الٰہ الا اللّٰہ“ ہے۔ [صحیح ـ مستدرك حاكم : 72/1]

(۶) گناہوں کا کفارہ:

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص ایک دن میں سو مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ پڑھے اس کے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں اگرچہ وہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں۔

[صحیح ـ صحیح مسلم : 2691، نسائی فی عمل الیوم واللیلة: 826، جامع الترمذی: 3466]

اللہ کا ذکر ایک ایسا عمل ہے کہ جس سے دلوں کو سکون وراحت نصیب ہوتی ہیں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

((اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ ؕ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ ۝))

”جو لوگ ایمان لائے ان کے دل اللہ کے ذکر سے اطمینان حاصل کرتے ہیں۔ یاد رکھو اللہ کے ذکر

سے ہی دلوں کو تسلی حاصل ہوتی ہے۔'' [الرعد: 28]

یہی وجہ ہے کہ انسان سب سے زیادہ لذت اور سکون اللہ کے ذکر ہی میں پاتا ہے۔ اللہ کا ذکر کرنے والا ان سات خوش نصیبوں میں سے ایک ہے جنہیں قیامت کے دن عرشِ الٰہی کا سایہ نصیب ہو۔

14

ذکر کا بیان

1- کثرت سے آہستہ اور بلند آواز سے ذکر کرنے اور اس پر ہمیشگی کرنے کی ترغیب اور کثرت سے اللہ کا ذکر نہ کرنے پر وعید

787 حدیث: عن أبي هريرة رضي [illegible] عنه [illegible] يقول [illegible] عند ظن عبدي بي، وأنا معه إذا ذكرني ، فإن ذكرني في نفسه [illegible] في نفسي، وإن ذكرني في مَلَإٍ ذكرته في مَلَإٍ خيرٍ منهم، وإن تقرب إِلَيَّ شِبْرًا تقربت إليه ذراعاً ، وإن تقرب إِلَيَّ ذراعًا تقربتُ إليه باعًا وإن أتاني يمشي أتيته هرولة)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے میں بندے کے ساتھ ویسا ہی معاملہ کرتا ہوں جیسا کہ وہ میرے ساتھ گمان رکھتا ہے اور جب وہ مجھے یاد کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں، اگر وہ مجھے اپنے دل میں یاد کرتا ہے تو میں بھی [illegible] اگر وہ مجھے جماعت میں (یعنی ظاہری طور پر) یاد کرتا ہے تو میں اس کا ذکر ایسی جماعت میں کرتا [illegible] جماعت سے بہتر ہے اور اگر بندہ میری طرف ایک بالشت متوجہ ہوتا ہے تو میں ایک ہاتھ اس کی طرف متوجہ ہوتا [illegible] ہاتھ بڑھتا ہے تو میں دو ہاتھ اس کی طرف متوجہ ہوتا ہوں، اور اگر وہ میری طرف چل کر [illegible]

[صحيح - صحيح البخاري: 7405 [illegible] صحيح مسلم [illegible] جامع [illegible] سنن ابن ماجه: 3822]

788 حدیث: عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي [illegible] إن الله عز وجل يقول : أنا مع عبدي إذا هو ذكرني، وتحركت بي شفتاه)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں اپنے بندے کے ساتھ ہوتا ہوں، جب وہ میرا ذکر کرتا ہے اور اس کے ہونٹ میرے ذکر کے ساتھ حرکت کرتے ہیں۔

[صحیح لغیرہ۔ سنن ابن ماجه : 3792، صحیح ابن حبان: 812]

789 عن عبدالله بن بُسرٍ رضي الله عنه : أن رجلا قال : يا رسول الله ! إن شرائع الإسلام قد كثرت عليَّ : فأخبرني بشيء أتشبث به .قال: ((لا يزال لسانک رطباً من ذكر الله)).

سیدنا عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی نے عرض کی اے اللہ کے رسول اللہ ﷺ! اسلام میں نیک اعمال بہت زیادہ ہیں (میں ان سب کو کما حقہ ادا نہیں کر سکتا) مجھے ایک بات بتا دیجئے جسے میں مضبوطی سے پکڑ لوں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''تیری زبان ہمیشہ اللہ کے ذکر سے تر رہے۔''

[صحیح ۔ جامع الترمذی : 3375، سنن ابن ماجه: 3793، صحیح ابن حبان:811، مستدرك حاكم : 495/1]

790 عن مالك بن يُخامِر ؛ أن معاذ بن جبلٍ رضي الله عنه قال لهم: إن آخر كلامٍ فارقتُ عليه رسول الله ﷺ أن قلتُ : أيُّ الأعمال أحبُّ إلى الله ؟ قال : ((أن تموت ولسانُک رَطْبٌ من ذكر الله)).

مالک بن یخامر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا جدائی کے وقت آخری گفتگو جو میری رسول اللہ ﷺ سے ہوئی وہ یہ تھی، میں نے دریافت کیا کہ سب اعمال میں محبوب ترین عمل اللہ کے نزدیک کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اس حال میں تجھے موت آئے کہ اللہ کے ذکر سے تیری زبان تر ہو۔

[حسن، صحیح ۔ طبرانی فی الكبير : 208، مسند البزار : 3059، صحیح ابن حبان: 818]

791 عن أبي الدرداء رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : ((ألا أنبِّئكم بخير أعمالكم، وأزكاها عند مليككم، وأرفعها في درجاتكم، وخيرٍ لكم من إنفاق الذهب والورق، وخيرٍ لكم من أن تَلْقَوْا عدوَّكم ؛ فتضربوا أعناقهم ، ويضربوا أعناقكم ؟)). قالوا : بلى. قال: ((ذكر الله)). قال معاذ بن جبل : ما شيءٌ أنجى من عذاب الله من ذكر الله.

سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''کیا میں تمھیں ایسا عمل نہ بتاؤں جو تمہارے اعمال میں سب سے بہتر، تمہارے بادشاہ (اللہ تعالیٰ) کو سب سے زیادہ پسند، تمہارے درجات کو سب سے زیادہ بلند کرنے والا

اور تمہارے لیے سونا اور چاندی (اللہ کی راہ میں) دینے سے بہتر اور اس بات سے بھی بہتر ہے کہ تم اپنے دشمن کا مقابلہ کرو اور ان کی گردنیں کاٹو اور وہ تمہاری گردنیں کاٹیں؟" صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: کیوں نہیں۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! وہ کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "وہ اللہ کا ذکر ہے۔" سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آدمی کوئی ایسا عمل نہیں کرسکتا جو اللہ کے عذاب سے نجات دینے میں اللہ کے ذکر سے بڑھ کر مؤثر ہو۔

[صحیح ـ مسند أحمد : 446/6، سنن ابن ماجه : 3790، جامع الترمذي: 3377، مستدرك حاكم : 496/1]

792 عن ابن عباسٍ رضي الله عنهما قال : قال رسول الله ﷺ : ((**من عجز منكم عن الليل أن يكابده ، وبخل بالمال أن ينفقه ، وجَبُنَ عن العدو أن يجاهده ؛ فليكثر ذكر الله**)).

سیدنا عبداللہ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو تم میں سے عاجز ہو راتوں کو محنت کرنے (قیام اللیل) سے اور بخل کی وجہ سے مال بھی نہ خرچ کرتا ہو (یعنی نفلی صدقات میں) اور بزدلی کی وجہ سے جہاد میں بھی شرکت نہ کرسکتا ہو تو اس کو چاہیے کہ اللہ کا ذکر کثرت سے کیا کرے۔

[صحیح لغیرہ ـ طبراني في الكبير : 11121، مسند البزار: 4904، بيهقي في الشعب : 508]

793 عن الحارث الأشعريّ رضي الله عنه ؛ أن رسول الله ﷺ قال : ((**إن الله أوحى إلى يحيى بن زكريا بخمس كلمات أن يعمل بهن ، ويأمرَ بني إسرائيل أن يعملوا بهن. فكأنه أبطأ بهن، فأتاه عيسى فقال : إن الله أمرك بخمس كلمات أن تعمل بهن، وتأمر بني إسرائيل أن يعملوا بهن، فإما أن تُخبرهم ، وإما أن أُخبرهم. فقال : يا أخي ! لا تفعل ، فإني أخاف إن سَبَقْتَني بهن أن يخسف بي أو أُعَذَّب. قال : فجمع بني إسرائيل ببيت المقدس حتى امتلأ المسجد ، وقعدوا على الشرفات ، ثم خطبهم فقال : إن الله أوحى إليَّ بخمس كلمات أن أعمل بهن ، وآمُرَ بني إسرائيل أن يعملوا بهن:**

① **أوَّلُهن [أن] لا تشركوا بالله شيئًا ، فإن مَثَلَ من أشرك بالله كمثلِ رجلٍ اشترى عبدًا من خالص ماله بذهب أو ورق، ثم أسكنه دارًا فقال : اعملْ وارفع إليَّ. فجعل يعمل ويرفع إلى غير سيده ! فأيكم يرضى أن يكون عبدهُ كذلك ؛ فإن الله خلقكم ورزقكم ، فلا تشركوا به شيئًا.**

② **وإذا قمتم إلى الصلاة فلا تلتفتوا، فإن الله يُقبل بوجهه إلى وجه عبده مالم يلتفت.**

③ وآمُرُكم بالصيام ، ومثل ذلك كمثل رجل في عصابة معه صُرَّةٌ من مسك ، كلهم يحب أن يجد ريحها، وإن الصيام أطيب عند الله من ريحِ المسك.

④ وآمُرُكم بالصدقة ، ومثل ذلك كمثل رجل أسره العدو، فأوثقوا يَدَه إلى عنقه ، وقربوه ليضربوا عنقه ، فجعل يقول : هل لكم أن أفديَ نفسي منكم ، وجعل يعطي القليل والكثير حتى فدى نفسه.

⑤ وآمُرُكم بذكر الله كثيرًا ، ومثل ذلك كمثل رجل طلبه العدو سِراعًا في أثره ، حتى أتى حصنًا حصينًا ، فأحرز نفسه فيه ، وكذلك العبد لا ينجو من الشيطان إلا بذكر الله)).

سیدنا حارث اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے سیدنا یحییٰ بن زکریا علیہما السلام کو حکم دیا کہ پانچ باتوں پر خود (بھی) عمل کریں اور بنی اسرائیل کو بھی اس پر عمل کرنے کا حکم دیں اور قریب تھا کہ حکم کے اجراء میں کچھ دیر لگتی سیدنا عیسیٰ علیہ السلام نے سیدنا یحییٰ علیہ السلام سے کہا بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو پانچ باتوں پر عمل کرنے کا حکم فرمایا ہے اور اس بات کا حکم دیا ہے کہ بنی اسرائیل کو بھی ان پر عمل کرنے کا حکم کریں آپ ان کو حکم کرتے ہیں یا میں کروں؟ سیدنا یحییٰ علیہ السلام نے (جواب میں) فرمایا اگر آپ اس میں مجھ سے بڑھ (سبقت لے) گئے (میں اپنے رب کے حکم کو پورا کرنے میں پیچھے رہا) تو مجھے ڈر ہے کہ زمین میں نہ دھنسا دیا جاؤں یا مجھ کو (دوسری قسم کا) عذاب نہ ہو جائے پھر لوگوں کو بیت المقدس میں جمع کیا وہ (رش کی وجہ سے لوگوں سے) بھر گیا اور (نیچے جگہ نہ ملنے کی وجہ سے بہت سے لوگ) دیوار کے بالائی حصوں پر جا بیٹھے پھر سیدنا یحییٰ علیہ السلام نے انہیں فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھ کو پانچ باتوں پر عمل کرنے کا حکم فرمایا ہے اور اس بات کا بھی حکم فرمایا ہے کہ تم کو ان پانچ باتوں پر عمل کرنے کو کہوں ① ان میں سے پہلی بات یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ جل شانہ کی عبادت ایسی کرو کہ کسی کو اس کے ساتھ شریک نہ ٹھہراؤ۔ اور جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراتا ہے اس کی مثال اس شخص کی سی جس نے اپنے خالص (کھرے) مال سونے یا چاندی سے کوئی غلام خریدا پھر اس غلام سے یہ کہا کہ دیکھو یہ میرا گھر ہے اور یہ میرا کام (مزدوری) ہے۔ مزدوری کر اور مجھ کو کما کر دے تو وہ مزدوری کرے (لیکن) کمائی اپنے آقا کے علاوہ کسی دوسرے کو دے دے تو (بتلاؤ) تم میں سے کسی شخص کو یہ پسند ہے کہ اس کا غلام ایسا ہو (ایسا ہی اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا کر کے اپنی اطاعت کا حکم فرمایا اور یہ انسان اسی کے ساتھ دوسرے کو شریک بنا لے یہ اللہ کو کب پسند ہوگا) ② اور دوسری بات جس کا اللہ تعالیٰ نے تم کو حکم فرمایا وہ نماز ہے لہٰذا نماز میں ادھر ادھر التفات اور توجہ نہ کیا کرو اس لیے کہ

اللہ تعالیٰ بندے کی طرف نماز میں اس وقت تک متوجہ رہتا ہے جب تک وہ اپنی توجہ اللہ تعالیٰ سے کسی کی طرف نہ پھیر لے ③ اور تیسری بات جس کا میں تم کو حکم کرتا ہوں وہ روزہ ہے اور اس کی مثال اس شخص کی سی ہے جو کسی جماعت کے ساتھ ہو اور اس کے پاس ایک مشک (خوشبو) کی تھیلی ہو تو تم میں سے ہر ایک کو اس کی خوشبو اچھی لگتی ہے (ایسے ہی) بلاشبہ روزہ دار کے منہ کی سانس اللہ تعالیٰ کو مشک سے زیادہ پسند ہے ④ اور چوتھی بات جس کا میں تم کو حکم کرتا ہوں وہ صدقہ ہے اور اس صدقہ کی مثال اس شخص کی سی ہے جس کو دشمنوں نے قید کر کے اس کے ہاتھ گردن سے باندھ دیئے ہوں اور اس قیدی کو آگے لے کر آئے تاکہ اس کی گردن اڑا دیں تو وہ قیدی یہ کہے کہ میں اپنی جان چھڑانے کے لیے ہر تھوڑی اور زیادہ چیز دینے کو تیار ہوں پھر سب دے کر اپنی جان چھڑا لے (ایسا ہی صدقہ تمام آفات و مصائب سے آدمی کو بچا لیتا ہے) ⑤ اور پانچویں بات جس کا میں تم کو حکم کرتا ہوں وہ یہ ہے کہ تم اللہ کا ذکر کیا کرو اس کی مثال اس شخص کی سی ہے جس کا پیچھا کرنے کے لیے نہایت تیزی سے دشمن نکلا ہو۔ یہاں تک کہ (بھاگتے بھاگتے) ایک مضبوط قلعہ آئے اور وہ اس میں گھس کر ان سے اپنی جان بچا لے۔ اسی طرح انسان شیطان سے خود کو اللہ کے ذکر کے علاوہ کسی اور طریقہ سے نہیں بچا سکتا۔ [صحیح۔ جامع الترمذی:2863، صحیح ابن خزیمة:1895، صحیح ابن حبان:6200، مستدرک حاکم : 236/1]

794 عن ثوبان رضي الله عنه قال: لما نزلت ﴿ والذين يكنزون الذهب والفضة ﴾ قال : كنا مع رسول الله ﷺ في بعض أسفاره ، فقال بعض أصحابه : أنزلت في الذهب والفضة ، لو علمنا أي المال خيرٌ فنتخذه؟ فقال . ((أفضله لسان ذاكر ، وقلب شاكر ، وزوجة مؤمنة تعينه على إيمانه)).

سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی ﴿ وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ ﴾ جو لوگ سونا و چاندی جمع کرتے ہیں اور ان کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتے انہیں دردناک عذاب کی خوشخبری سنا دیجیے تو اس وقت ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ کسی سفر میں تھے (یہ آیت سن کر) بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی کہ سونے و چاندی کے بارے میں تو یہ آیت نازل ہوگئی (اور ہمیں ان چیزوں کا حکم اور ان کی مذمت معلوم ہوئی) کاش ہمیں یہ معلوم ہو جائے (کہ سونے اور چاندی کے علاوہ) اور کونسا مال بہتر ہے تاکہ ہم اسے جمع کریں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس سے بہترین (مال) اللہ کا ذکر کرنے والی زبان، شکر کرنے والا دل، اور مومنہ بیوی جو اپنے شوہر کے ایمان کی (راہ میں) مددگار ہو۔

[صحیح لغیرہ۔ جامع الترمذی : 3094، سنن ابن ماجہ : 1856]

795 عن أبي موسى رضي الله عنه قال : قال النبي ﷺ : ((**مثل الذي يذكر ربّه والذي لا يذكر ربّه ؛ مثل الحي والميت**)). وفي روايةٍ : ((**مثل البيت الذي يذكر الله فيه**)).

سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کا ذکر کرنے والے اور نہ کرنے والے دونوں کی مثال زندہ اور مردے کی طرح ہے کہ ذکر کرنے والا زندہ ہے اور ذکر نہ کرنے والا مردہ ہے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ اس گھر کی مثال جس میں اللہ کا ذکر کیا جائے اور جس میں نہ کیا جائے زندہ اور مردہ کی طرح ہے۔

[صحیح ۔ صحیح البخاری : 6407، صحیح مسلم: 779]

796 عن أبي هريرة رضي الله عنه قال : **كان رسول الله ﷺ يسير في طريق مكة ، فمر على جبل يقال له: (جمدان) ، فقال : ((سيروا، هذا جُمْدان ، سبق المُفَرِّدُوْنَ)). قالوا: وما المفردون يا رسول الله؟ قال : ((الذاكرون الله كثيرًا [والذاكرات]))**.

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مکہ کے راستے میں چل رہے تھے کہ آپ ﷺ کا گزر ایک پہاڑ پر ہوا جسے ''جمدان'' کہا جاتا تھا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: چلو یہ جمدان پہاڑ ہے مفرد لوگ بہت آگے بڑھ گئے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! مفرد لوگ کون ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کا ذکر کثرت سے کرنے والے مرد اور عورتیں۔ [صحیح ۔ صحیح مسلم : 2676، جامع الترمذی: 3596]

2- ذکر الٰہی کی مجالس میں حاضر ہونے اور ذکر الٰہی پر جمع ہونے کی ترغیب

797 عن سهل بن الحنظلية قال : قال رسول الله ﷺ : ((ما جلس قوم مجلسًا يذكرون الله عزوجل فيه فيقومون؛ حتى يقال لهم : قوموا قد غفر الله لكم، وبُدِّلَتْ سيئاتُكم حسناتٍ)).

سیدنا سہل بن حنظلیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو لوگ بھی اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے بیٹھتے ہیں (مسنون اذکار وغیرہ کے لیے مثلاً فرض نماز کے بعد) اور جب وہ ذکر کر کے اُٹھتے ہیں تو ان سے کہا جاتا ہے اُٹھو یقیناً اللہ تعالیٰ نے تمھیں معاف فرما کر تمہاری خطاؤں کو نیکیوں میں تبدیل فرما دیا۔ [صحیح لغیرہ۔ طبرانی فی الکبیر : 6039]

798 عن عمرو بن عبسة رضي الله عنه قال : سمعت رسول الله ﷺ : يقول : ((عن يمينِ الرحمنِ - وكلتا يديه يمين- رجالٌ ليسوا بأنبياءَ ولا شهداءَ ، يغشى بياضُ وجوههم نظرَ الناظرين، يغبِطُهم النبيون والشهداءُ بمقعدِهم وقربهم من الله عزوجل)). قيل : يا رسول الله ! من هم؟ قال: ((هم جُمَّاعٌ من نوازع القبائل ، يجتمعون على ذكر الله ،......)).

سیدنا عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا (روزِ قیامت) اللہ تعالیٰ کی دائیں جانب (اور اللہ تعالیٰ کے دونوں ہاتھ دائیں ہی ہیں) کچھ لوگ ہوں گے جو نہ تو انبیاء ہوں گے اور نہ ہی شہداء ان کے چہروں کی چمک دیکھنے والوں کی نظروں کو روشنی سے ڈھانپ لے گی اور ان لوگوں کا اللہ تعالیٰ کے مقام و مرتبہ اور قرب دیکھ کر انبیاء کرام علیہم السلام اور شہداء بھی رشک کریں گے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! وہ (خوش نصیب) کون ہوں گے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ مختلف قبائل سے تعلق رکھنے والے ایسے لوگ ہوں گے جو اللہ تعالیٰ کے ذکر پر جمع ہوتے تھے۔ [حسن لغیرہ۔ طبرانی، مجمع الزوائد : 78/10]

799 عن أبي هريرة وأبي سعيدٍ رضي الله عنهما ؛ أنهما شهدا على رسول الله ﷺ ؛ أنه قال : ((لا يقعد قومٌ يذكرون الله ! إلا حفَّتهم الملائكةُ ، وغَشِيَتهم الرحمةُ ، ونزلتْ عليهم السكينةُ ، وذكرهم اللهُ فيمن عنده)).

سیدنا ابو ہریرہ اور سیدنا ابو سعید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو لوگ بھی اللہ کے ذکر کے لیے بیٹھتے ہیں فرشتے ان کو گھیر لیتے ہیں اور رحمت الٰہی ان کو ڈھانپ لیتی ہے اور سکینت ان پر نازل ہوتی ہے اور اللہ ان کا ذکر فرشتوں کے سامنے فرماتا ہے۔ [صحیح ـ صحیح مسلم : 2700، جامع الترمذی: 2945، سنن ابن ماجه: 225]

3- ایسی مجلس میں بیٹھنے پر وعید جس مجلس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ پڑھا جائے

800 عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي ﷺ قال : ((**ما جلس قوم مجلسًا لم يذكروا الله فيه ، ولم يصلوا على نبيهم ؛ إلا كان عليهم تِرَةً ؛ فإن شاء عذبهم ، وإن شاء غفرلهم**)). وفي روايةٍ : ((**من قعد مقعدًا لم يذكر الله فيه ؛ كان عليه من الله تِرَةً ، ومن اضطجع مضجعًا لا يذكر الله فيه ؛ كانت عليه من الله ترة ، وما مشى أحد ممشى لم يذكر الله فيه ؛ إلا كان عليه من الله ترة**)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو لوگ کسی ایسی مجلس میں بیٹھے جس میں نہ تو اللہ تعالیٰ کا ذکر ہوا اور نہ ہی انہوں نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا تو یہ مجلس ان کے لیے باعث حسرت، دافسوس ہوگی اب اللہ تعالیٰ کی مرضی ہے کہ وہ (ان کی غلطی پر) انہیں عذاب دے، یا درگزر فرما دے۔ اور ایک روایت میں ہے جو شخص کسی مجلس میں بیٹھا اور اس میں اس نے اللہ کا ذکر نہ کیا تو یہ اس کے لیے اللہ کی طرف سے بہت نقصان کا باعث ہوگی۔ اور جو کوئی کسی جگہ لیٹا اور اس میں اس نے اللہ کا ذکر نہ کیا، تو یہ اس کے لیے اللہ کی طرف سے بہت نقصان کا باعث ہوگی۔

[صحیح،حسن،صحیح لغیره. سنن أبي داؤد:4856، جامع الترمذي:3380، مسند أحمد:432/2، صحيح ابن حبان: 589]

801 عن أبي هريرة رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : ((**ما قعد قوم مقعدًا لا يذكرون الله عزوجل ويصلون على النبي ﷺ ؛ إلا كان عليهم حسرة يوم القيامة ، وإن دخلوا الجنة للثواب**)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو لوگ کسی ایسی مجلس میں بیٹھے جس میں انہوں نے

نہ تو اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا اور نہ ہی (اپنے) نبی ﷺ پر درود بھیجا تو یہ مجلس ان کے لیے باعث حسرت وافسوس ہوگی اگرچہ وہ (اپنی نیکیوں کے) ثواب کی وجہ سے جنت داخل ہی کیوں نہ ہو جائیں۔

[صحيح ـ مسند أحمد : 463/2، صحيح ابن حبان: 590، مستدرك حاكم: 550/1]

4- مجلس کے کفارہ کی دعا کی ترغیب

802۔ عن أبي هريرة رضي الله عنه ؛ أن رسول الله ﷺ قال : ((من جلس مجلسًا كثُرَ فيه لَغطه ؛ فقال قبل أن يقوم من مجلسه ذلک : (سبحانک اللهم وبحمدک ،أشهد أن لا إله إلا أنت ، أستغفرک وأتوب إليک) ؛ إلا غفر الله له ما كان في مجلسه ذلک)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو ایسی مجلس میں بیٹھا جس میں بے کار باتیں بہت ہوئی ہوں پھر وہ اس مجلس سے اٹھنے سے پہلے یہ دعا پڑھ لے ''سُبْحَانَکَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِکَ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَيْکَ '' تو اس مجلس میں اس سے جو غلطیاں ہوگئی ہوں گی معاف کردی جائیں گی۔

[صحيح ـ سنن أبي داؤد : 4859، جامع الترمذي : 3433، نسائي في عمل اليوم والليلة : 397، صحيح ابن حبان: 593، مستدرك حاكم: 536/1]

5-لا الہ الا اللہ کے ذکر کی ترغیب وفضیلت

803 حدیث عن أبي هريرة رضي الله عنه قال : **قلت: يا رسول الله! من أسعدُ الناسِ بشفاعَتک يوم القيامة؟ قال رسول الله** ﷺ : **((لقد ظننتُ يا أبا هريرة ! أن لا يسألني عن هذا الحديث أحد أول منک؛ لما رأيت من حرصک على الحديث ، أسعد الناس بشفاعتي يوم القيامة من قال : لا إله إلا الله خالصًا من قلبه أو نفسه))**.

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں نے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ ﷺ کی شفاعت کا سب سے زیادہ نفع اٹھانے والا (حق دار) قیامت کے دن کون شخص ہوگا؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے احادیث پر تمہاری حرص دیکھ کر یہی گمان تھا کہ اس بات کو تم سے پہلے کوئی دوسرا نہ پوچھے گا، (ارشاد فرمایا) سب سے زیادہ سعادت منداور نفع اٹھانے والا میری شفاعت کے ساتھ وہ شخص ہوگا جو دل کے خلوص کے ساتھ **لا الہ الا اللہ** کہے۔

[صحیح ۔ صحیح البخاری : 99]

804 حدیث عن جابر رضي الله عنه عن النبي ﷺ قال: **((أفضلُ الذكرِ لا إله إلا الله ، وأفضلُ الدعاءِ الحمدُ لله))**.

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''سب سے افضل ذکر (**لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ**) ہے، اور سب سے افضل دعا (**اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ**) ہے۔'' [حسن ۔ سنن ابن ماجه : 3800، نسائی فی عمل الیوم واللیلة: 831، صحیح ابن حبان: 543، مستدرك حاكم: 498/1]

805 حدیث عن عمر رضي الله عنه قال : سمعت رسول الله ﷺ يقول : **((إني لأعلمُ كلمةً لا يقولها عبدٌ حقًا من قلبه فيموت على ذلک ؛ إلا حُرم على النار : لا إله إلا الله))**.

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: میں ایسا کلمہ جانتا ہوں جو کوئی بندہ اس کو سچے دل سے کہتا ہے پھر اسی پر مرتا ہے تو اس پر جہنم کی آگ حرام کر دی جاتی ہے، وہ کلمہ ''**لا الہ الا اللہ**'' ہے۔

[صحیح ۔ مستدرك حاكم : 72/1]

806 عن أبي هريرة رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : ((أكثروا من شهادة أن لا إله إلا الله ، قبل أن يحال بينكم وبينها)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لا اله الا اللّٰه کا اقرار کثرت سے کرتے رہا کرو اس سے پہلے کہ تم اس کو (موت یا بیماری کی وجہ سے) نہ پڑھ سکو۔ [حسن ـ مسند أبي يعلى الموصلي : 6147]

807 عن عبدالله بن عمرو بن العاص رضي الله عنهما ؛ أن رسول الله ﷺ قال : ((ان الله يستخلص رجلا من أمتي على رؤوس الخلائق يومَ القيامةِ ، فينشُرُ عليه تسعةً وتسعين سِجِلاً ، كلُّ سِجِلٍّ مثلُ مَدِّ البصرِ ، ثم يقول : أتنكر مِنْ هذا شيئًا ؟ أظلمك كَتَبَتي الحافظون ؟ فيقول : لا يا رب! فيقول : أفَلَك عذر؟ فيقول : لا يارب! فيقول الله تعالى : بلى إن لك عندنا حسنةً ، فإنه لا ظلم عليك اليوم ، فتخرج بطاقة فيها (أشهد أن لا إله إلا الله ، وأشهد أن محمدًا عبده ورسوله) ، فيقول: احْضُرْ وَزْنَك . فيقول : يا رب ! ما هذه البطاقة مع هذه السجِلاتِ ؟ فقال : فإنك لا تُظلَمُ ، فتوضع السِّجلاتُ في كِفَةٍ ، والبطاقةُ في كِفَّةٍ ، فطاشَتِ السجلاتُ ، وثَقُلَتِ البطاقةُ ، فلا يثقُلُ مع اسمِ اللهِ شيءٌ)).

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن میری امت میں سے ایک شخص کو تمام مخلوق کے سامنے بلا کر اور اس کے سامنے ننانوے دفتر اعمال کے کھول دیئے جائیں گے، ہر دفتر اتنا بڑا ہوگا کہ حدِّ نگاہ پھیلا ہوا ہوگا، اس کے بعد اس سے سوال کیا جائے گا کہ ان اعمال ناموں میں سے تو کسی چیز کا انکار کرسکتا ہے؟ کیا میرے ان فرشتوں نے جو اعمال لکھنے پر متعین تھے تجھ پر کچھ ظلم کیا ہے؟ (کہ کوئی گناہ بغیر کئے ہوئے لکھ لیا ہو یا کرنے سے زیادہ لکھ لیا ہو) وہ عرض کرے گا نہیں (نہ انکار کی گنجائش ہے نہ فرشتوں نے ظلم کیا) پھر ارشاد ہوگا کہ تیرے پاس (ان بداعمالیوں کا کوئی) عذر ہے؟ تو وہ عرض کرے گا کہ کوئی عذر نہیں اے میرے رب! اللہ ارشاد فرمائے گا اچھا تیری ایک نیکی ہمارے پاس ہے آج تجھ پر کوئی ظلم نہیں ہے، پھر ایک کاغذ کا پرزہ نکالا جائے گا جس میں ''اَشْهَد اَنْ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَد اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ'' لکھا ہوا ہوگا اللہ تعالیٰ فرمائے گا جا اس کا (اعمال کے ترازو میں) وزن کروا لے، وہ عرض کرے گا کہ اتنے دفتروں کے مقابلے میں یہ پرزہ کیا کام دے گا؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ آج

تجھ پر ظلم نہیں ہوگا، پھر ان سب دفتروں کو ایک پلڑے میں رکھ دیا جائے گا اور دوسری جانب وہ پرزہ ہوگا تو گناہوں کے دفتروں والا پلڑا ہلکا ہو جائے گا اور توحید و رسالت کے اقرار والے کاغذ کا پلڑا بھاری ہو جائے گا۔ پس بات یہ ہے کہ اللہ کے نام سے کوئی چیز وزنی نہیں۔

[صحيح ـ جامع الترمذى : 2639، سنن ابن ماجه : 4300، صحيح ابن حبان: 225، مستدرك حاكم : 6/1]

6-لا اله الا اللّٰه وحده لا شريک له پڑھنے کی ترغیب

808 عن عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده ؛ أن النبي ﷺ قال : ((**خيرُ الدعاءِ الدعاءُ يومِ عرفةَ ، وخيرُ ما قلتُ أنا والنبيُّونَ من قبلي : لا إله إلا الله ، وحدَه لا شريكَ لهُ ، لَه الملكُ ، وله الحمدُ ، وهو على كلِّ شيءٍ قديرٌ**)).

عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سب سے بہتر دعا عرفہ کے دن کی ہے اور سب سے بہتر جو میں نے اور انبیاء علیہم السلام نے کہا وہ یہ ہے ''**لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ**'' اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی حقیقی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں بادشاہت اور تمام تعریف صرف اسی کے لیے ہے اور وہ ہر چیز پر پوری طرح قدرت رکھنے والا ہے۔

[حسن لغيره ـ جامع الترمذى : 3585]

7-سبحان اللّٰہ ، الحمد للّٰہ، لا الہ الا اللّٰہ ، اللّٰہ اکبر کو مختلف طریقوں سے پڑھنے کی ترغیب

809 عن أبي هريرة رضي الله عنه قال : قال النبي ﷺ : ((كَلمتانِ خَفيفَتانِ على اللسانِ ، ثَقيلتانِ في الميزانِ، حَبيبتانِ إلى الرَّحمنِ : سبحانَ اللّٰهِ وبحمدِه ، سبحانَ اللّٰهِ العظيمِ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''دو کلمات ایسے ہیں جو زبان پر ہلکے ہیں، (اعمال کے) میزان میں بھاری ہیں، رحمان کو پیارے ہیں (وہ یہ ہیں) (سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ ، سُبْحَانَ اللّٰهِ العَظِيمِ)'' میں اللہ کی پاکیزگی بیان کرتا ہوں اور اس کی تعریف کرتا ہوں، پاک ہے اللہ عظمتوں والا۔'' [صحیح۔ صحیح البخاری:6406، صحیح مسلم: 2694، جامع الترمذی: 3467، نسائی فی عمل الیوم واللیلۃ : 830، سنن ابن ماجہ : 3806]

810 عن أبي ذرّ رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ : ((ألا أخبرك بأحبِّ الكلامِ إلى اللّٰهِ ؟)). قلتُ: يا رسول اللّٰه ! أخبرني بأحبِّ الكلامِ إلى اللّٰهِ ؟ فقال: ((إن أحبَّ الكلامِ إلى اللّٰه ؛ سبحانَ اللّٰهِ وبحمدِه)). وفي روايةٍ: ((سبحان ربي وبحمده)). وفي رواية لمسلم: أن رسول اللّٰه ﷺ سئل : أيُّ الكلامِ أفضلُ ؟ قال: ((ما اصطفى اللّٰهُ لملائكتِه أو لعباده ؛ سبحانَ اللّٰه وبحمدِه)).

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں وہ کلام نہ بتلاؤں' جو اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہے؟ میں نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ! مجھے بتایئے وہ کلام جو اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہے، ارشادفرمایا اللہ کے نزدیک سب سے پسندیدہ کلام ''سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ'' ہے۔اور ایک روایت ہے کہ وہ سبحان ربی وبحمدہ ہے اور مسلم کی روایت میں ہے کہ آپ ﷺ سے افضل کلام کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ کلام جو اللہ تعالیٰ نے اپنے فرشتوں اور بندوں کے لیے منتخب کیا وہ سبحان اللّٰہ وبحمدہ ہے۔

[صحیح ۔ صحیح مسلم : 2731، نسائی فی عمل الیوم واللیلۃ: 424، جامع الترمذی: 3593]

811 عن أبي أمامة رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : ((من هالهُ الليلُ أن يكابِدَهُ ، أو بخِل بالمالِ أن يُنفقَه ، أو جَبُنَ عن العدوِّ أن يقاتلَه ، فَلْيُكْثِرْ مِنْ (سبحانَ اللّٰهِ وبحمدِه) ؛ فإنها أحبُّ إلى اللّٰه من جَبَلِ ذَهَبٍ ينفقه في سبيل اللّٰهِ عزَّوجلَّ)).

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص رات کی مشقت جھیلنے (قیام اللیل) سے ڈرتا ہو یا بخل کی وجہ سے مال خرچ کرنا دشوار ہو یا بزدلی کی وجہ سے جہاد کی ہمت نہ پڑتی ہو تو اس کو چاہیے کہ ''سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ'' کثرت سے پڑھا کرے اللہ کے نزدیک یہ کلام پہاڑ کے بقدر سونا خرچ کرنے سے بھی زیادہ محبوب ہے۔

[صحیح لغیرہ۔ طبرانی فی الکبیر : 7795، 7800]

812 عن أبي هريرة رضي الله عنه ؛ أن رسول الله ﷺ قال: ((ومن قال: (سبحان الله وبحمده) ؛ في يوم مئة مرة ؛ غُفِرت له ذنوبهُ وإن كانت مثل زَبَدِ البحر)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص ایک دن میں سو مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ پڑھے اس کے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں اگرچہ وہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں۔

[صحیح ۔ صحیح مسلم : 2691، نسائی فی عمل الیوم واللیلۃ: 826، جامع الترمذی: 3466]

813 عن مصعب بن سعدٍ قال : حدثني أبي قال : كنا عند رسول الله ﷺ فقال : ((أيعجِزُ أحدُكم أن يكسِبَ كلّ يومٍ ألفَ حَسَنةٍ ؟)). فسألهُ سائلٌ مِنْ جُلسائه : كيفَ يكسِبُ أحدُنا ألفَ حَسنةٍ ؟ قال : ((يسبِّحُ مئة تسبيحة ؛ فتكتبُ له ألفُ حسنةٍ ، أو تُحَطُّ عنه ألفُ خطيئةٍ)).

سیدنا مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے والد نے مجھ سے بیان کیا کہ (ایک مرتبہ) ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے تھے، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم میں سے کوئی اس بات سے عاجز ہے کہ روزانہ ایک ہزار نیکیاں کما لے، مجلس میں سے ایک شخص نے دریافت کیا ہم میں سے روزانہ ایک ہزار نیکیاں کوئی کیسے کمائے گا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سو مرتبہ سبحان اللہ کہے اس کے لیے ایک ہزار نیکیاں لکھ دی جائیں گی یا (یہ فرمایا) اس سے ایک ہزار گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ [صحیح ۔ صحیح مسلم : 2698، جامع الترمذی: 3463]

814 عن سمرة بن جندبٍ رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : ((أحبُّ الكلامِ إلى اللّٰه أربعٌ : (سبحان اللّٰهِ ، والحمدُ للّٰه، ولا إله إلا اللّٰه ، واللّٰهُ أكبرُ) ، لا يَضُرُّكَ بأيِّهِنَّ بَدَأْتَ)). وفي روايةٍ : ((وهُنَّ مِنَ القرآن)).

سیدنا سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب چار کلمے ہیں ''سُبْحَانَ اللّٰهِ ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ ، وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ، وَاللّٰهُ اَكْبَرُ'' ان میں سے جس کو تو چاہے پہلے پڑھے اور جس کو چاہے بعد میں (کوئی خاص ترتیب نہیں)۔ اور ایک روایت میں ہے کہ وہ قرآن سے ہیں۔

[صحیح ۔ صحیح مسلم : 2137، سنن ابن ماجه: 3811، نسائی فی عمل الیوم واللیلة: 845]

815 عن ابن مسعودٍ رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : ((لَقيتُ إبراهيمَ ليلة أُسريَ بي ، فقالَ: يا محمدُ ! أقْرِىءْ أُمَّتَكَ مني السلامَ ، وأخبرهم أنَّ الجنَّة طيّبةُ التُّربةِ ، عَذْبَةُ الماءِ ، وأنَّها قِيعَانٌ ، وأنَّ غِرَاسَها : (سبحانَ اللّٰه ، والحمدُ للّٰهِ ، ولا إله إلا اللّٰهُ ، واللّٰهُ أكبَرُ)). وفي روايةٍ : ((ولا حولَ ولا قُوَّةَ إلا باللّٰهِ)).

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: شب معراج میں جب میری ملاقات سیدنا ابراہیم علیہ السلام سے ہوئی تو انہوں نے فرمایا اپنی امت کو میرا اسلام کہہ دینا اور کہنا کہ جنت کی مٹی نہایت عمدہ پاکیزہ ہے اور بہترین پانی ہے لیکن وہ بالکل چٹیل میدان ہے اور اس کے پودے (درخت) ''سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ ، وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ'' ہیں (جتنے دل چاہے درخت لگا لے)۔ اور ایک روایت میں لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ کا اضافہ بھی ہے۔ [حسن لغیرہ ۔ جامع الترمذی : 3462]

816 عن أم هانىءٍ رضي الله عنها قالت: مَرَّبي رسولُ اللّٰه ﷺ ذاتَ يَومٍ ، فَقُلتُ : يا رسولَ اللّٰهِ ! قد كَبِرْتُ وضَعُفْتُ ـ أو كما قالت ـ فَمُرْني بِعَمَلٍ أعْمَلُه وأنا جالِسَةٌ . قال: ((سَبِّحي اللّٰه مئةَ تَسبيحةٍ ؛ فَإنَّها تعدِلُ لَكِ مئة رقبةٍ تعتِقينها مِنْ وَلَدِ اسماعيل، واحمدي اللّٰه مئةَ تَحميدةٍ ؛ فإنها تَعْدِلُ لَكِ مئة فَرَسٍ مُسْرَجَةٍ مُلْجَمةٍ تحملينَ عَلَيْها في سبيل اللّٰهِ ، وكَبِّري اللّٰه مئةَ تكبيرةٍ ؛ فَإنَّها تَعدِلُ لَكِ مئة بَدَنَةٍ

مُقلَّدةٍ مُتقبَّلةٍ ، وهَلِّلي الله مئة تَهليلةٍ ـ قال ابنُ خَلَف : أحسبه قال : تَمْلأُ ما بينَ السَّماءِ والأرضِ ، وَلا يُرفع يَومئذٍ لأحدٍ عَمَلٌ : إلا أن يأتي بِمثلِ ما أتيت ››.

سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے، میں نے عرض کی اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میں بوڑھی ہوگئی ہوں اور ضعیف ہوں کوئی ایسا عمل بتا دیجئے کہ بیٹھے بیٹھے کرتی رہا کروں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سبحان اللہ سو مرتبہ پڑھا کرو، اس کا ثواب ایسا ہے گویا تم نے سو عرب (اولاد اسماعیل کے) غلام آزاد کئے اور الحمد للہ سو مرتبہ پڑھا کرو، اس کا ثواب ایسا ہے گویا کہ تم نے سو گھوڑے مع سامان وغیرہ جہاد میں سواری کے لیے دے دیئے، اور اللہ اکبر سو مرتبہ پڑھا کرو، یہ ایسا ہے گویا کہ تم نے سو اونٹ قربانی میں ذبح کئے ہوں اور وہ قبول ہو گئے ہوں اور "لا الٰہ الا اللہ" سو مرتبہ پڑھا کرو اس کا ثواب تو تمام آسمان وزمین کے درمیان کو بھر دیتا ہے اور اس سے بڑھ کر کسی کا کوئی عمل نہیں ہے مگر یہ کہ وہ بھی وہی کرے جو تم نے کیا۔

[حسن ـ مسند أحمد : 344/6، بيهقي في الشعب: 844، نسائي في عمل اليوم والليلة: 844]

817 عن أبي ذرٍّ رضي الله عنه : إنَّ ناسا مِنْ أصحابِ النبيَّ ﷺ قالوا للنبي ﷺ : يا رسول الله! ذَهبَ أهلُ الدُّثور بالأجورِ ، يُصلُّونَ كما نُصلي ، ويَصُومون كما نصومُ ، ويتصدَّقونَ بِفُضولِ أموالِهم . قال: ‹‹أوليس قد جَعَلَ اللهُ لكم ما تصدَّقون به ؛ إنَّ بِكُلِّ تسبيحةٍ صدقةً ، وكلِّ تكبيرةٍ صدقةً ، وكلِّ تحميدةٍ صدقةً ، وأمرٍ بالمعروف صدقةً ، ونهيٍ عن منكرٍ صدقةً ، وفي بُضعِ أحدكم صَدَقةٌ ››. قالوا: يا رسولَ الله! أيأتي أحدُنا شهوتَه ويكونُ لهُ فيها أجرٌ ؟ قال : ‹‹ أرأيتم لو وَضَعها في حَرامٍ ، أكان عليه وِزرٌ؟ فكذلك إذا وضَعَها في الحلالِ كانَ لَه أجرٌ ››.

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ چند صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! سارا اجر و ثواب تو مالدار لے گئے یہ ایسے ہی نماز پڑھتے ہیں جیسے ہم پڑھتے ہیں اور ویسے روزے رکھتے ہیں جیسے ہم رکھتے ہیں لیکن یہ اپنے زائد مال سے صدقہ کرتے ہیں (جو ہم نہیں کر سکتے) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ نے تمہارے لیے بھی صدقہ کی صورت بنائی ہے، ہر سبحان اللہ کے بدلے صدقہ کا ثواب ہے اور ہر تکبیر صدقہ ہے اور ہر تحمید صدقہ ہے اور برائی سے روکنا صدقہ ہے اور بیوی سے صحبت کرنا بھی صدقہ ہے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کیا ہم

میں سے (کوئی بیوی سے ہمبستری کر کے) اپنی شہوت کو پورا کرے تو اس میں بھی اجر ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر وہ اپنی شہوت حرام ذریعے سے پوری کرتا تو اس کو گناہ ہوتا اسی طرح جب حلال سے اس نے اپنی شہوت کو پورا کیا تو اس کے لیے اجر ہے۔ [صحیح - صحیح مسلم: 1006، سنن ابن ماجه: 927]

818 عن أبي سلمى راعي رسول الله ﷺ قال: سمعت رسول الله ﷺ يقول: ((بَخٍ بَخٍ لخمُسٍ ما أثقَلَهنَّ في الميزانِ: (لا إله إلا الله، وسبحانَ الله، والحمدُ لله، والله أكبرُ)، والوَلَدُ الصَّالح يُتوفَّى للمَرءِ المسلمِ؛ فَيَحْتَسِبُهُ)).

سیدنا ابوسلمٰی رضی اللہ عنہ (جو رسول اللہ ﷺ کے جانور چرایا کرتے تھے) سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا بہت خوب، بہت خوب! پانچ اشیاء ہیں، اعمال کے ترازو میں کتنا ہی ان کا وزن بھاری ہے "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، سُبْحَانَ اللّٰهِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ" اور مسلمان کا وہ نیک بچہ جو انتقال کر جائے اور وہ ثواب کی امید رکھے (یہ بھی اعمال کے ترازو میں انتہائی بھاری ہوگا۔)

[صحیح - نسائی فی عمل الیوم واللیلة: 167، صحیح ابن حبان: 833، مستدرك حاكم: 511/1]

819 عن عائشة رضي الله عنها؛ أن رسول الله ﷺ قال: ((خُلِق كُلُّ إنسان من بني آدمَ على ستِّينَ وثلاثِمئةِ مفصل، فمن كبَّر الله، وحَمِدَ الله، وهلَّلَ الله، وسبَّح الله، واستغفر الله، وعَزَلَ حجرًا عَنْ طَريقِ المسلمين، أو شوْكَةً أو عظمًا عن طريق المسلمينَ، وأمَرَ بمعروف أوْ نَهى عن منكرٍ؛ عَدَدَ تلك السِّتِّينَ والثلاثِمئةِ [السُّلامى]، فإنَّه يُمسِي يَوْمئذٍ وقد زَحزحَ نفسه عنِ النَّارِ)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر انسان کے جسم میں تین سو ساٹھ جوڑ بنائے گئے ہیں۔ جو شخص ان کے برابر "اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، سُبْحَانَ اللّٰهِ، اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ" پڑھے اور مسلمانوں کے راستہ سے پتھر یا کانٹا یا ہڈی ہٹا دے نیکی کا حکم دے اور برائی سے منع کرے تو وہ اس دن اس حال میں شام کرے گا کہ اس نے اپنے آپ کو جہنم کی آگ سے دور کر دیا ہوگا۔

[صحیح - صحیح مسلم: 1007، نسائی فی عمل الیوم واللیلة: 837]

820 عَنِ ابن أبي أوْفى قال: قال أعرابيٌّ: يا رسولَ الله! إنِّي قد عالَجْتُ القرآن فَلَمْ أَستَطِعْهُ،

فعلّمني شيئًا يُجزىءُ مِنَ القرآنِ ؟ قال : ((قُلْ : (سبحانَ اللّٰه ، والحمدُ للّٰه ، ولا إله إلا اللّٰه ، واللّٰهُ أكبرُ))). فقالها ، وأمْسَكَهَا باصْبَعِه ، فقالَ : يا رسولَ اللّٰه ! هذا لِربّي ، فما لي ؟ قال : ((تقولُ : اللهُم اغْفِرلي ، وارْحَمْني ، وعافِني ، وارْزُقْني ، ۔ وأحْسبُهُ قال: ۔ واهْدني)). ومضى الأعرابيُّ ، فقالَ رسولُ اللّٰه ﷺ : ((ذهبَ الأعرابيُّ وقد مَلأ يَدَيْه خيرًا)). وفي روايةٍ : ((ولا حولَ ولا قوَّةَ إلا باللّٰهِ)).

سیدنا ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک اعرابی نے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! میں نے قرآن (کے سیکھنے) میں مشقت اٹھائی پھر بھی میں نہ سیکھ سکا مجھے ایسی کوئی چیز سکھا دیں جو قرآن کے برابر ثواب دلائے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا یہ پڑھو ''سُبْحَانَ اللّٰهِ ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَر'' تو اس دیہاتی نے یہ کلمات اپنی انگلیوں پر شمار کیے پھر اس دیہاتی نے عرض کی یہ کلمات تو میرے پروردگار کے ذکر کے لیے ہیں میرے لیے وہ کونسے کلمات ہیں (جن کے ذریعہ میں اپنے لیے دعا مانگوں) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ پڑھا کر ''اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ وَعَافِنِيْ وَارْزُقْنِيْ وَاهْدِنِيْ'' (اے میرے اللہ! مجھے بخش دے مجھ پر رحم فرما اور (مال حلال سے) مجھے روزی دے اور مجھے عافیت دے اور مجھے ہدایت دے۔ پھر وہ دیہاتی چلا گیا، تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ اپنے دونوں ہاتھ خیر و بھلائی سے بھر کر گیا ہے۔ ایک روایت میں اس کے ساتھ لَا حَولَ وَلَا قُوَّةَ اِلا بِاللّٰهِ کے الفاظ بھی مذکور ہیں۔

[حسن ۔ ابن أبي الدنيا : ، بيهقي في الشعب: 618، بيهقي في السنن: 381/2]

821 عن سعد بن أبي وقاص رضي اللّٰه عنه قال : جاءَ أعرابيٌّ إلى النبيِّ ﷺ فقال : عَلِّمْني كَلامًا أقولُه ؟ قال: ((قُلْ : (لا إلهَ إلا اللّٰه وحدهَ لا شريكَ لهُ ، اللّٰهُ أكبرُ كبيرًا ، والحمدُ للّٰه كثيرًا ، وسبحانَ اللّٰه ربِّ العالمينَ ، ولا حولَ ولا قوَّة إلا باللّٰه العزيزِ الحكيمِ). قال: هؤُلاءِ لِرَبِّي ، فما لي ؟ قال : ((قُلْ : (اللهَّم اغْفِرْلي ، وارحَمْني ، واهْدِني ، وارْزُقْني))). وفي روايةٍ : (وعافني) وفي روايةٍ : (فإن هؤلاء تجمع لك دنياك وآخرتك) .

سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے پاس ایک دیہاتی آیا اور اس نے عرض کی مجھے کوئی ایسا ذکر بتلا دیجیے جس کو میں اپنا ورد بنالوں، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ پڑھ لیا کرو ''لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا ، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ، وَلَا حَولَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ''(اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اللہ بہت ہی بڑا ہے اور اللہ ہی کے لیے سب تعریف ہے اور پاکی ہے اللہ کے لیے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔ گناہ سے بچنے کی طاقت اور عبادت کرنے کی قوت اللہ ہی کی مدد سے ہے جو غالب حکمت والا ہے) اس دیہاتی نے عرض کی یہ کلمات تو میرے رب کے ذکر کے لیے ہیں، میرے لیے وہ کونسے کلمات ہیں جن کے ذریعہ میں اپنے لیے دعا کروں، آپ ﷺ نے فرمایا: اس طرح مانگو ''اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاهْدِنِیْ وَارْزُقْنِیْ وَعَافِنِیْ ''(اے اللہ مجھے بخش دے، مجھ پر رحم فرما، مجھے ہدایت دے، مجھے روزی دے، مجھے عافیت بخش)۔ اور ایک روایت میں ہے کہ ارشاد فرمایا: یہ کلمات تیرے لیے دنیا اور آخرت (کی بھلائی) کو جمع کر دیں گے۔ [صحيح ـ صحيح مسلم: 2696]

822 عن أنس بن مالكٍ رضي الله عنه قال: جاء رجلٌ بَدَوِيٌّ إلى رسولِ اللهِ ﷺ فقال: يا رسولَ اللهِ! علِّمني خيرًا؟ قال: «قُل: (سبحانَ اللهِ، والحمدُ للهِ، ولا إله إلا اللهُ، واللهُ أكبر. قال: وعَقَدَ بيده أربعًا؛ ثم رتَّبَ فقال: (سبحانَ اللهِ، والحمدُ للهِ، ولا إله إلا اللهُ، واللهُ أكبرُ)، ثُم رجَعَ، فلَما رآه رسولُ اللهِ ﷺ تبَسَّمَ، وقال: «تفكَّرَ البائسُ». فقال: يا رسولَ اللهِ! (سبحانَ اللهِ، والحمدُ للهِ، ولا إله إلا اللهُ، واللهُ أكبرُ)، هذا كلُّهُ للهِ، فما لي؟ فقالَ رسولُ اللهِ ﷺ: «إذا قُلتَ: (سبحانَ اللهِ)؛ قال اللهُ: صدَقْتَ. وإذا قُلتَ: (الحمدُ للهِ)؛ قال اللهُ: صدَقْتَ. وإذا قُلتَ: (لا إله إلا اللهُ)؛ قال اللهُ: صدَقْتَ. وإذا قُلتَ: (اللهُ أكبرُ)؛ قال اللهُ: صدَقْتَ. فتقولُ: (اللهمَّ اغفرْلي)، فيقولُ اللهُ: قد فَعَلتُ. فتقولُ: (اللهمَّ ارحمْنِي)؛ فيقولُ اللهُ: قد فَعَلتُ. وتقولُ: (اللهمَّ ارْزُقْني)؛ فيقولُ اللهُ: قد فَعَلتُ». قال: فعَقَدَ الأعرابيُّ سَبْعًا في يديْهِ».

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دیہاتی نے رسول اللہ ﷺ کے خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے کوئی بھلائی و خیر (کے کلمات) سکھا دیجیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا! کہہ سبحانَ اللهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰـهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ۔ اس دیہاتی نے چار مرتبہ ان کلمات کو انگلیوں پر شمار کر کے ترتیب سے پڑھا سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ پھر واپس آیا تو رسول اللہ ﷺ نے اسے دیکھ کر مسکرائے اور فرمایا: فاقہ کش نے غور وفکر کر لیا۔ اس نے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ ''سُبْحَانَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ''

یہ سب کچھ تو اللہ کے لیے ہے میرے لیے کیا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تو نے کہا ''**سبحان اللّٰہ**'' تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا تو نے سچ کہا اور جب تو نے ''**الحمد للّٰہ**'' کہا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا تو نے سچ کہا اور جب تو نے ''**لا الہ الا اللّٰہ**'' کہا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا تو نے سچ کہا اور جب تو نے ''**اللّٰہ اکبر**'' کہا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا تو نے سچ کہا پھر تو کہتا ہے ''**اللھم اغفرلی**'' (اے اللہ! مجھے معاف فرما) تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یقیناً میں نے معاف کر دیا۔ پھر تو کہتا ہے ''**اللھم ارحمنی**'' (اے اللہ! مجھ پر رحم فرما) تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یقیناً میں نے رحم فرما دیا اور تو کہے گا ''**اللھم ارْزُقنی**'' (اے اللہ! مجھے رزق عطا فرما) تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا یقیناً تیری یہ دعا بھی قبول کر لی تو اس دیہاتی نے اپنے ہاتھ پر ان سات کلمات کو شمار کیا (اور چلا گیا)۔ [ابن أبی الدنیا: ، بیھقی فی الشعب : 619]

823 حدیث عن أبي أمامة رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : ((**ما أنعم اللّٰهُ عزَّوجلَّ على عبدٍ نعمةً ، فحمِدَ اللّٰه عزَّوجلَّ عليها ؛ إلا كانَ ذلكَ أفْضَلَ مِنْ تِلْكَ النِّعمةِ** ......)).

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے کسی بھی نعمت سے نوازا اور اس نے اس نعمت پر اللہ شکر ادا کرتے ہوئے **الحمد للّٰہ** پڑھا تو یہ کلمہ شکر وحمد اس نعمت سے بھی زیادہ اس کے لیے بہتر ہوگا۔ [**حسن لغیرہ** ۔ طبرانی فی الکبیر : 7794]

8-سبحان اللّٰه، الحمد للّٰه، لا اله الا اللّٰه اور اللّٰه اکبر پڑھنے کی ترغیب

824 عن جُویریةَ رضي اللّٰه عنها : أنَّ النبيَّ ﷺ خَرجَ مِنْ عندِها ، ثم رَجعَ بعدَ أن أضحى وهيَ جالِسَةٌ ، فقالَ : ((ما زِلتِ على الحالِ الّتي فارَقْتُكِ عليها ؟)). قالَتْ : نَعَمْ . قال النبيُّ ﷺ : ((لقد قُلْتُ بَعْدَكِ أربعَ كلماتٍ ثلاثَ مرّاتٍ ، لو وُزِنَتْ بما قُلْتِ منذُ اليوم لَوَزَنَتْهُنَّ : (سبحانَ اللّٰهِ وبحمدِهِ ، عَدَد خَلْقِهِ ، وَرِضا نَفْسِه ، وَزِنَةَ عَرْشِه ، وَمِداد كَلِماتِه)).

سیدہ جویریہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ صبح کے وقت ان کے پاس سے نماز کے لیے تشریف لے گئے اور یہ اپنے مصلے پر بیٹھی ہوئی (تسبیح میں مشغول تھیں) کہ نبی کریم ﷺ چاشت کی نماز کے بعد تشریف لائے، نبی کریم ﷺ نے دریافت فرمایا تم اسی حال پر ہو جس پر میں نے چھوڑا تھا؟ عرض کی جی ہاں، نبی کریم ﷺ نے فرمایا میں نے تم سے جدا ہونے کے بعد چار کلمے تین مرتبہ پڑھے اگر ان کو اس سب کے مقابلے میں لایا جائے جو تم نے صبح سے پڑھا ہے تو وہ کلمات غالب ہو جائیں گے وہ کلمے ہیں ''سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ عَدَدَ خَلْقِهِ وَرِضَا نَفْسِهِ وَزِنَةَ عَرْشِهِ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهِ'' (اللہ کی تسبیح کرتا ہوں اور اس کی تعریف کرتا ہوں اس کی مخلوقات کے عدد کے برابر اور اس کی مرضی اور خوشنودی کے برابر اور بقدر وزن اس کے عرش کے اور اس کے کلمات کی مقدار کے موافق)۔

[صحیح ـ صحیح مسلم : 2726، سنن أبی داؤد: 1503، سنن ابن ماجه : 3808، جامع الترمذی : 3555]

825 عن مصعب بن سعد عن أبيه : أَنَّ أعرابيا قال للنبي ﷺ : عَلِّمْني دُعاءً لَعَلَّ اللّٰه أنْ ينفعني بِه ؟ قال: ((قُلْ : اللهُمَّ لَكَ الحمدُ كلُّه ، وإليكَ يرجعُ الأَمرُ كُلُّه)).

سیدنا سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی نے نبی کریم ﷺ سے عرض کی مجھے کوئی دعا سکھا دیں تا کہ اللہ مجھے اس سے نفع دے، ارشاد فرمایا یہ دعا پڑھا کرو ''اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كُلُّهُ وَإِلَيْكَ يَرْجِعُ الْاَمْرُ كُلُّهُ'' (اے اللہ سب تعریفیں آپ ہی کے لیے ہیں اور سب امور آپ ہی کی طرف لوٹتے ہیں)۔ [حسن ـ بیهقی فی الشعب : 4399]

9- لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ پڑھنے کی ترغیب

826 عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: أنَّ رسولَ اللهِ ﷺ قال: ((ألا أعلِّمُكَ . أو ألا أدُلُّكَ على. كَلِمَةٍ مِنْ تحتِ العَرْشِ مِنْ كَنزِ الجنَّةِ ؟ تَقولُ: (لا حَولَ ولا قوَّةَ إلا باللّٰه) ، فيقولُ اللّٰه : أسلَم عَبْدي وَاستَسْلَمَ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تجھے عرش الٰہی کے نیچے جنت کے خزانے میں سے ایک کلمہ نہ سکھاؤں؟ تو یہ کہہ: (لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰه) ''نہیں ہے گناہ سے بچنے کی طاقت اور نہ ہی نیکی کرنے کی قوت مگر اللہ تعالیٰ ہی کی توفیق کے ساتھ۔'' تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرا بندہ فرمانبردار اور تابعدار ہوا۔

[صحيح ـ مستدرك حاكم : 517/1]

827 عن أبي أيوبَ الأنصاري رضي اللّٰه عنه : أنَّ رسولَ اللّٰه ﷺ ليلةَ أُسرِيَ به مَرَّ على إبراهيم عليه السلامُ ، فقالَ : مَنْ مَعَكَ يا جبرائيل ؟ قال : هذا محمدٌ. فقال له إبراهيمُ عليه السلام : يا محمدُ ! مُرْ أمَّتكَ فَلْيُكْثِرُوا مِن غِراسِ الجنَّة ، فإنَّ تُربتَها طيبَةٌ وأرضَها واسعةٌ. قال : ما غِراسُ الجنَّةِ ؟ قال : لا حولَ ولا قوَّةَ إلا باللّٰه .

سیدنا ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ معراج کی رات سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے پاس تشریف لائے تو انہوں نے دریافت فرمایا: اے جبرئیل! یہ تمہارے ساتھ کون ہیں؟ انہوں نے عرض کی یہ محمد ﷺ ہیں سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا اے محمد ﷺ! اپنی امت کو کہو کہ وہ جنت کے درخت زیادہ سے زیادہ لگائیں، اس لیے کہ جنت کی مٹی بہت اچھی ہے اور اس کی زمین بہت وسیع ہے، پوچھا جنت کے درخت کیا ہیں؟ فرمایا: ''لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔''

[صحيح لغيره ـ مسند أحمد : 418/5، صحيح ابن حبان : 818]

10- صبح وشام کے مخصوص اذکار کے علاوہ دیگر دن اور رات کے اذکار کی ترغیب

828 عن أبي مسعودٍ رضي الله عنه قال : قال النبيُّ ﷺ : ((مَنْ قَرأ بالآيتينِ مِنْ آخرِ سورةِ ﴿البقرة﴾ في لَيْلةٍ كَفَتاهُ)).

سیدنا ابومسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص رات کو سورۂ بقرہ کی آخری دو آیتیں پڑھ لے، یہ اس کو (اجر وثواب اور بھلائی کے لحاظ سے) کافی ہو جاتی ہیں۔''

[صحیح ۔ صحیح البخاری : 5009، صحیح مسلم: 807، سنن أبی داؤد: 1397، سنن ابن ماجه : 1369]

829 عن أبي هريرة رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : ((مَنْ قَرأَ عَشْرَ آياتٍ في لَيْلَةٍ ؛ لَمْ يُكْتَبْ مِنَ الغافلينَ)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو کوئی رات دس آیتوں کو پڑھ لے وہ غافلوں میں شمار نہ ہوگا۔ [صحیح لغیرہ۔ صحیح ابن خزیمة : 1144، مستدرك حاكم: 555/1]

830 عن أبي سعيدٍ رضي الله عنه قال : قال النبي ﷺ : ((أيعجزُ أحدُكم أن يَقرأ ثُلثَ القرآنِ في ليلةٍ؟)). فَشقَّ ذلك عليهم ، وقالوا : أيُّنا يُطيقُ ذلك يا رسولَ اللهِ ؟ فقال: (((اللّٰهُ الواحدُ الصَّمَدُ) ثُلُثُ القرآنِ)).

سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم میں سے کوئی اس بات سے عاجز ہے کہ ایک رات میں قرآن کا تہائی (1/3 حصہ) تلاوت کرے؟ یہ چیز صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر گراں گزری تو انہوں نے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! ہم میں سے اس عمل کی طاقت بھلا کس میں ہے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا (سورۃ اخلاص یعنی) قل ھو اللہ احد ایک تہائی قرآن کے برابر ہے۔

[صحیح ۔ صحیح البخاری : 5015، صحیح مسلم: 811، نسائی فی عمل الیوم و اللیلة: 679]

831 عن عبدالله بن مسعودٍ رضي الله عنه قال : مَنْ قرأ ﴿تبارَكَ الذي بِيَدِهِ المُلْكُ﴾ كلَّ لَيْلَةٍ ؛

مَنعه اللّٰه عزَّوجَل بِها مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِوَكُنَّا فى عهد رسول اللّٰه ﷺ نسميهاالمانعة وانها فى كتاب اللّٰه عزوجل سورةٌ مَنْ قَرأبها في ليلةٍ فَقَدْ أَكْثَرَ وأطاب.

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جس نے ہر رات سورۃ الملک (سونے سے پہلے) پڑھی تو اللہ تعالیٰ اسے عذابِ قبر سے بچالے گا اور ہم عہدِ رسالت میں اِسے (عذاب قبر سے) روکنے والی (سورت) کہا کرتے تھے اور یہ کتاب اللہ کی ایسی سورت ہے کہ جس نے اسے رات کو پڑھا اس نے خوب اچھا کیا اور خوب ثواب حاصل کیا۔

[حسن۔ نسائی فی عمل الیوم واللیلة : 711، مستدرك حاكم : 2/498]

832 عن أبي هريرة رضي اللّٰه عنه ؛ أن رسول اللّٰه ﷺ قال : ((مَنْ قال : (لا إله إلا اللّٰه وحده لا شريكَ لهُ، لهُ الملكُ ، وله الحمدُ ، وهو على كلِّ شيءٍ قَديرٌ) ؛ في يومٍ مِئَةَ مرَّةٍ ؛ كانت له عِدلَ عَشرِ رقَابٍ ، وكُتِبَتْ له مِئةُ حسنةٍ ، ومُحيَتْ عنه مِئَةُ سيِّئةٍ ، وكانتْ له حِرْزًا من الشيطانِ يومه ذلك حتى يُمسيَ ، ولَمْ يأتِ أحدٌ بأفضَلَ مَما جاءَ به ؛ إلا أحدٌ عملَ أكثرَ مِنْ ذلكَ)). وفى روايةٍ: ((ومن قال : (سبحانَ اللّٰهِ وبحمدِه) ، في يومٍ مِئَةَ مرَّةٍ ؛ حُطَّت خطاياه ولو كانتْ مِثلَ زَبَدِ البحرِ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے دن میں سو مرتبہ یہ کلمہ پڑھا (لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ) تو اس کے لیے 10 غلام آزاد کرنے کا اجر ہوگا، اور اس کی 100 نیکیاں لکھی جائیں گی، اور 100 غلطیاں مٹادی جائیں گی اور شام تک اس کے لیے شیطان سے تحفظ ہوگا، اور کوئی دوسرا آدمی اس سے بہتر عمل لے کر نہ آئے گا علاوہ اس شخص کے جس نے اس سے بڑھ کر عمل (مسنون ذکر و اذکار) کیا ہوگا اور ایک روایت میں ہے کہ جس نے سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ ایک دن میں 100 مرتبہ پڑھا اس کے گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں۔ [صحیح ۔صحیح البخاری: 3293، صحیح مسلم:2691، جامع الترمذی: 3468، نسائی فی عمل الیوم واللیلة : 826]

833 عن عبداللّٰه بن عمرو رضي اللّٰه عنهما قال : قال رسولُ اللّٰه ﷺ : ((مَنْ قال : (لا إلهَ إلا اللّٰهُ وحدَه لا شريكَ لهُ ، لهُ الملكُ ، وله الحمدُ ، وهو على كلِّ شيءٍ قديرٌ) ؛ مِئَتَيْ مَرَّةٍ في يومٍ ؛ لَمْ يَسْبِقه

أحدٌ كانَ قبْلَهُ ، وَلَم يُدرِ كهُ أحدٌ بعدهُ ، إلا مَنْ عَمِلَ بأفضلَ مِنْ عَمَلِه ››.

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے دن میں دو سو مرتبہ یہ کلمہ پڑھا (لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْکَ لَهُ ، لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ) تو اس سے کوئی پہلے والا اجر وثواب میں اس سے آگے نہ بڑھ سکے گا اور نہ ہی بعد والا اس کے اجر وثواب کو پا سکے گا۔ اس شخص کے علاوہ جس نے اس سے بھی بڑھ کر (مسنون ذکر واذکار) کیا ہو۔ [حسن ـ مسند أحمد : 185/2]

11- فرض نماز کے بعد قرآنی آیات اور اذکار کی ترغیب

834 حسن لغیرہ (عن أبی هريرة رضی الله عنه قال: قال أبو ذر: يا رسولَ الله ﷺ ! ذهب أصحاب الدُّثور بالأجور ، يُصَلُّون كما نُصلِّي ، ويَصومون كما نصومُ ، ولهم فُضول أموال يتصدقون بها ، وليس لنا مالٌ نتصدَّقُ به. فقال رسولُ الله ﷺ : ‹‹ يا أبا ذرّ ! ألا أعلمک كلمات تُدرک بها من سبقک ، ولا يلحقک من خلفک ، إلا من أخذ بمثل عملک؟ ››. قال : بلى يا رسول الله ! قال : ‹‹ تُكبِّر الله دُبُر كلّ صلاة ثلاثاً و ثلاثين ، وتحمدُه ثلاثاً وثلاثين ، وتُسبّحه ثلاثاً وثلاثين ، وتختِمُها ب(لا إله إلا الله وحده لا شريک له ، له الملک ، وله الحمدُ ، وهو على كلّ شيءٍ قديرٌ) ؛ غُفِرت ذنوبه ولو كانت مثل زبد البحر ››.

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ نے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! مال دار لوگ اَجر وثواب لے گئے وہ ہماری طرح نماز پڑھتے اور روزے رکھتے ہیں اور ان کے پاس زائد مال ہے جس سے وہ صدقہ کرتے ہیں اور ہمارے پاس صدقہ کرنے کے لیے مال نہیں تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے ابوذر رضی اللہ عنہ! کیا میں تجھے ایسے کلمات نہ سکھا دوں کہ جن کے ساتھ تم ان لوگوں سے مل جاؤ جو (اجر وثواب میں) تم سے آگے ہیں اور بعد والے تیرے اجر وثواب کو نہ پا سکیں اس شخص کے علاوہ جس نے تیری طرح عمل کیا ہو؟ انہوں نے عرض کی کیوں نہیں اے اللہ کے رسول ﷺ (ضرور بتائیے)! آپ ﷺ نے

ارشاد فرمایا: ہر فرض نماز کے بعد 33 مرتبہ اللہ اکبر، 33 مرتبہ الحمد للہ، 33 مرتبہ سبحان اللہ اور ایک مرتبہ (لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ له الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ) اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں۔

[صحيح ـ سنن أبي داؤد : 1505، صحيح البخاري : 6329، صحيح مسلم: 595]

835 عن عبدالله بن عمرٍو رضي الله عنهما قال : قال رسول الله ﷺ : ((**خصْلتان لا يُحصيهما عبدٌ إلا دخل الجنَّة ، وهما يسيرٌ ، ومن يعملُ بهما قليلٌ ، يسبِّح الله أحدكم دبُر كلِّ صلاةٍ عشرًا ، ويحمدُه عشرًا ، ويكبِّرُه عشرًا ، فتلك مئةٌ وخمْسون باللِّسانِ ، وألفٌ وخمسُمئة في الميزانِ ، وإذا أوى إلى فراشه يُسبح ثلاثاً وثلاثين ، ويحمدُ ثلاثاً وثلاثين ، ويكبِّرُ أربعًا وثلاثين . فتِلْك مئة باللسان ، وألفٌ في الميزان۔ قال رسول الله ﷺ : وأيُّكُم يعمل في يومه وليله ألفَيْن وخمسمئة سيِّئةً ؟)). قال عبدالله : رأيت رسولَ الله ﷺ يَعقِدُ هُنَّ بيده . قال : قيل: يا رسولَ الله ! كيف لا يُحصيهما ؟ قال : ((يأتي أحدكم الشيطانُ وهو في صلاته فيقولُ له ، اذْكر كذا ، اذْكر كذا ، ويأتيه عند منامه فيُنَوِّمُهٗ)).**

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''دو عمل ایسے ہیں اگر کوئی مسلمان بندہ ان کی پابندی کرلے، تو جنت میں داخل ہوگا اور وہ بہت آسان ہیں مگر ان پر عمل کرنے والے بہت کم ہیں۔ (ایک یہ ہے کہ) ہر نماز کے بعد دس بار ''سبحان اللّٰه'' دس بار ''الحمد للّٰه'' اور دس بار ''اللّٰه اکبر'' کہے تو زبان کی ادائیگی کے اعتبار سے ایک سو پچاس بار ہے (مجموعی طور پر پانچوں نمازوں کے بعد) اور ترازو میں ایک ہزار پانچ سو ہوں گے اور جب سونے لگے تو چونتیس بار ''اللّٰه اکبر'' ''تینتیس بار ''الحمد للّٰه'' اور تینتیس بار ''سبحان اللّٰه'' کہے۔ زبانی طور پر تو یہ ایک سو بار ہے مگر میزان میں یہ تسبیحات ایک ہزار ہوں گی۔'' یقیناً میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، آپ انہیں اپنے ہاتھ سے شمار کرتے تھے۔ صحابہ نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! یہ کیسے ہے کہ یہ عمل آسان ہے مگر کرنے والے تھوڑے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''سوتے وقت کے پاس شیطان آجاتا ہے اور پہلے اس سے کہ وہ یہ تسبیحات پوری کرلے، وہ اسے سلا دیتا ہے اور (اسی طرح) نماز میں شیطان آجاتا ہے اور اسے کوئی کام یاد دلا دیتا ہے تو وہ انہیں پڑھے بغیر ہی اٹھ جاتا ہے۔'' [صحيح ـ سنن أبي داؤد : 5065، جامع الترمذي : 3410، سنن ابن ماجه: 926، صحيح ابن حبان : 2015]

836 عن أبي أمامة رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : ((مَنْ قرأ آية الكُرسي دُبُرَ كلِّ صلاةٍ ؛ لم يمنعه من دخول الجنة إلا أن يموت)).

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص ہر نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھے گا اس کے جنت میں داخل ہونے کے درمیان صرف موت حائل ہے۔

[صحیح ۔ نسائی فی عمل الیوم واللیلۃ : 100، طبرانی: 7532]

837 عن معاذ بن جبلٍ رضي الله عنه : أنَّ رسولَ الله ﷺ أخذ بيده يومًا ثم قال : ((يا معاذ ! والله إنّي لأحبک)). فقال له معاذٌ : بأبي أنت وأمي يا رسولَ الله ! وأنا والله أُحِبُّک . قال : ((أوصيک يا معاذُ ألا تَدَعنَّ دُبُر كلِّ صلاةٍ أن تقول : اللهم أعنِّي على ذكرک و شكرک، وحسن عبادتک)). وأوصى بذلک معاذٌ الصنابحيَّ ، وأوصى به الصنابحيُّ أبا عبدِ الرحمن ، وأوصى به عبدُ الرحمنِ عُقْبَةَ بنِ مُسْلِم.

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: ''اے معاذ! قسم اللہ کی! مجھے تم سے محبت ہے۔'' پھر فرمایا: ''اے معاذ! میں تمہیں وصیت کرتا ہوں کہ کسی نماز کے بعد یہ دعا ہرگز ترک نہ کرنا [اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِکْرِکَ وَشُکْرِکَ وَحُسْنِ عِبَادَتِکَ] ''اے اللہ اپنا ذکر کرنے، شکر کرنے اور بہترین انداز میں اپنی عبادت کرنے میں میری مدد فرما۔'' چنانچہ معاذ رضی اللہ عنہ نے یہ وصیت (اپنے شاگرد) صنابحی کو کی اور پھر صنابحی نے یہ وصیت (اپنے شاگرد) ابوعبدالرحمٰن کو کی اور عبدالرحمٰن نے یہ وصیت عقبہ بن مسلم کو کی۔ [صحیح ۔ سنن أبی داؤد : 1522، نسائی فی عمل الیوم واللیلۃ: 109، صحیح ابن خزیمۃ: 751، صحیح ابن حبان : 2020، مستدرک حاکم : 273/1]

12- برا خواب دیکھنے پر دعا پڑھنے اور کیفیت بدلنے کی ترغیب

838 عَن جابرٍ رضي الله عنه عنْ رسول الله ﷺ ؛ أنَّه قال : ((إذا رأى أحدكم الرُّؤيا يكرهها ؛ فليبصق عن يساره ثلاثًا ، وليستعذ بالله من الشيطانِ ثلاثاً ، وليتحوَّل عن مكانه الذي كان عليهِ)).

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی ایسا خواب دیکھے جو اسے برا لگے تو اسے چاہیے کہ اپنی بائیں جانب تھوک دے۔ اور تین بار، شیطان کے شر سے اللہ کی پناہ طلب کرے، اور اپنی کروٹ بدل لے۔'' [صحیح ۔صحیح مسلم :2262، سنن أبی داؤد:5022، نسائی فی عمل الیوم و اللیلة:911، سنن ابن ماجه: 3908]

839 عن أبي سعيدٍ الخدريِّ رضي الله عنه ؛ أنه سمع النبيَّ ﷺ يقول : ((إذا رأى أحدُكم الرؤيا يحبُّها ، فإنَّما هي من الله ؛ فلْيحمد الله عليها ، وليُحدِّث بما رأى ، وإذا رأى غيرَ ذلک مما يَكْرهُ ، فإنَّما هي من الشيطان ؛ فلْيستعذ بالله من شرِّها ، ولا يذكرها لأحد ، فإنها لا تضرُّه)).

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جب تم میں سے کوئی اچھا خواب دیکھے تو یہ یقیناً اللہ کی طرف سے ہے اس پر اللہ کی تعریف کرے اور یہ خواب بیان کرے اور اگر برا خواب دیکھے تو یہ شیطان کی طرف سے ہے اس پر تین مرتبہ (اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّهَا) پڑھے اور اس خواب کا ذکر کسی سے نہ کرے تو یہ برا خواب نقصان نہ دے گا۔ [صحیح ۔ جامع الترمذی : 3453]

13-رات کو نیند نہ آنے یا گھبراہٹ ہونے کے وقت دعا کی ترغیب

840 عَن عمرو بن شعيب عن أبيه عن جدّه ؛ أنّ رسول اللّٰه ﷺ قال : ((**إذا فزع أحدكم في النوم فليقل : (أعوذ بكلمات اللّٰه التامّات من غضبه وعِقابه ، وشرِّ عباده ، ومنْ همزاتِ الشياطين وأنْ يَحْضُرون) ؛ فإنّها لن تَضُرَّه**)).

عمرو بن شعیب اپنے والد (شعیب) اور وہ اپنے دادا (سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی سوتے ہوئے گھبرا جائے (ڈر جائے) تو یہ کلمات پڑھے۔''**اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِهٖ وَعِقَابِهٖ وَشَرِّ عِبَادِهٖ ، وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَاَنْ يَّحْضُرُوْنِ**''(میں اللہ کے کامل کلمات کے ذریعے پناہ مانگتا ہوں اس کے غضب سے، اس کے عذاب سے، اس کے بندوں کی برائی سے، شیطان کے وسوسوں سے اور اس بات سے کہ شیطان میرے پاس آئیں) تو اس کو کوئی تکلیف یا نقصان نہیں ہوگا۔

[**حسن لغیرہ**۔ سنن أبی داؤد : 3893، جامع الترمذی: 3527، نسائی فی عمل الیوم واللیلة: 756]

14- گھر سے مسجد یا کسی اور مقصد کی غرض سے نکلنے کی اور گھر میں داخل ہونے پر دعا کی ترغیب

841 عن أنس رضی اللّٰه عنه : أنّ رسول اللّٰه ﷺ قال: ((**إذا خرجَ الرجلُ من بيته فقال : (بسم اللّٰه ، توكّلت على اللّٰه ، لا حول ولا قُوّة إلا باللّٰه)؟ يقال له حينئذٍ : هُديتَ ، وكُفيتَ ، ووُقيتَ ، فيتنحّى له الشيطانُ . فيقولُ له شيطانٌ آخرُ : كيفَ لكَ برجلٍ هُدِيَ وكُفِيَ ووُقِيَ ؟**)).

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جب بندہ اپنے گھر سے نکلے اور یہ کلمات کہہ لے [**بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ**] ''اللہ کے نام سے، میں اللہ عزوجل پر بھروسا کرتا ہوں۔ کسی شر اور برائی سے بچنا اور کسی نیکی یا خیر کا حاصل ہونا اللہ کی مدد کے بغیر ممکن نہیں۔'' تو اس وقت اسے یہ کہا جاتا ہے تجھے ہدایت دی گئی، تیری کفایت کی گئی اور تجھے بچالیا گیا (ہر بلا سے)۔ چنانچہ شیاطین اس سے دور ہو جاتے ہیں اور دوسرا شیطان اس سے کہتا ہے تیرا داؤ ایسے آدمی پر کیونکر چلے جسے ہدایت دی گئی، اس کی کفایت کر دی گئی اور اسے بچالیا گیا۔''

[صحیح ۔ سنن أبی داؤد :5095، جامع الترمذی :3426، نسائی فی عمل الیوم واللیلة: 89، صحیح ابن حبان : 822]

842 عن حيوة بن شُرَيح قال : **لَقيت عُقبة بن مُسلم ، فقلتُ له : بَلَغني أنّكَ حَدَّثت عن عبداللّٰه بن عمرو بن العاصِ : أنَّ رسولَ اللّٰه ﷺ كان يقولُ إذا دخل المسجد : ((أعوذ باللّٰه العظيم ، وبوَجْهِهِ الكريمِ ، وسُلطانِهِ القديم ، من الشيطان الرجيم)). قال : أَقَط ؟ قلت : نعم. قال: ((فإذا قال ذلك ؛ قال الشيطان: حُفِظَ منّي سائرَ اليومِ))**.

جناب حیوہ بن شریح کہتے ہیں کہ میں عقبہ بن مسلم سے ملا اور ان سے کہا کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ آپ سیدنا عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما کی سند سے نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ جب مسجد میں داخل ہوتے تو کہا کرتے تھے: [**أَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ وَسُلْطَانِهِ الْقَدِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ**] ''میں شیطان مردود کے شر سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں جو انتہائی عظمت والا ہے، میں اس کے انتہائی محترم چہرے کی پناہ لیتا ہوں اور اس کی سلطان قدیم کی

پناہ لیتا ہوں۔'' کہا بس اتنا ہی؟ میں نے کہا: ہاں..... کہا کہ انسان جب یہ کہہ لیتا ہے تو ابلیس کہتا ہے کہ آج سارے دن کے لیے یہ مجھ سے محفوظ ہو گیا۔ [صحیح ۔ سنن أبی داؤد : 466]

843 عن جابرٍ رضي الله عنه؛ أنّه سمع النبيَّ ﷺ يقولُ: ((إذا دَخل الرجلُ بيتَه فذكر الله عندَ دُخوله، وعند طعامه ؛ قال الشيطانُ : لا مَبيتَ لكم ولا عشاء ، وإذا دخل فَلَمْ يذكر الله عندَ دُخوله ؛ قال الشيطانُ : أَدْركتم المبيتَ ، وإذا لَمْ يذْكرِ الله عندَ طعامه ؛ قال الشيطانُ : أدركتم المبيت والعَشاء)).

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا جب آدمی گھر میں داخل ہوتے وقت اور کھانا کھاتے وقت اللہ کا ذکر کرتا ہے تو شیطان کہتا ہے اس گھر میں (اے شیطانو!) نہ تمہارا ٹھکانہ ہے نہ کھانا ہے اور جب اللہ کا نام لیے بغیر گھر میں داخل ہوتا ہے تو شیطان (اپنے لشکر کو) کہتا ہے تم نے اس گھر میں رات اپنا ٹھکانہ کر لیا اور اللہ کا نام لیے بغیر جب کھانا کھاتا ہے تو شیطان کہتا ہے تم نے (اے شیطانو!) رات کا ٹھکانہ بھی پا لیا اور کھانا بھی۔''

[صحیح ۔ صحیح مسلم : 2018، سنن أبی داؤد : 3765، سنن ابن ماجه : 3887]

844 عن أنس بن مالكٍ رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : ((يا بُنيَّ إذا دخلت أهلك فسلِّم، فتكون بركة عليك وعلى أهل بيتك)).

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے ارشاد فرمایا: اے میرے بیٹے! جب تم اپنے گھر والوں کے پاس جاؤ تو انہیں سلام کیا کرو تو اس سے تمہارے اور تمہارے گھر والوں کے لیے برکت ہو گی۔

[حسن لغیرہ ۔ جامع الترمذی : 2998]

845 عن أبي أمامة رضي الله عنه عن رسول الله ﷺ قال : ((ثلا ثة كلُّهُم ضامِنٌ على الله عزَّوجلَّ : رجُل خرج غازياً في سبيل الله عزَّوجلَّ ، فهو ضامنٌ على الله حتَّى يتوفَّاه فيُدخله الجنَّة بما نال مِنْ أجْرٍ أو غنيمةٍ ، ورجلٌ راحَ إلى المسْجد ، فهو ضامنٌ على الله حتى يتوفَّاه فيُدخله الجنَّة أو يَرُدَّهُ بما نال من أَجْرٍ أو غنيمةٍ ، ورجلٌ دخل بيْته بسلامٍ ، فهُوَ ضامِنٌ على الله عزَّوجلَّ)).

سیدنا ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: تین (قسم کے) آدمیوں کا اللہ عزوجل ضامن ہے: ① جو شخص اللہ کی راہ میں جہاد کے لیے نکلا تو اللہ اس کا ضامن ہے یہاں تک کہ (اگر) اس کی وفات

ہو جائے تو اس کو جنت میں داخل کرے گا یا اجر و ثواب اور غنیمت کے ساتھ واپس لوٹائے گا، ② وہ آدمی جو مسجد کی طرف گیا تو اللہ اس کا ضامن ہے یہاں تک کہ (اگر) اس کی وفات ہو جائے تو اس کو جنت میں داخل کرے گا یا اجر و ثواب اور غنیمت کے ساتھ لوٹائے گا اور ③ وہ آدمی جو سلام کے ساتھ اپنے گھر میں داخل ہوا تو اللہ عزوجل اس کا ضامن ہے (یعنی حفاظت فرمانے والا ہے)۔ [صحيح ـ سنن أبي داؤد : 2494]

15- نماز اور نماز کے علاوہ وسوسے پیدا ہونے پر دعا کی ترغیب

846 عن عائشة رضي الله عنها ؛ أن رسول الله ﷺ قال : ((إن أحدكم يأتيه الشيطانُ فيقولُ : من خلقك؟ فيقولُ : الله . فيقول : مَنْ خلق الله ؟ فإذا وجَدَ ذلك أحدكم فلْيَقل : آمنتُ بالله ورسولِه؛ فإنَّ ذلك يُذْهِبُ عَنه)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کسی ایک کے پاس شیطان آتا ہے اور (دل ہی دل میں) پوچھتا ہے: تجھے کس نے پیدا کیا؟ آدمی کہتا ہے اللہ تعالیٰ نے، اس پر وہ کہتا ہے: اللہ کو کس نے پیدا کیا؟ تو جب یہ کیفیت محسوس کرو تو کہو ”آمَنْتُ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ“ (میں اللہ پر اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان رکھتا ہوں) اس سے وہ کیفیت ختم ہو جائے گی۔ [صحيح ـ مسند أحمد : 257/6، مسند أبي يعلىٰ الموصلي: 4704]

847 عن الحارث الأشعري وفيه : ((وآمُرُكم بذكرِ الله كثيراً ، ومَثَلُ ذلك كمثل رجلٍ طلبه العَدوُّ سِراعاً في أثره ، حتى أتى حِصْنًا حصينًا فأحْرَزَ نفسَه فيه ، وكذلك العبدُ لا يَنْجو من الشيطان إلا بذكر الله)).

سیدنا حارث اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے (کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سیدنا یحییٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل سے کہا تھا) میں تمہیں حکم کرتا ہوں کہ تم اللہ کا ذکر کیا کرو اس کی مثال اس شخص کی سی ہے جس کا پیچھا کرنے کے لیے نہایت تیزی سے دشمن نکلا ہو۔ یہاں تک کہ (بھاگتے بھاگتے) ایک مضبوط قلعہ آئے اور وہ اس میں گھس کر ان سے اپنی جان بچا لے۔

اسی طرح انسان شیطان سے خود کو اللہ کے ذکر کے علاوہ کسی اور طریقہ سے نہیں بچا سکتا۔

[صحیح ۔ جامع الترمذی : 3763، صحیح ابن خزیمۃ: 1895، صحیح ابن حبان: 6200]

848 عن عثمان بن العاص رضي الله عنه ؛ أنه أتى النبيَّ ﷺ فقال : **يا رسولَ الله ! إنَّ الشيطانَ قد حال بيني وبين صلا تي وقراء تي ، يُلبِّسُها عليَّ . فقال رسولُ الله ﷺ : ((ذاک شيطان يقال له : (خِنزَب)، فإذا أحسستَه فتعوَّذْ بالله منه ، واتفُلْ عن يسارِک ثلا ثا)). قال : ففعلتُ ذلک ، فأذهَبَه اللهُ عني.**

سیدنا عثمان بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: اے اللہ کے رسول ﷺ! شیطان میرے اور میری نماز وقرأت کے درمیان حائل ہو کر مجھے بھلا دیتا ہے، تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ ایک شیطان ہے جسے خنزب کہتے ہیں، جب تم ایسا محسوس کرو تو اللہ سے پناہ مانگو (یعنی اعوذ باللّٰہ پڑھو) اور اپنی بائیں طرف تین بار تھوک دو سیدنا عثمان بن العاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے ایسا ہی کیا تو اللہ تعالیٰ نے میری وہ کیفیت دور کر دی۔ [صحیح ۔ صحیح مسلم : 2203]

16-استغفار کی ترغیب

849 عن أنسٍ رضي الله عنه قال : سمعتُ رسول الله ﷺ يقول : ((قال الله : يا ابن آدم! إنَّک ما دعوتني ورجوتني غفرت لک على ما كان فيک ولا أُبالي ، يا ابن آدم ! لو بلغت ذنوبک عَنان السماء ثمَّ استُغفرتني غفرت لک ولا أُبالي ، يا ابن آدم ! إنک لو أتيتني بقراب الأرض خطايا ثم لقيتني لا تشرک بي شيئًا ؛ لأتيتک بقرابها مغفرةً)).

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے آدم کے بیٹے! جب تک تو مجھ سے گناہوں کی معافی مانگتا رہے گا اور مجھ سے امید رکھے گا میں تجھے بخشوں گا، تو نے جو بھی برا کام کیا ہوگا مجھ کو اس کی پرواہ نہیں ہوگی (یعنی تو چاہے کتنا ہی بڑا گناہ گار ہو تجھے بخشنا میرے نزدیک کوئی بڑی بات نہیں ہے) اے ابن آدم! اگر تیرے گناہ آسمان کی بلندیوں تک پہنچ جائیں اور تو مجھ سے بخشش طلب کرے تو میں تجھ کو بخش دوں گا اور مجھ کو اس کی کوئی پرواہ نہیں ہوگی، اے ابن آدم! اگر تو مجھ سے اس حال میں ملے کہ تیرے ساتھ گناہوں سے بھری ہوئی زمین ہو تو میں تیرے پاس بخشش ومغفرت اس بھری ہوئی زمین کے برابر لے کر آؤں گا بشرط یہ کہ تو نے میرے ساتھ کسی چیز شریک نہ ٹھہرایا ہو۔ [حسن لغیرہ۔ جامع الترمذی : 3540]

850 عن أبي سعيدٍ الخدريِّ رضي الله عنه عن النبيِّ ﷺ قال : ((قال إبليسُ : وعَزِّتک لا أبرح أُغوي عبادک ما دامت أرواحهم في أجسادهم. فقال: وعِزَّتي وجلالي لا أزال أغفرلهم ما استُغفروني)).

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ابلیس (شیطان) نے (اللہ تعالیٰ) سے کہا (تھا) مجھے تیری عزت وجلال کی قسم! تیرے بندوں کے جسموں میں جب تک جان ہے میں انہیں مسلسل بھٹکاتا رہوں گا اس پر (اللہ تعالیٰ نے) فرمایا: مجھے بھی اپنی عزت وجلال کی قسم! جب تک وہ مجھ سے بخشش مانگتے رہیں گے میں انہیں بخشتا ہی رہوں گا۔" [حسن لغیرہ ۔ مسند أحمد : 76/3، مستدرك حاكم: 261/4]

851 غن عبدالله بن بسرٍ رضي الله عنه قال : سمعت النبي ﷺ يقول : ((طوبى لمن وُجد في

صحیفته استغفارٌ کثیر)).

سیدنا عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: خوشخبری ہے اس شخص کے لیے جس کے نامہ اعمال میں کثرت سے استغفار پایا گیا۔ [صحیح ۔ سنن ابن ماجه : 3818، بیهقی فی الشعب: 647]

852 حدیث عن أبي هريرة رضي الله عنه عن رسول الله ﷺ قال : ((إنَّ العبدَ إذا أخطأ خطيئةً نَكَتَتْ في قلبه نُكْتَةٌ، فإن عاد زيد فيها حتى تعلوَ قلبه ، فذلك الران الذي ذكر الله تعالى: ﴿ كلا بَلْ رانَ على قلوبِهم ما كانوا يكسبون ﴾)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب بندہ کوئی گناہ کرتا ہے تو اس کے دل میں ایک نقطہ لگ جاتا ہے (پھر اگر وہ گناہ چھوڑ کر استغفار کر لے تو وہ دھل جاتا ہے) اگر دوبارہ وہ گناہ کرے تو وہ نقطہ بڑھ جاتا ہے یہاں تک کہ (گناہوں سے) پورے دل پر پھیل جاتا ہے یہی وہ (گناہوں کا) زنگ ہے جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں فرمایا ﴿كَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ﴾ ''یعنی ان کے دلوں پر ان کے بُرے اعمال کا زنگ چھا گیا ہے۔'' [حسن ۔ جامع الترمذی : 3334، نسائی فی عمل الیوم واللیلة: 418، سنن ابن ماجه: 4244، صحیح ابن حبان : 926، مستدرك حاكم : 517/2]

853 حدیث عن عليّ رضي الله عنه قال : كنتُ رجلا إذا سمِعتُ مِنْ رسولِ الله ﷺ حديثًا نَفَعَني اللهُ منه بما شاء أن ينفعني ، وإذا حدَّثني أحدٌ مِنْ أصحابه استَحْلَفته ، فإذا حلف لي صدَّقْته ، قال : وحدَّثني أبوبكر ۔ وصَدَق ۔ أنه قال : سمِعتُ رسولَ الله ﷺ يقول : ((ما مِنْ عبدٍ يُذْنبُ ذنبًا فَيُحسنُ الطهورَ ، ثم يقومُ فيصلِّي ركعتين ، ثم يَسْتَغْفِرُ الله ؛ إلا غفرله ، ثمَّ قرأ هذه الآية : ﴿ والَّذين إذا فَعَلُوا فاحِشَةً أو ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ ﴾ إلى آخر الآية)).

سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ میں ایسا شخص تھا کہ جب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی حدیث سنتا تو اللہ تعالیٰ مجھے اس سے جو چاہتا فائدہ عنایت فرماتا۔ اور جب کوئی اور صحابی حدیث بیان کرتا، تو میں اس سے قسم لیتا تھا اور جب وہ قسم اٹھاتا تو میں اس کی تصدیق کر دیتا۔ فرماتے ہیں کہ مجھ سے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی اور انہوں نے سچ کہا، انہوں نے بیان

کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ''کوئی بندہ ایسا نہیں جو کوئی گناہ کر بیٹھے پھر اچھی طرح وضو کرے، پھر کھڑا ہو اور دو رکعتیں پڑھے اور اللہ سے استغفار کرے، مگر اللہ اسے معاف کر دیتا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی: ﴿وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ وَمَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى مَا فَعَلُوْا وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ﴾ ''متقی وہ لوگ ہیں جو اگر کبھی کوئی بے حیائی کا کام کریں یا اپنی جانوں پر کوئی ظلم کر بیٹھیں، تو اللہ کو یاد کرتے اور اپنے گناہوں کی معافی مانگتے ہیں۔ اور اللہ کے سوا اور کون ہے جو گناہ بخش دے (اللہ ہی گناہ بخشنے والا ہے)۔ اور یہ لوگ جانتے بوجھتے اپنے کیے پر اصرار نہیں کرتے۔'' [صحیح۔ سنن أبی داؤد : 1521، جامع الترمذی: 406، سنن ابن ماجہ: 1395، صحیح ابن حبان : 622، نسائی فی عمل الیوم واللیلۃ: 417]

854 عن بلال بنِ يَسار بن زَيدٍ قال : حدَّثني أبي عن جدِّي ؛ أنه سمعَ النبيَّ ﷺ يقول : ((مَنْ قال : (أستغفرُ اللّٰه الذي لا إله إلا هو الحيُّ القيُّومُ وأتوبُ إليه) ؛ غُفِرَلَهُ وإنْ كان فَرَّ مِنَ الزَّحفِ)). وفي روايةٍ : ((يقولها ثلاثاً)).

سیدنا زید رضی اللہ عنہ (مولیٰ نبی ﷺ) نے نبی ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ''جو شخص یوں کہتا ہے [اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ] ''میں معافی مانگتا ہوں اللہ سے، وہ ذات کہ اس کے علاوہ اور کوئی معبود برحق نہیں، وہ زندہ ہے اور نگرانی کرنے والا ہے۔ اور میں اسی کی طرف توبہ اور رجوع کرتا ہوں۔'' تو اس کو بخش دیا جاتا ہے اگرچہ وہ جہاد سے ہی کیوں نہ بھاگا ہو۔ اور ایک روایت میں ہے کہ جو تین مرتبہ یہ دعا پڑھے۔''

[صحیح لغیرہ۔ سنن أبی داؤد : 1517، جامع الترمذی: 3577]

دعا کی اہمیت، فضیلت، آداب، شروط اور قبولیت

اللہ تعالیٰ نے انسان کو اس دنیا میں محتاج بنا کر پیدا کیا ہے انسان چاہے کتنی ہی عزت اور دولت حاصل کر لے حقیقت اس کی یہی ہے کہ وہ محتاج ہی رہتا ہے اور انسان کے پاس کسی بھی مشکل سے نمٹنے کے لیے بہت سے راستے موجود ہیں لیکن بسا اوقات ایسا لمحہ بھی آتا ہے کہ انسان خود کو سب کچھ ہونے کے باوجود بے بس، لاچار اور محتاج پاتا ہے۔

اس عالم میں انسان کو یہ بات بھی یاد رہے کہ اس کی اس پریشانی، غم والم میں بھی ایک امید کی ایسی کرن موجود ہے جو اس کی ضروریات کی تکمیل اس کی فریاد رسی اور اس کی محتاجگی کو دور کرنے کے لئے ہمہ وقت ہر لمحہ ہر گھڑی تیار ہے اور وہ ذات اللہ مالک ارض وسماء ہے اور وہ ایسی ذات ہے جو اپنے بندے پر بہت رحیم وکریم ہے کہ اس کی طرف اٹھنے والا ہاتھ کبھی بھی خالی نہیں لوٹتا جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((اِنَّ اللّٰہَ حَیِیٌّ کَرِیْمٌ یَسْتَحْیِي مِنْ عَبْدِہٖ إِذَا رَفَعَ یَدَیْہِ إِلَیْہِ اَنْ یَّرُدَّھُمَا صِفْرًا))

''بے شک تمہارا رب بہت حیا والا اور کرم والا ہے جب اس کا بندہ اس کی طرف (دعا کے لیے) اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتا ہے تو وہ اپنے بندے سے شرم کرتا ہے کہ ان کے ہاتھوں کو خالی واپس لوٹائے۔'' [ابوداؤد: 1488، ترمذی: 3505]

اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے انعام واکرام یہ ہے کہ یہ دعا صرف ضروریات کی تکمیل کا نام نہیں بلکہ خالق کائنات نے اسے عبادت کا درجہ بخشا ہے جیسا کہ آپ ﷺ کا فرمان ہے: ((اَلدُّعَاءُ ھُوَ العِبَادَۃُ)) ''دعا عبادت ہے۔''

لیکن یہ بات یاد رہے کہ دعا قبولیت کے درجہ تک تب پہنچ پاتی ہے جب اس کی شرائط کو ملحوظ رکھا جائے۔

دعا کرنے والے کی مثال اس شخص جیسی ہے جو دروازے پر دستک دے رہا ہے اور مسلسل دستک دینے سے بالآخر دروازہ کھل ہی جاتا ہے۔

عدم قبولیت کے اسباب:

وہ اسباب کہ جن کی وجہ سے دعا قبولیت کے درجہ کو نہیں پہنچ پاتی۔ ان میں سب سے پہلے حرام کھانے والا ہے

جیسا کہ حدیث میں وارد ہوا ہے کہ ایک شخص کا رسول اللہ ﷺ نے ذکر کیا کہ جو طویل سفر طے کر کے آتا ہے اس کے بال پراگندہ ہیں جسم غبار آلود ہے وہ آسمان کی طرف اپنے ہاتھ پھیلاتا ہے اور کہتا ہے اے میرے رب! اے میرے رب! اے میرے رب! لیکن اس کا کھانا حرام کا ہے اس کا پینا حرام کا ہے اس کا لباس حرام کا ہے اسے غذا بھی حرام دی جاتی ہے تو اس کی دعا کیسے قبول کی جائے۔[صحیح۔ مسلم: 1015]

دوسرا شخص جس کی دعا قبول نہیں ہوتی وہ قطع تعلقی اور گناہ کی دعا کرنے والا ہے۔[صحیح۔ مسلم: 2735]

امر بالمعروف اور نھی عن المنکر نہ کرنے والے کی دعا بھی قبول نہیں ہوتی۔[صحیح جامع الصغیر: 707]

زانی اور ٹیکس وصول کرنے والے کی دعا بھی قبول نہیں ہوتی۔[ایضاً: 2971، الصحیحہ: 1073]

دعا کا لفظی اور اصطلاحی معنیٰ:

لفظِ دعا باب نَصَرَ یَنْصُرُ سے مصدر ہے اس کا لفظی معنی بالعموم پکارنا ہے۔

اصطلاح میں دعا وسوال اس طلب کو کہتے ہیں جس سے سائل کو نفع حاصل ہو اور تکلیف دور ہو۔

دعا کے آداب اور شرائط

(۱) اخلاصِ نیت:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

((فَادْعُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَ لَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ○))

''تم اللہ تعالیٰ کو پکارو اس کے لیے دین کو خالص کر کے۔''[غافر: ١٤]

دوسرے مقام پر فرمایا:

((وَ مَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۙ حُنَفَآءَ وَ يُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَ يُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَ ذٰلِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَةِ ؕ○))

''انہیں اس کے سوا کوئی حکم نہیں دیا گیا کہ صرف اللہ کی عبادت کریں اسی کے لیے دین کو خالص رکھیں۔''[البینہ: 5]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ)) [بخاری: 1]

''اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔''

(۲) حرام سے اجتناب:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

((اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ))

''اللہ تعالیٰ صرف (حرام کاموں سے) پرہیز کرنے والوں کا ہی عمل قبول کرتا ہے۔'' [المائدہ: 27]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((يَآاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ اللّٰهَ طَيِّبٌ لَا يَقْبَلُ اِلَّا طَيِّبًا))

''اے لوگو! بے شک اللہ پاک ہے اور صرف پاک چیز کو ہی قبول کرتا ہے۔'' [مسلم: 1015]

(۳) دعا سے پہلے حمد وثنا اور درود پڑھنا:

حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک آدمی مسجد میں داخل ہوا نماز شروع کی اور نماز کے بعد دعا کرنے لگا کہ اے اللہ مجھے بخش دے اے اللہ مجھ پر رحم فرما رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((عَجِلْتَ اَيُّهَا الْمُصَلِّيْ اِذَا صَلَّيْتَ فَقَعَدْتَ فَا حْمَدِاللّٰهَ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ وَصَلِّ عَلَيَّ ثُمَّ ادْعُهُ))

''اے نمازی تو نے جلد بازی سے کام لیا۔ جب تم نماز پڑھو پھر دعا کے لیے بیٹھو تو اللہ کی شان کے مطابق اس کی حمد وثناء بیان کرو اور مجھ پر درود بھیجو پھر دعا کرو۔'' [نسائی: 44/3]

(۴) خشوع وخضوع عاجزی اور انکساری کے ساتھ دعا کرنا:

رب تعالیٰ کا ارشاد ہے:

((اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّ خُفْيَةً ط اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ))

''اپنے رب کو عاجزی اور پوشیدگی سے پکارو۔'' [اعراف: 55]

(۵) اپنے نیک اعمال کو وسیلہ بنا کر دعا کرنا:

جیسا کہ بخاری وغیرہ کی طویل حدیث میں ہے کہ تین آدمی غار کے اندر پھنس گئے، پھر انہوں نے اپنے اپنے نیک اعمال کے وسیلہ سے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے انہیں اس سے غار سے چھٹکارہ عطا فرمایا۔

[صحیح۔ بخاری:2215]

(٦) دعا کے لیے ہاتھ اٹھانا:

نبی ﷺ نے فرمایا: ''بلاشبہ تمہارا رب بہت حیا والا کرم والا ہے جب بندہ اس کی طرف ہاتھ اٹھاتا ہے تو اسکو حیا آتی ہے کہ وہ اپنے بندہ کے ہاتھوں کو خالی واپس لوٹائے۔'' [سنن أبی ابو داؤد: 1488]

یاد رہے کہ بغیر ہاتھ اٹھائے دعا کرنا بھی درست ہے۔

(۷) اسمائے حسنیٰ کو وسیلہ بنا کر دعا کرنا:

جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں خود اس کی ترغیب دلاتے ہوئے فرمایا

((وَ لِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا ۠ وَ ذَرُوا الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ فِيْۤ اَسْمَآئِهٖ ؕ))

''اللہ تعالیٰ کے اچھے اچھے نام ہیں تم اسے ان کے ساتھ پکارو۔'' [اعراف: 180]

(۸) افضل وقت افضل جگہ اور افضل حالت میں دعا کرنا:

افضل وقت مثلاً سحری کا وقت اذان اور نماز کا درمیان وقت اور فرض نماز کے بعد کا وقت افضل جگہ مثلاً مسجد جمرات رمی اور مکہ شہر وغیرہ اور افضل حالت مثلاً جب انسان کا دل اللہ کی جانب بہت راغب ہو یا جب اس پر عذاب الٰہی اور خشیت الٰہی کا خوف طاری ہو۔

دعا کی قبولیت کے اوقات

(۱) رمضان المبارک کا مہینہ:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کی طرف سے ماہ رمضان کے ہر دن ہر رات میں ہر مسلمان کے لیے ایک ایسی دعا ہے جسے قبولیت سے نوازا جاتا ہے۔'' [مسند البزار: 962]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''تین بندے ایسے ہیں جن کی دعا رد نہیں ہوتی ان میں سے ایک روزہ دار ہے۔''[جامع الترمذی : 3598]

(۲)عرفہ کا دن (نو ذوالحجہ)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:''بہترین دعا عرفہ کے دن کی دعا ہے۔''[جامع الترمذی: 3585]

(۳)رات کا آخری حصہ:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:''اللہ تعالیٰ ہر رات کے پچھلے پہر آسمان دنیا پر اترتا ہے پھر فرماتا ہے: ((من يدعوني فاستجيب له من سالني فاعطيه)) '' کون ہے جو مجھ سے دعا کرے میں اس کی دعا قبول کروں کون ہے جو مجھ سے مانگے میں اس کی مراد پوری کروں۔''

(۴)اذان اور اقامت کے درمیان:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:((الدعاء لا يردبين الأذان والاقامة)) ''اذان اور اقامت کے درمیان دعا رد نہیں ہوتی۔''[جامع الترمذی: 157]

(۵)دورانِ سجدہ:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:((اقرب ما يكون العبد من ربه وهو ساجد فاكثروا الدعاء)) ''بندہ اپنے رب کے سب سے زیادہ قریب سجدہ کی حالت میں ہوتا ہے اس لیے تم کثرت سے دعا کیا کرو۔''

[سنن أبی ابوداؤد: 875]

(۶)فرض نمازوں کے بعد:

آپ ﷺ سے پوچھا گیا کون سی دعا سب سے زیادہ سنی جاتی ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا ((جوف الليل الاخر و دبر الصلوة المكتوبات)) ''رات کے پچھلے پہر کو مانگے جانے والی اور فرض نمازوں کے بعد مانگے جانے والی۔''[جامع الترمذی: 3499]

(۷) کفار سے جنگ کے وقت:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دو دعائیں رد نہیں کی جاتیں ایک اذان کے بعد دوسری جنگ کے دوران۔"

[سنن أبي ابو داؤد: 2540]

(۸) زم زم کا پانی پیتے وقت:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((ماء زم زم لما شرب له)) "جس مقصد کے لیے زم زم پیا جائے وہ پورا ہوتا ہے۔" [سنن ابن ماجه: 2484]

(۹) بروز جمعہ ایک خاص گھڑی:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اس میں ایک ایسی گھڑی ہے جو بندہ اس میں نماز پڑھتے ہوئے اللہ سے کسی چیز کا سوال کرتا ہے اللہ اسے ضرور عطا فرماتا ہے۔" [صحيح البخاری: 935]

(۱۰) نزول بارش کے وقت:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "دعا کی قبولیت تلاش کرو لڑائی کے وقت اقامت صلاۃ کے وقت اور نزول بارش کے وقت۔" [السلسلة الصحيحة: 1469]

15

دعا کا بیان

1- کثرت سے دعا کرنے کی ترغیب اور دعا کی فضیلت کا بیان

855 صحيح عن أبي ذرٍّ رضي الله عنه عن النبي ﷺ فيما يروي عن ربّه عزوجل ؛ أنه قال: ((يا عبادي ! إنّي حَرَّمْتُ الظلمَ على نَفْسي وَجَعلته بينكُم مُحَرَّمًا، فلا تظالموا يا عبادي ! كُلّكم ضالٌّ إلا من هَدَيته ، فاسْتهدُوني أَهدكم ، يا عبادي ! كُلُّكم جائعٌ إلا مَن أطعمْتُه ، فاسْتَطْعموني أُطعِمْكُم. يا عبادي ! كُلُّكم عارٍ إلا من كسوته ، فاسْتكْسُوني أَكْسُكم . يا عبادي ! إنكم تُخطِئون بالليل والنهارِ ، وأنا أغفر الذنوب جميعًا ، فاسْتَغفِروني أغفرلكم. يا عبادي ! إنكم لن تبلُغوا ضرِّي فتَضُرُّوني ، ولن تبلُغوا نَفْعي فَتَنْفَعوني. يا عبادي ! لو أنَّ أوَّلكم وآخِرَكم ، وإنسكم وجِنَّكم ، كانوا على أتقى قَلْبِ رجلٍ واحدٍ منكم ما زادَ ذلك في مُلكي شيئًا ، يا عبادي ! لَوْ أنَّ أوَّلَكُم وآخِرَكُم ، وإنسَكم وجِنَّكم ، كانوا على أفْجرِ قلبِ رجلٍ واحدٍ منكم : ما نقصَ ذلك من ملكي شيئًا . يا عبادي ! لو أنَّ أوَّلكم وآخِرَكم ، وإنسَكم وجِنَّكم قاموا في صعيدٍ واحدٍ فسألوني ، فأَعْطيْتُ كلَّ إنسانٍ منهم مسألته ، ما نَقصَ ذلك ممّا عِندي إلا كما يَنْقُصُ المِخْيَطُ إذا أُدخِلَ البحرَ. يا عبادي ! إنّما هي أعمالُكم أُحصيها لكم ، ثم أُوَفِّيكم إيّاها ، فَمَنْ وجد خيرًا فليحمد الله عزَّوجل ، ومن وجَدَ غيرَ ذلك فلا يلومَنَّ إلا نفْسَه)).

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد ہے: "اے میرے بندو! میں نے اپنے آپ پر ظلم کو حرام قرار دیا ہے اور تم پر بھی حرام کر دیا ہے پس تم ایک دوسرے پر ظلم نہ کرو۔ اے میرے بندو! تم

سب گمراہ ہوالبتہ وہ گمراہ نہیں جس کو میں ہدایت عطا کروں پس تم مجھ (ہی) سے ہدایت طلب کرو، میں تمہیں ہدایت عطا کروں گا۔ اے میرے بندو! تم سب بھوکے ہو البتہ جس کو میں کھانا کھلاؤں پس تم مجھ (ہی) سے کھانا طلب کرو، میں تمہیں کھانا کھلاؤں گا۔ اے میرے بندو! تم سب بے لباس ہو البتہ جس کو میں لباس پہناؤں پس تم مجھ (ہی) سے لباس طلب کرو، میں تمہیں لباس پہناؤں گا۔ اے میرے بندو! تم رات دن خطائیں کرتے ہو اور میں تمام گناہوں کو معاف کر دیتا ہوں تم مجھ (ہی) سے معافی طلب کرو، میں تمہیں معاف کر دوں گا۔ اے میرے بندو! تم مجھے تکلیف پہنچانے کی طاقت نہیں رکھتے اور تم مجھے فائدہ پہنچانے کی بھی طاقت نہیں رکھتے۔ اے میرے بندو! اگر تمہارے اگلے، پچھلے جن اور انسان تم میں سے سب سے زیادہ پرہیزگار انسان کی طرح پاکباز ہو جائیں تو اس سے میری بادشاہت میں کچھ اضافہ نہیں ہوتا۔ اے میرے بندو! اگر تمہارے اگلے پچھلے انسان اور جن تم میں سے کسی سب سے زیادہ فاسق و فاجر انسان کی طرح ہو جائیں تو اس سے میری بادشاہت میں کچھ کمی نہیں آ سکتی۔ اے میرے بندو! اگر تمہارے اگلے انسان اور جن ایک میدان میں جمع ہو جائیں اور وہ مجھ سے سوال کریں اور میں ہر انسان کا سوال پورا کر دوں تو اس سے میری بادشاہت میں میں اتنی کمی بھی نہیں آتی جس طرح کہ سوئی کو جب سمندر میں ڈبویا جائے تو سمندر میں جس قدر کمی آتی ہے۔ اے میرے بندو (یہ) تمہارے ہی اعمال ہیں، میں انہیں شمار کر رہا ہوں پھر تمہیں ان کا پورا پورا بدلہ دوں گا پس جس شخص کو اچھا بدلہ ملے وہ اس پر اللہ کی تعریف کرے اور جسے سزا ملے تو وہ خود کو ہی ملامت کرے۔ [صحيح - صحيح مسلم : 2577]

856 عن أبي هريرة رضي الله عنه قال : قال رسولُ الله ﷺ : ((**إنَّ اللّهَ يقولُ : أنا عندَ ظَنِّ عبدي بي ، وأنا معه إذا دعاني**)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں بندہ کے ساتھ ویسا ہی معاملہ کرتا ہوں جیسا کہ وہ میرے ساتھ گمان کرتا ہے اور میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں جب (بھی) وہ مجھ سے دعا کرتا ہے (پکارتا ہے)۔

[صحيح-صحيح البخارى :7405، صحيح مسلم:2675، جامع الترمذى:2388، سنن ابن ماجه : 3822]

857 عن النعمانِ بن بشيرٍ رضي الله عنهما عن النبيِّ ﷺ قال : ((**الدعاءُ هو العبادةُ**)). **ثم قرأ :**

(﴿وقال ربُّكُمُ ادْعوني أَسْتَجِب لكم إنَّ الذين يَسْتكبِرونَ عن عِبادَتي سَيَدخلونَ جَهَنَّمَ داخِرينَ﴾)).

سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''دعا عبادت ہی ہے۔'' پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی ﴿وقال ربُّكُمُ ادْعوني أَسْتَجِب لكم﴾ ''اور تمہارے رب نے فرمایا: تم مجھے پکارو، میں تمہاری پکار قبول کروں گا۔'' [صحيح ـ سنن أبي داؤد : 1479، جامع الترمذى :3372، سنن ابن ماجه : 3828، صحيح ابن حبان : 887، مستدرك حاكم : 491/1]

858 عن أبي هريرة رضي الله عنه : أن رسول الله ﷺ قال : ((مَنْ سَرَّه أن يَسْتَجيبَ اللّٰهُ له عندَ الشدائدِ [والكرَبِ] ؛ فَلْيُكْثِرِ مِنَ الدعاء في الرَّخاء)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص یہ پسند کرتا ہے کہ مصائب کے وقت اللہ اس کی دعا قبول فرمائے تو اسے چاہیے کہ وہ فراخی کی حالت میں بھی اللہ سے کثرت کے ساتھ دعا کرے۔

[صحيح ـ جامع الترمذى : 3382، مستدرك حاكم : 544/1]

859 عن أبي هريرة رضى الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: ((لَيْسَ شَيْءٌ أكرم على اللّٰه من الدعاءِ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے ہاں دعا سے بڑھ کر کوئی چیز عزت والی نہیں۔''

[حسن ـ جامع الترمذى : 3370، سنن ابن ماجه : 3892، صحيح ابن حبان : 867، مستدرك حاكم : 490/1]

860 عن أبي سعيدٍ الخدري رضي اللّٰه عنه ؛ أن النبي ﷺ قال : ((ما مِنْ مُسلم يَدعو بدعوةٍ لَيس فيها إثمٌ، ولا قطيعةُ رحِمٍ ؛ إلا أعطاه اللّٰه بها إحدى ثلاثٍ : إمَّا أنْ يُعَجِّلَ له دَعْوَته ، وإمّا أن يدَّخرها له في الآخرةِ ، وإمَّا أنْ يصرفَ عنه مِنَ السوءِ مِثلَها)). قالوا إذًا نُكْثِرُ : قال : ((اللّٰهُ أَكْثَرُ)).

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب بھی کوئی مسلمان دعا کرتا ہے کہ جس میں نافرمانی اور قطعِ رحمی نہ ہو تو اللہ اس کو تین چیزوں میں سے ایک چیز عطا کرتا ہے ① یا تو (دنیا میں) اس کی دُعا کو جلد قبولیت عطا کرتا ہے ② آخرت میں اس کے لیے اس دعا کو ذخیرہ فرماتا ہے ③ اس سے اس کے برابر کسی مصیبت کو دور فرماتا

ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی، پھر تو ہم کثرت کے ساتھ دعائیں کریں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ (کا فضل) بہت وسیع ہے (اللہ اس سے بھی زیادہ عطا فرمانے والا ہے)۔"

[حسن، صحيح ـ مسند أحمد : 18/3، مسند البزار: 3144، مستدرك حاكم: 493/1]

861 عن ابن عمر رضي الله عنهما قال : وقال رسول الله ﷺ : ((إنَّ الدعاءَ ينفع ممّا نَزَلَ ومما لم ينزِلُ ، فعليكم عباد الله بالدعاءِ)).

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، دعا اس مصیبت کو بھی دور کرتی ہے جو اتر چکی ہے اور اس مصیبت کو بھی ٹال دیتی ہے جو ابھی نہیں آئی۔ اے اللہ کے بندو! تم دعا کرتے رہو۔

[حسن لغيره ـ جامع الترمذي : 3548، مستدرك حاكم: 498/1]

862 عن سلمان رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : ((إنَّ الله حَيِيٌّ كريم ، يَسْتَحي إذا رَفع الرجلُ إليه يدَيه أن يردَّهما صِفْرًا خائبتين)).

سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "تمہارا پروردگار حیادار اور سخی ہے۔ وہ اس بات سے شرماتا ہے کہ بندہ (دعا کے لیے) اس کی طرف ہاتھ اٹھائے اور وہ انہیں خالی، ناکام لوٹا دے۔ [صحيح ـ سنن أبي داؤد: 1488، جامع الترمذي: 3556، سنن ابن ماجه: 3865، صحيح ابن حبان: 873، مستدرك حاكم:497/1]

863 عن عبدالله بن مسعودٍ رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : ((مَنْ نَزَلَتْ به فاقةٌ فأنزلها بالناسِ ؛ لم تُسَدَّ فاقته ، ومَنْ نزلت به فاقةٌ فأنزلها بالله ؛ فيوشك الله له برزق عاجلٍ أو آجلٍ)).

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس پر فاقہ آئے اور وہ لوگوں کے سامنے اپنا فاقہ بیان کرتا پھرے تو اس کا فاقہ دور نہیں ہوگا اور جس پر فاقہ آئے اور وہ اللہ کے سامنے دستِ سوال پھیلائے تو قریب ہے کہ اللہ اس کو فوری روزی دے یا کچھ دیر سے دے۔

[صحيح ـ سنن أبي داؤد : 1645، جامع الترمذي : 2327، مستدرك حاكم: 408/1]

864 عن ثوبان رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : ((لا يرد القَدَرَ إلا الدعاءُ ، ولا يزيد في

العمرِ إلا البِرُّ ››.

سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تقدیر کو دعا ہی ٹال سکتی ہے اور عمر میں اضافہ نیک عمل سے ہی ہوسکتا ہے۔ [حسن ۔ صحيح ابن حبان : 872، مستدرك حاكم: 493/1]

2- دُعا کی ابتدا میں پڑھے جانے والے مسنون کلمات کی ترغیب اور اللہ تعالیٰ کے اسمِ اعظم کا بیان

865 صحیح عن عبدِ اللّٰه بن بُرَيْدَة عن أبيه : أنَّ رسولَ اللّٰه ﷺ سمعَ رجلاً يقول : اللهمَّ إني أسألُکَ بأنِّي أَشْهدُ أنَّکَ أنتَ اللّٰه لا إِلٰـهَ إلا أنتَ ، الاحدُ الصمدُ ، الذي لَمْ يلد ، ولم يُولد ، ولم يكن له كفوًا أحد ؛ فقال : ‹‹ لقد سألت اللّٰه بالاسمِ الأعْظَمِ ، الّذي إذا سُئِل به أعْطى ، وإذا دُعي به أجاب ››.

سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو یوں کہتے ہوئے سنا: (اَللّٰھُمَّ ! إنِّي أَسْأَلُکَ بِأَنِّيْ أَشْهَدُ أَنَّکَ أَنْتَ اللّٰه لَا إِلٰـهَ إِلَّا أَنْتَ، الْأَحدُ الصَّمَدُ ، الَّذِیْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا أَحَدٌ)''اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں، اس لیے کہ تو اللہ ہے، اکیلا ہے، بے نیاز ہے جس نے کسی کو جنم نہیں دیا ہے، اور نہ ہی اسے کسی نے جنم دیا، نہ اس کا کوئی ہم سر ہے۔'' تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس شخص نے اللہ سے اس کے عظیم ترین نام (اسمِ اعظم) کے ذریعے سے سوال کیا ہے کہ جس کے ذریعے سے جب (بھی) اس سے مانگا جائے تو وہ عطا فرماتا ہے اور جب اس کے ذریعے سے اس سے دعا کی جائے تو وہ قبول فرماتا ہے۔'' [صحيح-سنن أبی داؤد:1493، جامع الترمذی:3475، سنن ابن ماجه :3857، صحيح ابن حبان:888، مستدرك حاكم :504/1]

866 صحیح عن أسماءَ بنتِ يزيدَ رضي اللّٰه عنهما ؛ أن النبيَّ ﷺ قال : ‹‹ اسمُ اللّٰه الأَعْظم في هاتين الآيتين: ﴿وإلهكم إله واحِدٌ لا إله إلا هوَ الرحمنُ الرَّحيم﴾ ، وفاتحة سورة ﴿ آل عمران﴾ : ﴿ اللّٰه لا إله إلا هو الحي القَيُّوم ﴾ ››.

سیدہ اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اللہ کا عظیم ترین نام (اسمِ اعظم) ان دو آیتوں میں ہے: ﴿وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ﴾ ''تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں جو نہایت مہربان، بے حد رحم کرنے والا ہے۔'' اور سورۂ آلِ عمران کے شروع میں یعنی ﴿الٓمّٓ. اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ﴾۔ [حسن لغیرہ۔ سنن أبی داؤد :1496، جامع الترمذی:3478، سنن ابن ماجہ: 3855]

867 عن فَضالة بن عبيد رضي الله عنه قال: **بَيْنَما رسولُ الله ﷺ قاعدٌ إذ دَخل رَجلٌ فصلَّى فقال: (اللهمَّ اغفرْلي وارْحَمْني)، فقال رسول الله ﷺ: ((عَجِلْتَ أيُّها المُصَلِّي! إذا صَلَّيْتَ فقعدتَ فَاحمدِ اللّٰه بما هو أهْلُه، وصَلِّ عليَّ، ثمَّ ادْعُه)). قال: ثم صلى رجل آخر بعد ذلك، فحمد اللّٰه، وصلى على النبي ﷺ: فقال له النبي ﷺ: (أيها المصلِّي! ادع تُجَبْ).**

سیدنا فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے ایک شخص (مسجد میں) داخل ہوا اور نماز پڑھی، (نماز کے بعد دعا میں) یہ کہا۔ اے اللہ! میری مغفرت فرما، مجھ پر رحم فرما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے نمازی تو نے جلدی کی چاہیے تھا کہ تو (اطمینان سے) نماز کے بعد بیٹھتا پھر اللہ کے شایانِ شان تعریف کرتا اور مجھ پر درود پڑھتا، پھر دُعا کرتا، سیدنا فضالہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ پھر اس کے بعد ایک دوسرے شخص نے نماز پڑھی، اس نے (پہلے) اللہ کی تعریف کی پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے نمازی! اب دعا کر قبول ہو گی۔ [صحیح۔ مسند أحمد:18/6، سنن أبی داؤد:1481، جامع الترمذی:3476، صحیح ابن خزیمۃ :710، صحیح ابن حبان:1960]

868 عن سعد بن أبي وقاص رضي الله عنه قال: قال رسولُ الله ﷺ: **((دَعوةُ ذي النونِ إذ دعاهُ وهو في بَطنِ الحوتِ: ﴿لا إله إلا أنت سُبحانَك إنِّي كُنتُ مِنَ الظّالمين﴾؛ فإنَّه لمْ يَدْعُ بها رجلٌ مسلمٌ في شَيْءٍ قَطُّ: إلا اسْتجابَ اللّٰه له)).**

سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مچھلی والے (یونس علیہ السلام) کی دعا جب وہ مچھلی کے پیٹ میں تھے یہ تھی۔ ''لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِيْنَ'' (اے اللہ!) آپ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں آپ کی ذات پاک ہے بیشک میں ظلم کرنے والوں میں سے ہوں کوئی بھی مسلمان کسی بھی ضرورت

میں اس کے ذریعہ سے دعا کرے تو اللہ اس کی دعا کو ضرور قبول فرماتا ہے۔

[صحیح ـ جامع الترمذی : 3505، نسائی فی عمل الیوم و اللیلة: 656، مستدرك حاكم: 383/2]

3- سجدہ میں، فرض نمازوں کے بعد اور رات کے آخری حصہ میں دُعا کی ترغیب

869 عن أبي هريرة رضي الله عنه : أنّ رسولَ الله ﷺ قال : ((**أقربُ ما يكون العبدُ مِنْ ربه عزَّوجل وهو ساجدٌ ، فأكثِروا الدُّعاءَ**)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بندہ اپنے رب کے سب سے زیادہ قریب سجدہ کی حالت میں ہوتا ہے لہٰذا (سجدہ میں) دعا خوب کیا کرو۔

[صحیح ـ صحیح مسلم : 482، سنن أبی داؤد: 875، سنن النسائی : 1137]

870 عن أبي هريرة رضي الله عنه ؛ أن رسول الله ﷺ قال : ((**ينزلُ ربُّنا كلَّ ليلة إلى سَماء الدُّنيا حينَ يَبْقى ثُلُثُ اللَّيلِ الآخر ، فيقولُ : مَنْ يدْعوني فأَستَجيبَ له ؟ مَنْ يَسْأَلُني فأُعْطِيَهُ ؟ مَنْ يَسْتَغفرني فأغفرَ له ؟**)). وفي رواية لمسلم : ((**إذا مضى شطرُ الليلِ أو ثلثاه ، ينزِلُ اللّه تبارك وتعالى إلى السَّماء الدُّنيا فيقول : هل مِنْ سائلٍ فيُعطى ؟ هل مِنْ داعٍ فيُستجاب له ؟ هل مِنْ مُسْتَغْفِرٍ فَيُغْفَرَله ؟ حتى ينْفجرَ الصبح**)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب رات کا آخری تہائی (1/3) حصہ باقی رہ جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ آسمانِ دنیا پر تشریف لا کر فرماتا ہے کہ ہے کوئی مجھ سے دعا کرنے والا میں اس کی دعا قبول کروں؟ ہے کوئی مجھ سے مانگنے والا میں اسے عطا کروں؟ ہے کوئی مجھ سے مغفرت مانگنے والا میں اُسے معاف کروں اور مسلم کی روایت میں ہے کہ جب رات کا آدھا یا دو تہائی (2/3) حصہ گزر جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ آسمانِ دنیا پر تشریف لا کر صبح ہونے تک فرماتا ہے کہ ہے کوئی مانگنے والا اُسے عطا کیا جائے؟ ہے کوئی دعا کرنے والا کہ اس کی دعا قبول کی جائے؟ ہے کوئی مغفرت طلب

کرنے والا اُسے بخش دیا جائے۔

[صحیح ـ مالك فی المؤطا : 214/1، صحیح البخاری : 7494، صحیح مسلم: 758، جامع الترمذی : 3498]

871 عن أبي أُمامَة رضی اللّٰه عنه قال : قیل : **یا رسولَ اللّٰه ! أيُّ الدُّعاءِ أَسْمَعُ ؟ قال : ((جَوْفِ اللیلِ الأخیرِ، ودُبُرِ الصَّلواتِ المکتوباتِ))۔**

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ سے عرض کی گئی اے اللہ کے رسول ﷺ! ''کونسی دُعا سب زیادہ سنی جاتی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: رات کے آخری حصہ میں اور فرض نمازوں کے بعد۔''

[صحیح لغیرہ ـ جامع الترمذی : 3499]

4- قبولیتِ دُعا کو موخر سمجھنے اور یہ کہنے پر وعید کہ میں نے دُعا مانگی لیکن قبول نہ ہوئی

872 (عن أبی هریرة رضی اللّٰه عنه قال: قال رسول اللّٰه ﷺ): **((لا یزالُ یُستجابُ للعبد مالم یدْعُ بإثم أو قطیعةِ رَحِمٍ ؛ مالم یَسْتَعْجل))۔ قیلَ : یا رسولَ اللّٰه ! ما الاستعجال ؟ قالَ : ((یقولُ : قَدْ دَعَوْتُ ، وقد دَعَوْتُ ؛ فلمْ أَرَ یُستَجَبْ لي ، فیَسْتَحْسِرُ عند ذلک ، ویَدَعُ الدُّعاءَ))۔**

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آدمی کی دعا اس وقت تک قبول ہوتی رہتی ہے جب تک کہ وہ گناہ یا قطع رحمی کی دعا نہ کرنے لگے اور جب تک وہ جلد بازی سے کام نہ لے۔ عرض کی گئی اے اللہ کے رسول ﷺ! جلد بازی سے کیا مراد ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: جلد بازی انسان کا یہ کہنا ہے کہ میں نے بہت دُعا کی لیکن لگتا نہیں کہ میری دعا قبول ہوگی اور وہ نا اُمید ہو کر دعا کرنا ہی چھوڑ دے۔

[صحیح ـ صحیح مسلم : 2735، جامع الترمذی : 3387]

5- دُعا کے وقت نمازی کے آسمان کی طرف نظر اُٹھانے اور غفلت کے ساتھ دُعا کرنے پر وعید

873 عن أبي هريرة رضي الله عنه ؛ أنَّ رسولَ الله ﷺ قال : ((لينتَهِيَنَّ أقوامٌ عن رفعِهِم أبصارَهم عند الدُّعاء في الصلاةِ إلى السماء ، أوْ لَتُخطفَنَّ أبصارُهم)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگ نماز میں دعا کے وقت اپنی نظریں آسمان کی طرف اٹھانے سے باز آجائیں ورنہ انہیں اچانک اندھا کر دیا جائے گا۔

[صحیح ۔ صحیح مسلم : 429، سنن نسائی: 1276]

874 عن عبدالله بن عمرو رضي الله عنهما ؛ أن رسول الله ﷺ قال : ((...... إذا سألتم عزوجل يا أيها الناس ! فاسألوه وأنتم موقنون بالإجابة ، فإن الله لا يستجيب لعبدٍ دعاه عن ظهر قلبٍ غافلٍ)).

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! جب تم اللہ تعالیٰ سے (کسی چیز کا) سوال کیا کرو تو قبولیت کے پورے یقین کے ساتھ سوال کیا کرو، کیونکہ اللہ تعالیٰ اس بندے کی دعا قبول نہیں فرماتا جو غافل (اور بے پرواہ) دل سے دعا کرے۔ [حسن لغیرہ ۔ مسند أحمد : 177/2]

6- اپنے لیے اپنی اولاد، نوکر اور اپنے مال کے لیے بددُعا کی ممانعت

875 عن أبي هريرة رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : ((ثلاثُ دَعواتٍ لا شَكَّ في إجابَتِهِنَّ : دعوةُ المظلومِ ، ودعوةُ المسافِرِ ، ودعوةُ الوالد على وَلَدِه)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین دعائیں ایسی ہیں جن کی قبولیت میں کوئی شک و شبہ نہیں ① مظلوم کی دعا ② مسافر کی دعا ③ والد کی بددعا اپنی اولاد کے حق میں۔ [حسن لغیرہ ۔ جامع الترمذی : 3448]

7- نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درود پڑھنے کی ترغیب اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام سن کر درود نہ پڑھنے پر وعید

876 صحيح لغيره عن أبي بُرْدة بن نيارٍ رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : ((**من صلّى عليَّ مِنْ أمتي صلاةً مخلصًا مِنْ قلبِه ؛ صلَّى الله عليه بها عشْر صلوات ، ورفعه بها عشْر درجاتٍ ، وكتب له بها عشر حسناتٍ ، ومحا عنه (بها) عشر سيِّئات**)).

سیدنا ابوبُردہ بن نیار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس میرے اُمتی نے خلوصِ دل سے مجھ پر درود پڑھا تو اللہ تعالیٰ اس پر اپنی دس رحمتوں کو نازل فرماتا ہے، اور اس کے دس درجے بلند کر دیتا اور اس کے نامۂ اعمال میں دس نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں اور اس کے دس برائیاں مٹا دے گا۔ [حسن، صحيح ـ نسائي في عمل اليوم والليلة : 64، السنن الكبرىٰ للنسائي: 9892، طبراني في الكبير: 195، مسند البزار : 3160]

877 صحيح لغيره عن عبدالله بن عمرو بن العاص رضي الله عنهما ؛ أنه سمع النبي ﷺ يقول : ((**إذا سمعتم المؤذِّن ؛ فقولوا مثل ما يقولُ ، ثم صلُّوا عليَّ ؛ فإنَّه مَنْ صلَّى عليَّ صلاةً ؛ صلَّى الله عليه عشرًا ، ثم سلوا لي الوسيلة ، فإنها منزلةٌ في الجنة لا تنبغي إلا لعبدٍ من عبادِ الله ، وأرجو أن أكونَ أنا هو ، فَمَنْ سألَ الله لي الوسيلة حلَّت عليه الشفاعةُ**)).

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جب تم مؤذن کی آواز سنو تو جیسے وہ کہے تم بھی اسی طرح کہو پھر مجھ پر درود پڑھو، یقیناً جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھا تو اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ رحمت نازل فرماتا ہے، پھر میرے لیے اللہ تعالیٰ سے وسیلہ طلب کرو۔ وسیلہ جنت میں ایک منزل (مرتبہ) کا نام ہے جو اللہ کے کسی ایک بندے کو ملے گی اور مجھے امید ہے کہ وہ (خوش نصیب) میں ہی ہوں۔ جس شخص نے میرے لیے اللہ تعالیٰ سے وسیلہ کی دعا کی وہ (روزِ قیامت) میری شفاعت کا حق دار ہو گیا۔

[صحيح ـ صحيح مسلم : 384، سنن أبي داؤد : 527، جامع الترمذي: 3614]

878 (عن أبی طلحة الانصاری رضی اللّٰه عنه) أنَّ رسولَ اللّٰه ﷺ جاءَ ذات یوم والسرور یُری فی وجْهه ، فقالوا : **یا رسولَ اللّٰه ! إنَّا لنری السرورَ فی وجْهِک ؟ فقال : ((إنّه أتانی الملک فقال : یا محمَّد ! أما یُرضیک أنَّ ربَّک عزَّوجل یقول : إنَّه لا یصلِّي علیک أحدٌ من أمَّتک ؛ إلا صلَّیت علیه عشرا ، ولا یُسلِّم علیک أحدٌ من أمَّتِکَ ؛ إلا سلَّمت علیه عشرًا ؟ قال : بلی))**.

سیدنا ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور آپ ﷺ کا چہرہ مبارک خوب چمک رہا تھا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! (کیا وجہ ہے کہ) ہم آپ ﷺ کے چہرہ پر اتنی بشاشت دیکھ رہے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (اللہ تعالیٰ کی طرف) فرشتہ میرے پاس پیغام لے کر آیا اور کہنے لگا اے محمد ﷺ! کیا آپ ﷺ اس پر راضی وخوش نہیں؟ آپ ﷺ کے پروردگار نے فرمایا ہے: کہ یقیناً آپ ﷺ کا جو بھی امتی آپ ﷺ پر ایک مرتبہ درود پڑھے گا تو میں اس پر دس مرتبہ رحمت نازل کروں گا اور جو آپ ﷺ پر ایک مرتبہ سلام پڑھے گا میں اس پر دس مرتبہ سلامتی اتاروں گا، تو آپ ﷺ نے فرمایا کیوں نہیں (میں اس پر راضی وخوش ہوں)۔

[حسن، صحیح ۔ مسند أحمد : 29/4، صحیح ابن حبان: 915، نسائی فی عمل الیوم و اللیلة:60]

879 عن أنسٍ رضي اللّٰه عنه قال : قال رسولُ اللّٰه ﷺ : **((أکْثِرو الصَّلاة عليَّ یوم الجمعة ؛ فإنه أتاني جبریلُ آنِفاً عن ربه عزوجل فقال : ما علی الأرض من مسلم یُصلِّي علیک مرَّة واحدةً ؛ إلا صلَّیت أنا وملائکتي علیه عشرًا))**.

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جمعۃ المبارک کے دن مجھ پر کثرت سے درود پڑھا کرو (کیونکہ) ابھی ابھی سیدنا جبریل علیہ السلام میرے پاس اپنے رب کا پیغام لے کر آئے ہیں کہ زمین پر رہنے والا کوئی بھی مسلمان اگر آپ ﷺ پر ایک مرتبہ درود پڑھے گا تو میرے فرشتے دس مرتبہ اس کے لیے رحمت کی دعا کریں گے اور میں دس مرتبہ اس پر اپنی رحمت نازل کروں گا۔ [حسن لغیرہ ۔ طبرانی فی الکبیر : 589]

880 عن أبي هریرة رضي اللّٰه عنه عن رسول اللّٰه ﷺ قال : **((ما مِنْ أحدٍ یُسَلِّم عليَّ ؛ إلا ردَّ اللّٰه إليَّ روحي حتی أَرُدَّ علیه السلامَ))**.

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص بھی مجھ پر سلام بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ مجھ پر میری روح کو لوٹاتے ہیں اور میں اس کے سلام کا جواب دیتا ہوں۔

[صحیح ۔ مسند أحمد : 527/2، سنن أبی داؤد : 2041]

881 عن ابن مسعودٍ رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : ((إن أَوْلى الناسِ بي يوم القيامةِ أكثرُهم عليَّ صلاةً)).

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بلاشک روزِ قیامت لوگوں میں سب سے زیادہ میرے وہ شخص ہوگا جو سب سے زیادہ مجھ پر درود بھیجے گا۔

[حسن لغیرہ ۔ جامع الترمذی : 484، صحیح ابن حبان : 908]

882 عن عامر بن ربيعة رضي الله عنه قال : سمعت رسول الله ﷺ يخطب ويقول : ((مَنْ صَلَّى عليَّ صلاةً، لم تَزَل الملائكةُ تُصَلِّي عليه ما صلى عليَّ ، فليقل عبدٌ من ذلك ، أو ليكثر)).

سیدنا عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دوران خطبہ یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو شخص مجھ پر درود پڑھتا ہے تو فرشتے اس کے لیے اس وقت تک اللہ تعالیٰ سے رحمت کی دعا کرتے ہیں جب تک وہ مجھ پر درود پڑھتا رہتا ہے اب بندے کی مرضی درود زیادہ پڑھے یا کم۔ [حسن لغیرہ ۔ مسند أحمد : 445/3، سنن ابن ماجہ: 907]

883 عن أُبيّ بن كعبٍ رضي الله عنه قال : كان رسول الله ﷺ إذا ذهبَ رُبعُ الليلِ قامَ فقال : ((يا أيُّها الناسُ ! اذْكُروا الله ، جاء تِ الراجِفَةُ ، تَتْبَعُها الرادفة ، جاء الموتُ بما فيه ، جاء الموت بما فيه)). قال أبيُّ بن كعبٍ : فقلتُ : يا رسول الله ! إني أُكثر الصلاة [عليكَ] ، فكم أَجعل لك من صلاتي ؟ قال: ((ما شِئْتَ)). قال . قلتُ : الربع ؟ قال : ((ما شئت ، وإن زدت فهو خيرٌ لك)). قلت : النصفَ ؟ قال: ((ما شِئت ، وإن زدت فهو خيرٌ لك)).قال: قلتُ : ثُلُثَيْن ؟ قال :((ما شئت ، وإن زدت فهو خيرٌ لك)). قال : أجْعل لك صلاتي كلَّها . قال : ((إذًا تُكفى همك ، ويغفرلك ذنبك)). وفي رواية : قال رجل: يا رسول الله ! أر أيتَ إنْ جعلتُ صلا تي كلها عليك ؟ قال : ((إذاً يكفيكَ الله تبارك وتعالى ما أهمك من دنياك وآخرتك)).

سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب چوتھائی رات گزر جاتی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو جاتے اور ارشاد فرماتے اے لوگو! اللہ کا ذکر کرو راجفہ (کانپے گی زمین پہلے صور پر) آ گئی اور رادفہ (زلزلہ اور دوسرا صور) آ رہی ہے، اس کو بھی دو مرتبہ فرماتے موت آ گئی اپنی ہولنا کیوں کے ساتھ، موت آ گئی اپنی ہولنا کیوں کے ساتھ سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کی اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھتا ہوں فرمایئے درود کی مقدار کیا رکھوں (یعنی دیگر اذکار اور وظیفوں کے مقابلہ میں)؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس قدر تو چاہے عرض کی ایک چوتھائی (1/4)؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جتنا تو چاہے اگر زیادہ کرے تو تیرے لیے بہتر ہے۔ عرض کی نصف آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جتنا تو چاہے اگر زیادہ کرے تو تیرے لیے بہتر ہے۔ عرض کی دو تہائی (2/3) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جتنا تو چاہے اگر زیادہ کرے تو یہ تیرے لیے بہتر ہوگا عرض کی میں سارا کا سارا وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے درود کے لیے وقف کروں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسی طرح کرنے سے تیرے سارے فکروں کی کفایت کی جائے گی اور تیرے گناہ بھی معاف کر دیے جائیں گے۔ [حسن، صحیح ـ مسند أحمد : 136/5، جامع الترمذی: 2457، مستدرك حاكم: 421/2]

884 حدیث عن أوس بن أوسٍ رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : ((مِنْ أفضل أيامكم يومُ الجمعه ، فيه خُلِقَ آدم ، وفيه قُبض ، وفيه النفخةُ ، وفيه الصعقةُ ، فأكثروا عليَّ من الصلاة فيه ؛ فإنَّ صلا تكم معروضة عليَّ)). قالوا: يا رسول الله! وكيف تُعرض صلا تنا عليک وقد أَرَمْتَ ؟ يعني: بليت . فقال : ((إنَّ الله عزَّوجل حرَّم على الأرض أن تأكل أجسادَ الأنبياء)).

سیدنا اَوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے ایام میں سے افضل ترین جمعہ کا دن ہے، اسی دن میں سیدنا آدم علیہ السلام کی پیدائش ہوئی، اسی میں ان کی وفات ہوئی، اسی دن میں نفخہ (پہلا صور) اور اسی میں بے ہوشی ہوگی لہٰذا اس دن میں مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو اس لیے کہ تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! ہمارا درود آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر کیسے پیش کیا جائے گا آپ صلی اللہ علیہ وسلم تو (قبر میں) بوسیدہ ہو چکے ہوں گے؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے زمین پر یہ بات حرام کر دی ہے کہ وہ انبیاء علیہم السلام کے جسموں کو کھائے۔

[صحيح ـ مسند أحمد : 4/8، سنن أبي داؤد : 1047، سنن ابن ماجه : 1085، صحيح ابن حبان : 907، مستدرك حاكم: 278/1]

885 عن أبي هريرة رضي الله عنه : أَنَّ رسولَ الله ﷺ صَعِدَ المنبر فقال : ((آمين، آمين ، آمين)). قيل: يا رسول الله ! إنَّك صعدت المنبر فقلت : (آمين، آمين، آمين)؟ فقال : ((إنّ جبريلَ عليه السلام أتاني فقال : مَنْ أدْرك شهر رمضان ، فلم يُغفر له ، فدخل النارَ ؛ فأبْعده الله ، قُلْ : (آمين) ، فقلتُ : (آمين) ، ومن أدْرك أبويه أو أحدَهما ، فلم يبرَّهما ، فمات ، فدخل النار ؛ فأبعده الله ، قل : (آمين) . فقلت : (آمين) ، ومن ذُكرت عنده ، فلم يصلِّ عليك ، فمات ، فدخل النار ؛ فأبْعده الله ، قل : (آمين). فقلت : (آمين))).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ منبر پر چڑھے اور فرمایا: آمین، آمین، آمین۔ عرض کی گئی اے اللہ کے رسول ﷺ ! (کیا وجہ ہے کہ) آپ ﷺ منبر پر چڑھے اور تین مرتبہ آمین کہا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک جبریل علیہ السلام میرے پاس آئے اور انہوں نے کہا جس شخص نے رمضان کا مہینہ پایا اور اس کی مغفرت نہ ہوئی اور وہ جہنم میں داخل ہوگیا اللہ تعالیٰ اسے ہلاک کردے اور مجھ سے کہا کہ آپ ﷺ آمین کہیں تو میں نے آمین کہا یعنی (اے اللہ قبول فرما) پھر جبریل علیہ السلام کہنے لگے کہ جس نے اپنے والدین کو یا دونوں میں سے کسی ایک کو پایا اور ان کے ساتھ حسن سلوک نہ کیا اور اسی حال میں فوت ہوگیا تو وہ جہنم میں داخل ہوا اللہ تعالیٰ اسے ہلاک کردے اور کہا آپ ﷺ آمین کہیے تو میں آمین کہا پھر کہنے لگے کہ جس شخص کے پاس آپ ﷺ کا نام لیا گیا اور اس نے آپ ﷺ پر درود نہ پڑھا اور اسی حالت میں فوت ہوکر جہنم میں داخل ہوگیا تو اللہ اسے ہلاک کردے اور کہا آپ ﷺ آمین کہیں تو میں نے آمین کہا۔

[حسن، صحيح ۔ صحيح ابن خزيمة : 1888، صحيح ابن حبان : 2387]

886 عن حسين بن علي رضي الله عنهما قال : قال رسول الله ﷺ : ((من ذُكِرْت عنده فخَطِىءَ الصلاة عليَّ ، خُطِّيء طريق الجنَّة)).

سیدنا حسین بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص کے سامنے میرا نام لیا گیا اور اس نے مجھ پر درود نہ پڑھا تو وہ جنت کے راستے سے بھٹک گیا۔ [صحيح لغيره ۔ طبراني في الكبير : 2887]

887 عن أبي ذرٍّ رضي الله عنه قال : خرجت ذاتَ يوم فأتيتُ رسولَ الله ﷺ قال : ((ألا أخبرُكم

بأبخلِ الناس؟ !))۔ قالوا : بلی یا رسول اللّٰه ! قال : ((من ذُکرت عنده فلم یُصل عليّ ، فذلک أبخلُ الناس))۔

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا: میں تم کو لوگوں میں سے سب سے زیادہ بخیل آدمی نہ بتلاؤں؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! ضرور، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے وہ سب سے بڑا بخیل ہے۔ [صحیح لغیرہ۔ ابن أبی عاصم کتاب الصلاۃ ، مسند أحمد : 201/1، مسند أبی یعلی الموصلی: 312]

تجارت، اہمیت، فضیلت واحکام

خرید وفروخت انسانی زندگی کا ایک لازمی حصہ ہے۔زندگی میں انسان مسلسل کچھ نہ کچھ خریدتا اور بیچتا رہتا ہے اور کوئی نہ کوئی ایسی سرگرمی ضرور اختیار کرتا ہے کہ جس سے اس کا گزر اوقات ہو سکے اور اسے کسی کے سامنے ہاتھ نہ پھیلانا پڑے۔کسب معاش اور تجارتی لین دین کے متعلق اسلام نے ایک انتہائی منصفانہ اور معتدل قانون بیان کیا ہے اس اسلامی اصولِ تجارت کا علم بالخصوص تاجروں اور بالعموم عوام الناس کو حاصل کرنا انتہائی ضروری ہے۔

اور اگر تجارت اسلامی حدود کے دائرہ میں کی جائے تو یہ عمل بھی عبادت بن جاتا ہے اور اس سلسلہ میں اتنا خیال ضرور رہے کہ کسب معاش اور تجارتی معاملات انسان کو اس کے فرائض سے غافل نہ کر دیں۔

حصولِ رزق حلال کے لیے جدوجہد اور محنت کرنے کا حکم:

سیدنا زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک شخص اپنی رسیوں سے لکڑیوں کا گٹھا باندھ کر سر پر لاد کر لائے اور بیچے اور اس طرح وہ اپنے چہرے کو (دنیا میں بھیک کی ذلت سے اور آخرت میں داغدار چہرے کی رسوائی سے) بچالے یہ اس کے لیے اس بات سے بہتر ہے کہ لوگوں سے بھیک مانگے، وہ دیں یا نہ دیں۔

[صحیح ۔ صحیح البخاری : 1471]

سیدنا کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے گزرا، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے (جب) اس کی تندرستی اور جسمانی طاقت کو دیکھا تو کہنے لگے: اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کاش یہ شخص اللہ کی راہ میں ہوتا؟ (یعنی اس کی یہ چستی اور تندرستی جہاد میں کام آتی) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر یہ شخص اپنے چھوٹے چھوٹے بچوں کے لیے کمانے نکلا ہے تب بھی یہ اللہ کی راہ میں ہے۔اور اگر یہ شخص اپنے بوڑھے ماں باپ کے لیے کمانے نکلا ہے تب بھی یہ اللہ کی راہ میں ہے اور اگر یہ خود اپنے لیے کمانے نکلا ہے تاکہ پاک دامن اور باعزت رہ سکے (اور کسی کے سامنے اسے ہاتھ نہ پھیلانا پڑے) تب بھی یہ اللہ کی راہ میں ہے، (ہاں) اگر یہ شخص فخر اور دکھلاوے اور شان وشوکت کی خاطر کمانے نکلا ہے تو یہ شیطان کی راہ میں ہے۔ [صحیح لغیرہ۔ طبرانی فی الأوسط : 6835، والصغیر : 940]

کسبِ معاش اور اسلامی تعلیمات

(۱) اسلام نے طلبِ رزق میں میانہ روی اور خوش اسلوبی سمیت حصولِ رزقِ حلال کی ترغیب دی:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگو! تونگری اور خوشحالی بہت زیادہ ساز و سامان کا نام نہیں ہے اصل تونگری وخوشحالی تو دل کی تونگری وخوشحالی ہے، بلاشبہ اللہ تعالیٰ بندے کو اتنی ہی روزی دیتا ہے جتنی اس کے لیے (پہلے سے) لکھ دی گئی ہے اس لیے تم اسے خوش اسلوبی سے حاصل کرو جو حلال ہو اسے لے لو اور جو حرام ہو اسے چھوڑ دو۔ [صحیح لغیرہ۔ مسند أبی یعلی الموصلی: 6583/11]

(۲) حلال کھانے اور حرام سے بچنے کی ترغیب:

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چار چیزیں اگر تیرے اندر ہوں تو پھر دنیا کی کوئی چیز نہ ہونے کا تجھے غم نہیں: ① امانت کی حفاظت ② سچ بولنا ③ اچھے اخلاق وعادات ④ رزقِ حلال۔

[صحیح۔ مسند أحمد: 177/2]

قاسم بن مخیمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے گناہ کے ذریعہ مال کمایا اور اس مال سے رشتہ داروں کے ساتھ اچھا سلوک کیا یا صدقہ خیرات کیا یا اس مال میں سے اللہ کی راہ میں خرچ کیا تو یہ تمام کا تمام (خرچ کیا ہوا مال) جمع کر کے جہنم میں اس شخص کے ساتھ ہی پھینک دیا جائے گا۔

[حسن لغیرہ: ابو داؤد فی المراسیل: 117]

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ وجودِ انسانی جنت میں داخل نہ ہو سکے گا جس کی پرورش حرام کے مال سے کی گئی۔ [حسن لغیرہ: مسند أبی یعلی الموصلی: 84/1، بیهقی فی الشعب: 5753]

(۳) تقویٰ اختیار کرتے ہوئے مشتبہ چیزوں سے اجتناب کرنا:

سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات خوب یاد کر رکھی ہے کہ جس میں شبہ ہو اس کو چھوڑ کر وہ چیزیں اختیار کرو جس میں کوئی شبہ نہیں ہے۔

[صحیح: جامع الترمذی: 2518، صحیح ابن حبان 720]

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے ایک شخص نے پوچھا: گناہ کسے کہتے ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا جب تمہارے دل میں کسی چیز کا کھٹکا پیدا ہو جائے تو اسے چھوڑ دو، پھر اس شخص نے پوچھا: ایمان کیا چیز ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا جب تمہیں اپنی برائیاں بری لگنے لگیں اور اپنی نیکیوں سے خوشی ہونے لگے تو تم مؤمن (کامل) ہو گئے۔ [صحيح: مسند أحمد:251/5]

(۴) خرید و فروخت میں نرم مزاجی کی فضیلت:

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ اس بندے پر رحم فرمائے جو بیچتے وقت نرمی کرتا ہے، خریدتے وقت نرمی کرتا ہے اور جب (کسی سے اپنی چیز کا) تقاضا کرتا ہے تو نرمی کرتا ہے۔''

[صحيح۔ صحيح البخاري:2076، سنن ابن ماجه:2203]

سیدنا عبداللہ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم (لوگوں کے ساتھ) نرمی کرو (اللہ کی طرف سے) تمہارے ساتھ نرمی کی جائے گی۔ [صحيح۔ مسند أحمد:248/1]

(۵) فروخت شدہ چیز واپس لے لینا:

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جس نے کسی مسلمان کا سودا واپس کرلیا، اللہ اس کی غلطیاں معاف فرما دے گا۔''

[صحيح۔ سنن أبي داؤد:3460، سنن ابن ماجه:2199، صحيح ابن حبان:5007، مستدرك حاكم:45/2]

(۶) ناپ و تول پورا:

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا: ''اے مہاجرین کی جماعت! پانچ چیزیں ایسی ہیں جب تم ان میں مبتلا ہو گئے (تو ان کی سزا ضرور ملے گی۔) اور میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں کہ وہ (بری چیزیں) تم تک پہنچیں: ① جب بھی کسی قوم میں بے حیائی (بدکاری وغیرہ) اعلانیہ ہونے لگتی ہے تو ان میں طاعون اور ایسی بیماریاں پھیل جاتی ہیں جو ان کے گزرے ہوئے بزرگوں میں نہیں ہوتی تھیں ② جب بھی وہ ناپ تول میں کمی کرتے ہیں تو ان کو قحط سالی، روزگار کی تنگی اور بادشاہ کے ظلم کے ذریعے سے سزا دی جاتی ہے ③ جب وہ اپنے

مالوں کی زکاۃ دینا بند کرتے ہیں تو ان سے آسمان کی بارش روک لی جاتی ہے، اگر جانور نہ ہوں تو انہیں کبھی بارش نہ ملے۔ ④ جب وہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے عہد کو توڑتے ہیں تو ان پر دوسری قوموں میں سے دشمن مسلط کر دیے جاتے ہیں، وہ ان سے وہ کچھ چھین لیتے ہیں جو ان کے ہاتھ میں ہوتا ہے ⑤ جب بھی ان کے امام (سردار اور لیڈر) اللہ کے قانون کے مطابق فیصلے نہیں کرتے اور جو اللہ نے اتارا ہے اسے اختیار نہیں کرتے تو اللہ تعالیٰ ان میں آپس کی لڑائی (خانہ جنگی) ڈال دیتا ہے۔ [صحیح لغیرہ۔ سنن ابن ماجه:4019، بیهقی فی الشعب:3314]

(۷) ملاوٹ کی ممانعت:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا گزر (بازار میں) ایک غلے کے ڈھیر پر ہوا آپ ﷺ نے ہاتھ ڈال کر دیکھا تو انگلیاں تر ہو گئیں۔ آپ ﷺ نے غلے کے مالک سے کہا یہ کیا ہے؟ اس نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ! بارش کی وجہ سے نمی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم نے اسے (نمی والے غلے کو) اوپر کیوں نہ کیا تا کہ خریدار دیکھ سکیں؟ جو ہمیں دھوکہ دے وہ ہم میں سے نہیں۔

[صحیح۔ صحیح مسلم:102، سنن ابن ماجه:2224، جامع الترمذی:1315]

(۸) ذخیرہ اندوزی کی ممانعت:

سیدنا معمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے ذخیرہ اندوزی کی وہ گناہ گار ہے۔

[صحیح۔ صحیح مسلم:1605، سنن أبی داؤد:3447]

(۹) کاروبار میں سچ بولنے کی ترغیب:

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سچا اور امانتدار تاجر (قیامت کے دن) انبیاء علیہم السلام، صدیقوں اور شہیدوں کے ساتھ ہوگا۔ [صحیح لغیرہ۔ جامع الترمذی:1209]

سیدنا ابو سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دیہاتی ایک بکری لے کر آیا، میں نے اس سے کہا: اسے تین درہم میں بیچو گے؟ اس نے کہا اللہ کی قسم؟ نہیں، اور پھر تھوڑی ہی دیر میں اس نے وہ بیچ ڈالی، میں نے اس بات کا ذکر رسول اللہ ﷺ سے کیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس نے دنیا کے بدلے میں اپنی آخرت بیچ ڈالی۔ [حسن۔ صحیح ابن حبان: 4889]

(۱۰) حرمتِ سود:

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سود لینے والے، سود دینے والے، سودی لین دین لکھنے والے پر اور اس کے گواہوں پر سب ہی پر لعنت فرمائی ہے اور فرمایا کہ یہ سب (اصل گناہ میں) برابر ہیں۔

[صحیح۔ صحیح مسلم:1598]

(۱۱) دوسروں پر ظلم وزیادتی کا گناہ:

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے ایک بالشت بھر زمین پر قبضہ کیا تو سات زمینوں کا طوق بنا کر قیامت والے دن اسے پہنایا جائے گا۔

[صحیح۔ صحیح البخاری:2453، صحیح مسلم: 1612]

(۱۲) مزدوری وقت پر ادا کرنا:

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مزدور کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے ہی اس کی مزدوری ادا کر دیا کرو۔ [صحیح لغیرہ۔ سنن ابن ماجہ: 2443]

رزقِ حلال اور چند اہم نکات

(۱) رزاق صرف ایک اللہ کی ذات ہے: اللہ تعالیٰ کا فرمان:

((وَ مَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا وَ يَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا وَ مُسْتَوْدَعَهَا ؕ كُلٌّ فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ))

''زمین پر چلنے پھرنے والے جتنے جاندار ہیں سب کی روزیاں اللہ تعالیٰ پر ہیں وہی ان کے رہنے سہنے کی جگہ کو جانتا ہے اور ان کے سونپے جانے کی جگہ کو بھی، سب کچھ واضح کتاب میں موجود ہے۔''

[ھود: 6]

((اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ))

''اللہ تعالیٰ تو خود ہی سب کا روزی رساں توانائی والا اور زور آور ہے۔'' [الذاریات: 58]

(۲) تمام خزانے اللہ تعالیٰ کی ملکیت:

((وَ اِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا عِنْدَنَا خَزَآئِنُهٗ وَ مَا نُنَزِّلُهٗٓ اِلَّا بِقَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ))

''اور جتنی بھی چیزیں ہیں ان سب کے خزانے ہمارے پاس ہیں، اور ہم ہر چیز کو اس کے مقررہ اندازے سے اتارتے ہیں'' [الحجر: 21]

(۳) صرف رزقِ حلال:

((یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ وَ اشْكُرُوْا لِلّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِیَّاهُ تَعْبُدُوْنَ))

''اے ایمان والو! جو پاکیزہ چیزیں ہم نے تمہیں دے رکھی ہیں انہیں کھاؤ، پیو اور اللہ تعالیٰ کا شکر کرو، اگر تم خاص اسی کی عبادت کرتے ہو۔'' [البقرہ: 172]

سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن آدمی کے پاؤں اپنی (محاسبہ کی) جگہ سے سرک نہ سکیں گے جب تک کہ اس سے چار چیزوں کے بارے میں پوچھ گچھ نہ کر لی جائے ① اس کی پوری زندگی کے بارے میں کہ کن کاموں اور مشغلوں میں اس کو ختم کیا؟ ② خاص طور پر اس کی جوانی کے بارہ میں کہ کن مشغلوں میں اس کو لگایا؟ ③ مال و دولت کے بارہ میں کہ کہاں سے اور کن طریقوں اور راستوں سے اس کو کمایا تھا؟ اور مال کن کاموں اور راہوں میں صرف کیا؟ ④ جو کچھ اس کے علم میں تھا اس پر کتنا عمل کیا؟'' [حسن لغیرہ: بیھقی فی الشعب: 1875]

حرام کمائی کی مختلف صورتیں:

① چوری ② ڈاکہ زنی ③ جوا ④ سود ⑤ ناپ و تول میں کمی ⑥ دھوکہ ⑦ رشوت ⑧ حرام چیزوں کا کاروبار ⑨ خیانت کرنا ⑩ ملاوٹ وغیرہ۔

حرام کمائی کے اسباب:

① خشیتِ الٰہی کا ختم ہو جانا ② راتوں رات امیر بننے کی حرص ③ حرام خوری کے انجام سے ناواقفیت ④ طمع لالچ ⑤ آخرت سے بے فکری وغیرہ۔

16

تجارت کا بیان

1- تجارت اور دیگر ذرائع سے کمانے کی ترغیب

888 حدیث عن المقدامِ بْنِ معدِيكرب رضي الله عنه عن النبيِّ ﷺ قالَ : ((ما أكل أحدٌ طعاماً قطُّ خيرًا مِنْ أنْ يأكلَ مِنْ عمَلِ يده ، وإنَّ نبيَّ الله داودَ كانَ يأكلُ مِنْ عملِ يده))

سیدنا مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنے ہاتھ کی محنت سے کما کر کھائے گئے کھانے سے بہتر کھانا کبھی کسی نے نہیں کھایا اور اللہ کے پیغمبر داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھوں سے کمائی کر کے کھایا کرتے تھے۔

[صحیح ۔ صحیح البخاری : 2072، سنن ابن ماجه : 2138]

889 حدیث عن الزبير بن العوام رضي الله عنه قال : قال رسول ﷺ : ((لَأنْ يأخذَ أحدُكم أحبُله فيأتيَ بُحزمةٍ مِنْ حطبٍ على ظهرِه فيبيعَها فيكُفَّ بها وَجهَهُ ؛ خيرٌ له مِنْ أنْ يسأَل الناسَ أعطوهُ أم منعوهُ)).

سیدنا زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک شخص اپنی رسیوں سے لکڑیوں کا گٹھا باندھ کر سر پر لاد کر لائے اور بیچے اور اس طرح وہ اپنے چہرے کو (دنیا میں بھیک کی ذلت سے اور آخرت میں داغدار چہرے کی رسوائی سے) بچا لے یہ اس کے لیے اس بات سے بہتر ہے کہ لوگوں سے بھیک مانگے، وہ دیں یا نہ دیں۔

[[illegible] 1471 [illegible]]

890 حدیث عن ابن عمر رضي [illegible] ((عملُ الرجلِ بيدِه ، وكلُّ بيعٍ مبرورٍ)).

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ کون سی کمائی زیادہ پاک اور اچھی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: آدمی کا اپنے ہاتھ سے کوئی کام کرنا اور ہر وہ تجارت جس میں اللہ کی کوئی نافرمانی (خیانت دھوکہ وغیرہ) نہ ہو۔ [صحیح ۔ طبرانی فی الکبیر : 4411، والأوسط : 7918]

891 عن كعب بن عُجرة رضي الله عنه قال : مرَّ على النبيِّ رجلٌ ، فرأى أصحابُ رسول الله ﷺ مِنْ جَلَده ونشاطِه ، فقالوا : يا رسولَ الله ! لوْ كانَ هذا في سبيلِ الله ؟ فقال رسولُ الله ﷺ : ((إنْ كانَ خرج يَسْعى على وَلَدِه صغارًا فهو في سبيل الله ، وإنْ كان خرج يسْعى على أبوينِ شَيْخينِ كبيرَيْنِ فهو في سبيلِ الله ، وإنْ كان خَرج يَسْعى على نفْسِه يَعفُّها فهو في سبيلِ الله ، وإنْ كان خرجَ يَسْعى رياء ومُفاخَرةً فهو في سبيلِ الشيطانِ)).

سیدنا کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کے سامنے سے گزرا، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے (جب) اس کی تندرستی اور جسمانی طاقت کو دیکھا تو کہنے لگے: اللہ کے رسول ﷺ! کاش یہ شخص اللہ کی راہ میں ہوتا؟ (یعنی اس کی یہ چستی اور تندرستی جہاد میں کام آتی) رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر یہ شخص اپنے چھوٹے چھوٹے بچوں کے لیے کمانے نکلا ہے تب بھی یہ اللہ کی راہ میں ہے۔ اور اگر یہ شخص اپنے بوڑھے ماں باپ کے لیے کمانے نکلا ہے تب بھی یہ اللہ کی راہ میں ہے اور اگر یہ خود اپنے لیے کمانے نکلا ہے تاکہ پاک دامن اور باعزت رہ سکے (اور کسی کے سامنے اسے ہاتھ نہ پھیلانا پڑے) تب بھی یہ اللہ کی راہ میں ہے، (ہاں) اگر یہ شخص فخر اور دکھلاوے اور شان و شوکت کی خاطر کمانے نکلا ہے تو یہ شیطان کی راہ میں ہے۔ [صحیح لغیرہ۔ طبرانی فی الأوسط : 6835، والصغیر : 940]

2- حصولِ رزق کے لیے صبح سویرے نکلنے کی ترغیب

892 حسن لغیرہ عن صخرِ بنِ وَداعةَ الغامديّ الصحابيّ رضي الله عنه ؛ أنَّ رسولَ اللّٰه ﷺ قال : ((**اَللّٰهمَّ بارِکْ لِأُمَّتي في بُكورِها**)). **وكان إذا بعَث سَرِيَّةً أو جيشاً بعَثَهم مِنْ أوَّلِ النهارِ. وكان صخرٌ تاجِرًا ، فكان يَبْعَثُ تجارتَهُ مِنْ أوَّلِ النهارِ ؛ فأثرى وكَثُرَ مالُه.**

سیدنا صخر غامدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دُعا کی: اے اللہ! میری اُمت کے لیے ان کی صبح میں برکت ڈال دے۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی لشکر روانہ کرنا ہوتا تو دن کے پہلے پہر میں روانہ فرماتے۔ سیدنا صخر رضی اللہ عنہ ایک تاجر صحابی تھے اور وہ اپنے کارندوں کو دن کے پہلے پہر روانہ کیا کرتے، چنانچہ وہ مال دار ہو گئے اور اُن کے مال میں خوب اضافہ ہوا۔

[صحیح لغیرہ۔ سنن أبی داؤد : 2606، جامع الترمذی : 1212، سنن ابن ماجه : 2236، صحیح ابن حبان : 2735]

3- بازاروں اور غفلت کی جگہوں میں اللہ کے ذکر کی ترغیب

893 حسن لغیرہ عن عمر بن الخطاب رضي الله عنه ؛ أنَّ رسولَ اللّٰه ﷺ قال : ((**مَنْ دخَلَ السوقَ فقال : (لا إله إلا اللّٰه وحدَه لا شريکَ لهُ ، لهُ المُلْکُ ، ولهُ الحمدُ ، يُحيي ويُميتُ ، وهو حيٌّ لا يموتُ ، بيدِه الخيرُ ، وهو على كلِّ شيءٍ قديرٌ) ؛ كتَبَ اللّٰه له ألفَ ألفِ حسنةٍ ، ومحا عنه ألفَ ألفِ سيِّئةٍ ، ورفع له ألفَ ألفِ درجةٍ**)).

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے بازار میں داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھی: ''**لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيکَ لَهُ ، لَهُ الْمُلْکُ ، وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ ، بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ**'' (اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں (ہر جگہ) اسی کی بادشاہت ہے اور ہر تعریف اسی کو لائق ہے، وہی زندگی دیتا ہے وہی موت دیتا ہے وہ زندہ ہے کبھی فوت نہ ہوگا ہر بھلائی اسی کے ہاتھ میں ہے اور وہ ہر چیز پر پوری طرح قدرت رکھنے والا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے

دس لاکھ نیکیاں لکھ دے گا اور (اس کے نامۂ اعمال میں سے) اس کی دس لاکھ برائیاں مٹا دے گا اور اس کے دس لاکھ درجات بلند کر دے گا۔ [حسن لغیره۔ جامع الترمذی: 3428]

4-طلبِ رزق میں میانہ روی اور خوش اُسلوبی سے کام لینے کی ترغیب اور لالچ و مال کی محبت پر وعید

894 عن عبدِالله بن سرجس رضي الله عنه ؛ أنَّ النبيَّ ﷺ قال : ((السَّمْتُ الحسَنُ ، والتُّؤَدَةُ ، والاقْتصادُ ؛ جزْءٌ مِنْ أَربعةٍ وعشرين جُزْءًا مِنَ النُّبوَّةِ)).

سیدنا عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اچھی چال ڈھال نرم مزاجی اور میانہ روی نبوت کا چوبیسواں حصہ ہے۔ [حسن، صحیح۔ جامع الترمذی: 2010]

895 عن ابن مسعودٍ رضي الله عنه ؛ أنَّ رسولَ اللّه ﷺ قال : ((ليسَ مِنْ عمَلٍ يُقرِّبُ مِنَ الجنَّةِ إلا قد أمَرتُكم به ، ولا مِنْ عَملٍ يقرِّبُ إلى النارِ إلا وقد نهَيتُكم عنه ، فلا يَستَبْطِئَنَّ أحدٌ منكم رزقه ؛ فإنَّ جبريلَ ألْقى في رُوعي : أنَّ أحَدًا منكم لنْ يخرُجَ مِنَ الدنيا حتَّى يَستَكْمِل رزْقَهُ ، فاتَّقوا اللّٰه أيُّها الناسُ ! وأجْمِلوا في الطلَبِ ، فإنِ اسْتَبْطَأَ أحدٌ منكم رزقَه فلا يطْلُبْهُ بمعصيةِ اللّٰه ؛ فإنَّ اللّٰه لا يُنالُ فضلُه بمعْصِيَته)).

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (لوگو!) جنت نزدیک کرنے والا کوئی ایک عمل بھی ایسا نہیں کہ میں نے تمہیں اس کا حکم نہ دیا ہو، اور کوئی ایک عمل بھی ایسا نہیں جو جہنم کے نزدیک کرنے والا ہو اور میں نے تمہیں اس سے منع نہ کیا ہو اور روزی کے دیر سے ملنے میں تم میں سے کوئی پریشان نہ ہو کیونکہ جبریل علیہ السلام نے میرے دل میں (اللہ کی طرف سے) یہ بات ڈالی ہے کہ تم میں سے کوئی ایک آدمی بھی دنیا سے اس وقت تک نہیں جا سکتا جب تک کہ اپنی روزی پوری نہ کر لے۔ اے لوگو! اللہ سے ڈرتے رہو اور کمائی کے بارے میں خوش اسلوبی سے کام لو، اور اگر تم میں سے کسی کو روزی کے حاصل ہونے میں دیر معلوم ہوتی ہو تو وہ اسے اللہ کی نافرمانی کے راستوں سے تلاش نہ

کرنے لگے کیونکہ اللہ کا فضل کبھی بھی اس کی نافرمانی کے ذریعہ حاصل نہیں کیا جا سکتا۔

[حسن لغیرہ۔ مستدرك حاكم: 4/2]

896 عن أبي هريرة رضي الله عنه ؛ أنّ رسول الله ﷺ قال: ((يا أيُّها الناسُ ! إنَّ الغنى ليسَ عن كَثْرَةِ العَرَضِ، ولكنَّ الغِنى غِنى النفُسِ ، وإنَّ الله عزوجل يُؤتي عبدَه ما كتبَ له مِنَ الرزقِ ، فأجْمِلوا في الطلبِ ، خُذوا ماحَلَّ ، ودعوا ما حُرِّمَ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لوگو! تونگری اور خوشحالی بہت زیادہ ساز و سامان کا نام نہیں ہے اصل تونگری و خوشحالی تو دل کی تونگری و خوشحالی ہے، بلاشبہ اللہ تعالیٰ بندے کو اتنی ہی روزی دیتا ہے جتنی اس کے لیے (پہلے سے) لکھ دی گئی ہے اس لیے تم اسے خوش اسلوبی سے حاصل کرو جو حلال ہو اسے لے لو اور جو حرام ہو اسے چھوڑ دو۔ [صحيح لغيره۔ مسند أبي يعلى الموصلي: 6583/11]

897 عن أبي الدرداء رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ : ((إنَّ الرزقَ لَيطْلُبُ العبدَ كما يطلُبه أجَلُه)).

سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: روزی بندے کو ایسے تلاش کرتی ہے جس طرح اس کی موت اس کو تلاش کرتی ہے۔ [صحيح لغيره۔ صحيح ابن حبان: 3228، مسند البزار:1254]

898 عن أبي سعيدٍ الخدريِّ رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ : ((لو فرَّ أحدُكم مِنْ رزِقه ؛ أدْرَكه كما يدْرِكُه الموتُ)).

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر کوئی تم میں سے اپنے حصہ کی روزی سے بھاگنا چاہے تب بھی وہ روزی اس کو مل کر رہے گی جیسے موت آ کر رہتی ہے۔

[صحيح لغيره۔ طبراني في الأوسط:4441، والصغير:612]

899 عن أبي الدرداء رضي الله عنه قال: قال رسولُ الله ﷺ : ((ما طَلَعتْ شمسٌ قَطُّ إلا بُعِث بجَنْبَتَيها مَلَكانِ يناديانِ ، يُسمِعان أهْلَ الأرضِ إلا الثقلين : يا أيُّها الناسُ ! هَلُمُّوا إلى ربِّكم ، فإنَّ ما قلَّ

وكَفى ، خيرٌ ممَّا كثُرَ وأَلْهى ، ولا آبَتْ شمسٌ قطُّ إلا بُعِثَ بَجنْبَتَيْها مَلَكان يُناديانِ ، يُسمِعان أَهلَ الأرضِ إلا الثقلينِ : اللهُمَّ أعْطِ مُنفِقاً خَلَفًا ، وأَعْطِ مُمسِكاً تَلَفًا)).

سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب بھی سورج طلوع ہوتا ہے تو اس کے دونوں طرف دو فرشتے اعلان کرتے ہیں جس کو جنوں اور انسانوں کے سوا باقی سب (مخلوق) سنتے ہیں۔ (فرشتے کہتے ہیں) اے لوگو! اپنے رب کی طرف چلو تھوڑی چیز جو کفایت کر سکے اس زیادہ مقدار والی چیز سے بہت بہتر ہے جو اللہ تعالیٰ کی یاد سے غافل کر دے۔ اور جب سورج غروب ہوتا ہے تو اس کے دونوں طرف دو فرشتے دعا کرتے ہیں جس کو جن وانس کے سوا سب سنتے ہیں۔ اے اللہ! خرچ کرنے والے (صدقہ کرنے والے) کو اس (صدقہ) کا بہترین نعم البدل عطا فرما اور بخل کرنے والے (کنجوس) کے مال کو برباد کر دے۔

[صحيح۔ مسند أحمد: 197/5، صحيح ابن حبان: 3319، مستدرك حاكم: 445/2]

900 عن أنسٍ رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : ((مَنْ كانتِ الدنيا هِمَّته وسَدَمَه ، ولها شَخَصٌ ، وإيَّاها ينوِي ؛ جَعل الله الفقْرَ بينَ عيْنَيْهِ ، وشتَّتَ عليه ضَيْعَتَهُ ، ولَمْ يأْتِه منها إلا ما كُتِبَ لَهُ منها ، ومَنْ كانتِ الآخرةُ هِمَّتَه وسدَمه ، ولها شخص ، وإياها ينوي ؛ جعل الله عزوجل الغنى في قلبه ، وجمع عليه ضَيْعتَه وأَتَتْهُ الدنيا وهي صاغرة)).

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص کا مطمعِ نظر اور مقصد حیات حصول دنیا ہی ہو اور اس دنیا کا کوئی مخصوص نشانہ (ہدف) ہو اور اس کی تمام تر توجہ اسی مخصوص نشانے پر مرکوز ہو (یعنی آخرت کی بالکل بھی فکر نہ ہو) تو اللہ تعالیٰ ایسے شخص پر فقر وتنگدستی کو مسلّط کر کے اس کے معاملات کو پراگندہ اور منتشر کر دیتا ہے اور دنیا بھی اسے اتنی ہی ملتی ہے جتنی اس کے لیے لکھی جا چکی ہے اور جس کا مطمعِ نظر اور مقصد (حیات) آخرت (کی کامیابی) ہو اور (اخروی اعمال میں سے بھی) اس کا کوئی مخصوص ہدف ہو اور اس کی تمام تر توجہ اسی مخصوص ہدف ونشانے پر ہمہ تن مرکوز ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے دل میں غنیٰ اور تونگری پیدا فرما کر اس کے معاملات وحالات کو سمیٹ دیتا ہے اور دنیا اس کے پاس ذلیل ورسوا ہو کر چلی آتی ہے۔ [صحيح لغيره۔ طبراني في الأوسط:8882، صحيح ابن حبان:67]

901 عن كعب بن مالكٍ رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : ((ما ذِئْبانِ جائِعانِ أُرسِلا في غنمٍ

بأفسدَ لَها مِنْ حرصِ المرءِ على المالِ والشرف لدينه)).

سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دو بھوکے بھیڑیئے جو بکریوں میں چھوڑ دیئے جائیں اتنی تباہی نہیں مچا سکتے جتنی آدمی کی مال اور جاہ کی ہوس اس کے دین کے لیے تباہ کن ہے۔

[صحیح۔ جامع الترمذی:2376، صحیح ابن حبان: 3218]

902 عن أبي هريرة رضي الله عنه ؛ أنَّ رسولَ الله ﷺ قال : ((قَلْبُ الشيخ شاب على حُبِّ اثْنَتَيْنِ : حبِّ العيشِ . أو قال : طولِ الحياةِ . وحُبِّ المالِ)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بوڑھے آدمی کا دل دو چیزوں کی محبت میں جوان رہتا ہے ① لمبی زندگی کی محبت ② اور مال کی (زیادتی کی) محبت میں۔

[صحیح۔ صحیح البخاری: 1046، صحیح مسلم، جامع الترمذی:2338]

903 عن أبي هريرة رضي الله عنه ؛ أنَّ رسولَ الله ﷺ كانَ يقولُ : ((اللّٰهمَّ إنّي أعوذُبكَ مِنْ عِلْمٍ لا ينفَعُ ، ومِنْ قَلْبٍ لا يخشَع ، ومِنْ نفْسٍ لا تشْبَع ، ومِنْ دُعاءٍ لا يُسمَع)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دُعا کیا کرتے تھے: اے اللہ! میں تیری پناہ پکڑتا ہوں ایسے علم سے جو نفع نہ دے، ایسے دل سے جو (تجھ سے) ڈرے نہ، ایسے نفس سے جو بھرے نہ اور ایسی دُعا سے جو قبول نہ کی جائے۔

[صحیح لغیرہ: صحیح مسلم:2722، سنن النسائی: 5551، جامع الترمذی: 3482]

904 عن أنسٍ رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : ((لوْ كانَ لابْنِ آدمَ واديانِ مِنْ مالٍ لا بْتَغى إليْهِما ثالِثًا ، ولا يَمْلأُ جَوْفَ ابنِ آدَمَ إلا الترابُ ، ويتوبُ اللّٰه على مَنْ تابَ)).

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر آدم کے بیٹے کے پاس مال، دولت کی دو وادیاں ہوں تو وہ تیسری (وادی) کی بھی تمنا کرے گا آدم کے بیٹے کے پیٹ کو (قبر کی) مٹی کے سوا کوئی چیز نہیں بھر سکتی اور اللہ تعالیٰ اس کی طرف توجہ فرماتا ہے جو اس کی طرف رجوع کرے (اسی کی توبہ قبول کرتا ہے جو توبہ کرے)۔

[صحیح۔ صحیح البخاری:6431، صحیح مسلم:1048]

5-رزقِ حلال طلب کرنے اور کھانے کی ترغیب اور حرام کمانے، کھانے اور حرام کے کپڑے پہننے کی وعید

905 عن عبداللہ بن عمرو رضي اللہ عنہما ؛ أنَّ رسول اللہ ﷺ قال : ((أربعٌ إذا كُنَّ فيکَ فلا عليکَ ما فاتَکَ مِنَ الدنيا : حِفظُ أمانَةٍ ، وصِدقُ حديثٍ ، وحُسنُ خليقَةٍ ، وعِفَّةٌ في طُعْمَةٍ)).

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: چار چیزیں اگر تیرے اندر ہوں تو پھر دنیا کی کوئی چیز نہ ہونے کا تجھے غم نہیں: ① امانت کی حفاظت ② سچ بولنا ③ اچھے اخلاق و عادات ④ رزقِ حلال۔

[صحيح۔ مسند أحمد: 177/2]

906 عن القاسم بن مخيمرة قال : قال رسول اللہ ﷺ : ((من اكتسب مالاً من مأثمٍ ، فوصل به رحمه ، أو تصدق به ، أو أنفقه في سبيل اللہ ؛ جُمع ذلک كله جميعًا ، فقُذِفَ به في جهنم)).

قاسم بن مخیمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے گناہ کے ذریعہ مال کمایا اور اس مال سے رشتہ داروں کے ساتھ اچھا سلوک کیا یا صدقہ خیرات کیا یا اس مال میں سے اللہ کی راہ میں خرچ کیا تو یہ تمام کا تمام (خرچ کیا ہوا مال) جمع کر کے جہنم میں اس شخص کے ساتھ ہی پھینک دیا جائے گا۔ [حسن لغیرہ: ابو داؤد فی المراسیل:117]

907 عن أبي هريرة رضي اللہ عنه ؛ أن رسول اللہ ﷺ قال : ((يأتي على الناسِ زَمانٌ لا يُبالي المرءُ ما أخَذَ ؛ أمِنَ الحَلالِ أمْ مِنَ الحرام)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک زمانہ لوگوں پر ایسا آئے گا کہ آدمی کو اس کی پرواہ ہی نہ ہوگی کہ وہ حلال طریقے سے کما رہا ہے یا حرام طریقے سے۔[حسن : صحيح البخاري:2059]

908 عن أبی هريرة رضی اللہ عنه قال : سُئِلَ رسولُ اللہ ﷺ عنْ أكْثَرِ ما يُدْخِلُ الناسَ النارَ ؟ قال : ((الفَمُ والفَرْجُ)). وسُئِلَ عن أكْثَرِ ما يُدْخِلُ الناسَ الجنَّةَ؟ قال : ((تقْوى اللہ ، وحسْنُ الخُلُقِ)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کس وجہ سے سب سے زیادہ لوگ جہنم میں جائیں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (دو چیزوں کے سبب) ① زبان (کا غلط استعمال) ② شرم گاہ (کا غلط استعمال) پھر عرض کی گئی کس وجہ سے لوگ سب سے زیادہ جنت میں جائیں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا (دو وجہ سے) ① تقویٰ ② اچھا اخلاق و کردار۔'' [حسن : جامع الترمذی:2004]

909 حدیث عن معاذٍ رضي الله عنه عن النبي ﷺ قال : ((ما تزالُ قدَ ما عبدٍ يومَ القيامَةِ حتى يُسأَلَ عنْ أربعٍ: عن عُمُرِه فيمَ أفْناهُ ؟ وعن شبابِه فيمَ أبْلاهُ ؟ وعن مالِه مِنْ أينَ اكْتسبَه ، وفيمَ أنْفقه ؟ وعن عِلْمه ماذا عمِل فيه؟)).

سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن آدمی کے پاؤں اپنی جگہ سے سرک نہ سکیں گے جب تک کہ اس سے چار چیزوں کے بارے میں پوچھ کچھ نہ کر لی جائے ① اس کی پوری زندگی کے بارے میں کہ کن کاموں اور مشغلوں میں اس کو ختم کیا؟ ② خاص طور پر اس کی جوانی کے بارہ میں کہ کن مشغلوں میں اس کو لگایا؟ ③ مال و دولت کے بارہ میں کہ کہاں سے اور کن طریقوں اور راستوں سے اس کو کمایا تھا؟ اور مال کن کاموں اور راستوں میں صرف کیا؟ ④ جو کچھ اس کے علم میں تھا اس پر کتنا عمل کیا؟''۔[حسن لغیرہ: بیہقی فی الشعب: 1875]

910 حدیث عن أبي بكرٍ الصديقِ رضي الله عنه عنِ النبيِّ ﷺ قال : ((لا يدخُل الجنَّةَ جَسدٌ غُذِّيَ بحرامٍ))

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ وجود انسانی جنت میں داخل نہ ہو سکے گا جس کی پرورش حرام کے مال سے کی گئی۔ [حسن لغیرہ: مسند أبي يعلى الموصلي:84/1، بیہقی فی الشعب:5759]

6- تقویٰ اختیار کرنے، مشکوک اور دل میں کھٹکنے والی باتوں سے بچنے کی ترغیب

911 عن النعمانِ بنِ بَشيرٍ رضي الله عنهما قال : سمعتُ رسولَ اللّٰه ﷺ يقول: ((**الحلالُ بَيِّنٌ ، والحرامُ بَيِّنٌ ، وبينهما مشتَبَهاتٌ ، لا يعلَمُهُنَّ كثيرٌ مِنَ الناسِ ، فَمَنِ اتّقى الشبهاتِ استَبْرَأَ لِدينه وعِرْضِه ، ومَنْ وقَع في الشبُهاتِ وقَعَ في الحرامِ ، كالراعي يرعى حولَ الحِمى ؛ يوشِكُ أنْ يَرْتَع فيه ، ألا وإنَّ لِكلِّ مَلِكٍ حِمى ، ألاوإنّ حمى اللّٰه محارِمُه ألا وإنَّ في الجَسدِ مُضْغةً إذا صَلَحتْ صلَحَ الجَسَدُ كلُّه ، وإذا فَسدتْ فَسَدَ الجَسدُ كُلُّه ، ألا وهيَ القلبُ**)).

سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا جو حلال ہے وہ بھی واضح اور روشن ہے اور جو حرام ہے وہ بھی واضح اور روشن ہے اور ان دونوں کے درمیان کچھ چیزیں ہیں جو مشتبہ ہیں، ان (مشتبہ چیزوں کے حکم) کو بہت سے لوگ نہیں جانتے، لہٰذا جو شخص شبہ والی چیزوں سے بھی (ازراہ احتیاط) پرہیز کرے وہ اپنے دین اور اپنی آبرو کو بچا لے گا اور بے داغ رہے گا، اور جو شخص شبہ والی چیزوں میں پڑے گا وہ حرام کے حدود میں جا گرے گا اس چرواہے کی طرح جو اپنے جانور محفوظ سرکاری علاقے کے آس پاس بالکل قریب میں چراتا ہے تو اس بات کا خطرہ ہے کہ وہ جانور اس محفوظ سرکاری علاقے میں داخل ہو کر چرنے لگیں۔ (جو قابل سزا جرم ہے) اور معلوم ہونا چاہیے کہ ہر بادشاہ کا ایک حمی (محفوظ) علاقہ ہوتا ہے (جس کے حدود میں بغیر اجازت داخلہ جرم سمجھا جاتا ہے) تو اللہ تعالیٰ کا وہ حمی (محفوظ علاقہ) اس کے محارم یعنی حرام کی ہوئی چیزیں ہیں (آدمی کو چاہیے کہ اس کے قریب بھی نہ جائے یعنی مشتبہ چیزوں سے بھی پرہیز کرے) اور خبردار! انسان کے جسم میں گوشت کا ایک ٹکڑا ہے کہ اگر وہ ٹھیک ہو تو سارا جسم ٹھیک رہتا ہے اور اگر اس کا حال خراب ہو تو سارے جسم کا حال بھی خراب ہوتا ہے (یعنی اس کے اعمال و احوال خراب ہو جاتے ہیں) آگاہ رہو! گوشت کا وہ ٹکڑا دل ہے۔ [صحیح: صحیح البخاری:52، صحیح مسلم:1599، جامع الترمذی:1205]

912 عن أبي ثعلبة الخشني رضي الله عنه قال : **قلت : يا رسولَ اللّٰه ! أخبِرْني ما يَحلُّ لي ويحرُمُ عليَّ؟ قال: ((البِرُّ ما سَكَنَتْ إليه النفسُ ، واطْمَأنَّ إليه القلْبُ ، والإثْم ما لَمْ تَسْكُنْ إليه النفسُ ، ولَمْ يَطْمئنَّ إليه القَلْبُ ، وإنْ أفتاكَ المُفْتونَ))**.

سید: اُبو ثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے بتلایئے کہ میرے لیے حلال کیا ہے اور مجھ پر حرام کیا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نیکی وہ ہے جسے کر کے نفس کو سکون اور دل کو اطمینان حاصل ہو اور گناہ وہ ہے جسے کر کے نفس بے قرار ہو اور دل مطمئن نہ ہو اگر چہ فتویٰ دینے والے جو مرضی فتویٰ دیتے رہیں۔

[صحیح: مسند أحمد4/194]

913 عن الحسن بن علي رضي الله عنهما قال : حفظت من رسول الله ﷺ : ((دَعْ ما يُرِيبُكَ إلى مالا يُرِيبُكَ)).

سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ بات خوب یاد کر رکھی ہے کہ جس میں شبہ ہو اس کو چھوڑ کر وہ چیزیں اختیار کرو جس میں کوئی شبہ نہیں ہے۔ [صحیح: جامع الترمذی: 2518، صحیح ابن حبان: 720]

914 عن أبي أُمامَة رضي الله عنه قال: سأل رجلٌ النبيَّ ﷺ: ما الإثمُ؟ قال ((إذا حاكَ في نفسكَ شيءٌ فَدَعْهُ)) قال: فما الإيمانُ ؟ قال : ((إذا ساءَتكَ سيِّئتكَ، وسَرَّتكَ حَسَنتُكَ ؛ فأنتَ مُؤمِنٌ)).

سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے ایک شخص نے پوچھا: گناہ کسے کہتے ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا جب تمہارے دل میں کسی چیز کا کھٹکا پیدا ہو جائے تو اسے چھوڑ دو، پھر اس شخص نے پوچھا: ایمان کیا چیز ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا جب تمہیں اپنی برائیاں بری لگنے لگیں اور اپنی نیکیوں سے خوشی ہونے لگے تو تم مؤمن (کامل) ہو گئے۔ [صحیح: مسند أحمد:5/251]

915 عن حُذَيفَةَ بنِ اليَمان رضي الله عنه قال : قال رسولُ الله ﷺ : ((فضلُ العِلْم خيرٌ مِنْ فَضْلِ العِبَادةِ، وخيرُ دينكم الوَرَعُ)).

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: علم کی فضیلت عبادت کی فضیلت سے بہتر ہے اور تمہارے دین کی سب سے اچھی چیز تقویٰ اور پرہیز گاری ہے۔

[حسن لغیرہ: طبرانی فی الأوسط:3960، مسند البزار:139]

916 عن واثِلَة عن أبي هريرة رضي الله عنهما قال : قال رسولُ الله ﷺ : ((كُنْ وَرِعاً تكنْ أعبدَ

الناسِ، و کنْ قنعاً تکنْ أشکَرَ الناسِ ، وأحِبَّ لِلناسِ ما تحِبُّ لنفسِکَ تکنْ مُؤْمِنًا ، وأحْسِنْ مُجاوَرَةَ مَنْ جاوَرَکَ تکُنْ مُسْلِمًا ، وأقِلَّ الضحِکَ ؛ فإنَّ کَثْرةَ الضَحِکِ تمیتُ القلْبَ ››.

سیدنا واثلہ اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پرہیز گار بن جا تو سب سے بڑا عبادت گزار بن جائے گا، اور قناعت اختیار کر تو سب سے بڑا شکر گزار بن جائے گا، اور دوسروں کے لیے بھی وہی پسند کر جو تو اپنے لیے کرتا ہے تو (حقیقی) مؤمن بن جائے گا، اور اپنے ہمسائے سے حسن سلوک کیا کر تو (سچا) مسلمان بن جائے گا، اور کم سے کم ہنسا کر کیونکہ زیادہ ہنسنے سے انسان کا دل مردہ ہو جاتا ہے۔

[صحیح۔ سنن ابن ماجہ:4217، بیہقی فی الزھد الکبیر:822]

7- خرید وفروخت میں نرم مزاجی، لین دین میں نرمی اور تقاضا کرنے اور ادا کرنے میں خوش اسلوبی کی ترغیب

917 صحيح عن جابرِ بنِ عبدالله رضي الله عنهما ؛ أنّ رسولَ اللهِ ﷺ قال : ‹‹ رحمَ اللهُ عبدًا سَمْحًا إذا باعَ، سَمْحًا إذا اشْتَرى ، سَمْحًا إذا اقْتَضى ››.

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ اس بندے پر رحم فرمائے جو بیچتے وقت نرمی کرتا ہے، خریدتے وقت نرمی کرتا ہے اور جب (کسی سے اپنی چیز کا) تقاضا کرتا ہے تو نرمی کرتا ہے۔''

[صحیح۔ صحیح البخاری:2076، سنن ابن ماجہ:2203]

918 حسن لغيره عن عبدِالله بن مسعودٍ رضي الله عنه قال : قال رسولُ اللهِ ﷺ : ‹‹ ألا أخبِرُكُمْ بِمَنْ يَحرُمُ على النارِ ، أو بِمَنْ تحرُمُ عليه النارُ ؟ على كلِّ قريبٍ هيِّنٍ سهلٍ ››.

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تمھیں وہ شخص نہ بتلاؤں جو دوزخ پر

حرام ہے یا دوزخ اس پر حرام ہے؟ (پھر خود ہی جواب دیا) (جہنم) ہر اس شخص پر حرام ہے جو لوگوں سے ملنے جلنے میں نزدیک ہو (جس کے مزاج میں) سہولت ہو اور نرمی ہو۔

[صحیح لغیرہ۔ جامع الترمذی:2488، صحیح ابن حبان:470]

919 حدیث عن ابنِ عبَّاسٍ رضي الله عنهما قال : قال رسولُ اللّٰه ﷺ : ((اسْمَح ؛ يُسْمَحْ لَکَ)).

سیدنا عبداللہ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم (لوگوں کے ساتھ) نرمی کرو (اللہ کی طرف سے) تمہارے ساتھ نرمی کی جائے گی۔ [صحیح۔ مسند أحمد:248/1]

920 حدیث عن أبي رافع مولى رسول الله ﷺ قال : استسلف رسولُ اللّٰه ﷺ بَكْرًا ، فجاءَ تْه إبلٌ مِنَ الصدَقةِ. قال أبو رافع : فأمَرَني رسولُ اللّٰه ﷺ أنْ أقْضِيَ الرجل بكرة. فقلتُ : لا أجِدُ في الإبلِ إلا جَملا خِيارًا رُباعِيًّا ، فقال رسولُ اللّٰه ﷺ : ((أَعْطِه إيَّاه ؛ فإنَّ خيارَ الناسِ أحسَنُهم قَضاءً)).

سیدنا ابورافع (جو کہ رسول اللہ ﷺ کے غلام ہیں) بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کسی سے ایک اُونٹ اُدھار لیا، جب صدقے کے اُونٹ آئے تو آپ ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ میں اُس کا اُونٹ اُسے لوٹا دوں میں نے عرض کی ان صدقے کے اُونٹوں میں کوئی بھی اُونٹ اس کے اُونٹ جیسا نہیں ہے بلکہ اس سے کئی درجے بہتر ہے تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اُسے یہی بہتر اُونٹ دے دے یقیناً لوگوں میں سے سب سے بہتر وہ ہے جو خوش اُسلوبی سے قرض واپس کرنے والا ہو۔ [صحیح۔ مالك فی المؤطا:680/2، صحیح مسلم:1606، سنن أبی داؤد:3346، جامع الترمذی: 1318 سنن ابن ماجه:2285]

921 حدیث عن عبدالله بن [أبي] ربيعة رضي الله عنه : أنَّ النبيَّ ﷺ اسْتَسْلَفَ منه حينَ غزا حُنينًا ثلا ثين أو أربعين ألفًا ، فَقضَاها إيَّاهُ ؛ ثمَّ قال له النبيُّ ﷺ : ((بارَکَ اللّٰه لکَ في أهْلِکَ ومالِکَ ، إنَّما جزاءُ السَّلَفِ الوفاءُ والحمدُ)).

سیدنا عبداللہ بن ابی ربیعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ان سے غزوۂ حنین کے موقع پر تیس ہزار یا چالیس ہزار قرض لیا۔ جب نبی ﷺ (غزوہ سے واپس) تشریف لائے تو اُنھیں قرض ادا کر دیا، پھر نبی ﷺ نے اُن سے فرمایا: ''اے

عبداللہ رضی اللہ عنہ! اللہ تیرے گھر بار میں اور تیرے مال میں برکت عطا فرمائے۔ادھار کا بدلہ (قرض کی) ادائیگی اور شکریہ ادا کرنا ہے۔'' [صحیح۔ سنن ابن ماجہ:2424]

8-فروخت شدہ چیز خریدار کے کہنے پر واپس کرنے کی ترغیب

922 عن أبي هريرة رضي الله عنه قال : قال رسولُ الله ﷺ : ((**مَنْ أقالَ مسلِمًا بيْعتَهُ ؛ أقالَه الله عَثْرتَهُ يومَ القِيامَةِ**)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جس نے کسی مسلمان کا سودا واپس کر لیا، اللہ اس کی غلطیاں معاف فرما دے گا۔''

[صحیح۔ سنن أبی داؤد:3460، سنن ابن ماجہ:2199، صحیح ابن حبان:5007، مستدرك حاکم:2/45]

9- ناپ وتول میں کمی پر وعید

923 عن ابن عمر رضي الله عنهما قال : أَقْبَلَ علينا رسولُ اللّٰه ﷺ فقال : ((يا معشرَ المهاجِرينَ ! خمسٌ خِصالٍ إذا ابْتُلِيتُم بهِنَّ ، وأعوذُ باللّٰه أنْ تُدرِكوهُنَّ : لَمْ تظْهرِ الفاحِشةُ في قومٍ قط حتى يُعْلِنوا بها ؛ إلا فَشَا فيهِمُ الطاعونُ والأوْجاعُ التي لمْ تكنْ مضَتْ في أسْلافِهِمُ الَّذين مَضَوْا ، ولَمْ يَنقصوا المِكْيالَ والميزانَ ؛ إلا أُخِذوا بالسنينَ وَشِدَّةِ المؤْنَةِ وجَوْرِ السلطانِ عليهِم ، ولَمْ يَمنعوا زكاةَ أموالِهِم ؛ إلا مُنِعُوا القطْرَ مِنَ السماء ، ولوْ لا البهائم لَمْ يُمطَروا ، ولَمْ يَنْقضُوا عهدَ اللّٰه وعهدَ رسولِه ؛ إلا سلَّطَ اللّٰه عليهِمْ عدوّاً مِنْ غيرِهم ، فأَخَذوا بعْضَ ما في أيْديهِمْ ، وما لَمْ تحكمْ أئمَّتُهم بِكتابِ اللّٰه ، ويتَخيَّروا فيما أنْزلَ اللّٰه ؛ إلا جعَلَ اللّٰه بأْسَهُم بينَهُمْ)).

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا: ''اے مہاجرین کی جماعت! پانچ چیزیں ایسی ہیں جب تم ان میں مبتلا ہو گئے (تو ان کی سزا ضرور ملے گی۔) اور میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں کہ وہ (بری چیزیں) تم تک پہنچیں: ① جب بھی کسی قوم میں بے حیائی (بدکاری وغیرہ) اعلانیہ ہونے لگتی ہے تو ان میں طاعون اور ایسی بیماریاں پھیل جاتی ہیں جو ان کے گزرے ہوئے بزرگوں میں نہیں ہوتی تھیں ② جب بھی وہ ناپ تول میں کمی کرتے ہیں تو ان کو قحط سالی، روزگار کی تنگی اور بادشاہ کے ظلم کے ذریعے سے سزا دی جاتی ہے ③ جب وہ اپنے مالوں کی زکاۃ دینا بند کرتے ہیں تو ان سے آسمان کی بارش روک لی جاتی ہے، اگر جانور نہ ہوں تو انہیں کبھی بارش نہ ملے۔ ④ جب وہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے عہد کو توڑتے ہیں تو ان پر دوسری قوموں میں سے دشمن مسلط کر دیے جاتے ہیں، وہ ان سے وہ کچھ چھین لیتے ہیں جو ان کے ہاتھ میں ہوتا ہے ⑤ جب بھی ان کے امام (سردار اور لیڈر) اللہ کے قانون کے مطابق فیصلے نہیں کرتے اور جو اللہ نے اتارا ہے اسے اختیار نہیں کرتے تو اللہ تعالیٰ ان میں آپس کی لڑائی (خانہ جنگی) ڈال دیتا ہے۔ [صحیح لغیرہ۔ سنن ابن ماجہ:4019، بیہقی فی الشعب:3314]

10-دھوکہ دینے پر وعید اور تجارت وغیرہ میں خیر خواہی کی ترغیب

924 صحیح عن أبي هريرة رضي الله عنه قال : أنَّ رسولَ الله ﷺ مَرَّ على صبُرةِ طَعامٍ ، فأدْخَل يده فيها ، فنالَتْ أصابِعُه بَلَـلًا ، فقال : ((ما هذا يا صاحِبَ الطَّعامِ ؟!)). قال : أصابَتْهُ السماءُ يا رسولَ الله ! قال : ((أفلا جَعَلْتَهُ فوقَ الطعامِ حتّى يراهُ الناسُ ، مَنْ غَشَّنا فليسَ مِنّا)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا گزر (بازار میں) ایک غلے کے ڈھیر پر ہوا آپ ﷺ نے ہاتھ ڈال کر دیکھا تو انگلیاں تر ہوگئیں۔ آپ ﷺ نے غلے کے مالک سے کہا یہ کیا ہے؟ اس نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ! بارش کی وجہ سے نمی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم نے اسے (نمی والے غلے کو) اوپر کیوں نہ کیا تا کہ خریدار دیکھ سکیں؟ جو ہمیں دھوکہ دے وہ ہم میں سے نہیں۔ [صحیح۔ صحيح مسلم:102، سنن ابن ماجه:2224، جامع الترمذی:1315]

925 حسن لغیرہ (عن أبي هريرة رضي الله عنه) قال رسول الله ﷺ : ((ألا وإن رجلاً ممن كانَ قبلكم جَلَبَ خمرا إلى قرية فشابها بالماء فأضعف أضعافًا ، فاشترى قرداً ، فركب البَحر، حتى إذا لجج فيه ألهم الله القردَ صُرَّةَ الدنانيرِ فأخذها ، فصعد الدَّقَل ، ففتح الصرة وصاحبها ينظر إليه ، فأخذ ديناراً فرمى به البحر ، وديناراً في السفينة حتى قسمها نصفين)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم سے پہلے لوگوں میں ایک شخص کہیں دوسرے مقام پر شراب بیچنے کے لیے گیا اور شراب میں اُس نے پانی ملا کر اسے کئی گنا کر لیا، شراب بیچنے کے بعد اس نے ایک بندر خریدا اور کشتی میں سوار ہو کر چل دیا، جب سمندر کے درمیان میں پہنچا تو اللہ تعالیٰ نے بندر کے دل میں اس کے پیسوں کی تھیلی کے بارے میں یہ بات ڈالی کہ وہ اسے اٹھا کر کشتی کے بادبان کے بانس کے اوپر چڑھ جائے چنانچہ بندر اپنے مالک کے پیسوں کی تھیلی لے کر کشتی کے بادبان کے بانس کے اوپر چڑھا اور وہاں اس نے وہ تھیلی کھولی، یہ شخص اسے (حسرت سے) دیکھ رہا تھا، بندر نے اس میں سے ایک اشرفی نکالی اور سمندر میں پھینک دی اور ایک نکالی کشتی میں ڈال دی، اسی طرح اس نے پوری رقم آدھی آدھی کر دی۔ (پانی کی کمائی پانی میں چلی گئی اور اسکی شراب کی قیمت اسے مل گئی)۔

[صحیح لغیرہ۔ بیهقی فی الشعب: 5307]

926 عن أبي سباع قال : اشتريتُ ناقةً من دارِ واثلة بن الأسقع ، فلما خرجتُ بها أدركني [وهو يجر إزاره، فقال : [يا عبدالله !] اشتريتَ ؟ قلت : نعم. قال : بَيّنَ لک ما فيها ؟ قلت : وما فيها ؟ إنها لسمينةٌ ظاهرةُ الصحةِ. قال : أردتَ بها سفرًا ، أو أردت بها لحمًا ؟ قلتُ : أردت بها الحجَّ . قال : فإن بخفها نقبًا. فقال صاحبها : ما أردت أي هذا. أصلحک الله. تفسدُ عليّ ؟! قال: إنّي سمعت رسول الله ﷺ يقول : ((لا يحل لأحدٍ يبيع شيئًا إلا بيّنَ ما فيه ، ولا يحلُّ لمن عَلِمَ ذلک إلا بيّنَه)).

ابوسباع رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ میں نے سیدنا واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ کے گھر سے ایک اونٹنی خریدی، جب میں اسے لے کر باہر نکل آیا تو سیدنا واثلہ رضی اللہ عنہ دوڑتے ہوئے اپنی لنگی سمیٹتے ہوئے میرے پاس آئے اور پوچھا: تم نے یہ خرید لی؟ میں نے کہا جی ہاں! فرمایا: اس نے تمہیں اس کا کچھ عیب بتلایا؟ میں نے کہا اس میں کیا عیب ہے؟ دیکھنے میں یہ موٹی تازی اور خوب تندرست ہے۔ تو انہوں نے پوچھا: تم اس پر سفر کرنا چاہتے ہو یا اس کا گوشت کھانا چاہتے ہو؟ میں نے کہا میرا ارادہ اس پر حج کرنے کا ہے، فرمایا (تو پھر اس کو واپس کردو)، یہ سواری کے قابل نہیں (جب) اونٹنی کے اصل مالک (کے سامنے یہ سارا ماجرا آیا تو اس) نے (سیدنا واثلہ رضی اللہ عنہ سے) کہا: اللہ آپ کا بھلا کرے آپ کیا چاہتے ہیں کہ میرا کام بگاڑ دیں؟ سیدنا واثلہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ کسی شخص کے لیے کسی ایسی چیز کا بیچنا جائز نہیں ہے جس کے اندر موجود عیب کو واضح بیان نہ کر دیا جائے اور جسے وہ عیب معلوم ہو اس کے اوپر لازم ہے کہ وہ اسے بیان کردے۔ [حسن لغیرہ۔ مستدرك حاکم:10/2، بیہقی فی الشعب:5295]

926 عن تميمٍ الداري رضي الله عنه ؛ أنَّ رسولَ الله ﷺ قال : ((إنَّ الدينَ النصيحةُ)). قلنا : لِمَنْ يا رسولَ الله ؟ قال : ((للّهِ ، ولِكتَابه ، ولِرَسولِه ، ولأَئمَّةِ المسْلمينَ ، وعامَّتِهِمْ)).

سیدنا تمیم داری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دین خیر خواہی کا نام ہے، ہم نے پوچھا: اے اللہ کے رسول ﷺ کس کے لیے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کے لیے، اس کی کتاب کے لیے، اس کے رسول ﷺ کے لیے، مسلمانوں کے اماموں اور حکمرانوں کے لیے اور عام مسلمانوں کے لیے۔

[صحیح۔ صحیح مسلم:55، سنن أبی داؤد:4944]

927 عن أنسٍ بن مالكٌ عن النبي ﷺ قال: ((**لا يَبلغُ العبدُ حقيقةَ الإيمانِ حتّى يُحِبَّ لِلناسِ ما يحبُّ لِنفْسِه**)).

سیدنا اُنس بن مالک سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: بندہ ایمان کی حقیقت کو اس وقت تک نہیں پاسکتا جب تک کہ لوگوں کے لیے بھی وہی پسند نہ کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے۔ [صحیح۔ صحیح ابن حبان:235]

11-ذخیرہ اندوزی کی ممانعت

928 عن معمر بن أبي معمر۔ وقيل ابن عبدالله بن نضلة۔ رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: ((**مَنِ احْتَكَر فهو خاطِىءٌ**)).

سیدنا معمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے ذخیرہ اندوزی کی وہ گناہ گار ہے۔

[صحیح۔ صحیح مسلم:1605، سنن أبی داؤد:3447]

12- تاجروں کو سچ بولنے کی ترغیب جھوٹ کی مذمت اور قسم کھانے کی ممانعت خواہ وہ سچے ہی کیوں نہ ہوں

929 عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه عن النبي ﷺ قال : ((التاجرُ الصدوقُ الأمينُ مع النبيين والصدّيقين والشهداء)).

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سچا اور امانتدار تاجر (قیامت کے دن) انبیاء علیہم السلام، صدیقوں اور شہیدوں کے ساتھ ہوگا۔[صحيح لغيره۔ جامع الترمذی:1209]

930 عن عبدالرحمن بن شبل رضي الله عنه قال : سمعتُ رسولَ الله ﷺ يقول : ((إنَّ التُّجَّارَ هُمُ الفُجَّارُ)). قالوا: يا رسولَ الله ! أليسَ قد أحَلَّ الله البيْعَ ؟ قال : ((بلى ؛ ولكنَّهم يحْلِفون فيأْثَمونَ ، ويحدِّثون فيكْذبونَ)).

سیدنا عبدالرحمٰن بن شبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: یقیناً تاجر گناہ گار ہیں۔ عرض کی گئی اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا تجارت کو اللہ نے حلال قرار نہیں دیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کیوں نہیں (تجارت تو حلال ہے) لیکن یہ تاجر لوگ (جھوٹی) قسم اُٹھا کر گناہ کے مرتکب ہوتے ہیں اور اپنی گفتگو میں (اکثر) جھوٹ بولتے ہیں۔ [صحيح۔ مسند أحمد:444/4، مستدرك حاكم: 6/2]

931 عن أبي ذرٍّ رضي الله عنه عن النبيِ ﷺ قال : ((ثلاثَةٌ لا ينظُرُ الله إليهِمْ يومَ القِيامَةِ ، ولا يزكِّيهِمْ ، ولهم عذابٌ أليمٌ)). قال : فقرأها رسولُ الله ﷺ ثلاث مرّات ، فقلتُ : خابوا وخَسِروا ، ومَنْ هُمْ يا رسولَ الله؟ قال : ((المسبِلُ ، والمنّانُ ، والمنفِقُ سِلعَتَهُ بالحلفِ الكاذِبِ)).

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”تین قسم کے افراد سے قیامت کے روز اللہ تعالیٰ (نرمی سے) کلام نہیں فرمائے گا، نہ ان کی طرف (نظرِ رحمت سے) دیکھے گا، نہ انہیں (گناہوں سے) پاک کرے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔“ آپ ﷺ نے اپنی بات تین بار دوہرائی۔ میں نے عرض کی: وہ کون لوگ ہیں، اے اللہ کے

رسول ﷺ! وہ بہت گھاٹے اور خسارے میں پڑے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''① کپڑا لٹکانے والا (مرد جو ٹخنے سے نیچے کپڑا لٹکائے) ② احسان کر کے جتلانے والا ③ جو جھوٹی قسم اُٹھا کر اپنا مال بیچے۔''

[صحیح۔ صحیح مسلم:106، سنن ابی داؤد:4087، جامع الترمذی:1211، سنن ابن ماجہ: 2208]

932 عن أبي هريرة رضى الله عنه قال: قال رسولُ الله ﷺ: ((أربعةٌ يُبغِضُهم الله: البيَّاعُ الحلافُ، والفقيرُ المُختالُ، والشيخُ الزاني، والإمامُ الجائرُ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: چار قسم کے آدمی وہ ہیں جن کو اللہ مبغوض اور ناپسند رکھتا ہے، ① وہ تاجر جو بہت قسمیں کھانے والا ہو ② وہ فقیر جو تکبر کرنے والا ہو ③ وہ بوڑھا جو زنا کرے ④ وہ حاکم جو ظالم ہو۔ [صحیح۔ صحیح ابن حبان:5532]

933 عن أبي سعيدٍ رضي الله عنه قال: مرَّ أعرابيٌّ بِشَاةٍ، فقلتُ: تبيعُها بثلاثةِ دراهِمَ؟ فقال: لا والله. ثمَّ باعَها. فذكرتُ ذلك لِرَسولِ الله ﷺ، فقال: ((باع آخِرَتَه بدُنياهُ)).

سیدنا ابو سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دیہاتی ایک بکری لے کر آیا، میں نے اس سے کہا: اسے تین درہم میں بیچو گے؟ اس نے کہا اللہ کی قسم؟ نہیں، اور پھر تھوڑی ہی دیر میں اس نے وہ بیچ ڈالی، میں نے اس بات کا ذکر رسولِ اللہ ﷺ سے کیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس نے دنیا کے بدلے میں اپنی آخرت بیچ ڈالی۔ [حسن۔ صحیح ابن حبان: 4889]

13- کم سن غلام کو اس کی ماں سے علیحدہ بیچنے اور الگ کرنے پر وعید

934 عن أبي أيوبَ رضي الله عنه قال : سمعتُ رسولَ الله ﷺ يقول : ((مَنْ فرَّقَ بينَ والدةٍ وولَدِها ؛ فرَّق اللهُ وبينَه وبينَ أحِبَّتِه يومَ القِيامَةِ)).

سیدنا ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا: جو شخص (غلاموں کو بیچتے وقت) ماں اور بیٹے کے درمیان جدائی کرے گا (یعنی غلام بیٹا کسی کو اور غلام ماں کسی کو بیچ ڈالے) تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کے عزیزوں کے درمیان جدائی کرا دے گا۔ [حسن۔ جامع الترمذی:1283]

14- قرض سے بچنے کی ترغیب اور قرض لینے والے اور نکاح کرنے والے کیلئے قرض وحق مہر کی ادائیگی کی ترغیب اور میت کا قرض جلدی ادا کرنے کی ترغیب

935 عن عقبة بن عامر رضي الله عنه ؛ أنَّهُ سمعَ النبيَّ ﷺ يقول : ((لا تُخيفوا أنفُسكم بعدَ أمْنِها)). قالوا: وما ذاكَ يا رسولَ الله ؟ قال : ((الدَّيْن)).

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: امن کے حالات میسر ہوتے ہوئے اپنی جانوں کو خوف میں نہ ڈالو، لوگوں نے پوچھا: اے اللہ کے رسول ﷺ! وہ کیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا وہ (خوف) قرضہ ہے۔ [صحیح۔ مسند أحمد:154/4، مسند أبی یعلی الموصلی:1739، مستدرك حاكم:26/2، بیهقی فی الشعب:5552]

936 عن ثَوبانَ رضي الله عنه قال : قال رسولُ الله ﷺ : ((مَنْ فارَقَ الروحُ الجسدَ وهو بريءٌ مِنْ ثلاثٍ ، دخَلَ الجنَّةَ : الغلولُ ، والدَّيْنُ ، والكِبْرُ)).

سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کی روح جسم سے اس حال میں جدا ہوئی کہ وہ تین

چیزوں سے بری ہو تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔ ① خیانت ② قرض ③ تکبر۔

[صحیح۔ جامع الترمذی:1572، سنن ابن ماجہ: ، صحیح ابن حبان: ، مستدرك حاكم: 26/2]

937 عن أبي هريرة رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : ((**مَنْ أخذَ أمْوالَ الناسِ يريدُ أداء ها ؛ أدّى اللّه عنه ، ومَنْ أخذ أمْوالَ الناسِ يريدُ إتْلافَها ؛ أتْلَفَهُ اللّه**)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص لوگوں کا مال (بطورِ قرض) واپس کرنے کی نیت سے لیتا ہے تو اللہ اس کی طرف سے ادا کر دیتا ہے (یعنی قرض واپس کرنے کی توفیق دے دیتا ہے) جو شخص لوگوں کا مال اسے ضائع کرنے کے ارادے سے لیتا ہے، اللہ اسے تباہ کر دے گا۔''

[صحیح۔ صحیح البخاری:2387، سنن ابن ماجہ:2411]

938 عن صهيب الخير رضي الله عنه قال : قال رسولُ اللّه ﷺ : ((**أيُّما رجلٍ تداينَ دينًا وهو مُجْمعٌ أنْ لا يوفيه إيَّاه ؛ لَقِيَ اللّه سارِقًا**)).

سیدنا صہیب الخیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے قرضہ واپس نہ کرنے کے ارادے سے لیا تو وہ روزِ قیامت اللہ تعالیٰ کے سامنے ایک چور کی حیثیت سے پیش ہوگا۔

[حسن لغیرہ۔ سنن ابن ماجہ: 2410، بیہقی فی الشعب:5548]

939 عن ابن عمر رضي الله عنهما قال : قال رسول الله ﷺ : ((**مَنْ ماتَ وعليه دينارٌ أو دِرهَمٌ قُضِيَ مِنْ حسنَاتِه، ليسَ ثَمَّ دينارٌ ولا دِرْهَمٌ**)).

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص اس حال میں فوت ہوا کہ اس کے ذمے ایک دینار یا ایک درہم قرض تھا، وہ اس کی نیکیوں سے ادا کیا جائے گا، وہاں (آخرت میں) دینار ہوں گے نہ درہم (بلکہ نیکیوں سے قرض کی ادائیگی ہوگی)۔'' [حسن، صحیح۔ سنن ابن ماجہ:2414]

940 عن محمد بن عبدالله بن جحش رضي الله عنه قال : **كان رسولُ اللّه ﷺ قاعداً حيثُ توضَعُ الجنائزُ، فرفَع رأسَه قِبَلَ السماءِ ، ثُمَّ خفضَ بصرَهُ ، فوضَع يده على جبْهَتِه فقال : ((سبحانَ اللّه ! سبحان**

اللّٰه ما أُنزل مِنَ التشْديدِ !))۔ قال : فَفَرَقْنا وسكتْنا ، حتَّى إذا كانَ الغَدُ ؛ سألتُ رسولَ اللّٰه ﷺ فقلنا. ما التشديدُ الذي نَزَل ؟ قال : ((في الدَّيْنِ ، والذي بيَدِه لو قُتِلَ رجلٌ في سبيلِ اللّٰه ثُمَّ عاشَ ، ثُمَّ قُتِلَ ثُمَّ عاش، ثم قُتِلَ وعليه دَيْنٌ ما دَخَل الجنَّةَ حتى يُقْضى دينُه))۔

سیدنا محمد بن عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ (ایک دن) رسول اللہ ﷺ جہاں جنازے لا کر رکھے جاتے تھے، وہاں تھے کہ اچانک آپ ﷺ نے اپنی نظر آسمان کی طرف اٹھائی، پھر اپنی نظر جھکا لی، اور اپنا ہاتھ پیشانی پر رکھ کر (انتہائی تعجب کے عالم میں) فرمایا کہ سبحان اللہ سبحان اللہ! کس قدر سختی نازل ہوئی ہے؟ راوی کہتے ہیں کہ ہم سمجھ گئے (کہ کوئی خاص بات پیش آئی ہے) اور ہم خاموش ہو گئے، (یہاں تک کہ ایک دن پورا گزار کر) جب دوسرا دن ہوا تو میں نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا کہ وہ کیا سختی ہے جو نازل ہوئی ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا قرض کے بارے میں وہ سختی نازل ہوئی ہے، قسم ہے اس پاک ذات کی جس کے قبضہ میں محمد ﷺ کی جان ہے اگر کوئی شخص اللہ کی راہ میں (یعنی جہاد کرتے ہوئے) مارا جائے اور پھر زندہ ہو، پھر اللہ کی راہ میں مارا جائے اور پھر زندہ ہو، پھر اللہ کی راہ میں مارا جائے اور اس پر قرض ہو تو وہ اس وقت تک جنت میں داخل نہیں ہوگا جب تک کہ اس کا قرض ادا نہ کر دیا جائے۔“

[حسن۔ مستدرك حاكم:25/2]

941 حدیث عن أبي هريرة رضي اللّٰه عنه قال: قال رسولُ اللّٰه ﷺ: ((مَنْ تَزوَّجَ امْرأَةً على صَداقٍ، وهو ينوي أنْ لا يُؤَدِّيَه إليها؛ فهو زانٍ، ومن ادَّانَ دَيْنًا وهو ينوي أنْ لا يُؤَدِّيَه إلى صاحِبِه. أحسِبُه قال: فهو سارِقٌ))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے (ایک مقرر) حق مہر پر کسی عورت سے اس ارادے سے نکاح کیا کہ وہ حق مہر ادا نہیں کرے گا تو وہ (حقیقت میں) زانی ہوگا اور جس نے قرض واپس نہ کرنے کے ارادے سے لیا وہ چور ہوگا۔ [صحيح لغيره۔ مسند البزار:1430]

942 حدیث عن عبداللّٰه بن عمر رضي اللّٰه عنهما عن النبي ﷺ قال : ((مَنْ حالَتْ شفاعتُه دونَ حَد مِنْ حدود اللّٰه ؛ فقد ضادَّ اللّٰه في أمره ، ومَنْ ماتَ وعليه دَيْنٌ فليسَ ثَمَّ دينارٌ ولا درهمٌ ، ولكنَّها الحسناتُ والسيِّئاتُ ، ومَنْ خاصَمَ في باطلٍ وهو يعلمُ ؛ لَمْ يزَلْ في سَخَطِ اللّٰه حتى يَنزِعَ ومَنْ قالَ في مؤْمِنٍ ما ليسَ

فیه حُبِسَ في رَدغَةِ الخَبالِ ، حتّى يأتِيَ بالمخرَجِ مِمّا قالَ)).

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی مکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جس شخص کی سفارش اللہ کی کسی حد کی تنفیذ میں آڑے آئی، تحقیق اس نے اللہ کی مخالفت کی اور جو شخص اس حال میں فوت ہوا کہ وہ مقروض تھا تو روزِ قیامت قرض کی ادائیگی کے لیے وہاں دینار اور درہم نہ ہوں گے بلکہ حق دار کو اس کی نیکیاں دی جائیں گی اگر نیکیاں نہ ہوئیں تو حق دار کے گناہ اس کی کمر پر لاد دیے جائیں گے (اور قرض کی ادائیگی اس طرح ہوگی) اور جس نے جان بوجھ کر باطل (کی حمایت) میں جھگڑا کیا تو وہ اللہ کی ناراضی میں رہے گا حتیٰ کہ اس سے باز آجائے اور جس نے کسی مومن کے بارے میں کوئی ایسی بات کہی جو اس میں نہیں تھی تو اللہ اسے جہنمیوں کی پیپ میں ڈالے گا (وہ اسی کا مستحق رہے گا) حتیٰ کہ اپنی بات سے باز آجائے۔ [صحیح۔ مستدرك حاكم: 27/2، سنن أبي داؤد: 3597]

15۔ گنجائش کے باوجود قرض کے ادائیگی میں تاخیر کرنے پر وعید اور قرض خواہ کو راضی کرنے کی ترغیب

943 حسن صحیح عن خولة بنت قيس ، امرأة حمزة بن عبدالمطلب رضي الله عنها قالت : قال رسول الله ﷺ : ((ما قدّسَ اللّهُ أمةً لا يأخذ ضعيفُها الحقَّ من قويِّها غير مُتَعْتَعٍ)).

سیدہ خولہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس امت کو پاک نہیں کرتا جس میں کمزور کو طاقت ور سے اپنا حق بغیر مشقت کے نہیں ملتا۔ [صحیح لغیرہ۔ طبرانی فی الکبیر: 591]

16- مقروض، غمگین اور پریشان حال اور قیدی کے لیے دُعائیں پڑھنے کی ترغیب

944 عن علي رضي الله عنه : أنَّ مكاتَبًا جاءَ ه فقال : إنِّي قد عجزت عنْ مكاتَبَتي فأعِنِّي . قال : ألا أُعلِّمكَ كلماتٍ علَّمَنيهنَّ رسولُ الله ﷺ لوْ كان عليكَ مثلُ جَبلِ (صبير) دَينًا أدَّاه الله عنكَ ؟ قلْ : ((اللهُمَّ اكْفِني بِحَلالِكَ عَنْ حَرامِكَ ، وأغْنِني بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِواكَ)).

سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک مکاتب غلام آیا (مکاتب وہ غلام کہلاتا ہے جس کا مالک سے یہ معاملہ طے ہو جائے کہ میں اتنی رقم دے دوں تو میں آزاد ہوں) اور کہا کہ میں اپنی مکاتبت کی (یعنی اس معاملہ کی طے شدہ) رقم ادا کرنے سے عاجز ہو چکا ہوں، آپ میری مدد فرمائیے، سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تجھے وہ دعا نہ سکھادوں جو مجھے رسول اللہ ﷺ نے سکھائی ہے؟ اگر تمہارے اوپر کوہ صبیر (بہت بڑا پہاڑ جو یمن میں ہے) کے برابر بھی قرض ہوگا تو اللہ تعالیٰ اس کو بھی ادا کر دے گا، یوں کہا کرو" اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْ بِحَلَالِکَ عَنْ حَرَامِکَ ، وَأَغْنِنِیْ بِفَضْلِکَ عَمَّنْ سِوَاکَ "اے اللہ! مجھے اپنی حلال کی ہوئی چیزیں اتنی دے کہ میں تیری حرام کی ہوئی چیزوں سے بے نیاز ہو جاؤں! اور مجھے اپنے فضل سے اپنے علاوہ کسی کا محتاج نہ بنا۔" [حسن۔ جامع الترمذی:3563، مستدرك حاكم:1973]

945 عن أنسِ بنِ مالكٍ رضي الله عنه قال : قال رسولُ الله ﷺ لمعاذٍ : ((ألا أُعلِّمُكَ دعاءً تدْعو به لو كانَ عليكَ مثلُ جَبلِ أُحُدٍ دينًا لأدَّاهُ الله عنكَ ؟ قلْ يا معاذُ : ((اللهمَّ مالِكَ المُلْكِ تُؤْتِي المُلْكَ مَنْ تَشاءُ ، وتَنْزِعُ المُلْكَ مِمَّنْ تَشاءُ ، وتُعِزُّ مَنْ تَشاءُ ، وتُذِلُّ مَنْ تشاءُ ، بِيدِكَ الخَيْرُ إِنَّكَ على كلِّ شَيءٍ قَدِيرٌ ، رَحمنَ الدنيا والآخِرة ورحيمَهما ، تُعطِيهما مَنْ تشاءُ ، وتَمْنَعُ منهما مَنْ تشاء، ارْحَمْني رَحْمةً تُغنيني بها عنْ رَحْمَةِ مَنْ سِوَاكَ)).

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: میں تمہیں ایک ایسی دعا نہ سکھا دوں کہ تم اسے مانگا کرو تو اگر تمہارے ذمہ احد پہاڑ کے برابر بھی قرضہ ہوگا تو اللہ تعالیٰ اسے بھی ادا کرا دے گا؟ (پھر آپ ﷺ نے خود ہی فرمایا) معاذ تم یہ دُعا کیا کرو: "اَللّٰھُمَّ مَالِکَ الْمُلْکِ تُؤْتِی الْمُلْکَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْکَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِیَدِکَ الْخَیْرُ إِنَّکَ عَلَی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ رَحْمٰنَ الدُّنْیا

وَالْآخِرَةِ وَرَحِيْمَهُمَا تُعْطِيْهِمَا مَنْ تَشَآءُ ، وَتَمْنَعُ مِنْهُمَا مَنْ تَشَآءُ اِرْحَمْنِي رَحْمَةً تُغْنِيْنِي بِهَا عَنْ رَحْمَةِ مَنْ سِوَاکَ ''(اے اللہ! سلطنت کے مالک تو سلطنت (اور اختیارات) دیتا ہے جسے چاہتا ہے اور سلطنت (و اختیارات) چھین لیتا ہے جس سے چاہتا ہے، اور تو ہی عزت دیتا ہے جس کو چاہتا ہے اور ذلت دیتا ہے جس کو چاہتا ہے ہر خیر و خوبی تیرے ہی ہاتھ میں ہے، اے دنیا و آخرت کے رحمٰن اور ان دونوں کے رحیم، تو دنیا و آخرت جسے چاہتا ہے دے دیتا ہے اور جس سے چاہتا ہے ان دونوں کو (یا ان میں سے جونسی چیز کو چاہتا ہے) روک لیتا ہے، مجھ پر اس قدر رحم فرما کہ میں تیرے سوا ہر کسی کے رحم و کرم سے بے نیاز ہو جاؤں۔ [حسن۔ طبرانی فی الصغیر:202/1]

946 عن ابن مسعود رضي الله عنه ؛ أنَّ رسولَ الله ﷺ قال : ((ما أصابَ أحداً قطُّ همٌّ ولا حَزَنٌ فقال: (اللهمَّ إنِّي عبدُک ، وابنُ عبدِک ، وابنُ أَمتِک ، ناصِيَتي بيدک ، ماضٍ فيَّ حُکمُک ، عَدلٌ فيَّ قَضاؤک ، أسألکَ بکلِّ اسمٍ هُوَ لکَ سمَّيتَ به نفسَک ، أوْ أنزلتَهُ في کتابِک ، او علَّمتَهُ أحداً مِنْ خلقِکَ ، أوِ استَأثرتَ بِه في علمِ الغيبِ عندَک ، أنْ تجعلَ القرآنَ ربيعَ قلْبي ، ونور صدْري ، وجَلاء حُزْني ، وذَهابَ همِّي). إلَّا أذْهبَ اللّٰه عزَّوجلَّ همَّهُ ، وأبدَلَهُ مکانَ حُزنِه فَرَحًا)). قالوا : يا رسولَ اللّٰه ! ينبغي لنا أنْ نَتعلَّم هؤلاء الکلِماتِ ؟ قال : ((أجلْ ! ينبغي لِمَنْ سَمِعَهُنَّ أنْ يَتعلَّمهُنَّ)).

سیدنا عبداللہ مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کسی کو کوئی غم و فکر لاحق ہو اور وہ یہ کلمات کہے: ''اَللّٰهُمَّ إِنِّیْ عَبْدُکَ ، وَابْنُ أَمَتِکَ نَاصِيَتِی بِيَدِکَ ، مَاضٍ فِیَّ حُکْمُکَ ، عَدْلٌ فِیَّ قَضَاؤُکَ ، أَسْأَلُکَ بِکُلِّ اسْمٍ هُوَ لَکَ سَمَّيْتَ بِهِ نَفْسَکَ ، أَوْ أَنْزَلْتَهُ فِی کِتَابِکَ ، أَوْ عَلَّمْتَهُ أَحَدًا مِنْ خَلْقِکَ، أَوِ اسْتَأْثَرْتَ بِهِ فِی عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَکَ ، أَنْ تَجْعَلَ الْقُرْآنَ رَبِيْعَ قَلْبِی ، وَنُوْرَ صَدْرِی، وَجَلَاءَ حُزْنِی، وَذَهَابَ هَمِّی ''(اے اللہ! میں تیرا بندہ ہوں اور تیرے بندے کی اولاد ہوں، اور تیری بندی کی اولاد ہوں، میری پیشانی تیرے قبضے میں ہے، میرے بارے میں تیرا حکم نافذ اور جاری ہے، اور میرے بارے میں تیرا جو بھی فیصلہ ہو برحق اور انصاف پر مبنی ہے، میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیرے ہر اس نام سے جو تیرا نام ہو، تو نے خود وہ نام رکھا ہو، یا تو نے اسے اپنی کتاب میں نازل فرمایا ہو، یا اپنی مخلوق میں سے کسی کو وہ بتایا ہو، یا تو نے اس کو اپنے پاس علم غیب

میں محفوظ کر رکھا ہو تو قرآن مجید کو میرے دل کی بہار بنا دے اور میرے سینے کا نور بنا دے اور اسے میرے رنج وغم کا مداوا کر دے اور اسے میرے فکروں کا دور کرنے والا بنا دے تو اللہ تعالیٰ اس کے غم وفکر کو ختم کر کے اس کی جگہ اسے خوشی بدلہ میں دے گا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کیا ہم ان کلمات کو یاد کر لیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیوں نہیں بلکہ ہر وہ شخص انہیں یاد کرے جس نے انہیں سنا ہو۔

[صحیح۔ مسند أحمد: 391/1، مسند أبی یعلی الموصلی:5397، صحیح ابن حبان:972، مستدرك حاكم:509/1]

947 عن أبي بكرة رضي الله عنه ؛ أنَّ رسولَ الله ﷺ قال : ((كلماتُ المكْروبِ : (اللّهمَّ رحمتَكَ أرجو ، فلا تَكِلْني إلى نفسي طرْفَةَ عيْنٍ ، واصلِحْ لي شأني كلَّه)).

سیدنا ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: غم زدہ شخص کے لیے یہ کلمات ہیں: ''اَللّٰهُمَّ رَحْمَتَكَ أَرْجُوْ فَلَا تَكِلْنِيْ اِلٰى نَفْسِي طَرْفَةَ عَيْنٍ وَأَصْلِحْ لِي شَأْنِيْ كُلَّهُ'' (اے اللہ! میں تیری رحمت کی امید کرتا ہوں، مجھے آنکھ جھپکنے کے برابر بھی میرے نفس کے حوالہ نہ کرنا، اور میرے سارے معاملات کو درست فرما)۔

[حسن۔ صحیح ابن حبان:970]

17- قرض دار، پریشان حال اور مصیبت زدہ کے لیے یہ کلمات پڑھنے کی ترغیب

948 عن أسماءَ بنتِ عُميسٍ رضي الله عنها قالتْ : قال لي رسولُ اللّٰه ﷺ: ((ألا أعلِّمُكِ كلماتٍ تقولينَهُنَّ عند الكربِ أوفي كُرْبٍ ؟ (اللّٰهُ؛ اللّٰهُ ربي ، لا أشرِكُ به شيئًا))).

سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: ''کیا میں تمھیں ایسے کلمات نہ سکھا دوں جو تم پریشانی کی صورت میں پڑھا کرو...... یعنی [اَللّٰهُ اللّٰهُ رَبِّی لَا اُشْرِکُ بِهٖ شَيْئًا] '' اللہ ہی، اللہ ہی میرا رب ہے میں اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں بناتی (بناتا)۔''

[صحيح۔ سنن أبی داؤد: 1525، النسائی عمل اليوم و الليلة:649، سنن ابن ماجه:3882]

949 عنِ ابنِ عبَّاسٍ رضي الله عنهما : أنَّ رسولَ اللّٰه ﷺ كان يقول عندَ الكرُبِ: ((لا إله إلا اللّٰه العظيمُ الحليمُ ، لا إله إلا اللّٰه ربُّ العرشِ العظيمِ ، لا إله إلا اللّٰه ربُّ السمواتِ والأرض وربُّ العرشِ الكريمُ)).

سیدنا عبداللہ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ غم اور پریشانی کے وقت یہ پڑھتے تھے ''لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَظِيْمُ الْحَلِيْمُ ، لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ، لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ ربُّ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمُ ''۔ [صحيح۔ صحيح البخاری:6345، صحيح مسلم:2730]

950 عن سعد بن أبي وقاصٍ رضي الله عنه قال : قال رسولُ اللّٰه ﷺ : ((دعوةُ ذي النون إذْ دَعا وهو في بطنِ الحوتِ : (لا إله إلا أنتَ سبحانكَ إنِّي كنتُ مِنَ الظالمينَ) ؛ فإنَّه لَمْ يَدْعُ بها رجلٌ مسلمٌ في شيْءٍ قَطُّ ؛ إلا اسْتَجابَ اللّٰه لَهُ)).

سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سیدنا یونس علیہ السلام کی دُعا جب کہ وہ مچھلی کے پیٹ میں تھے یہ تھی ﴿لَا اِلٰـهَ اِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ﴾ جب کوئی مسلمان کسی بارے میں اللہ سے ان کلمات کے ساتھ دُعا کرے گا تو اللہ تعالیٰ ضرور اس کی دُعا کو قبول کرے گا۔

[صحيح۔ جامع الترمذی:3505، النسائی فی عمل اليوم و الليلة: 656، مستدرك حاكم:1/505]

18- جھوٹی قسم کھانے پر وعید

951 عن أبي موسى رضي الله عنه قال : **اختَصَم رجلانِ إلى النبيِّ ﷺ في أرضٍ أحدُهما مِنْ حَضرِمَوْتَ ، قال : فجعلَ يمينَ أحدِهِمَا ، فضجَّ الآخَرُ وقال : إذاً يَذْهَبُ بأرضي. قال : ((إنْ هُو اقْتَطَعها بيمينِه ظُلْمًا ؛ كانَ مِمَّن لا ينظُر الله إليهِ يومَ القِيامَةِ، ولا يزكِّيهِ ، ولهُ عذابٌ أليمٌ)). قال ووَرِعَ الآخرُ فرَدَّها .**

سیدنا بوموسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دو شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس زمین کا جھگڑا لائے ان میں سے ایک حضرموت کا رہنے والا تھا۔ آپ ﷺ نے ان میں سے ایک کو قسم اٹھانے کے لئے کہا تو دوسرا چلایا کہ یہ تو میری زمین (ناجائز) طریقہ سے لے جائے گا تو آپ ﷺ نے فرمایا اگر وہ تیری زمین ناحق جھوٹی قسم اٹھا کر لے جائیگا تو یہ ان لوگوں میں سے ہو جائیگا جن سے اللہ تعالیٰ قیامت کے روز کلام نہیں فرمائے گا اور نہ اسے پاک کرے گا اور اس کے لیے دردناک عذاب ہوگا۔ دوسرا ناجائز قبضہ سے باز آ گیا اور اسے اس کی زمین واپس کر دی۔

[صحیح۔ مسند أحمد:394/4، مسند أبی یعلی الموصلی:5057]

952 عن عبدالله بن أنيس رضي الله عنه قال : قال رسولُ اللّٰه ﷺ : **((مِنْ أكبرِ الكبائرِ ؛ الإشراكُ باللّٰه ، وعقوقُ الوالدَيْنِ ، واليمينُ الغَموسُ ، والَّذي نفسي بِيَدِه لا يَحْلِفُ رجلٌ على مثلِ جَناحِ بعوضَةٍ ؛ إلَّا كانتْ نُكْتَةً في قلْبِه يومَ القِيامَةِ)).**

سیدنا عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سب سے بڑا گناہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہرانا اور والدین کی نافرمانی کرنا اور جھوٹی قسم کھانا ہے، قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر کوئی شخص مچھر کے پَر کے برابر کسی چیز پر قسم کھاتا ہے تو اس کے دل پر قیامت کے روز اس کا سیاہ نکتہ ہوگا۔

[حسن، صحیح۔ جامع الترمذی:3020، صحیح ابن حبان:5537، بیہقی فی الشعب:4843]

953 عن الحارث بن البَرْصَاءِ رضي الله عنه قال : سمعتُ رسولَ اللّٰه ﷺ في الحج بين الجمرتين وهو

يقول: ((مَنِ اقْتَطَع مالَ أخيه بيمينٍ فاجِرَةٍ؛ فلْيَتبوَّأْ مقعَدَه مِنَ النارِ. لِيُبلغ شاهدُكم غائِبَكُمْ. مرتين أو ثلاثًا)).

سیدنا حارث بن برصاء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حج کے موقع پر دو جمروں کے درمیان نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا جس نے اپنے بھائی کا مال جھوٹی قسم کے ذریعہ ہتھیا لیا وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا لے، تم میں جو حاضر ہو یہ پیغام غائب تک پہنچا دے، یہ بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو یا تین بار فرمائی۔

[صحيح۔ مسند أحمد:295/4، مستدرك حاكم:7803، صحيح ابن حبان:5165]

954 عن أبي هريرة رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : ((ليسَ مِمَّا عُصِيَ اللّٰه به هو أعْجَلُ عِقابًا مِنَ البَغْيِ ، وما مِنْ شَيْءٍ أُطِيعَ اللّٰهُ فيه أسْرَعُ ثَوابًا مِنَ الصلَةِ ، واليمينُ الفاجِرَةُ تَدعُ الدِيارَ بلاقع)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اپنی نافرمانیوں میں سے کسی نافرمانی پر اتنی جلدی عذاب نہیں فرماتا جتنی جلدی سرکشی پر فرماتا ہے۔ اور اپنی فرمانبرداریوں میں اتنی جلدی کسی فرمانبرداری پر ثواب عطا نہیں کرتا جتنی جلدی صلہ رحمی پر ثواب عطا کرتا ہے اور جھوٹی قسم گھروں کو اجاڑ دیتی ہے۔

[حسن لغيره۔ بيهقي في الشعب:4842]

955 عن أبي هريرة رضى الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : ((مَنْ لقي اللّٰه لا يشرك به شيئًا ، وأدى زكاة ماله طيبة بها نفسه محتسبًا ، وسمعَ وأطاع ؛ فله الجنة. أو دخَلَ الجنةَ. وخمس ليسَ لهُن كفارةٌ : الشركُ باللّٰه ، وقَتْلُ النفسِ بغير حقٍ ، وبَهْتُ مؤمنٍ ، والفرار مِنَ الزَّحفِ ، ويمينٌ صابرة يقْتَطعُ بها مالاً بغير حَقٍ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے (یعنی اسے موت آئے) کہ اس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرایا اور دل کی خوشی اور ثواب کی نیت سے زکوٰۃ ادا کرتا رہا، (امراء) کی بات سنی اور اطاعت کرتا رہا تو اس کے لیے جنت ہے یا وہ جنت میں داخل ہوگا اور پانچ چیزیں ایسی ہیں جن کا کوئی کفارہ نہیں ① شرک ② ناحق قتل ③ مومن پر بہتان ④ جنگ سے بھاگنا ⑤ جھوٹی قسم جس کے ذریعے ناحق مال حاصل کرنا۔ [حسن لغيره۔ مسند أحمد:362/2]

19- سود کی ممانعت

956 عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي ﷺ قال : ((اجْتَنِبوا السبْعَ الموبِقَاتِ)). قالوا : يا رسول الله ! وما هُنّ ؟ قال : ((الشركُ بالله ، والسحرُ ، وقتلُ النَّفسِ التي حرَّمَ الله إلا بالْحقِ ، وأكلُ الربا ، وأكلُ مال اليَتيمِ ، والتَوَلِّي يومَ الزحْفِ ، وقذْفُ المحصنَاتِ الغافلاتِ المؤمِنات)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''سات مہلک کاموں سے بچو۔'' پوچھا گیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! وہ کون سے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ① ''اللہ کا شریک ٹھہرانا ② جادو کرنا ③ جس جان کو اللہ نے محترم بنایا ہے اسے قتل کر ڈالنا مگر یہ کہ حق کے ساتھ ہو ④ سود کھانا ⑤ یتیم کا مال ہڑپ کر جانا ⑥ جہاد کے دن (کافروں کا سامنا کرنے سے) پشت پھیر کر چلے جانا ⑦ پاک دامن مومن عورتوں پر تہمت لگانا۔''

[صحيح۔ صحيح البخاری:2766، صحيح مسلم:89، سنن أبی داؤد:2874]

957 عن جابر بن عبدالله رضي الله عنهما قال: لَعنَ رسولُ الله ﷺ آكِلَ الربا ،وموكِلَهُ ، وكاتِبَهُ ، وشاهِدَيْهِ ، وقال : ((هم سواءٌ)).

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سود لینے والے، سود دینے والے، سودی لین دین لکھنے والے پر اور اس کے گواہوں پر سب ہی پر لعنت فرمائی ہے اور فرمایا کہ یہ سب (اصل گناہ میں) برابر ہیں۔

[صحيح۔ صحيح مسلم:1598]

958 عن عبدالله ۔ يعني ابن مسعود ۔ رضي الله عنه عن النبي ﷺ قال : ((الربا ثلاثٌ وسبعونَ باباً ؛ أيْسَرُها مثلُ أنْ ينكحَ الرجلُ أُمَّه)).

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: سود کے تہتر (73) دروازے ہیں اور ان میں جو سب سے ادنیٰ درجہ ہے وہ ایسا ہے جیسا کہ کوئی شخص اپنی ماں کے ساتھ نکاح کرے۔

[صحيح لغيره۔ مستدرك حاكم:37/2، بيهقی فی الشعب:5519]

959 عن عبداللہ بن حنظلة ـ غسيل الملائكة ـ رضي الله عنهما قال : قال رسول الله ﷺ : ((درهمُ رِبًا يأكله الرجلُ وهو يعلَمُ ؛ أشدُّ مِنْ ستَّةٍ وثلاثينَ زَنْيَةً)).

سیدنا عبداللہ بن حنظلہ (جنہیں فرشتوں نے غسل دیا تھا) کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سود کا ایک درہم یہ جاننے کے باوجود کھانا کہ یہ سود ہے، (36) چھتیس مرتبہ زنا کرنے سے بھی زیادہ بڑا گناہ ہے۔

[صحیح۔ مسند احمد:225/5]

960 عنِ ابْنِ عبَّاسٍ رضي الله عنهما قال : نهى رسولُ الله ﷺ أنْ تُشْتَرى الثمَرةُ حتى تُطْعَمَ . وقال: ((إذا ظهر الزنا والربا في قريَةٍ ؛ فقد أحَلُّوا بأنفسِهِمْ عذابَ الله)).

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے پھل کو پکنے سے پہلے خریدنے سے منع فرمایا اور ارشاد فرمایا: جب زنا اور سود کسی علاقہ میں عام ہو جائے تو یقیناً اس علاقہ والوں نے اپنے اوپر اللہ کے عذاب کو (خود ہی) اتروا لیا۔ [حسن لغیرہ۔ مستدرک حاکم:37/2]

961 عن ابن مسعود رضي الله عنه عن النبي ﷺ قال: ((بين يَدَي الساعةِ يظهرُ الربا والزنا والخمرُ)).

سیدنا عبداللہ مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے قریب سود، زنا اور شراب (یہ تین گناہ) عام ہو جائیں گے۔ [صحیح۔ طبرانی فی الأوسط:7695]

962 و عن عوف بن مالك رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : ((إياكَ والذنوبَ التي لا تغفَرُ ؛ الغُلولُ، فمن غَلَّ شيئًا ؛ أتى به يوم القيامة ، وأَكْلُ الربا ، فمن أكل الربا ؛ بُعِثَ يوم القيامة مجنونًا يَتَخَبَّطُ، ثم قرأ : ﴿ الذين يأكلون الربا لا يقومون إلا كما يقومُ الذي يتخبطُه الشيطان من المس ﴾)).

سیدنا عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ان گناہوں سے بچو جو بخشے نہ جائیں گے خیانت کرنا جس نے کسی چیز کی خیانت کی وہ اسے قیامت کے روز لائے گا اور سود کھانا جس نے سود کھایا وہ قیامت کے روز دیوانہ اٹھایا جائے گا اور حیران و پریشان پھرے گا پھر یہ آیت پڑھی (جو لوگ سود کھاتے ہیں وہ نہیں کھڑے ہوں گے

(قبروں سے) مگر جیسے وہ شخص کھڑا ہوتا جسے شیطان نے چھونے سے حیران و پریشان کر دیا ہو)۔

[حسن لغیرہ۔ طبرانی فی الکبیر:110]

963 حدیث عن عبداللہ بن مسعودٍ رضي الله عن النبي ﷺ قال : ((**ما أحَدٌ أكثَرَ مِنَ الربا ؛ إلا كان عاقبةُ أمرِه إلى قلّةٍ**)).

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سود اگرچہ کتنا ہی زیادہ ہو جائے لیکن اس کا آخری انجام قلت اور کمی ہے۔ [صحیح۔ سنن ابن ماجہ:2279، مستدرك حاكم:37/2]

20- زمین وغیرہ غصب کرنے پر وعید

964 عن عائشة رضي الله عنه عنها ؛ أنَّ رسولَ الله ﷺ قال : ((مَنْ ظَلم قِيْدَ شبرٍ مِنَ الأرْضِ ؛ طُوِّقَه مِنْ سَبعِ أرَضينَ)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے ایک بالشت بھر زمین پر قبضہ کیا تو سات زمینوں کا طوق بنا کر قیامت والے دن اسے پہنایا جائے گا۔ [صحیح۔ صحيح البخاري:2453، صحيح مسلم:1612]

965 عن يعلى بن مرة رضي الله عنه قال : سمعت النبي ﷺ يقول : ((أيُّما رجلٍ ظَلَم شِبْراً مِنَ الأرضِ ؛ كَلَّفَهُ اللهُ عزَّوجلَّ أنْ يحفِرَهُ حتى يبلُغَ به سبْعَ أرَضينَ ، ثم يُطَوِّقه يومَ القيامَةِ حتى يُقْضى بينَ الناسِ)).

سیدنا یعلی بن مرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو شخص کسی کی بالشت بھر بھی زمین از راہ ظلم لے گا اسے اللہ تعالیٰ اس بات پر مجبور کرے گا کہ وہ اس کو ساتویں زمین تک کھودے پھر وہ زمین اس کے گلے میں طوق بنا کر ڈالی جائے گی اور وہ قیامت تک اسی حال میں رہے گا، یہاں تک کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ کر دیا جائے۔ [صحیح۔ مسند أحمد:173/4، صحيح ابن حبان:5142]

966 عن أبي مالكٍ الأشعري رضي الله عن النبي ﷺ قال : ((أعْظَمُ الغُلولِ عندَ الله عزَّوجل ذِراعٌ مِنَ الأرضِ ، تجدونَ الرجلينِ جارَيْنِ في الأرضِ أو في الدارِ ، فيقتطعُ أحدُهما مِنْ حَظِّ صاحِبه ذِراعًا ، إذا اقْتَطَعَه ؛ طُوِّقَه مِنْ سبعِ أرَضِينَ)).

سیدنا ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کے ہاں سب سے بڑی خیانت ایک ہاتھ ایسی زمین ہے کہ تم دیکھو دو شخص کسی زمین کے حصہ میں یا گھر میں شریک ہوں اور اُن میں سے ایک دوسرے کے حصے پر ناحق قبضہ کر لے تو اُسے سات زمینوں کا طوق پہنایا جائے گا۔

[حسن، صحیح۔ مسند أحمد:2901، طبرانی فی الکبیر:3463]

21- دکھلاوے اور فخر کے طور پر ضرورت سے زائد مکان تعمیر کرنے پر وعید

967 عن عمر بن الخطاب رضي الله عنه قال : بينما نحن عندَ رسولِ الله ﷺ ذاتَ يوم إذْ طلعَ علينا رجلٌ شديدُ بيَاضِ الثيابِ ، شديدُ سوادِ الشَّعْرِ ، لا يُرى عليه أثرُ السَفرِ ، ولا يَعرِفُه منَّا أحدٌ ، حتَّى جَلَس إلى النبيِّ ﷺ ، فأسْنَدَ رُكبَتَيهِ إلى رُكْبَتَيهِ ، ووَضَع كَفَّيهِ على فخِذَيهِ ، وقال : يا محمَّد ! أخْبِرْني عن الإسْلام؟ فقال رسولُ الله ﷺ : ((الإسلامُ أنْ تَشْهدَ أن لا إله إلا الله ، وأنَّ محمدا رسولُ الله ، وتقيم الصلاةَ ، وتؤتي الزكاةَ ، وتصومَ رمضانَ ، وتحجَّ البيتَ إن اسْتَطَعْتَ إليه سبيلاً)). قال : صدقْت ، فعجبْنَا له يَسْأَلُه ويُصَدِّقُه. قال : فأَخْبِرْني عن الإيمانِ ؟ قال : ((أنْ تُؤمِنَ بالله وملائِكتِه وكُتُبه ورسُله واليوم الآخر ، وتُؤمنَ بالقَدرِ خيرِه وشرِّه)). قال صدَقْتَ قالَ : فأخْبِرْني عنِ الإحْسانِ ؟ قال : ((أنْ تعبُدَ الله كأنَّك تراهُ، فإنْ لَمْ تكن ترَاه ، فإنَّه يراكَ)). قال : فأخبِرْني عنِ الساعةِ ؟ قال : ((ما المسْؤولُ عنهْ بأعْلَمَ مِنَ السائِلِ)). قال : فأخبرْني عن أَماراتِها ؟ قال : ((أنْ تَلِدَ الأَمَةُ ربَّتَها ، وأنْ ترى الحفاةَ العُراةَالعالَةَ رِعاءَ الشاءِ يتطاوَلونَ في البنيانِ)). قال : ثم انْطَلق ، فلَبِثْتُ مَلِيّاً .ثم قال: ((يا عمرُ ! أتَدْري مَنِ السائلُ ؟)). قلتُ : اللهُ ورسولُه أعْلَمُ . قال : ((فإنَّه جبريلُ أتاكُم يعلِّمُكم دينَكم)).

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم ایک دن رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے اچانک ایک شخص سامنے سے نمودار ہوا، جس کے کپڑے نہایت سفید اور بال بہت ہی زیادہ سیاہ تھے، اور اس شخص پر سفر کا کوئی اثر بھی معلوم نہیں ہوتا تھا۔ (اور یہ بات بھی تھی کہ) ہم میں سے کوئی اس کو پہچانتا نہ تھا یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے آ کر دو زانوں ہوکر اس طرح بیٹھ گیا کہ اپنے گھٹنے نبی کریم ﷺ کے گھٹنوں سے ملا دیئے اور اپنے ہاتھ آپ ﷺ کی رانوں پر رکھ دیئے اور کہا اے محمد ﷺ! مجھے بتلایئے کہ ''اسلام'' کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اسلام'' یہ ہے کہ تو اس بات کی گواہی دے کہ ''اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں'' اور محمد (ﷺ) اس کے رسول ہیں، اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو، اور ماہ رمضان کے روزے رکھو، اور اگر حج بیت اللہ کی تم استطاعت رکھتے ہو تو حج کرو، اس نے آپ ﷺ کا یہ جواب سن کر کہا، آپ نے سچ فرمایا۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم کو اس پر تعجب ہوا کہ یہ شخص پوچھتا بھی ہے اور پھر خود تصدیق بھی کرتا

جا تا ہے۔اس کے بعد اس شخص نے عرض کی اب مجھے بتلا یئے کہ ''ایمان'' کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا ایمان یہ ہے کہ تم اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں اور یوم آخر یعنی قیامت کے دن پر ایمان لاؤ اور ہر خیر وشر کی تقدیر پر بھی (یہ سن کر بھی) اس نے کہا، آپ ﷺ نے سچ کہا، اس کے بعد اس شخص نے عرض کی: مجھے بتلا یئے کہ احسان کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا احسان یہ ہے کہ اللہ کی عبادت و بندگی تم اس طرح کرو گویا کہ تم اس کو دیکھ رہے ہو، اور اگر تم نہیں دیکھ رہے تو وہ تمھیں دیکھ رہا ہے، پھر اس شخص نے عرض کی مجھے قیامت کے متعلق بتلا یئے (کہ وہ کب واقع ہوگی) آپ ﷺ نے فرمایا جس سے یہ سوال کیا جا رہا ہے وہ اس کو سوال کرنے والے سے زیادہ نہیں جانتا، پھر اس نے عرض کی تو مجھے اس کی کچھ نشانیاں ہی بتلا یئے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: لونڈی اپنی مالکہ اور آقا کو جنے گی، اور تم دیکھو گے کہ جن کے پاؤں میں جوتا اور تن پر کپڑا نہیں ہے اور جو بکریاں چرانے والے ہیں وہ بڑی بڑی عمارتیں بنانے لگیں گے اور اس میں ایک دوسرے پر بازی لے جانے کی کوشش کریں گے اور پھر فخر کریں گے۔سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ یہ باتیں کر کے وہ شخص چلا گیا، پھر مجھے کچھ وقت گزر گیا، تو آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا اے عمر رضی اللہ عنہ! کیا تمہیں پتہ ہے کہ وہ سوال کرنے والا کون شخص تھا؟ میں نے عرض کی اللہ اور اس کے رسول ﷺ ہی زیادہ جاننے والے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا وہ جبرئیل علیہ السلام تھے تمہاری اس مجلس میں اس لیے آئے تھے کہ تم لوگوں کو تمہارا دین سکھائیں۔ [صحیح۔ صحیح البخاری: ، صحیح مسلم:8]

22-مزدور کو اس کی مزدوری نہ دینے پر وعید اور مزدوری جلد ادا کرنے کا حکم

968 عنِ ابْنِ عمر رضي الله عنهما قال : قال رسول الله ﷺ : ((أعْطوا الأَجيرَ أجرَه قبلَ أنْ يجفَّ عرَقُه)).

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مزدور کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے ہی اس کی مزدوری ادا کر دیا کرو۔ [صحیح لغیرہ۔ سنن ابن ماجہ: 2443]

23-غلاموں کو اللہ تعالیٰ اور اپنے مالکوں کا حق ادا کرنے کی ترغیب

969 صحیح عن أبي موسى الأشعري رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: ((**ثلاثَةٌ لهم أجرانِ: رجلٌ مِنْ أهلِ الكِتابِ آمنَ بنبيِّه وآمَنَ بمحمدٍ ﷺ، والعبدُ المَمْلُوكُ إذا أدَّى حقَّ اللّٰه وَحَقَّ مواليه، ورجل كانَتْ له أَمَةٌ، فأدَّبها فأحْسَن تأديبَها، وعلَّمها فأحسَنَ تعْليمَها، ثُمَّ اَعْتَقَهَا فتزوَّجها؛ فلَهُ أجْرانِ**)).

سیدنا بوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین شخص وہ ہیں جن کے لیے دُگنا اجر ہے ① وہ شخص جو اہل کتاب میں سے ہو، وہ اپنے نبی پر ایمان لایا اور (پھر) محمد ﷺ پر ایمان لایا ② وہ غلام جو اللہ کے بھی اور اپنے آقا کے بھی حقوق ادا کرے ③ وہ شخص جس کی کوئی لونڈی ہو وہ اس کو خوب تعلیم دے اور آداب سکھائے اور پھر آزاد کر کے اس سے شادی کر لے۔[صحیح۔ صحیح البخاری:97، صحیح مسلم:154]

24- غلام کے اپنے آقا سے بھاگنے پر وعید

970 عن فضالةَ بنِ عبيدٍ رضي الله عنه عَنْ رسولِ اللّٰه ﷺ قال : ((ثلاثَةٌ لا تَسأَلُ عنهم : رجلٌ فارقَ الجماعَةَ وعَصى امامَه [ومات عاصياً] وعبدٌ أبقَ مِنْ سيّدِه فماتَ، وامْرأةٌ غاب عنها زوجها وقد كفاها مَؤُونةَ الدنيا فخَانَتْهُ بَعْده. وثلاثَةٌ لا تَسألُ عَنْهم : رجلٌ نازَعَ اللّٰه رِداءَه ؛ فإنَّ رداءَه الكِبْرُ ، وإزارَهُ العزُّ ، ورجلٌ في شكٍّ مِنْ أمْرِ اللّٰه، والقانِطُ منْ رَحْمَةِ اللّٰه)).

سیدنا فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا: تین شخص وہ ہیں جن کے متعلق مت پوچھو کہ (کتنی سخت ان کے لیے سزا ہوگی) ① وہ شخص جو مسلمانوں کی اجتماعیت سے الگ ہو گیا ہو (بغاوت پر اتر آئے) اور اپنے امام (حاکم) کی نافرمانی کرے اور اسی حالت میں اسے موت آجائے، ② وہ غلام جو اپنے آقا سے بھاگ گیا اور اس حال میں اگر مر گیا (تو نافرمان ہو کر مرا)، ③ وہ عورت جس کا خاوند ضرورت کا سامان (خرچہ وغیرہ) دے کر کہیں (سفر وغیرہ پر) گیا اور اس کے پیچھے سے یہ خیانت کرے اور تین شخص (اور بھی) ہیں کہ جن کے (وبال اور سزا کے متعلق) مت پوچھو (کتنی سخت ہوگی) ① وہ جو اللہ کی چادر چھینے (یعنی تکبر اختیار کرے) اس لیے کہ اللہ کی چادر بڑائی ہے، اور اس کا ازار عزت ہے، ② وہ شخص جو اللہ کے کاموں (قدرت وغیرہ کے بارے) میں شک میں ہو، ③ وہ جو اللہ کی رحمت سے مایوس ہو۔[صحیح۔ صحیح ابن حبان: 454، مستدرك حاكم: 119/1]

971 عن أبي أمامة رضي الله عنه قال : قال رسول اللّٰه ﷺ : ((ثلا ثَةٌ لا تجاوِزُ صلا تُهم آذانَهم : العبدُ الآبِق ؛ حتَّى يرجعَ ، وامرأَةٌ باتَتْ وزوْجها عليها ساخِطٌ ، وإمامُ قومٍ وهم له كارِهونَ)).

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا: تین شخص ایسے ہیں جن کی نماز ان کے کانوں سے اوپر نہیں جاتی ① بھاگا ہوا غلام جب تک وہ واپس نہ آجائے ② وہ عورت جس پر اس کا خاوند ناراض ہو ③ کسی قوم کا امام جسے وہ ناپسند کرتے ہوں (اور یہ ناپسندیدگی شرعی ہو)۔[حسن۔ جامع الترمذی:360]

25- غلام آزاد کرنے کی ترغیب اور آزاد کو غلام بنانے یا فروخت کرنے پر وعید

972 عن أبي هريرة رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : ((أيُّما رجلٍ أعْتَقَ امْرأً مسلماً ؛ اسْتَنْقَذَ اللّٰهُ بكلِّ عضوٍ منهُ عُضواً منه مِنَ النارِ)). قال سعيدُ بنُ مرجانَة : فانْطلقْتُ به إلى عليِّ بْنِ الحسين ، فعَمد عليٌ بْنُ الحسينِ إلى عبدٍ له قد أعطاهُ به عبدُ اللّٰه بنُ جعفر فيه عشرةَ آلافِ درهمٍ. أوْ ألف دينارٍ. فأعْتَقَه.

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو کوئی شخص کسی مسلمان غلام کو آزاد کردے اللہ تعالیٰ (اس آزاد کرنے والے شخص کے) جسم کے ایک ایک عضو کو دوزخ کی آگ سے آزاد کردے گا، سعید بن مرجانہ کہتے ہیں کہ میں یہ حدیث سن کر سیدنا علی بن حسین (امام زین العابدین رحمہ اللہ) کو سنانے گیا اس کو سن کر وہ اپنے ایک غلام کے پاس گئے جس کی قیمت ان کو عبداللہ بن جعفر دس ہزار درہم یا ایک ہزار دینار دیتے تھے (کہ وہ اتنی قیمت میں یہ غلام انہیں فروخت کردیں لیکن انہوں نے اسے فروخت نہیں کیا بلکہ) اس کو آزاد کردیا۔

[صحیح۔ صحیح البخاری: 2517، صحیح مسلم:1509]

973 عن مالك بن الحارث رضي الله عنه ؛ أنه سمع النبيﷺ يقول : ((من ضم يتيماً بين أبوين مسلمَيْن إلى طعامه وشرابه حتى يستغني عنه ؛ وجبت له الجنة ...... ومن أعتقَ امرأً مسلماً ؛ كان فكاكه من لنار، يُجزىءُ بكل عضوٍ منه عضواً منه)).

سیدنا مالک بن حارث سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا: آپ ﷺ فرما رہے تھے جس شخص نے مسلمان والدین کا یتیم بچہ اپنے کھانے پینے میں اپنے ساتھ ملا لیا حتیٰ کہ وہ (بچہ) اس سے بے پرواہ ہو گیا، اس کے لیے جنت واجب ہو جائے گی اور جس نے کسی مسلمان کو آزاد کیا تو وہ جہنم کی آگ سے آزاد ہو جائے گا کفایت کرے گا اس کے ہر عضو کے بدلے اس کا ہر عضو۔ [صحیح لغیرہ: مسند أحمد:29/5]

974 عن البراء بن عازبٍ رضي الله عنه قال : جاء أعْرابيٌّ إلى رسول الله ﷺ فقال : يا رسولَ الله ! علِّمني عمَلاً يُدخِلَني الجنَّةَ. قال: ((إنْ كنتَ أقْصرْتَ الخُطبَة لقد أعْرَضْتَ المسْألَةَ ،أَعْتِقِ النَّسمَةَ ، وفُكَّ الرقَبَةَ)). قال : أليْسَتا واحِدَةً ؟ قال : ((لا ، عِتْقُ النّسمه أنْ تَفرَّدَ بعتقِها ، وفكُّ الرَّقَبةِ أنْ تُعطي

في ثَمنِها ، والمنحَةُ الوكوفُ ، والفَيْءُ على ذي الرحِمِ القاطعِ ، فإنْ لَمْ تُطِقْ ذلِک فأطْعِمِ الجائعَ وَاسْقِ الظمْآنَ ، وأْمُرْ بالمعروفِ ، وانْهَ عنِ المنكرِ ، فإنْ لَمْ تُطِقْ ذلک ؛فكُفَّ لِسانَک الا عَنْ خَيْرٍ)).

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دیہاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے کوئی ایسا عمل بتا دیں کہ جس سے میں جنت میں داخل ہو جاؤں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم نے مختصر لفظوں میں بڑی بات پوچھی ہے غلام کو آزاد کرو اور غلام کی گردن چھڑاو، اس نے عرض کی کیا دونوں باتیں ایک نہیں ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرمایا نہیں، بلکہ پہلی بات کا مطلب یہ ہے کہ تم خود اکیلے تنہا پورے غلام کو آزاد کردو اور دوسری بات کا مطلب یہ ہے کہ (تم پورا غلام آزاد کرنے کی طاقت نہیں رکھتے تو) اس کی آزادی میں کچھ قیمت دے کر (مدد کردو) اور دودھ والی اونٹنی یا بکری کسی کو دے دو اور وہ رشتہ دار جو تم سے تعلق توڑے تم اس پر احسان کرو (ہدیہ وغیرہ دو) اگر اس کی طاقت نہیں رکھتے تو بھوکے کو کھانا کھلاؤ اور پیاسے کو پانی پلاؤ اور بھلائیوں کا حکم کرو اور برائیوں سے روکو۔ اگر اس کی (بھی) طاقت نہیں رکھتے تو اپنی زبان کو روکے رکھو، خیر کی بات کے سوا کچھ زبان سے نہ نکالو۔

[صحيح۔ مسند أحمد:299/4، صحيح ابن حبان:375، بيهقي في الشعب: 4335]

975 عن أبي سعيدٍ الخدريِّ رضي الله عنه ؛ أنَّه سمعَ رسولَ الله ﷺ يقول: ((خمس مَنْ عمِلَهُنَّ في يومٍ كَتَبهُ اللهُ مِنْ أهلِ الجنَّة: مَنْ عادَ مريضاً ، وشهدَ جنازةً، وصامَ يوماً، وراحَ إلى الجمعَةِ، وأَعْتَقَ رَقَبةً)).

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانچ عمل وہ ہیں جو ان کو کسی ایک دن میں کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو اہلِ جنت میں لکھ دے گا۔ ① جو بیمار کی عیادت کرے ② جنازہ میں شرکت کرے ③ ایک دن روزہ رکھے ④ جمعہ (پڑھنے) جائے ⑤ غلام کو آزاد کرے۔ [صحيح۔ صحيح ابن حبان: 2760]

نکاح کی مشروعیت، ترغیب واحکام

اسلامی نظامِ معاشرت میں نکاح کو بہت اہمیت حاصل ہے۔ کیونکہ نکاحِ اہل ایمان کی عفت وعصمت کی حفاظت بدنظری کا علاج اورنسل انسانی کی بقاوافزائش کا ذریعہ ہے۔نکاح ایک ایسا بابرکت عمل ہے کہ جوانبیاء ورسل علیہم السلام کی سنت مطہرہ بھی ہے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

((وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ اَزْوَاجًا وَّ ذُرِّيَّةً ط وَ مَا كَانَ لِرَسُوْلٍ اَنْ يَّاْتِىَ بِاٰيَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ط لِكُلِّ اَجَلٍ كِتَابٌ))

''ہم آپ سے پہلے بھی بہت سے رسول بھیج چکے ہیں اور ہم نے ان سب کو بیوی بچوں والا بنایا تھا، کسی رسول سے نہیں ہوسکتا کہ کوئی نشانی بغیر اللہ کی اجازت کے لے آئے، ہر مقررہ وعدے کی ایک تحریر ہے۔'' [الرعد: 38]

انسان کی جنسی اورفطری خواہشات کی تکمیل وتسکین کے ساتھ ساتھ نکاح فریقین اوران کے اہل کی باہمی محبت و الفت کا ذریعہ ہے۔

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا:

((لَمْ نَرَ لِلْمُتَحَابَّيْنِ مِثْلَ النِّكَاحِ))

''ہم نے دومحبت کرنے والوں کے لیے نکاح جیسی (بہترین اور) چیز نہیں دیکھی۔''

[صحیح۔ السلسلة الصحيحة: 624، مستدرك حاکم: 160/2، سنن ابن ماجہ: 2518]

نکاح کی فضیلت:

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: ((إذا تزوَّجَ العبدُ ؛ فقدِ استكمَلَ نِصْفَ الدِّينِ ، فلْيتَّقِ اللّٰه في النصفِ الباقي)). جس شخص نے نکاح کیا تو اس نے اپنا آدھا دین مکمل کرلیا اب اُسے چاہیے کہ بقیہ آدھے کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرے۔ [حسن لغيره۔ بیهقی فی الشعب:5478]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ((ثلاثةٌ حقٌ على الله عونُهم: المجاهدُ في سبيلِ الله ، والمكاتبُ الذي يريدُ الأداءَ ، والناكِحُ الذي يريدُ العَفافَ)). تین قسم کے لوگوں کی مدد اللہ نے اپنے ذمہ لی ہے۔ ① اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا ② وہ غلام جس کو اس کے مالک نے کچھ رقم ادا کرکے آزاد کرنے کا کہہ دیا ہو اور وہ غلام ان پیسوں کو ادا کرنا چاہتا ہے (تاکہ آزاد ہو سکے) ③ وہ شخص جو نکاح کرکے پاکدامنی اختیار کرنا چاہتا ہو۔ [حسن۔ جامع الترمذی: 1655، صحیح ابن حبان: 4019، مستدرك حاكم:2/217]

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ((يا معشَرَ الشبابِ! مَنِ اسْتَطاعَ منكُم الباءَةَ فلْيَتزوَّجْ ؛ فإنَّه أغضُّ للبَصَرِ وأحصَنُ لِلفرْجِ، ومَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فعليهِ بالصوم ؛ فإنَّه له وِجاءٌ)) اے نوجوانو کے گروہ! تم میں سے جو شخص نکاح کی استطاعت رکھتا ہو اسے چاہیے کہ وہ نکاح کرلے کیونکہ نکاح نظر کو بہت نیچا کرنے والا ہے اور شرم گاہ کی بہت حفاظت کرتا ہے اور جو شخص نکاح کی استطاعت نہ رکھتا ہو اسے چاہیے کہ وہ روزہ رکھے کیونکہ یہ اس کی شہوت کو قطع کردینے والا ہے۔

[صحیح۔ صحیح البخاری: 5066، صحیح مسلم:1400، سنن أبی داؤد:2046، جامع الترمذی:1081]

نکاح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک عظیم الشان سنت ہے۔ اسی لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَلنِّكَاحُ سُنَّتِيْ فَمَنْ لَّمْ يَعْمَلْ بِسُنَّتِيْ فَلَيْسَ مِنِّيْ))

''نکاح میری سنت ہے لہٰذا جس نے میری سنت پر عمل نہ کیا اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں''

[صحیح الجامع الصغیر: 6807]

نکاح سے انسان بدکاری، فحاشی، جنسی آلودگی اور شیطان کے وسوسوں سے محفوظ رہتا ہے اور ایک کامیاب ازدواجی زندگی صرف اسی وقت ممکن ہے کہ جب اپنے زندگی کے ہمسفر کا انتخاب درست ہو یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آزاد مشرک مردوں اور مشرک عورتوں کے مقابلہ میں مؤمن غلام اور لونڈیوں کے ساتھ نکاح کی ترغیب دی۔

((وَ لَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكٰتِ حَتّٰى يُؤْمِنَّ ؕ وَ لَاَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكَةٍ وَّ لَوْ اَعْجَبَتْكُمْ ۚ وَ لَا تُنْكِحُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى يُؤْمِنُوْا ؕ وَ لَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ وَّ لَوْ اَعْجَبَكُمْ ؕ اُولٰٓئِكَ يَدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ ۖۚ وَ اللّٰهُ يَدْعُوْٓا اِلَى الْجَنَّةِ وَ الْمَغْفِرَةِ بِاِذْنِهٖ ۚ وَ يُبَيِّنُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ

لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ))

''اور شرک کرنے والی عورتوں سے تاوقتیکہ وہ ایمان نہ لائیں تم نکاح نہ کرو، ایمان والی لونڈی بھی شرک کرنے والی آزاد عورت سے بہت بہتر ہے، گو تمہیں مشرکہ ہی اچھی لگتی ہو اور نہ شرک کرنے والے مردوں کے نکاح میں اپنی عورتوں کو دو جب تک کہ وہ ایمان نہ لائیں، ایمان والا غلام آزاد مشرک سے بہتر ہے، گو مشرک تمہیں اچھا لگے۔ یہ لوگ جہنم کی طرف بلاتے ہیں اور اللہ جنت کی طرف اور اپنی بخشش کی طرف اپنے حکم سے بلاتا ہے، وہ اپنی آیتیں لوگوں کے لئے بیان فرما رہا ہے، تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں۔'' [البقرة: 221]

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عورت سے نکاح ان خصلتوں میں سے کسی ایک خصلت کی وجہ سے کیا جاتا ہے ① خوبصورتی ② مال ③ اخلاق ④ دین لیکن تو دین دار اور با اخلاق عورت سے ہی شادی کرنا تیرا دائیں ہاتھ خاک آلود ہو (یہ جملہ ترغیب کے لیے ہے)۔

[حسن۔ مسند أحمد:80/3، صحيح ابن حبان: 4026، مسند البزار:1403]

نیک بیوی بہترین سرمایہ:

اس دنیا کو سامان و سرمایہ قرار دے کر نیک اور صالحہ بیوی کو انسان کے لیے زندگی کا بہترین سرمایہ قرار دیا گیا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چار چیزیں انسان کی خوش بختی و سعادت سے ہیں ① نیک عورت ② کشادہ گھر ③ نیک ہمسایہ ④ عمدہ سواری۔ اور چار چیزیں انسان کی بدبختی سے ہیں ① برا ہمسایہ ② بدمزاج و بری عورت ③ بری سواری ④ تنگ گھر۔ [صحيح۔ صحيح ابن حبان:4021]

سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت ﴿والذين يكنزون الذهب والفضة﴾ جو لوگ سونا و چاندی جمع کرتے ہیں (اور اس کی زکوٰۃ نہیں دیتے انہیں قیامت کے دن سخت عذاب ہوگا) نازل ہوئی تو ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے، بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے دریافت کیا کہ اس آیت میں سونا و چاندی کی زکوٰۃ نہ دینے پر وعید نازل کی گئی ہے اگر ہمیں معلوم ہو جائے کہ سب سے بہتر مال کونسا ہے تو ہم اُسے ذخیرہ کریں؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سب سے بہتر مال ذکر کرنے والی زبان، شکر کرنے والا دل اور ایسی ایمان والی بیوی جو شوہر کے ایمان (کے تقاضوں کی تکمیل) میں

مددگار رہو۔ [صحیح لغیرہ۔ سنن ابن ماجه: 1856، جامع الترمذی: 3094]

نکاح جہاں فریقین کی باہمی الفت ومحبت کا ذریعہ اور برائی کی راہ میں رکاوٹ ہے وہاں اس مقدس بندھن سے پیدا ہونے والی اولاد انسان کے لیے نفع بخش سرمایہ اور رسول اللہ ﷺ کی امت میں اضافے کا باعث ہے۔

سیدنا معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! میں نے ایک ایسی عورت پائی ہے جو حسب، منصب اور مالی لحاظ سے بہت اونچی ہے لیکن اس کے ہاں اولاد نہیں ہوتی کیا میں اس سے شادی کرلوں؟ آپ ﷺ نے اُسے منع کر دیا وہ دوبارہ آیا آپ ﷺ نے پھر یہی کہا جب وہ تیسری مرتبہ آیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: شادی ایسی عورت سے کرو جو محبت کرنے والی اور زیادہ بچے جننے والی ہو اس لیے کہ تمہاری کثرت کے سبب میں (روزِ قیامت) دوسری امتوں پر فخر کروں گا۔

[حسن، صحیح۔ سنن أبی داؤد: 2050، سنن النسائی، مستدرك حاكم: 162/2]

نکاح کا حکم:

نکاح کے متعلق اہل علم کی مختلف آراء ہیں:

(۱) فرض:۔ ہر اس مسلمان پر نکاح کرنا فرض ہے جو جسمانی اور مالی طاقت رکھتا ہو اور اسے زنا و بدکاری میں مبتلا ہونے کا خوف ہو۔

(۲) حرام:۔ جس شخص میں نکاح کی طاقت نہ ہو تو ایسے شخص کے لیے نکاح حرام ہے۔

(۳) مستحب:۔ وہ شخص جسے مالی وجسمانی طاقت کے باوجود زنا اور بدکاری میں مبتلا ہونے کا اندیشہ نہ ہو اس کے لیے نکاح کرنا مستحب ہے۔

بہترین شوہر کا انتخاب:

اسلام نے جس طرح مرد کے لئے تعلیم دی کہ وہ عقد نکاح کے لیے بہترین اور نیک وصالحہ خاتون کا انتخاب کرے اسی طرح عورت کے ولی پر بھی لازم ہے کہ اپنی بیٹی یا بہن کے نکاح کے لیے نیک، صالح، متقی و پرہیزگار اور با کردار شخص کا انتخاب کرے۔

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جب تمہارے پاس کوئی ایسا شخص نکاح کا پیغام بھیجے جس کا دین اور اخلاق تم پسند کرتے ہو تو اس سے (اپنی بیٹی یا بہن کا) نکاح کر دو اگر تم نے ایسا نہ کیا تو زمین میں فتنہ اور بہت بڑا فساد ہوگا۔

[حسن۔ ارواء الغلیل: 1866، جامع الترمذی: 1084]

دورِ نبوت کا مثالی واقعہ:

سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا ابتدائے اسلام میں مسلمان ہونے والی انتہائی باکردار اور نیک و صالحہ خاتون تھیں۔ ان کے خاوند نے اسلام قبول نہ کیا بلکہ ملک شام کی طرف روانہ ہو گئے اور پھر وہیں ان کی وفات ہوئی۔ ابوطلحہ (رضی اللہ عنہ) جو کہ ابھی کافر تھے انہوں نے انہیں نکاح کا پیغام بھیجا مگر ام سلیم رضی اللہ عنہا نے انہیں یہ جواب دیا ''اللہ کی قسم! اے ابوطلحہ! تمہارے جیسے شخص کا پیغامِ نکاح رد نہیں کیا جا سکتا لیکن تم ایک کافر شخص ہو جبکہ میں مسلمان ہوں۔ میرے لیے تمہارے ساتھ شادی کرنا حلال نہیں۔ البتہ اگر تم مسلمان ہو جاؤ تو تمہارا قبولِ اسلام ہی میرا حق مہر ہوگا اس کے علاوہ میں تم سے کسی اور چیز کا مطالبہ نہیں کرتی۔ چنانچہ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ مسلمان ہو گئے اور ان کا نکاح ام سلیم رضی اللہ عنہا سے ہوا اور ان کا حق مہر یہی قبول اسلام تھا۔

[صحیح۔ سنن النسائی: 3341]

حق مہر کا بیان:

حق مہر کی ادائیگی شوہر پر واجب ہے یہی وجہ ہے کہ مہر کی عدم ادائیگی پر رسول اللہ ﷺ نے سخت وعید بیان کرتے ہوئے فرمایا: جس شخص نے کسی عورت کے ساتھ کم یا زیادہ حق مہر پر نکاح کیا جبکہ اس کے دل میں حق مہر ادا کرنے کا ارادہ نہیں تھا تو اس نے بیوی کے ساتھ دھوکے بازی سے کام لیا اور اگر حق مہر ادا کرنے سے پہلے ہی اس کی موت واقع ہو گئی تو روزِ قیامت وہ اللہ کے روبرو ایک زانی کی حیثیت سے پیش ہوگا۔

[صحیح۔ طبرانی فی الأوسط: 1851، والصغیر:111]

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

((وَآتُوا النِّسَآءَ صَدُقٰتِهِنَّ نِحْلَةً))

''عورتوں کو ان کا مہر راضی وخوشی ادا کرو'' [النساء: 4]

حق مہر سے مراد وہ تحفہ ہے جو بوقتِ شادی خاوند اپنی بیوی کو نقدی، سونا و چاندی اور دیگر مال و متاع کی شکل میں دیتا ہے خاوند کی طرف سے مہر کی ادائیگی میں تاخیر اور بیوی کی طرف سے معاف کرنا بھی جائز ہے۔

حق مہر کی مقدار؟

قرآن وسنت میں کوئی ایسی دلیل موجود نہیں کہ جو حق مہر کی مقدار کی تعیین کرے۔

جس حدیث میں کم از کم حق مہر کی مقدار دس درہم ہے وہ ضعیف ہے۔[نیل الأوطار: 250/4]

حق مہر کی زیادہ مقدار کی بھی کوئی حد نہیں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

((وَآتَيْتُمْ إِحْدَاهُنَّ قِنطَارًا فَلَا تَأْخُذُوا منه شَيْئًا))

''اور تم ان عورتوں میں سے کسی کو خزانہ بھی (بطور) مہر دیا ہو تو اس سے (طلاق کے وقت) کچھ نہ لو۔''

[النساء: 20]

افضل مہر:

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((خَيْرُ الصَّدَاقِ أَيْسَرُهُ))

''بہترین مہر وہ جسے ادا کرنا انتہائی آسان ہو۔''

[صحيح۔ سنن أبي داؤد: 1859، أرواء الغليل: 1924]

نکاح کی شروط:

(۱) ولی کی اجازت۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ ''ولی کی اجازت کے بغیر نکاح درست نہیں۔''

[صحيح۔ سنن أبي داؤد: 1836، جامع الترمذي: 1101]

نوٹ:۔ (۱) عورت کسی عورت کی ولی نہیں بن سکتی۔ [حسن۔ سنن ابن ماجه: 1527]

(۲) اگر کوئی شخص حالتِ احرام میں تو وہ کسی دوسرے کا نکاح میں ولی نہیں بن سکتا۔ [صحيح۔ صحيح مسلم: 1409]

(۲) نکاح کے لئے لڑکی کی رضامندی بھی ضروری ہے۔[صحيح۔ صحيح البخاري: 5136، صحيح مسلم:1419]

(۳) دو عادل گواہوں کی موجودگی بھی ضروری ہے۔[صحیح۔ ارواء الغلیل: 1860، دار قطنی: 225/3]

خفیہ نکاح ممنوع:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((أَعْلِنُوا النِّكَاحَ))

''نکاح کا اعلان کرو۔''[حسن۔ آداب الزفاف ص 183]

بیویوں کی تعداد:

اسلام میں بیک وقت زیادہ سے زیادہ چار عورتوں سے نکاح جائز ہے۔اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

((وَ اٰتُوا النِّسَآءَ صَدُقٰتِهِنَّ نِحْلَةً ؕ فَاِنْ طِبْنَ لَكُمْ عَنْ شَیْءٍ مِّنْهُ نَفْسًا فَكُلُوْهُ هَنِیْٓــًٔا مَّرِیْٓــًٔا))

''اور عورتوں کو ان کا مہر راضی وخوشی ادا کرو، ہاں اگر وہ خود اپنی خوشی سے کچھ مہر چھوڑ دیں تو اسے شوق سے خوش ہو کر کھالو۔''[النساء: 4]

سیدنا قیس بن حارث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب میں مسلمان ہوا تو میرے پاس آٹھ بیویاں تھیں میں نے نبی کریم ﷺ کے پاس اسکا ذکر کیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((اِخْتَرْ مِنْهُنَّ أَرْبَعًا))

''ان میں سے چار کو اختیار (پسند) کر لے۔''

[حسن، صحیح۔ سنن ابن ماجه: 1588، سنن أبی داؤد:1939]

اسلام اور بیویوں میں عدل وانصاف:

ایک سے زائد بیویاں ہونے کی صورت میں اسلام نے ہر ایک کے ساتھ عدل وانصاف کرنے کی ترغیب دی اور عدل نہ کرنے پر سخت وعید بیان کی گئی۔

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یقیناً انصاف کرنے والے اللہ تعالیٰ کے ہاں (روزِ قیامت) نور کے ممبروں پر رحمٰن کی دائیں جانب ہوں گے اور اللہ تعالیٰ کے دونوں ہاتھ

دائیں ہی ہیں یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے فیصلوں، گھر والوں اور جو ان کی ماتحتی میں ہیں ان میں عدل وانصاف کرتے ہیں۔

[صحيح- صحيح مسلم: 1827]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کی دو بیویاں ہوں اور وہ ان میں عدل وانصاف نہ کرے تو وہ قیامت کے دن اس حالت میں آئے گا کہ اس کا ایک پہلو فالج زدہ ہوگا۔

[صحيح- جامع الترمذی:1141، مستدرك حاكم:186/2، سنن أبی داؤد:2133]

شوہر کے حقوق

(۱) حق زوجیت کی ادائیگی اور عدم موجودگی میں اپنی عزت کی حفاظت:

سیدنا طلق بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص اپنی بیوی کو اپنی حاجت کے لیے بلائے تو اس کو چاہیے کہ فوراً حاضر ہو خواہ وہ تنور پر ہی کیوں نہ ہو۔

[صحيح- جامع الترمذی:1160، صحيح ابن حبان:4153]

(۲) شوہر کی اطاعت:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب عورت پانچوں نمازیں ادا کرے، ماہِ رمضان کے روزے رکھے، اپنی شرم گاہ کی حفاظت کرے اور اپنے خاوند کی اطاعت کرے تو وہ جنت کے جس دروازے سے داخل ہونا چاہے داخل ہو جائے۔ [حسن- مسند أحمد: 191/1، صحيح ابن حبان: 4163]

(۳) خاوند کی خدمت:

سیدنا ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ شام سے واپس آئے تو انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سجدہ (تعظیمی) کیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (اے معاذ!) یہ کیا؟ عرض کی اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میں شام گیا تو میں نے وہاں لوگوں کو اپنے سرداروں اور اپنے پیشواؤں کو سجدہ کرتے ہوئے دیکھا اس لیے میں نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا کرنا چاہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (دوبارہ) اس طرح ہرگز نہ کرنا؟ اگر میں کسی کو کسی کے لیے سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوند کو (تعظیمی) سجدہ کرے، قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے عورت اپنے

رب کا حق اس وقت تک ادا نہیں کر سکتی جب تک کہ وہ اپنے شوہر کا حق ادا نہ کرے۔

[صحیح۔ سنن ابن ماجه: 1853، صحیح ابن حبان:4171]

(۴) شوہر کی اجازت کے بغیر اس کا مال خرچ نہ کرنا:

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوئی عورت اپنے خاوند کے مال سے اس کی اجازت کے بغیر خرچ نہ کرے عرض کی گئی: اے اللہ کے رسول ﷺ! کھانا بھی نہیں؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ تو ہمارا عمدہ وافضل مال ہے۔

[حسن۔ جامع الترمذی: 670، سنن ابن ماجه: 2295]

(۵) شوہر کی شکر گذاری کرے اور ناشکری سے اجتناب کرے:

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس عورت کی طرف نظر رحمت نہیں کرتا جو اپنے شوہر کا حق ادا نہ کرے حالانکہ وہ اپنے شوہر سے بے نیاز نہیں ہو سکتی (ہر ضرورت میں اسے خاوند کی مدد درکار ہے)۔ [صحیح۔ سنن النسائی: 249، مستدرك حاكم:190/2]

(۶) شوہر کی اجازت کے بغیر کسی کو گھر میں نہ آنے دے:

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عورت کسی کو شوہر کے گھر میں اس کی مرضی و اجازت کے بغیر آنے کی اجازت نہ دے۔[صحیح۔ صحیح البخاری: 5195، صحیح مسلم: 1026]

(۷) شوہر کی اجازت سے نفلی روزے رکھے:

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''عورت اپنے شوہر کی موجودگی میں اس کی اجازت کے بغیر نفلی روزہ نہ رکھے۔

[صحیح۔ صحیح البخاری: 5195، صحیح مسلم: 1026]

بیوی کے حقوق

(۱) حق زوجیت کی ادائیگی فطری خواہشات کی تکمیل مرد کی طرح عورت کا بھی حق ہے۔ سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ دن کو روزہ رکھتے اور رات قیام میں گذار دیتے جس کی وجہ سے اپنی بیوی کا حق صحیح معنی میں ادا نہ کرے۔ جب رسول اللہ ﷺ کو اس بات کا علم ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((وَاِنَّ لِزَوْجِکَ عَلَیْکَ حَقًّا))

''تمہاری بیوی کا بھی تم پر حق ہے۔'' [صحیح۔ صحیح البخاری : 1975]

اس لیے مرد کو چاہیے حالت حیض ونفاس اور روزے کی حالت کے سوا اپنی بیوی کے فطری حقوق کو ادا کرے۔

(۲) حق مہر کی ادائیگی:

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

((وآتو النِّسَآءَ صَدُقٰتِهِنَّ نِحْلَةً))

''عورتوں کو ان کا مہر راضی وخوشی ادا کرو'' [النساء: 4]

(۳) رہائش کا بندوبست

((اَسْكِنُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنْتُمْ مِّنْ وُّجْدِكُمْ وَ لَا تُضَآرُّوْهُنَّ لِتُضَيِّقُوْا عَلَيْهِنَّ ؕ وَ اِنْ كُنَّ اُولَاتِ حَمْلٍ فَاَنْفِقُوْا عَلَيْهِنَّ حَتّٰى يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ۚ فَاِنْ اَرْضَعْنَ لَكُمْ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ ۚ وَ اْتَمِرُوْا بَيْنَكُمْ بِمَعْرُوْفٍ ۚ وَ اِنْ تَعَاسَرْتُمْ فَسَتُرْضِعُ لَهٗۤ اُخْرٰى ؕ O))

''تم اپنی طاقت کے مطابق جہاں تم رہتے ہو وہاں ان (طلاق والی) عورتوں کو رکھو اور انہیں تنگ کرنے کے لیے تکلیف نہ پہنچاؤ اور اگر وہ حمل سے ہوں تو جب تک بچہ پیدا ہو لے انہیں خرچ دیتے رہا کرو پھر اگر تمہارے کہنے سے وہی دودھ پلائیں تو تم انہیں ان کی اجرت دے دو اور باہم مناسب طور پر مشورہ کر لیا کرو اور اگر تم آپس میں کشمکش کرو تو اس کے کہنے سے کوئی اور دودھ پلائے گی۔''

[طلاق: 6]

(۴) بیوی واولاد کے اخراجات کا بندوبست:

((لِيُنْفِقْ ذُوْ سَعَةٍ مِّنْ سَعَتِهٖ ؕ وَ مَنْ قُدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهٗ فَلْيُنْفِقْ مِمَّاۤ اٰتٰىهُ اللّٰهُ ؕ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا مَاۤ اٰتٰىهَا ؕ سَيَجْعَلُ اللّٰهُ بَعْدَ عُسْرٍ يُّسْرًا ۠))

''کشادگی والے کو اپنی کشادگی سے خرچ کرنا چاہیے اور جس پر اس کی رزق کی تنگی کی گئی ہو اسے

چاہیے کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے اسے دے رکھا ہے اسی میں سے (اپنی حسب حیثیت) دے، کسی شخص کو اللہ تکلیف نہیں دیتا مگر اتنی ہی جتنی طاقت اسے دے رکھی ہے، اللہ تنگی کے بعد آسانی وفراخت بھی کر دے گا۔" [طلاق: 7]

سیدنا معاویہ بن حیدہ رضی اللہ عنہ سے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ ہم میں سے کسی کی بیوی کا اس پر کیا حق ہے؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم کھاؤ تو اسے بھی کھلاؤ، جب خود پہنو تو اسے بھی پہناؤ، اس کے چہرے پر ہرگز نہ مارا اور نہ ہی اسے برا بھلا کہا اور نہ (بغرض اصلاح) اس سے جدائی کر مگر گھر ہی میں (بستر الگ کر لے)۔

[صحیح۔ سنن أبی داؤد: 2142، صحیح ابن حبان:4163]

(۵) حسن سلوک:

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے سب سے بہتر وہ ہے جو اپنی بیوی کے حق میں اچھا ہو، اور میں اپنی بیویوں کے ساتھ تم سب سے بڑھ کر بہتر سلوک کرنے والا ہوں۔

[صحیح۔ صحیح ابن حبان: 4177]

(۶) عدل وانصاف:

ایک سے زائد بیویوں کی صورت میں خاوند پر عدل وانصاف کرنا بھی ضروری ہے۔

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کی دو بیویاں ہوں اور وہ ان میں عدل و انصاف نہ کرے تو وہ قیامت کے دن اس حالت میں آئے گا کہ اس کا ایک پہلو فالج زدہ ہوگا۔

[صحیح۔ جامع الترمذی:1141، مستدرك حاكم:186/2، سنن أبی داؤد:2133]

(۷) کمی وکوتاہی سے درگزر کرنا:

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی مومن اپنی ایماندار بیوی سے (کسی ایک آدھ بُری عادت کی وجہ سے) نفرت نہ کرے اگر اُسے ایماندار بیوی کی کوئی عادت ناپسند لگتی ہے تو (ضرور) کوئی دوسری عادت اچھی بھی لگتی ہوگی۔ [صحیح۔ صحیح مسلم: 1469]

17

نکاح کا بیان

1- نظر نیچے رکھنے کی ترغیب اور بری نظر، اجنبی عورت کے ساتھ خلوت اور اسے چھونے پر وعید

976 عن معاوية بن حيدة رضي الله قال: قال رسولُ الله ﷺ: ((ثلاثَةٌ لا ترى أعينُهم النارَ: عينٌ حرسَتْ في سبيلِ الله، وعينٌ بكَتْ مِنْ خَشْيَةِ الله، وعينٌ كَفَّتْ عن محارم الله)) .

سیدنا معاویہ بن حیدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین قسم کے لوگ ایسے ہیں جن کی آنکھیں جہنم کو نہ دیکھیں گی (یعنی جہنم سے محفوظ رہیں گی)

① وہ آنکھ جو اللہ کی راہ میں پہرے کے لیے بیدار رہی۔

② وہ آنکھ جو اللہ تعالیٰ کے ڈر کی وجہ سے روئی۔

③ وہ آنکھ جو اللہ کی حرام کردہ چیزوں سے رکی رہی۔ [حسن لغیرہ۔ طبرانی 1003/19]

977 عن عبادة بن الصامت رضي الله عنه: أنَّ النبي ﷺ قال: ((اضْمَنوا لي سِتًّا مِنْ أنفُسِكم اَضْمَنْ لكم الجنة: اصدُقوا اذا حَدَّثْتُم، وأَوفوا إذا وعدْتُم ، وأَدُّوا الأَمَانَة، إذا ائْتُمِنْتُم، واحْفَظوا فُروجَكُم، وغُضُّوا أبصارَكُم ، وَكُفُّوا أيديَكُم)) .

سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (اگر) تم مجھے چھ چیزوں کی ضمانت دے دو تو میں تمہیں جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔ ① بات کرو تو سچ بولو ② وعدہ کرو تو اس کی پاسداری کرو ③ جب تمہارے پاس امانت

رکھی جائے تو اسے ادا کرو ④ اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرو ⑤ اپنی نگاہوں کو (نامحرم عورتوں کے سامنے) جھکائے رکھو ⑥ اور اپنے ہاتھوں کو (ظلم وستم سے) بچائے رکھو۔

[صحیح لغیرہ۔ مسند احمد: 323/5، صحیح ابن حبان: 271، مستدرك حاكم 358/4]

978 عَنْ بريدة قال: قال رسول اللهﷺ لعلي: ((يا عليُّ! لا تُتبعِ النظرةَ النظْرةَ ؛ فإنَّما لكَ الأولى، وليستْ لكَ الآخِرةُ)).

سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرمایا: اے علی رضی اللہ عنہ! (اچانک کسی عورت پر) نظر پڑ جانے کے بعد دوبارہ نظر نہ ڈالو (اچانک پڑ جانے والی) پہلی نظر تمہارے لیے معاف ہے جبکہ دوسری معاف نہیں۔ [حسن لغیرہ۔ جامع الترمذی: 2777، سنن أبی داؤد: 2149]

979 عن أبي هريرة رضي الله عنه النبي ﷺ قال: ((كُتِبَ على ابنِ آدمَ نصيبُه مِنَ الزنا ؛ فهو مُدرِكٌ ذلكَ لا مَحالَةَ ، فالعينانِ زناهُما النظرُ، والأذُنانِ زناهُما الاستماعُ ، واللِسانُ زناهُ الكَلامُ ، واليدُ زِناها البطْشُ ، والرِّجلُ زِناها الخُطا، والقلبُ يَهوى ويتَمنَّى ، ويُصَدِّقُ ذلكَ الفَرْجُ أو يُكذِّبُه))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ہر آدم زاد کے لیے زنا سے اس کا حصہ مقرر کر دیا گیا ہے وہ ہر حال میں اسے پا کر رہے گا۔ آنکھوں کا زنا دیکھنا ہے، کانوں کا زنا (بری بات کو) سننا ہے، زبان کا زنا فحش کلامی ہے، ہاتھ کا زنا (غیر محرم کو) پکڑنا، پاؤں کا زنا چلنا ہے، دل (برائی) کی تمنا اور خواہش کرتا ہے اور شرم گاہ اس کی تصدیق یا تکذیب کرتی ہے۔ [صحیح۔ صحیح مسلم: 2657، صحیح البخاری:6343، سنن أبی داؤد: 2152]

980 عن جرير رضي الله عنه قال: سألتُ رسولَ اللهِ ﷺ عَنْ نَظَرِ الفَجْأةِ ؟ فقال: ((اصْرِفْ بصَرَكَ)).

سیدنا جریر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے اچانک نظر پڑ جانے کے متعلق پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اپنی نظر (ادھر سے) پھیر لو۔ [صحیح۔ صحیح مسلم: 2159، سنن أبی داؤد: 2148، جامع الترمذی:2776]

981 عن عقبة بن عامرٍ رضي الله عنه ؛ أنَّ رسول اللهﷺ قال: ((إيأكُمْ والدخولَ على النساءِ)).

فقال رجلٌ مِنَ الأنصارِ : أفر أيتَ الْحمو؟ قال: ((الحَمْوُ الموتُ)).

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (اجنبی) عورتوں کے نزدیک جانے سے پرہیز کرو، ایک انصاری نے عرض کی اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! دیور وغیرہ کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا حکم ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دیور تو موت ہے۔ [صحیح۔ صحیح البخاری: 5232، صحیح مسلم: 2172، جامع الترمذی: 1171]

982 عن عمر رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ: ((لا يخلوَنّ رجلٌ بامْرأةٍ إلا كان ثالثَهما الشيطانُ))

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آدمی جب کسی اجنبی عورت کے ساتھ خلوت اختیار کرتا ہے تو ان کا تیسرا شیطان ہوتا ہے۔ [صحیح۔ جامع الترمذی: 1171]

983 عن ابن عباس رضي الله عنهما؛ أنَّ رسول اللهﷺ قال: ((لا يخلُوَنَّ أحدُكم بِامْرأةٍ إلا مَعَ ذي مَحْرمٍ))

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی کسی عورت کے ساتھ تنہائی میں نہ جائے مگر محرم کی موجودگی میں (کوئی حرج نہیں)۔ [صحیح۔ صحیح البخاری: 5233، صحیح مسلم:1341]

984 عن معقل بن يسارٍ رضي الله عنه قال: قال رسول اللهﷺ : ((لَأنْ يُطعنَ في رأسِ أحدِكُم بِمخْيطٍ مِنْ حديدٍ ؛ خيرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَمَسَّ امْرأةً لا تَحِلُّ لَه))

سیدنا معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کسی کے سر پر لوہے کی سوئی کے ساتھ مارا جائے تو یہ اس کے لیے اس سے بہتر ہے کہ وہ کسی عورت کو ہاتھ لگائے جو اس کے لیے حلال نہیں۔

[حسن، صحیح۔ طبرانی فی الکبیر: 486/20]

2- دیندار اور زیادہ بچے جنم دینے والی عورت کے ساتھ نکاح کی ترغیب

985 عن عبداللہ بن مسعودٍ رضي اللہ عنه قال: قال رسول اللہ ﷺ: ((یا معشَر الشبابِ! مَنِ استَطاع منکُم البَاءَ ةَ فلْیَتزوَّ جْ ؛ فإنَّه أغضُّ للبَصَرِ وأحْصَنُ لِلفرْجِ، ومَنْ لمْ یَستَطِعْ فعلیهِ بالصوم ؛ فإنَّه له وِجاءٌ))

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے نوجوانو کے گروہ! تم میں سے جو شخص نکاح کی استطاعت رکھتا ہو اسے چاہیے کہ وہ نکاح کرلے کیونکہ نکاح نظر کو بہت نیچا کرنے والا ہے اور شرم گاہ کی بہت حفاظت کرتا ہے اور جو شخص نکاح کی استطاعت نہ رکھتا ہو اسے چاہیے کہ وہ روزہ رکھے کیونکہ یہ اس کی شہوت کو قطع کردینے والا ہے۔ [صحیح۔ صحیح البخاری: 5066، صحیح مسلم:1400، سنن أبی داؤد:2046، جامع الترمذی:1081]

986 عن ثوبان رضي اللہ عنه قال: لَما نزَلتْ ((والذین یَکْنِزُونَ الذَّهَبَ والفِضَّةَ)) قال: کنَّا مع رسولِ اللہ ﷺ في بعضِ أسْفاره ، فقالَ بعضُ أصْحابِه : أُنْزِلَتْ في الذهبِ والفِضَّةِ ، لو علِمْنا أيُّ المالِ خيرٌ فَنَتَّخِذه. فقال: ((أفضَلهُ لِسانٌ ذاکِرٌ ، وقلْبٌ شاکِرٌ ، وزوجَةٌ مؤمِنَةٌ تُعِینُه علی إیمانه)) .

سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت ﴿والذین یکنزون الذهب والفضة﴾ جو لوگ سونا و چاندی جمع کرتے ہیں (اور اس کی زکوٰۃ نہیں دیتے انہیں قیامت کے دن سخت عذاب ہوگا) نازل ہوئی تو ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے، بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے دریافت کیا کہ اس آیت میں سونا و چاندی کی زکوٰۃ نہ دینے پر وعید نازل کی گئی ہے اگر ہمیں معلوم ہو جائے کہ سب سے بہتر مال کونسا ہے تو ہم اُسے ذخیرہ کریں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سب سے بہتر مال ذکر کرنے والی زبان، شکر کرنے والا دل اور ایسی ایمان والی بیوی جو شوہر کے ایمان (کے تقاضوں کی تکمیل) میں مددگار ہو۔ [صحیح لغیرہ۔ سنن ابن ماجہ: 1856، جامع الترمذی: 3094]

987 ابن حبان میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:((أربعٌ مِنَ السعادَةِ : المرأةُ الصالحةُ ، والمسکنُ الواسعُ ، والجارُ الصالحُ ، والمرکَبُ الهَنيءُ. وأربعٌ مِنَ الشَّقاءِ : الجارُ السوءُ ، والمرأةُ السوءُ ، والمرکَبُ السوءُ، والمسکنُ الضیِّقُ)).

چار چیزیں انسان کی خوش بختی وسعادت سے ہیں ① نیک عورت ② کشادہ گھر ③ نیک ہمسایہ ④ عمدہ سواری۔ اور

چار چیزیں انسان کی بدبختی سے ہیں ① برا ہمسایہ ② بدمزاج و بری عورت ③ بری سواری ④ تنگ گھر۔

[صحیح۔ صحیح ابن حبان:4021]

988 عن انس رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ: ((إذا تَزَوَّجَ العبدُ ؛ فقدِ اسْتَكْمَلَ نِصْفَ الدِّينِ ، فلْيَتَّقِ اللّٰه في النصفِ الباقي)).

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے نکاح کیا تو اس نے اپنا آدھا دین مکمل کرلیا اب اُسے چاہیے کہ بقیہ آدھے کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرے۔ [حسن لغیرہ۔ بیھقی فی الشعب:5478]

989 عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول اللّٰه ﷺ: ((ثلاثَةٌ حقٌ على اللّٰه عوْنُهم: المجاهِدُ في سبيلِ اللّٰه ، والمكاتبُ الذي يريدُ الأداءَ ، والناكِحُ الذي يريدُ العَفافَ)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تین قسم کے لوگوں کی مدد اللہ نے اپنے ذمہ لی ہے۔ ① اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا ② وہ غلام جس کو اس کے مالک نے کچھ رقم ادا کرکے آزاد کرنے کا کہہ دیا ہو اور وہ غلام ان پیسوں کو ادا کرنا چاہتا ہے (تا کہ آزاد ہو سکے) ③ وہ شخص جو نکاح کرکے پاکدامنی اختیار کرنا چاہتا ہو۔

[حسن۔ جامع الترمذی: 1655، صحیح ابن حبان: 4019، مستدرك حاكم:217/2]

990 عن أنس بن مالك رضي الله عنه قال: جاءَ رهط إلى بيوتِ أزواجِ النبيﷺ يسألونَ عنْ عِبادَةِ النبيﷺ، فلمَّا أُخبِروا؛ كأنَّهم تقالُّوها ، فقالوا: وأينَ نحنُ مِنَ النبيﷺ ، وقد غَفَرَ اللّٰه له ما تقدَّمَ مِنْ ذَنْبِه وما تأخَّر؟ قال أحدُهُم : أما أنا فإنِّي أُصَلِّي الليلَ أبداً. وقال الآخَرُ : أنا أصومُ الدهرَ ولا أُفطِرُ. وقال آخَرُ: وأنا أَعْتَزِلُ النساء فلا أتزوَّجُ أبداً. فجاء رسولُ اللّٰه ﷺ إليهم ؛فقال: ((أنتمُ القومُ الَّذينَ قلْتُم كذا وكذا؟ أما واللّٰه إنِّي لَأَخْشاكُم للّٰه، وأَتْقاكُم له ، ولكنِّي أصومُ وأُفْطِرُ، وأصَلِّي وأرْقُدُ ، وأتزوَّجُ النساءَ، فمنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتي فليسَ مِنِّي)).

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ کچھ لوگ نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات کے گھر نبی مکرم ﷺ کی عبادت کے متعلق پوچھنے کی غرض سے آئے جب ازواج مطہرات نے ان کو آپ ﷺ کی عبادت کے متعلق بتایا تو انہوں نے اس

عبادت کو کم سمجھا اور کہنے لگے کہ ہم کہاں نبی کریم ﷺ کے درجہ کو پہنچ سکتے ہیں آپ ﷺ کی تو اگلی پچھلی لغزشیں اللہ نے معاف کر دی ہیں (آپ ﷺ کو زیادہ عبادت کرنے کی ضرورت نہیں ہم گناہگار ہیں ہمیں آپ ﷺ سے زیادہ عبادت کرنے کی ضرورت ہے لہٰذا) ایک نے کہا کہ میں رات بھر نماز پڑھا کروں گا (کبھی نہیں سوؤں گا) دوسرے نے کہا کہ میں مسلسل روزے رکھوں گا کبھی افطار نہیں کروں گا۔ ایک نے کہا کہ میں عورتوں سے ہمیشہ الگ رہوں گا کبھی شادی نہیں کروں گا۔ اتنے میں نبی کریم ﷺ ان کے پاس تشریف لائے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم ہی وہ لوگ ہو جنہوں نے یہ کہا؟ اللہ کی قسم! میں تم سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا ہوں لیکن میں (نفلی) روزہ رکھتا بھی ہوں اور (کبھی) نہیں بھی رکھتا اور رات کو نماز پڑھتا بھی ہوں اور آرام بھی کرتا ہوں اور عورتوں سے شادی (بھی) کی ہے۔ لہٰذا جو میری سنت سے اعراض کرے گا وہ مجھ سے نہیں (یعنی مجھ سے قریب نہیں میرے طریقے پر نہیں)۔

[صحیح۔ صحیح البخاری:5063، صحیح مسلم: 1401]

991 حدیث عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه قال: قال رسولُ اللهِ ﷺ: ((**تُنكَحُ المرأةُ على إحْدى خِصالٍ: لجمالِها، ومالِها، وخُلُقِها، ودِينِها، فعليكَ بذاتِ الدين والخُلُقِ تَرِبَتْ يمينُك**)).

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عورت سے نکاح ان خصلتوں میں سے کسی ایک خصلت کی وجہ سے کیا جاتا ہے ① خوبصورتی ② مال ③ اخلاق ④ دین لیکن تو دین دار اور با اخلاق عورت سے ہی شادی کرنا تیرا دائیں ہاتھ خاک آلود ہو (یہ جملہ ترغیب کے لیے ہے)۔

[حسن۔ مسند أحمد:80/3، صحیح ابن حبان: 4026، مسند البزار:1403]

992 حدیث عن مَعْقِلِ بن يسار رضي الله عنه قال: **جاء رجلٌ إلى رسولِ اللهِ ﷺ فقال: يا رسولَ اللهِ إني أَصَبْتُ امْرأَةً ذاتَ حسبٍ ومَنصب ومال؛ إلا أنّها لا تَلِدُ، أفأتَزَوَّجُها؟ فنهاه. ثم أتاهُ الثانِيَة، فقالَ له مثل ذلك ثم أتاهُ الثالِثَةَ، فقال له: ((تَزَوَّجوا الوَدودَ الولودَ، فإنّي مكاثِرٌ بكمُ الأُمَمَ))**.

سیدنا معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! میں نے ایک ایسی عورت پائی ہے جو حسب، منصب اور مالی لحاظ سے بہت اونچی ہے لیکن اس کے ہاں اولاد نہیں ہوتی کیا میں اس سے شادی کر لوں؟ آپ ﷺ نے اُسے منع کر دیا وہ دوبارہ آیا آپ ﷺ نے پھر یہی کہا جب

وہ تیسری مرتبہ آیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: شادی ایسی عورت سے کرو جو محبت کرنے والی اور زیادہ بچے جننے والی ہو اس لیے کہ تمہاری کثرت کے سبب میں (روزِ قیامت) دوسری امتوں پر فخر کروں گا۔

[حسن، صحیح۔ سنن أبی داؤد: 2050، سنن النسائی، مستدرك حاكم: 162/2]

3- میاں بیوی کو ایک دوسرے کے حقوق کی پاسداری کرتے ہوئے باہمی حسن معاشرت کی ترغیب اور حقوق کی عدم ادائیگی پر وعید

993 عن ميمون عن أبيه عن النبي ﷺ:((أَيُّما رجُلٍ تزوَّجَ امْرأةً على ماقلَّ مِنَ المَهْرِ أو كَثُرَ ، ليس في نَفْسِه أنْ يُؤَدِّيَ إليها حقَّها ؛ خَدعَها، فماتَ ولمْ يُؤَدِّ إليها حقَّها ؛ لقيَ اللّٰه يومَ القيامة وهو زانٍ))

سیدنا میمون اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے کسی عورت کے ساتھ کم یا زیادہ حق مہر پر نکاح کیا جبکہ اس کے دل میں حق مہر ادا کرنے کا ارادہ نہیں تھا تو اس نے بیوی کے ساتھ دھوکے بازی سے کام لیا اور اگر حق مہر ادا کرنے سے پہلے ہی اس کی موت واقع ہوگئی تو روزِ قیامت وہ اللہ کے روبرو ایک زانی کی حیثیت سے پیش ہوگا۔

[صحیح۔ طبرانی فی الأوسط: 1851، والصغیر: 111]

994 عن أبي هريرة رضي اللّٰه عنه قال: قال رسول اللّٰه ﷺ: ((أَكْمَلُ المؤمِنينَ إيمانًا أحْسَنُهم خُلُقًا، وخيارُكُم خيارُكم لِنسائِهمْ))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مومنوں میں سے سب سے زیادہ کامل ایماندار وہ ہیں جن کے اخلاق اچھے ہیں اور تم میں سے بہتر وہ ہیں جو اپنی بیویوں کے حق میں زیادہ اچھے ہیں۔

[حسن، صحیح۔ جامع الترمذی: 1162، صحیح ابن حبان: 4164]

995 عن عائشة رضي اللّٰه عنها قالت: قالَ رسولُ اللّٰه ﷺ: ((خيرُكم خيرُكم لِأَهْلِه ، وأنا خيرُكُم لِأَهْلي))

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے سب سے بہتر وہ ہے جو اپنی بیوی کے حق میں اچھا ہو، اور میں اپنی بیویوں کے ساتھ تم سب سے بڑھ کر بہتر سلوک کرنے والا ہوں۔

[صحیح۔ صحیح ابن حبان: 4177]

996 عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: ((اسْتَوْصوا بالنساءِ فانَّ المرأةَ خُلِقَتْ مِنْ ضِلعٍ، وإنَّ أعْوجَ ما في الضِلَعِ أعْلاه ، فانْ ذَهَبْتَ تقيمه كَسَرْتَه، وانْ تركْتَه لَمْ يَزلْ أعوَجَ، فاسْتَوصوا بالنساءِ))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیویوں کے ساتھ حسن سلوک کرنے کے بارے میں میری وصیت مانو، عورت کی تخلیق پسلی سے ہوئی (جو قدرتی طور پر ٹیڑھی ہوتی ہے) اور سب سے زیادہ ٹیڑھی پسلی اوپر والی ہوتی ہے۔ اور اگر تو اس کو (زبردستی) سیدھا کرنے کی کوشش کرے گا تو اسے توڑ بیٹھے گا (یعنی طلاق ہو جائے گی) اور اگر تو اسے اسی حال پر چھوڑ دے تو پھر وہ ہمیشہ ویسی ہی ٹیڑھی رہے گی اس لیے بیویوں کے ساتھ حسن سلوک کرنے کی میری وصیت قبول کرو۔ [صحیح۔ صحیح البخاری: 3331، صحیح مسلم: 1468]

997 عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ : ((لا يَفْرَكْ مؤمنٌ مؤمِنةً ، إنْ كَرِهَ منها خُلُقًا رضي منها آخَرَ، أو قال: غيرَه))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی مومن اپنی ایماندار بیوی سے (کسی ایک آدھ بُری عادت کی وجہ سے) نفرت نہ کرے اگر اُسے ایماندار بیوی کی کوئی عادت ناپسند لگتی ہے تو (ضرور) کوئی دوسری عادت اچھی بھی لگتی ہوگی۔ [صحیح۔ صحیح مسلم: 1469]

998 عن معاوية بن حيدة رضي الله عنه قال: قلتُ: يا رسولَ اللّٰه! ما حقُّ زوجة أحدِنا عليه؟ قال: ((أنْ تُطعِمَها إذا طَعِمْتَ وَتَكْسُوهَا إذا اكْتَسَيتَ ، ولا تضربِ الوجهَ ، ولا تُقَبِّح، ولا تَهْجُرْ إلا في البيت))

سیدنا معاویہ بن حیدہ رضی اللہ عنہ سے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ ہم میں سے کسی کی بیوی کا اس پر کیا حق ہے؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم کھاؤ تو اسے بھی کھلاؤ، جب خود پہنو تو اسے بھی پہناؤ، اس کے چہرے پر

ہرگز نہ مارا اور نہ ہی اسے برا بھلا کہا اور نہ (بغرض اصلاح) اس سے جدائی کر مگر گھر ہی میں (بستر الگ کر لے)۔

[صحیح۔ سنن أبی داؤد: 2142، صحیح ابن حبان:4163]

999 عن عبدالرحمن بن عوفٍ رضي الله عنه قال: قال رسول الله ((إذا صلَّتِ المرأةُ خَمْسَها، وصامَتْ شَهْرَها، وحفظَتْ فرْجَها، وأطاعَتْ زَوْجَها، قيلَ لها: ادْخُلي الجنَّةَ مِنْ أي أبوابِ الجنَّةِ شِئْتِ))

سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عورت جب پانچ وقت کی نماز پڑھے، رمضان کے روزے رکھے، اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرے اور خاوند کی فرمانبرداری کرے تو (قیامت کے دن) اس سے کہا جائے گا کہ جنت کے جس مرضی دروازے سے تو چاہتی ہے جنت میں داخل ہو جا۔

[حسن لغیرہ۔ مسند أحمد:191/1، طبرانی فی الکبیر: 8800]

1000 عن حُصين بْنِ مُحْصِنٍ: أنَّ عَمَّةً له أتَتِ النبيَّ صلى الله عليه وسلم [في حاجة، ففرغت من حاجتها]، فقال لها: ((أذات زوج [أنت]؟)). قالت: نعم. قال: ((كيف أنتِ له؟)). قالت: ما آلوه إلا ما عَجَزْتُ عنه. قال: ((فانظري أين أنت منه؛ فانَّه جنَّتُكِ ونارُكِ)).

سیدنا حصین بن محصن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کی پھوپھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنے کسی مسئلہ کے سلسلہ میں حاضر ہوئیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا تم شادی شدہ ہو؟ انہوں نے عرض کی جی ہاں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنے شوہر سے کیسا برتاؤ کرتی ہو؟ انہوں نے عرض کی کہ حتی الامکان ان کی خدمت میں کسی قسم کی کوتاہی نہیں کرتی سوائے اس کے کہ میں خدمت کے کرنے سے عاجز ہی ہو جاؤں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے خاوند کے ساتھ برتاؤ پر غور کر کیونکہ وہ ہی تیری جنت (بھی) ہے اور دوزخ (بھی) ہے۔

[صحیح۔ مسند أحمد: 341/4، سنن النسائی:76، مستدرك حاكم:189/2]

1001 عن ابن أبي أوفى قال: لما قَدِمَ معاذُ بن جَبلٍ مِنَ الشامِ سَجَدَ للنَّبيِّ صلى الله عليه وسلم، فقالَ رسولُ الله صلى الله عليه وسلم: ((ما هذا؟)). قال: يا رسولَ الله! قدِمْتُ الشام، فوجَدْتُهم يَسْجدُونَ لبطارِقَتِهِمْ وأساقِفَتِهِمْ، فأرَدْتُ أنْ أفْعَلَ ذِلكَ بِكَ. قال: ((فلا تَفْعَلْ؛ فإنِّي لوْ أمَرْتُ شَيْئًا أنْ يَسْجُدَ لِشَيْءٍ؛ لأَمَرْتُ المرأةَ أنْ

تَسْجُدَ لِزَوْجِها ، والَّذي نَفْسي بِيَدِه ، لا تُؤَدِّي المرأةُ حقَّ ربِّها حتى تُؤَدِّيَ حقَّ زوْجِها ››.

سیدنا ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ شام سے واپس آئے تو انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سجدہ (تعظیمی) کیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (اے معاذ!) یہ کیا؟ عرض کی اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میں شام گیا تو میں نے وہاں لوگوں کو اپنے سرداروں اور اپنے پیشواؤں کو سجدہ کرتے ہوئے دیکھا اس لیے میں نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا کرنا چاہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (دوبارہ) اس طرح ہرگز نہ کرنا؟ اگر میں کسی کو کسی کے لیے سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوند کو (تعظیمی) سجدہ کرے، قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے عورت اپنے رب کا حق اس وقت تک ادا نہیں کر سکتی جب تک کہ وہ اپنے شوہر کا حق ادا نہ کرے۔

[صحیح۔ سنن ابن ماجہ: 1853، صحیح ابن حبان:4171]

1002 عن أنسِ بن مالكٍ رضي الله عنه عن النبي ﷺ قال: ‹‹ ألا أُخبِرُكم بِرِجالِكم في الجنَّةِ ››. قلنا: بَلى يا رسولَ اللّٰه! قال: ‹‹النبيُّ في الجنَّةِ ، والصدِّيقُ في الجنَّةِ، والرجل يزورُ أخاه في ناحِيَة المِصْرِ لا يزورُه إلا للّٰه في الجَنَّةِ. ألا أُخبِرُكُم بِنسائِكُم في الجنَّةِ ؟ ››. قلنا: بلى يا رسولَ اللّٰه! قال: ‹‹ كلُّ وَدُودٍ وَلودٍ ، إذا غَضِبَتْ ، أوْ أُسِيءَ إليها ، أو غَضِبَ زوْجُها قالتْ: هذه يدي في يَدِك، لا أَكْتَحِلُ بغَمْضٍ حتى تَرْضى ››.

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تم میں سے جنتی مردوں کی تمھیں خبر نہ دوں؟ ہم نے عرض کیا: کیوں نہیں اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ضرور بتائیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نبی جنت میں ہوگا اور صدیق بھی جنت میں ہوگا اور وہ شخص جو اپنے بھائی کی شہر کے کسی کنارے صرف اللہ کی رضا کے لیے زیارت کرنے جائے (وہ بھی) جنت میں ہوگا (پھر فرمایا) کیا میں تم میں سے جنتی عورتوں کی تمھیں خبر نہ دوں؟ ہم نے عرض کی اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! ضرور بتلائیے، ارشاد فرمایا: (خاوند سے) محبت کرنے والی زیادہ بچے جننے والی، جب اسے غصہ آئے یا اس کے ساتھ برا سلوک ہو یا اس کا خاوند اس سے ناراض ہو جائے تو وہ (اپنے شوہر سے) کہے یہ میرا ہاتھ تیرے ہاتھ میں ہے اس وقت تک چین سے نہ بیٹھوں گی جب تک آپ راضی نہ ہو جائیں۔

[حسن لغیرہ۔ طبرانی فی الکبیر: 140، والأوسط: 1764، والصغیر:118]

1003 عن عبدالله بن عمرو رضي الله عنهما عن رسولِ الله ﷺ قال: ((لا ينظُرُ اللّٰه تبارَک وتعالى إلى امْرأةٍ لا تشكرُ لزوْجِها ؛ وهي لا تَستغني عنه)).

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس عورت کی طرف نظر رحمت نہیں کرتا جو اپنے شوہر کا حق ادا نہ کرے حالانکہ وہ اپنے شوہر سے بے نیاز نہیں ہوسکتی (ہر ضرورت میں اسے خاوند کی مدد درکار ہے)۔ [صحیح۔ سنن النسائی: 249، مستدرك حاكم:190/2]

1004 عن معاذ بن جبلٍ رضي الله عنه عن النبي ﷺ قال: ((لا تُؤْذي امْرأةٌ زوْجَها في الدنيا ؛ إلا قالَتْ زوجَتُه مِنَ الحورِ العينِ : لا تُؤْذيه قاتَلكِ اللّٰه، فإنَّما هو عندَكِ دَخيلٌ ، يوشِكُ أنْ يُفارِقَكِ إليْنا)).

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب بھی کوئی عورت دنیا میں اپنے خاوند کو تکلیف دیتی ہے تو اس کی (جنتی) بیوی حور بڑی آنکھوں والی کہتی ہے اسے تکلیف نہ دے اللہ تجھے مارے (یعنی رحمت سے دور کردے) یہ تو تمہارے پاس مہمان ہے قریب ہے کہ تجھ سے جدا ہو کر ہمارے پاس آجائے۔

[صحیح۔ سنن ابن ماجه:2014، جامع الترمذی]

1005 عن طلق بن عليٍّ رضي الله عنه ؛ أنَّ رسول الله ﷺ قال: ((إذا دعا الرجُل زوجتَه لِحاجتِه ؛ فَلْتَأْتِه وإنْ كانَتْ على التَّنّورِ)).

سیدنا طلق بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص اپنی بیوی کو اپنی حاجت کے لیے بلائے تو اس کو چاہیے کہ فوراً حاضر ہو خواہ وہ تنور پر ہی کیوں نہ ہو۔

[صحیح۔ جامع الترمذی:1160، صحیح ابن حبان:4153]

1006 عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: ((إذ دعا الرجلُ امرأتَهُ إلى فراشِه ، فَلمْ تَأْتِه ، فباتَ غَضْبانَ عليها ؛ لَعَنتْها الملائكةُ حتى تُصْبِحَ)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص اپنی بیوی کو اپنے بستر کی طرف بلائے اور وہ نہ آئے اور خاوند ساری رات ناراضگی میں گزار دے تو اس عورت پر فرشتے صبح تک لعنت بھیجتے ہیں۔

[صحیح۔ صحیح البخاری:5193، صحیح مسلم:1436، سنن أبی داؤد:2141]

1007 عن ابن عمر رضي الله عنهما قال: قال رسول اللهﷺ: ((**اثْنانِ لا تجاوزُ صلاتُهما رؤوسَهُما : عبدٌ أبقَ مِنْ مواليهِ حتى يرجعَ ، وامْرَأةٌ عَصَتْ زوْجَها حتى ترجعَ**)).

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دو قسم کے لوگوں کی نماز ان کے سروں سے تجاوز نہیں کرتی۔ ① بھاگا ہوا غلام یہاں تک کہ اپنے مالک کی طرف لوٹ نہ آئے ② وہ عورت جو اپنے خاوند کی نافرمانی کرے یہاں تک کہ اس سے باز نہ آجائے۔ [حسن۔ طبرانی فی الصغیر:479، مستدرک حاکم:173/4]

4-بیویوں میں سے کسی ایک کو ترجیح دینے اور ان میں انصاف نہ کرنے پر وعید

1008 عن أبي هريرة رضي الله عنه: أنرسول اللهﷺ قال: ((**مَنْ كانَتْ عندَهُ امْرأتانِ فَلَمْ يَعْدِلْ بينهما، جاءَ يومَ القيامة وشِقُّه ساقِطٌ**)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کی دو بیویاں ہوں اور وہ ان میں عدل و انصاف نہ کرے تو وہ قیامت کے دن اس حالت میں آئے گا کہ اس کا ایک پہلو فالج زدہ ہوگا۔

[صحیح۔ جامع الترمذی:1141، مستدرک حاکم:186/2، سنن أبی داؤد:2133]

1009 عن عبدالله بن عمرو بن العاص رضي الله عنهما قال: قال رسول اللهﷺ: ((**إنَّ المقْسِطينَ عندَ اللهِ على منابرَ مِنْ نورٍ عن يمينِ الرحمنِ، وكِلْتا يديْهِ يَمينٌ، الذين يعدِلون في حكْمِهم وأهْليهم وما وَلوا**)).

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یقیناً انصاف کرنے والے اللہ تعالیٰ کے ہاں (روزِ قیامت) نور کے ممبروں پر رحمٰن کی دائیں جانب ہوں گے اور اللہ تعالیٰ کے دونوں ہاتھ دائیں ہی ہیں یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے فیصلوں، گھر والوں اور جو ان کی ماتحتی میں ہیں ان میں عدل وانصاف کرتے ہیں۔

[صحیح۔ صحیح مسلم: 1827]

5-بیوی بچوں پر خرچ کرنے کی ترغیب اوران کی پرواہ نہ کرنے پر وعیداور بچیوں پر خرچ کرنے اورانہیں ادب سکھانے کی فضیلت

1010 عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول اللهﷺ: ((دينارٌ أنفقتَه في سبيل الله، ودينارٌ أنفقتَه في رقَبَةٍ ، ودينارٌ تصدَّقْتَ به على مسكينٍ ، ودينارٌ أنفقْتَه على أهْلِكَ ؛ أعْظَمُها أجراً الَّذي أنفقْتَه على أهْلِكَ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک دینار جسے تم اللہ کی راہ میں خرچ کرو، اور ایک وہ دینار جسے تم غلام آزاد کرنے کے لیے خرچ کرو اور ایک وہ دینار جسے تم اپنے اہل وعیال پر خرچ کرو ان میں سے سب سے زیادہ اجر وثواب اس (دینار کے خرچ کرنے) کا ہے جسے تم اپنے اہل وعیال پر خرچ کرو۔

[صحيح۔ صحيح مسلم:995]

1011 عن أبي مسعودٍ البدري رضي الله عنه عن النبيﷺ قال :((إذا أنْفَقَ الرجُلُ على أهْلِه نفقةً وهو يَحْتَسِبُها؛ كانتْ له صدَقَةً)).

سیدنا ابو مسعود بدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب آدمی اپنے اہل وعیال پر ثواب کی نیت سے خرچ کرے تو یہ بھی اس کے لیے صدقہ (کی طرح حصول ثواب کا ذریعہ) ہوگا۔

[صحيح۔ صحيح البخاری:55، صحيح مسلم:1002، جامع الترمذی:1965]

1012 عن المقدام بن معديكرب رضي الله عنه قال: قال رسول اللهﷺ: ((ما أطعَمْتَ نفْسَكَ فهو لكَ صدقةٌ، وما أطْعَمْتَ وَلَدَكَ فهو لكَ صدقةٌ ، وما أطْعَمْتَ زوْجَتَكَ فهو لكَ صدَقَةٌ ، وما أطْعَمْتَ خادِمَكَ فهو لكَ صَدَقَةٌ)).

سیدنا مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو تم خود کھاؤ وہ صدقہ ہے، جو اپنی بیوی کو کھلاؤ وہ بھی صدقہ ہے جو اپنی اولاد کو کھلاؤ وہ بھی صدقہ ہے اور جو اپنے خادم کو کھلاؤ گے وہ بھی صدقہ ہے۔

[صحيح۔ مسند أحمد:131/4]

1013 حدیث نمبر: عن عبدالله بن مسعودٍ رضي الله عنه قال: قال رسولُ اللهﷺ:((**اليدُ العُلْيا أفْضَلُ مِنَ اليدِ السُفلى، وابْدَأ بِمَنْ تعولُ، أُمَّكَ وأباكَ، وأختَكَ وأخاكَ، وأدْناكَ فأدْناكَ**)).

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اوپر والا (یعنی دینے والا) ہاتھ نیچے والے ہاتھ (یعنی لینے والے) سے بہت بہتر ہے اور (خرچ کرنا) اپنے اہل وعیال سے شروع کرو یعنی ماں باپ، بہن بھائی پھر جو جس قدر زیادہ قریبی ہے (ان پر خرچ کرو)۔[حسن، صحیح۔ طبرانی فی الأوسط:9483]

1014 حدیث نمبر: عن جابرٍ رضي الله عنه قال: قال رسول اللهﷺ: ((**ما أنفق المرء على نفسه وولده وأهلِهِ وذي رحمه وقرابته؛ فهو له صدقةٌ**)).

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انسان اپنی ذات، اپنی اولاد، اپنی بیوی اور قریبی رشتہ داروں پر جو بھی خرچ کرتا ہے تو یہ اس کے لیے صدقہ (کی طرح حصول ثواب کا ذریعہ) ہوگا۔

[حسن لغیرہ۔ طبرانی فی الأوسط:6892]

1015 حدیث نمبر: عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول اللهﷺ:((**إنَّ المَعونَةَ تأتِي مِنَ اللهِ على قَدْرِ المؤُنَةِ، وإنَّ الصبرَ يأتي مِنَ اللهِ على قَدْرِ البَلاءِ**)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مدد ذمہ داری کے بقدر ہوتی ہے اور صبر (کی توفیق) یقیناً اللہ تعالیٰ کی طرف سے مصیبت کے بقدر مل جاتی ہے۔

[حسن لغیرہ۔ مسند البزار:1506]

1016 حدیث نمبر: عن العرباض بن سارية رضي الله عنه قال: سمِعْتُ رسول اللهﷺ يقول:((**إنَّ الرجلَ إذا سَقى امْرأته مِنَ الماءِ أُجِرَ**)). **قال: فأتَيْتُها فسَقَيْتُها، وحدَّثْتُها بما سمعتُ مِنْ رسولِ الله**ﷺ.

سیدنا عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: آدمی جب اپنی بیوی کو پانی پلائے تو اسے اس کا بھی ثواب ملتا ہے (صحابی) کہتے ہیں کہ میں اپنی بیوی کے پاس آیا اور اُسے پانی پلایا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہوئی یہ حدیث بھی اُسے سنائی۔

[حسن لغیرہ۔ مسند احمد:179/4، طبرانی فی الکبیر:646، والأوسط:858]

1017 عن عبداللّٰہ بن عمرو رضي اللّٰہ عنہما قال: قال رسول اللّٰہ ﷺ: ((كَفَى بِالْمَرْءِ إِثْماً أَنْ يُضَيِّعَ مَنْ يَقُوتُ)).

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آدمی کے گنہگار ہونے کے لیے یہی بات کافی ہے کہ جن پر خرچ کرنا (اہل وعیال وغیرہ) اس کے ذمہ (لازم) ہے یہ ان کا خیال نہ رکھے۔

[حسن لغیرہ۔ سنن أبی داؤد:1692، سنن النسائی: ، مستدرك حاكم:415/1]

1018 عن كعب بن عجرة رضي اللّٰہ عنه قال: مر على النبيﷺ رجلٌ، فرأى أصحابُ رسولِ اللّٰہﷺ مِنْ جَلَدِه ونَشاطِه، فقالوا: يا رسولَ اللّٰہ! لو كان هٰذا في سبيل اللّٰہ! فقال رسولُ اللّٰہﷺ: ((إنْ كانَ خرجَ يَسْعى على ولَدِه صِغاراً فهو في سبيل اللّٰہ، وإنْ كانَ خرجَ يَسْعى على أبَوَينِ شَيْخَيْنِ كبيرَيْنِ فهو في سبيلِ اللّٰہ، وإنْ كانَ خرجَ يَسْعى على نفْسه يُعِفُّها فهو في سبيل اللّٰہ، وإنْ كانَ خرج يَسْعى رِياءً و مُفاخَرةً فهو في سبيلِ الشيطانِ)).

سیدنا کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نبی ﷺ کے پاس سے گزرا تو جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس کی صحت و تندرستی کو دیکھا تو کہنے لگے: اے اللہ کے رسول ﷺ! کاش یہ شخص اللہ کی راہ میں ہوتا (یعنی اس کی قوت جہاد میں کام آتی) تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر یہ شخص اپنے چھوٹے معصوم بچوں کی خاطر (رزقِ حلال) کمانے کے لیے نکلا ہے تب بھی اللہ کی راہ میں ہے، اگر یہ اپنے بوڑھے والدین کی خاطر کمانے کے لیے نکلا ہے تب بھی یہ اللہ کی راہ میں ہے، اگر یہ خود اپنے لیے کمانے نکلا ہے تاکہ دوسروں کے سامنے ہاتھ پھیلانے سے بچ جائے تب بھی یہ اللہ کی راہ میں ہے (لیکن) اگر یہ فخر وریا اور شان وشوکت کی خاطر کمانے نکلا ہے تو یہ شیطان کی راہ میں ہے۔

[صحیح لغیرہ۔ طبرانی فی الکبیر:282]

1019 عن الحسن رضي اللّٰہ عنه عن نبي اللّٰہﷺ قال: ((إنَّ اللّٰہ سائلٌ كلَّ راعٍ عمَّا اسْتَرْعاهُ، حَفِظَ أمْ ضَيَّعَ، حتى يَسْأَلَ الرجُلَ عنْ أهلِ بيْته)).

سیدنا حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ہر نگران سے اس کے ماتحتوں کے متعلق پوچھے گا کہ

اپنے ماتحتوں کی ذمہ داری کی حفاظت کی یا اسے ضائع کیا (یعنی اپنی ذمہ داری کو پورا کیا یا نہیں) یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ آدمی سے اس کے گھر والوں کے متعلق سوال کرے۔ [حسن، صحیح۔ صحیح ابن حبان:4476]

1020 حدیث عن عائشة رضى الله عنها قالت: جاء تني مِسكينَةٌ تَحمِل ابنَتَينِ لهَا ، فاطعَمتُها ثلاث تَمراتٍ، فاعطَتْ كلَّ واحدةٍ منها تَمرةً ، ورَفعتْ إلى فيها تَمرةً لتأكُلَها، فاستَطعَمَتها ابنتاها، فشقّتِ التَمرَةَ التي كانتْ تريدُ أنْ تأكُلَها بينهما، فاعجبنَي شانُها، فذكرتُ الذي صَنَعَتْ لرسولِ اللهِ ﷺ، فقال: ((إنَّ الله قد أوجَبَ لها بهما الجنَّةَ ، أوْ أعتَقَها بِهما مِنَ النارِ)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ان کے پاس ایک حاجت مند عورت اپنی دو بیٹیوں کو اُٹھائے ہوئے آئی تو میں نے اسے تین کھجوریں کھانے کے لیے دیں اس نے دونوں بیٹیوں کو ایک ایک کھجور دی اور ایک خود کھانے لگی تو ان بیٹیوں نے اپنی ماں سے وہ بھی مانگ لی تو اس عورت نے اس کھجور کے دو حصے کیے اور خود کھانے کی بجائے اپنی بیٹیوں کو دے دیئے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ مجھے اس کے اس عمل سے انتہائی تعجب ہوا تو میں نے اس کا یہ عمل رسول اللہ ﷺ سے ذکر کیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ اللہ تعالیٰ نے ان دونوں بیٹیوں کی وجہ سے اس کے لیے جنت واجب کر دی ہے یا فرمایا ان کی وجہ سے اللہ نے اُسے جہنم سے آزاد کر دیا ہے۔ [صحیح۔ صحیح مسلم:2636]

1021 حدیث عن أنس رضي الله عنه عن النبي ﷺ قال: قال رسول الله ﷺ: ((مَنْ عالَ ابنَتينِ أو ثلاثًا ، أو أُختَينِ أو ثلاثًا حتى يَبِنَّ ، أو يموتَ عَنهُنَّ ، كنتُ أنا وهو في الجنَّةِ كهاتَينِ . وأشارَ بأصبُعَيهِ السبابةِ والتي تليها)).

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے دو یا تین بیٹیوں یا بہنوں کی پرورش ان کی شادی ہونے تک کی یا ان کی پرورش کرتے کرتے اس کا انتقال ہو گیا تو میں اور وہ جنت میں اس طرح ہوں گے، آپ ﷺ نے اپنی انگشت شہادت اور اس کی ساتھ والی انگلی کو ملا کر اشارہ کیا۔ [صحیح۔ صحیح ابن حبان: 447]

1022 حدیث عن المطلب بن عبدالله المخزومي قال: دخلتُ على أم سلمة زوجِ النبيّ ﷺ فقالت: يا بني ! ألا أحدثُك بما سمعت من رسول الله ﷺ؟ قلت: بلى يا أمَّه! قالت: سمعتُ رسول الله ﷺ يقول:

((من أنفق على ابنتين أو أختين أو ذواتي قرابةٍ يحتسبُ النفقةَ عليهما حتى يغنيهما الله من فضله، أو يكفيهما؛ كانتا له ستراً من النار)).

مطلب بن عبداللہ مخزومی فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی زوجہ محترمہ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے فرمایا: اے میرے بیٹے! کیا میں تجھے وہ حدیث نہ سناؤں جو میں نے رسول اللہ ﷺ کو بیان کرتے ہوئے سنا، میں نے عرض کی ضرور بتایئے! انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کو میں نے فرماتے ہوئے سنا جس شخص نے اپنی دو بیٹیوں یا دو بہنوں یا کسی قریبی عزیز کی دو (بیٹیوں وغیرہ) پر حصول ثواب کی نیت سے خرچ کیا یہاں تک کہ ان کو اللہ نے اپنے فضل سے دوسروں سے مستغنی کردیا تو وہ دونوں اس کے لیے جہنم کی آگ سے بچاؤ کا ذریعہ ہوں گی۔

[حسن لغیرہ۔ مسند احمد:293/6، طبرانی فی الکبیر: 938]

6-اچھے نام رکھنے کی ترغیب، برے ناموں کی ممانعت اور انہیں بدلنے کا حکم

حدیث نبوی 1023 عن أبي وهبٍ الجُشَمِي وكانت له صحبةٌ۔ رضي الله عنه قال: قال رسولُ اللهﷺ: ((أحبُّ الأسماءِ إلى الله عبدُالله وعبدُ الرحمن، وأصدَقُها حارثٌ وهَمَّامٌ، وأقْبَحُها حَرْبٌ ومُرَّةٌ)).

سیدنا ابو وہب جشمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے زیادہ پسندیدہ نام عبداللہ اور عبدالرحمٰن ہیں، اور ناموں میں سے سچے ترین نام حارث اور ہمام ہیں، اور بدترین نام حرب (جھگڑالو) مرہ (تلخی، کڑواہٹ) ہیں۔ [حسن لغیرہ۔ سنن ابی داؤد:4950، سنن النسائی:]

حدیث نبوی 1024 عن أبي هريرة رضي الله عنه: أنَّ رسول الله ﷺ قال: ((إنَّ أخْنَعَ اسمٍ عند الله رجلٌ تَسَمَّى مَلِكَ الأمْلاكِ، زاد في رواية: لا مالِكَ إلا الله)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بدترین اور خبیث ترین وہ شخص ہے جس نے اپنا نام ملک الاملاک رکھا ہو (یعنی بادشاہوں کا بادشاہ) جبکہ حقیقی بادشاہ اللہ کے سوا اور کوئی نہیں۔ [صحیح۔ صحیح مسلم:2143]

حدیث نبوی 1025 عن عائشة رضي الله عنها: ((أنَّ رسولَ الله ﷺ كان يغيِّرُ الاسْمَ القبيحَ)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برے نام کو تبدیل کر دیا کرتے تھے۔

[صحیح لغیرہ۔ جامع الترمذی:3839]

حدیث نبوی 1026 عن ابن عمر رضي الله عنهما: ((أنَّ ابنةً لعمر كان يقالُ لها: (عاصِيَة)، فسمَّاها رسولُ اللهﷺ (جميلَة))).

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی ایک بیٹی کا نام عاصیۃ (جس کا معنیٰ ہے گناہ کرنیوالی) تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا نام جمیلہ رکھ دیا۔

[صحیح۔ جامع الترمذی:2838، سنن ابن ماجہ:3733، صحیح مسلم:2139]

7-انسان کے اپنے باپ اور غلام کے اپنے آقاؤں کے سوا کسی دوسرے کی طرف نسبت کرنے پر وعید

1027 عن سعد بن أبي وقاص رضي الله عنه: أنّ رسول الله ﷺ قال: ((**مَن ادَّعى الى غيرِ أبيهِ وهو يعلَمُ أنّه غيرُ أبيهِ ؛ فالجنّةُ عليه حرَامٌ**)).

سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص اپنے آپ کو اپنے باپ کے علاوہ کسی اور کی طرف منسوب کرے اور اُسے معلوم بھی ہو کہ وہ اس کا باپ نہیں ہے تو جنت اس پر حرام ہے۔

[صحیح۔ صحیح البخاری:6766، صحیح مسلم: 63، سنن أبی داؤد: 5113، سنن ابن ماجه:2610]

1028 عن عبدالله بن عمرٍو رضي الله عنهما قال: قال رسول الله ﷺ:((**مَنِ ادَّعى الى غيرِ أبيه، لَمْ يَرُحْ رائحَةَ الجنَّةِ ، وإنَّ ريحَها ليوجَدُ مِنْ قدرِ سبعينَ عاماً ، أو مسيرة سبعينَ عاماً**)).

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے اپنے باپ کے علاوہ کسی اور کی طرف اپنے آپ کو منسوب کیا وہ جنت کی خوشبو تک نہ سونگھ سکے گا اور جنت کی خوشبو ستر سال کی مسافت سے آتی ہے۔

[صحیح۔ مسند أحمد 171/1، سنن ابن ماجه:2611]

1029 عن أبي بكر الصديق رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ :((**مَنِ ادّعى نسباً لا يُعرَفُ كَفر باللّٰه، أو انْتَفى مِنْ نَسبٍ وإنْ دَقَّ كَفَر باللّٰه**)).

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے کسی ایسے نسب سے ہونے کا دعویٰ کیا جو نسب معروف نہ تھا یا جس نسب سے وہ تھا اس سے ہونے کی اس نے نفی کی (کہ میرا اس نسب سے تعلق نہیں) اگرچہ ہلکی اور معمولی نفی ہی کی ہو تو اس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر کا ارتکاب کیا (ناشکری کی)۔

[صحیح لغیرہ۔ طبرانی فی الأوسط:8570]

8- جس کے تین، دو یا ایک بچہ فوت ہو جائے اس کے لیے اجر و ثواب کی ترغیب

1030 عن أبي ذر رضي الله عنه قال: سمعتُ رسول الله ﷺ يقول: ((ما مِنْ مُسلِمَيْنِ يموتُ بينهُما ثلاثةٌ مِنَ الولَدِ لمْ يَبْلُغوا الحِنْثَ ؛ إلا أدْخَلَهُما اللّٰه الجنَّة بفضْلِ رحمَته إيَّاهم)).

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جن مسلمان والدین کے تین بچے بالغ ہونے سے پہلے ہی فوت ہو گئے تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل و رحمت سے ان کے والدین کو جنت میں داخل فرمائے گا۔

[صحیح۔ صحیح ابن حبان: 2929]

1031 عن أبي حسان قال: قُلْتُ لأبي هريرة: إنَّه قد ماتَ لي ابْنان فما أنتَ مُحَدِّثي عنْ رسولِ اللّٰه ﷺ بحديثٍ تُطيِّبُ [به] أنفُسَنا عن موتانا؟ قال: نعم، ((صِغارُهم دَعا ميصُ الجنَّةِ ، يَتلقى أحدُهم أباه، أو قال: أبويه، فيأخذُ بثوبِه ، أو قال: بيده، كما آخَذُ أنا بصنَفَةِ ثوبِک هذا ، فلا يَتَناهى أوْ قال: ينتهي حتى يُدخِلَهُ اللّٰه و أباهُ الجنَّةَ)).

سیدنا ابوحسان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا میرے دو بیٹے فوت ہو چکے ہیں تو کیا آپ ہمیں رسول اللہ ﷺ کی کوئی ایسی حدیث نہیں سنائیں گے جس سے ہمارے دل اپنے مُردوں کی طرف سے تسلی حاصل کر لیں؟ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا جی ہاں، (رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا) ان کے چھوٹے بچے (جو بچپن میں فوت ہو گئے) جنت کے کیڑے مکوڑے ہوں گے (یعنی بلا روک ٹوک جنت میں آ جا سکے گے) وہ اپنے (مسلمان) والدین کے کپڑے پکڑ کر انہیں جنت کے پاس لے آئیں گے جس طرح کہ میں نے تمہارے اس کپڑے کے دامن کو پکڑ رکھا ہے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کو اور اس کے (ماں) باپ کو جنت میں داخل کر دے گا۔ [صحیح۔ صحیح مسلم: 2635]

1032 عن أبي أُمامَة عن عَمرِو بنِ عَبَسَة قال: قلتُ له حدِّثْنا: حديثًا سمعتَه مِنْ رسولِ اللّٰه ﷺ ليسَ فيه انْتِقاصٌ ولا وَهْمٌ ، قال: سمعتُه يقولُ: ((مَنْ وُلِدَ له ثلاثَةُ أولادٍ في الاسْلامِ ، فماتوا قبْلَ أنْ يَبْلُغوا الحِنْثَ ؛ أدْخَلَهُ اللّٰه بِرَحْمتِهِ إيَّاهُم ، ومَنْ أنْفَقَ زوْجَيْنِ في سبيلِ اللّٰه فإنَّ لِلْجنَّةِ ثمانِيَة أبوابٍ يُدْخِلُهُ اللّٰه مِنْ أي بابٍ

شاء منها الجنَّةَ ».

سیدنا ابوامامہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ ہمیں کوئی ایسی حدیث رسول ﷺ سنائیں جو آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہو جس میں کسی قسم کا کوئی نقص اور وہم وغیرہ نہ ہو، تو سیدنا عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جس شخص کے ہاں حالت اسلام میں تین بچے پیدا ہوئے اور بالغ ہونے سے پہلے ہی فوت ہو گئے تو اللہ تعالیٰ ان بچوں پر رحمت کے سبب اس کو جنت میں داخل کرے گا اور جس نے کسی بھی چیز کا جوڑا اللہ کی راہ میں خرچ کیا تو جنت کے آٹھوں دروازوں میں سے جس دروازے سے وہ جنت میں جانا چاہے گا اللہ اُسے داخل فرمادے گا۔ [صحیح لغیرہ۔ مسند أحمد:386/4]

1033 وعن قُرَّةَ بنِ إياسٍ رضي الله عنه: أنَّ رجلاً كان يأتي النبيَّ ﷺ ومعه ابنٌ له ، فقال النبيُّ ﷺ: «أتُحبُّه؟» قال: نعم يا رسولَ الله ! أحبَّك الله كما أحِبُّه. فَفقَدهُ النبيُّ ﷺ فقال: « ما فعلَ ابنُ فلانٍ ». قالوا: يا رسول الله! ماتَ . فقال النبيُّ ﷺ لِأبيه: « ألا تُحِبُّ أنْ لا تأتيَ باباً مِنْ أبوابِ الجنَّةِ إلا وَجَدْتَه ينتَظِرُكَ ؟ ». فقال رجلٌ: يا رسولَ الله! أله خاصَّةً ، أم لكلنا؟ قال: « بل لِكُلِّكُمْ ».

سیدنا قرہ بن ایاس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص اپنے بیٹے کو لے کر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا کرتا تھا (ایک مرتبہ) نبی ﷺ نے اس سے پوچھا کیا تم اپنے بیٹے سے محبت کرتے ہو؟ اس نے عرض کی جی ہاں! (اور کہا) کہ اللہ آپ ﷺ سے محبت فرمائے جس طرح کہ میں اس سے محبت کرتا ہوں (پھر کچھ عرصہ تک) نبی ﷺ نے اس کو نہ دیکھا تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے پوچھا کہ فلاں شخص کے بیٹے کا کیا بنا؟ عرض کی گئی کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! اس کا تو انتقال ہو گیا، تو نبی ﷺ نے اس کے والد سے ارشاد فرمایا: کیا تمہیں یہ پسند نہیں کہ تم (روزِ قیامت) جنت کے دروازے پر جاؤ اور وہاں اپنے بیٹے کو اپنا انتظار کرتے ہوئے پاؤ؟ ایک شخص نے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا یہ خوشخبری صرف اسی کے لیے خاص ہے یا ہم سب کے لیے ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ (خوشخبری) تم سب کے لیے ہے۔

[صحيح۔ مسند أحمد: 15633، سنن ابن حبان:2947]

1034 عن معاذٍ رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: « والذي نفسي بيده إنَّ السِّقْطَ لَيَجُرُّ أمَّه

بسَرَرِہ إلى الجنَّة إذا احْتَسَبتهُ ››.

سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے جو بچہ اپنی والدہ کے پیٹ میں (روح پھونکے جانے سے قبل) ہی ساقط ہوگیا تو وہ بھی اپنی والدہ کو نال (ناف سے ملا ہوا ایک حصہ) سے پکڑ کر جنت میں لے جائے گا جبکہ اس کی والدہ صبر کرتے ہوئے اس پر ثواب کی امید رکھے۔

[صحیح لغیرہ۔ مسند أحمد: 241/5، طبرانی فی الکبیر:299]

1035 وعن أبي سلمى راعي رسولِ الله ﷺ قال: سمعتُ رسولَ الله ﷺ يقول: ((**بخٍ بخٍ، وأشار بيده لِخَمْسٍ ما أثْقَلهُنَّ في الميزانِ : سُبْحانَ الله، والحمدُ لله، ولا إله إلَّا الله ، والله أكبرُ. والوَلَد الصالِحُ يُتَوفى لِلمَرْءِ المسلمِ ، فيحتَسِبُه**)).

سیدنا ابوسلمیٰ رضی اللہ عنہ جو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مویشی چرایا کرتا تھا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: بہت خوب، بہت خوب اور پانچ چیزوں کی طرف اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا جو ترازو میں بہت وزنی ہیں ① سبحان اللہ ② الحمد للہ ③ لا الہ الا اللہ ④ اللہ اکبر ⑤ اور مسلمانوں کا وہ بچہ جو فوت ہو جائے اور (والدین) اس پر صبر کریں اور اجر وثواب کی امید رکھیں۔

[صحیح۔ نسائی فی عمل الیوم واللیلة:167، صحیح ابن حبان:830، مستدرك حاکم: 511/1]

1036 عن أبي موسى الأشعري رضي الله عنه: أنّ رسولَ الله ﷺ قال:((**إذا ماتَ ولَدُ العبدِ قال الله لملائكته: قَبَضْتُمْ وَلَدَ عَبْدي ؟ فيقولونَ : نَعَمْ. فيقولُ : قَبَضْتُم ثَمرةَ فؤادِه؟ فيقولونَ : نَعمْ. فيقول : ماذا قالَ عَبْدِي ؟ فيقولونَ : حمِدَكَ واسْتَرْجَعَ. فيقولُ [الله تعالى] : ابْنُوا لِعَبْدي بَيتاً في الجنَّةِ ، وسَمُّوهُ بيتَ الحَمْدِ**)).

سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کسی کا بچہ مر جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے کہ تم نے میرے بندے کے بچے کی روح نکال لی؟ وہ عرض کرتے ہیں کہ نکال لی، پھر ارشاد ہوتا ہے کہ تم نے اس کے دل کے ٹکڑے کو لے لیا، وہ عرض کرتے ہیں کہ بے شک لے لیا، ارشاد ہوتا ہے کہ پھر میرے بندے نے اس پر کیا کہا۔ (فرشتے) عرض کرتے ہیں کہ اس نے آپ کی حمد کی اور '' اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ '' پڑھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا

ہے کہ اس کے بدلے جنت میں ایک گھر اس کے لیے بنا دو اور اس کا نام بیت الحمد (تعریف کا گھر) رکھو۔

[حسن لغیرہ۔ جامع الترمذی:1021، صحیح ابن حبان:2937]

9- عورت کو اس کے شوہر اور غلام کو اس کے مالک کے خلاف اُبھارنے پر وعید

1037 عن بُرَيْدَةَ رضي الله عنه قال: قال رسولُ اللهِ ﷺ : ((ليس منَّا مَنْ حلَف بالأمانَةِ ، ومن خَبَّبَ على امْرِىءٍ زوجتَه أوْ مَمْلوكَه فليسَ مِنَّا)).

سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص امانت کی قسم کھائے وہ ہم میں سے نہیں (کیونکہ قسم صرف اللہ کے اسما و صفات کی اُٹھائی جا سکتی ہے) اور جو شخص کسی کی بیوی یا اس کے غلام کو اس کے خلاف ورغلائے وہ (بھی) ہم میں سے نہیں۔ [صحیح۔ مسند أحمد:352/5، صحیح ابن حبان: 4363]

1038 عن جابرٍ رضي الله عنه عنِ النبي ﷺ قال: ((انَّ ابليسَ يضَعُ عرشَه على الماءِ ، ثمَّ يبعثُ سراياه ، فأدْناهُم منه منزِلةً أعظمُهم فِتْنةً ؛ يجيء أحدُهم فيقولُ : فعلتُ كذا وكذا. فيقولُ: ما صنعتَ شيئًا. ثُمَّ يجيء أحدُهم فيقولُ : ما تركْتُه حتى فَرَّقْتُ بينه وبينَ امْرأتِه ! فيُدْنيهِ منه ويقولُ : نِعْمَ أنتَ. فيَلْتَزِمُه)).

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ابلیس پانی پر اپنے تخت کو بچھاتا ہے اور پھر اپنے (شیطانی) لشکروں کو (فتنہ و فساد کے لیے) بھیجتا ہے اور ان (شیطانوں) میں سے اس کے سب سے زیادہ قریب وہ ہوتا ہے جو بڑے فتنے کو پھیلاتا ہے، ان (شیطانوں) میں سے ایک آ کر کہتا ہے کہ میں نے یہ (فتنہ کھڑا) کیا تو ابلیس کہتا ہے کہ تو نے کچھ نہیں کیا، پھر ایک اور آ کر کہتا ہے کہ میں فلاں شخص کے پیچھے لگا رہا یہاں تک کہ میں نے اس کے اور اس کی بیوی کے درمیان جدائی ڈال دی، ابلیس اسے اپنے قریب کر کے کہتا ہے کہ تو کتنا اچھا ہے اور پھر اسے اپنے سینے سے لگا لیتا ہے۔

[صحیح۔ صحیح مسلم: 2813]

10-بلا وجہ بغیر کسی عذر کے عورت کے لیے اپنے شوہر سے طلاق مانگنے پر وعید

1039 عن ثوبان رضي الله عنه عن النبيّ ﷺ قال: ((أيُّما امْرأةٍ سألتْ زوجَها طلاقَها مِنْ غيرِ ما بأسٍ؛ فحرامٌ عليها رائحةُ الجنَّةِ)).

سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو عورت بغیر کسی وجہ کے اپنے خاوند سے طلاق مانگے تو اس پر جنت کی خوشبو حرام ہے۔ [صحیح۔ سنن أبی داؤد:2226، جامع الترمذی:2287، سنن ابن ماجه:2055، صحیح ابن حبان: 4172]

11-عورت کے لیے خوشبو لگا کر اور بناؤ سنگھار کر کے گھر سے نکلنے پر وعید

1040 عن ابی موسیٰ رضي الله عنه: ((أيُّما امْرأةٍ استَعْطَرتْ فمرَّتْ على قومٍ لِيَجدوا ريحَها فهيَ زانِيَةٌ، وكلُّ عينٍ زانِيَةٌ)).

سیدنا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو عورت عطر (خوشبو) لگا کر لوگوں کے پاس سے گزرے تا کہ وہ اس کی خوشبو محسوس کر سکیں تو وہ زانیہ ہے، اور ہر آنکھ (غلط استعمال کی وجہ سے) زنا کرنے والی ہے۔

[حسن۔ سنن النسائی: ، صحیح ابن خزیمة:1681، صحیح ابن حبان: 4407، مستدرك حاكم:369/2]

1041 عن موسى بن يسار قال: مرَّتْ بأبي هريرةَ امرأةٌ وريحُها تعصِفُ . فقال لها: أينَ تُريدين يا أمَةَ الجَبَّارِ؟ قالتْ: إلى المسجدِ. قال: وتطَيَّبْتِ ؟ قالتْ: نعم. قال: فارْجِعي فاغْتَسِلِي ، فإنَّني سمعتُ رسولَ الله ﷺ يقول: ((لا يقبَلُ اللهُ مِن امْرأةٍ صلاةً خرجَتْ إلى المسجِد وريحُها تعْصِفُ حتى ترجعَ فتغْتَسِلَ)).

سیدنا موسیٰ بن یسار فرماتے ہیں کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس سے ایک عورت گزری جس نے بڑی تیز خوشبو لگائی ہوئی تھی۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا اے اللہ کی بندی! تیرا کہاں جانے کا ارادہ ہے؟ اس نے کہا مسجد کی طرف پوچھا کیا تو نے خوشبو لگائی ہے؟ اس نے کہا جی ہاں، فرمایا: واپس جا کر اس کو دھو ڈال (تا کہ خوشبو کا اثر زائل ہو جائے) کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا تھا: اللہ اس عورت کی نماز قبول نہیں کرتا جو مسجد کی طرف اس حالت میں جائے کہ اس کی خوشبو پھیل رہی ہو یہاں تک کہ وہ واپس جا کر اسے دھو نہ ڈالے۔

[حسن لغیرہ۔ صحیح ابن خزیمة:1682، سنن أبی داؤد: 4174، سنن ابن ماجه:4002]

12-رازافشاء کرنے پر وعید خاص طور پر میاں بیوی کے باہمی راز کو پھیلانے کی ممانعت

1042 حدیث: عن أسماء بنت يزيد رضي الله عنها: أنَّها كانتْ عندَ رسول الله ﷺ والرجالُ والنساءُ قعودٌ عندَه، فقال: ((لعلَّ رجلاً يقولُ ما فعلَ بأهْله ، ولعلَّ امْرأةً تُخبرُ بما فعلَتْ مع زوْجِها)). فأرَمَّ القومُ ، فقلْتُ : أيْ واللهِ يا رسولَ الله ! إنَّهم لَيفْعلون ، وإنَّهُنَّ ليفْعَلْنَ . قال: ((فلا تَفعلوا، فانَّما مثلُ ذلك شيطانٌ لقِيَ شَيْطانَة ، فغَشِيَها والناسُ يَنْظُرونَ)).

سیدہ اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس تھیں اور آپ ﷺ کے پاس بہت سے مرد اور عورتیں بیٹھے ہوئے تھے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ممکن ہے ایسا بھی ہوتا ہو کہ کوئی مرد اپنی بیوی کے ساتھ جو (صحبت وغیرہ) کرتا ہے لوگوں کو بتاتا ہو، اور ایسا بھی ممکن ہے کہ عورت جو اپنے شوہر کے ساتھ کرتی ہے وہ (دوسروں کو) بتاتی پھرتی ہو۔ سب لوگ خاموش رہے، سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! اللہ کی قسم مرد بھی ایسا کرتے ہیں اور عورتیں بھی، آپ ﷺ نے فرمایا: اس طرح ہرگز نہ کرو اس لیے کہ اس کی مثال تو ایسی ہی ہے کہ ایک شیطان (بدکار) کسی جنّنی (زانیہ) سے (سب کے سامنے) بدکاری کرے اور لوگ انہیں دیکھ رہے ہوں۔

[صحیح لغیرہ۔ مسند أحمد: 456/6]

1043 حدیث: عن جابر رضي الله عنه ؛ أنَّ رسولَ الله ﷺ قال:((إذا حدَّث رجلٌ رجُلاً بحديثٍ ثُمَّ الْتَفت ؛ فهو أمانَةٌ)).

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کوئی شخص اپنی کوئی بات کسی دوسرے کے سامنے بیان کرے پھر ادھر ادھر دیکھے تو اس کی یہ بات امانت ہے۔

[حسن۔ سنن أبی داوٗد: 4868، جامع الترمذی:1959]

DARUL ILM
PUBLISHERS & DISTRIBUTORS

242, J.B.B. Marg, (Belasis Road),
Nagpada, Mumbai-8 (INDIA)
Tel,: (+91-22) 2308 8989, 2308 2231
fax :(+91-22) 2302 0482
E-mail : ilmpublication@yahoo.co.in

₹ 900/- (مکمل سیٹ)

امام منذری رحمہ اللہ کی شہرہ آفاق تالیف "الترغیب والترہیب" سے منتخب

صحیح

الترغیب والترہیب

2

تحقیق

فضیلۃ الشیخ محمد ناصر الدین البانی رحمہ اللہ

ترجمہ: حافظ محمد ساجد حکیم حفظہ اللہ

انتخاب: ڈاکٹر محمد راشد رندھاوا حفظہ اللہ

دار العلم ممبئی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان، نہایت رحم والا ہے۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نَضَّرَ اللّٰهُ امْرَأً

سَمِعَ مِنَّا حَدِيْثًا فَحَفِظَهُ حَتّٰى يُبَلِّغَهُ

اللہ تعالیٰ اس شخص کو تر و تازہ اور شاداب رکھے جس نے ہم سے
کوئی حدیث سنی، پھر اسے یاد کر کے لوگوں تک پہنچا دیا

(سنن أبی داؤد، العلم، حدیث ٣٦٦)

امام منذری رحمۃ اللہ علیہ کی شہرہ آفاق تالیف الترغیب والترہیب سے منتخب

صحیح الترغیب والترہیب

جلد دوم

تحقیق

فضیلۃ الشیخ محمد ناصر الدین البانی رحمہ اللہ

ترجمہ: حافظ محمد ساجد حکیم حفظہ اللہ

انتخاب: ڈاکٹر محمد راشد رندھاوا حفظہ اللہ

تقریظ: فضیلۃ الشیخ ارشاد الحق اثری حفظہ اللہ

تصدیر: فضیلۃ الشیخ حافظ صلاح الدین یوسف حفظہ اللہ

دار العلم ممبئی

سلسلہ مطبوعات دار العلم نمبر 243

نام کتاب	:	(منتخب) صحیح الترغیب والترہیب
جلد	:	دوم
تحقیق	:	علامہ ناصر الدین البانی رحمۃ اللہ علیہ
ترجمہ	:	حافظ محمد ساجد حکیم حفظہ اللہ
انتخاب		حافظ محمد ساجد حکیم حفظہ اللہ و حافظ محمد راشد رندھاوا حفظہ اللہ
ناشر	:	دار العلم، ممبئی
طابع	:	محمد اکرم مختار
تعداد اشاعت	:	ایک ہزار
تاریخ اشاعت	:	۲۰۱۵ء
مطبع	:	بھاوے پرائیویٹ لمیٹڈ، ممبئی

دار العلم ممبئی

DARUL ILM

PUBLISHERS & DISTRIBUTORS

242, J.B.B. Marg, (Belasis Road),
Nagpada, Mumbai-8 (INDIA)
Tel. (+91-22) 2308 8989, 2308 2231
Fax : (+91-22) 2302 0482
E-mail : ilmpublication@yahoo.co.in

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فہرست مضامین

جنازہ اور اس کے متعلقہ کا بیان 402

تقریظ

برسہائے برس سے لارڈ میکالے کے رائج لادینی نصاب تعلیم کی کوکھ سے الحاد، زندیقیت اور اسلام مخالف نت نئے فتنے اٹھ رہے ہیں اوران کے بداثرات سے ہمارا ایک طبقہ مقصد حیات یعنی اسلامی عقائد واعمال اور اسلامی اخلاق وآداب کو اساطیر، مذہب اسلام کو قصہ پارینہ، موت اور بعداز موت پیش آمدہ اَن دیکھے ہولناک واقعات اور منظر کو افسانہ باور کر چکا ہے۔ بنابریں موجودہ دور کی بڑھتی بےراہ روی کی روک تھام کے لیے بڑی شدت سے یہ ضرورت محسوس ہورہی تھی کہ کوئی ایسا حدیثی مجموعہ سلیس وشگفتہ اور عام فہم رواں دواں اردو میں شائع کیا جائے جس میں مستند احادیث کے حوالہ سے اعمال صالحہ، خصائل حمیدہ، اخلاق رشیدہ، صفات جمیلہ، آداب جلیلہ اور عادات نبیلہ کا شوق دلایا گیا ہو اوران کے اجر وثواب کو موثر پرایۂ میں بیان کیا گیا ہو اور ساتھ ہی اللہ اور رسول ﷺ کی نافرمانیوں یعنی اعمال سیئہ، اخلاق قبیحہ، صفات رزیلہ اور خصائل ذمیمہ سے بھرپور طریقہ سے نفرت دلائی گئی ہو اوران کے انجام بد سے ڈرایا گیا ہو، چونکہ واعظوں اور مقرروں کو زیادہ تر ایسی روایات کی تلاش ہوتی ہے جو ترغیب وتحریض اور انذار و تبشیر پر مشتمل ہوتی ہیں۔ وعظ ونصیحت کے موضوع میں جس کتاب کو چاردانگ عالم میں شہرت اور پذیرائی حاصل ہوئی ہے وہ حافظ منذری رحمہ اللہ وطاب ثراہ کی کتاب الترغیب والترھیب ہی ہے، جس کی تالیف ہی اسی مقصد کے حصول کے لیے ہوئی ہے چونکہ ڈاکٹر محمد راشد رندھاوا حفظہ اللہ خداداد توفیق سے دعوت وارشاد کا داعیہ بھی اپنے سینے میں سموئے ہوئے ہیں جونہی ان کی نظر اس کتاب پر پڑی اور اپنے ذوق سے ہم آہنگ پایا تو قاری محمد ساجد حفظہ اللہ سے جدید اسلوب میں اس کتاب کے ترجمہ کی فرمائش کردی۔ قاری صاحب موصوف نے ان کی اس فرمائش کو عملی جامہ پہناتے ہوئے اپنے استاذ مولانا بلال احمد حفظہ اللہ کے علمی تعاون سے میدان صحافت اور نشر واشاعت میں رائج اردو زبان میں ڈھال دیا۔ ماشاءاللہ ترجمہ بڑا فصیح وبلیغ اور مؤثر اسلوب کی شان لیے ہوئے ہے۔ دونوں فاضل مترجم اگرچہ کوچہ وقلم وقرطاس میں نووارد ہیں مگر سلیس وشگفتہ اور رواں دواں ترجمہ پر سرسری نظر ڈالنے سے یوں لگتا ہے

کہ ان کو اس کوچہ سے نہ صرف دیرینہ آشنائی حاصل ہے بلکہ ترجمہ اور تفہیم کتاب میں کہنہ مشق بھی ہیں۔ان کے اس نقش اولین کے تناظر سے امید بندھتی ہے کہ میرے یہ دونوں ارشد تلامذہ مستقبل کے بہت اچھے قلمکار اور مسلک اہل حدیث کی آبیاری میں تاحین حیات کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کریں گے۔ان شاء اللہ

خدا بھلا کرے ڈاکٹر صاحب کا کہ جو حدیث کی نشر واشاعت اور تبلیغ وترویج کے نیک جذبہ سے سرشار ہو کر اس کتاب کی جلد اول پر خطیر رقم صرف کر کے عصر حاضر میں اشاعت وطباعت کے جدید تقاضوں سے ہم آہنگ آرٹ پیپر پر دلکش کمپوزنگ، دیدہ زیب طباعت اور خوبصورت تجلید کے ساتھ اشاعت کی سعادت سمیٹ چکے ہیں۔پہلی جلد میں حدیث رقم 1 سے حدیث رقم 1043 تک 1043 حدیثیں آ چکی ہیں اور زیر نظر دوسری اور آخری جلد حدیث رقم 1044 سے حدیث رقم 1880 تک 832 احادیث پر مشتمل ہے۔اس دوسری جلد میں بھی انہی تمام خوبیوں اور رعنایوں کا التزام کیا گیا ہے۔جن کا پہلی جلد میں تھا۔

اگرچہ مولف رحمہ اللہ ہر ایک حدیث کے آخر میں صحیح وسقیم کا حکم بیان فرما کر صیانت حدیث کے مقدس فریضہ سے سبکدوش ہو چکے تھے۔تاہم فن ہذا الشان سے تحقیقی شغف رکھنے والوں کی ضیافت طبع کے پیش نظر فاضل مترجمین نے ہر ایک حدیث کے آخر میں محدث عصر حاضر اور فن رجال کے غواص فضیلۃ الشیخ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ کی تحکیم بھی حوالہ قرطاس کر دی ہے، جس سے اہل ذوق یقیناً قند مکرر کا لطف اٹھائیں گے۔

اللہ رب العزت کے حضور بصمیم قلب اور سوداء فواد سے دعاء والتجا ہے کہ وہ ڈاکٹر محمد راشد رندھاوا حفظہ اللہ کے جان و مال تقویٰ وطہارت، اخلاص وایثار اور للّٰہیت میں برکت وزیادت فرمائے۔میرے لیے یہ بڑی خوش کن بات ہے کہ ڈاکٹر صاحب بعجلت تام اس دوسری جلد کی طباعت واشاعت کی سعادت حاصل کرنے کی ٹھان چکے ہیں جزاہ اللہ جزیل الجزاء۔

امید واثق ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل ورحمت سے حافظ منذری رحمہ اللہ وطاب ثراہ، فاضل مترجمین اور سراپا اخلاص اور ریاء ونمود سے ناآشنا اور راقم کے کرم فرما ڈاکٹر موصوف کی یہ عظیم دینی پیشکش الحادوزندیقیت کی شب دیجور میں ٹامک ٹوئیاں مارنے والوں کے لیے روشن قندیل اور مینارہ نور ثابت ہو گی۔آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل عمیم اور احسان عظیم سے اس دینی کاوش کو مترجمین اور ناشر کے لیے نجات کا باعث اور بلندی درجات کا زینہ

بنائے اور مسلک اہل حدیث اور منہج سلف کی اشاعت کی مزید توفیق ارزانی فرمائے اور ہم سب کے لیے موجب ہدایت بنائے اور اس خالص علمی اور تبلیغی کاوش کو شرف قبولیت سے نوازے۔۔

الحمدلله لوليه والصلوٰة والسلام على نبيه محمد و بنعمته تتم الصحلت۔

محمد عبیداللہ خان عفیف بن الشیخ محمد حسین بلوچ غفرله والديه ولا خويه

❀❀❀

اظہار تشکر

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم الحمدللہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علی سید الانبیاء والمرسلین وعلی الہ وصحبہ و من تبعھم باحسان الی یوم الدین . اما بعد!

اللہ تعالیٰ کے اپنے بندوں پر بے شمار اوران گنت انعامات واحسانات ہیں جن کا شکر بجالانا تو درکنار ہم تو انہیں شمار بھی نہیں کر سکتے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

((وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ○))

’’اور اگر تم اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو شمار کرنا چاہو تو تم انہیں شمار نہیں کر سکتے یقیناً اللہ تعالیٰ بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔‘‘ [النحل: 18]

مجھ گنہگار پر اللہ عزوجل کے احسانات میں سے ایک بہت بڑا احسان یہ ہے کہ اس نے مجھ جیسے کم علم اور طفل مکتب کو اپنے دین حنیف کی خدمت کے لئے منتخب فرمایا:

فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى ذٰلِكَ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ.

وَ اَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ:

مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ میں نے اپنے مشفق استاذ قاری محمد یوسف صدیقی حفظہ اللہ کے شوق دلانے پر حفظ القرآن کے بعد 1996 میں المدرسۃ العالیہ تجوید القرآن میں علم تجوید کے حصول کے لیے داخلہ لیا۔ جہاں فضیلۃ الشیخ القاری المقری محمد ادریس العاصم حفظہ اللہ، فضیلۃ الشیخ قاری المقری نجم الصبیح حفظہ اللہ اور فضیلۃ الشیخ قاری عبدالواحد حفظہ اللہ کی زیر نگرانی تجوید کا دوسالہ کورس مکمل کیا۔ شیخ صاحب کی وہ نصیحت مجھے اب بھی یاد ہے کہ ’’بیٹا سنو! یہ نہ سمجھنا کہ تم

قرآن کے قاری بن گئے ہو بلکہ ہم نے تو تمھیں قرآن پڑھنے کا طریقہ بتلایا ہے۔"

پھر 1998ء میں جب سند فراغت حاصل کی تو اس تذبذب کا شکار تھا کہ عصری تعلیم حاصل کروں یا درس نظامی میں داخلہ لوں۔ میں مشورہ کے لئے اپنے استاذ فضیلۃ الشیخ قاری ادریس العاصم ﷾ کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے مجھے دینی تعلیم کو جاری رکھتے ہوئے جامعہ اہلحدیث چوک دالگراں میں درس نظامی کے لئے داخلہ لینے کی ترغیب دلائی۔ میں نے جامعہ میں داخلہ لیا اور اپنی دینی تعلیم کی ابتداء کی، پھر دوران تعلیم جن مشفق اساتذہ کرام کی شفقت مجھ پر رہی وہ بزرگ ہستیاں یہ ہیں۔

شیخ الحدیث مفتی عبید اللہ خان عفیف ﷾، فضیلۃ الشیخ حافظ عبدالغفار روپڑی ﷾، فضیلۃ الشیخ حافظ عبدالوہاب روپڑی ﷾، فضیلۃ الشیخ قاری حنیف مدنی ﷾، فضیلۃ الشیخ حافظ عبدالشکور ﷾، فضیلۃ الشیخ حافظ طیب شاھد روی ﷾، فضیلۃ الشیخ حافظ عبدالجبار مدنی ﷾، فضیلۃ الشیخ حافظ صلاح الدین غوری ﷾، فضیلۃ الشیخ جابر حسین مدنی ﷾، فضیلۃ الشیخ حافظ عبدالرشید راشد ؒ، فضیلۃ الشیخ عبدالرحمٰن محمدی ؒ، فضیلۃ الشیخ حافظ عیسیٰ قصوری ﷾، فضیلۃ الشیخ شیخ محمد ﷾، فضیلۃ الشیخ عمران ناصر ﷾، فضیلۃ الشیخ مولانا بلال احمد ﷾، فضیلۃ الشیخ حافظ امتیاز احمد ﷾، فضیلۃ الشیخ عبدالرشید ﷾ وَمَتَّعَنَا اللّٰهُ بِطُوْلِ حَيَاتِهِمْ ۔

سن 2005ء میں جامعہ سے سند فراغت حاصل کرنے کے بعد عرصہ دو سال مرکز لارنس روڈ میں بطور مدرس ذمہ داری سنبھالی اور پھر 2007ء سے لے کر آج تک جامعہ اہلحدیث میں بطور مدرس ذمہ داری نبھا رہا ہوں۔ میرے مشفق استاذ حافظ عبدالوہاب روپڑی ﷾ چونکہ قرآن کی تفسیر لکھ رہے ہیں اس لیے انہوں نے مجھے اپنا کاتب مقرر فرمایا، دوران کتابت تفسیر حافظ صاحب کے متعدد تفسیری نکات سے مجھے استفادہ حاصل کرنے کا موقع ملا۔ دعا ہے کہ اللہ ان کی خدمتِ قرآن وحدیث اپنی بارگاہ میں قبول ومنظور فرمائے اور ان کی اولاد کو بھی ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

مرکز لارنس روڈ میں دوران تدریس میری ملاقات ڈاکٹر محمد راشد رندھاوا صاحب ﷾ سے ہوئی، ڈاکٹر صاحب نے سب سے پہلے مجھ سے تجوید پڑھی پھر کچھ سورتوں کا ترجمہ بعد میں شیخ البانی ؒ کی تحقیق سے مزین صحیح الترغیب والترھیب جو کہ ③ جلدوں میں تھی مکمل پڑھی۔ دوران سبق میں ناچیز اور ڈاکٹر صاحب بعض ایسی احادیث مبارکہ کو

جو دعوت وارشاد، اصلاحِ احوال، ترغیب وترہیب اور فضائل اعمال میں زیادہ مؤثر اور دل میں اتر جانے والی تھیں ان پر نشان لگاتے گئے۔ پھر اس کے ترجمہ پر کام شروع کیا گیا جو کہ آج اللہ کی توفیق سے اپنی منزل مقصود کو پہنچ گیا ہے۔ پہلی جلد کی طرح دوسری جلد کی نظر ثانی میرے انتہائی مستند استاذ فضیلۃ الشیخ مولانا بلال احمد ﷾ نے کی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اس دوسری جلد کی متعدد احادیث کا ترجمہ بھی ان سے کروایا گیا۔

ترجمہ کی تکمیل تک ڈاکٹر صاحب کا تعاون میرے شامل حال رہا۔ اس پر اللہ سے دعا گو ہوں کہ اللہ عز وجل ڈاکٹر صاحب کے علم، عمل، عمر، رزق اور آل واولاد میں برکت عطا فرمائے اور اس کتاب کی نشر واشاعت میں ان کا تعاون قبول فرما کر ان کے والدین کے لیے ذریعہ نجات بنائے۔

اس کتاب کا ترجمہ کرتے وقت مجھے اپنی کم علمی کا مکمل ادراک واحساس رہا۔ لیکن میرے ماں باپ کی طرف سے ملنے والی دعائیں، اور میرے اساتذہ کی حوصلہ افزائی مجھے اس خدمت حدیث پر انگیخت کرتی رہی۔ اللہ سے دعا ہے کہ مرتے دم تک میں اسی طرح قرآن وسنت کی خدمت میں مصروف عمل رہوں۔ باقی اگر اس کتاب کے ترجمہ میں کوئی خوبی ہے تو اس میں رب کائنات کی رحمت اور احسان عظیم ہے، والدین کی دعاؤں اور میرے اساتذہ کرام کے فیض کا اثر ہے۔ جبکہ تمام غلطیوں، خامیوں اور کوتاہیوں کا میں اکیلا ذمہ دار اور معترف ہوں اور اللہ رب العزت سے عفو ودرگزر کا طلب گار رہوں۔

احادیث کے انتخاب میں اس بات کو مدنظر رکھا گیا ہے کہ تکرار سے اجتناب کرتے ہوئے تمام ابواب سے احادیث مبارکہ کو قلم قرطاس کیا جائے۔

یہ سب اللہ کی خاص رحمت وتوفیق کا ثمر ونتیجہ ہے جس پر ہم بارگاہِ رب العالمین میں سجدہ ریز ہیں اور اس کارِ خیر میں حصہ لینے والے تمام احباب کے بے حد شکر گزار ہیں۔

جَزَاهُمُ اللّٰهُ أَحْسَنَ الْجَزَاءِ وَ وَفَّقَنَا اللّٰهُ وَإِيَّاهُمْ لِمَا يُحِبُّ وَ يَرْضٰى:

اس تمام تر سعی وکوشش کے باوجود اگر اس کتاب کی (طباعت) کمپوزنگ اور ترجمہ میں کسی قسم کی کوئی غلطی و کوتاہی رہ گئی ہو تو قارئین کرام اس سے ہمیں آگاہ فرمائیں، ان شاء اللہ آئندہ ایڈیشن میں اس کی اصلاح کر دی جائے گی۔ علمی وتحقیقی کاموں میں اصلاح ونظر ثانی کی ہمیشہ گنجائش رہتی ہے اور اہل علم نے ہر دور میں ان غلطیوں کی

نشاندہی کر کے دینِ حنیف کی عظیم خدمت سرانجام دی۔

آخر میں اللہ تعالیٰ سے نہایت عاجزی سے دعاء ہے کہ اے رب العالمین! ہماری اس کوشش کو ہمارے اور ہمارے والدین واہل وعیال کے لیے صدقہ جاریہ اور توشہ آخرت بنا۔ اور اس کارِ خیر میں حصہ لینے والے تمام دوست و احباب (محترم جناب ڈاکٹر محمد راشدرندھاوا، قاری عبیدالرحمٰن، محترم احمد صہیب، رشید سبحانی اور ناصر محمود حفظہم اللہ) کے لیے اسے صدقہ جاریہ بنا کر اس کوشش کو امت کی اصلاح کا ذریعہ بناتے ہوئے اپنی بارگاہ میں قبول ومنظور فرما۔ آمین

مترجم: حافظ محمد ساجد حکیم

۱۴۳۶/۱/۲ھ

۲۰۱۴/۱۰/۲۷ء

❁❁❁

لباس اورزیب وزینت کا بیان

انسانی دنیا میں لباس کی اہمیت مسلّم ہے،ابوالبشر سیدنا آدم علیہ السلام سے لے کر آج تک ہر کوئی اپنے جسم کوکسی نہ کسی لباس سے ہی ڈھانپتا آیا ہے۔لباس اور انسان اس طرح لازم وملزوم ہیں کہ پیدائش کے دن سے لے کر وفات پھر قبر میں دفن کیے جانے تک لباس انسان کی تعظیم،تکریم اورزیب وزینت کا باعث ہے۔لباس ہی کے ذریعہ انسان دیگر حیوانات سے ممتاز ہوتا ہے۔لباس جہاں خوبصورتی کا ذریعہ ہے وہاں انسان کے لئے سردی اور گرمی سے بچاؤ کا ایک مفید ذریعہ ہے،لباس ایک ایسی اللہ کی نعمت ہے کہ جس سے کوئی بھی عورت یا مرد مستثنیٰ نہیں۔

اسلام اپنے ماننے والوں کو زندگی گذارنے کے لیے ایک مکمل ضابطہ حیات کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔چنانچہ بحیثیت مسلمان ہمیں اس امر سے مکمل آگاہی ہونی چاہیے کہ لباس زیب تن کرنے کے لحاظ سے اسلام کی تعلیمات و احکامات کیا ہیں؟اسلام نے کس لباس کو جائز اور کس لباس کو ناجائز قرار دیا ہے؟مردوعورت کا لباس کیسا ہو؟

لباس کا مقصد:

لباس کا اصل مقصد ستر پوشی ہے یعنی ایک مسلمان مردوعورت کو ایک ایسا لباس پہننا چاہیے کہ جوان کے قابل شرم اعضا کو چھپالے،لیکن عورت کے لئے حجاب بھی لازم ہے یعنی اجنبی مردوں کے سامنے نہ صرف ستر پوشی ضروری ہے بلکہ عورت کے لیے سارا جسم ہی چھپانا ضروری ہے۔لباس کا دوسرا مقصد زیب وزینت اور خوبصورتی کا حصول ہے،لباس درحقیقت ستر پوشی کے ساتھ ساتھ انسان کو ایسی خوبصورتی اور جمال مہیا کرتا ہے کہ اس کے جسمانی عیوب ونقائص کو چھپا کر اِسے ایک صحیح وسالم جسم والا ظاہر کرتا ہے۔

لباس کا تیسرا مقصد جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن میں بیان فرمایا وہ تقویٰ اور پرہیز گاری ہے اسی لیے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ وَلِبَاسُ التَّقْوٰى ذٰلِكَ خَيْرٌ ﴾

''اورلباس تو تقویٰ والا ہی سب سے اچھا ہے۔''[الاعراف: 20]

یعنی ظاہری لباس کے ساتھ ساتھ باطنی لباس یعنی تقویٰ اختیار کرنا بھی ضروری ہے یعنی انسان فضول خرچی سے اور غیر شرعی لباس سے اجتناب کرے۔

مرد کا ستر:

مرد کا ستر ناف اور گھٹنے کا درمیانی حصہ ہے۔اس کے چند دلائل حسب ذیل ہیں:

① رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَا بَيْنَ السُّرَّةِ وَالرُّكْبَةِ عَوْرَةٌ))

''ناف اور گھٹنے کے درمیان جو کچھ ہے ستر ہے۔''

[حسن: ارواء الغليل: 271، السنن الصغرى للبيهقي: 233]

② فرمان نبوی ہے کہ ((الْفَخِذُ عَوْرَةٌ))''ران ستر ہے۔''

[صحيح: صحيح الجامع الصغير: 1683، سنن ابو داود: 4014، جامع الترمذي: 2795]

③ رسول اللہ ﷺ نے سیدنا معمر رضی اللہ عنہ کو رانیں ننگی کیے ہوئے دیکھا تو فرمایا:

((يَا مَعْمَرُ غَطِّ فَخِذَيْكَ فَإِنَّ الْفَخِذَيْنِ عَوْرَةٌ))

''اے معمر! اپنی رانوں کو ڈھانپ لو کیونکہ رانیں ستر میں شامل ہیں۔''[حسن: مسند احمد: 290/5، شیخ شعیب ارناؤوط نے اسے حسن کہا ہے۔ الموسوعة الحديثية: 22495، حاكم: 180/4، بغوى: 2251، طبرانی الكبير: 551/19، البتہ شیخ البانی نے اس روایت کو ضعیف کہا ہے۔ المشكاة: 3114]

عورت کا ستر:

آزاد عورت کا سارا جسم ستر ہے سوائے چہرے اور ہاتھوں۔ چند دلائل ملاحظہ فرمائیے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

﴿ وَ لَا یَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ لِیُعْلَمَ مَا یُخْفِیْنَ مِنْ زِیْنَتِهِنَّ ﴾

''عورتیں اپنی ٹانگیں زمین پر اس طرح مت ماریں کہ ان کی خفیہ زینت کا پتہ چل جائے۔'' [النور:31]

(ابن حزم رحمہ اللہ) یہ آیت نص ہے کہ عورت کی ٹانگیں اور پنڈلیاں ستر ہیں۔[المحلی :243/3]

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تہبند کا ذکر کیا تو انہوں نے عورت کے متعلق پوچھا کہ وہ اسے کس قدر لمبا کرے؟

((فَالْمَرْاَةُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: تُرْخِیْ شِبْرًا، قَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ: اِذًا یَنْكَشِفُ عَنْهَا، قَالَ: فَذِرَاعٌ لَا تَزِیْدُ عَلَیْهِ))

''آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ایک بالشت لٹکا لے۔'' سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ اس سے تو اس کے پاؤں ننگے ہوں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''ایک ہاتھ لٹکا لے اور اس سے زیادہ نہ کرے۔''

[صحیح: غایة المرام: 90، صحیح ابوداود، ابوداود : 4117، کتاب اللباس: باب فی قدر الذیل: 460]

(البانی رحمہ اللہ) یہ حدیث دلیل ہے کہ عورتوں کے پاؤں بھی ستر میں شامل ہیں اور یہ بات عہد نبوی میں عورتوں میں معروف تھی۔ قرآن کریم کے اس ارشاد ﴿ وَ لَا یَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ لِیُعْلَمَ مَا یُخْفِیْنَ مِنْ زِیْنَتِهِنَّ ﴾ میں اس حقیقت کی طرف اشارہ موجود ہے۔

ایک روایت میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((اَلْمَرْاَةُ عَوْرَةٌ))

''عورت (مکمل) ستر ہے۔'' [صحیح: المشکاة: 3109، صحیح الترغیب: 346، صحیح الجامع الصغیر: 6690، صحیح ترمذی، ترمذی: 1093، کتاب الرضاع: باب ماجآء فی کراهیة الدخول علی المغیبات]

جائز و ناجائز لباس

① کفار کا لباس ممنوع ہے:

فرمان نبوی ﷺ ہے کہ ''جس نے کسی قوم کی مشابہت اختیار کی وہ انہی میں شمار ہوگا۔''

[صحيح: صحيح الجامع الصغير: 6149، سنن ابو داؤد: 4031، كتاب اللباس: باب في لبس الشهرة]

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ''رسول اللہ ﷺ نے مجھ پر دو سرخ (زرد سرخی مائل) رنگ کے کپڑے دیکھے تو فرمایا'' یہ کفار کے کپڑے ہیں لہذا انہیں مت پہنو۔''

[مسلم: 2077، كتاب اللباس والزينة: باب النهى عن لباس الرجل الثوب المعصفر، أحمد: 162/2]

② بے ہودہ لباس کا ممنوع ہونا:

عریاں لباس سے مراد ایسا چست و تنگ یا باریک لباس ہے جس سے انسان کے قابل ستر اعضاء ظاہر ہوں۔ اس قسم کا لباس اس لئے ناجائز ہے کیونکہ لباس پہننے کا اولین مقصد ہی ستر پوشی ہے اور جو لباس اس مقصد کو پورا نہیں کرتا وہ پہننا کیونکر جائز ہوسکتا ہے؟

فرمانِ نبوی ہے کہ ''دو قسم کے لوگ جہنمی ہیں جو ابھی تک میں نے نہیں دیکھے ① وہ قوم جن کے پاس گائیوں کی دُموں کی مانند کوڑے ہوں گے اور وہ ان کے ساتھ لوگوں کو ماریں گے ② وہ عورتیں جو لباس پہننے کے باوجود (لباس کی تنگی و باریکی کی وجہ سے) ننگی ہوں گی (دوسروں کو اپنی طرف) مائل کرنے والی اور (خود دوسروں کی طرف) مائل ہونے والی ہوں گی۔ ان کے سروں پر (جوڑے) بختی اونٹوں کے کوہانوں کی مانند حرکت کرتے ہوں گے۔ یہ عورتیں نہ تو جنت کو دیکھ سکیں گی اور نہ ہی اس کی خوشبو ہی محسوس کر سکیں گی حالانکہ جنت کی خوشبو اتنے اور اتنے فاصلے پر محسوس کی جاسکے گی۔'' [صحيح بخارى: 5844]

سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ:

''نبی کریم ﷺ رات کے وقت بیدار ہوئے اور کہا اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، کیسی کیسی بلائیں اس رات میں نازل ہو رہی ہیں اور کیا کیا رحمتیں اس کے خزانوں سے اتر رہی ہیں، کوئی ہے جو ان حجرہ والیوں کو بیدار کر دے، دیکھو

بہت سی دنیا میں لباس پہننے والی عورتیں آخرت میں ننگی ہوں گی (یعنی جو عورتیں باریک کپڑے پہن کر غیروں کو اپنا جسم دکھاتی پھرتی ہیں انہیں روزِ قیامت یہ سزا دی جائے گی کہ وہ ساری مخلوق کے سامنے ننگی ہوں گی)۔

[صحیح مسلم: 2128]

③ شہرت کا لباس ممنوع ہے:

فرمان نبوی ﷺ ہے کہ ''جس نے دنیا میں شہرت کا لباس پہنا اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن ذلت کا لباس پہنائے گا۔'' [صحیح: صحیح ابن ماجة: 2905، ابن ماجة: 3606، ابو داؤد: 4069، احمد: 139/2]

شہرت کے لباس سے مراد وہ لباس ہے جو عام لوگوں کے لباس سے رنگ میں مختلف ہونے کی وجہ سے شہرت کا باعث بنے۔ لوگوں کی نظریں اس کی طرف اٹھیں اور اسے پہننے والا تعجب وتکبر میں پڑ جائے۔

[النهاية فى غريب الحديث: 515/2، نيل الأوطار: 94/2، عون المعبود: 50/11]

یاد رہے کہ یہ حدیث نفیس وعمدہ لباس پہننے کے خلاف نہیں بلکہ عوام (میں مروج علاقائی) لباس سے مختلف، تکبر اور فخر وریاء کے لیے پہنے گئے لباس کی ممانعت میں واضح دلیل ہے۔ [نيل الأوطار: 596/1]

تکبر کا لباس:

ایسا قیمتی وخوبصورت لباس جو محض لوگوں کو دکھانے اور انہیں حقیر ظاہر کرنے کی غرض سے پہنا جائے، حرام ہے کیونکہ فخر وتکبر نہ صرف حرام اور کبیرہ گناہ ہے بلکہ جہنم میں داخلے کا سبب بھی ہے۔ چنانچہ فرمانِ نبوی ہے کہ:

''ایک شخص ایک (قیمتی) لباس زیب تن کر کے، تکبر وغرور میں سرمست، سر کے بالوں میں کنگھی کیے ہوئے اکڑ کر اتراتا ہوا جا رہا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اسے زمین میں دھنسا دیا، اب وہ قیامت تک اس میں تڑپتا رہے گا یا دھنستا رہے گا۔'' [صحیح بخاری: 5789]

لباس میں فضول خرچی ممنوع:

لباس میں جیسے شہرت وتکبر اور ریاء ونمود نمائش ممنوع ہے اسی طرح اسراف وبخیلی بھی ممنوع ہے، اس اصول کو بھی ہمیشہ پیش نظر رکھنا چاہیے کہ لباس کے معاملے میں نہ تو بہت زیادہ فضول خرچی سے کام لیا جائے کہ حد سے زیادہ قیمتی وشوخ لباس پہنا جائے اور نہ ہی بخیلی وکنجوسی اختیار کی جائے کہ ہمیشہ انتہائی گھٹیا وبوسیدہ لباس ہی زیب تن رکھا

جائے بلکہ ان دونوں کے درمیان میانہ روی کا راستہ اختیار کرتے ہوئے حسب توفیق لباس پہننے کی کوشش کرنی چاہیے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

﴿يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَ لَا تُسْرِفُوْا ۚ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ﴾

''اے اولاد آدم! تم ہر نماز کے وقت اپنی زینت اختیار کرو اور کھاؤ پیؤ اور فضول خرچی نہ کرو، بیشک وہ (اللہ تعالیٰ) اسراف کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔'' [الاعراف: 31]

ایک دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا کہ

﴿وَ لَا تُبَذِّرْ تَبْذِيْرًا ۝ اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ ؕ﴾

''فضول خرچی نہ کرو، بلاشبہ فضول خرچ لوگ شیطان کے بھائی ہیں۔'' [الاسراء: 26-27]

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے:

''جو چاہو کھاؤ اور جو چاہو پہنو جب تک دو چیزوں سے تجاوز نہ کرو: ① فضول خرچی ② تکبر۔'' [صحیح: صحیح الادب المفرد: 366، ابو داؤد: 1698، مسند احمد: 191/2، شیخ شعیب ارناؤوط نے اس روایت کو صحیح کہا ہے۔ الموسوعة الحديثية: 6792]

لباس اور سادگی:

اسلام نے جہاں لباس کے معاملے میں فضول خرچی فخر وتکبر، نمائش، شان وشوکت اور بے جا تکلفات میں پڑنے سے منع کیا ہے وہاں یہ بھی ترغیب دی ہے کہ لباس اور رہن سہن میں سادگی اختیار کی جائے۔ چنانچہ ابوامامہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ صحابہ کرام نے ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دنیا (اسبابِ عیش) کا ذکر کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا تم سنتے نہیں ہو؟ کیا تم سنتے نہیں ہو؟ بلاشبہ سادگی ایمان کا حصہ ہے، بلاشبہ سادگی ایمان کا حصہ ہے۔'' ''یعنی زیب وزینت اور ناز ونعمت کو چھوڑ دینا۔''

[صحیح: صحیح ابو داؤد: **4161**، كتاب الترجل: باب النهي عن كثير من الارفاء، ابن ماجه: 4118]

ایک دوسری روایت میں ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن کی جانب روانہ کیا تو انہیں یہ نصیحت فرمائی کہ ''ناز ونعمت کی زندگی سے بچو کیونکہ اللہ کے بندے ناز ونعمت اختیار کرنے والے نہیں ہوتے۔''

[صحیح: السلسلة الصحیحة: 353، صحیح الجامع الصغیر: 2668، مسند احمد: 243/5]

معلوم ہوا کہ لباس ورہائش اور دیگر ضروریاتِ زندگی میں ناز ونعمت چھوڑ کر سادگی اختیار کرنا نہ صرف ایمان کا حصہ ہے بلکہ اللہ کے بندوں کا وصف بھی ہے۔لہٰذا اگر کوئی قدرت وطاقت کے باوجود قیمتی لباس نہ پہنے بلکہ اللہ کے لئے تواضع اختیار کرتے ہوئے سادہ لباس پہنے تو یہ بہتر ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے تواضع اختیار کرتے ہوئے خوبصورت کپڑا پہننا چھوڑ دیا حالانکہ وہ اس کی طاقت بھی رکھتا تھا تو اللہ تعالیٰ اسے عزت کا لباس پہنائیں گے۔''

[حسن لغیرہ: صحیح الترغیب: 2073، ابو داؤد: 4778، بیھقی فی شعب الإیمان: 8304]

تصاویر والا لباس ممنوع ہے:

جس لباس، بستر، چادر یا پردے وغیرہ میں جاندار کی تصاویر ہوں اسے پہننا، گھر میں رکھنا یا زیب وزینت کے کے لیے استعمال کرنا ممنوع وناجائز ہے۔اس کے چند دلائل حسب ذیل ہیں:

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ''رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے، میں نے گھر میں ایک تصویر والا پردہ لٹکایا ہوا تھا، اسے دیکھ کر رسول اللہ ﷺ کا چہرہ تبدیل ہوگیا، پھر آپ ﷺ نے اس پردے کو پکڑا اور پھاڑ دیا اور پھر فرمایا ''یقیناً روزِ قیامت سب سے سخت عذاب ان لوگوں کو ہوگا جو اللہ کی تخلیق میں اس کی مشابہت کرتے ہیں۔'' [صحیح مسلم: 2107]

درندوں کے چمڑوں کا لباس حرام ہے:

درندے کے لئے عربی میں سَبُعٌ کا لفظ مستعمل ہے۔اس کی جمع سِبَاع ہے۔اور درندہ ہر وہ جانور ہے جو چیر پھاڑ کرے۔[القاموس المحیط: ص938]

اور ہر درندے کا چمڑہ خواہ اسے رنگا گیا ہو یا نہ استعمال کرنا جائز نہیں، نہ اس کا لباس پہنا جاسکتا ہے، نہ اس کا

بستر بنایا جا سکتا ہے اور نہ ہی اس کی چٹائی یا قالین وغیرہ بنا کر اسے گھر میں بچھایا جا سکتا ہے۔

ابوملیح بن اسامہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ''رسول اللہ ﷺ نے درندوں کی کھالیں استعمال کرنے سے منع فرمایا ہے۔'' [صحیح: صحیح ابو داؤد: 4132]

ضرورت سے زائد لباس سے بچیں:

اہل علم کا کہنا ہے کہ ضرورت سے زائد لباس بناتے جانا دراصل فضول خرچی میں شامل ہے اور چونکہ فضول خرچی ممنوع ہے اس لیے ضرورت سے زائد لباس بنانا بھی ممنوع ہے۔ علاوہ ازیں ایک حدیث میں نبی کریم ﷺ کا یہ فرمان مذکور ہے کہ ''ایک بستر مرد کے لیے، ایک اس کی عورت کے لیے، ایک مہمان کے لیے اور چوتھا بستر شیطان کے لیے ہے۔'' [مسلم: 2084، مسند احمد: 293/3، ابو داؤد: 4142، نسائی: 3385]

مردوں کے لیے ریشمی لباس منع ہے:

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ریشم مت پہنو کیونکہ جس نے اسے دنیا میں پہنا وہ آخرت میں اسے نہیں پہنے گا۔'' [بخاری: 5734، مسلم: 2069]

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ ایک ریشمی لباس لے کر رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کی اے اللہ کے رسول! اسے آپ خرید لیجیے اور عید اور وفود کے لیے خوبصورتی حاصل کیجیے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ تو صرف اس کا لباس ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔'' [بخاری: 5835، مسلم: 2068]

سیدنا ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عنقریب میری امت میں ایسے بُرے لوگ پیدا ہو جائیں گے جو زنا کاری، ریشم پہننا، شراب پینا اور گانے بجانے کو حلال بنالیں گے۔''

[بخاری: 5590]

مردوں کے لئے ٹخنوں سے نیچے کپڑا لٹکانا منع ہے:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تہبند کا جو حصہ ٹخنوں سے نیچے لٹکا ہو وہ جہنم میں ہوگا۔'' [بخاری: 5787]

اس حدیث میں ''ازار'' کا لفظ مذکور ہے اور ازار جسم کے نچلے حصے پر باندھے جانے والے کپڑے کو کہتے ہیں، اسی لیے اہل لغت نے اس کا معنیٰ ''چادر'' اور ''تہبند'' کیا ہے۔ اب تہبند کے علاوہ کسی نے شلوار، پائجامہ یا پتلون بھی نیچے پہنی ہو تو اس کا بھی یہی حکم ہے۔

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص تکبر کی وجہ سے اپنا تہبند گھسیٹتا ہوا چلے گا اللہ تعالیٰ اس کی طرف قیامت کے دن نظرِ رحمت بھی نہیں کرے گا۔'' [بخاری: 5784]

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''روزِ قیامت تین آدمی ایسے ہوں گے جن سے اللہ تعالیٰ نہ کلام فرمائے گا، نہ ان کی طرف نظرِ رحمت فرمائے گا اور نہ ہی ان کا تزکیہ کرے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہوگا۔ میں نے عرض کی وہ لوگ نقصان والے ہیں، اے اللہ کے رسول! یہ کون ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی الفاظ تین مرتبہ دہرائے۔ میں نے پھر عرض کی کہ اے اللہ کے رسول! یہ کون لوگ ہیں، یقیناً یہ خائب و خاسر ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (وہ لوگ یہ ہیں): ① تہبند یا شلوار ٹخنے سے نیچے لٹکانے والا ② احسان کر کے احسان جتلانے والا ③ جھوٹی قسم کھا کر اپنا سودا فروخت کرنے والا۔'' [صحیح: صحیح الجامع الصغیر: 3067، غایۃ المرام: 170، الارواء: 900، صحیح الترغیب: 1787، ابوداؤد: 4087، ترمذی: 1211]

معلوم ہوا کہ شلوار ٹخنوں سے نیچے لٹکانا حرام اور کبیرہ گناہ ہے۔

شلوار ٹخنوں سے نیچے لٹکانا ہی تکبر ہے۔ بعض روایات میں شلوار نیچے لٹکانے کو تکبر کے ساتھ مقید کیا گیا ہے اور یوں ذکر کیا گیا ہے کہ جو تکبر سے اپنی شلوار نیچے لٹکائے اسے یہ اور یہ سزا ہے۔ اس قید کی وجہ سے بعض لوگوں نے یہ ذہن بنالیا ہے کہ صرف تکبر کے ساتھ شلوار نیچے لٹکانا ممنوع ہے اور اگر ایسی کوئی نیت نہ ہو تو پھر شلوار نیچے لٹکانے میں کوئی حرج نہیں۔ لیکن ان حضرات کا یہ زعم درست نہیں کیونکہ فرمانِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق شلوار نیچے لٹکانا بذاتِ خود تکبر ہے۔ چنانچہ ایک روایت میں ہے کہ ''اپنا تہبند آدھی پنڈلی تک اونچا رکھو اور اگر ایسا نہ کر سکو تو ٹخنوں تک کر سکتے ہو، ٹخنوں سے نیچے تہبند لٹکانے سے بچ کیونکہ یہ تکبر ہے۔'' [صحیح: صحیح ابوداؤد: 4084]

اس روایت سے معلوم ہوا کہ شلوار یا تہبند ٹخنوں سے نیچے لٹکانا بذاتِ خود ہی تکبر کی علامت ہے خواہ لٹکانے والے کی نیت کچھ بھی ہو اس لیے مطلقاً یہ عمل حرام ہے۔

عورتوں اور مردوں کا لباس میں مشابہت کرنا منع ہے:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ”عورت جیسا لباس پہننے والے مرد اور مرد جیسا لباس پہننے والی عورت پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی ہے۔“[صحیح: صحیح ابن ماجه: 1903، غاية المرام: 86، صحيح ابو داؤد: 4098، كتاب اللباس: باب في لباس النساء، مستدرك حاكم: 194/4، مسند احمد: 325/2، ابن حبان : 1455]

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں سے مشابہت کرنے والی عورتوں اور عورتوں سے مشابہت کرنے والے مردوں پر لعنت فرمائی ہے۔“[بخاری: 5885]

سفید لباس کی ترغیب:

سفید رنگ کا لباس اور کفن اسلام میں پسندیدہ ہے۔

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”سفید لباس زیب تن کیا کرو، یہ تمہارے ملبوسات میں بہترین اور عمدہ لباس ہے اور اپنے مرنے والوں کو بھی اسی میں کفن دیا کرو۔“[صحیح: صحيح ابو داؤد: 3284، أبو داؤد: 3878، جامع الترمذی: 994، ابن ماجة: 1472، أحمد: 247/1، عبدالرزاق: 6200، حاكم: 354/1]

سیدنا سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”سفید لباس پہنو کیونکہ یہ بہت پاکیزہ اور عمدہ لباس ہے۔“[صحیح: صحیح ابن ماجه: 3567]

شلوار قمیص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پسند:

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام کپڑوں میں قمیص زیادہ پسند تھی۔“

[صحیح: صحيح الترغيب: 2028، ابو داؤد: 4025، ترمذی: 1764]

عہد رسالت میں بالعموم لباس میں دو چادریں استعمال کی جاتی تھیں، ایک چادر اوپر لی جاتی تھی اور دوسری نیچے باندھی جاتی تھی۔ اوپر والی چادر کو رداء جبکہ نیچے والی کو ازار کہا جاتا تھا۔ اہل علم کا کہنا ہے کہ یہ حدیث ثبوت ہے کہ قمیص پہننا مستحب ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چادروں کے مقابلے میں قمیص کو اس لئے زیادہ پسند فرمایا ہے کیونکہ ایک تو

اس سے ستر پوشی زیادہ ہوتی ہے اور دوسرے یہ کہ اسے چادروں کی طرح باندھنا اور سنبھالنا بھی نہیں پڑتا۔[نیل الاوطار: 103/2، تحفۃ الاحوذی: 372/5، شرح ریاض الصالحین لابن عثیمین (تحت الحدیث: 794)]

نماز میں مرد و عورت کا لباس:

مردوں کے لیے ضروری ہے کہ نماز کے دوران اُن کے ستر میں سے کچھ بھی ننگا نہ ہو۔ جمہور اہل علم کا کہنا ہے کہ ستر پوشی نماز کے فرائض میں سے ایک فرض ہے۔[فتح الباری: 13/2]

امام شوکانی رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ حق بات یہی ہے کہ ستر ڈھانپنا نماز کے لیے واجب ہے۔

[نیل الأوطار: 540/1]

مرد کے ستر کی تفصیل پیچھے گزر چکی ہے کہ وہ ناف اور گھٹنوں کا درمیانی حصہ ہے۔ ستر پوشی کے ساتھ مرد پر یہ بھی ضروری ہے کہ نماز کے وقت اس کے کندھوں پر کوئی کپڑا موجود ہو۔ چنانچہ فرمانِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ ''تم میں سے ہرگز کوئی شخص ایسے ایک کپڑے میں نماز نہ پڑھے کہ جس کا کوئی حصہ اس کے کندھے پر نہ ہو۔''

[بخاری: 359, 360]

اگر کپڑا کم ہو تو صرف تہبند باندھ کر بھی مرد کی نماز درست ہے۔

[بخاری: 361، مسلم: 3010، ابن خزیمہ: 767]

اور اگر وسعت ہو تو ستر پوشی کے علاوہ زیب وزینت کے تقاضے پورے کرنا بھی بہت بہتر ہے کیونکہ قرآن کریم کی آیت ﴿يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ﴾ کے مفہوم میں یہ چیز شامل ہے۔ علاوہ ازیں درج بالا حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ مرد نمازی کے لیے سر ڈھانپنا ضروری نہیں، تاہم اگر وہ سر پر ٹوپی یا پگڑی پہنے اور ہمہ وقت سر کو ڈھانپ کر رکھے تو یہ بہتر ضرور ہے۔

عورتوں کے لیے ستر پوشی (سوائے چہرے اور ہاتھوں کے مکمل جسم چھپانا) کے ساتھ صرف یہ ضروری ہے کہ ان کے سر پر اَوڑھنی ہو کیونکہ فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ ''اللہ تعالیٰ بالغ عورت کی نماز اوڑھنی کے بغیر قبول نہیں فرماتے۔''[صحیح: صحیح ابو داؤد: 596، أبو داؤد: 767]

لباس اور دُعا:

لباس پہننے کی دعا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص نے کوئی کپڑا پہنا اور پھر کہا:

((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ كَسَانِیْ هٰذَا الثَّوْبَ وَ رَزَقَنِیْهِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّةٍ))

''ہر طرح کی تعریف اس اللہ کے لیے ہے جس نے مجھے یہ لباس پہنایا اور مجھے میری ذاتی قوت و طاقت کے بغیر یہ عطا کیا۔''

تو اس کے گزشتہ گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

[حسن: صحیح ابو داؤد: 4023، دارمی: 2623، حاکم: 507/1]

نیا لباس پہننے کی دعا۔ سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب کوئی نیا لباس پہنتے تو یہ دعا پڑھتے:

((اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ كَسَوْتَنِیْهِ اَسْاَلُكَ مِنْ خَیْرِهٖ وَ خَیْرِ مَا صُنِعَ لَهٗ وَ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهٖ وَ شَرِّ مَا صُنِعَ لَهٗ))

''اے اللہ! ہر طرح کی تعریف تیرے لیے ہی ہے، تو نے ہی مجھے یہ پہنایا، میں تجھ سے اس کی بھلائی اور اس چیز کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں جس کے لیے اسے بنایا گیا ہے اور میں تجھ سے اس کی برائی اور اس چیز کی برائی کی پناہ مانگتا ہوں جس کے لیے یہ بنایا گیا۔''

[صحیح: صحیح ابو داؤد: 4020، ترمذی: 1822]

زینت کا بیان:

اسلام کے بیان کردہ چند مختصر زیب و زینت کے اصول:

① وہ زیب و زینت شریعت میں ممنوع نہ ہو، کیونکہ جس سے منع کیا گیا ہے اس سے بچنا ضروری ہے۔

② اسے اختیار کرنے سے کفار کی مشابہت لازم نہ آتی ہو۔

③ اسے اختیار کرنے سے مرد و عورت کی ایک دوسرے سے مشابہت نہ ہوتی ہو۔

④ وہ زینت اللہ کی تخلیق کو بدلنے کے ضمن میں نہ آتی ہو۔

⑤ اسے اختیار کرنے سے جسم کو کسی قسم کا نقصان نہ ہو۔

⑥ اس میں مال کا ضیاع یا فضول خرچی نہ ہو۔

⑦ اس میں وقت کا ضیاع نہ ہو کہ انسان ہمہ وقت اسی میں لگا رہے اور یادِ الٰہی یا فرائض سے ہی غافل ہو جائے۔

⑧ اس کے ذریعے دوسروں کے سامنے فخر وغرور یا تکبر واکڑ کا اظہار نہ ہوتا ہو۔

⑨ اسے اختیار کرنے میں فطرت کی خلاف ورزی نہ ہو۔

⑩ اس زینت کے لئے مرد یا عورت کو اپنے قابل ستر اعضاء کسی غیر کے سامنے ظاہر نہ کرنے پڑیں۔

18

لباس اور زیب وزینت کا بیان

1- سفید کپڑے پہننے کی ترغیب

1044 عن سمرة رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ ﷺ: ((البَسوا البَياضَ ؛ فإنّها أطْهَرُ و أطْيَبُ، وكَفِّنوا فيها مَوْتَاكُمْ)).

سیدنا سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سفید کپڑے پہنا کرو کیونکہ یہ صاف وشفاف اور بہترین ہوتے ہیں، اور سفید کپڑوں میں ہی اپنے مُردوں کو کفن دیا کرو۔

[صحيح۔ جامع الترمذی: 994، سنن ابن ماجه: 1472، المستدرك للحاكم: 354/1, 185/4]

2- قمیص پہننے کی ترغیب اور لباس بے جا طویل ہونے اور تکبر کرتے ہوئے نماز یا نماز کے علاوہ عام حالات میں ٹخنوں سے نیچے کپڑا وغیرہ لٹکانے پر وعید

1045 عن أم سلمة رضى الله عنها قالت : ((كانَ أحبَّ الثيابِ إلى رسولِ اللهِ ﷺ القميصُ)).

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ کپڑوں میں سب سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کو قمیص پسند تھی۔

[صحیح۔ سنن أبی داوٗد: 4025، المستدرك للحاكم: 4/192، سنن ابن ماجه: 3575، جامع الترمذی: 1762]

1046 عن ابن عمر رضى الله عنهما قال: ما قال رسولُ اللهِ ﷺ في الإزار فهو في القميصِ.

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ (ٹخنوں سے نیچے کپڑا لٹکانے پر جو) رسول اللہ ﷺ نے تہبند کے بارے میں بیان فرمایا وہی قمیص کے متعلق بیان فرمایا: (یعنی شلوار وغیرہ کی طرح کرتہ یا قمیص بھی ٹخنوں سے نیچے کرنا ممنوع ہے اور ان کو زیادہ لمبا کرنا بھی درست نہیں)۔[حسن۔ سنن أبی داوٗد: 4095]

1047 عن زيد بن أسلم عن ابن عمر رضى الله عنهما قال: دخلت على النبى ﷺ وعليَّ إزارٌ يَتَقعْقَع، فقال: ((مَنْ هذا؟)). فقلتُ: عبدُاللّٰه بنُ عمر. قال: ((إنْ كنتَ عبدَاللّٰه فارْفَعْ إزارَكَ)). فرفعتُ إزارى إلى نِصْفِ الساقينِ. فَلَمْ تَزلْ إزْرَتُه حتَّى مات.

زید بن اسلم رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میرا تہبند نیچے زمین پر گھسٹ رہا تھا (یعنی ٹخنوں سے نیچے تھا) آپ ﷺ نے پوچھا یہ کون ہے؟ میں نے عرض کی میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہوں تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اگر تو واقعی عبداللہ رضی اللہ عنہ ہے پھر تو اپنے تہبند کو ٹخنوں سے اونچا کر لے۔'' چنانچہ میں نے اسی وقت اپنے تہبند کو آدھی پنڈلی تک اونچا کر لیا۔ زید بن اسلم رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ پھر مرتے دم تک سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا تہبند آدھی پنڈلی تک بلند رہا۔

[صحیح۔ مسند أحمد: 141/2]

1048 عن أبى ذرٍّ الغفارى رضى الله عنه عن النبيِّ ﷺ قال: ((ثلاثَةٌ لَا يُكَلِّمُ اللّٰه يومَ القيامَةِ، ولا ينظُر إليهِمْ، ولا يُزَكِّيهِمْ، ولهم عذابٌ أليمٌ)) قال: فَقرأها رسولُ اللّٰه ﷺ ثلاثَ مرَّاتٍ.

قال أبو ذر: خابوا وخسروا، مَنْ هُمْ يا رسولَ الله؟ قال: ((المُسْبِلُ، والمنّانُ، والمنفِّقُ سلعَتَهُ بالحلْفِ الكاذِبِ)) وفي رواية ((المسبل إزاره)).

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''تین قسم کے افراد سے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ (نرمی سے) کلام نہیں فرمائے گا، نہ ان کی طرف (نظرِ رحمت سے) دیکھے گا، نہ انہیں (گناہوں سے) پاک کرے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بات تین مرتبہ دوہرائی۔ میں نے عرض کی: وہ کون لوگ ہیں، اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! وہ بہت گھاٹے اور خسارے میں پڑے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''① کپڑا لٹکانے والا (مرد جو ٹخنوں سے نیچے کپڑا لٹکائے) ② احسان کرکے جتلانے والا ③ وہ جو جھوٹی قسم سے اپنا مال بیچے۔''

[صحیح۔ صحیح مسلم: 106، سنن أبی داؤد: 4087، جامع الترمذی: 1211، سنن ابن ماجه: 2208]

1049 عن هُبَيْبِ بْنِ مُغْفِلٍ - بضم الميم وسكون المعجمة و كسر الفاء - رضى الله عنه: **أنَّه رأى محمَّدًا القرشيَّ قام فجرَّ إزارَه؛ فقال هُبَيْبٌ: سمعتُ رسولَ الله ﷺ يقول: ((مَنْ وَطِئَهُ خُيَلاءَ؛ وَطِئَهُ في النارِ)).**

سیدنا ہبیب بن مغفل رضی اللہ عنہ نے محمد قرشی رحمہ اللہ کو اس حال میں کھڑے ہوئے دیکھا کہ ان کا تہبند ٹخنوں سے نیچے لٹک رہا تھا۔ سیدنا ہبیب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ''جس نے اپنا کپڑا تکبر کرتے ہوئے ٹخنوں سے نیچے لٹکایا تو وہ جہنم میں داخل ہوگا۔'' (کپڑے کو ٹخنوں سے نیچے کرنا ہی تکبر ہے)

[صحیح۔ مسند احمد: 437/3، مسند أبی یعلی الموصلی: 1539، طبرانی فی الکبیر: 543/22]

1050 عن ابن مسعود رضى الله عنه قال: سمعتُ رسولَ الله ﷺ يقول: **((مَنْ أسْبَلَ إزارَه في صَلاتِه خُيلاءَ؛ فليسَ مِنَ اللهِ في حِلٍّ ولا حَرامٍ)).**

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ''جس نے نماز میں تکبر کرتے ہوئے اپنا تہبند ٹخنوں کے نیچے لٹکایا، اللہ اس کے گناہ معاف نہیں فرمائے گا، نہ برے کاموں سے اسے بچائے گا۔'' (یا اس کے لیے جنت کو حلال اور جہنم کو حرام نہیں فرمائے گا یا جب وہ اللہ کی طرف سے کسی حلال کام میں نہیں تو اس کے لیے بھی کوئی احترام نہ ہوگا۔) [صحیح۔ سنن أبی داؤد: 637]

3-نیا کپڑا پہننے کی دعا کی ترغیب

1051 عن معاذِ بْنِ أنسٍ رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ ﷺ : ((مَنْ أَكَلَ طعامًا فقال : (اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِیْ أَطْعَمَنِیْ هٰذَا وَ رَزَقَنِیْهِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّی وَلَا قُوَّةٍ) ؛ غُفِرَله ما تقدَّمَ مِن ذنْبه.....)). وَمَنْ لَبِسَ ثَوْبًا جَدِیْدًا فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي كَسَانِيْ هٰذَا وَرَزَقَنِیْهِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّيْ وَلَا قُوَّةٍ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ ......

سیدنا معاذ بن انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص کھانا کھانے کے بعد یوں دعا کرے: [اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِیْ أَطْعَمَنِیْ هٰذَا وَ رَزَقَنِیْهِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّی وَلَا قُوَّةٍ] ''تمام تعریف اس اللہ کی ہے جس نے مجھے یہ کھانا کھلایا اور بغیر میری کسی کوشش وقوت کے مجھے یہ رزق عنایت فرمایا۔'' تو اس کے اگلے اور پچھلے گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔'' ''اور جو کوئی کپڑا پہنے پھر یہ دعا کرے [اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِیْ كَسَانِیْ هٰذَا الثَّوْبَ وَ رَزَقَنِیْهِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّی وَلَا قُوَّةٍ] ''تمام تعریف اس اللہ کی ہے جس نے مجھے یہ کپڑا پہنایا اور بغیر میری کسی کوشش اور قوت کے مجھے یہ عنایت فرمایا۔'' تو اس کے اگلے اور پچھلے گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔'' [حسن لغیرہ۔ سنن أبی داوٗد: 4023]

4- عورتوں کے لیے ایسا باریک لباس پہننے پر وعید کہ جس سے جسم نظر آئے

1052 حدیث عن عبداللہ بن عَمرٍو رضی اللہ عنہما قال: سمعتُ رسولَ اللہ ﷺ یقول : ((یکونُ فی آخرِ أُمَّتی رجالٌ یرکَبون علی سُروجٍ کأشْباہ الرِّحالِ ینزِلون علی أبْوابِ المساجد ، نِساؤھُم کاسیاتٌ عارِیاتٌ، علی رؤوسِھِنَّ کأَسْنِمَۃِ البُخْتِ العِجافِ ، الْعَنُوھُنَّ فإنَّھُنَّ مَلْعونَاتٌ ، لو کانَ وراءَ کُم أُمَّۃٌ مِنَ الْأُمَمِ خَدَمَتْھُنَّ نِساؤکم کما خَدَمکُم نساءُ الْأُمَمِ قبلَکُمْ)).

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ: میری امت کے آخری دور میں کچھ ایسے مرد ہوں گے جو کہ عمدہ سواریوں پر سوار ہو کر آئیں گے اور مسجدوں کے دروازوں پر سواریوں سے اتریں گے (یعنی ظاہری طور پر دین دار نظر آئیں گے) لیکن ان کی عورتیں کپڑے پہننے کے باوجود ننگی ہوں گی (یعنی لباس انتہائی باریک یا جسم کے خدوخال کو ظاہر کرنے والا ہوگا) ان کے سروں پر موٹی تازی بختی اونٹنیوں کی کوہان کی طرح جوڑے ہوں گے، ان پر لعنت کرو کیونکہ ان پر (اللہ کی طرف سے) پھٹکار کی جا چکی ہے اگر تمہارے بعد کوئی امت ہوتی تو تمہاری (ایسی بے دین) عورتیں ان کی اسی طرح خدمت گذار ہوتیں جس طرح تم سے پہلی امتوں کی عورتیں (باندیاں اور لونڈیاں) تمہاری خدمت گزار ہیں۔

[حسن۔ صحیح ابن حبان: 5753، المستدرك للحاكم:8346]

1053 حدیث عن أبی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال: قال رسولُ اللہ ﷺ : ((صِنْفانِ مِنْ أھلِ النارِ لَمْ أرَھُما: قومٌ معھم سِیاطٌ کأذْنابِ البَقرِ یضرِبونَ بھا الناسَ، ونساءٌ کاسیاتٌ عاریاتٌ، مُمیلاتٌ مائلاتٌ، رؤوسُھنَّ کأَسْنِمَۃِ البُخْتِ المائلَۃِ ؛ لا یدْخُلْنَ الجنَّۃَ ولا یجِدْنَ ریحھا، وإنَّ ریحَھا لتوجَدُ مِنْ مسیرَۃ کذا و کذا)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جہنمیوں کی دو قسمیں ایسی ہیں کہ جنہیں میں نے ابھی تک نہیں دیکھا ① ایسی قوم کہ جس کے پاس گائے کی دُموں کی مانند کوڑے ہوں گے جن سے وہ لوگوں کو ماریں گے ② ایسی عورتیں جو (باریک یا تنگ) لباس پہننے کے باوجود ننگی ہوں گی، مَردوں کو اپنی طرف

مائل کرنے والیاں اور مَردوں کی طرف مائل ہونے والیاں ان کے سر موٹی تازی بختی اونٹنیوں کی کوہانوں کی مانند ہوں گے اور یہ جنت کی خوشبو تک نہ پاسکیں گی اور جنت کی خوشبو اتنے اتنے فاصلہ سے آرہی ہوگی۔

[صحیح۔ صحیح مسلم:2128]

5-مردوں کے لئے ریشمی لباس پہننے اور ان پر بیٹھے اور سونے کے زیورات پہننے پر وعید اور عورتوں کے لئے ان دونوں کو چھوڑنے کی ترغیب

1054 عن عليّ رضي الله عنه قال: ((رأيتُ رسولَ الله ﷺ اَخَذَ حريراً فجعَله في يَمينِه، وذَهباً فجعَله في شماله ، ثمَّ قال:((إنَّ هذينِ حرامٌ على ذكورِ أُمَّتي)).

سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ریشم اپنے دائیں ہاتھ میں پکڑا اور سونا اپنے بائیں ہاتھ میں پکڑا، پھر فرمایا: ''بلاشبہ یہ دونوں میری امت کے مَردوں پر حرام ہیں۔''

[صحیح لغیرہ۔ سنن أبی داوٗد: 4057، سنن نسائی: 5144]

1055 عن أبي هريرة رضي الله عنه ؛ أنَّ رسولَ الله ﷺ قال: ((مَنْ لَبِسَ الحريرَ في الدنيا؛ لَمْ يَلْبَسْه في الآخِرَة ، ومَنْ شَرِبَ الخمرَ في الدنيا ؛ لَمْ يشْربْهُ في الآخِرَة ، ومَنْ شَرِبَ في آنيةِ الذهبِ والفِضَّةِ ؛ لَمْ يشربْ بِها في الآخِرةِ . ثم قال :لباسُ أهْلِ الجنَّةِ ، وشرابُ أهلِ الجنَّة ، وآنيةُ أهلِ الجنَّةِ)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے دنیا میں ریشمی لباس پہن لیا وہ آخرت میں ریشمی لباس نہیں پہن سکے گا، اور جس نے دنیا میں شراب پی وہ آخرت میں نہ پیئے گا۔ اور جس نے دنیا میں سونے اور چاندی کے برتنوں میں پیا وہ آخرت کو ان میں نہ پیئے گا، پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (ریشمی لباس) جنتیوں کا لباس ہے، (شراب) جنتیوں کا مشروب ہے۔ (سونے اور چاندی کے برتن)

جنتیوں کے برتن ہیں۔[صحیح۔ المستدرك للحاکم: 141/4]

1056 عن عقبة بن عامر رضى الله عنه قال: ((أُهدِيَ لِرَسولِ الله ﷺ فَرُّوجُ حريرٍ، فلَبِسَه، ثمَّ صلى فيهِ، ثمَّ انْصرَف فنَزعهُ نَزْعًا شديداً كالكارِهِ لَهُ، ثُمَّ قال: ((لا يَنْبغي هذا لِلْمُتَّقينَ)).

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو ایک ریشمی جبہ بطورِ تحفہ دیا گیا۔ آپ ﷺ نے اسے پہن کر نماز پڑھی جب نماز سے فارغ ہوئے تو اسے زوردار انداز میں نفرت کرتے ہوئے کھینچ کر جسم سے اتار پھینکا پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ریشمی لباس پرہیزگار (مردوں) کے لئے جائز و مناسب نہیں۔[صحیح۔ صحیح البخاری:375، صحیح مسلم:2075]

1057 عن أنسٍ رضى الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: ((إذا اسْتَحلَّتْ أمَّتي خمْسًا فعليهمُ الدمارُ: إذا ظهر التلاعُنُ، وشرِبوا الخمورَ، ولَبِسوا الحريرَ، واتَّخذوا القِيَانَ، واكْتَفى الرجالُ بالرِجالِ، والنساءُ بالنساءِ)).

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب میری امت پانچ چیزوں کو حلال سمجھنے لگے گی تو ان پر تباہی آ جائے گی ① جب لعن وطعن (گالی گلوچ اور دوسروں کو برا بھلا کہنا) عام ہوگا۔ ② لوگ شراب پئیں گے ③ (مرد) ریشمی لباس پہنیں گے ④ جب گانے بجانے کے آلات اور گانے والیاں عام ہو جائیں گی ⑤ مرد مَردوں سے اور عورتیں عورتوں سے اپنی خواہشات کی تکمیل کرنے لگیں گے۔

[حسن لغیرہ۔ بیہقی فی الشعب: 5469]

1058 عن ابن عباس رضى الله عنهما: أنَّ رسولَ الله ﷺ رأى خاتَمًا مِنْ ذَهبٍ في يد رجلٍ فَنزَعه وطرَحه، وقال: ((يعمَدُ أحدُكم إلى جمرةٍ مِنْ نارٍ فَيطْرَحُها في يدِه؟!)) فقيلَ لِلرَّجُلِ بعدَ ما ذَهَب رسولُ الله ﷺ: خُذْ خاتَمَكَ انْتَفعْ به. قال: لا واللهِ، لا آخُذُه وقد طرَحه رسولُ الله ﷺ.

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی کے ہاتھ میں رسول اللہ ﷺ نے سونے کی انگوٹھی دیکھی چنانچہ آپ ﷺ نے اسے اس کے ہاتھ سے اتار کر پھینک دیا۔ اور فرمایا: کیا تم آگ کا انگارہ اپنے ہاتھ

میں پہن لیتے ہو؟ رسول اللہ ﷺ کے تشریف لے جانے کے بعد اس آدمی سے لوگ کہنے لگے اپنی انگوٹھی پکڑ اور (فروخت کر کے) اس سے فائدہ اٹھا: وہ کہنے لگا بالکل نہیں اللہ کی قسم، جسے رسول اللہ ﷺ نے (اتار کر) پھینک دیا میں اسے ہاتھ بھی نہیں لگاؤں گا۔ [صحیح۔ صحیح مسلم: 2090]

1059 عن أبي سعيد رضي الله عنه ؛ أَنَّ رجلًا قدِمَ مِنْ (نَجْرانَ) إلى رسول الله ﷺ وعليه خاتَمٌ مِنْ ذَهَبٍ ، فأعْرَضَ عنهُ رسولُ الله ﷺ وقال: ((إنَّك جئْتَني وفي يدك جمرَةٌ مِنْ نارٍ)).

سیدنا ابو سعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نجران سے ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے اس سے منہ موڑ لیا اور فرمایا: تو میرے پاس اس حال میں آیا ہے کہ تیرے ہاتھ میں آگ کا انگارہ ہے۔ [صحیح لغیرہ۔ سنن النسائی: 5188]

1060 عن أنسٍ رضي الله عنه ؛ أنَّ رسولَ الله ﷺ قال: ((قال الله عزّوجلَّ :مَنْ تركَ الخمرَ وَهُوَ يقدِرُ عليه ؛ لأُسْقِيَنَّه مِنهُ في حَظيرَةِ القُدُسِ ومن ترك الحَرير وهو يقدِرُ عليه لأَكْسُوَنَّهُ إِيَّاهُ في حَظِيْرَةِ الْقُدُسِ)).

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: جس شخص نے شراب پینے پر قدرت رکھنے کے باوجود شراب نوشی چھوڑ دی تو میں یقیناً اسے روز قیامت جنت میں (دنیاوی شراب سے بہت بہتر) شراب پلاؤں گا۔ اور جس نے ریشمی لباس پہننے کی طاقت رکھنے کے باوجود ریشمی لباس نہ پہنا تو میں اسے یقیناً جنت کا ریشمی لباس پہناؤں گا۔ [حسن لغیرہ۔ مسند البزار: 7381]

1061 وعن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي ﷺ قال: ((ويلٌ للنساءِ مِنَ الأحْمرَيْنِ : الذهبِ والمعَصْفَرِ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: دو سرخ چیزیں (بطور فخر وریاء پہننے) کی وجہ سے عورتوں کے لیے ہلاکت و بربادی ہے ① سونا ② رنگ برنگے بڑھکیلے کپڑے۔

[حسن۔ بیہقی فی الشعب: 6190، صحیح ابن حبان: 5968]

6- مردوں کا عورتوں اور عورتوں کا مردوں کی لباس، گفتگو اور حرکات وسکنات میں مشابہت اختیار کرنے پر وعید

1062 عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال: ((لعنَ رسولُ اللّٰہ ﷺ المتشبّھینَ مِنَ الرجالِ بالنساءِ ، والمتشبّھاتِ مِنَ النساءِ بالرجال)).

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عورتوں کی مشابہت اختیار کرنے والے مَردوں اور مَردوں کی مشابہت اختیار کرنے والی عورتوں پر لعنت و پھٹکار بھیجی۔

[صحیح۔ صحیح البخاری:5885، سنن أبی داوٗد: 4097، جامع الترمذی: 2784، سنن ابن ماجہ:1904]

1063 عن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال: قال رسول اللّٰہ ﷺ: ((ثلاثۃٌ لا یدخلونَ الجنّۃَ :العاقُّ لوالِدَیْہِ ، والدَّیُّوثُ ، ورَجُلَۃُ النساءِ)).

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین قسم کے لوگ جنت میں داخل نہیں ہوں گے ① ماں باپ کا نافرمان ② وہ شخص جو اپنی بیوی (وغیرہ) کی بے پردگی پر اسے کچھ نہ کہے ③ مَردوں کی مشابہت اختیار کرنے والی عورتیں۔

[حسن، صحیح۔ نسائی فی الکبری:2562، المستدرک للحاکم:72/1، مسند البزار:1875]

1064 عن عمار بن یاسر رضی اللہ عن رسول اللّٰہ ﷺ قال: ((ثَلاثَۃٌ لا یَدْخُلونَ الجنّۃَ أبداً: الدیُّوث ، والرجُلَۃُ مِنَ النساءِ ، ومدْ مِنُ الخَمْرِ)). قالوا: یا رسولَ اللّٰہ! أما مُد منُ الخمرِ فقدْ عرَفْناہ ، فما الدیُّوثُ؟ قال: ((الذی لا یُبالی مَنْ دَخلَ علی أھْلِہِ)) قلنا :فما الرجُلَۃُ مِن النساء ؟ قال: ((التی تَشَبَّہُ بالرجالِ)).

سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین قسم کے لوگ جنت میں داخل نہ ہوں گے ① دیوث ② مردوں کی مشابہت اختیار کرنے والی عورتیں ③ شراب کا عادی۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! شراب کے عادی کی تو ہمیں پہچان ہے لیکن دیوث کسے کہتے ہیں؟

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دیوث اسے کہتے ہیں کہ جو اس بات کی پروانہ کرے کہ اس کی بیوی کے پاس کون آتا جاتا ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پھر عرض کی کہ "الرجلة من النساء" سے مراد کیا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایسی عورتیں جو مردوں کی مشابہت اختیار کریں۔

[صحيح لغيره۔ طبرانی، ذكره الهيثمی فی مجمع الزوائد: 327/4]

7-لباس میں رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی اقتداء کرتے ہوئے عاجزی اختیار کرنے کی ترغیب اور لباس میں نمود ونمائش اور فخر کرنے پر وعید

1065 عن معاذ بن أنس رضی الله عنه ؛ أنّ رسول الله ﷺ قال: ((مَنْ تركَ اللباسَ تواضُعًا لله وهو يقدِرُ عليه ؛ دعاهُ اللّٰهُ يومَ القِيامَةِ على رؤوسِ الخلائقِ حتى يخيّره مِنْ أيِّ حُلَلِ الإيمان شاء يَلْبَسُها)).

سیدنا معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مالدار ہونے کے باوجود جس شخص نے عاجزی وانکساری کرتے ہوئے قیمتی لباس پہننا چھوڑ دیا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے ساری مخلوق کے سامنے بلا کر اختیار دے گا کہ ایمان کے جس لباس کو پہننا چاہے پہن لے۔

[حسن لغيره۔ جامع الترمذی 2481، المستدرك للحاكم: 61/1]

1066 وعن أبی أُمامَة بن ثعلبة الأنصاری ـ واسمه إياس رضی الله عنه قال: ذَكَر أصْحابُ رسولِ الله ﷺ يومًا عنده الدنيا، فقالَ رسولُ الله ﷺ: ((ألا تسْمَعون ، ألا تسْمَعون؟ إنَّ البذاذَة مِنَ الإيمان ، إن البذاذة من الإيمان. يعنی التَّقَحُّلَ)).

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ایک دن آپ ﷺ کے سامنے دنیا کے (اسباب عیش وعشرت کا) ذکر کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "کیا تم سنتے نہیں ہو؟ کیا تم سنتے نہیں ہو؟ بلاشبہ سادگی ایمان کا حصہ ہے، بلاشبہ سادگی ایمان کا حصہ ہے۔" یعنی زیب وزینت اور تنعم کو چھوڑ دینا۔

[حسن لغيره۔ سنن أبی داوٗد: 4161]

1067 روي عن عبدالله بن عمر رضي الله عنهما قال توفي رسولُ الله ﷺ وإن نمرةً من صوف تنسج له.

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ دنیا سے رخصت ہوئے اور آپ ﷺ کے پاس اون کی بنی ہوئی صرف ایک چادر تھی۔[صحیح۔ بیهقي في الشعب6165]

1068 عن أنسٍ قال: رأيت عمرَ رضي الله عنه –وهو يومَئذٍ أميرُ المؤمنينَ– وقد رَقَّع بينَ كَتِفَيْهِ بِرِقَاعٍ ثَلاثٍ، لَبَّد بعضها على بعضٍ.

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ اپنے دورِ خلافت میں انہوں نے ایسا لباس پہنا ہوا تھا کہ ان کے کندھوں کے درمیان (قمیص پر) تین پیوند لگے ہوئے تھے۔

[صحیح موقوف۔ مالك في المؤطا: 1752]

1069 روي عن فاطمة بنتِ رسولِ الله ﷺ قالتْ: قال رسولُ الله ﷺ: ((شِرارُ أُمَّتي الذين غُذُّوا بالنعيمِ، الذين يأْكُلونَ ألْوانَ الطعامِ، ويلْبَسونَ ألوانَ الثيابِ، و يتشدَّقونَ في الكَلامِ)).

سیدہ فاطمہ بنت رسول اللہ ﷺ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت کے بدترین لوگ وہ ہیں جنہیں متعدد نعمتوں سے نوازا گیا، جو مختلف اقسام کے کھانے کھاتے اور رنگارنگ لباس پہنتے رہے لیکن وہ بدکلام تھے۔[حسن لغیرہ۔ ابن أبي دنیا في كتاب ذم الغيبة: 10]

1070 عن ابن عمر رضي الله عنهما يرفعه قال: ((مَنْ لَبِسَ ثوبَ شُهْرةٍ؛ أَلْبسهُ اللهُ إيَّاهُ يومَ القِيامةِ، ثُمَّ أَلْهَبَ فيهِ النار، ومنْ تشبَّه بقومٍ فهو مِنْهُمْ)).

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ (رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:) جس نے دنیا میں نمائشی لباس شہرت کے لئے پہنا تو قیامت کے دن اللہ اسے یہی لباس دے گا (یعنی جنتی لباس سے محروم ہوگا) اور جس نے کسی قوم کی مشابہت اختیار کی وہ انہی میں سے ہوگا۔[حسن لغیرہ۔ و سنن ابن ماجه: 3607]

8- فقیر پر کپڑے وغیرہ صدقہ کرنے کی ترغیب

1071 روي عن عمر رضي الله عنه مرفوعًا: ((أفْضَلُ الأعمالِ إدخالُ السرورِ على المؤمِن؛ كسوتَ عورَتَه، وأشبعتَ جوعتَه، أو قَضَيْتَ له حاجةً)).

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:) سب سے افضل عمل کسی مسلمان کو خوش کرنا ہے کہ تو اسے لباس پہنا دے یا اسے بھوک میں کھانا کھلائے یا اس کی کوئی ضرورت پوری کر دے۔

[الطبرانی فی الأوسط: 5081]

9- سفید بال باقی رکھنے کی ترغیب اور انہیں نوچنے کی کراہت کا بیان

1072 عن فضالةَ بن عُبيد رضي الله عنه؛ أن رسول الله ﷺ قال: ((من شاب شيبةً في الإسلام؛ كانت له نوراً يوم القيامةِ)). فقال رجلٌ عند ذلك: فإن رجالاً ينتفون الشيبَ. فقال رسول الله ﷺ: ((من شاءَ فلينتفْ نورَهُ)).

سیدنا فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اسلام کی حالت میں بڑھاپے کو پہنچا تو یہ بڑھاپا اس کے لیے قیامت کے دن نور ہوگا، ایک شخص نے عرض کی (اے اللہ کے رسول ﷺ!) چند لوگ سفید بالوں کو اکھاڑ دیتے ہیں تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کا دل چاہتا ہے وہ اپنے نور کو اکھاڑ دے۔ [حسن۔ مسند احمد: 210/2، طبرانی فی الکبیر: 782/18 طبرانی فی الأوسط: 5489]

1073 عن أنس بن مالك رضي الله عنه قال: كان يُكره أنْ ينتِفَ الرجلُ الشعرةَ البيْضاءَ مِنْ رأسه ولحيَته.

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اس بات کو ناپسند کرتے تھے کہ کوئی (مسلمان) آدمی اپنے سر اور داڑھی کے سفید بال اکھاڑے۔ [صحیح۔ صحیح مسلم: 2341]

1074 عن أبي هريرة؛ أنَّ النبيَّ ﷺ قال: ((لا تَنتُفوا الشيْبَ؛ فإنَّه نورٌ يومَ القِيامَةِ، مَنْ شابَ

شيبةً ؛ كتبَ اللّٰه له بها حَسنَةً ، وحَطَّ عنه بها خَطيئةً ، ورفَعَ لهُ بِها درجَةً)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سفید بالوں کو اکھاڑا مت کرو، یقیناً یہ تو قیامت کے دن نور ہوگا، اور جس شخص نے اسلام کی حالت میں بڑھاپے کو پایا، اس (سفید بال) کے بدلے میں اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایک نیکی لکھے گا، اور اس کا ایک گناہ معاف کرے گا اور اس کا ایک درجہ بلند کرے گا۔[حسن، صحیح۔ صحیح ابن حبان: 2985]

10-داڑھی کو سیاہ رنگ لگانے کی ممانعت

1075 عن ابن عباسٍ رضي الله عنهما؛ قال: قال رسول الله ﷺ: ((يكون قومٌ يخضبونَ في آخرِ الزمانِ بالسوادِ؛ كَحَوَاصِلِ الحَمَامِ، لا يريحونَ رائِحَةَ الجنَّةِ)).

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قربِ قیامت کچھ ایسے لوگ ہوں گے جو (داڑھی وغیرہ کو) سیاہ رنگ لگائیں گے جس طرح کبوتر کی پوٹ ہوتی ہے (۲۱) وہ لوگ جنت کی خوشبو تک نہ پاسکیں گے۔[صحیح۔ سنن ابی داؤد 4212، السنن الکبری للنسائی: 5075، مسند أحمد: 2470، مسند أبي يعلى الموصلي: 2596]

11- مصنوعی بال لگانے اور لگوانے، چہرے کے بال اکھڑوانے، جسم کے کسی حصہ میں سوراخ کر کے سرمہ بھرنے یا بھروانے اور دانتوں میں خوبصورتی کے لئے فاصلہ کروانے کی ممانعت

1076 عن أسماء رضی الله عنها : أنَّ امْرأةً سألتِ النبیَّ ﷺ فقالَتْ :یا رسولَ اللّٰہ !إنَّ ابنَتی أصابَتْها الحَصْبَة فتمرَّقَ شَعْرُھا ، وإنّي زَوَّجْتُها؛ أفأصِلُ فِيه ؟ فقال : ((لعَنَ اللّٰہ الواصِلَةَ والموصُولَةَ)).

سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک عورت نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! میری بیٹی کے چیچک نکل آئی ہے اور بال جھڑ گئے ہیں اور میں نے اس کی شادی طے کر دی ہے کیا میں اس کے بالوں میں دوسرے (مصنوعی) بال ملا دوں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے (اپنے بالوں میں مصنوعی) بال ملانے والی اور ملوانے والی پر لعنت کی ہے۔

[صحیح۔ صحیح البخاری: 5936، 5941۔ صحیح مسلم: 2122، سنن ابن ماجہ: 1988]

1077 عن ابن مسعودٍ رضي اللّٰہ عنه ؛ أنّه قال: لَعَنَ اللّٰہ الواشِماتِ والمُستَوْشِمَاتِ، والمتَنَمِّصَاتِ والمتَفَلّجاتِ لِلْحُسْنِ ، المغيّراتِ خَلْقَ اللّٰہ. فقالَتْ لهُ امْرَأةٌ فی ذلك. فقالَ:وما لی لا ألْعَنُ مَنْ لَعَنَهُ رسولُ اللّٰہ ﷺ وهو فی كتابِ اللّٰہ؟ قالَ اللّٰہ تعالى:﴿وما آتاكُم الرَّسولُ فَخُذوهُ وما نَهاكُم عَنْهُ فانتَهُوا﴾.

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: ”لعنت کی ہے اللہ نے ان عورتوں پر جو جسم گودیں اور گدوائیں۔ اور جو حسن کی خاطر دانتوں میں فاصلہ کروائیں، اللہ کی تخلیق کو تبدیل کریں۔ ایک خاتون سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آئی اور کہا: مجھے آپ سے یہ بات پہنچی ہے کہ آپ نے ان عورتوں پر لعنت کی ہے جو جسم گودیں اور گدوائیں۔ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے کیا ہوا کہ میں ان پر لعنت نہ کروں جن پر رسول اللہ ﷺ

نے لعنت کی ہے اور یہ اللہ کی کتاب میں بھی وارد ہے۔ پھر انہوں نے یہ آیت پڑھی ﴿وما آتاكُم الرَّسولُ فَخُذوهُ وما نَهاكُم عَنهُ فانتَهُوا﴾ ''اور رسول جو کچھ تمہیں دے دیں وہ لے لو اور جس سے روک دیں اس سے رک جاؤ۔'' [صحیح۔ سنن أبی داوٗد:4169، صحیح البخاری: 5939، صحیح مسلم: 2125]

12- عورتوں اور مَردوں کے لیے اِثمد سرمہ لگانے کی ترغیب

1078 حديث عن ابن عباسٍ رضي الله عنهما؛ أنّ النبيَّ ﷺ قال: ((**اكْتَحِلوا بالإثْمِدِ ؛ فإنّه يَجلو البصرَ، ويُنبتُ الشعَر**)).

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اِثمد سرمہ لگایا کرو یہ نظر کو تیز کرتا اور (پلکوں کے) بالوں کو خوب اگاتا ہے۔

[**صحيح لغيره**۔ جامع الترمذی:1757، سنن نسائی 5113، صحیح ابن حبان: 5423]

1079 حديث عن عليّ بنِ أبي طالبٍ رضى الله عنه؛ أنّ رسولَ الله ﷺ قال: ((**عليكُم بالإثْمِدِ ؛ فإنّه مَنْبَتَةٌ لِلشعَرِ، مَذْهَبَةٌ لِلْقَذى ، مَصْفاةٌ لِلْبَصَرِ**)).

سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اِثمد سرمہ لگایا کرو یہ (پلکوں کے) بال خوب اگاتا، آنکھوں کی خوب صفائی کرتا اور نظر کو بھی خوب تیز کرتا ہے۔

[**حسن، صحیح**۔ طبرانی فی الکبیر:1831]

کھانے اور پینے کے احکام ومسائل

اللہ تعالیٰ کی بے شمار نعمتوں میں سے خوراک ایک عظیم نعمت ہے۔ انسانی بقا کے لئے کھانا پینا لازم وملزوم کی حیثیت رکھتا ہے۔ انسان کی تخلیق کا بنیادی مقصد عبادت الٰہی ہے اور عبادت گذاری کے لئے ہر دم تیار رہنے کی غرض سے کھانے اور پینے کی اشد ضرورت ہے، تا کہ ایک مؤمن کی صحت اس کا بھر پور ساتھ دے اور وہ بڑھ چڑھ کر عبادت الٰہی میں حصہ لے۔ پھر اللہ تعالیٰ کی مزید رحمت یہ ہے کہ اس نے کھانے اور پینے کی صرف وہی اشیاء ہمارے لیے حلال کیں کہ جو ہماری صحت اور تندرستی کے لئے فائدہ مند تھیں خواہ وہ دانے ہوں، پھل ہوں یا جانور ہوں۔ جبکہ انسانی صحت کے لئے نقصان دہ ہر چیز کو حرام قرار دے دیا گیا۔

حلال کھانے کا حکم

﴿ يَآيُّهَا النَّاسُ كُلُوْا مِمَّا فِى الْاَرْضِ حَلٰلًا طَيِّبًا ۡ وَّ لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴾

''اے لوگو! زمین میں جتنی بھی حلال اور پاکیزہ چیزیں ہیں انہیں کھاؤ پیو اور شیطانی راہ پر نہ چلو، وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔'' [البقرہ: 168]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

سیدنا عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ اپنے باپ اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کھاؤ، پیو اور صدقہ کرتے رہو جب تک کہ فضول خرچی اور تکبر اس کے ساتھ نہ مل جائے۔ [حسن: سنن النسائی: 2559، سنن ابن ماجہ: 3605]

کھانے اور پینے کے چند آداب:

① صرف حلال چیز ہی کھائی جا سکتی ہے۔

﴿ يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ كُلُوا۟ مِمَّا فِى ٱلْأَرْضِ حَلَٰلًا طَيِّبًا وَلَا تَتَّبِعُوا۟ خُطُوَٰتِ ٱلشَّيْطَٰنِ ۚ إِنَّهُۥ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ ﴾

''لوگو! زمین میں جتنی بھی حلال اور پاکیزہ چیزیں ہیں انہیں کھاؤ پیو اور شیطانی راہ پر نہ چلو، وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔'' [البقرہ: 168]

② حرام سے اجتناب ضروری ہے۔ مثلاً مردہ جانور، خنزیر کا گوشت، ذبح کے وقت بہنے والا خون، غیر اللہ کے نام کی نذر و نیاز، ہر کچلی والا اور پنجے سے شکار کرنے والا جانور وغیرہ۔

③ کھانے سے پہلے بسم اللہ اور فارغ ہو کر الحمد للہ پڑھنا چاہیے۔

④ کھانے میں عیب نکالنا خلافِ سنت ہے۔

⑤ کھانا دائیں ہاتھ سے اور اپنے سامنے سے ہی کھانا چاہیے۔

⑥ کھانے میں پھونکیں مارنا منع ہے۔

⑦ بوقت ضرورت کھڑے ہو کر کھانا پینا جائز ہے۔

⑧ لیٹ کر یا ٹیک لگا کر کھانا درست نہیں۔

⑨ مشروب کو تین سانسوں میں پینا چاہیے، ہر بار منہ برتن سے ہٹا کر سانس لینا چاہیے۔

کھانے سے پہلے بسم اللہ سنت بھی اور باعثِ برکت بھی:

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ (ایک مرتبہ) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ کھانا کھا رہے تھے کہ ایک اعرابی (دیہاتی) آیا اس نے سارا کھانا دو لقموں میں کھا لیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر یہ بسم اللہ پڑھ لیتا تو یہ کھانا تم سب کو کافی ہو جاتا ایک روایت میں ہے کہ (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا) جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو اُسے بِسْمِ اللّٰه کھانے پر ضرور پڑھ لینی چاہیے، لیکن اگر وہ (کھانے کے) شروع میں بسم اللّٰه پڑھنا بھول گیا تو چاہیے کہ (کھانے کے دوران) یہ پڑھ لے (بِسْمِ اللّٰهِ أَوَّلَهُ وَآخِرَهُ)۔

[**صحیح لغیرہ:** سنن أبی داوٗد: 3767، جامع الترمذی: 1858، سنن ابن ماجه: 3264، صحیح ابن حبان: 5214]

گھر میں داخل ہونے، کھانے اور پینے سے پہلے اللہ کا ذکر شیطان سے حفاظت کا ذریعہ:

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جب کوئی شخص گھر میں داخل ہوا اور داخل ہوتے وقت اللہ کا نام لے اور کھاتے وقت (بھی) اللہ کا نام لے تو شیطان (اپنے لشکر کو) کہتا ہے کہ (اس گھر میں) نہ تمہارا ٹھکانہ ہے اور نہ ہی رات کا کھانا ہے اور جب کوئی گھر میں داخل ہوتے وقت اللہ کا نام نہ لے تو شیطان (اپنے لشکر کو) کہتا ہے کہ تم نے رات کا ٹھکانہ پالیا ہے اور جب کھاتے وقت (بھی) اللہ کا نام نہ لے تو شیطان کہتا ہے تم نے رات کا ٹھکانہ اور رات کا کھانا بھی پالیا ہے۔ [صحيح: صحيح مسلم: 2018، سنن أبي داوٗد: 3765، جامع الترمذی: ، نسائی فی عمل اليوم و الليلة: 178، سنن ابن ماجه: 3887]

سونے اور چاندی کے برتن استعمال کرنے کی سزا:

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے دنیا میں ریشم پہنا وہ اسے آخرت میں نہیں پہن سکے گا۔ اور جس نے دنیا میں شراب پی وہ اسے آخرت میں پی نہ سکے گا، اور جس نے دنیا میں سونے اور چاندی کے برتنوں میں (کھایا اور) پیا وہ آخرت میں ان برتنوں میں (کھا) پی نہ سکے گا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (کیونکہ یہ ریشم) جنتیوں کا لباس ہے، (شراب) جنتیوں کا مشروب ہے، (سونے و چاندی کے برتن) جنتیوں کے برتن ہیں۔ [صحيح: المستدرك للحاكم: 141/4]

ہمیشہ برتن کے کناروں سے کھائیے برکت باقی رہے گی:

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: برکت کھانے کے درمیان میں اترتی ہے، لہٰذا اس کے کناروں سے کھاؤ اور درمیان سے نہ کھاؤ۔ [صحيح لغيره: سنن أبي داوٗد: 3772، جامع الترمذی: 1805، مسند أحمد: 270/1، سنن ابن ماجه: 3277، صحيح ابن حبان: 5245]

مل جل کر کھانے کی اہمیت:

سیدنا وحشی بن حرب رحمہ اللہ اپنے والد سے اور وہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ چند صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے (ایک دن) عرض کی اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! ہم (اگرچہ خاصی مقدار میں) کھانا کھاتے ہیں لیکن ہمارا پیٹ نہیں بھرتا

تو آپ ﷺ نے پوچھا: تم لوگ الگ الگ کھانا کھاتے ہو یا اکٹھے مل کر کھاتے ہو؟ انہوں نے عرض کی کہ ہم لوگ تو الگ الگ کھاتے ہیں، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پھر تم لوگ اپنے کھانے پر اکٹھے بیٹھا کرو اور اس پر (یعنی کھاتے وقت) اللہ کا نام لیا کرو، تمہارے لیے اس (کھانے) میں برکت عطا کی جائے گی۔

[حسن لغیرہ: سنن أبی داوٗد:3764، سنن ابن ماجه: 3286، صحیح ابن حبان: 5224]

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سب سے محبوب اور پسندیدہ اللہ کے نزدیک وہ کھانا ہے جس پر زیادہ سے زیادہ ہاتھ پڑیں (یعنی کھانے والے زیادہ ہوں)۔

[حسن لغیرہ: مسند أبی یعلیٰ الموصلی: 2041، مجمع الزوائد : 21/5]

بھوک رکھ کر کھانے کی فضیلت:

سیدنا عطیہ بن عامر جہنی بیان کرتے ہیں کہ سیدنا سلمان رضی اللہ عنہ کو ایک مرتبہ کھانا کھانے پر مجبور کیا گیا کہ وہ اسے کھائیں تو اس وقت میں نے انہیں یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ: مجھے ضرورت نہیں بیشک میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا بیشک دنیا میں زیادہ سیر ہو کر کھانے والا قیامت کے روز لمبی مدت بھوکا رہے گا اور فرمایا: اے سلمان رضی اللہ عنہ! دنیا مومن کے لیے قیدخانہ اور کافر کے لیے جنت ہے۔

[صحیح لغیرہ: سنن ابن ماجه: 3351، بیهقی فی الشعب: 6087]

فخر اور ریاکاری کے لئے کھانا کھلانے کی سزا:

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے (کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا) سب سے بُرا کھانا اس ولیمہ کا ہے جس میں مالداروں کو بلایا جائے اور مسکینوں کو چھوڑ دیا جائے اور جس نے (کھانے کی) دعوت کو قبول نہ کیا اس نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی کی۔

[صحیح: صحیح البخاری: 5177، صحیح مسلم:1432، سنن أبی داوٗد: 3742، سنن ابن ماجه: 1913]

سیدنا عکرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ارشاد فرمایا کرتے تھے کہ نبی کریم ﷺ نے ان لوگوں کے کھانے سے منع فرمایا جو کھانا دوسرے کے مقابلے میں فخر کرنے کے لیے کھلاتے ہوں۔

[صحیح لغیرہ: سنن أبی داوٗد: 3754]

برکت چاہیے تو کھانے کے بعد ہاتھ دھونے کی بجائے انگلیوں کو چاٹ لیجیے:

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: کہ شیطان تمہارے ہر کام کے وقت تمہارے پاس موجود ہوتا ہے یہاں تک کہ تمہارے کھانے کے وقت بھی تمہارے پاس موجود رہتا ہے لہٰذا تم میں سے جب کسی شخص کا کوئی نوالہ گر جائے تو چاہیے کہ اس کو اٹھا لے (مٹی وغیرہ) جو چیز اس کو لگ گئی ہو اس کو صاف کر کے کھا لے، اور اِسے شیطان کے لیے نہ چھوڑے نیز جب کھانا کھا چکے تو چاہیے کہ اپنی انگلیاں چاٹ لے کیوں کہ اس کو نہیں معلوم کہ اس کے کون سے کھانے (کے کس حصہ) میں برکت ہے۔

[صحیح: صحیح مسلم: 2033، البیهقی فی الشعب: 5467، سنن ابن ماجه: 3269]

کھانے کھا کر اللہ کا شکر ادا کرنے کی فضیلت:

سیدنا معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے کوئی کھانا کھایا پھر یہ دعا پڑھی۔ ''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِی أَطْعَمَنِیْ هٰذَا الطَّعَامَ ، وَرَزَقَنِیْهِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّةٍ'' (تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھے یہ کھانا کھلایا اور مجھ کو یہ روزی دی بغیر میری کسی قوت وطاقت کے) تو (اس دعا کے پڑھنے پر) اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

[حسن لغیره: سنن أبی داؤد: 4023، سنن ابن ماجه: 3285، جامع الترمذی: 3458]

19

کھانے وغیرہ کا بیان

1- کھانے کے شروع میں بسم اللہ پڑھنے کی ترغیب اور چھوڑنے پر وعید

1080 عن عائشة رضي الله عنها قالت : كانَ النبيُّ ﷺ يأكُلُ طعاماً في سِتَّةٍ مِنْ أصحابِه ، فجاءَ أعرابيٌّ فأكلَه بلُقْمَتين ، فقال رسولُ الله ﷺ :((أما إنَّه لوْ سَمَّى لكفَاكُمْ)). وفي روايةٍ : ((فإذا أكَل أحدُكم طعامًا ، فلْيذْكُرِ اسْمَ اللهِ عليه ، فإنْ نَسِيَ في أوَّلِه ، فلْيَقُلْ :بِسْمِ اللهِ أوَّلَه و آخِرَه)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ (ایک مرتبہ) نبی کریم ﷺ اپنے چھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ کھانا کھا رہے تھے کہ ایک اعرابی (دیہاتی) آیا اس نے سارا کھانا دو لقموں میں کھا لیا تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر یہ بسم اللہ پڑھ لیتا تو یہ کھانا تم سب کو کافی ہو جاتا ایک روایت میں ہے کہ (آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا) جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو اُسے بِسْمِ اللّٰہ کھانے پر ضرور پڑھ لینی چاہیے، لیکن اگر وہ (کھانے کے) شروع میں بسم اللّٰہ پڑھنا بھول گیا تو چاہیے کہ (کھانے کے دوران) یہ پڑھ لے (بِسْمِ اللّٰهِ أَوَّلَهُ وَآخِرَهُ)۔ [صحیح لغیرہ: سنن أبی داوٗد: 3767، جامع الترمذی: 1858، سنن ابن ماجہ: 3264، صحیح ابن حبان: 5214]

1081 عن جابرٍ رضي الله عنه ؛ أنَّه سمعَ النبيَّ ﷺ يقول : ((إذا دَخَل الرجلُ بيتَه فذكَر اللهَ تعالى عندَ دُخولِه وعندَ طعامِه ؛ قال الشيطانُ :لا مَبيتَ لكُم ولا عَشاءَ. وإذا دَخَل فلَمْ يذْكُرِ اللهَ عندَ دُخولِه؛ قال الشيطانُ :أدركْتُم المَبيتَ ، وإذا لَمْ يذْكُرِ اللهَ عِندَ طعامِه ؛ قال الشيطانُ :أدركْتُم المبِيتَ والعَشاءَ .

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جب کوئی شخص گھر میں داخل ہوا اور داخل ہوتے وقت اللہ کا نام لے اور کھاتے وقت (بھی) اللہ کا نام لے تو شیطان (اپنے لشکر کو) کہتا ہے کہ (اس گھر میں) نہ تمہارا ٹھکانہ ہے اور نہ ہی رات کا کھانا ہے اور جب کوئی گھر میں داخل ہوتے وقت اللہ کا نام نہ لے تو شیطان (اپنے لشکر کو) کہتا ہے کہ تم نے رات کا ٹھکانہ پالیا ہے اور جب کھاتے وقت (بھی) اللہ کا نام نہ لے تو شیطان کہتا ہے تم نے رات کا ٹھکانہ اور رات کا کھانا بھی پالیا ہے۔ [صحيح: صحيح مسلم: 2018، سنن أبی داوٗد: 3765، جامع الترمذی: ، نسائی فی عمل اليوم والليلة: 178، سنن ابن ماجه: 3887]

1082 عن حذيفة ـ هو ابن اليمان ـ رضي الله عنه قال : **كنَّا إذا حضرْنا معَ رسولِ الله ﷺ طَعامًا لَمْ يَضعْ أحدُنا يَده حتى يبْدأَ رسولُ اللّٰه ﷺ ، وأنَّا حضرنا معَه طعامًا ، فجاء أعرابيٌّ كأنَّما يُدفَعُ ، فذَهَب ليضَعَ يده في الطعامِ ؛ فأخذَ رسولُ اللّٰه ﷺ بيَدِه. ثمَّ جاءتْ جاريَةٌ كأنَّما تُدفَعُ ، فذهبت لِتَضَع يَدها في الطعامِ؛ فأخذَ رسولُ اللّٰه ﷺ بيدها وقال : ((إنَّ الشيطان يَستَحِلُّ الطعام الذي لَمْ يُذكَرِ اسْمُ اللّٰه عليه ، وإنَّه جاء بهذا الأعْرابِي يستحلُّ به ؛ فأخذتُ بيده ، وجاء بهذِهِ الجاريَةِ يسْتَحِلُّ بها ؛ فأخذتُ بيدها ، والذي نفسي بيدِه إنَّ يَده لفي يدي مع أيْديهما)).**

سیدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھانے کے لیے حاضر ہوتے تو ہم میں سے کوئی اس وقت تک کھانے کو ہاتھ نہ لگاتا جب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شروع نہ فرما دیتے۔ (ایک مرتبہ کا واقعہ ہے کہ) ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھانا کھانے بیٹھے (ہی) تھے کہ ایک عرابی بھوک کی شدت سے بے تاب ہوکر (ایسی تیزی سے آیا کہ) گویا کہ اس کو کوئی دھکیل کر لا رہا ہو، آتے ہی اس نے کھانے میں ہاتھ ڈالنا چاہا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ہاتھ کو پکڑ لیا پھر ایک بچی آئی (اس تیزی سے) گویا کہ اس کو دھکیل کر لایا جا رہا ہو وہ بھی کھانے پر ہاتھ ڈالنے والی ہی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا اور فرمایا: شیطان اس کھانے میں شریک ہو جاتا ہے کہ جس پر اللہ تعالیٰ کا نام نہ لیا گیا ہو۔ شیطان اس اعرابی کو لے کر آیا تا کہ اس کے ذریعہ کھانا کھالے (اس لیے کہ یہ اللہ کا نام نہیں لے گا تو شیطان کو کھانے کا موقع مل جائے گا) لہٰذا میں نے اس کے ہاتھ کو پکڑ لیا، شیطان اس بچی کو دھکیل کر لایا تا کہ اس کے ساتھ اسے بھی کھانے کا موقع مل جائے میں

نے اس کا ہاتھ بھی پکڑ لیا، قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ ان دونوں کے ہاتھوں کے ساتھ شیطان کا ہاتھ (بھی) میرے ہاتھ میں ہے۔

[صحیح: صحیح مسلم: 2017، نسائی فی عمل الیوم اللیلۃ: 273، سنن أبی داوٗد: 3766]

2- سونے اور چاندی کے برتنوں کے استعمال کرنے پر وعید اور ان برتنوں کا مَردوں اور عورتوں دونوں پر حرام ہونے کا بیان

1083 عن حذيفة رضي الله عنه قال : سمعت رسول الله ﷺ يقول : ((لا تَلْبَسوا الحريرَ ولا الدِّيبَاجَ ، ولا تشْرَبوا في آنيةِ الذهبِ والفضَّةِ ، ولا تأكُلوا في صِحافِها ، فإنَّها لهُمْ في الدنيا ، ولكُم في الآخِرَةِ)).

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: موٹا اور باریک (کسی بھی قسم کا) ریشم نہ پہنو اور نہ ہی سونے چاندی کے برتن میں پیو اور نہ ہی سونے و چاندی کے برتنوں میں کھاؤ، اس لیے کہ ان (کفار اور مشرکین) کے لیے یہ دنیا میں ہے اور تمہارے لیے آخرت میں ہے۔

[صحیح: صحیح البخاری: 5633، صحیح مسلم: 2067]

1084 عن أبي هريرة رضي الله عنه ؛ أنَّ رسولَ الله ﷺ قال: ((مَنْ لبسَ الحريرَ في الدنيا لَمْ يلبَسْهُ في الآخرةِ، ومَنْ شرِب الخمرَ في الدنيا لَمْ يشربْهُ في الآخِرَةِ ، ومَنْ شربَ في آنيَةِ الذهَبِ والفضَّةِ لَمْ يشرَبْ بِها في الآخِرَة ـ ثم قال :ـ لِباسُ أهلِ الجنَّةِ ، وشَرابُ أهلِ الجنَّةِ ، وآنيةُ أهلِ الجنَّةِ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے دنیا میں ریشم پہنا وہ اسے

آخرت میں نہیں پہن سکے گا۔ اور جس نے دنیا میں شراب پی وہ اسے آخرت میں پی نہ سکے گا، اور جس نے دنیا میں سونے اور چاندی کے برتنوں میں (کھایا اور) پیا وہ آخرت میں ان برتنوں میں (کھا) پی نہ سکے گا پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (کیونکہ یہ ریشم) جنتیوں کا لباس ہے، (شراب) جنتیوں کا مشروب ہے، (سونے وچاندی کے برتن) جنتیوں کے برتن ہیں۔ [صحيح: المستدرك للحاكم: 141/4]

3-بائیں ہاتھ سے کھانے، پینے پر وعید اور برتن میں پھونک مارنے کی ممانعت اور مشکیزے کے منہ سے پینے اور برتن کی ٹوٹی ہوئی جگہ سے پینے کی ممانعت

1085 عن أبي هريرة رضي الله عنه ؛ أن النبي ﷺ قال : ((لِيأْكُلْ أحدُكم بيَمِينه ، ولْيَشْرَبْ بِيمِينه ، ولْيأْخُذْ بيمِينه ، ولْيُعْطِ بيَمِينه ؛ فإنَّ الشيطانَ يأكلُ بشِماله ، ويشربُ بشِماله ، ويُعطي بشِماله، ويأْخُذ بشِماله)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص کھانا کھائے تو اس کو چاہیے کہ دائیں ہاتھ سے کھائے، اور دائیں ہاتھ سے ہی پئے۔ (اگر کسی کو کوئی چیز دے تو) دائیں ہاتھ سے ہی دے اور (کسی سے کوئی چیز لے تو) دائیں ہاتھ سے ہی لے، کیونکہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا اور بائیں ہاتھ سے پیتا ہے اور بائیں ہاتھ سے ہی لیتا اور دیتا ہے۔ [صحیح لغیرہ: سنن ابن ماجہ: 3266]

1086 عن أبي سعيد الخدريّ رضى الله عنه قال : نهى رسولُ الله ﷺ عنِ الشربِ من ثُلْمَةِ القَدحِ ، وأنْ يُنفَخَ في الشرابِ.

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے پیالے وغیرہ کی ٹوٹی ہوئی جگہ سے پانی پینے اور پانی میں پھونک مارنے سے منع فرمایا۔ [صحیح لغیرہ: سنن أبی داوٗد: 3722، صحیح ابن حبان: 5315]

1087 عن ابن عباسٍ رضي الله عنهما: أنَّ النبيَّ ﷺ نَهى أنْ يُتنفَّسَ في الاناءِ ، ويُنفَخَ فيه.

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے برتن میں سانس لینے اور پھونک مارنے سے منع فرمایا۔ [صحیح: سنن أبی داوٗد: 3728، صحیح ابن حبان: 5316، جامع الترمذی: 1888]

1088 عن أنس بن مالكٍ رضي الله عنه : أن النبيَّ ﷺ كان يَتنفَّسُ في الإناءِ ثلاثاً . ويقول: ((هو أمْرأُ وأرْوى)).

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ پانی پیتے ہوئے تین مرتبہ سانس لیا کرتے تھے اور یہ بھی فرمایا کرتے کہ اس طریقہ سے پینا زیادہ خوشگوار اور خوب سیراب کرنے والا ہے۔ [صحیح: جامع الترمذی: 1884]

4- برتن کے درمیان سے کھانے کی بجائے کناروں سے کھانے کی ترغیب

1089 عن ابن عباسٍ رضي الله عنهما عنِ النبيِّ ﷺ قال: ((البَرَكَةُ تنزِلُ وسْطَ الطعامِ، فكُلوا مِنْ حافَتَيْهِ، ولا تأكُلوا مِنْ وَسطِهِ)).

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: برکت کھانے کے درمیان میں اترتی ہے، لہٰذا اس کے کناروں سے کھاؤ اور درمیان سے نہ کھاؤ۔ [صحيح لغيره: سنن أبي داوٗد:3772، جامع الترمذی: 1805، مسند أحمد: 270/1، سنن ابن ماجه: 3277، صحیح ابن حبان: 5245]

5- سرکہ اور زیتون کے کھانے کی ترغیب اور گوشت کو چھری سے کاٹ کر کھانے کی بجائے نوچ کر کھانے کی ترغیب

1090 عن أم هانیء بِنتِ أبي طالب رضي الله عنها قالت: **دخَل عليَّ رسولُ اللهِ ﷺ فقال: ((هلْ عندكُم مِنْ شيْءٍ؟)). فقلتُ: لا ، إلا كِسَرٌ يا بِسَةٌ وخَلٌّ. فقال النبيُّ ﷺ: ((قَرِّبيهِ ، فما أقْفَرَ بيتٌ مِنْ أُدْمٍ فيهِ خَلٌّ)).**

سیدہ اُم ہانی رضی اللہ عنہا (جو ابو طالب کی بیٹی یعنی سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی بہن تھیں) بیان کرتی ہیں کہ (ایک دن) رسول اللہ ﷺ میرے گھر تشریف لائے، پھر آپ ﷺ نے پوچھا کہ (کھانے کے لیے) تمہارے پاس کوئی چیز ہے؟ میں نے عرض کی: سوکھے ٹکڑے اور سرکے کے علاوہ کچھ نہیں ہے تو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہی سامنے لے آؤ، وہ گھر سالن سے خالی نہیں جس میں سرکہ ہو۔ [صحیح لغیرہ: جامع الترمذی: 1841]

1091 عن أبي أُسَيْدٍ رضي الله عنه عن رسولِ اللهِ ﷺ قال: **((كُلوا الزيتَ وادَّهِنُوا به ؛ فإنَّه مِنْ شجَرةٍ مبارَكَةٍ)).**

سیدنا ابواُسید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: روغن زیتون کھایا کرو اور بدن پر اس کی مالش کیا کرو، کیونکہ یہ ایک بابرکت درخت (زیتون) کا تیل ہے۔

[حسن لغیرہ: جامع الترمذی: 1852، المستدرك للحاكم: 398/2]

6- مل جُل کر کھانے کی ترغیب

1092 عن وحشي بن حرب بن وحشي بن حربٍ عن أبيه عن جده رضي الله عنه قال : قالوا : يا رسولَ الله ! إنا نأكُل ولا نشبَعُ ؟ قال : ((تَجْتَمِعون على طعامِكُم أوْ تَتَفرّقونَ ؟)). قالوا: نَتَفرّقُ . قال: ((اجْتَمِعوا على طعامِكُم ، واذْكُروا اسْمَ الله ؛ يُبارِكْ لكُم فيهِ)).

سیدنا وحشی بن حرب رحمہ اللہ اپنے والد سے اور وہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ چند صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے (ایک دن) عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! ہم (اگر چہ خاصی مقدار میں) کھانا کھاتے ہیں لیکن ہمارا پیٹ نہیں بھرتا تو آپ ﷺ نے پوچھا: تم لوگ الگ الگ کھانا کھاتے ہو یا اکٹھے مل کر کھاتے ہو؟ انہوں نے عرض کی کہ ہم لوگ تو الگ الگ کھاتے ہیں، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پھر تم لوگ اپنے کھانے پر اکٹھے بیٹھا کرو اور اس پر (یعنی کھاتے وقت) اللہ کا نام لیا کرو، تمہارے لیے اس (کھانے) میں برکت عطا کی جائے گی۔

[حسن لغیرہ: سنن أبی داود: 3764، سنن ابن ماجه: 3286، صحیح ابن حبان: 5224]

1093 عن جابرٍ رضي الله عنه قال: سمعتُ رسولَ الله ﷺ يقول : ((طعامُ الواحِدِ يكفي الاثْنَيْنِ و طعامُ الاثْنَيْنِ يكفي الأرْبَعةَ، و طعامُ الأربَعةِ يكفي الثّمانِيَةَ)). وفي رواية: ((وَيَدُاللهِ على الجماعةِ)).

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ایک کا کھانا دو کو اور دو کا کھانا چار افراد کو اور چار کا کھانا آٹھ افراد کے لیے کافی ہو جاتا ہے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کا دستِ رحمت جماعت پر ہوتا ہے۔ [صحیح: صحیح مسلم: 2059، جامع الترمذی: 1820، سنن ابن ماجه: 3254، البزار فی کشف الأستار: 2874]

1094 عن جابرٍ رضي الله عنه قال : قال رسولُ الله ﷺ : ((إنّ أحبَّ الطعام إلى الله ما كَثُرَتْ عليه الأيْدِي)).

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سب سے محبوب اور پسندیدہ اللہ کے نزدیک وہ کھانا ہے جس پر زیادہ سے زیادہ ہاتھ پڑیں (یعنی کھانے والے زیادہ ہوں)۔

[حسن لغیرہ: مسند أبی یعلی الموصلی : 2041، مجمع الزوائد : 21/5]

7-بہت زیادہ پیٹ بھر کر کھانے پر وعید اور کھانے پینے میں بطور فخر بہت زیادہ تکلّف کرنے کی ممانعت

1095 عن أبي هريرة رضي الله عنه أنّ رجُلاً كان يأكل أكلاً كثيرًا فأسلَم، فكان يأكل أكلاً قليلاً، فذكر ذلك لرسول الله ﷺ، فقال: ((إِنَّ المؤمنَ يأكلُ في مِعىً واحدٍ، وإنَّ الكافِرَ في سَبْعَةِ أمْعاءٍ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص بہت زیادہ کھاتا تھا لیکن جب وہ مسلمان ہوا تو اس کی خوراک بہت کم ہوگئی اور جب یہ بات رسول اللہ ﷺ تک پہنچی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مؤمن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے۔ [صحیح: مؤطا امام مالك: 924/2، صحیح البخاری: 5396، صحیح مسلم: 2063، سنن ابن ماجه: 3256، جامع الترمذی: 1818]

1096 عن ابن عمر رضي الله عنهما قال: تَجشّأَ رجلٌ عند رسولِ الله ﷺ، فقال: ((كفَّ عنَّا جُشاءَك، فإنَّ أكْثَرَهُمْ شِبَعاً في الدنيا؛ أطوَلُهم جوعاً يومَ القيامَةِ)).

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ کے پاس ڈکار لیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اپنا ڈکار ہم سے روک لے یقیناً دنیا میں اکثر پیٹ بھر کر کھانے والے قیامت کے دن بہت طویل بھوک سے دوچار ہوں گے۔ [صحیح لغیرہ: جامع الترمذی: 3478، سنن ابن ماجه: 3350، بیهقی فی الشعب: 5646، شرح السنه: 4048]

1097 عن عطية بن عامرٍ الجهني قال: سمعتُ سَلْمانَ رضي الله عنه وأُكْرِهَ على طعامٍ يأكُلُه؛ فقالَ: حَسْبي؛ إنّي سمعْتُ رسولَ الله ﷺ يقول: ((إنَّ أكثَرَ الناسِ شِبَعاً في الدنيا؛ أطوَلُهُم جوعاً يومَ القِيامَةِ)). وقال: ((يا سلمانُ! الدنيا سجنُ المؤمنِ، وجنَّةُ الكافِرِ)).

سیدنا عطیہ بن عامر جہنی بیان کرتے ہیں کہ سیدنا سلمان رضی اللہ عنہ کو ایک مرتبہ کھانا کھانے پر مجبور کیا گیا کہ وہ اسے

کھائیں تو اس وقت میں نے انہیں یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ: مجھے ضرورت نہیں بیشک میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا بیشک دنیا میں زیادہ سیر ہو کر کھانے والا قیامت کے روز لمبی مدت بھوکا رہے گا اور فرمایا: اے سلمان رضی اللہ عنہ! دنیا مومن کے لیے قید خانہ اور کافر کے لیے جنت ہے۔

[صحیح لغیرہ: سنن ابن ماجه: 3351، بیهقی فی الشعب: 6087]

1098 عن عليٍّ رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: ((أنتُم اليومَ خيرٌ أمْ إذا غُدِيَ على أحدِكُم بِجَفْنةٍ مِنْ خُبزٍ ولَحْمٍ، وريحَ عليه بأُخْرى، وغَدا في حُلةٍ وراحَ في أُخْرى، وسَتَرتُمْ بيوتكُمْ كما تُسْتَرُ الكَعْبَةُ؟)). قلنا: بَلْ نحنُ يومَئِذٍ خيرٌ، نتفرغ للعبادة. فقالَ: ((بَلْ أنتُم اليومَ خيرٌ)).

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم آج بہتر ہو یا جب صبح کرے گا تمہارا ایک گوشت اور روٹی کے بڑے برتن پر اور شام کرے گا دوسرے بڑے برتن پر اور صبح ایک لباس پہنے گا اور شام دوسرا اور اپنے گھروں کی دیواروں کے ساتھ کعبہ کے غلاف کی مانند پردے لٹکاؤ گے ہم نے کہا بلکہ ہم اس دن بہتر ہوں کیونکہ عبادت کے لیے (کام وکاج) سے فارغ ہوں گے آپ ﷺ نے فرمایا بلکہ تم آج (اس تنگدستی میں صبر و شکر کرکے) بہتر ہو۔[صحیح لغیرہ: جامع الترمذی: 2473]

1099 عن عمرو بن شعيبٍ عن أبيه عن جده قال: قال رسولُ الله ﷺ: ((كُلوا واشْرَبوا، وتَصدقوا، [والْبَسوا] مالَمْ يُخالِطْهُ إسْرافٌ أو مَخِيل)).

سیدنا عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ اپنے باپ اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کھاؤ، پیو اور صدقہ کرتے رہو جب تک کہ فضول خرچی اور تکبر اس کے ساتھ نہ مل جائے۔

[حسن: سنن النسائی: 2559، سنن ابن ماجه: 3605]

1100 عن معاذِ بْنِ جبلٍ رضي الله عنه: أنَّ رسولَ اللهِ ﷺ لَمَّا بعَثَ به إلى أهْلِ اليَمنِ قال له: ((إيَّاكَ والتَّنعُّمَ، فإنَّ عبادَ اللهِ ليْسُوا بالْمُتَنَعِّمينَ)).

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول ﷺ نے انہیں یمن کا گورنر بنا کر بھیجا تو ان سے ارشاد

فرمایا: ناز ونعمت کی زندگی بسر کرنے سے بچنا! اس لیے کہ اللہ کے بندے ناز ونعمت کی زندگی بسر نہیں کرتے۔

[حسن: مسند أحمد: 224/5، بیهقی فی الشعب: 6178]

1101 عن أبي أمامة رضي الله عنه قال: قال رسولُ الله ﷺ: ((سيكونُ رِجالٌ مِنْ أُمَّتي يأكُلونَ أَلْوانَ الطَّعامِ، ويشرَبونَ أَلْوانَ الشرابِ، ويلبَسونَ أَلْوانَ الثيابِ، ويتَشدَّقونَ في الكَلامِ؛ فأولئكَ شِرارُ أُمَّتي)).

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عنقریب میری امت میں ایسے لوگ ہوں گے جو مختلف اقسام کے کھانے اور مختلف اقسام کے مشروبات پئیں گے اور رنگا رنگ کپڑے پہنیں گے بلا احتیاط گفتگو کریں گے یہی لوگ میری امت کے بدترین انسان ہیں۔

[حسن لغیرہ: ابن أبی الدنیا، طبرانی فی الکبیر: 7513، والأوسط: 2351]

1102 وعن الضحاك بن سفيان رضي الله عنه؛ أنَّ رسول الله ﷺ قال له: ((يا ضحَّاكُ! ما طعامُكَ؟)). قال: يا رسولَ الله! اللَّحْمُ واللَّبَنُ. قال: ((ثمَّ يصيرُ إلى ماذا؟)). قال: إلى ما قَدْ عِلمْتَ. قال: ((فإنَّ اللهَ تعالى ضرَبَ ما يَخْرُجُ مِنِ ابْنِ آدَمَ مَثَلاً لِلدُّنيا)).

سیدنا ضحاک بن سفیان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے ارشاد فرمایا: اے ضحاک رضی اللہ عنہ! تمہارا کھانا کیا ہے؟ انہوں نے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! گوشت اور دودھ، آپ ﷺ نے فرمایا پھر آخیر میں وہ کیا بنتا ہے؟ انہوں نے عرض کی آپ ﷺ کو تو معلوم ہی ہے (کہ وہ انسان کے اندر سے کیسی بدبودار گندگی بن کر نکلتا ہے) تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے دنیا کی مثال یہی بیان کی ہے کہ جو انسان کے اندر سے (گندگی) نکلتی ہے۔ [صحیح لغیرہ: مسند احمد: 452/3]

8- بغیر عذر کے دعوت قبول کرنے سے انکار کی ممانعت اور دعوت قبول کرنے کا حکم اور ایک دوسرے کے مقابلے میں فخر کرنے والوں کی دعوت کا حکم

1103 عن أبي هريرة رضي الله عنه ؛ أنَّه كانَ يقول : ((شَرُّ الطعامِ طعامُ الوَليمَةِ ، يُدْعى إليها الأغْنِياءُ ، ويُتْرَكُ المسَاكينُ ، ومَنْ لَمْ يأتِ الدعوةَ فقَدْ عَصى اللّٰه ورسولَه)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے (کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا) سب سے بُرا کھانا اس ولیمہ کا ہے جس میں مالداروں کو بلایا جائے اور مسکینوں کو چھوڑ دیا جائے اور جس نے (کھانے کی) دعوت کو قبول نہ کیا اس نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی۔

[صحیح: صحیح البخاری: 5177، صحیح مسلم:1432، سنن أبی داوٗد: 3742، سنن ابن ماجه: 1913]

1104 عن جابرٍ ـ هو ابنُ عبدِالله رضي الله عنهما ـ قال : قال رسولُ الله ﷺ : ((إذا دُعِيَ أحدُكم إلى طعامٍ فلْيُجِبْ ، فإنْ شاءَ طَعِم ، وإنْ شاءَ تركَ)).

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کسی کو کھانے پر بلایا جائے تو اس کو چاہیے کہ (دعوت) قبول کرلے۔ چاہے تو کھالے چاہے تو نہ کھائے (لیکن جائے ضرور)۔

[صحیح: صحیح مسلم: 1430، سنن أبی داوٗد: 3740، سنن ابن ماجه: 1751]

1105 عن أبي أيوبَ الأنصاري قال : قال رسولُ اللّٰه ﷺ: ((ستٌّ خِصالٍ واجِبَةٌ لِلْمُسْلِم على المسلم، مَنْ تركَ شيْئًا منهُنَّ ؛ فقد تَرِكَ حَقًّا واجباً :يُجيبُه إذا دَعاهُ ، وإذا لَقِيَه أنْ يُسَلِّمَ عليه ، وإذا عَطَسَ أنْ يُشَمِّتَه ، وإذا مرِضَ أنْ يَعوده ، [وإذا ماتَ أنْ يَتْبَع جنازَتَه] ، وإذا اسْتُنْصِح أنْ يَنْصَح له)).

سیدنا ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان کے مسلمان پر چھ حق واجب ہیں جو ان میں کوئی چیز چھوڑ دے گا اس نے واجب حق چھوڑا ① جب اسے دعوت دے تو اس کی دعوت قبول کرے ② جب اسے ملے تو سلام کہے ③ جب اسے چھینک آئے تو اس کی چھینک کا جواب دے ④

جب بیمار ہو تو اس کی بیمار پرسی کرے ⑤ جب وہ فوت ہو جائے تو اس کی نماز جنازہ کے لیے جائے ⑥ جب خیر خواہی چاہے تو اس کی خیر خواہی کرے۔[صحیح: صحیح ابن حبان فی کتاب التوبیخ الطبرانی فی الکبیر:4076]

1106 عن عكرمة قال : كان ابنُ عبَّاسٍ رضي الله عنهما يقول : **إنَّ النبيَّ ﷺ نَهى عن طعام المتبارِيَيْن أنْ يُؤكَلَ.**

سیدنا عکرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ارشاد فرمایا کرتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کے کھانے سے منع فرمایا جو کھانا دوسرے کے مقابلے میں فخر کرنے کے لیے کھلاتے ہوں۔

[صحیح لغیرہ: سنن أبی داوٗد: 3754]

9- حصولِ برکت کے لیے انگلیوں کو صاف کرنے سے پہلے چاٹنے کی ترغیب

1107 وعن جابرٍ رضي الله عنه ؛ أنّ رسول الله ﷺ قال : ((إنَّ الشيطانَ يحضرُ أحدَكم عندَ كلِّ شيءٍ مِنْ شأنِه، حتّى يَحضرَه عند طعامه ، فإذا سَقَطتْ لُقْمَةُ أحدِكُم ، فلْيأْخُذْها ، فَلْيُمِطْ ما كانَ بِها مِنْ أذَى ، ثُمَّ ليأْكُلْها ، ولا يَدعْها للشيطانِ ، فإذا فرغ ، فَلْيَلْعَقْ أصابِعَه ، فإنَّه لا يدري في أي طعامِهِ البَركَةُ)).

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: کہ شیطان تمہارے ہر کام کے وقت تمہارے پاس موجود ہوتا ہے یہاں تک کہ تمہارے کھانے کے وقت بھی تمہارے پاس موجود رہتا ہے لہٰذا تم میں سے جب کسی شخص کا کوئی نوالہ گر جائے تو چاہیے کہ اس کو اٹھا لے (مٹی وغیرہ) جو چیز اس کو لگ گئی ہو اس کو صاف کر کے کھا لے، اور اِسے شیطان کے لیے نہ چھوڑے نیز جب کھانا کھا چکے تو چاہیے کہ اپنی انگلیاں چاٹ لے کیوں کہ اس کو نہیں معلوم کہ اس کے کون سے کھانے (کے کس حصہ) میں برکت ہے۔

[صحيح: صحيح مسلم: 2033، البيهقى فى الشعب: 5467، سنن ابن ماجه: 3269]

10- کھانے کے بعد اللہ تعالیٰ کے شکر وحمد کی ترغیب

1108 عن معاذ بن أنسٍ رضي الله عنه ؛ أنَّ رسولَ الله ﷺ قال : ((مَنْ أكلَ طَعاماً ثُمَّ قال : (الحمدُ للّٰه الذي أطْعَمني هذا الطَعامَ ، ورزَقَنيهِ مِنْ غيرِ حَوْلٍ منّي ولا قُوّةٍ) ؛ غُفِرَله ما تَقدَّمَ مِنْ ذَنْبِه)).

سیدنا معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے کوئی کھانا کھایا پھر یہ دعا پڑھی۔ ''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِی أَطْعَمَنِیْ هَذَا الطَّعَامَ ، وَرَزَقَنِيْهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّةٍ'' (تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھے یہ کھانا کھلایا اور مجھ کو یہ روزی دی بغیر میری کسی قوت وطاقت کے) تو (اس دعا کے پڑھنے پر) اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

[حسن لغیرہ: سنن أبی داوٗد: 4023، سنن ابن ماجہ: 3285، جامع الترمذی: 3458]

1109 عن أنسِ بن مالكٍ رضي الله عنه ؛ أنَّ رسولَ الله ﷺ قال : ((إنَّ اللّٰه لَيَرْضَى عن العبْدِ أنْ يأكُلَ الأكْلةَ فيَحْمدَه عليها ، ويشرَبَ الشَّرْبَة فيحمدَه عليها)).

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ بندہ سے خوش ہوتا ہے جب بندہ کوئی لقمہ کھا کر اللہ کی تعریف کرتا ہے اور پانی کا ایک گھونٹ پی کر اللہ کی تعریف کرتا ہے۔

[صحیح: صحیح مسلم: 2734، جامع الترمذی: 1816]

11- کھانے سے پہلے اور کھانے کے بعد ہاتھ دھونے کی ترغیب

1110 عن أبي هريرة رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : ((مَنْ نامَ وفي يَدِه غَمَرٌ ولَمْ يَغْسِلْهُ ، فأصابَه شَيْءٌ ؛ فلا يَلو مَنَّ إلا نَفْسَه)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو کوئی اس حال میں سو جائے کہ اس کے ہاتھ میں کھانے کی چکنائی کا اثر اور اس کی بو ہو اور وہ اس کو نہ دھوئے اور پھر اس کی وجہ سے اس کو کیڑا وغیرہ کاٹ لے تو وہ صرف خود ہی کو ملامت کرے۔

[صحیح: سنن أبی داوٗد: 3852، جامع الترمذی: 1860، سنن ابن ماجه: 3297]

حکومت، امارت اور قضاء

قاضی اور جج کا منصب ایک انتہائی ذمہ دارانہ منصب ہے کیونکہ اس میں ہر پیش آمد مقدمہ اور معاملہ میں جج کو خاطر خواہ اختیار حاصل ہو جاتا ہے اس لیے یہ ایک پرکشش ذمہ داری ہے، فیصلہ کرتے وقت جو اپنے منصب قضاء کا غلط فائدہ اٹھائے تو وہ کسی بھی صورت درست اور صحیح فیصلہ نہیں کر سکتا۔ لیکن جیسے یہ ذمہ داری بغیر سوال کے ملے اور اس میں انصاف کے تقاضے پورے کرے تو یہی ذمہ داری اس کے لیے خیر و برکت کا سامان بن جاتی ہے۔

سیدنا عبدالرحمٰن بن سمرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: اے عبدالرحمٰن بن سمرۃ رضی اللہ عنہ! حکومت و عہدہ طلب نہ کرو کیونکہ اگر تمہاری طلب (وخواہش) کے بغیر تمہیں حکومت و سیادت دی گئی تو (اللہ کی طرف سے) تمہاری مدد کی جائے گی (کہ تم عدل و انصاف اور نظم و ضبط کے ساتھ اس کی ذمہ داریوں کو انجام دے سکو) اور اگر تمہاری (خواہش و) طلب پر تمہیں امارت و سیادت دی گئی تو تجھے اس کے حوالہ کر دیا جائے گا (اللہ کی جانب سے تمہاری مدد نہ کی جائے گی)۔

[صحیح: صحیح البخاری: 7146، صحیح مسلم: 1652]

جج تین طرح کے ہیں:

سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قاضی تین طرح کے ہوتے ہیں ایک قسم کے تو جنت میں جانے والے اور دو قسم کے دوزخ میں جانے والے ہیں، لہٰذا جنت میں جانے والا قاضی تو وہ شخص ہے جس نے حق کو جانا پھر حق ہی کے مطابق فیصلہ کیا اور جس نے حق کو جانا پھر اس کے باوجود اپنے فیصلہ میں ظلم کیا تو وہ جہنمی ہے، اسی طرح جس شخص نے اپنی جہالت کی وجہ سے حق کو نہ جانا اور اس حالت میں لوگوں کے تنازعات کا فیصلہ کر دیا تو وہ بھی جہنمی ہے۔

[صحیح لغیرہ: سنن أبی داود: 3571و 3572، جامع الترمذی: 1322، سنن ابن ماجہ: 2315]

منصف جج اور اللہ کی مدد:

سیدنا عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ (کا تعاون) قاضی کے ساتھ ہوتا ہے جب تک وہ عدل و انصاف کا پابند رہے، پھر جب وہ (عدل و انصاف کی پابندی چھوڑ کر) بے انصافی کا رویہ اختیار کر لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے الگ اور بے تعلق ہو جاتا ہے اور پھر شیطان اس کا ہمدم اور رفیق ہو جاتا ہے۔

[حسن: جامع الترمذی: 1330، سنن ابن ماجه: 2312، صحیح ابن حبان: 5062، المستدرك للحاكم: 93/4]

اس لیے قضا و منصف کی ذمہ داری وہی قبول کرے کہ جسے یقین ہو کہ وہ اس ذمہ داری کو کما حقہ ادا کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔

سیدنا عبداللہ بن مغفل مزنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا جس امام (حکمران) اور والی نے سخت اندھیری رات اس حال میں گزاری کہ وہ اپنے رعیت کو دھوکہ دینے والا ہو تو اللہ تعالیٰ اس پر جنت حرام کر دیگا اور ایک روایت ہے کہ جو بھی حکمران رات اس حال میں گزارے کہ وہ اپنی عوام سے دھوکہ کرنے والا ہو تو اللہ تعالیٰ نے اس پر جنت حرام کر دی اور اس (جنت) کی خوشبو قیامت کے دن ستر سال کی مسافت سے پائی جائے گی۔ [صحيح لغيره: الطبرانی و ذكره الهيثمی فی مجمع الزوائد:212/5]

عدل جنت جبکہ بے انصافی جہنم میں لے جاتی ہے:

سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قاضی تین طرح کے ہوتے ہیں ایک قسم کے تو جنت میں جانے والے اور دو قسم کے دوزخ میں جانے والے ہیں، لہٰذا جنت میں جانے والا قاضی تو وہ شخص ہے جس نے حق کو جانا پھر حق ہی کے مطابق فیصلہ کیا اور جس نے حق کو جانا پھر اس کے باوجود اپنے فیصلہ میں ظلم کیا تو وہ جہنمی ہے، اسی طرح جس شخص نے اپنی جہالت کی وجہ سے حق کو نہ جانا اور اس حالت میں لوگوں کے تنازعات کا فیصلہ کر دیا تو وہ بھی جہنمی ہے۔

[صحيح لغيره: سنن أبی داوٗد: 3571و 3572، جامع الترمذی: 1322، سنن ابن ماجه: 2315]

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ عادل حکمران، اللہ کے ہاں نور کے ممبروں پر جگہ پائیں گے جو رحمٰن کے داہنے ہاتھ کی طرف ہوں گے اور اللہ تعالیٰ کے دونوں ہاتھ داہنے ہیں (اور عادل حکمران وہ ہیں) جو اپنے فیصلوں اور اپنے اہل اور اپنے زیرتصرف معاملات میں عدل و انصاف کرتے ہیں۔ [صحیح: صحیح مسلم: 1827، سنن النسائی: 5379]

عہدہ مانگنے کی مذمت:

سیدنا عبدالرحمٰن بن سمرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: اے عبدالرحمٰن بن سمرۃ رضی اللہ عنہ! حکومت وعہدہ طلب نہ کرو کیونکہ اگر تمہاری طلب (وخواہش) کے بغیر تمہیں حکومت وسیادت دی گئی تو (اللہ کی طرف سے) تمہاری مدد کی جائے گی (کہ تم عدل وانصاف اور نظم وضبط کے ساتھ اس کی ذمہ داریوں کو انجام دے سکو) اور اگر تمہاری (خواہش و) طلب پر تمہیں امارت وسیادت دی گئی تو تجھے اس کے حوالہ کر دیا جائے گا (اللہ کی جانب سے تمہاری مدد نہ کی جائے گی)۔

[صحیح: صحیح البخاری: 7146، صحیح مسلم: 1652]

رعایا پر نرمی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا:

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے اس گھر میں یہ دعا کرتے سنا: اے اللہ! جو شخص میری امت کے (دینی ودنیوی) امور میں سے کسی کا والی ومتصرف بنا ہو اور پھر اس نے ان پر سختی اور شدت کی تو اس شخص پر تو بھی سختی اور مشقت مسلط کر دے اور جو شخص میری امت میں سے کسی چیز کا والی بنا ہو اور اس نے میری امت کے لوگوں کے ساتھ نرمی وبھلائی کا برتاؤ کیا تو اس شخص کے ساتھ تو بھی نرمی وشفقت فرما۔

[صحیح: صحیح مسلم: 1828، النسائی فی الکبرٰی: 8873]

سیدنا جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو لوگوں پر رحم نہ کرے اس شخص پر اللہ تعالیٰ رحمت نہیں فرماتا۔

[صحیح: صحیح البخاری: 6013، صحیح مسلم: 2319، جامع الترمذی: 1922، مسند احمد: 3/40]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ابوالقاسم ﷺ جو اس حجرہ والے اور صادق و مصدوق ہیں کو یہ فرماتے ہوئے سنا: رحمت کو کسی کے دل سے نہیں نکالا جاتا سوائے بد بخت کے دل سے۔

[حسن: سنن أبی داوٗد: 4942، جامع الترمذی: 1923، صحیح ابن حبان: 462]

رشوت لینے اور دینے کی سزا:

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے رشوت دینے والے اور رشوت لینے والے پر لعنت فرمائی۔ [صحیح: سنن أبی داوٗد: 3580، جامع الترمذی: 1337، سنن ابن ماجہ: 2313]

ظلم کی سزا:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: ظلم سے بچو کیونکہ ظلم قیامت کی تاریکیاں ہے۔ اور بے حیائی سے بچو کیونکہ اللہ تعالیٰ بے حیائی اور فحاشی کرنے والے کو پسند نہیں کرتا اور بخیلی سے بچو کیونکہ بخیلی (کنجوسی) نے تم سے پہلے لوگوں کو اُبھارا تو انہوں نے اپنوں کے خون بہائے اور حرام کردہ چیزوں کو حلال کر دیا۔ [: صحیح ابن حبان: 6248، المستدرك للحاکم: جلد 1 ص 160 رقم: 29]

ظالموں کی حمایت کرنے کی ممانعت:

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے کعب بن عجرۃ رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرمایا: اللہ تجھے بے وقوف لوگوں کی سرداری (ان کی مصاحبت وحمایت) سے پناہ میں رکھے۔ سیدنا کعب رضی اللہ عنہ نے عرض کی: بے وقوف لوگوں کی سرداری کیا ہے؟ (یعنی اس طرح کی سرداری کب ہوگی اور کیونکر ہوگی اور وہ کون لوگ ہوں گے؟) نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے بعد ایسے حکمران ہوں گے جو میرے طریقہ کار سے رہبری نہیں لیں گے اور نہ میری سنتوں پر چلیں گے لہٰذا جس نے ان کے جھوٹ کو سچ کہا اور (اپنے قول وفعل کے ذریعہ) ان کے ظلم کی امداد وحمایت کی تو نہ ان کا مجھ سے کوئی تعلق ہے اور نہ میں ان سے کوئی تعلق رکھتا ہوں اور نہ وہ لوگ میرے حوض پر میرے پاس آئیں گے اور جن لوگوں نے ان کے جھوٹ کو نہ تو سچ کہا اور نہ ان کے ظلم کی امداد وحمایت کی تو وہ لوگ مجھ سے ہیں اور میں ان میں سے ہوں اور وہ حوض پر میرے پاس آئیں گے (پھر فرمایا:)

اے کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ! روزہ ڈھال ہے اور صدقہ گناہوں کو (کی آگ) بجھا دیتا ہے اور نماز اللہ تعالیٰ سے نزدیکی اور قرب کا ذریعہ ہے یا فرمایا کہ (مسلمان ہونے پر) دلیل ہے، اے کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ! لوگ دو قسم کے ہوتے ہیں کچھ تو اپنے نفس کو خرید کر (یعنی اللہ کو راضی کرنے والے کاموں میں لگا کر) اس کو (جہنم سے) آزاد کر دیتے ہیں اور کچھ لوگ (خواہشات میں پڑ کر) اپنے نفس کو بیچ کر اس کو ہلاک کر ڈالتے ہیں۔

[صحیح لغیرہ: مسند احمد: 321/1، مسند البزار: 1609، صحیح ابن حبان:4514]

حدود اللہ میں مداخلت کی سزا:

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جس کی سفارش اللہ کی حدود میں سے کسی حد کے (نفاذ) میں رکاوٹ بنی تو اس نے اللہ تعالیٰ کی مخالفت کی اور جو جانتے ہوئے باطل میں جھگڑا کرے تو وہ اللہ تعالیٰ کے غضب میں رہے گا جب تک وہ اس سے دستبردار نہ ہو جائے اور جس نے مومن کے بارہ میں ایسی بات کی جو اس میں نہیں تھی تو اللہ تعالیٰ اسے جہنم والوں کی پیپ وگندگی میں رکھے گا جب تک وہ اس بات سے نکل نہ آجائے (توبہ نہ کرلے یا عذاب نہ بھگت لے)۔

[صحیح: سنن أبی داوٗد: 3597 و 3598، الطبرانی فی الکبیر: 13084، المستدرك للحاكم: 99/4]

جھوٹی گواہی کبیرہ گناہ:

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (بڑے) کبیرہ گناہوں کا ذکر فرمایا (اس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ گناہ بھی ذکر کیے) ① اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا ② والدین کی نافرمانی کرنا ③ کسی کو قتل کرنا۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کیا میں تمھیں سب سے بڑا گناہ نہ بتاؤں؟ وہ جھوٹی بات یا جھوٹی گواہی ہے۔

[صحیح: صحیح البخاری: 5977، صحیح مسلم: 88]

20

حکومت، امارت اور قضا کا بیان

1- حکمران، منصف اور امیر بننے پر وعید خصوصاً اس کے لیے جسے خود پر اعتماد نہ ہو اور ان عہدوں کو چاہنے اور طلب کرنے پر وعید

1111 عن ابن عمر رضي الله عنهما قال : سمعت رسول الله ﷺ يقول : ((كُلُّكُم راعٍ ومَسْؤولٌ عن رعِيَّتِه، الإمامُ راعٍ ومسؤولٌ عَنْ رعِيَّتِه ، والرجلُ راعٍ في أهله ومسؤول عن رِعيَّتِه ، والمرأةُ راعية في بيت زوْجِها ، ومسؤولَةٌ عن رعِيَّتها ، والخادِمُ راعٍ في مالِ سيده ومسؤولٌ عن رِعيَّتِه ، وكُلُّكُم راعٍ ومَسؤُولٌ عنْ رِعيَّتِه)).

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: خبردار! تم میں سے ہر شخص نگہبان ہے اور (قیامت کے دن) تم میں سے ہر شخص کو اپنی رعیت کے بارے میں جوابدہ ہونا ہوگا، لہٰذا امام (سربراہ مملکت وحکومت جو لوگوں کا نگران ہے) اس کو اپنی رعیت کے بارے میں جوابدہی کرنی ہوگی، اور مرد اپنے گھر والوں کا نگران ہے اس کو اپنے گھر والوں کے بارے میں جوابدہی کرنی ہوگی، عورت اپنے خاوند کے گھر کی نگران ہے اس کو اپنے خاوند کے گھر اور اس کے بچوں کے متعلق جوابدہی کرنی ہوگی اور غلام اپنے مالک کے مال کا نگہبان ہے اس کو اس کے مال کے بارے میں جوابدہی کرنی ہوگی لہٰذا تم میں سے ہر ایک نگران ہے اور تم میں ہر ایک کو اپنے ماتحتوں کے بارے میں جواب دہی کرنی ہوگی۔

[صحیح: صحیح البخاری: 5188, 7138، صحیح مسلم: 1829]

1112 عن بريدة رضي الله عنه عن النبي ﷺ قال : ((القُضاةُ ثلاثةٌ ، واحِدٌ في الجنَّةِ واثْنانِ في النارِ ، فأمَّا الَّذي في الجنَّةِ ، فرجلٌ عرفَ الحقَّ فقَضى بِه ، ورجلٌ عَرفَ الحقَّ فجارَ في الحُكْمِ فهو في النار ، ورجلٌ قَضى لِلنَّاسِ على جَهْلٍ فهو في النارِ)).

سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: قاضی تین طرح کے ہوتے ہیں ایک قسم کے تو جنت میں جانے والے اور دو قسم کے دوزخ میں جانے والے ہیں، لہذا جنت میں جانے والا قاضی تو وہ شخص ہے جس نے حق کو جانا پھر حق ہی کے مطابق فیصلہ کیا اور جس نے حق کو جانا پھر اس کے باوجود اپنے فیصلہ میں ظلم کیا تو وہ جہنمی ہے، اسی طرح جس شخص نے اپنی جہالت کی وجہ سے حق کو نہ جانا اور اس حالت میں لوگوں کے تنازعات کا فیصلہ کر دیا تو وہ بھی جہنمی ہے۔

[صحيح لغيره: سنن أبي داود: 3571، 3572، جامع الترمذي: 1322، سنن ابن ماجه: 2315]

1113 عن أبي أمامة رضي الله عنه عن النبي ﷺ ؛ أنه قال : ((ما مِنْ رجُلٍ يلي أمْرَ عَشَرةٍ فما فوقَ ذلك إلا أتى الله مغلولاً يومَ القيامة يدهُ إلى عُنُقِه ، فَكَّه بِرُّه ، أوْ أوْثَقَهُ إثْمُه ، أوّلُها مَلامَةٌ ، وأوْسَطُها نَدَامةٌ ، وآخِرُها خِزْيٌ يوم القِيامَةِ)).

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے دس آدمیوں کی (بھی) یا اس سے زیادہ لوگوں کی امارت یا حکمرانی قبول کی وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے پاس اس طرح طوق میں جکڑا ہوا حاضر ہوگا کہ اس کے ہاتھ اس کی گردن کے ساتھ بندھے ہوں گے یہاں تک کہ اسے اس کی نیکی چھڑوائے گی یا اس کا گناہ اس کو ہلاک کر دے گا اس (حکمرانی) کی ابتداء ملامت ہے اس کا درمیان پشیمانی وندامت ہے اور اس کا انجام قیامت کے دن ذلت ورسوائی ہے۔ [صحيح: مسند أحمد: 267/5، الطبراني في الكبير: 7724]

1114 عن أبي هريرة رضي الله عنه ؛ أن رسول الله ﷺ قال : ((ويل للأمراءِ ، ويلٌ للعُرفاء ، ويلٌ للأُمناء ، لَيَتَمَنَّيَنَّ أقوامٌ يوم القيامة أن ذوائبَهم معلقةٌ بالثريا يُدَلْدَلُون بين السماء والأرض ، وأنهم لم يَلوا عملًا)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا افسوس ہے امراء وحکام

پر، افسوس ہے سرداروں پر، افسوس ہے امینوں پر، بہت سے لوگ قیامت کے دن آرزو کریں گے کہ (کاش دنیا میں) ان کے بال ثریا ستارے کے ساتھ باندھ کر انہیں لٹکا دیا جاتا اور آسمان و زمین کے درمیان لٹکے رہتے لیکن ان کو کسی کام کی ولایت وسرداری نہ ملتی۔

[**صحیح لغیرہ:** صحیح ابن حبان: 4483، المستدرك للحاكم: 91/4]

1115 عن عبدالرحمن بن سمرة رضي الله عنه قال : قال لي رسولُ اللہ ﷺ : ((**يا عبدَ الرحمن بن سمرة ! لا تسأل الإمارَةَ ، فإنَّك إنْ أُعطيتَها مِنْ غير مسألةٍ ؛ أُعِنْتَ عليها ، وإنْ أُعطيتَها عَنْ مسألةٍ ؛ وُكِلْتَ إليْها**)).

سیدنا عبدالرحمٰن بن سمرة رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے ارشاد فرمایا: اے عبدالرحمٰن بن سمرة رضی اللہ عنہ! حکومت وعہدہ طلب نہ کرو کیونکہ اگر تمہاری طلب (وخواہش) کے بغیر تمہیں حکومت وسیادت دی گئی تو (اللہ کی طرف سے) تمہاری مدد کی جائے گی (کہ تم عدل وانصاف اور نظم وضبط کے ساتھ اس کی ذمہ داریوں کو انجام دے سکو) اور اگر تمہاری (خواہش و) طلب پر تمہیں امارت وسیادت دی گئی تو تجھے اس کے حوالہ کر دیا جائے گا (اللہ کی جانب سے تمہاری مدد نہ کی جائے گی)۔

[صحیح: صحیح البخاری: 7146، صحیح مسلم: 1652]

2- مسلمانوں کے اُمور کے ذمہ دار کو عدل وانصاف کرنے کی ترغیب اور رعایا پر مشقت ڈالنے یا ان سے بے تعلق رہنے پر وعید

1116 عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي ﷺ قال : ((سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللّٰه في ظِلِّه يومَ لا ظِلَّ إلا ظِلُّه :إمامٌ عادِلٌ، وشابٌّ نَشأَ في عبادَة اللّٰه ، ورجلٌ قلبُه مُعَلَّقٌ بالمساجِدِ ، ورجُلانِ تحابّا في اللّٰه؛ اجْتَمعا عليه وتَفرَّقا عليه ، ورجُلٌ دعَتْهُ امْرأَةٌ ذات مَنْصب وجمالٍ فقال :إنّي أخافُ اللّٰه ، ورجلٌ تَصدَّق بصدَقَةٍ فأخْفاها ؛ حتى لا تَعْلَمَ شِمالُه ما تُنْفِقُ يَمينُه ، ورجلٌ ذكر اللّٰه خالياً ففاضتْ عيْناهُ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: سات قسم کے افراد ایسے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ اپنے (عرش کے) سائے میں جگہ دے گا اور اس دن اس کے (عرش کے) سائے کے علاوہ اور کوئی سایہ نہ ہوگا ① عادل حکمران ② وہ نوجوان جس کی نشو ونما اللہ کی عبادت کے ساتھ ہوئی ③ وہ آدمی جس کا دل مسجدوں کے ساتھ لٹکا ہوا ہے ④ وہ دو آدمی جنہوں نے آپس میں ایک دوسرے سے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے محبت کی اسی پر اکٹھے ہوئے اور اسی پر جدا ہوئے ⑤ وہ آدمی کہ جسے ایک حسب ونسب والی خوبصورت عورت نے دعوتِ (زنا) دی تو اس نے کہا: میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں ⑥ وہ آدمی جس نے اس طرح خفیہ (چھپ کر) صدقہ کیا کہ اس کے بائیں ہاتھ کو بھی معلوم نہ ہوسکا کہ اس کے دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا ہے ⑦ وہ آدمی جس نے تنہائی میں اللہ تعالیٰ کو یاد کیا تو اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے۔

[صحیح: صحیح البخاری: 660، صحیح مسلم: 1031]

1117 عن عبداللّٰه بْنِ عُمْرِو بنِ العاص رضي اللّٰه عنهما قال : قال رسولُ اللّٰه ﷺ:((إنَّ المُقْسِطينَ عند اللّٰه على منابِرَ منْ نورٍ ، عَنْ يمينِ الرَّحمنِ ، وكِلْتا يَدَيْهِ يَمينٌ ؛ الذين يَعْدِلُونَ في حُكْمِهِمْ وأهليهِمْ وما وُلُّوا)).

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ عادل حکمران، اللہ کے ہاں نور کے ممبروں پر جگہ پائیں گے جو رحمٰن کے داہنے ہاتھ کی طرف ہوں گے اور اللہ تعالیٰ کے دونوں ہاتھ داہنے ہیں (اور عادل حکمران وہ ہیں) جو اپنے فیصلوں اور اپنے اہل اور اپنے زیر تصرف معاملات میں عدل و انصاف کرتے ہیں۔ [صحیح: صحیح مسلم: 1827، سنن النسائی: 5379]

1118 عن عياض بن حمار رضي الله عنه قال : سمعت رسول الله ﷺ يقول : ((أهلُ الجَنَّةِ ثلا ثَةٌ : ذو سُلْطانٍ مُقْسِطٌ مُوَفَّقٌ ، ورجلٌ رحيمٌ رقيقُ القلْبِ لِكلِّ ذي قُرْبى ومسلمٍ ، وعفيفٌ مُتَعَفِّفٌ ذو عِيالٍ)).

سیدنا عیاض بن حمار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جنتی تین (قسم کے لوگ) ہیں ① وہ بادشاہ یا حاکم جو عدل و انصاف کرنے والا ہو جسے (اللہ تعالیٰ کی طرف سے نیکی کرنے میں) توفیق دی گئی ہو ② وہ رحم دل شخص جو اپنے تمام قرابت داروں اور عام مسلمانوں کے لیے نرم دل ہو ③ پاکدامن باوجود عیالدار ہونے کے اپنے آپ کو مانگنے سے بچانے والا شخص ہو۔

[صحیح: صحیح مسلم: 2865]

1119 عن أبي هريرة رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ :((أربعَةٌ يُبْغِضُهُم الله : البيَّاع الحلاَّفُ ، والفقيرُ المُخْتالُ ، والشيخُ الزاني، والإمامُ الجائرُ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چار قسم کے لوگوں کو اللہ ناپسند کرتا ہے ① جو تجارت و کاروبار میں بہت قسمیں کھائے، ② وہ فقیر جو تکبر کرتا ہو ③ بوڑھا زانی ④ ظالم حکمران۔ [حسن: سنن النسائی: 2575، صحیح ابن حبان: 5558]

1120 عن بكير بن وهب قال : قال لي أنس :أحَدِّثُك حديثًا ما أحدِّثُه كلَّ أحَدٍ ؟ إنَّ رسولَ الله ﷺ قامَ على بابِ البيْتِ ونحنُ فيه فقال :((الأَ ئِمَّةُ مِنْ قُرَيْشٍ ، إنَّ لي علَيْكُمْ حقّاً ، ولَهُمْ عليكُمْ حقاً مثلَ ذلكَ، ما إن اسْتُرْحموا رَحموا ، وإنْ عاهَدوا وَفَوا ، وإنْ حَكَموا عَدَلوا ، فَمَنْ لَمْ يَفْعلْ ذلك مِنْهُم فعليه لَعْنَةُ اللهِ والملائكةِ والناسِ أجْمَعينَ)).

سیدنا بکیر بن وہب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے مجھ سے ارشاد فرمایا: میں تمہیں ایک حدیث بتلاتا ہوں جو میں ہر ایک کو نہیں بتلاتا (ایک مرتبہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھر کے دروازے پر کھڑے ہوئے اور ہم گھر میں تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: امام (خلیفہ) قریش میں سے ہوگا، بے شک میرا تمہارے اوپر حق ہے اور ان (قریش کا) تم پر اسی طرح کا حق ہے جب تک ان سے رحم طلب کیا جائے اور وہ رحم کرتے رہیں اور عہد کریں اس کو پورا کرتے رہیں اور فیصلہ کریں اس میں عدل و انصاف کرتے رہیں اور جو اِن (قریش) میں سے ایسا نہ کرے تو اس پر اللہ کی، فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔

[صحيح لغيره: مسند أحمد: 270/2، أبو يعلى: 4032، الطبراني في الأوسط: 6606]

1121 عن ابن أبي أوفى رضي الله عنه قال: قال رسولُ الله ﷺ: ((إنَّ اللهَ مَعَ القاضي مالَمْ يَجُرْ، فإذا جارَ تَخلَّى عنه ولَزِمَهُ الشيْطانُ)).

سیدنا عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ (کا تعاون) قاضی کے ساتھ ہوتا ہے جب تک وہ عدل و انصاف کا پابند رہے، پھر جب وہ (عدل و انصاف کی پابندی چھوڑ کر) بے انصافی کا رویہ اختیار کر لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے الگ اور بے تعلق ہو جاتا ہے اور پھر شیطان اس کا ہمدم اور رفیق ہو جاتا ہے۔

[حسن: جامع الترمذي: 1330، سنن ابن ماجه: 2312، صحيح ابن حبان: 5062، المستدرك للحاكم: 93/4]

1122 عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبيِّ ﷺ قال: ((ما مِنْ أميرِ عَشَرةٍ إلا يُؤْتى به يومَ القِيامَةِ مَغْلولًا؛ لا يَفكُّه مِنْ ذلك الغلِّ إلا العَدْلُ)). وفي روايةٍ: (أوْ يُوْبِقُهُ الجورُ)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر امیر و حاکم خواہ وہ دس آدمیوں ہی کا امیر و حاکم کیوں نہ ہو قیامت کے دن اس طرح لایا جائے گا کہ اس کی گردن میں طوق ہوگا یہاں تک کہ اس کو اس طوق سے یا تو اس کا عدل نجات دلائے گا یا اس کا ظلم ہلاک کرے گا۔

[صحيح لغيره: مسند احمد: 431/1، مسند البزار: 1640]

1123 عن عائشة رضي الله عنها قالتْ: سَمِعْتُ رسولَ اللهِ ﷺ يقول في بيتي هذا: ((اللّٰهُمَّ مَنْ

وَلِيَ مِنْ أَمْرِ أُمَّتِي شَيْئًا ، فَشَقَّ عليهِمْ ؛ فاشْقُقْ عليه ، ومَنْ وَلِيَ مِنْ أَمْرِ أُمَّتِي شَيْئًا ، فَرَفَقَ بِهِمْ ؛ فَارْفُقْ به)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنے اس گھر میں یہ دعا کرتے سنا: اے اللہ! جو شخص میری امت کے (دینی ودنیوی) امور میں سے کسی کا والی ومتصرف بنا ہوا اور پھر اس نے ان پر سختی اور شدت کی تو اس شخص پر تو بھی سختی اور مشقت مسلط کردے اور جو شخص میری امت میں سے کسی چیز کا والی بنا ہوا اور اس نے میری امت کے لوگوں کے ساتھ نرمی و بھلائی کا برتاؤ کیا تو اس شخص کے ساتھ تو بھی نرمی وشفقت فرما۔

[صحیح: صحیح مسلم: 1828، النسائی فی الکبریٰ: 8873]

1124 عن معقل بن يسارٍ رضى الله عنه عن النبيِّ ﷺ قال : ((ما مِنْ أميريلي أمورَ المسلمينَ ثُمَّ لا يَجْهَدُ لَهُمْ، ويَنْصَحُ لَهُم ؛ إلا لَمْ يدْخُلْ معَهمُ الجَنَّةَ)).

سیدنا معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو کوئی مسلمانوں کے کاموں کا ذمہ دار بنے پھر ان کے لیے نہ محنت وکوشش کرے اور نہ ان کی خیر خواہی و بھلائی کرے تو وہ ان مسلمانوں کے ساتھ جنت میں داخل نہ ہوگا۔ [صحیح: صحیح مسلم: 142، الطبرانی فی الصغیر: 213/5]

1125 عن عبدالله بن مغفلٍ المزني رضي الله عنه قال : أشهدُ لَسَمِعْتُ رسول الله ﷺ يقول: ((ما مِنْ إمام ولا والٍ باتَ ليلَةً سوْداءَ غاشًّا لِرَعيَّته ؛ إلا حَرَّمَ الله عليه الجنَّة)). وفي رواية له : ((ما مِنْ إمام يَبيتُ غاشاً لِرَعيَّته ؛ إلا حَرَّمَ الله عليه الجنَّةَ ، وعَرفُها يوجَدُ يومَ القيامَةِ مِنْ مسيرَةِ سَبْعينَ عاماً)).

سیدنا عبداللہ بن مغفل مزنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا جس امام (حکمران) اور والی نے سخت اندھیری رات اس حال میں گزاری کہ وہ اپنے رعیت کو دھوکہ دینے والا ہو تو اللہ تعالیٰ اس پر جنت حرام کردیگا اور ایک روایت ہے کہ جو بھی حکمران رات اس حال میں گزارے کہ وہ اپنی عوام سے دھوکہ کرنے والا ہو تو اللہ تعالیٰ نے اس پر جنت حرام کردی اور اس (جنت) کی خوشبو قیامت کے دن ستر سال کی مسافت سے پائی جائے گی۔[صحیح لغیرہ: الطبرانی و ذکرہ الهیثمی فی مجمع الزوائد:212/5]

1126 عن أبي مريم عمرو بن مرة الجهني رضي الله عنه ؛ أنه قال لمعاوية : **سمعتُ رسول الله ﷺ يقول :((مَنْ ولاهُ الله شيئًا مِنْ أمورِ المسْلمينَ ، فاحْتجبَ دونَ حاجَتِهم وخَلَّتِهم وفَقْرِهم ؛ احْتَجبَ الله دونَ حاجَته وخَلَّتِه وفَقْره يومَ القيامَةِ))**. [قال:] **فجعل معاوية رجلاً على حوائج المسلمين.**

سیدنا عمرو بن مرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے کسی کام کا والی بنایا اور اس نے (مسلمانوں) کی حاجت اور محتاجی سے حجاب کیا (یعنی ان کی ضرورت کو پورا نہ کیا) تو اللہ تعالیٰ اس کی حاجت اور محتاجی سے حجاب فرمائے گا سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ (یہ حدیث سن کر بہت متاثر ہوئے) اور انہوں نے ایک شخص کو اس کام پر مقرر کیا کہ وہ لوگوں کی ضروریات پر نظر رکھتا اور ان کی حاجتوں کو معلوم کر کے سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ تک پہنچاتا تھا۔

[صحیح: سنن أبی داوٗد: 2948، جامع الترمذی: 1333]

3- رشوت لینے اور دینے والے اور اس معاملہ میں معاون بننے والے کے لیے وعید

1127 عن عبدالله بن عمرو رضي الله عنهما قال : لَعَنَ رسولُ اللّٰه ﷺ الراشي والْمُرْتَشِي .

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے رشوت دینے والے اور رشوت لینے والے پر لعنت فرمائی۔ [صحیح: سنن أبی داوٗد: 3580، جامع الترمذی: 1337، سنن ابن ماجہ: 2313]

1128 عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: ((لَعَنَ رسولُ اللّٰه ﷺ الراشي والمرتَشي في الحُكْمِ)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ کرنے میں رشوت دینے والے اور لینے والے پر لعنت کی۔ [صحیح لغیرہ: جامع الترمذی: 1336، صحیح ابن حبان: 5076]

4- ظلم کرنے اور مظلوم کی بددُعا لینے اور مظلوم کو رسوا کرنے پر وعید اور مظلوم کی مدد کرنے کی ترغیب

1129 عن أبي ذرٍ رضي الله عنه عن النبيّ ﷺ فيما يروي عنْ ربّه عزّوجلّ أنّه قال : ((يا عبادي ! إنّي حرّمْتُ الظُّلْمَ على نفسي ، وجَعَلْتُه بينكُم مُحَرَّماً ، فلا تَظالَموا)).

سیدنا اَبوذر رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے حدیثِ قدسی نقل کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اے میرے بندو! یقیناً میں نے ظلم کو اپنے اوپر حرام قرار دے دیا ہے اور میں نے تمہارے درمیان بھی ظلم کو حرام قرار دے دیا اس لیے تم ایک دوسرے پر ظلم نہ کیا کرو۔

[صحیح: صحیح مسلم: 2577، صحیح ابن حبان: 385، البیهقی فی الشعب: 7088]

1130 عن أبي هريرة رضي الله عنه ، يبلغ به النبي ﷺ قال : ((إيّاكُمْ والظُّلمَ ، فإنَّ الظُّلمَ هو ظُلُماتٌ يومَ القِيامَةِ ، وإيّاكمْ والفُحْش ؛ فإنَّ الله لا يحبُّ الفاحِشَ والمتَفَحِّشَ ، وإيّاكُمْ والشُّح فإن الشحَ دَعا مَن كان قَبْلكُم ؛ فَسفَكُوا دماء هم ، واسْتَحلُّوا محارِمَهُمْ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: ظلم سے بچو کیونکہ ظلم قیامت کی تاریکیاں ہے۔ اور بے حیائی سے بچو کیونکہ اللہ تعالیٰ بے حیائی اور فحاشی کرنے والے کو پسند نہیں کرتا اور بخیلی سے بچو کیونکہ بخیلی (کنجوسی) نے تم سے پہلے لوگوں کو اُبھارا تو انہوں نے اپنوں کے خون بہائے اور حرام کردہ چیزوں کو حلال کردیا۔ [: صحیح ابن حبان: 6248، المستدرك للحاكم: جلد 1 ص 160 رقم: 29]

1131 عن أبي أمامة رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : ((صنفانِ مِنْ أُمّتي لنْ تنالَهُما شفاعَتي :إمامٌ ظلومٌ غَشومٌ ، وكلُّ غالٍ مارِقٌ)).

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت میں دو قسم کے لوگ ایسے ہیں جن کو میری شفاعت نصیب نہ ہوگی ① وہ بادشاہ جو ظالم وغاصب ہو ② وہ شخص جو راہِ حق سے ہٹنے والا اور دین سے نکل جانے والا۔ [حسن: الطبرانی فی الکبیر: 8079/8]

1132 عن ابن عمر رضي الله عنهما ؛ أن النبي ﷺ كان يقول : ((المسلمُ أخو المسْلم ، لا يَظْلِمُه ولا يَخْذُلُه . ويقول: والّذي نفسي بيده ما تواڈّ اثْنانِ فيفرّق بينَهُما إلا بذَنْبٍ يُحْدثُه أحدُهُما)).

سیدنا عبداللہ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ارشاد فرمایا کرتے تھے کہ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ اس پر ظلم کرتا ہے نہ اِسے بے یارو مددگار چھوڑتا ہے اور آپ ﷺ ارشاد فرمایا کرتے: قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ دو مسلمان آپس میں محبت کرتے ہیں پھر ان میں سے کسی کے گناہ کی وجہ سے آپس میں پھوٹ پڑ جاتی ہے۔ [صحیح لغیرہ: مسند احمد: 68/2]

1133 عن أبي هريرة رضي الله عنه ؛ أنَّ رسولَ الله ﷺ قال : ((أتَدرونَ ما المُفْلِسُ ؟)). قالوا : المُفْلِسُ فينا مَنْ لا درهمَ له ولا مَتَاعَ . فقال :((إنَّ المفلِسَ من أمتي مَنْ يأْتي يومَ القيامةِ بصلاةٍ وصيامٍ وزكاةٍ ، ويأتي وقد شَتَمَ هذا ، وقَذَفَ هذا ، وأكلَ مالَ هذا ، وسَفَكَ دمَ هذا ، وضَرَبَ هذا ، فيُعْطى هذا مِنْ حَسناتِه ، وهذا مِنْ حَسناتِه ، فإنْ فَنِيتْ حسنَاتُه قَبْلَ أنْ يَقْضِيَ ما عليه ؛ أُخِذَ مِنْ خَطاياهُمْ ، فَطُرِحَتْ عليه ، ثُمَّ طُرِحَ في النارِ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (ایک دن) رسول اللہ ﷺ نے (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے) پوچھا تم جانتے ہو کہ مفلس کون ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جواب دیا کہ ہم میں مفلس وہ شخص ہے جس کے پاس نہ تو درہم و دینار (روپیہ پیسہ) ہو اور نہ سامان و اسباب آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت کا حقیقی مفلس وہ شخص ہے جو قیامت کے دن نماز، روزہ اور زکوٰۃ لے کر آئے گا مگر حال یہ ہوگا کہ اس نے کسی کو گالی دی تھی کسی پر تہمت لگائی تھی اور کسی کے مال کو (ناحق) کھایا تھا اور کسی کا خون بہایا تھا اور کسی کو (ناحق) مارا تھا۔ تو اس کی نیکیوں میں سے ایک حق والے کو (اس کے حق کے بقدر) نیکیاں دی جائیں گی ایسے ہی دوسرے حق والے کو اس کی نیکیوں میں سے دیا جائے گا، پھر اگر اس کی ساری نیکیاں حقوق کی ادائیگی سے پہلے پہلے ختم ہو جائیں گی تو ان حقداروں اور مظلوموں کے گناہ ان سے لے کر اس شخص پر ڈال دیئے جائیں گے اور پھر اس کو دوزخ میں پھینک دیا جائے گا۔ [صحیح: صحیح مسلم: 2581، جامع الترمذی: 2418]

1134 عن أبي عثمان عن سلمان الفارسي وسعد بن مالك وحذيفة ابن اليمان وعبدالله بن مسعود؛

حتی عدَّستَّةً أو سبعةً مِنْ أصحاب النبيِّ ﷺ قالوا : ((إِنَّ الرجلَ لا تُرفع له يومَ القِيامَةِ صحيفَتُه يَرى أَنَّه ناجٍ ، فما تَزالُ مَظالِمُ بني آدم تَتْبعه حتى ما يَبْقى له حَسنَةٌ ، ويُحْمَلُ عليهِ مِنْ سيِّأتِهِمْ)).

ابوعثمان رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں سیدنا سلمان فارسی، سیدنا سعد بن مالک اور سیدنا حذیفہ بن یمان، سیدنا عبداللہ ابن مسعود حتی اس نے چھ یا سات نبی اکرم ﷺ کے صحابہ شمار کیے ان سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص کا نامہ اعمال اس کے لیے بلند کیا جائے گا یہاں تک کہ وہ خیال کرے گا کہ وہ نجات پانے والا ہے۔ بنی آدم پر کیے ہوئے ظلم (روزِ قیامت) ہمیشہ اس کا پیچھا کرتے رہیں گے یہاں تک اس کی کوئی نیکی باقی نہیں رہ جائے گی پھر اس پر ان (مظلوم لوگوں) کی برائیاں ڈال دی جائیں گی۔ [صحیح: البیهقی فی البعث:]

1135 عن أبي هريرة رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : ((ثلاثُ دعَوات لا شكَّ في إجابتهنَّ :دعوةُ المظْلوم ، ودعوةُ المسافِرِ ، ودعوةُ الوالِدِ على الولَدِ)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین قسم کی دعائیں ایسی ہیں جن کے قبول ہونے میں شک نہیں ① مظلوم کی بدُعا ② مسافر کی دعا ③ والد کی اپنے بیٹے کے خلاف بددعا۔

[حسن لغیرہ: جامع الترمذی: 1905]

1136 عن أبي هريرة رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : ((دعوةُ المظلومِ مُسْتَجابةٌ ، وإنْ كانَ فاجِرًا فَفُجورُه على نَفْسِه)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مظلوم کی بدُعا قبول ہوتی ہے، اگرچہ وہ بدکار ہی کیوں نہ ہو اور اس کی بدکاری کا وبال اس کی ذات پر ہے۔ [حسن لغیرہ: مسند أحمد: 353/6]

1137 عن خزيمة بن ثابت رضي الله عنه قال : قال رسولُ الله ﷺ : ((اتَّقوا دعوةَ المظلومِ ؛ فإنها تُحملُ على الغَمامِ ، يقولُ الله :وعزَّتي وجَلالي لأَنْصُرَنَّك ولوْ بَعْدَ حينٍ)).

سیدنا خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مظلوم کی بدُعا سے بچو یقیناً مظلوم کی بدُعا کو بادلوں پر اُٹھایا جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مجھے اپنی عزت اور جلال کی قسم میں تیری مدد ضرور کروں گا اگرچہ کچھ دیر کے بعد ہی کیوں نہ کروں۔ [حسن لغیرہ: طبرانی فی الکبیر: 3718/6]

1138 عن أبي عبدالله الأسدي قال : سمعت أنس بن مالك رضي الله عنه يقول : قال رسولُ الله ﷺ :((دَعوةُ المظلوم وإنْ كانَ كافِراً ؛ ليسَ دونَها حِجَابٌ)). وقال رسولُ الله ﷺ :((دَعْ ما يُريبُكَ إلى ما لا يُريبُكَ)).

حضرت ابوعبداللہ اسعد رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مظلوم اگرچہ کافر ہی کیوں نہ اس کی دعا (قبول ہونے میں) کوئی رکاوٹ نہیں اور رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر اس چیز کو چھوڑ کر جو تجھے شک میں مبتلا کرے اس چیز کو اختیار کر جو تجھے شک میں نہ ڈالے۔ [صحيح لغيره: مسند أحمد: 153/3]

1139 عن أبي هريرة رضي الله عنه ؛ أن رسول الله ﷺ قال : ((المسلمُ أخو المسلم ؛ لا يظْلِمُه ، ولا يَخْذُلُه، ولا يَحْقِرُه، التقوى هَهُنا، التقوى هَهُنا۔ ويشير إلى صدره [ثلاث مرات]۔، بحَسبُ امْرىءٍ من الشرِ أنْ يَحْتَقِرَ أخاه المسلمَ، كلُّ المسلمِ على المسلمِ حرامٌ، دَمُه، وعِرْضُهُ، ومَالُه)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے (لہٰذا) نہ اس پر ظلم وزیادتی کرے، نہ دوسروں کا مظلوم بننے کے لیے اس کو بے یار و مددگار چھوڑے (اسے رسوا نہ کرے) نہ اس کی تحقیر کرے (حدیث کے راوی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اس موقع پر رسول اللہ ﷺ نے اپنے سینۂ مبارک کی طرف تین دفعہ اشارہ کرکے فرمایا) ''تقویٰ یہاں ہوتا ہے۔'' کسی آدمی کے لیے یہی برائی کافی ہے کہ وہ اپنے کسی مسلمان بھائی کو حقیر سمجھے اور اس کی تحقیر کرے، ہر مسلمان کا خون، اس کا مال، اور اس کی عزت دوسرے مسلمان پر حرام ہے۔ [صحيح: صحيح مسلم: 2564]

1140 عن أبي ذر رضي الله عنه قال : قلت: يا رسول الله ﷺ ! أو صني . قال :((أوصيك بتقوى الله ؛ فإنّها رَأسُ الأمرِ كلِّه)). قلت :يا رسول الله ! زدني . قال :((عليك بتلاوة القرآن ، وذكرِ الله ؛ فإنه نورٌ لك في الأرض ، وذخر لك في السماء)). قلت: يا رسول الله ﷺ ! زدني ، قال :((إياك وكثرةَ الضحك ؛ فإنه يميتُ القلبَ ، ويذهب بنور الوجه)). قلت: يا رسول الله ﷺ ! زدني . قال:((عليك بالجهاد ؛ فإنه رهبانية أمتي)). قلت :يا رسول الله ﷺ ! زدني. قال:

((أحبَّ المساكينَ وجالسْهم)). قلت: يا رسول الله! زدني . قال: ((انظر إلى من هو تحتَك ، ولا تنظر إلى من هو فوقك ؛ فإنه أجدرُ أن لا تزدري نعمة الله عندك)). قلت: يا رسول الله ﷺ: زدني. قال: ((قل الحق وإن كان مراً)).

سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے کچھ وصیت فرمائیں آپ ﷺ نے فرمایا میں تمہیں اللہ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں کیونکہ یہ تمام امور کی بنیاد اور جڑ ہے میں نے عرض کی کچھ اور بھی اضافہ فرما دیجئے، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تلاوتِ قرآن اور اللہ کے ذکر کا اہتمام کر یہ دنیا میں تیرے لیے نور ہے اور آسمان میں تیرے لیے ذخیرہ ہے، میں نے اور اضافہ چاہا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ زیادہ ہنسنے سے بچ کیونکہ کہ اس سے دل مر جاتا ہے، اور چہرے کی رونق جاتی رہتی ہے، میں نے اور اضافہ کی درخواست کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: کہ جہاد کا اہتمام کر میری امت کے لیے یہی رہبانیت ہے (راہب پہلی امتوں میں وہ لوگ کہلاتے تھے جو دنیا کے تمام تعلقات منقطع کر کے اللہ والے بن جاتے) میں نے اور اضافہ چاہا تو آپ ﷺ ارشاد فرمایا کہ فقراء اور مساکین کو دوست بنا ان کے پاس بیٹھا کر، میں نے اور اضافہ چاہا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اپنے سے نیچے والے پر نگاہ رکھا کر (تاکہ شکر کی عادت ہو) اپنے سے اوپر کے درجہ والوں کو مت دیکھ تاکہ ایسا نہ ہو کہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی جو تجھ پر ہیں تو ان کی تحقیر کرنے لگے میں نے اور اضافہ چاہا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ حق بات کہہ اگرچہ کڑوی ہو۔

[صحيح لغيره: صحيح ابن حبان: 361، المستدرك للحاكم: 597/2]

1141 عن أنس رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: ((انصُرْ أخاك ظالماً أوْ مظْلوماً)). فقال رجلٌ: يا رسولَ الله! أنْصُره إذا كان مظْلوماً ، أفرأيتَ إنْ كانَ ظالِمًا ، كيفَ أنْصُره ؟ قال: ((تَحْجُزُه أوْ تَمْنَعُه عنِ الظُّلمِ ، فإنَّ ذلك نَصْرُه)).

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنے (مسلمان) بھائی کی مدد کر خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم، ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے (یہ سن کر) عرض کی: اے اللہ کے رسول ﷺ! جو مسلمان مظلوم ہے اس کی مدد تو مجھے کرنی چاہیے لیکن میں اس (مسلمان) کی کس طرح مدد کر سکتا ہوں جو ظلم کر رہا ہو؟ آپ ﷺ نے ارشاد

فرمایا: تم اس کو ظلم سے روکو یہی اس کے حق میں تمہاری مدد ہے۔

[صحیح: صحیح البخاری: 6952، جامع الترمذی: 2255]

5- ظالموں کے پاس جانے سے اجتناب کرنے کی ترغیب اور ظالموں کی معیت اور ان کی تصدیق کرنے پر وعید

1142 عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسولُ الله ﷺ: ((مَنْ بدَا جَفا، ومَنْ تَبعَ الصَّيْدَ غَفَلَ، ومَنْ أتى أبوابَ السلْطانِ افتُتِنَ، وما ازْدادَ عبدٌ مِنَ السلطانِ قُرْبًا؛ إلا ازْدادَ مِنَ اللهِ بُعْداً)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص جنگل (دیہات) میں رہتا ہے وہ سخت مزاج ہوتا ہے، جو شخص شکار کے پیچھے پڑا رہتا ہے وہ غافل ہو جاتا ہے اور جو حکمران کے دروازوں پر آتا جاتا ہے وہ فتنہ میں مبتلا ہو جاتا ہے اور جو شخص (ظالم اور بے انصاف) بادشاہ کے جتنا قریب ہوتا ہے اللہ تعالیٰ سے اتنا ہی دور ہوتا چلا جاتا ہے۔ [حسن، صحیح: مسند احمد: 371/2]

1143 عن جابر بن عبدالله رضي الله عنهما: أن النبيَّ ﷺ قال لكعبِ بْنِ عجْرَةَ: ((أعاذَكَ اللهُ مِنْ إمارَةِ السُّفهاءِ)). قال: وما إمارَةُ السُّفهاء؟ قال: ((أُمَراءُ يكونونَ بَعْدي، لا يَهْتَدون بِهَدْيي، ولا يَسْتَنُّون بسنَّتي، فَمَنْ صَدَّقَهم بكَذبِهم، وأعانَهم على ظُلْمِهِم، فأولئك ليسوا مِنِّي، ولسْتُ منهم، ولا يَرِدُون عليَّ حوْضي. ومن لم يصدقهم بكذبهم، ولم يعنهم على ظلمهم؛ فأولئك مني وأنا منهم، وسيردون على حوضي. يا كعب بن عجرة! الصيامُ جُنَّةٌ، والصدقَةُ تطْفِيءُ الخَطيئَةَ، والصلاةُ قُرْبانٌ، أو قال: برهَان. يا كعب بن عجرة! الناسُ غادِيانِ؛ فَمُبْتاعٌ نَفْسَه فمُعْتِقُها، وبائعٌ نَفْسَه فموبِقُها)).

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کعب بن عجرۃ رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرمایا: اللہ تجھے بے وقوف لوگوں کی سرداری (ان کی مصاحبت وحمایت) سے پناہ میں رکھے۔ سیدنا کعب رضی اللہ عنہ نے عرض کی: بے وقوف لوگوں کی سرداری کیا ہے؟ (یعنی اس طرح کی سرداری کب ہوگی اور کیونکر ہوگی اور وہ کون لوگ ہوں گے؟) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے بعد ایسے حکمران ہوں گے جو میرے طریقہ کار سے رہبری نہیں لیں گے اور نہ میری سنتوں پر چلیں گے لہذا جس نے ان کے جھوٹ کو سچ کہا اور (اپنے قول وفعل کے ذریعہ) ان کے ظلم کی امداد وحمایت کی تو نہ ان کا مجھ سے کوئی تعلق ہے اور نہ میں ان سے کوئی تعلق رکھتا ہوں اور نہ وہ لوگ میرے حوض پر میرے پاس آئیں گے اور جن لوگوں نے ان کے جھوٹ کو نہ تو سچ کہا اور نہ ان کے ظلم کی امداد وحمایت کی تو وہ لوگ مجھ سے ہیں اور میں ان میں سے ہوں اور وہ حوض پر میرے پاس آئیں گے (پھر فرمایا:) اے کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ! روزہ ڈھال ہے اور صدقہ گناہوں کو (کی آگ) بجھا دیتا ہے اور نماز اللہ تعالیٰ سے نزدیکی اور قرب کا ذریعہ ہے یا فرمایا کہ (مسلمان ہونے پر) دلیل ہے، اے کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ! لوگ دو قسم کے ہوتے ہیں کچھ تو اپنے نفس کو خرید کر (یعنی اللہ کو راضی کرنے والے کاموں میں لگا کر) اس کو (جہنم سے) آزاد کر دیتے ہیں اور کچھ لوگ (خواہشات میں پڑ کر) اپنے نفس کو بیچ کر اس کو ہلاک کر ڈالتے ہیں۔

[صحیح لغیرہ: مسند احمد: 321/1، مسند البزار: 1609، صحیح ابن حبان:4514]

1144 عن علقمة بن أبي وقاصٍ الليثي : أنّه مرَّ برجلٍ مِنْ أهلِ المدينَةِ له شَرَفٌ ، وهو جالِسٌ بسوقِ المدينةِ، فقال عَلْقَمَةُ :يا فلانُ ! إنَّ لكَ حُرْمَةً وإنَّ لكَ حَقًّا، وإنِّي رأيتُك تَدْخُل على هؤلاءِ الْأُمَراءِ فتَتَكلَّم عندَهُم ، وإنِّي سمعْتُ بلال بْنَ الحارِث صاحِبَ رسولِ اللّٰه ﷺ يقولُ : قال رسولُ اللّٰه ﷺ :((إنَّ أحَدَكُم ليتكَلَّمُ بالكلِمَة مِنْ رِضْوانِ اللّٰه ما يَظُنُّ أنْ تَبْلُغَ ما بَلَغَتْ ؛ فيَكْتُبُ اللّٰه له بها رضوانَهُ إلى يوم يَلْقَاهُ ، وإنَّ أحدكم ليتكَلَّمُ بالكلمةِ مِنْ سَخَطِ اللّٰه مَا يَظُنُّ أنْ تَبْلُغَ مَا بَلَغَتْ ؛ فيَكْتُبُ اللّٰه له بها سخَطَه إلى يوْمِ القيامَةِ)). قال علقمة :فانظر ويحك ! ماذا تقول ، وما تكلَّم بِه ، فرب كلام قد منعنيه ما سمعت من بلال بن الحارث .

سیدنا علقمہ بن ابی وقاص لیثی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرا گزر ایسے شخص پر ہوا جو مدینہ والوں میں سے تھا اور اس

کا لوگوں میں ایک مقام تھا وہ مدینہ کے بازار میں بیٹھا تھا علقمہ رضی اللہ عنہ نے اس کو فرمایا اے فلاں! بے شک تمہارا لوگوں میں ایک مقام ہے اور تمہارا حق ہے اور میں نے تم کو دیکھا کہ تم ان حاکموں کے پاس جاتے رہتے ہو اور ان کے سامنے باتیں کرتے ہو، میں نے سیدنا بلال بن حارث رضی اللہ عنہ (جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں ان) کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد بیان کرتے سنا: تم میں سے کوئی ایسا بول بولتا ہے جو اللہ کی خوشنودی و رضا کا ہوتا ہے اور اس کو یہ پتہ نہیں ہوتا کہ اس کا اثر کہاں تک پہنچے گا، اللہ تعالیٰ اس بول کی وجہ سے قیامت تک اس کے لیے اپنی خوشنودی لکھ دیتا ہے اور (بعض دفعہ) کوئی ایسا کلمہ بول دیتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا سبب ہوتا ہے اور اس کو پتہ نہیں ہوتا کہ اس کا اثر کہاں تک پہنچے گا اللہ تعالیٰ اس بول کی وجہ سے قیامت تک کے لیے اپنی ناراضگی اس کے لیے لکھ دیتا ہے، سیدنا علقمہ رضی اللہ عنہ نے اس شخص کو فرمایا خیال رکھنا کہ تم حاکموں کے پاس جا کر کیا بول بولتے ہو اور کیا بات کہتے ہو سیدنا بلال بن حارث رضی اللہ عنہ کی اس حدیث نے کتنی باتوں کو زبان سے نکالنے سے (مجھے) روک دیا ہے جب سے حدیث میں نے سیدنا بلال رضی اللہ عنہ سے سنی ہے۔ [حسن، صحیح: سنن ابن ماجه: 3969، صحيح ابن حبان: 280، جامع الترمذی: 2319، المستدرك للحاكم:1/45]

6- ناحق شخص کی مدد کرنے پر وعید اور حدود اللہ کے نفاذ میں رکاوٹ بننے والی سفارش کی ممانعت

1145 عن ابن عمر رضي الله عنهما قال : سمعتُ رسولَ الله ﷺ يقول : ((مَنْ حالتْ شفاعَتُه دونَ حدٍّ من حدودِ الله ؛ فقد ضادَّ الله عزّ وجلَّ ، ومَنْ خاصمَ في باطِلٍ وهو يعلَمُ ؛ لَمْ يَزَلْ في سَخَطِ الله حتى يَنْزِعَ ، ومَنْ قال في مؤمنٍ ما ليسَ فيه ؛ أَسْكَنَه الله رَدْغَةَ الخَبالِ ، حتى يَخْرُجَ مِمَّا قال)).

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے اللہ کے رسول ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جس کی سفارش اللہ کی حدود میں سے کسی حد کے (نفاذ) میں رکاوٹ بنی تو اس نے اللہ تعالیٰ کی مخالفت کی اور جو جانتے ہوئے باطل میں جھگڑا کرے تو وہ اللہ تعالیٰ کے غضب میں رہے گا جب تک وہ اس سے دستبردار نہ ہو جائے اور جس نے مومن کے بارہ میں ایسی بات کی جو اس میں نہیں تھی تو اللہ تعالیٰ اسے جہنم والوں کی پیپ وگندگی میں رکھے گا جب تک وہ اس بات سے نکل نہ آ جائے (توبہ نہ کرلے یا عذاب نہ بھگت لے)۔

[صحيح: سنن أبی داوٗد: 3597 و 3598، الطبرانی فی الکبیر: 13084، المستدرك للحاكم: 99/4]

1146 عن عبدالرحمن بن عبدالله بن مسعودٍ عن أبيه عن رسولِ الله ﷺ قال : ((مَثَلُ الذي يُعِينُ قومَه على غيرِ الحقِّ ؛ كَمَثَلِ بعيرٍ تَرَدَّى في بِئْرٍ ، فهو يُنْزَعُ منها بذَنَبِه)).

سیدنا عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں وہ رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اس شخص کی مثال جو اپنی قوم کی ناحق مدد کرتا ہے اس اونٹ کی ہے جو کنویں میں گر جاتا ہے پھر اسے اُس کی دم پکڑ کر باہر نکالا جائے۔

[صحيح: سنن أبی داوٗد: 5119، سنن الکبریٰ للبیهقی: 21078]

7- حاکم وغیرہ کے لیے لوگوں کو راضی کرنے کی خاطر اللہ تعالیٰ کو ناراض کرنے پر وعید

1147 رحمۃ اللہ علیہ عن رجلٍ من أهلِ المدينة قال : كَتبَ معاويَةُ إلى عائشَةَ :أنِ اكْتُبي إليَّ كِتابًا توصيني فيه ، ولا تُكْثِري عَليَّ ، فكتَبتْ عائِشةُ إلى معاوِيَةَ :سلامٌ عليك . أما بعدُ ، فإنّي سمعتُ رسولَ اللّٰه ﷺ يقول :((مَنِ الْتمَسَ رِضا اللّٰه بِسَخَطِ الناسِ ؛ كَفاه اللّٰه مَؤُنَةَ الناسِ ، ومَنِ الْتمسَ رضا الناسِ بِسَخطِ اللّٰه ؛ وكَلَه اللّٰه إلى الناسِ))، والسلام عليك.

مدینہ منورہ کے ایک شخص کا بیان ہے کہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو خط لکھا اور اس میں درخواست کی کہ آپ مجھے مختصر نصیحتیں لکھیں، بات مختصر اور جامع ہو، بہت زیادہ نہ ہو (تاکہ میں اس پر عمل کرسکوں) سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کو خط لکھا جس میں تھا ''تم پر سلام ہو''''اما بعد'' میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا تھا: جو شخص اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کی تلاش میں لوگوں کی ناراضگی سے بے فکر ہو کر لگا رہا اللہ تعالیٰ لوگوں کی ناراضگی کے نقصان سے اس کی کفایت فرمادیں گے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی ناراضگی سے بے فکر ہو کر لوگوں کو خوش کرنے میں لگا رہا اللہ تعالیٰ اسے لوگوں کے حوالہ کردیں گے والسلام علیک (تم پر اللہ تعالیٰ کا سلام ہو)۔ [صحیح لغیرہ: جامع الترمذی: 2414، صحیح ابن حبان: 276]

8-اللہ تعالیٰ کی مخلوق پر شفقت کرنے کی ترغیب اور مخلوق الٰہی کو اذیت دینے پر وعید

1148 صحیح عن جرير بن عبدالله رضي الله عنه قال : قال رسولُ الله ﷺ :((مَنْ لا يرحمِ الناسَ ؛ لا يرْحمه الله)).

سیدنا جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو لوگوں پر رحم نہ کرے اس شخص پر اللہ تعالیٰ رحمت نہیں فرماتا۔

[صحیح: صحیح البخاری: 6013، صحیح مسلم: 2319، جامع الترمذی: 1922، مسند احمد: 40/3]

1149 صحیح عن عبدالله بن عمرو بن العاصی رضی الله عنهما ؛ أنَّ النبي ﷺ قال : ((ارْحَموا تُرْحَموا ، واغْفِروا يُغفَرْ لكُم ، ويلٌ لأقْماعِ القولِ ، ويلٌ للمُصرِّينَ، الذين يصِرُّون على ما فعَلوا وهمْ يَعْلَمون)).

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم (لوگوں پر) رحم کرو تم پر بھی (اللہ کی طرف سے) رحم کیا جائے گا اور تم لوگوں کی (غلطیوں کو) معاف کرتے رہو تمہاری غلطیوں اور گناہوں کو معاف کیا جائے گا، جہنم کی ایک وادی یا ہلاکت و بربادی ہے ان لوگوں کے لیے جو نصیحتیں سن کر عمل نہیں کرتے اور ہلاکت و بربادی ہے ان لوگوں کے لیے جو اپنے گناہوں پر باوجود جاننے کے اڑے رہتے ہیں۔ [صحیح: احمد: 165/1 و 219]

1150 صحیح عن أنس بن مالك رضي الله عنه قال : كنَّا في بيت فيه نَفرٌ مِنَ المهاجرين والأنْصارِ، فأقْبلَ علينا رسول الله ﷺ ، فجعل كلُّ رجلٍ يوَسِّعُ رجاءَ أنْ يجْلسَ إلى جَنْبِه ، ثمَّ قامَ إلى البابِ ، فأخذَ بعَضادَتَيْهِ ، فقال:((الأئمَّةُ مِنْ قريْشٍ ، ولي عليكُم حقٌّ عظيمٌ ، ولَهُمْ ذلك ؛ ما فَعَلوا ثلاثاً : إذا استُرْحِموا رَحِموا ، وَإِذَا حَكَمُوْا عَدَلُوْا، وإذا عاهَدوا وَفَوْا ، فَمنْ لَمْ يفعلْ ذلك منهُمْ ، فعليهِ لعنةُ الله والملائكةِ والناسِ أجْمعين)).

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم ایک ایسے گھر میں تھے جس میں انصار و مہاجرین کی ایک

جماعت موجود تھی ہمارے پاس رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو ہم میں ہر شخص جگہ کشادہ کرنے لگا اس امید سے کہ آپ ﷺ اس کے پاس بیٹھیں گے آپ ﷺ دروازہ پر کھڑے ہو گئے اور اس کی دونوں دہلیزوں کو پکڑ لیا اور فرمایا: حکمران قریش میں سے ہوں گے میرا تم پر بہت بڑا حق ہے اور ان کا بھی جب تک وہ تین کام کرتے رہے ① جب ان سے رحم طلب کیا جائے تو رحم کریں ② جب وہ فیصلہ کریں تو انصاف کریں ③ جب وہ وعدہ کریں تو پورا کریں پس جو ان سے ایسا نہ کرے تو اس پر اللہ، فرشتوں، اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔

[صحيح لغيره: طبراني في الأوسط: 6606، مسند احمد: 270/2، أبو يعلى:4032]

1151 عن أبي هريرة رضي الله عنه قال : **سمعتُ الصادقَ المصْدوقَ صاحِبَ هذهِ الحُجْرةِ أبا القاسِمِ ﷺ يقول :((لا تُنزَعُ الرحمةُ إلاَّ مِنْ شَقيٍّ)).**

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ابوالقاسم ﷺ جو اس حجرہ والے اور صادق ومصدوق ہیں کو یہ فرماتے ہوئے سنا: رحمت کو کسی کے دل سے نہیں نکالا جاتا سوائے بدبخت کے دل۔

[حسن: سنن أبي داؤد: 4942، جامع الترمذي: 1923، صحيح ابن حبان: 462]

1152 عن عبدالله بن عمرو رضي الله عنهما عن النبيّ ﷺ قال : **((ما مِنْ إنسان يَقتُلُ عصفوراً فما فوقَها بغيرِ حقِّها ، إلا سألَهُ الله عنها يومَ القِيامَةِ)). قيلَ :يا رسولَ الله !وما حقُّها ؟ قال :((حقُّها أنْ يذْبَحَها فيأكُلَها، ولا يقْطَعَ رأْسَها فيرميَ به)).**

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر کوئی شخص کسی چڑیا یا اس سے بھی چھوٹے کسی اور جانور و پرندہ کو ناحق مار ڈالے گا تو اللہ تعالیٰ اس شخص سے اس (ظلم) کے بارے میں باز پرس کرے گا، آپ ﷺ سے عرض کی گئی اے اللہ کے رسول ﷺ! اور اس (چڑیا وغیرہ) کا حق کیا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ کہ اس کو ذبح کیا جائے اور پھر اس کو کھایا جائے یہ نہیں کہ اس کا سر کاٹ کر پھینک دیا جائے۔ [حسن: جامع الترمذي: 3071، سنن ابوداؤد: 2817، المستدرك للحاكم: 331/5]

1153 عن ابن عمر رضي الله عنهما : **أنَّه مرَّ بفتيانٍ مِنْ قريْشٍ قد نَصبوا طيْراً أو دَجاجةً يتَرامَونَها ، وقد جَعلوا لصاحِبِ الطير كلَّ خاطِئةٍ مِنْ نَبْلِهم ، فلمّا رأَوْا ابْنَ عمر تَفرَّقوا . فقالَ ابْنُ**

عمرَ : مَنْ فعلَ هذا ؟ ! لَعنَ اللّٰه مَنْ فعلَ هذا ، ((إنَّ رسولَ اللّٰه ﷺ لَعنَ مَنِ اتَّخذَ شيئًا فيه الروحُ غَرَضاً)).

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا گزر قریش کے کچھ نوجوانوں کے پاس سے ہوا جو کسی پرندے یا مرغی کو سامنے کھڑا کر کے اس پر تیر چلا رہے تھے (نشانہ بازی کر رہے تھے) اور انہوں نے پرندے والے کے ساتھ یہ معاملہ طے کیا ہوا تھا کہ جو تیر غلط جائے گا وہ اس کا ہوگا جب ان لڑکوں نے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو آتے دیکھا تو بکھر گئے، سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ کس نے کیا؟ اللہ کی لعنت ہو اس پر جس نے (بھی) یہ کیا، یقیناً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص پر لعنت فرمائی ہے جو کسی جاندار چیز کو باندھ کر اس پر نشانہ لگائے۔

[صحيح: صحيح بخاری: 5515، صحيح مسلم: 1958]

1154 عن أبي مسعودٍ رضي اللّٰه عنه قال : كنَّا معَ رسولِ اللّٰه ﷺ في سفرٍ ، فانْطلق لِحاجَته ، فرأيْنا حُمرَةً معَها فرْخانِ ، فأخْذنا فَرخَيْها ، فجاء تِ الحُمَرَةُ فجعلَتْ تَفرَّشُ ؛ فجاءَ النبيُّ ﷺ فقال : ((مَنْ فَجعَ هذه في وَلَدِها ؟ ! ردُّوا وَلَدَيْها إليها)). ورأى قريةَ نْملٍ قد حرقْناها. فقال: ((مَنْ حرقَ هذه ؟)). قلنا : نحنُ . قال : ((إنَّه لا ينْبغي أنْ يعذِّبَ بالنارِ إلا رَبُّ النارِ)).

سیدنا ابو مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کے لیے تشریف لے گئے، ہم نے ایک چھوٹی سی سرخ چڑیا کو دیکھا کہ اس کے ساتھ دو بچے ہیں، ہم نے اس کے دونوں بچوں کو پکڑ لیا تو وہ چڑیا آئی اور ہمارے سروں پر منڈلانے لگی، اتنے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: کس نے اس کے بچوں کو پکڑ کر اسے تکلیف پہنچائی ہے؟ اس کے بچوں کو اسے واپس دے دو۔ (ایک مرتبہ) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ ہم نے چیونٹیوں کی ایک بستی (یعنی جہاں چیونٹیاں رہتی تھیں) آگ لگا دی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کس نے ان کو آگ سے جلایا؟ عرض کی گئی ہم نے! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی کے لیے مناسب نہیں کہ وہ آگ سے کسی کو عذاب دے سوائے آگ کے پیدا کرنے والے کے۔ (یعنی اللہ کے علاوہ کسی کے لیے جائز نہیں کہ آگ کا عذاب کسی کو دے)۔ [صحيح: سنن أبي داوٗد: 2675]

1155 عن عبداللّٰه بن جعفر رضي اللّٰه عنهما قال : أرْدَفني رسولُ اللّٰه ﷺ خَلْفَه ذات يومٍ ، فأسَرَّ

إليَّ حديثاً لا أحدِّث به أحدًا مِّنَ الناسِ ، وكان أحبُّ ما اسْتَتَر به رسولُ اللّٰه ﷺ لِحاجَته هَدَفاً أو حايِشَ نَخْلٍ ، فدخلَ حائطاً لرجلٍ مِنَ الأنْصارِ ، فإذا فيه جَملٌ ، فلمّا رأى النبيَّ ﷺ حَنَّ وذَرَفَتْ عيناهُ ، فأتاهُ رسولُ اللّٰه ﷺ فَمَسح ذفراه فسكَتَ . فقال :((مَنْ رَبُّ هذا الجملِ ؟ لِمَنْ هذا الجملُ ؟)). فجاء فتى مِن الأنْصارِ ، فقال :لي يا رسولَ اللّٰه ! فقال :((أفلا تَتَّقي اللّٰه في هذه البَهيمَةِ التي مَلَّكَكَ اللّٰه إيَّاها ؟ فإنّه شكا إليَّ إنَّك تُجيعُه وتُدْئبُه)).

سیدنا عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے مجھے اپنے پیچھے سوار فرمایا اور مجھ سے آہستہ سے کوئی بات ارشاد فرمائی کہ میں کسی اور سے وہ بات نہ کروں اور رسول اللہ ﷺ قضائے حاجت کے لیے کھجور کے درختوں کی یا کسی ٹیلہ یا دیوار وغیرہ کی آڑ میں پردہ کرنا پسند فرماتے تھے، چنانچہ آپ ﷺ انصار کے کسی شخص کے باغ میں داخل ہوئے تو وہاں ایک اونٹ تھا، جب نبی کریم ﷺ پر اس کی نگاہ پڑی تو اس نے درد بھری آواز نکالی اور اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ پڑے، رسول اللہ ﷺ اس کے قریب تشریف لے گئے اور آپ ﷺ نے اس کے کانوں کے نیچے والی ہڈیوں پر ہاتھ پھیرا تو وہ خاموش ہوگیا، پھر دریافت فرمایا یہ اونٹ کس کا ہے؟ اس اونٹ کا مالک کون ہے؟ ایک انصاری نوجوان آیا انہوں نے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! یہ میرا ہے، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کیا تم اللہ سے اس جانور کے بارے میں نہیں ڈرتے جس کا اللہ نے تمہیں مالک بنایا؟ اس نے مجھ سے شکایت کی ہے کہ تم اس کو بھوکا رکھتے ہو اور اس سے زیادہ کام لے کر اس کو بہت دکھ پہنچاتے ہو۔ [صحیح: مسند أحمد:205/1، سنن أبی داوٗد: 2549]

1156 عن المعرورِ بن سُوَيْدٍ قال : رأيتُ أبا ذرّ بـ (الرَّبْذَةِ) ، وعليه بُرْدٌ غَليظٌ ، وعلى غلامِه مثلُه ، قال : فقال القومُ :يا أبا ذَرٍ !لو كنت أخذْتَ الذي على غلامِكَ فجعلْتَه مَعَ هذا فكانَتْ حُلَّةً، وكسَوْتَ غلامَكَ ثوباً غَيْرَه؟ قال: فقال أبو ذَرٍ: إنِّي كنتُ سابَبْتُ رجلاً ، وكانتْ أمُّه أعْجَمِيَّةً ، فعيَّرْتُه بأمِّه، فشكاني إلى رسولِ اللّٰه ﷺ فقال :((يا أبا ذرّ !إنَّك امْرؤٌ فيكَ جاهليَّةٌ))، فقال :إنَّهُمْ إخْوانُكم، فَضَّلَكُم اللّٰه عليهِمْ ، فَمَنْ لَمْ يُلائمْكُمْ فبيعوهُ ، ولا تُعذِّبوا خَلْقَ اللّٰه)).

سیدنا معرور بن سوید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ کو ربذہ میں دیکھا کہ ان پر موٹی چادر ہے، اور

ان کے غلام پر بھی ویسی ہی چادر ہے، لوگوں نے کہا اے ابوذر رضی اللہ عنہ! اگر آپ ﷺ اپنے غلام والی چادر کو اپنی اس چادر کے ساتھ ملا کر پہن لو تو پورا جوڑا ہو جائے گا اور اپنے غلام کو کوئی دوسرا کپڑا پہنا دو؟ سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے (ایک مرتبہ) ایک شخص کو برا بھلا کہہ دیا تھا اور اس کی ماں عجمیہ (یعنی غیر عرب) تھی تو میں نے اس کو ماں کے عجمی ہونے کی عار دلائی، تو اس نے میری شکایت رسول اللہ ﷺ سے کر دی، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اے ابوذر رضی اللہ عنہ! (ابھی تک) جاہلیت کی عادت تمہارے اندر ہے (یہ تنبیہ تھی تا کہ آئندہ ایسا نہ کریں) پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ تمہارے بھائی ہیں، اللہ نے تم کو ان پر فضیلت دی ہے (کہ یہ تمہارے ماتحت رہ کر تمہاری خدمت کرتے ہیں) جو تمہیں ان غلاموں میں مناسب نہ لگے (تمہاری خدمت نہ کریں) تو اس کو بیچ دو اور اللہ کی مخلوق کو (بے جا) سزا مت دو۔ [صحيح: سنن أبي داوٗد: 5157]

1157 عن أم سلمة رضى الله عنها قالتْ : إنَّ رسولَ اللهِ ﷺ كان يقولُ في مَرضِه الذي تُوُفِّيَ فيه :((الصلاةَ وما مَلَكَتْ أيْمانُكم)). فما زالَ يقولُها حتى ما يفيضُ لِسانُه.

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جس بیماری میں دنیا سے وفات فرما گئے اس میں آپ ﷺ یہ فرماتے رہے: نماز کا پورا اہتمام کرو اور اپنے غلاموں کا خیال رکھو، یہ آپ ﷺ برابر فرماتے رہے یہاں تک کہ آپ ﷺ کی زبان مبارک سے بولا نہیں جا رہا تھا۔ [صحيح: سنن ابن ماجه: 1625]

1158 وعن عبدالله بن عمر رضي الله عنهما قال : جاءَ رجلٌ إلي النبيِّ ﷺ فقال :يا رسولَ اللهِ ! كَمْ أعْفو عنِ الخادمِ ؟ قال :((كلَّ يومٍ سبْعينَ مَرَّةً)).

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! میں اپنے خادم اور غلام کی غلطیوں سے کس حد تک درگزر کروں؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہر روز ستر مرتبہ (درگزر کرو)۔ [صحيح: سنن أبي داوٗد: 5163، جامع الترمذي: 1949]

1159 عن جابرٍ رضي الله عنهما : أنَّ النبيَّ ﷺ مَرَّ عليه حِمارٌ قد وُسِمَ في وجْهِه ، فقال :((لَعنَ اللهُ الذي وَسَمَه)).

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ (ایک دن) نبی کریم ﷺ کا گزر ایک گدھے پر سے ہوا جس کے چہرہ پر داغ دیا

گیا تھا آپ ﷺ نے (اس کو دیکھ کر) فرمایا: اس شخص پر اللہ کی لعنت ہو جس نے اس کو داغا (زخمی کیا) ہے۔

[صحیح: صحیح مسلم: 2116, 2117]

1160 عن جابر بن عبداللہ رضي اللہ عنهما قال : مَرَّ حمار برسولِ اللہ ﷺ قد كُوِيَ في وجْهِه ، يفورُ مِنْخَراهُ مِنْ دَمٍ ، فقال رسولُ اللہ ﷺ : ((لَعَن اللہ مَنْ فعَل هذا)). ثُمَّ نَهى عَنِ الكَيِّ فى الوجه، والضرب فى الوجه.

سیدنا جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس سے ایک گدھا گزرا جس کے چہرہ پر داغ دیا گیا تھا اور اس کے دونوں نتھنوں سے خون بہہ رہا تھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے ایسا کیا ہے اس پر اللہ کی لعنت ہو پھر آپ ﷺ نے چہرے پر داغنے اور مارنے سے منع فرمادیا۔

[صحیح: صحیح ابن حبان: 5626]

9- حکمرانوں اور امیروں کو سچے اور نیک وزیر اور مشیر بنانے کی ترغیب

1161 عن عائشة رضيَ الله عنها قالتْ : قال رسولُ الله ﷺ : ((إذا أراد الله بالأمير خيرًا ، جَعلَ له وَزيرَ صِدْقٍ، إنْ نَسِيَ ذَكَّرَه ، وإنْ ذَكَر أعانَه ، وإذا أراد الله به غير ذلك ؛ جعلَ له وزير سوءٍ ؛ إنْ نَسيَ لَمْ يُذَكِّرْه، وإنْ ذَكَرَ لَمْ يُعِنْهُ)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کسی امیر (حکمران) کی (دینی و دنیاوی) بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو اس کے لیے سچا وزیر و مشیر مقرر فرما دیتا ہے کہ جب وہ امیر (اللہ کے احکام کو) بھول جاتا ہے تو وہ ضرور اس کو یاد دلاتا ہے اور اگر وہ یاد رکھتا ہے تو وہ وزیر اس کو (یاد رکھنے اور ادائیگی کرنے میں) مدد دیتا ہے اور جب اللہ تعالیٰ کسی امیر کی بھلائی کا ارادہ نہیں کرتا تو اس پر بُرا وزیر و مشیر مسلط کر دیتا ہے، اگر امیر اللہ کے احکام کو بھول جاتا ہے تو وہ (برا) وزیر اس کو یاد نہیں دلاتا اور اگر وہ (اللہ تعالیٰ کے احکام کو) یاد رکھے تو وہ وزیر اس کی مدد نہیں کرتا۔ [صحيح لغيره: سنن أبي داوٗد: 2932، صحيح ابن حبان: 4494، سنن النسائی: 4204]

1162 عن أبي سعيدٍ الخدريِّ وأبي هريرة رضي الله عنهما ؛ أنَّ رسولَ الله ﷺ قال : ((ما بَعثَ الله مِنْ نَبيٍّ ولا اسْتَخْلَفَ مِنْ خَليفَةٍ إلا كانَتْ له بِطانتَانِ : بطانةٌ تأمُره بالمعروفِ وتَحُضُّه عليه ، وبِطانَةٌ تأمُرُه بالشرِّ وتَحضُّه عليه ، والمعْصومُ مَنْ عَصمَ الله)).

سیدنا ابو سعید خدری اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ایسا کوئی نبی نہیں بھیجا اور ایسا کوئی خلیفہ مقرر نہیں کیا جس کے لیے دو چھپے ہوئے رفیق نہ ہوں، ایک چھپا ہوا رفیق تو نیک کام کرنے کا حکم کرتا ہے اور نیکی کی طرف راغب کرتا ہے، اور دوسرا چھپا ہوا رفیق برائی کا حکم دیتا ہے اور برائی کی طرف راغب کرتا ہے اور معصوم (بے گناہ) وہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے گناہوں سے محفوظ رکھا۔

[صحيح: صحيح البخاری: 7198]

10- جھوٹی گواہی پر وعید

1163 عن أبي بكرة رضي الله عنه قال : كنّا عندَ رسولِ الله ﷺ فقال: ((ألا أُنَبِّئُكُمْ بأكْبَرِ الكَبائرِ ؟ ـ ثلاثاًـ : الإشْراكُ بالله ، وعُقوقُ الوالِدَيْنِ ، ألا وشهادَةُ الزورِ ، وقَوْلُ الزورِ))۔ وكان مُتَّكئاً فجلَس ، فَما زالَ يُكَرِّرُها حتَّى قلْنا :لَيْتَه سكَتَ.

سیدنا ابوبکرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم (ایک مرتبہ) رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمھیں کبیرہ گناہوں میں سے سب سے بڑے تین گناہ نہ بتلاؤں؟ ① اللہ کے ساتھ شرک کرنا ② والدین کی نافرمانی کرنا ③ جھوٹی گواہی دینا، خبردار! جھوٹی گواہی اور جھوٹی بات۔ آپ ﷺ ٹیک لگائے ہوئے تھے (ٹیک چھوڑ کر) بیٹھ گئے۔ اور بار بار یہی فرماتے رہے یہاں تک کہ ہم (دل میں) کہنے لگے کاش اب تو آپ ﷺ خاموش ہو جائیں۔

[صحيح: صحيح البخاري: 5976، صحيح مسلم: 87، جامع الترمذي: 1901]

1164 عن أنسٍ رضي الله عنه قال : ذكَرَ رسولُ الله ﷺ الكبائِرَفقال :((الشِرْكُ بالله ، وعُقوقُ الوالدَيْن، وقَتْلُ النَّفسِ))۔ ـ وقالِ ـ :((ألا أُنَبِّئُكُمْ بأكْبَرِ الكبائر ؟ قولُ الزورـ أو قال: شهادَةُ الزورِـ)).

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے (بڑے) کبیرہ گناہوں کا ذکر فرمایا (اس میں آپ ﷺ نے یہ گناہ بھی ذکر کیے) ① اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا ② والدین کی نافرمانی کرنا ③ کسی کو قتل کرنا۔ اور آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کیا میں تمھیں سب سے بڑا گناہ نہ بتاؤں؟ وہ جھوٹی بات یا جھوٹی گواہی ہے۔

[صحيح: صحيح البخاري: 5977، صحيح مسلم: 88]

حدود کا بیان

''حدود'' لفظ ''حَدٌّ'' کی جمع ہے، شریعت میں اس سے مراد وہ خاص سزائیں ہیں جو مخصوص غلطیوں اور جرائم پر مجرموں کو دی جاتی ہیں۔ یہ حدود اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف سے مقرر کردہ ہیں۔

حدود اللہ سے تجاوز خطرناک جرم:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی مکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یقیناً اللہ تعالیٰ غیرت کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی غیرت یہ ہے کہ مؤمن اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیزوں کا ارتکاب کرے۔

[صحیح۔ صحیح البخاری: 5223، صحیح مسلم]

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَعْتَدُوْهَا ۚ وَ مَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ۝﴾

''یہ اللہ کی حدود ہیں خبردار ان سے آگے نہ بڑھنا اور جو لوگ اللہ کی حدوں سے تجاوز کر جائیں وہ ظالم ہیں۔'' [البقرة: 229]

حدود اللہ کے نفاذ کی برکت:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: زمین میں قائم کی جانے والی ایک حد (شرعی سزا) زمین والوں کے لیے تیس دن بارش برسنے سے زیادہ بہتر ہے (اور ایک روایت میں ہے کہ: چالیس دن کی بارش سے بہتر ہے)۔

[حسن لغیرہ۔ سنن النسائی: 4904، سنن ابن ماجه: 2538، صحیح ابن حبان: 4397]

حدود اللہ کا نفاذ اور سیرتِ رسول ﷺ:

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ (ایک مرتبہ) قریش کے لوگ ایک مخزومی عورت کے بارے میں بہت فکر مند

ہوئے جس نے چوری کی تھی، (اور نبی کریم ﷺ نے اس کے ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا تھا) ان قریشی لوگوں نے آپس میں یہ مشورہ کیا کہ اس عورت کے مقدمہ میں کون شخص رسول اللہ ﷺ سے سفارش کر سکتا ہے؟ اور پھر انہوں نے کہا کہ اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما رسول اللہ ﷺ کے محبوب ہیں اس لیے اس بارے میں آپ ﷺ سے بات کرنے کی ہمت اسامہ رضی اللہ عنہ کے علاوہ اور کسی کو نہیں ہو سکتی، (چنانچہ ان سب نے اسامہ رضی اللہ عنہ کو سفارش کرنے پر آمادہ کیا) سیدنا اسامہ رضی اللہ عنہ نے (ان لوگوں کے کہنے پر) آپ ﷺ سے سفارش کی، رسول اللہ ﷺ نے (ان کی بات سن کر) ارشاد فرمایا: اے اسامہ! تم اللہ کی حدود میں سے ایک حد کے بارے میں سفارش کرتے ہو؟ پھر آپ ﷺ نے کھڑے ہو کر فرمایا: تم سے پہلے جو لوگ گزرے ہیں ان کو اسی چیز نے ہلاک کیا کہ ان میں سے اگر کوئی شریف آدمی (یعنی طاقتور) چوری کرتا تو وہ اس کو (سزا دیئے بغیر ہی) چھوڑ دیتے تھے اور اگر ان میں سے کوئی کمزور وغریب آدمی چوری کرتا تو اس پر حد قائم کر دیتے، اللہ کی قسم! اگر محمد (ﷺ) کی بیٹی فاطمہ (رضی اللہ عنہا) بھی چوری کرتی تو میں اس کا بھی ہاتھ کاٹ ڈالتا۔

[صحیح۔ صحیح البخاری: 3475، سنن أبی داوٗد: 4373، سنن النسائی: 4901، سنن ابن ماجہ: 2547]

عذابِ الٰہی کے اسباب:

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب میری اُمت پانچ چیزوں کا ارتکاب کرے گی تو اس پر ہلاکت مسلط کر دی جائے گی ① جب ایک دوسرے پر اعلانیہ لعنت کی جائے گی ② لوگ شراب پئیں گے ③ (مرد) ریشمی لباس پہنیں گے ④ گانے بجانے کے آلات اور گانے والیاں ان کو اختیار کیا جائے گا ⑤ مرد، مردوں کے ساتھ اور عورتیں عورتوں کے ساتھ کفایت کریں گی۔

[حسن لغیرہ۔ بیہقی فی الشعب:5469]

زنا ایک مہلک جرم:

سیدنا عثمان بن ابو العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آدھی رات کو آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور ایک پکارنے والا پکارتا ہے کہ ہے کوئی دعا کرنے والا اس کی دعا قبول کی

جائے؟ ہے کوئی مانگنے والا کہ اس کے سوال کو پورا کیا جائے؟ ہے کوئی پریشان کہ اس کی پریشانی کو دور کیا جائے؟ چنانچہ کوئی مسلمان ایسا نہیں رہتا جو اس وقت کوئی دعا کرے اور اس کی دعا اللہ تعالیٰ قبول نہ کرے، سوائے دو قسم کے لوگوں کے ① بدکار عورت جو بدکاری کے ذریعے کماتی ہو ② جو لوگوں پر ظلم و زیادتی کرتے ہوئے ٹیکس وصول کرتا ہو۔[صحیح۔ مسند أحمد:22/4، الطبراني في الكبير: 839/9]

شرم گاہ کی حفاظت اور جنت کی خوشخبری:

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے قریش کے جوانو! اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرو، بدکاری نہ کرو، خبردار! توجہ سے سنو جس نے اپنی شرمگاہ کی حفاظت کر لی اس کے لیے جنت ہے۔[حسن۔ مستدرك حاكم: 358/4، بيهقي في الشعب: 5369]

قتل پر سخت وعید:

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک پوری دنیا کا ختم ہو جانا ایک مسلمان کے قتل ہو جانے سے زیادہ آسان ہے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ ''اگر آسمان و زمین کی ساری مخلوق بھی ایک مؤمن کے ناحق قتل میں شریک ہو تو اللہ تعالیٰ ان سب کو جہنم میں داخل کر دے۔''

[صحيح لغيره۔ سنن ابن ماجه: 2619، البيهقي في السنن الكبرىٰ: 23/8]

خودکشی حرام ہے:

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے اپنے آپ کو پہاڑ سے گرا کر مار ڈالا وہ ہمیشہ دوزخ میں اپنے آپ کو (پہاڑ سے) گراتا رہے گا اور وہاں ہمیشہ رہے گا۔ اور جس شخص نے زہر پی کر خودکشی کی اس کا زہر اس کے ہاتھ میں ہوگا جسے وہ دوزخ کی آگ میں پیئے گا اور ہمیشہ ہمیشہ دوزخ کی آگ میں رہے گا اور جس شخص نے لوہے کے ہتھیار سے اپنے آپ کو مار ڈالا اس کا وہ ہتھیار دوزخ کی آگ میں اس کے ہاتھ میں ہوگا جس کو وہ اپنے پیٹ میں گھونپے گا اور دوزخ میں ہمیشہ کے لئے رہے گا۔

[صحيح۔ صحيح البخاري: 5778، صحيح مسلم: 109، جامع الترمذي: 2044، سنن النسائي: 1965]

چھوٹے گناہ تباہی کا پیش خیمہ:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بندہ جب بھی گناہ کرتا ہے تو اس کے دل پر ایک سیاہ نکتہ لگا دیا جاتا ہے۔ پھر اگر وہ گناہ کو چھوڑ کر توبہ کرے تو دل پاک وصاف کر دیا جاتا ہے، لیکن اگر مسلسل گناہ کرتا چلا جائے (اور توبہ نہ کرے) تو اس کے دل پر گناہوں کی آلودگی غالب آ جاتی ہے اور یہ وہی زنگ ہے جس کا اللہ نے قرآن میں ذکر فرمایا (ہرگز نہیں بلکہ ان کے گناہوں کی وجہ سے ان کے دلوں پر زنگ چڑھ گیا ہے۔[حسن۔ جامع الترمذی: 3335، سنن النسائی فی عمل الیوم واللیلة: 418، سنن ابن ماجه 4244، صحیح ابن حبان: 930]

حدودُ اللہ کی پاسداری سے معاشرہ کی اصلاح یقینی ہے:

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: تم میں سے جو شخص کسی بھی برائی کو دیکھے تو اسے اپنے ہاتھ سے روکے، اگر ہاتھ سے روکنے کی طاقت نہ ہو تو زبان سے منع کر دے، اگر زبان سے منع کرنے کی بھی طاقت نہ ہو تو کم از کم اسے دل میں برا ضرور جانے (یعنی افسوس کرے کہ میں زندہ ہوں اور یہ کیا ہو رہا ہے) اور یہ ایمان کا سب سے کمزور ترین درجہ ہے۔

[صحیح۔ صحیح مسلم: 175، جامع الترمذی: 2172، سنن ابن ماجه: 4013، سنن النسائی: 5008]

سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس شخص کی مثال جو اللہ کی حدود پر قائم ہے اور اس شخص کی جو اللہ کی حدود کو توڑنے والا ہے اس قوم کی طرح ہے جنہوں نے ایک جہاز میں بیٹھنے کے لیے قرعہ اندازی کی پھر بعض لوگ جہاز کے اوپر کے حصہ میں چلے گئے اور بعض لوگ نچلے حصے میں چلے گئے، جب نیچے والوں کو پانی کی ضرورت ہوتی تو وہ جہاز کے اوپر کے حصہ پر آ کر پانی لیتے، پھر اگر وہ یہ خیال کریں کہ ہمارے بار بار اوپر پانی کے لیے جانے سے اوپر والوں کو تکلیف ہوتی ہے اس لیے ہم اپنے ہی حصہ میں سوراخ کھول لیں اور اوپر والوں کو تنگ نہ کریں، ایسی صورت میں اگر اوپر والے ان کو نہ روکیں (اور خیال کر لیں کہ وہ جانیں ان کا کام، ہمیں ان سے کیا واسطہ) تو اس صورت (میں وہ جہاز غرق ہو جائے گا اور) سب

کے سب ہلاک ہو جائیں گے اور اگر وہ ان کو روک دیں گے تو خود بھی بچ جائیں گے اور سب کے سب بھی ڈوبنے سے بچ جائیں گے۔[صحیح۔ صحیح البخاری:2493، جامع الترمذی: 2173]

جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو شخص کسی ایسی قوم میں رہتا ہے جس قوم میں برائی عام ہے اور لوگ اس برائی کو روکنے کی طاقت رکھنے کے باوجود بھی اسے نہ روکیں تو اللہ تعالیٰ ان کے مرنے سے پہلے ضرور ان پر اپنا عذاب بھیجے گا۔

[حسن لغیرہ۔ سنن أبی داوٗد:4339، سنن ابن ماجہ: 4005، صحیح ابن حبان:300]

21

حدود کا بیان

1- نیکی کا حکم دینے اور برائی سے روکنے کی ترغیب اور اس عمل کو چھوڑنے یا اس میں سستی کرنے پر وعید

1165 عن أبي سعيدٍ الخدريّ رضي الله عنه قال: **سمعتُ رسولَ اللّٰه ﷺ يقول**: ((مَنْ رأى مِنكُم مُنْكراً فلْيُغَيِّرْهُ بِيَده، فإنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِلسانِه، فإنْ لم يَسْتطعْ فَبِقَلْبِه، وذلك أضْعَفُ الإيمانِ)).

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: تم میں سے جو شخص کسی بھی برائی کو دیکھے تو اسے اپنے ہاتھ سے روکے، اگر ہاتھ سے روکنے کی طاقت نہ ہو تو زبان سے منع کر دے، اگر زبان سے منع کرنے کی بھی طاقت نہ ہو تو کم از کم اسے دل میں برا ضرور جانے (یعنی افسوس کرے کہ میں زندہ ہوں اور یہ کیا ہو رہا ہے) اور یہ ایمان کا سب سے کمزور ترین درجہ ہے۔

[صحیح۔ صحیح مسلم: 175، جامع الترمذی: 2172، سنن ابن ماجہ: 4013، سنن النسائی: 5008]

1166 عن أبي ذرٍّ رضي الله عنه : أنَّ أُناساً قالوا : يا رسولَ اللّٰه ! ذَهَب أهلُ الدُّثورِ بالأُجورِ ، يصلُّونَ كما نُصلِّي ، ويَصومونَ كما نَصومُ ، ويتَصدَّقون بفضول أمْوالِهِمْ ؟ قال : ((أولَيْس قد جَعَل اللّٰه لكُم ما تَصدَّقون بِه ؟ إنَّ بكلِّ تَسْبيحَةٍ صدَقةً ، وكلِّ تكبيرةٍ صدقةً ، وكلِّ تَحميدَةٍ صَدقة ، وكلِّ تَهْليلَةٍ صدَقةً ، وأمرٍ بالمعْروفِ صدقةً ، ونهيٍ عنْ مُنْكرٍ صدقَةً)).

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کچھ لوگوں نے عرض کی، اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! مالدار سارے اجر و ثواب لے گئے وہ ہماری طرح نمازیں پڑھتے ہیں اور ہماری طرح روزے رکھتے ہیں اور (مزید یہ کہ) وہ اپنی ضرورت سے زائد مال سے صدقہ کرتے ہیں (جب کہ ہم غریب لوگ یہ نہیں کر سکتے) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے صدقہ کرنے کی یہ صورت پیدا نہیں کی؟ کہ ہر "سُبْحَانَ اللّٰہِ" کہنے پر صدقہ کا ثواب ہے اور ہر "اَللّٰہُ اَکْبَرُ" کہنے پر صدقہ کا ثواب ہے اور ہر "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ" کہنے پر صدقہ کا ثواب ہے اور ہر "لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ" کہنے پر صدقہ کا ثواب ہے، اور بھلائی کا حکم کرنا صدقہ ہے اور برائی سے روکنا بھی صدقہ ہے۔ [صحیح۔ صحیح مسلم:2326]

1167 عن أبي سعيدٍ الخدريِّ رضي الله عن عن النبي ﷺ قال: ((أفْضَلُ الجِهادِ كلمَةُ حقٍ عند سُلْطانٍ أوْ أميرٍ جائرٍ)).

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب سے افضل جہاد ظالم بادشاہ یا ظالم حکمران کے سامنے حق بات کہنا ہے۔

[صحیح لغیرہ۔ سنن أبی داود:4344، جامع الترمذی:2174، سنن ابن ماجہ: 4011]

1168 عن جابر رضي الله عنه عن النبي ﷺ قال: ((سيدُ الشهداءِ حمزةُ بن عبدِ المطلب، و رجلٌ قام إلى إمامٍ جائرٍ فأمَره ونهاه، فقتَلَه)).

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شہداء کے سردار حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ ہیں اور وہ شخص (بھی) ہے جو ظالم حکمران کے پاس جا کر اس کو بھلائی کا حکم دے اور برائی سے روکے اور وہ (ظالم) حکمران (اس وجہ سے) اسے قتل کر دے۔ [صحیح۔ المستدرك للحاکم: 195/3]

1169 عن النعمانِ بْنِ بشيرٍ رضي الله عنهما عنِ النبي ﷺ قال: ((مَثَلُ القائمِ على حدودِ الله، والواقع فيها؛ كمَثَلِ قومٍ اسْتَهَموا على سَفينَةٍ، فصارَ بعضُهُمْ أعْلاها، وبعضُهُمْ أسْفَلَها، فكانَ الَّذين في أسْفَلِها، إذا اسْتَقَوْا مِنَ الماءِ مَروا على مَنْ فَوْقَهُم، فقالوا: لوْ أنَّا خَرَقْنا في نَصيبِنا خَرْقاً، ولَمْ نُؤْذِ مَنْ فوْقَنا! فإنْ تَرَكُوهُمْ وما أرادوا هَلَكُوا جَميعًا، وإنْ أخَذوا على أيْدِيهِمْ نَجَوْا، ونَجَوْا

جمیعًا))۔

سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس شخص کی مثال جو اللہ کی حدود پر قائم ہے اور اس شخص کی جو اللہ کی حدود کو توڑنے والا ہے اس قوم کی طرح ہے جنھوں نے ایک جہاز میں بیٹھنے کے لیے قرعہ اندازی کی پھر بعض لوگ جہاز کے اوپر کے حصہ میں چلے گئے اور بعض لوگ نچلے حصے میں چلے گئے، جب نیچے والوں کو پانی کی ضرورت ہوتی تو وہ جہاز کے اوپر کے حصہ پر آ کر پانی لیتے، پھر اگر وہ یہ خیال کریں کہ ہمارے بار بار اوپر پانی کے لیے جانے سے اوپر والوں کو تکلیف ہوتی ہے اس لیے ہم اپنے ہی حصہ میں سوراخ کھول لیں اور اوپر والوں کو تنگ نہ کریں، ایسی صورت میں اگر اوپر والے ان کو نہ روکیں (اور خیال کر لیں کہ وہ جانیں ان کا کام، ہمیں ان سے کیا واسطہ) تو اس صورت (میں وہ جہاز غرق ہو جائے گا اور) سب کے سب ہلاک ہو جائیں گے اور اگر وہ ان کو روک دیں گے تو خود بھی بچ جائیں گے اور سب کے سب بھی ڈوبنے سے بچ جائیں گے۔[صحیح۔ صحیح البخاری:2493، جامع الترمذی: 2173]

1170 عن ابن مسعودٍ رضي الله عنه ؛ أن رسول الله ﷺ قال : ((ما مِنْ نبيّ بَعثهُ اللّٰه في أمّةٍ قَبْلي ؛ إلا كانَ له مِنْ أُمّتِه حواريُّونَ وأصحابٌ يأخُذونَ بسُنَّته ، ويَقْتَدون بأمْرِه ، ثُمَّ إنَّها تَخلُف مِنْ بعْدِهم خُلُوفٌ ، يقولونَ مالا يفْعَلون ، ويفْعَلونَ مالا يُؤْمَرون، فَمَنْ جاهَدَهُم بيده فهو مُؤْمِنٌ ، ومَنْ جاهَدَهُمْ بِلِسانِه فهو مُؤْمِنٌ ، ومَنْ جاهَدَهُم بِقَلْبِه فهو مُؤْمِنٌ ، وليسَ وَراءَ ذلك مِنَ الإيْمانِ حَبَّةُ خَرْدلٍ))۔

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھ سے پہلے کسی امت میں اللہ نے کسی نبی علیہ السلام کو نہیں بھیجا مگر اس امت میں ایسے لوگ ضرور تھے، جو اس کے معاون و مددگار بنے اور اس کے طریقہ کار (سنت) کے پیروکار اور اس کے ہر حکم کے فرمانبردار ہوا کرتے تھے، پھر ان کے بعد ان کے جانشین کچھ ایسے بدکردار لوگ ہوئے جو وہ بات اپنی زبانوں سے کہتے اس پر عمل نہ کرتے اور وہ کام کرتے تھے کہ جن کا انہیں حکم نہیں دیا گیا تھا، جو شخص بھی ایسے لوگوں کا اپنے ہاتھ سے مقابلہ کرے وہ مؤمن ہے، اور جو زبان سے ان کی تردید کرے وہ مؤمن اور جو دل میں انہیں برا جانے وہ بھی مؤمن ہے، اسکے بعد ایک رائی کے دانے برابر

بھی ایمان کا کوئی جزء نہیں۔[صحیح۔ صحیح مسلم: 50]

1171 عن عائشة رضي الله عنها قالت : قلتُ : يا رسولَ الله ! إنَّ الله إذا أَنْزَلَ سَطْوَتَه بأهْلِ الأرْضِ وفيهم الصالِحونَ ، فَيهْلَكونَ بِهَلاكِهِمْ ؟ فقال :((يا عائشةُ ! إنَّ اللّهَ إذا أَنْزَلَ سَطْوَتَه بأهلِ نِقْمَتِه وفيهمُ الصالحون، فيَصيرونَ مَعَهم، ثُمَّ يُبْعَثون على نِيَّاتِهِمْ)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا اللہ جب اپنا عذاب زمین کے رہنے والوں پر اتارتا ہے اوران میں کچھ لوگ دیندار بھی ہوتے ہیں تو کیا وہ بھی بروں کے ساتھ ہلاک و برباد ہو جاتے ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اے عائشہ رضی اللہ عنہا! اللہ تعالیٰ جب اپنا عذاب نافرمانوں پر نازل کرتا ہے اوران میں کچھ نیک لوگ بھی ہوں تو وہ بھی ان کے ساتھ عذاب میں ہلاک ہو جاتے ہیں۔ البتہ آخرت میں سب اپنی اپنی نیتوں کے مطابق (قبروں سے) اٹھائے جائیں گے۔

[صحیح لغیرہ۔ صحیح ابن حبان: 7314]

1172 عن حذيفة رضي الله عنه عنِ النبي ﷺ قال : ((والّذي نفسي بيدِه ؛ لَتأْمُرُنَّ بالمعروفِ، ولَتنهَوُنَّ عنِ المنكر؛ أوْ لَيُوشِكَنَّ اللّه أنْ يَبْعثَ عليكم عِقاباً منه ، ثُمَّ تَدْعونَه فلا يَسْتَجيبَ لكم)).

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا:اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تم ضرور نیکی کا حکم کرو گے اور برائی سے روکو گے ورنہ بہت جلد تم پر اللہ اپنا عذاب نازل کرے گا پھر تم دعا کرو گے مگر وہ تمہاری دعائیں قبول نہیں فرمائے گا۔[حسن لغیرہ۔ جامع الترمذی: 2169]

1173 عن أنسٍ رضي الله عنه قال : قال رسولُ اللّه ﷺ : ((لا يُؤْمِنُ عبدٌ حتى أكونَ أحبَّ إليهِ مِنْ وَلَدِه ووَالِدِه والناسِ أجْمَعينَ)).

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک کامل مؤمن نہیں ہوسکتا، جب تک کہ میں اسے اپنے ماں باپ اپنی اولاد اور سب لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔[صحیح۔ صحیح مسلم: 44]

1174 عن جريرٍ رضي الله عنه قال : بايعتُ النبيَّ ﷺ على السمعِ والطاعةِ۔ فلَقَّنني : فيما

اسْتَطَعْتَ ـ، والنصحِ لكلِّ مسلم. وفي رواية: قال النبي ﷺ : ((الدينُ النصيحَةُ . قاله ثلاثاً)).
قال :قلنا :لِمَنْ يا رسولَ الله ؟ قال :((للّٰه ولِرَسوله ولأئمَّةِ المسْلمينَ وعامَّتِهِمْ)).

سیدنا جریر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے (آپ ﷺ کی) ہر بات سننے اور ماننے پر بیعت کی، (لیکن) آپ ﷺ نے مجھے تلقین فرمائی کہ میں اپنی استطاعت کے مطابق سننے اور ماننے پر بیعت کروں اور اس بات پر بیعت کی کہ ہر مسلمان کے لیے ہمدردی اور خیر خواہی کروں اور ایک روایت میں ہے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دین نصیحت و خیر خواہی ہے۔ ہم نے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! دین کس کے لیے خیر خواہی ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کے لئے، اس کے رسول ﷺ کے لئے اور مسلمانوں کے حکام اور عوام الناس کے لئے۔ [صحیح۔ صحيح البخاری:57، صحيح مسلم: 194]

1175 عن جرير بن عبدالله رضي الله عنه قال : سمعتُ رسولَ الله ﷺ يقول : ((ما مِنْ رجلٍ يكونُ في قومٍ يُعملُ فيهم بالمعاصي ، يقدِرونَ على أنْ يُغَيِّروا عليهِ ، ولا يُغَيِّرونَ ؛ إلاَّ أصابَهُم اللّٰه منهُ بِعِقابٍ قَبْلَ أنْ يَمُوتوا)).

جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو شخص کسی ایسی قوم میں رہتا ہے جس قوم میں برائی عام ہے اور لوگ اس برائی کو روکنے کی طاقت رکھنے کے باوجود بھی اسے نہ روکیں تو اللہ تعالیٰ ان کے مرنے سے پہلے ضرور ان پر اپنا عذاب بھیجے گا۔

[حسن لغیرہ۔ سنن أبي داوٗد:4339، سنن ابن ماجه: 4005، صحيح ابن حبان:300]

1176 عن أبي بكر الصديق رضي الله عنه قال: يا أيُّها الناسُ ! إنَّكم تَقْرَؤون هذه الآية: ﴿ يأيُّها الَّذينَ آمَنوا علَيْكُم أنفسَكُمْ لا يَضُرُّكُم مَنْ ضَلَّ إذا اهْتَدَيْتُمْ ﴾ وإني سمعتُ رسولَ الله ﷺ يقول :((إنَّ الناسَ إذا رَأوا الظالِمَ فلَمْ يأخُذوا على يديْهِ، أوْشَكَ أنْ يَعُمَّهم اللّٰهُ بعقابٍ مِنْ عِنْدِه)).

سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اے لوگو! تم یہ آیت ﴿يأيُّها الَّذينَ آمَنوا علَيْكُم أنفسَكُمْ لا يَضُرُّكُم مَنْ ضَلَّ إذا اهْتَدَيْتُمْ﴾ ''اے ایمان والو! تم صرف اپنی اصلاح کی فکر کرو کہ جب تم ہدایت پر ہوئے تو کوئی بھی گمراہ رہے تمہیں کچھ نقصان نہ دے گا'' پڑھتے ہو (لیکن اس کا غلط معنیٰ لیتے ہو) پھر سیدنا ابوبکر

رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے خود رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: لوگ جب کسی ظالم کو (ظلم کرتے ہوئے) دیکھیں اور اس کے ہاتھ نہ پکڑیں تو عجب نہیں کہ اللہ تعالیٰ ان سب پر اپنا عذاب نازل فرما دے۔

[صحيح- سنن أبي داود: 4338، جامع الترمذي: 3057، سنن ابن ماجه: 4005، سنن النسائي: 5023، صحيح ابن حبان: 1837]

1177 وعن أبي كثيرٍ السُّحَيْمي عن أبيه قال : سألتُ أبا ذَرٍ ؛ قلتُ :دُلَّني على عملٍ إذا عمِلَ العبدُ به دخلَ الجنَّةَ . قال :سألتُ عن ذلك رسولَ الله ﷺ قال :((يُؤمِنُ بالله واليومِ الآخِرِ)). قلتُ : يا رسولَ الله !إنَّ مع الإيمانِ عَملاً ؟ قال :((يَرضَخُ مِمّا رَزَقَهُ الله)). قلتُ :يا رسولَ الله !أر أيتَ إنْ كان فَقيرًا لا يَجِدُ ما يَرضَخُ بِه ؟ قال :((يأمُرُ بالمعروفِ ، ويَنْهى عنِ المنكرِ)). قال :قلتُ :يا رسولَ الله !أرأيتَ إنْ كانَ عَيِيًّا لا يَسْتَطيعُ أنْ يأمُرَ بالمعروفِ ، ويَنْهى عنِ المنكرِ ؟ قال :((يَصْنَعُ لأخْرَقَ)). قال :أرأيتَ إنْ كانَ أَخْرقَ لا يستطيعُ أنْ يَصْنَعَ شيئًا ؟ قال :((يُعين مَغْلوبًا)). قال : أرأيْتَ إن كان ضعيفاً لا يَسْتَطيعَ أن يُعين مَغْلوباً ؟ قال :((ما تريدُ أنْ يكون في صاحِبِكَ مِنْ خيرٍ؟ يُمْسِكُ عَنْ أذى الناسِ)). فقلت :يا رسولَ الله !إذا فَعلَ ذلك دخَل الجَنَّةَ ؟ قال :((ما مِنْ مسلمٍ يفعَلُ خَصْلَةً مِنْ هؤلاءِ؛ إلا أخَذَتْ بِيَدِهِ حتى تُدْخِله الجنَّةَ)).

ابو کثیر سحیمی رحمہ اللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: میں نے سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ سے عرض کی کہ مجھے ایسا عمل بتا دیجئے کہ جب بندہ اس پر عمل کر لے تو جنت میں داخل ہو جائے، انہوں نے فرمایا: میں نے بھی رسول اللہ ﷺ سے اس کے متعلق دریافت کیا تھا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اور قیامت پر ایمان رکھو، میں نے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! ایمان کے ساتھ عمل بھی ہوتا ہے (تو وہ کیا عمل ہے؟) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تو اللہ کی عطا کردہ روزی میں سے دوسروں کو دے، میں نے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! اگر وہ غریب آدمی ہو اور اس کے پاس دینے کو کچھ نہ ہو تو؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ نیکی کا حکم کرے اور برائی سے روکے، میں نے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! اگر وہ بات کرنے سے عاجز ہو، اور نیک کام کی نصیحت اور برے کاموں سے نہ روک سکتا ہو تو؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ ضعیف اور کمزور کے

ساتھ احسان کرے (اسکے کام میں ہاتھ بٹائے) میں نے عرض کی اگر وہ خود کمزور اور ضعیف ہو اور کچھ نہ کر سکتا ہو تو؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ مظلوم کی مدد کرے، میں نے عرض کی کہ اگر وہ خود کمزور اور ضعیف ہو مظلوم کی مدد نہ کر سکتا ہو تو؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم کیا چاہتے ہو کہ تمہارے ساتھی میں کوئی ایسی خوبی نہ ہو (کہ جس کے ذریعہ سے وہ نیکی کما سکے تو پھر کم از کم اتنا تو کر لے کہ) خود دوسروں کو تکلیف دینے سے باز رہے، میں نے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! اگر وہ یہ کر لے گا تو کیا جنت میں داخل ہو جائے گا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو کوئی مسلمان ان اعمال میں سے کسی عمل کو کر لے گا تو وہ عمل اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے جنت میں داخل کر دے گا۔ [حسن لغیرہ۔ الطبرانی فی الکبیر: 167/2، صحیح ابن حبان: 373/2]

1178 عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي ﷺ قال: ((الإِسْلامُ أَنْ تعبدَ الله لا تُشْرِكُ به شيئًا، وتقيمَ الصلاة، وتُؤْتيَ الزكاةَ، وتَصومَ رمضانَ، وتَحُجَّ البيتَ، والأمرُ بالمعروف، والنهيُ عنِ المنكر، وتسليمُك على أهلك، فمنِ انْتَقصَ شَيْئًا مِنْهُنَّ فهو سَهمٌ مِنَ الإِسْلامِ يَدَعُه، ومَنْ تركهنَّ فقد وَلَّى الإِسْلامَ ظَهْرَه)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی مکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسلام یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ اور نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو، رمضان المبارک کے روزے رکھو، حج کرو، نیکی کا حکم کرنا اور برائی سے روکنا، اپنے گھر والوں کو سلام کرنا، جس نے ان اعمال میں سے کسی عمل میں کمی کی تو اس نے اسلام کے ایک حصہ کو چھوڑ دیا۔ اور جو ان سب کو چھوڑ دے یقیناً اس نے اسلام کو اپنی پیٹھ پیچھے پھینک دیا۔

[صحیح لغیرہ۔ المستدرك للحاكم: 21/1]

2- نیکی کا حکم دینے اور برائی سے روکنے والے کا قول اس کے عمل کے خلاف ہونے پر وعید

1179 عن أسامة بن زيد رضي الله عنه قال : سمعتُ رسولَ الله ﷺ يقول :((يُؤْتَى بالرجلِ يومَ القيامَةِ فيُلْقى في النارِ ، فتندلِقُ أقْتابُ بطْنِه ، فيدورُ بِها كما يدورُ الحِمارُ في الرَّحى ، فيجتَمعُ إليه أهلُ النارِ فيقولونَ :يا فلانُ ! ما لَكَ ؟ ألَمْ تكنْ تأمُر بالمعروفِ ، وتَنْهى عنِ المنكرِ ؟ فيقولُ :بلى ، كنتُ امرُ بالمعروفِ ولا آتيهِ ، وأَنْهى عنِ المنكرِ وآتيهِ)).

سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: قیامت کے دن ایک شخص کو لا کر جہنم میں پھینک دیا جائے گا اس کی انتڑیاں باہر نکل آئیں گی وہ ان کے گرد چکی کے گدھے کی طرح گھومے (چکر لگائے) گا جہنمی اس کے گرد جمع ہو کر (حیرت سے) پوچھیں گے تجھے کیا ہوا؟ تو تو ہمیں اچھی باتوں کا حکم دیتا اور بری باتوں سے روکتا تھا؟ وہ جواب دے گا کہ میں تمہیں تو نیکی کا حکم کرتا لیکن خود نیکیوں سے دور تھا اور تمھیں تو برائی سے روکتا تھا لیکن خود برائیاں کیا کرتا تھا۔

[صحیح۔ صحیح البخاری:3267، صحیح مسلم:2989، ابن أبی الدنیا:512-575]

1180 عن أنس بن مالكٍ رضي الله عنه قال : قال رسولُ الله ﷺ : ((رأيتُ ليلةَ أُسْرِيَ بي رِجالاً تُقرض شِفاههُم بمقاريضَ مِنَ النارِ، فقلتُ: مَنْ هؤلاءِ ياجبريلُ؟ فقال: الخطباءُ مِنْ أُمَّتِكَ الذين يأمرونَ الناسَ بالبِرّ وينْسَوْنَ أنفسهم وهُمْ يَتْلونَ الكِتابَ أفَلا يَعْقِلونَ؟!)). وفي رواية: ((مررتُ ليلةَ أُسْرِيَ بي على قومٍ تُقْرَضُ شِفاههُم بِمقَاريضَ مِنْ نارٍ، كُلَّما قُرِضَتْ عادتْ، فقلتُ: يا جبريلُ! مَنْ هؤلاءِ؟ قال :خُطباءُ مِنْ أُمَّتِكَ ، يقولونَ ما لا يَفْعَلونَ)). وفي رواية: ((أتَيْتُ ليلةَ أُسْرِيَ بي على قومٍ تُقْرَضُ شِفاههُم بِمقاريضَ مِنْ نارٍ، فقلتُ: مَنْ هؤلاءِ يا جبريلُ؟ قال: خُطباءُ أُمَّتِكَ الَّذين يقولونَ مالا يَفْعَلونَ ، ويقْرَؤون كتابَ اللّٰه ولا يَعْمَلونَ بِه)).

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے معراج کی رات چند لوگوں کو دیکھا کہ ان کے ہونٹ آگ کی قینچیوں سے کاٹے جا رہے ہیں، میں نے جبرئیل علیہ السلام سے دریافت کیا کہ یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ یہ آپ ﷺ کی امت کے وہ خطیب ہیں جو دوسروں کو تو نیکی کی نصیحت

کرتے لیکن اپنے آپ کو بھول جاتے تھے حالانکہ یہ اللہ کی کتاب کو پڑھتے تھے کیا وہ سمجھتے نہیں؟ ایک روایت میں ہے: یہ آپ ﷺ کی امت کے وہ خطیب ہیں جو وہ کہتے تھے وہ کرتے نہیں تھے اور ایک روایت ہے یہ آپ ﷺ کی امت کے وہ خطیب ہیں جو وہ کہتے تھے وہ کرتے نہیں تھے اور اللہ کی کتاب پڑھنے کے باوجود اس پر عمل نہیں کرتے۔[صحيح لغيره- صحيح ابن حبان: 53/1، مسند أحمد: 120/3]

1181 عن أبي تميمة عن جندب بن عبدالله الأزدي صاحبِ رسولِ الله ﷺ عن رسول الله ﷺ قال: ((مَثَلُ الَّذي يُعلِّمُ الناسَ الخيرَ ويَنْسى نَفْسه ، كمَثَلِ السِّراجِ ؛ يُضِيءُ لِلناسِ ويَحْرِقُ نَفْسَه)).

سیدنا جندب بن عبداللہ ازدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص لوگوں کو خیر کی بات سکھائے اور خود اپنے کو بھلا دے (اس پر عمل نہ کرے) تو اس کی مثال اس چراغ کی طرح ہے جو لوگوں کو تو روشنی دے لیکن خود کو جلا کر ختم کر لے۔[صحيح لغيره- الطبراني في الكبير: 1685]

1182 عن عمران بن حصينٍ رضي الله عنه قال : قال رسولُ الله ﷺ : ((إنَّ أخْوَفَ ما أخافُ عليكم بَعْدِي كلُّ منافقٍ عليمِ اللّسانِ)).

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے اپنے بعد سب سے زیادہ تم پر ڈر ہر اس منافق (کے فتنے) کا ہے جو زبان دراز ہو۔

[صحيح- الطبراني في الكبير: 593/18، كنزالعمال:28970]

1183 عن أبي هريرة رضي الله عنه قال : قال رسولُ الله ﷺ : ((يُبصرُ أحدُكم القَذاةَ في عينِ أخيه ، ويَنْسى الجِذْعَ في عَيْنِه)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اپنے بھائی کی آنکھ میں معمولی سا تنکا بھی دیکھ لیتے ہو، اور اپنی آنکھ میں پڑے شہتیر کو بھول جاتے ہو۔[صحيح- صحيح ابن حبان: 5761/13]

3- مسلمان کے عیب چھپانے کی ترغیب اور اس کی توہین کرنے اور عیب تلاش کرنے پر وعید

1184 عن عبداللہ بن عمر رضي اللہ عنہما ؛ أنَّ النبيَّ ﷺ قال : ((المسلمُ أخو المسلمِ ، لا يَظْلِمُه ولا يُسْلِمُه، مَنْ كانَ في حاجَة أخيه ؛ كانَ اللّٰه في حاجَته ، ومَنْ فَرَّج عن مسلمٍ كُربةً ؛ فرَّج اللّٰه عنه بِها كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يومِ القِيامَةِ ، ومَنْ سَتَر مسْلِمًا ؛ سترهُ اللّٰه يومَ القيامَةِ)).

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی مکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسلمان مسلمان کا بھائی ہے، نہ اس پر ظلم کرتا ہے اور نہ اس کو ظالم کے حوالہ کرتا ہے، جو شخص اپنے بھائی کی ضرورت پوری کرنے میں اس کی مدد کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی ضرورت پوری کرے گا، اور جو کسی مسلمان کی پریشانی دور کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی قیامت کے دن کی پریشانیوں میں سے کوئی پریشانی دور کرے گا، اور جو کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے عیب چھپا لے گا۔ [صحیح- سنن أبی داوٗد: 4893، جامع الترمذی: 1426]

1185 عن رجاء بن حَيْوَةَ قال : سمعت مسلمةَ بن مُخَلَّدٍ رضي اللّٰه عنه يقول : بينا أنا على مِصرَ فأتى البوابُ فقالَ :إن أعرابيًّا على الباب يستأذنُ ، فقلتُ :من أنت ؟ قال :أنا جابر بن عبدِاللّٰه . قال :فأشرفتُ عليه فقلتُ :أَنْزِلُ إليك أو تصعدُ ؟ قال :لا تنزلُ ولا أصعدُ ، حديثٌ بلغني أنك ترويه عن رسول اللّٰه ﷺ في ستر المؤمن ؛ جئتُ أسمعه. قلتُ :سمعتُ رسولَ اللّٰه ﷺ يقول : ((من ستر على مؤمنٍ عورةً ؛ فكأنما أحيا موؤدةً)). فضربَ بعيره راجعًا.

رجاء بن حیوہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا مسلمہ بن مخلد رضی اللہ عنہ کو بیان فرماتے ہوئے سنا: میں جس زمانہ میں مصر میں تھا کہ (ایک دن) دربان آ کر کہنے لگا کہ ایک دیہاتی دروازہ پر اندر آنے کی اجازت مانگ رہا ہے، میں نے پوچھا تم کون ہو؟ انہوں نے کہا میں جابر بن عبداللہ (رضی اللہ عنہما) ہوں (یہ سن کر) سیدنا مسلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے اوپر سے جھانکا اور کہا میں نیچے اتر آؤں یا آپ اوپر تشریف لاتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ نہ آپ اتریں اور نہ میں اوپر آؤں گا، (میں تو صرف اس لیے آیا ہوں کہ) ایک حدیث مجھ تک پہنچی ہے کہ آپ مؤمن

کی پردہ پوشی کے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے ایک حدیث بیان کرتے ہیں میں تو وہ حدیث سننے آیا ہوں، (سیدنا مسلمہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا) میں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو کسی مسلمان کے عیب کو چھپائے گا وہ ایسا ہے کہ گویا اس نے زندہ درگور کی گئی لڑکی کو بچا لیا، (یہ حدیث سن کر) وہ اپنے اونٹ پر واپس (مصر سے مدینہ منورہ) چلے گئے۔ (سیدنا جابر رضی اللہ عنہ نے اتنا لمبا سفر صرف ایک حدیث سننے کے لیے کیا تھا)۔[صحيح لغيره- الطبراني في الأوسط: 8129]

1186 عن ابن عمر رضي الله عنهما قال : صَعِد رسولُ الله ﷺ المنبرَ فنادى بصوتٍ رفيع فقال :((يا معشرَ مَنْ أسْلَمَ بِلسانه ، ولَمْ يُفضِ الإيمانُ إلى قلْبه ! لا تُؤذوا المسْلِمِينَ ، ولا تَتَّبِعوا عَوْراتِهِمْ ؛ فإنَّه مَنْ تَتَبَّعَ عوْرَةَ أخيهِ المسْلِمِ ؛ تَتَبَّعَ اللّٰه عورَتَه ، ومَنْ تَتَبَّعَ اللّٰه عَوْرَتَهُ ؛ يَفْضَحُه ، ولوْ في جَوْفِ رَحْله)). ونَظَر ابْنُ عُمرَ يوماً إلى الكعبةِ فقال : ما أعْظَمَكِ ! وما أعْظَم حُرْمَتَكِ ! والمؤمنُ أعظَمُ حُرمةً عندَ اللّٰهِ منكِ.

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ (ایک مرتبہ) رسول اللہ ﷺ منبر پر چڑھے اور بلند آواز سے پکارا کہ اے وہ گروہ جو صرف زبان سے اسلام لایا ہے اور ایمان اس کے دل تک نہیں پہنچا! تم مسلمانوں کو تکلیف نہ پہنچاؤ، اور نہ ان کے عیب ڈھونڈتے پھرو، جو شخص اپنے مسلمان بھائی کے عیب کے پیچھے پڑے گا اللہ تعالیٰ اس کے عیوب کے پیچھے پڑے گا اور جس کے عیوب کے پیچھے اللہ پڑے گا اس کو رسوا کر کے ہی چھوڑے گا اگرچہ وہ اپنے گھر میں ہی کیوں نہ ہو۔ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے ایک دن کعبہ پر نظر ڈالی اور فرمایا (اے بیت اللہ!) تیری عظمت اور احترام بہت بلند و اعلیٰ ہے مگر مؤمن اللہ تعالیٰ کے نزدیک تجھ سے بھی زیادہ حرمت والا ہے۔

[حسن، صحيح- جامع الترمذي: 2032، صحيح ابن حبان: 5763/13]

4- حدود اللہ کو توڑنے اور حرام کردہ امور کا ارتکاب کرنے پر وعید

1187 عن ابن عباسٍ رضي الله عنهما قال : سمِعت رسول الله ﷺ يقول :((أنا آخذٌ بحُجَزِكم أقول : إياكم وجهنَم ، إياكم والحدود ! إياكم وجهنمَ ، إياكم والحدودَ ! إياكم وجهنمَ ، إياكم والحدودَ۔ ثلاث مرات۔ فإذا أنا متُّ تركتكم ، وأنا فرطُكم على الحوض ، فمن وردَ أفلحَ)).

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا: میں تمہاری کمریں پکڑے ہوئے یہ کہہ رہا ہوں! جہنم سے بچو! اللہ تعالیٰ کی حدود اور احکامات کو توڑنے سے بچو جہنم سے بچو اور اللہ تعالیٰ کی حدود کو توڑنے سے بچو جہنم سے اور اللہ تعالیٰ کی حدود کو توڑنے سے بچو۔ تین مرتبہ ارشاد فرمایا: پھر فرمایا: جب میں فوت ہو جاؤں گا تو تم کو چھوڑ کر چلا جاؤں گا اور میں تم سے پہلے حوض کوثر پر پہنچوں گا (وہاں تمہارا انتظار کروں گا)، لہٰذا جو حوض کوثر پر پہنچ گیا تو وہ کامیاب ہو گیا۔[حسن لغیرہ۔ مسند البزار: 1536]

1188 عن أبي هريرة رضي الله عنه ؛ أنَّ النبيَّ ﷺ قال :((إنَّ اللّٰه يَغارُ ، وغيرةُ اللّٰه أنْ يَأتِيَ المؤمنُ ما حَرَّمَ اللّٰه عليه)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی مکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یقیناً اللہ تعالیٰ غیرت کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی غیرت یہ ہے کہ مؤمن اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیزوں کا ارتکاب کرے۔

[صحیح۔ صحیح البخاری: 5223، صحیح مسلم]

1189 عن ثوبان رضي الله عنه عن النبيِّ ﷺ ؛ أنَّه قال : ((لأَعْلَمَنَّ أقوامًا مِنْ أُمَّتي يأتونَ يومَ القِيامَةِ بأعْمالٍ أمثالِ جبال تِهامَةَ بَيْضاءَ ، فيجعَلُها اللّٰه هَباءً مَنْثوراً)). قال ثَوْبانُ :يا رسولَ اللّٰه ! صِفْهُم لنا، جَلِّهم لنا ؛ لا نكونُ منهم ونحنُ لا نَعْلَمُ. قال :((أمَا إنَّهم إخْوانُكم ، ومِنْ جِلْدَتِكم ، ويأخُذون مِن الليْلِ كما تأخُذونَ، ولكنَّهم قومٌ إذا خَلَوْا بِمحارِمِ اللّٰه انْتَهكُوها)).

سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی مکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں اپنی امت کے ایسے لوگوں کو خوب جانتا ہوں کہ وہ قیامت کے دن تہامہ کے سفید پہاڑوں کے برابر اعمال لے کر آئیں گے پھر اللہ تعالیٰ ان کے اعمال

کو اڑتے ہوئے غبار کی طرح بے حیثیت کر دے گا، سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ نے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! ان کا حال اور ان کی صفات بیان کر دیجئے کہ وہ کون لوگ ہیں تاکہ ایسا نہ ہو کہ (ہم بھی وہی کام کر بیٹھیں) اور ان میں سے ہو جائیں اور ہمیں خبر بھی نہ ہو، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یقیناً وہ تمہارے بھائی ہیں اور تم ہی میں سے ہیں اور رات میں وہی اعمال کرتے ہیں جو تم کرتے ہو لیکن یہ وہ لوگ ہیں جب تنہائی میں ہوتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیزوں کا ارتکاب کرتے ہیں۔ [صحيح- سنن ابن ماجه: 4245]

1190 عن ابن مسعودٍ رضي الله عنه؛ أنَّ رسولَ الله ﷺ قال: ((ضربَ اللهُ مثلاً صِراطاً مُسْتقيمًا، وعنْ جَنْبَتَي الصراطِ سُورانِ فيهما أبْوابٌ مُفَتَّحةٌ، وعلى الأبوابِ سُتورٌ مُرْخاةٌ، وعندَ رأسِ الصِراطِ داعٍ يقولُ: اسْتَقيموا على الصراطِ ولا تَعوَجُّوا؛ وفَوْقَ ذلك داعٍ يَدْعو كلمَّا هَمَّ عبدٌ أنْ يَفْتَح شَيئًا مِنْ تلك الأبْوابِ؛ قال: ويْلَكَ! لا تَفْتَحْهُ، فإنَّكَ إنْ تَفْتَحْهُ تَلِجْهُ، ثُمَّ فَسَّرَه، فأخبر أنَّ الصِراطَ هو الإِسْلامُ، وأنَّ الأبْوابَ المفَتَّحةَ محارِمُ اللهِ، وأنَّ الستورَ المُرْخاةَ حدودُ اللهِ، والداعي على رأسِ الصراطِ هو القرآنُ، والداعي مِنْ فوقِه هو واعِظُ اللهِ في قلبِ كلِّ مؤمِنٍ)).

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے صراط مستقیم کی ایک مثال بیان کی ہے، (کہ وہ ایک سیدھا راستہ ہے) اور اس کے دونوں طرف دیواریں ہیں، ان دیواروں میں کھلے ہوئے دروازے ہیں، دروازوں پر پردے لٹکے ہوئے ہیں اور راستہ کے سر پر پکارنے والا کھڑا ہے جو پکار پکار کر کہتا ہے "سیدھے راستے پر چلے آؤ اور غلط راستہ پر نہ چلو" اس پکارنے والے کے اوپر (یعنی اس کے آگے کھڑا ہوا) ایک دوسرا پکارنے والا ہے، جب کوئی بندہ ان دروازوں میں سے کوئی دروازہ کھولنا چاہتا ہے (کج روی اختیار کرنا چاہتا ہے) تو وہ دوسرا پکارنے والا پکار کر کہتا ہے تجھ پر افسوس ہے! اس کو نہ کھول، اگر تو اسے کھولے گا تو اس کے اندر داخل ہو جائے گا، (اور وہاں سخت تکلیف میں ہوگا) پھر نبی کریم ﷺ نے اس مثال کی وضاحت کی، اور فرمایا: "سیدھے راستے سے مراد اسلام ہے اور کھلے ہوئے دروازوں سے مراد اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیزیں ہیں اور (دروازوں پر) پڑے ہوئے پردوں سے مراد اللہ تعالیٰ کی قائم کی ہوئی حدود ہیں اور راستہ کے سرے پر جو پکارنے والا کھڑا ہے اس سے مراد قرآن مجید ہے اور وہ دوسرا پکارنے والا جو پہلے پکارنے

والے کے آگے کھڑا ہے اس سے مراد اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک نصیحت کرنے والا ہے جو ہر مؤمن کے دل میں ہے۔[صحیح۔ رزین: مسند أحمد: 182/4، مستدرك حاكم: 73/1]

1191 عن أبي هريرة رضي الله عنه ؛ أنَّ رسولَ اللّٰه ﷺ قال : ((مَنْ يأخُذ مِنّي هذه الكلمات فيعمَلُ بهِنَّ ، أو يُعلِّمُ مَنْ يعمَلُ بهِنَّ ؟)). فقال أبو هريرة :قلتُ :أنا يا رسولَ اللّٰه ! فأخَذَ بيدي وعَدَّ خَمْسًا ، قال ((اتقِ المحارِمَ تكُنْ أعْبدَ الناسِ ، وارْضَ بِما قسَم اللّٰهُ لك تكُنْ أغْنى الناسِ ، وأحْسِنْ إلى جارِكَ تكُنْ مُؤْمِنًا، وأَحِبَّ لِلناسِ ما تُحِبُّ لِنَفْسِك تكُنْ مسْلِمًا ، ولا تُكثِرِ الضَّحكَ فإنَّ كثْرةَ الضَّحكَ تُميتُ القلْبَ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ امامِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کون ہے جو مجھ سے یہ کلمات سیکھے پھر ان پر عمل کرے یا اسے سکھلائے جو ان پر عمل کرے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے کہا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میں سیکھتا ہوں۔ پھر آپ نے میرا ہاتھ پکڑا اور پانچ چیزیں شمار کیں فرمایا: ① حرام کردہ چیزوں سے دور رہ تو لوگوں میں سے سب سے زیادہ عبادت گزار بن جائے گا ② اللہ تعالیٰ کی تقسیم پر راضی رہ تو لوگوں میں سے زیادہ دولت مند بن جائے گا ③ اپنے پڑوسی سے اچھا سلوک کر تو مومن بن جائے گا ④ لوگوں کے لئے وہ کچھ پسند کر جو اپنے لیے پسند کرتا ہے تو مسلمان (حقیقی) بن جائے گا ⑤ زیادہ ہنسا مت کر کیونکہ زیادہ ہنسنے سے دل مردہ ہو جاتا ہے۔[حسن لغیرہ۔ جامع الترمذی: 2305، سنن ابن ماجه: 4193]

5- حدود اللہ کے نفاذ کی ترغیب اور اس معاملہ میں سستی پر وعید

1192 عن أبي هريرة رضي الله عنه قال : قال رسولُ الله ﷺ : ((لَحَدٌّ يقامُ في الأرضِ ؛ خيرٌ لأهْل الأرْضِ مِنْ أنْ يُمْطروا ثلاثينَ صَباحًا)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: زمین میں قائم کی جانے والی ایک حد (شرعی سزا) زمین والوں کے لیے تیس دن بارش برسنے سے زیادہ بہتر ہے (اور ایک روایت میں ہے کہ: چالیس دن کی بارش سے بہتر ہے)۔

[حسن لغیرہ۔ سنن النسائی: 4904، سنن ابن ماجه: 2538، صحیح ابن حبان: 4397]

1193 عن عبادة بن الصامت رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : ((أقيموا حدود الله في القريب والبعيد، ولا تأخذكم في اللّٰهِ لومة لائمٍ)).

سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قریب اور دور ہر ایک مجرم پر اللہ تعالیٰ کی حدود کو جاری کرو اور اللہ تعالیٰ کی حدود جاری کرنے میں ملامت کرنے والوں کی ملامت تم کو (حدود اللہ کے نفاذ سے) نہ روکے۔ [حسن لغیرہ۔ سنن ابن ماجه: 2540]

1194 عن عائشة رضي الله عنها : أنَّ قريشاً أهَمَّهُم شأنُ الْمخزُوميَّةِ التي سَرَقَتْ ، فقالوا : مَنْ يُكلِّم فيها رسولَ اللّٰه ﷺ ؟ ثُمَّ قالوا : مَنْ يَجْتَرِىءُ عليه إلا أُسامة بن زَيْدٍ حِب رسولِ اللّٰه ﷺ ؟ فكلَّمَه أسامَةُ ، فقال رسولُ اللّٰه ﷺ : ((يا أسامةُ ! أتشْفَعُ في حد مِنْ حدودِ اللّٰه ؟!)) ! ثمَّ قام فاخْتَطَبَ ؛ فقال : ((إنَّما هَلكَ ، الذين مِنْ قَبْلكُم أنَّهُمْ كانوا إذا سرَقَ فيهمُ الشريفُ تَركُوهُ ، وإذا سرق فيهِمُ الضعيفُ أقَاموا عليهِ الحَدَّ ، وايْمُ اللّٰه ! لوْ أنَّ فاطِمَةَ بنْتَ مُحَمَّدٍ سرقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَها)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ (ایک مرتبہ) قریش کے لوگ ایک مخزومی عورت کے بارے میں بہت فکرمند ہوئے جس نے چوری کی تھی، (اور نبی کریم ﷺ نے اس کے ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا تھا) ان قریشی لوگوں نے

آپس میں یہ مشورہ کیا کہ اس عورت کے مقدمہ میں کون شخص رسول اللہ ﷺ سے سفارش کر سکتا ہے؟ اور پھر انہوں نے کہا کہ اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما رسول اللہ ﷺ کے محبوب ہیں اس لیے اس بارے میں آپ ﷺ سے بات کرنے کی ہمت اسامہ رضی اللہ عنہ کے علاوہ اور کسی کو نہیں ہو سکتی، (چنانچہ ان سب نے اسامہ رضی اللہ عنہ کو سفارش کرنے پر آمادہ کیا) سیدنا اسامہ رضی اللہ عنہ نے (ان لوگوں کے کہنے پر) آپ ﷺ سے سفارش کی، رسول اللہ ﷺ نے (ان کی بات سن کر) ارشاد فرمایا: اے اسامہ! تم اللہ کی حدود میں سے ایک حد کے بارے میں سفارش کرتے ہو؟ پھر آپ ﷺ نے کھڑے ہو کر فرمایا: تم سے پہلے جو لوگ گزرے ہیں ان کو اسی چیز نے ہلاک کیا کہ ان میں سے اگر کوئی شریف آدمی (یعنی طاقتور) چوری کرتا تو وہ اس کو (سزا دیئے بغیر ہی) چھوڑ دیتے تھے اور اگر ان میں سے کوئی کمزور وغریب آدمی چوری کرتا تو اس پر حد قائم کر دیتے، اللہ کی قسم! اگر محمد (ﷺ) کی بیٹی فاطمہ (رضی اللہ عنہا) بھی چوری کرتی تو میں اس کا بھی ہاتھ کاٹ ڈالتا۔

[صحیح۔ صحیح البخاری: 3475، سنن أبی داوٗد: 4373، سنن النسائی: 4901، سنن ابن ماجہ: 2547]

1195 وعن النعمانِ بْنِ بشيرٍ رضي الله عنهما؛ أنَّ رسولَ اللهِ ﷺ قال: ((مَثَلُ القائمِ على حدودِ اللهِ والواقعِ فيها، كمَثَلِ قومٍ اسْتَهموا على سَفينَةٍ ، فأصابَ بعضُهم أعْلاها وبعضُهم أسْفَلَها ، فكانَ الَّذينَ في أسْفَلِها إذا اسْتَقوا مِنَ الماءِ مَروا على مَنْ فَوْقَهم ، فقالوا: لوْ أنَّا خَرَقْنا في نصِيبنا خَرْقًا، ولَمْ نُؤْذِ مَنْ فوْقَنا ، فإنْ تَركُوهُم وما أرادوا هلَكوا جميعًا ، وإنْ أخَذوا على أيْديهِمْ نَجَوْا ، ونَجَوْا جَميعًا)).

سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی مکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس شخص کی مثال جو اللہ کی حدود پر قائم ہے اور اس شخص کی جو اللہ کی حدود کو توڑنے والا ہے اس قوم کی طرح ہے جنہوں نے ایک جہاز میں بیٹھنے کے لیے قرعہ اندازی کی پھر بعض لوگ جہاز کے اوپر کے حصہ میں چلے گئے اور بعض لوگ نچلے حصے میں چلے گئے، جب نیچے والوں کو پانی کی ضرورت ہوتی تو وہ جہاز کے اوپر کے حصہ پر آ کر پانی لیتے، پھر اگر وہ یہ خیال کریں کہ ہمارے بار بار اوپر پانی کے لیے جانے سے اوپر والوں کو تکلیف ہوتی ہے اس لیے ہم اپنے ہی حصہ میں سوراخ کر لیں اور اوپر والوں کو تنگ نہ کریں، ایسی صورت میں اگر اوپر والے ان کو نہ روکیں اور خیال کر لیں

کہ وہ جانیں ان کا کام، ہمیں ان سے کیا واسطہ تو اس صورت (میں وہ جہاز غرق ہو جائے گا اور) سب کے سب ہلاک ہو جائیں گے اور اگر وہ ان کو روک دیں گے تو خود بھی بچ جائیں گے اور سب کے سب ڈوبنے سے بچ جائیں گے۔[صحیح۔ صحیح البخاری:2493، جامع الترمذی: 2173]

6-شراب پینے، بیچنے اور اس معاملہ میں ہر قسم کے تعاون پر وعید اور شراب نوشی چھوڑنے اور توبہ کرنے کی ترغیب

1196 حدیث نبوی عن أبي هريرة رضي الله عنه ؛ أنَّ رسولَ الله ﷺ قال : ((لا يَزْني الزَّاني حينَ يَزْني وهو مؤمِنٌ ، ولا يَسْرِقُ السارِقُ حينَ يَسرِقُ وهو مؤمِنٌ ، ولا يشرَبُ الخمرَ حينَ يشْرَبُها وهو مؤمِنٌ)). وفي رواية:((ولكن التوبة معروضه بعد)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوئی زانی زنا کرتے وقت (کامل) مومن نہیں ہوتا اور کوئی چور چوری کرتے وقت (کامل) مؤمن نہیں ہوتا اور کوئی شرابی شراب پیتے وقت (کامل) مؤمن نہیں ہوتا اور ایک روایت ہے (آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:) اور لیکن توبہ اس کے بعد پیش کی جاتی ہے۔[صحیح۔ صحیح البخاری: 2475، صحیح مسلم: 57]

1197 حدیث نبوی عن أنس بن مالكٍ رضي الله عنه قال : ((لعَن رسولُ الله ﷺ في الخمرِ عَشَرةً :عاصرَها ، ومُعتَصِرَها ، وشاربَها ، وحامِلَها ، والمحمولةَ إليه ، وساقِيَها ، وبائعَها ، وآكِلَ ثَمنِها ، والمشترِيَ لَها، والمشترَى لَهُ)).

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے شراب کے بارے میں دس آدمیوں پر لعنت کی ① بنانے والا ② بنوانے والے پر ③ پینے والے پر ④ اٹھانے والے پر ⑤ جس کی طرف اٹھائی جائے ⑥ پلانے والے پر ⑦ فروخت کرنے والے پر ⑧ اس کی قیمت کھانے والے پر ⑨ خریدنے والے پر ⑩ جس

کے لئے خریدی جائے۔[صحیح۔ سنن ابن ماجه: 3381، جامع الترمذی: 1295]

1198 في رواية لابن حبان [يعني في حديث أبي موسى] : قال رسولُ الله ﷺ : ((لا يدخُلُ الجنَّةَ مُدمِنُ خمرٍ، ولا مُؤْمِنٌ بِسحْرٍ ، ولا قاطعُ رحِمٍ)).

سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: شراب کا عادی جنت میں داخل نہ ہو سکے گا اور نہ ہی جادو کی تصدیق کرنے والا مؤمن اور نہ ہی رشتہ داری توڑنے والا۔

[حسن لغیرہ۔ صحیح ابن حبان: 6137/13]

1199 عن أنس بنِ مالكٍ رضي الله عنه قال : قال رسولُ الله ﷺ : ((لا يَلِجُ حائطَ القُدُسِ مُدمِنُ خَمْرٍ ، ولا العاقُّ ، ولا المنّانُ عطاءَه)).

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: شراب کا عادی جنت میں داخل نہیں ہوگا اور نہ ہی والدین کا نافرمان اور نہ ہی احسان کر کے احسان جتلانے والا۔

[صحیح لغیرہ۔ مسند أحمد: جلد3 ص 226، مسند البزار: 2931]

1200 عن عمار بن ياسر رضي الله عنه عن رسول الله ﷺ قال : ((ثلاثةٌ لا يدخلون الجنةَ ...... الدَيوثُ، والرَّجُلَةُ من النساءِ ، ومدمنُ الخمرِ)). قالوا : يا رسول الله ! أمَّا مد من الخمر فقد عرفناه ، فما الديوث؟ قال :((الذي لا يبالي من دخلَ على أهله)). قلنا : فما الرَّجُلَةُ من النساءِ ؟ قال :((التي تَشَبَّهُ بالرجال)).

سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین شخص کبھی بھی جنت میں داخل نہ ہوں گے ① دیوث، ② رجلہ ③ شراب کا عادی۔ عرض کی گئی اے اللہ کے رسول ﷺ! شراب پینے کے عادی کو تو ہم نے پہچان لیا لیکن دیوث سے کیا مراد ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو اپنے گھر والوں کے پاس آنے والوں کی پرواہ نہ کرے کہ کون ہیں (محرم ہیں یا نہیں ان سے پردہ ضروری ہے یا نہیں؟) پھر ہم نے عرض کی رجلہ سے کیا مراد ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ عورتیں جو مردوں کی مشابہت اختیار کریں (یعنی مردوں کی سی شکل وصورت ان کا لباس اور انداز اپنائیں)۔ [صحیح لغیرہ۔ مجمع الزوائد: 327/4]

1201 عن أبي الدرداء رضي الله عنه قال : ((أَوْ صاني خليلي ﷺ :أَنْ لا تُشْرِكْ بالله شيئًا وإِنْ قُطِّعْتَ ، وإِنْ حُرِّقْتَ ، ولا تَتْرُكْ صَلاةً مكتوبةً مُتَعَمدًا ، فَمَنْ تَركَها مُتعمدًا فقد بَرِئتْ منهُ الذِمَّةُ ، ولا تشْربِ الخمرَ ؛ فإنَّها مِفتاحُ كلِّ شَرٍّ)).

سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے میرے خلیل ﷺ نے نصیحت فرمائی کہ تم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانا اگرچہ تمہارے ٹکڑے کر دیئے جائیں یا جلا دیئے جاؤ، اور فرض نماز جان بوجھ کر کبھی نہ چھوڑنا، جو شخص جان بوجھ کر نماز چھوڑتا ہے اللہ تعالیٰ کا ذمہ اس سے بری ہے، اور شراب ہرگز نہ پینا کیونکہ یہ ہر برائی کی چابی ہے۔ [حسن لغیرہ۔ سنن ابن ماجہ: 3371]

1202 عن سالم بن عبدالله عن أبيه : أن أبا بكر وعمر وناساً جلسوا بعد وفاةِ النبيﷺ ، فذكروا أَعْظَمَ الكبائِرِ ، فلَمْ يكنْ عندهُمْ فيها عِلْمٌ [ينتَهُوْنَ إليه] ، فأرسَلوني الى عبدِاللّٰهِ بنِ عَمْرٍو أسألُه [عن ذلك] ، فأخْبَرني أنَّ أَعْظَمَ الكبائِرِ شُرْبُ الْخَمْرِ . فأتَيْتُهم فأخْبَرْتُهم ، فأنْكَروا ذلك ، وَوَثَبوا إليه جميعًا حتى أَتَوْه في دارِه ، فأخْبَرَهُمْ أنَّ رسولَ الله ﷺ قال :((إنَّ مَلِكاً مِنْ مُلوكِ بني إسرائيلَ أخَذَ رجلاً فَخَيَّره بينَ أنْ يَشْرَبَ الخَمْرَ ، أوْ يَقْتُلَ نَفْسًا ، أو يَزْنيَ، أو يأْكُلَ لَحْمَ خِنْزيرٍ، أوْ يَقْتُلوه [إنْ أبى]، فاختارَ الخمْرَ ، وإنَّه لمَّا شَرِبَ الخمرَ لَمْ يَمْتَنعْ مِنْ شيءٍ أرادوه مِنْه)). وأنَّ رسولَ اللّٰه ﷺ قال لنا [حينئذ] :((ما مِنْ أحدٍ يشرَبُها فتقْبَلُ له صَلاة أربعينَ ليلةً ، ولا يموتُ وفي مَثْنَاتِهِ منه شَيْءٌ إلا حُرِّمَتْ بِها عليه الجَنَّةُ ، فإنْ ماتَ في أربعين ليلةً ؛ ماتَ ميتةً جاهِلِيَّةً)).

سیدنا سالم بن عبداللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابوبکر اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما اور کچھ دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نبی مکرم ﷺ کی وفات کے بعد بیٹھے ہوئے تھے کہ کبیرہ گناہوں میں سے بڑے گناہ کا ذکر آیا، ان میں سے کسی کے پاس اس کا علم نہ تھا، لہٰذا انہوں نے مجھے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کے پاس بھیجا کہ میں ان سے اس کے متعلق پوچھوں، انہوں نے مجھے خبر دی کہ بڑے گناہوں میں (ایک) بڑا گناہ شراب پینا ہے، چنانچہ میں ان کے پاس گیا اور ان کو سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کے اس جواب کی خبر دی۔ انہوں نے اس کا انکار کیا اور سب جلدی سے ان کے گھر تشریف لے گئے تو سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ان کو بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا بنی اسرائیل کے

بادشاہوں میں سے ایک بادشاہ نے ایک شخص کو پکڑ کر کہا کہ چند کاموں میں سے ایک کام اختیار کر یا تو شراب پی، یا کسی کو قتل کر یا زنا کر یا خنزیر کا گوشت کھا، اور اگر وہ انکار کرے تو یہ لوگ اسے قتل کر دیں گے چنانچہ اس شخص نے شراب پینے کو (چھوٹا گناہ سمجھ کر) اختیار کیا جب اس نے شراب پی تو وہ سارے گناہ کر بیٹھا جو گناہ اس سے کرانا چاہتے تھے، اور بلاشبہ اس وقت رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص شراب پیتا ہے اس کی چالیس دن نمازیں قبول نہیں ہوتیں، اور جو شخص اس حال میں مرے کہ اس کے مثانہ میں شراب کا تھوڑا سا حصہ بھی ہو تو اس پر ضرور جنت حرام کر دی جاتی ہے، اور شراب پی کر اگر چالیس دن کے اندر مرا تو جاہلیت کی موت مرا۔

[صحیح۔ المستدرك للحاكم: 147/4]

1203 حدیث عن جابرٍ رضي الله عنه : أنَّ رجلاً قَدمَ مِنْ جَيْشَانَ ـ وجَيْشَانُ مِنَ اليمَنِ ـ فسألَ رسولَ اللّه ﷺ عنْ شرابٍ يشرَبونَه بأرضِهم مِنَ الذُّرَّةِ يقال له :(المِزْرُ) ؟ فقال رسولُ اللّه ﷺ :((أوَ مُسْكِرٌ هو؟)). قال: نَعم. قال رسولُ اللّه ﷺ :((كُلُّ مسْكِرٍ حرامٌ ، وإنَّ عند اللّه عَهْداً لِمَنْ يشرَبُ المسْكِرَ أنْ يَسْقِيَه مِنْ طينَةِ الخَبالِ)). قالوا: يا رسولَ اللّه ! وما طينَةُ الخَبالِ ؟ قال :((عَرَقُ أهْلِ النارِ، أو عُصارَةُ أهلِ النارِ)).

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص یمن کے علاقے جیشان سے آیا اس نے رسول اللہ ﷺ سے ایک خاص شراب کے بارے میں سوال کیا جو اس علاقہ میں پی جاتی تھی جس کو "مزر" کہا جاتا ہے (اور وہ مکئی سے بنتی تھی) آپ ﷺ نے اس آدمی سے پوچھا کہ کیا وہ نشہ پیدا کرتی ہے؟ اس نے کہا جی ہاں تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر نشہ آور چیز حرام ہے (اور فرمایا) نشہ کرنے والے کے لیے اللہ تعالیٰ کا یہ عہد ہے جس کا پورا کرنا اس نے اپنے اوپر لازم کر لیا ہے کہ وہ آخرت میں اس کو "طِينَةُ الْخِبَالِ" ضرور پلائے گا، لوگوں نے عرض کی کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! "طِينَةُ الْخِبَالِ" کیا چیز ہے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ دوزخیوں کے جسم سے نکلنے والا پسینہ یا فرمایا کہ دوزخیوں کے جسم سے نکلنے والی پیپ ہے۔

[صحیح لغیرہ۔ صحیح مسلم: 2002, 5335، سنن النسائی: 5709]

1204 حدیث عن ابن عباسٍ رضي اللّه عنهما قال: ((ثلاثَةٌ لا تقْرَبُهم الملائكةُ : الجُنُبُ ، والسكْرانُ ،

والمتضَمِّخُ بالخَلُوقِ))۔

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ تین شخص ایسے ہیں کہ فرشتے ان کے قریب بھی نہیں آتے ① جنبی شخص جب تک کہ وہ غسل نہ کر لے ② نشہ کرنے والا ③ جو خلوق نامی خوشبو لگائے۔ (جو کہ عورتوں کی خوشبو ہے اور زعفران وغیرہ سے بنتی ہے اور اس میں سرخ اور زرد رنگ غالب ہوتا ہے)۔

[صحیح۔ مسند البزار: 2930]

1205 عن أنسٍ رضي الله عنه ؛ أنَّ رسولَ الله ﷺ قال : ((مَنْ تركَ الخمرَ وهو يقدِرُ عليه ؛ لأُسْقِيَنَّه منه في حظيرَةِ القُدُسِ ومَنْ تركَ الحريرَ وهو يقدرُ عليه ؛ لأَكْسُوَنَّه إيَّاه في حظيرَةِ القُدُسِ))۔

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے شراب پینے پر قدرت رکھنے کے باوجود شراب کو نہ پیا تو میں اسے جنت کی شراب پلاؤں گا اور جس نے ریشمی لباس پہننے پر قدرت رکھنے کے باوجود اسے نہ پہنا تو میں ضرور اسے جنت کا ریشمی لباس پہناؤں گا۔[صحیح لغیرہ۔ مسند البزار: 2939]

1206 عن ابن عمر رضي الله عنهما قال : قال رسولُ الله ﷺ : ((مَنْ شَرِبَ الخمرَ لَمْ تُقْبَلْ له صَلاة أربعينَ صباحًا ، فإنْ تابَ تابَ اللّٰهُ عليه ، فإنْ عادَ لَمْ تُقْبَلْ له صلاة أربعين صباحاً ، فإنْ تابَ تابَ اللّٰهُ عليه، فإنْ عادَ لَمْ تُقْبَلْ له صَلاة أربعين صباحاً ، فإنْ تابَ تابَ الله عليه ، فإنْ عادَ في الرابعَةِ لَمْ تُقْبَلْ له صَلاة أربعينَ صباحاً ، فإنْ تَابَ لَمْ يَتُبِ الله عليه ، وغَضِبَ الله عليه وسقَاهُ مِنْ نَهْرِ الخَبالِ))۔ قيل:يا أبا عبدالرحمن !وما نهر الخبال ؟ قال :((نهر يجري من صديد أهل النار))۔

"وفي رواية" "مَنْ شَرِبَ الخمَر فلم ينتش؛ لَمْ تُقْبل له صلاةٌ مادام فی جوفِه أو عروقِه منها شیءٌ وإنْ مَاتَ مات كافرا، و ان انتشی؛ لم تقبل له صلاةٌ اربعينَ يومًا وإنْ مات فيهَا مَاتَ كافِرًا"

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے شراب پی اس کی چالیس دن تک نماز قبول نہ کی جائے گی پھر اگر وہ توبہ کر لے تو اللہ اسے معاف فرما دے گا، اگر اس نے پھر شراب پی تو پھر چالیس دن تک اس کی نماز قبول نہ کی جائے گی پھر اگر وہ توبہ کر لے تو اللہ تعالیٰ اسے معاف فرما دے گا پھر

اگر اس نے (تیسری مرتبہ) شراب پی تو چالیس دن تک اس کی نماز قبول نہ کی جائے گی پھر اگر اس نے توبہ کر لی تو اللہ اسے معاف فرما دے گا، پھر اگر اس نے چوتھی مرتبہ شراب پی تو چالیس دن تک اس کی نماز قبول نہ کی جائے گی۔ اور اگر وہ توبہ کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول نہ کرے گا اور اس پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہے اور اللہ تعالیٰ اسے نہر خبال سے پلائے گا۔ کہا گیا اے ابوعبدالرحمٰن! یہ نہر خبال کیا ہے؟ تو وہ فرمانے لگے ''یہ جہنمیوں کی پیپ پر مشتمل ایک جاری نہر ہے۔

''ایک روایت میں ہے'' کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے شراب پی اور اس کے حواس قائم رہے تو جب تک شراب اس کے پیٹ یا اس کی رگوں میں ہے تو اس کی نماز قبول نہ کی جائے گی اور اگر وہ اسی حالت میں فوت ہو گیا تو وہ حالتِ کفر پر مرا۔ اور اگر شراب پی کر اس کے حواس قائم نہ رہے تو چالیس دن تک اس کی نماز قبول نہ کی جائے گی اور اگر وہ اسی حالت میں فوت ہوا تو وہ حالت کفر پر مرا۔ [صحیح، صحیح لغیرہ۔ جامع الترمذی: 1862، مستدرك حاكم: 30/1، سنن النسائی: ، سنن ابن ماجه: 3377]

1207 عن أنسٍ رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : ((إذا استحلَّتْ أمتي خمساً فعليهمُ الدمارُ : إذا ظهرَ التلاعنُ ، وشربوا الخمورَ ، ولبسوا الحريرَ ، واتخذوا القيان ، واكتفى الرجالُ بالرجالِ ، والنساءُ بالنساءِ)).

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب میری اُمت پانچ چیزوں کا ارتکاب کرے گی تو اس پر ہلاکت مسلط کر دی جائے گی ① جب ایک دوسرے پر اعلانیہ لعنت کی جائے گی ② لوگ شراب پئیں گے ③ (مرد) ریشمی لباس پہنیں گے ④ گانے بجانے کے آلات اور گانے والیاں ان کو اختیار کیا جائے گا ⑤ مرد، مردوں کے ساتھ اور عورتیں عورتوں کے ساتھ کفایت کریں گی۔

[حسن لغیرہ۔ بیهقی فی الشعب:5469]

7- زنا پر سخت وعید خاص طور پر ہمسائے کی بیوی اور ایسی عورت کے ساتھ جس کا خاوند گھر سے باہر ہو اور شرم گاہ کی حفاظت کرنے کی ترغیب

1208 صحیح بخاری عن عبدالله بن مسعودٍ رضي الله عنه قال: قال رسولُ الله ﷺ: ((لا يَحِلُّ دمُ امْرِىءٍ مسلمٍ يشهدُ أنْ لا إله إلا الله ، وأنِّي رسولُ الله؛ إلا بإحْدى ثلاثٍ :الثيِّبُ الزاني ، والنفْسُ بالنفْسِ ، والتارِكُ لدينِه ؛ المفارِقُ لِلْجَماعَةِ)).

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کسی مسلمان کا خون بہانا حلال نہیں جو اس بات کی دل سے گواہی دیتا ہو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور میں محمد ﷺ اللہ کا رسول ہوں مگر تین وجوہات میں سے کسی ایک کی وجہ سے مسلمان کا خون اور قتل جائز ہو جاتا ہے (1) شادی شدہ ہو کر زنا کرے (2) کسی کو ناحق قتل کرے تو قصاص میں قتل کیا جائے گا (3) اسلام کو چھوڑنے والا، مسلمانوں کی جماعت سے علیحدہ ہونے والا۔ [صحیح- صحيح البخاري:6878، صحيح مسلم، سنن أبي داوٗد: 4352، جامع الترمذی:1402]

1209 صحیح بخاری عن عثمان بن أبي العاص رضي الله عنهما عن رسولِ الله ﷺ قال : ((تُفْتَحُ أبوابُ السماءِ نصْفَ الليْلِ ، فينادي مُنادٍ :هلْ مِنْ داعٍ فيُسْتَجابَ لَه ؟ هَلْ مِنْ سائلٍ فَيُعْطى ؟ هَلْ مِن مَكروبٍ فيُفَرَّجَ عَنْهُ ؟ فلا يَبْقى مسلمٌ يدْعو بدَعْوَةٍ ؛ إلا اسْتَجابَ الله عزّوجلَّ لَه ، إلا زانِيةً تَسْعى بِفَرْجِها أوْ عَشّارًا)).

سیدنا عثمان بن ابو العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آدھی رات کو آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور ایک پکارنے والا پکارتا ہے کہ ہے کوئی دعا کرنے والا اس کی دعا قبول کی جائے؟ ہے کوئی مانگنے والا کہ اس کے سوال کو پورا کیا جائے؟ ہے کوئی پریشان کہ اس کی پریشانی کو دور کیا جائے؟ چنانچہ کوئی مسلمان ایسا نہیں رہتا جو اس وقت کوئی دعا کرے اور اس کی دعا اللہ تعالیٰ قبول نہ کرے، سوائے دو قسم کے لوگوں کے (1) بدکار عورت جو بدکاری کے ذریعے کماتی ہو (2) جو لوگوں پر ظلم و زیادتی کرتے ہوئے ٹیکس

وصول کرتا ہو۔[صحیح۔ مسند أحمد:22/4، الطبرانی فی الکبیر: 839/9]

1210 عن سمرة بن جندبٍ رضي الله عنه عن النبي ﷺ قال : ((رأيتُ الليلةَ رجلَيْنِ أتَياني فأخْرَجاني إلى أرضٍ مقدّسَةٍ))۔ فذكر الحديث إلى أن قال :۔ ((فانطلَقْنا إلى ثُقب مثل التَّنُّورِ أعلاهُ ضَيقٌ ، وأسفَلُه واسعٌ، يتَوقَّدُ تحتَه ناراً ، فإذا ارْتَفَعَتِ ارْتَفعوا حتّى كادوا أنْ يَخْرجُوا ، وإذا خَمَدَتْ رَجَعوا فيها، وفيها رِجالٌ ونساءٌ عُراةٌ))۔ الحديث وفي رواية: ((فانْطلَقْنا على مثلِ التَّنُّورِ ۔ قال : فأَحْسِبُ أنَّه كانَ يقولُ ۔ فإذا فيه لَغَطٌ وأصْواتٌ ، قال : فاطلَعْنا فيه ، فإذا فيه رجالٌ، ونساءٌ، و إذَا هم ياتيهم لهَبٌ من اسفل منهم فاذا أتاهُم ذلك اللّهَبُ ضوضوا))۔ وفي آخره ((وأما الرِّجالُ والنساءُ العُراةُ الذين هم في مثْلِ بناءِ التَّنُّورِ ، فإنَّهمُ الزُّناةُ والزَّواني))۔

سیدنا سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے ارشاد فرمایا: میں رات سویا ہوا تھا میں نے دیکھا کہ میرے پاس دو آدمی آئے پس وہ مجھے ارض مقدس کی طرف لے گئے'' انھوں نے یہاں تک حدیث بیان کی''. پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ہم ایک سوراخ والے گڑھے کی طرف چلے جو تنور کی مانند تھا اس کا اوپر والا حصہ تنگ اور نیچے والا حصہ وسیع تھا اس کے نیچے آگ چل رہی تھی پس جب آگ بلند ہوتی تو قریب تھا کہ وہ (جہنمی اس عذاب کے گڑھے سے) نکل جائیں اور جب بجھا دی جاتی تو وہ اس میں لوٹ جاتے اس میں برہنہ مرد و عورت ہیں'' اور ایک روایت میں ہے کہ'' ہم چلے تنور جیسی جگہ پر'' راوی کہتا ہے میرا خیال ہے کہ'' آپ فرما رہے تھے: اس میں چیخ و پکار تھی تو ہم نے اس میں جھانکا تو اس میں برہنہ مرد اور عورتیں تھیں ان کے پاس ان کے نیچے سے شعلہ آتا پھر جب وہ شعلہ ان کے پاس آتا ہے تو وہ چیخنے چلانے لگ جاتے اور اس روایت کے آخر میں اس طرح ہے کہ مرد اور عورتیں برہنہ اور تنور کی مثل (گڑھے) میں ہیں سو وہ زانی مرد اور زانی عورتیں ہیں۔[صحیح۔ صحیح البخاری: 1386]

1211 عن أبي أمامة رضي الله عنه قال : سمعتُ رسولَ الله ﷺ يقول : ((بينا أنا نائمٌ أتاني رجُلانِ فأخذا بضَبْعيَّ ، فأتيا بي جَبَلاً وعراً ، فقالا : اصْعَدْ . فقلتُ : إنّي لا أُطيقُه . فقالا : إنّا سنُسَهِّلُه لك فصعَدْتُ حتّى إذا كنتُ في سواءِ الجَبَلِ ، فإذا أنا بأصْواتٍ شديدةٍ ، فقلتُ: ما هذه الأصواتُ ؟

قالوا :هذا عُواءُ أهلِ النارِ. ثُمَّ انْطلقَ بي ، فإذا أنا بقومٍ مُعَلَّقينَ بعَراقيبِهِمْ ، مُشَقَّقَةٍ أشْداقُهم تسيلُ أشْداقُهم دَماً . قال :قلتُ :مَنْ هؤلاء ؟ قيلَ :هؤلاء الذين يُفطِرونَ قَبْل تَحِلَّةِ صوْمِهِمْ . فقالَ: خابَتِ اليهودُ والنَصارى۔ فقال سليم :ما أدْري أسَمِعَه أبو أُمامةَ مِنْ رسولِ اللّٰه ﷺ أمْ شيْءٌ مِنْ رَأْيِه۔ ثُمَّ انْطلقَ بي ، فإذا أنا بقومٍ أشدٌّ شيءٍ انْتِفاخًا ، وأنْتنه ريحاً ، وأسوأُه مَنْظَراً . فقلتُ :مَنْ هؤلاءِ ؟ فقال :هؤلاءِ قَتْلى الكُفّارِ. ثُمَّ انْطلَق بي ، فإذا أنا بقَوْمٍ أشدُّ شيءٍ انْتفاخًا ، وأنْتَنُه ريحًا ، كَأَنَّ ريحَهُم المراحيضُ . قلتُ :مَنْ هؤلاءِ ؟ قال :هؤُلاءِ الزّانُوْنَ والزَّوَانِي. ثُمَّ انْطلَق بي ، فإذا أنا بنساءٍ تَنْهَشُ ثَدْيَهُنَّ الحيّاتُ . قلتُ :ما بالُ هؤلاءِ ؟ قيلَ :هؤلاءِ يَمْنَعْنَ أوْلادَهُنَّ ألبانَهُنَّ. ثُمَّ انْطلَق بي ، فإذا أنا بِغِلْمانٍ يَلْعَبون بينَ نهْرَيْنِ. قلتُ :مَنْ هؤلاءِ ؟ قيل :هؤلاء ذَراري المؤمنينَ. ثُمَّ شَرُفَ بي شَرَفاً ، فإذا أنا بثَلاثةٍ يشْرَبونَ مِنْ خَمْرٍ لهم. قلتُ :مَنْ هؤلاءِ ؟ قال :هؤلاءِ جَعْفَرٌ ، وزَيْدٌ ، وابْنُ رَواحَةَ. ثُمَّ شَرُفَ بي شَرَفاً آخَرَ ، فإذا أنا بنَفَرٍ ثلاثةٍ . قلتُ :مَنْ هؤلاءِ ؟ قال :هذا إبراهيمُ ، وموسى ، وعيسى ، وهُمْ يَنْتَظِرونَكَ)).

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: میں ایک مرتبہ سویا ہوا تھا کہ میرے پاس دو آدمی آئے انہوں نے مجھے دونوں بازوؤں سے پکڑا اور مجھے ایسے پہاڑ کے پاس لے گئے جو بہت دشوار گذار تھا وہ کہنے لگے اس پہاڑ پر چڑھ تو میں نے کہا مجھ میں اس پر چڑھنے کی طاقت نہیں انہوں نے کہا ہم اسے آپ ﷺ کے لئے آسان بنادیں گے پس میں چڑھا جب میں پہاڑ کے درمیان تھا تو میں نے چیخ و پکار سنی تو میں نے پوچھا یہ کیسی آوازیں ہیں؟ انہوں نے کہا یہ دوزخیوں کی چیخ و پکار ہے پھر مجھے لے جایا گیا تو میں ایسے لوگوں میں تھا جنہیں ایڑیوں کے بل لٹکایا گیا تھا جن کے جبڑے چیرے گئے تھے اور ان کے جبڑوں سے خون بہہ رہا تھا میں نے کہا یہ کون لوگ ہیں؟ انھوں نے کہا یہ وہ لوگ ہیں جو غروب آفتاب سے پہلے ہی روزہ کھول لیا کرتے تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہود و نصاریٰ تباہ برباد ہوں (سلیم راوی کہتا ہے کہ میں نہیں جانتا کہ یہ الفاظ ابوامامہ نے رسول اللہ ﷺ سے سنے ہیں یا نہیں یا یہ اس کی اپنی رائے ہے) پھر مجھے لے جایا گیا تو میں ایسے لوگوں میں تھا جو بہت زیادہ پھولے ہوئے تھے اور بہت سخت بدبودار تھے اور بدمنظر دکھائی

دے رہے تھے میں نے پوچھا یہ کون لوگ ہیں؟ انھوں نے جواب دیا یہ مقتولین کفار ہیں پھر مجھے لے جایا گیا تو میں ایسے لوگوں میں تھا جو بہت پھولے ہوئے تھے اور سخت بدبودار تھے گویا ان کی بدبو پاخانے کی ہے میں نے کہا یہ کون لوگ ہیں؟ انھوں نے کہا یہ زانی لوگ ہیں پھر مجھے لے جایا گیا تو میں نے ایسی عورتوں کو دیکھا جن کی چھاتیاں سانپ نوچ رہے تھے میں نے کہا انھیں کیا ہوا؟ کہا گیا یہ وہ عورتیں ہیں جو اپنا دودھ اپنے بچوں کو نہیں پلاتی تھیں پھر مجھے لے جایا گیا تو میں ایسے بچوں میں تھا جو دو نہروں کے درمیان کھیل رہے تھے میں نے پوچھا یہ کون لوگ ہیں؟ انھوں نے کہا یہ مومنوں کے بچے ہیں پھر مجھے بلندی پر چڑھایا گیا تو میں تین شخصوں میں تھا جو شراب پی رہے تھے میں نے پوچھا یہ کون لوگ ہیں؟ انھوں نے کہا یہ جعفر، زید اور عبداللہ ابن رواحہ رضی اللہ عنہم ہیں پھر مجھے دوسری بلندی پر چڑھایا گیا تو میں تین آدمیوں میں تھا میں نے پوچھا یہ کون ہیں؟ انھوں نے کہا یہ ابراہیم، موسیٰ اور عیسیٰ علیہم السلام ہیں اور یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتظار کر رہے ہیں۔

[صحيح۔ صحيح ابن خزيمة: 1986، صحيح ابن حبان: 7491/16]

1212 حدیث عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قالَ رسولُ اللهِ ﷺ: ((ثلاثَةٌ لا يُكَلِّمُهُم اللهُ يومَ القِيامَةِ، ولا يُزَكِّيهِمْ، ولا ينظُرُ إليهِمْ، ولَهُمْ عذابٌ أليمٌ: شيخٌ زانٍ، ومَلِكٌ كَذَّابٌ، وعائِلٌ مُسْتَكْبِرٌ)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین قسم کے لوگوں سے (قیامت کے دن) نہ تو اللہ تعالیٰ (نرمی سے) کلام کرے گا اور نہ ہی انہیں گناہوں سے پاک کرے گا اور نہ ہی ان کی طرف (رحمت کی نظر سے) دیکھے گا اور ان کیلئے دردناک عذاب ہے ① بوڑھا زانی ② جھوٹ بولنے والا بادشاہ ③ تکبر کرنے والا فقیر۔[صحيح۔ صحيح مسلم: 292، ابن حبان: 7337، سنن النسائی: 2576/2575]

1213 حدیث عن أبی هريرة رضی اللهُ عنه قال: قال رسولُ الله ﷺ: ((أربعةٌ يُبْغِضُهم اللهُ: البيَّاعُ الحلافُ، والفقيرُ المُختالُ، والشيخُ الزاني، والإمامُ الجائرُ)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چار قسم کے لوگ ایسے ہیں جن پر اللہ تعالیٰ غضبناک ہوتا ہے ① بہت قسمیں اٹھا کر سامان فروخت کرنے والا ② تکبر کرنے والا فقیر ③ بوڑھا زانی ④ ظالم بادشاہ۔[صحيح۔ سنن النسائی: 86/5، صحيح ابن حبان: 5558/12]

1214 عن ميمونة رضي الله عنها قالت : سمعتُ رسول الله ﷺ يقول : ((لا تَزالُ أُمّتي بخيرٍ ما لَمْ يَفشُ فيهم ولَدُ الزِّنا ، فإذا فشافيهم ولَدُ الزِّنا ؛ فأوْشَكَ أنْ يَعُمَّهمُ اللّٰه بِعذَابٍ)).

سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے اللہ کے رسول ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: میری امت اس وقت تک بھلائی پر رہے گی جب تک ان میں زنا کی اولاد نہیں پھیلے گی جب ان میں زنا کی اولاد پھیل جائے گی تو عنقریب ان پر اللہ تعالیٰ عذاب نازل فرما دے گا۔[حسن لغیرہ۔ مسند أحمد: 333/6]

1215 عن ابن عباسٍ رضي الله عنهما عن رسولِ الله ﷺ قال : ((إذا ظهَر الزِّنا والرِّبا في قريةٍ ؛ فقد أحَلُّوا بأنفُسِهِمْ عذابَ الله)).

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب زنا اور سود کسی بستی میں عام ہو جائے تو یقیناً ان لوگوں نے اپنے اوپر اللہ تعالیٰ کے عذاب کو خود نازل کروا لیا۔

[حسن لغیرہ۔ المستدرك للحاكم: 37/2]

1216 عن ابن مسعودٍ رضي الله عنه قال : سألتُ رسولَ الله ﷺ :أيُّ الذَّنْبِ أعظَمُ عندَ الله ؟ قال :((أنْ تجعَل للّٰه نِداً وهو خَلَقَك)). قلتُ :إنَّ ذلك لَعظيمٌ . ثُمَّ أيّ ؟ قال :((أنْ تَقتُل ولَدكَ مخافَة أن يَطْعَمَ مَعَكَ)). قلتُ :ثُمَّ أيّ ؟ قال :((أنْ تُزانيَ حَليلَةَ جارِكَ)).

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بڑا گناہ کون سا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراؤ جب کہ اسی نے تمہیں پیدا کیا ہے، میں نے عرض کی واقعی یہ تو بہت بڑا گناہ ہے، پھر کون سا گناہ بڑا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اپنے بچے کو اس ڈر سے مار ڈالو کہ وہ تمہارے ساتھ کھائے گا (یعنی میں اس کو کہاں سے کھلاؤں گا؟) میں نے عرض کی اس کے بعد کون سا گناہ بڑا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اپنے پڑوسی کی بیوی سے بدکاری کرو۔

[صحیح۔ صحيح البخاری: 4477, 4761، صحيح مسلم: 86، سنن النسائی: 4014]

1217 وعن ابنِ عبَّاسٍ رضي الله عنهما قال : قال رسولُ الله ﷺ : ((يا شبابَ قريْشٍ !احْفَظوا

فروجَكُم، لا تَزْنوا ، ألا مَنْ حفِظَ فَرْجَه ؛ فلَهُ الجنَّة)).

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے قریش کے جوانو! اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرو، بدکاری نہ کرو، خبردار! توجہ سے سنو جس نے اپنی شرمگاہ کی حفاظت کر لی اس کے لیے جنت ہے۔[حسن۔ مستدرك حاكم: 358/4، بيهقي في الشعب: 5369]

1218 عن أبي هريرة رضي الله عنه قال : قال رسولُ اللّه ﷺ : ((إذا صلَّتِ المرأةُ خَمْسَها ، [وصامت شهرها] ، وحَصَّنَتْ فرْجَها ، وأطاعَتْ بَعْلَها ، دخَلتْ مِنْ أيِّ أبوابِ الجنَّةِ شاءَتْ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب عورت پانچ نمازیں پڑھے رمضان کے روزے رکھے، شرم گاہ کی حفاظت کرے، اور اپنے شوہر کی فرمانبرداری کرے، جنت کے جس مرضی دروازے سے چاہے داخل ہو جائے گی۔[حسن لغیرہ۔ صحيح ابن حبان: 4163/9]

1219 عن سهل بن سعدٍ رضي الله عنه قال : قال رسولُ اللّه ﷺ : ((مَنْ يضمَنْ لِي ما بينْ لحيَيْهِ وما بينَ رِجْلَيْهِ ؛ أضْمَنْ لهُ الجنَّةَ)).

سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو مجھے اپنے دو جبڑوں کے درمیان (زبان) کی اور اپنی دو ٹانگوں کے درمیان (شرمگاہ) کی ضمانت دے دے میں اس کے لیے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔[صحیح۔ صحيح البخاري: 6474، جامع الترمذي: 2408]

1220 عن عبادة بن الصامت رضي الله عنه ؛ أن رسولَ اللّه ﷺ قال : ((اضْمَنُوا لي سِتّاً مِنْ أنْفسِكُم ، أضْمَنْ لكُمُ الجنَّةَ: اصْدُقُوا إذا حدَّثْتم، وأَوْفُوا إذا وَعدْتُّم ، وأدُّوا إذا ائْتُمِنْتُم، واحْفَظُوا فُروجَكُم، وغُضُّوا أبْصارَكُمْ ، وكُفُّوا أيْدِيَكم)).

سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے تم چھ چیزوں کی ضمانت دے دو میں تم کو جنت کی ضمانت دیتا ہوں ① بات کرو تو سچ بولو ② جب وعدہ کرو تو پورا کرو ③ جب تمہارے پاس امانت رکھوائی جائے تو امانت ادا کرو ④ اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرو ⑤ اپنی نگاہوں کو (نامحرم کے دیکھنے سے) جھکاؤ ⑥ اپنے ہاتھوں کو (ظلم سے) روک لو۔

[حسن لغیرہ۔ مسند أحمد: 323/5، صحیح ابن حبان: 271/1، المستدرك للحاكم: 359/4]

8-مردوں کا مردوں سے برائی کرنے پر وعید جانوروں اور بیوی سے پشت میں جماع کرنے کی ممانعت

1221 عن بريدة رضي الله عنه عن النبي ﷺ قال : ((ما نقضَ قومٌ العهدَ ؛ إلا كان القتلُ بينَهم ، ولا ظَهرتِ الفاحِشَةُ في قومٍ ؛ إلا سلّطَ الله عليهمُ الموْتَ ، ولا مَنَع قومٌ الزكاة ؛ إلا حُبِسَ عنهم القَطْرُ)).

سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: جس قوم نے عہد شکنی کی تو ان میں قتل وغارت پھیل گئی اور جس قوم میں بدکاری پھیل گئی تو اللہ تعالیٰ ان پر موت مسلط کر دیتا ہے اور جو قوم زکاۃ روک لے تو ان سے بارش روک دی جاتی ہے۔[صحیح لغیرہ۔ المستدرك للحاكم: 126/2]

1222 رواه ابن ماجه والبزار والبيهقي من حديث ابن عمر بنحوه۔ ولفظ ابن ماجه : قال : أَقْبَلَ علينا رسولُ الله ﷺ فقال : ((يا معشرَ المهاجرينَ ! خمسُ خِصالٍ إذا ابْتُليتُمْ بِهنَّ وأعوذُ بالله أَنْ تُدْرِكوهُنَّ : لَمْ تَظْهَرِ الفاحِشَةُ في قوم قطُّ حتى يُعْلِنوا بها ؛ إلا فَشا فيهمُ الطاعونُ والأوْجَاعُ التي لم تكنْ مضَت في أَسْلافِهِم الَّذينَ مَضَوْا)).

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم پر رسول اللہ ﷺ رونما ہوئے اور آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے مہاجرین کے گروہ! پانچ چیزیں ایسی ہیں جب تم ان میں مبتلا کر دیے جاؤ گے اور میں اللہ سے پناہ مانگتا ہوں کہ تم ان کو پاؤ جس قوم میں بدکاری پھیل گئی یہاں تک کہ لوگ اسے علی الاعلان کرنے لگیں تو ان میں ضرور طاعون کی بیماری پھیل جائے گی اور ایسی بیماریاں ان میں رونما ہوں گی جو ان سے پہلے لوگوں میں نہیں تھیں۔

[صحیح لغیرہ۔ سنن ابن ماجه: 4019]

1223 عنِ ابنِ عبّاسٍ رضي اللهُ عنهما عنِ النبي ﷺ قال : ((لعَنَ الله مَنْ ذبَح لِغَيْرِ الله ، ولعَن الله مَنْ غَيَّر تُخومَ الأرضِ ، ولعنَ الله مَنْ كَمَّهَ أعْمى عنِ السبيلِ ، ولعنَ الله مَنْ سَبَّ والدَيْهِ ، ولعنَ الله مَنْ تَوَلّى غيرَ مَواليهِ [ولعن الله من وقعَ على بهيمة] . ولعنَ الله مَنْ عَمِلَ عَمَلَ قومِ لوطٍ ، ۔

قالَها ثلاثاً في عَملِ قومِ لوطٍ۔))۔

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: اللہ کی اس شخص پرلعنت ہو جو غیر اللہ کے لئے ذبح کرتا ہے اور اللہ کی اس شخص پر لعنت ہو جو زمین کے نشانات (حد بندی) تبدیل کر دے اور اللہ تعالیٰ کی لعنت اس پر ہو جو نابینا کو غلط راستہ بتلاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی اس شخص پر لعنت ہو جو اپنے والدین کو گالی گلوچ کرے اور اس شخص پر اللہ کی لعنت ہو جو اپنے آپ کو دوسرے آقاؤں کی طرف منسوب کرے اور اللہ تعالیٰ اس شخص پر بھی لعنت کرے جو کسی چوپائے سے بدفعلی کرے اور اللہ تعالیٰ اس شخص پر لعنت کرے جو قوم لوط جیسا فعل کرے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قوم لوط کے فعل کے بارے میں تین مرتبہ لعنت کی۔

[صحیح۔ صحیح ابن حبان: 4417/10، بیهقی: 231/8، فی الشعب: 5387]

1224 حدیث نبوی عن عمر رضي الله عنه قال: قال رسولُ الله ﷺ: ((اسْتَحْيوا، فإنَّ اللهَ لا يَسْتَحي مِنَ الحقِّ، ولا تأتُوا النساءَ في أدْبارِهنَّ))۔

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم شرم وحیا کرو بے شک اللہ تعالیٰ حق بیان کرنے سے نہیں شرماتا تم عورتوں سے ان کی دبر میں (جماع) کے لئے نہ آؤ۔

[صحیح لغیرہ۔ صحیح ابن حبان: 2337، مسند امام احمد: 86/1]

1225 حدیث نبوی عن أبی هريرة رضی الله عنه قال انَّ رسولَ الله ﷺ قال: ((مَنْ أتى حائضاً، أوِ امْرأةً في دُبُرِها، أوْ كاهِناً فصدَّقَه؛ فقد كَفَر بما أُنْزِلَ على محمَّدٍ ﷺ))۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص حائضہ عورت سے حالت حیض میں مباشرت کرے یا بیوی سے پیچھے مباشرت کرے یا کسی کاہن (یعنی نجومی) کے پاس جا کر اس (کی خبر) کی تصدیق کرے اس نے یقیناً اس (دین) کا انکار کیا جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا ہے۔

[صحیح۔ جامع الترمذی: 135، سنن ابن ماجه: 639، سنن أبی داوٗد: 3904]

9- کسی جان کو ناحق قتل کرنے پر وعید

1226 عن ابن مسعودٍ رضي الله عنه قال : قال النبيُّ ﷺ : ((أولُ ما يقضى بينَ الناسِ يومَ القيامَةِ في الدماءِ))۔ "وفی روايَةٍ" ((أوّلُ ما يحاسَبُ عليه العبدُ الصلاةُ ، وأنَّ أوّل ما يُقضى بين الناسِ في الدماءِ))۔

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سب سے پہلے قیامت کے دن لوگوں کے درمیان جس چیز کا فیصلہ کیا جائے گا وہ ناحق خون ہے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ ''قیامت کے دن سب سے پہلے بندے سے (حقوق اللہ) میں نماز کا سوال کیا جائے گا اور (حقوق العباد میں) سب سے پہلے ناحق بہائے گئے خون (قتل) کا فیصلہ کیا جائے گا۔'' [صحیح۔ صحیح البخاری: 6533، صحیح مسلم: ، جامع الترمذی: 1396، سنن ابن ماجہ: 2615، صحیح ابن حبان: 7344]

1227 عن أبي هريرة رضي الله عنه ؛ أنَّ رسولَ الله ﷺ قال : ((اجْتَنِبوا السبعَ الموبِقاتِ))۔ قيل : يا رسولَ الله ! وما هُنَّ ؟ قال : ((الشركُ بالله ، والسِحْرُ ، وقتلُ النفْسِ التي حرَّمَ الله إلا بالحَقِّ، وأكلُ مالِ اليَتيمِ، وأكلُ الرِّبا ، والتولِّي يومَ الزَّحْفِ ، وقذفُ المحصَناتِ الغافِلاتِ المؤْمِنَاتِ))۔

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''سات مہلک کاموں سے بچو۔'' پوچھا گیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! وہ کون سے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ① ''اللہ کا شریک ٹھہرانا ② جادو کرنا ③ جس جان کو اللہ نے محترم بنایا ہے اسے قتل کر ڈالنا مگر یہ کہ حق کے ساتھ ہو ④ سود کھانا ⑤ یتیم کا مال ہڑپ کر جانا ⑥ جہاد کے دن (کافروں کا سامنا کرنے سے) پشت پھیر کر چلے جانا ⑦ پاک دامن مومن عورتوں پر تہمت لگانا۔'' [صحیح۔ صحیح البخاری:2766، صحیح مسلم:89، سنن أبی داؤد:2874]

1228 عن البراء بن عازبٍ رضي الله عنه ؛ أنَّ رسولَ الله ﷺ قال: ((لزَوالُ الدنيا؛ أهْوَنُ على الله مِنْ قَتلِ مؤمنٍ بغير حق))۔ وفی رواية ((ولوْ أَنَّ أهلَ سماواتِه وأهلَ أرضه اشْتَركوا في دَمِ مؤْمِنٍ؛ لأدْخَلَهُم الله النارَ))۔

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک پوری دنیا کا ختم ہو جانا ایک مسلمان کے قتل ہو جانے سے زیادہ آسان ہے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ ''اگر آسمان و زمین کی ساری مخلوق بھی ایک مؤمن کے ناحق قتل میں شریک ہو تو اللہ تعالیٰ ان سب کو جہنم میں داخل کر دے۔''

[صحیح لغیرہ۔ سنن ابن ماجہ: 2619، البیهقی فی السنن الکبریٰ: 23/8]

1229 عن أبي الدرداء رضي الله عنه قال : سمعتُ رسول الله ﷺ يقول : ((كلُّ ذنبٍ عسى اللهُ أنْ يَغْفِرَه ؛ إلا الرجلَ يموتُ مُشْرِكاً، أوْ يقتلُ مؤمِناً متَعمداً)).

سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ہر گناہ کے بارے میں یہ امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے معاف فرما دے گا سوائے اس شخص کے جو شرک کی حالت میں مرا ہو یا اس مسلمان کے (گناہ کے) جس نے کسی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کیا ہو۔

[صحیح لغیرہ۔ سنن أبی داؤد: 4270، صحیح ابن حبان: 5980، المستدرك للحاکم: 351/4]

1230 عن أبي موسى رضي الله عنه عن النبي ﷺ قال : ((إذا أصْبَح إبليسُ بَثَّ جُنودَه فيقولُ : مَنْ أخْذَلَ اليومَ مُسلماً ألْبِسُه التاجَ ، قال : فيجيءُ هذا فيقولُ : لَمْ أزَلْ به حتى طَلَّقَ امْرأتَه ، فيقول : أوْشَكَ أنْ يتزَوَّجَ . ويَجيءُ هذا فيقولُ: لَمْ أزلْ به حتى عقَّ والديه ، فيقولُ: يوشِكُ أنْ يَبرَّهُما . ويَجيءُ هذا فيقولُ : لَمْ أزَلْ به حتّى أشْرَكَ ، فيقولُ : أنْتَ أنْتَ. ويَجيءُ هذا فيقولُ : لَمْ أزَلْ به حتى قَتَل. فيقول : أنْتَ أنْتَ ، ويُلْبِسُه التاجَ)).

سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر صبح ابلیس اپنے لشکروں کو (زمین میں) پھیلاتے ہوئے یہ کہتا ہے کہ جو آج مسلمان کو حق سے ہٹائے گا میں اس کو تاج پہناؤں گا۔ چنانچہ ایک (شیطان) آ کر کہتا ہے میں فلاں کے پیچھے پڑا رہا یہاں تک کہ اس نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی۔ ابلیس کہتا ہے بہت ممکن ہے کہ وہ دوبارہ نکاح کر لے دوسرا (شیطان) ابلیس کے پاس آ کر کہتا ہے میں (فلاں) کے پیچھے پڑا رہا یہاں تک کہ اس نے اپنے والدین کی نافرمانی کر لی ابلیس کہتا ہے بہت ممکن ہے کہ وہ پھر ان کے ساتھ اچھا سلوک کرنے لگ جائے۔ تیسرا (شیطان) آ کر کہتا ہے کہ میں فلاں کے پیچھے پڑا رہا یہاں تک کہ

اس نے شرک کر ڈالا۔ وہ کہتا ہے بس تو نے بڑا کارنامہ انجام دیا ہے۔ چوتھا (شیطان) آ کر کہتا ہے میں فلاں کے پیچھے پڑا رہا یہاں تک کہ اس نے قتل کر ڈالا ابلیس کہتا ہے تو ہی ہے جو تاج کا مستحق ہے چنانچہ اس کو تاج پہنا دیتا ہے۔[صحيح۔ صحيح ابن حبان: 6189، المستدرك للحاكم: 350/4]

1231 عن عبادة بن الصامت رضي الله عنه عن رسولِ الله ﷺ قال : ((مَنْ قَتَل مؤْمِنًا فاغْتَبطَ بقَتْلِه ، لَمْ يَقْبَلِ اللّٰه منه صَرْفاً ولا عَدْلاً)).

سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی مسلمان کو قتل کر کے خوش ہوا اللہ تعالیٰ اس سے نہ کوئی فرض عبادت قبول فرمائے گا اور نہ ہی نفل۔[صحيح۔ سنن أبي داود: 4539]

10- خودکشی کرنے پر وعید

1232 عن أبي هريرة رضي الله عنه قال : قال رسولُ الله ﷺ : ((مَنْ تَردى مِنْ جَبلٍ ، فقتلَ نفسَه ؛ فهو في نارِ جهنَّمَ ، يتردّى فيها خالداً مُخَلَّداً فيها أبَداً ، ومَنْ تَحسّى سمًّا، فقتَل نفْسَه ؛ فسمُّه في يدِه يتَحسَّاهُ في نارِ جَهنَّمَ خالِداً مُخلَّداً فيها أبَداً ، ومَنْ قتلَ نفسه بحديدةٍ ؛ فحَديدتُه في يده يتَوجَّأ بِها في نارِ جَهنَّم خالِداً مخلداً فيها أبَداً)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے اپنے آپ کو پہاڑ سے گرا کر مارڈالا وہ ہمیشہ دوزخ میں اپنے آپ کو (پہاڑ سے) گراتا رہے گا اور وہاں ہمیشہ ہمیشہ رہے گا۔ اور جس شخص نے زہر پی کر خودکشی کی اس کا زہر اس کے ہاتھ میں ہوگا جسے وہ دوزخ کی آگ میں پیئے گا اور ہمیشہ ہمیشہ دوزخ کی آگ میں رہے گا اور جس شخص نے لوہے کے ہتھیار سے اپنے آپ کو مارڈالا اس کا وہ ہتھیار دوزخ کی آگ میں اس کے ہاتھ میں ہوگا جس کو وہ اپنے پیٹ میں گھونپے گا اور دوزخ میں ہمیشہ کے لئے رہے گا۔

[**صحیح۔** صحیح البخاری: 5778، صحیح مسلم: 109، جامع الترمذی: 2044، سنن النسائی: 1965]

1233 عن جابر بن سمرة رضي الله عنه : أنَّ رجلاً كانتْ بِه جَراحَةٌ ، فأتى قَرَناً له ، فأخذ مشْقصاً فذَبَح به نفْسَه ، فلَمْ يُصلّ عليه النبيُّ ﷺ .

سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص کے جسم پر کچھ زخم تھا۔ چنانچہ وہ اپنے ترکش کے پاس آیا اور تیر لے کے اپنے آپ کو اس سے ذبح کر ڈالا۔ چنانچہ نبی مکرم ﷺ نے اس کی نماز جنازہ نہ پڑھی۔

[**صحیح لغیرہ۔** صحیح ابن حبان: 5989]

11- قاتل، مجرم اور ظالم کو معاف کر دینے کی ترغیب اور مسلمان کو بد دعا دینے (برا بھلا کہنے) کی ممانعت

1234 عن عبادة بن الصامت رضي الله عنه قال : سمعتُ رسولَ الله ﷺ يقول : ((ما مِنْ رجلٍ يُجْرَحُ في جَسدِهِ جِراحةً فيتصدَّقُ بها ؛ إلا كَفَّرَ اللهُ تبارَكَ وتعالى عنه مِثْلَ ما تصَدَّقَ به)).

سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جس شخص کے جسم پر زخم لگ گیا اور اس نے مارنے والے کو اللہ کی رضا کے لئے معاف کر دیا تو اللہ تعالیٰ اس معافی کے برابر اس زخمی کے گناہوں کو معاف فرما دے گا۔[صحیح لغیرہ۔ مسند أحمد: 316/5 ، 329/5]

1235 عن أبي كبشة الأنماري رضي الله عنه ؛ أنَّه سمعَ رسولَ الله ﷺ يقول : ((ثلاثٌ أُقْسِمُ عليهِنَّ ، وَأحدِّثُكم حديثاً فاحْفَظُوْه)). قال :((ما نقصَ مالُ عبدٍ مِنْ صدَقةٍ ، ولا ظُلِمَ عبدٌ مَظْلَمَةٌ صبرَ عليها ؛ إلا زادَهُ اللهُ عِزّاً، فاعْفوا يُعِزَّكُم اللهُ، ولا فَتَح عبدٌ بابَ مسْألَةٍ؛ إلا فتَحَ اللهُ عليه بابَ فَقْرٍ، أو كَلِمةٌ نَحْوُها)).

سیدنا ابو کبشہ انماری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: تین چیزوں پر میں قسم اٹھاتا ہوں اور ایک اہم حدیث (بات) تمہیں بتاؤں گا اس کو خوب اچھی طرح یاد کر لو۔ ① صدقہ کرنے سے بندے کا مال کم نہیں ہوتا (بلکہ بابرکت ہو جاتا ہے) ② جس شخص پر ظلم وزیادتی کی گئی اور اس نے اس پر صبر کیا تو اللہ تعالیٰ اس کی عزت بڑھا دیتا ہے درگزر کیا کرو اللہ تعالیٰ تمہیں عزت سے نوازے گا ③ جس شخص نے (بغیر ضرورت کے) لوگوں کے سامنے مانگنے کا دروازہ کھولا تو اللہ تعالیٰ اس پر فقر (وتنگدستی) کا دروازہ کھول دیتا ہے۔[صحیح لغیرہ۔ جامع الترمذی: 2325، مسند أحمد: 231/4]

1236 عن عبدالله بن عمرو بن العاص رضي الله عنهما ؛ أنَّ النبيَّ ﷺ قال : ((ارْحَموا تُرْحَموا ، واغْفِرُوا يُغْفَرْ لكُم)).

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دوسروں پر رحم کرو تم پر رحم

کیا جائے گا اور دوسروں کو معاف کرو تمہیں بھی معاف کیا جائے گا۔ [صحیح۔ مسند أحمد: 165/2]

1237 عن جرير بن عبدالله (رضي الله عنه) : قال رسول الله ﷺ : ((مَنْ لا يَرْحَمِ الناسَ لا يَرْحَمْهُ اللّٰه ، ومَنْ لا يَغْفِرْ لا يُغْفَرْ لَه)).

سیدنا جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا اللہ تعالیٰ بھی اس پر رحم نہیں کرتا، اور جو لوگوں کو معاف نہیں کرتا اس کو بھی معاف نہیں کیا جاتا۔

[صحیح لغیرہ۔ مسند أحمد]

1238 عن عائشة رضي الله عنها : أنها سُرِقَ منها شيءٌ ، فجعلت تدعو عليه ، فقال لها رسولُ اللّٰه ﷺ :((لا تُسَبِّخي عنه)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ ان کی کوئی چیز چوری ہوگئی تو وہ چور کو بددعا دینے لگیں تو رسول اللہ ﷺ نے ان کو ارشاد فرمایا: تم اس بددعا کے ذریعے چور کی سزا کو ہلکا نہ کرو (کہ تمہاری اس بددعا کی وجہ سے سزا کا کچھ حصہ یہیں دنیا میں اُسے مل جائے گا) اور اپنا اجر آخرت میں (جو اس پریشانی سے تمہیں ملنے والا ہے) کم مت کرو۔" [صحیح۔ سنن أبی داوٗد: 1497]

12- چھوٹے گناہوں کو معمولی سمجھ کر کرنے پر وعید اور گناہوں پر اڑے رہنے کی ممانعت

1239 حدیث عن أبي هريرة رضي الله عنه عن رسولِ الله ﷺ قال : ((إنَّ العبْدَ إذا أخْطأَ خطيئةً نُكِتَتْ في قلبِه نُكْتَةٌ سوْداءُ ، فإنْ هو نَزَعَ واسْتَغْفَر صُقِلَتْ ، فإنْ عادَ زِيْدَ فيها حتى تَعْلُوَ قلبَه ، فهوَ (الران) الذي ذكَر اللهُ تعالى :﴿ كَلَّا بَلْ رَانَ على قلُوبِهِمْ ما كانُوا يَكْسِبُوْنَ ﴾)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بندہ جب بھی گناہ کرتا ہے تو اس کے دل پر ایک سیاہ نکتہ لگا دیا جاتا ہے۔ پھر اگر وہ گناہ کو چھوڑ کر توبہ کرے تو دل پاک وصاف کر دیا جاتا ہے، لیکن اگر مسلسل گناہ کرتا چلا جائے (اور توبہ نہ کرے) تو اس کے دل پر گناہوں کی آلودگی غالب آ جاتی ہے اور یہ وہی زنگ ہے جس کا اللہ نے قرآن میں ذکر فرمایا (ہرگز نہیں بلکہ ان کے گناہوں کی وجہ سے ان کے دلوں پر زنگ چڑھ گیا ہے۔[حسن۔ جامع الترمذی: 3335، سنن النسائی فی عمل الیوم واللیلۃ: 418، سنن ابن ماجہ 4244، صحیح ابن حبان: 930]

1240 حدیث عن عائشة رضي الله عنها ؛ أنَّ رسولَ الله ﷺ قال : ((يا عائشةُ ! إيَّاكِ ومحقراتِ الذنوبِ ؛ فإنَّ لها مِنَ اللهِ طالِباً)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے عائشہ رضی اللہ عنہا! اپنے آپ کو ان گناہوں سے بچانے کی کوشش اور فکر کرو جن کو حقیر اور معمولی سمجھا جاتا ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کی بھی باز پرس کی جائے گی۔[صحیح۔ مسند احمد: 70/6، سنن ابن ماجہ: 4243، صحیح ابن حبان: 5568]

1241 حدیث عن أنس رضي الله عنه قال : إنَّكُم لتَعمَلونَ أعْمالاً هي أدَقُّ في أعْيُنِكم مِنَ الشَّعَرِ ، [إنْ] كنَّا لَنَعُدُّها على عَهْدِ رسولِ اللهِ ﷺ مِنَ الموبِقاتِ . يعني الْمُهْلكاتِ.

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے (اپنے زمانے کے مسلمانوں کو مخاطب کر کے) فرمایا: تم ایسے کام کرتے ہو جو تمہاری نظر میں بال سے بھی زیادہ باریک ہیں لیکن ہم ان برائیوں کو رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں

ہلاک کرنے والے کاموں میں شمار کرتے تھے۔[صحیح۔ صحیح البخاری: 6492]

1242 عن أبي الدرداء رضي الله عنه عنِ النبي ﷺ قال : ((لوْ غُفِرَ لكُم ما تأْتونَ إلى البهائِمِ؛ لَغَفرَ لكُمْ كَثيرًا)).

سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی مکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جانوروں کے ساتھ جتنا تم برا سلوک اور ظلم کرتے ہو اگر یہ تمہیں معاف کر دیا جائے تو یہ سمجھ لو کہ تمہارے بہت سے گناہوں کو اللہ تعالیٰ نے معاف فرما دیا۔

[حسن۔ مسند أحمد: 441/6، مجمع الزوائد: 191/10]

نیکی اور صلہ رحمی کے فضائل واہمیت

اسلام میں والدین کے حقوق کو حقوق العباد میں سب سے زیادہ اہمیت و مقام حاصل ہے۔ ماں باپ کے خدمت گذار کے لیے جنت جبکہ نافرمان کے لئے دنیا وآخرت میں سخت عذاب کی وعید سنائی گئی، یہی وجہ ہے کہ ایک مسلمان کی صلہ رحمی کا اولین مرکز اس کے مشفق و مربی والدین ہیں۔

والدین کی خدمت حصولِ جنت کی کنجی:

سیدنا معاویہ بن جاھمة رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں۔ سیدنا جاہمہ رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کی اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے جہاد پر جانے کا ارادہ کیا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مشورہ کرنے حاضر ہوا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: کیا تیری والدہ (حیات) ہے؟ انہوں نے عرض کی: جی ہاں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنی والدہ کی خدمت کر یقیناً جنت (تیری) والدہ کے قدموں میں ہے۔ ایک روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا تیرے والدین (حیات) ہیں؟ میں نے عرض کی جی ہاں! تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے والدین کی خدمت کر یقیناً (تیری) جنت ان کے قدموں میں ہے۔

[حسن، صحیح۔ سنن ابن ماجہ: 2781، مستدرك حاکم جلد4 ص210، سنن نسائی:3104]

والدین کی نافرمانی رحمت الٰہی سے دوری کا سبب:

سیدنا جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر کی سیڑھیوں پر چڑھتے ہوئے تین مرتبہ آمین کہا اور فرمایا کہ جبریل علیہ السلام میرے پاس آئے اور کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! جس نے اپنے والدین میں سے کسی ایک کو پایا اور اس کی خدمت گزاری کیے بغیر فوت ہوا، اور جہنم میں داخل ہوگیا تو اللہ تعالیٰ اسے (اپنی رحمت سے) محروم کر دے، پھر کہا آپ آمین کہیں تو میں نے آمین کہا، پھر جبریل علیہ السلام نے فرمایا: جس نے رمضان کا ماہ مبارک پایا اور فوت ہوگیا اور (اس کی سستی اور غفلت کے سبب) اس کی مغفرت نہ کی گئی اور وہ جہنم میں داخل ہوگیا۔ تو اللہ

تعالیٰ اسے (اپنی رحمت سے) محروم کردے۔ آپ آمین کہیں تو میں نے آمین کہا، پھر جبریل علیہ السلام نے فرمایا: اور جس کے پاس آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لیا گیا اور اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ پڑھا اور فوت ہو گیا اور جہنم میں داخل ہوا تو اللہ اسے اپنی رحمت سے محروم کرے آپ صلی اللہ علیہ وسلم آمین کہیں: تو میں نے آمین کہا۔

[صحیح لغیرہ۔ الطبرانی، المستدرك للحاكم: 502/3]

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی رضامندی والد کی رضامندی میں ہے اور اللہ کی ناراضگی والد کی ناراضگی میں ہے۔

[حسن لغيره۔ جامع الترمذی:1899، صحيح ابن حبان 429، المستدرك للحاكم: 151/4]

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین قسم کے لوگ ایسے ہیں جن کی طرف اللہ تعالیٰ روزِ قیامت رحمت کی نظر سے نہیں دیکھے گا ① والدین کا نافرمان ② شراب کا عادی ③ احسان کر کے جتلانے والا (پھر فرمایا:) تین قسم کے لوگ جنت میں داخل نہ ہوں گے۔ ① ماں باپ کا نافرمان ② دیوث (وہ شخص کہ جس کے اہل خانہ بے حیائی کے مرتکب ہوں اور وہ انہیں وعظ ونصیحت نہ کرے) ③ مردوں کی مشابہت اختیار کرنے والی عورت۔ [حسن، صحیح۔ سنن النسائی:2562، مسند البزار: 1875، مستدرك حاكم:146/4، صحيح ابن حبان: 7340]

اولاد پر ماں کا حق:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! لوگوں میں میرے حسنِ سلوک کا سب سے زیادہ مستحق کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تیری والدہ، اس نے عرض کی پھر کون؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تیری والدہ۔ اس نے عرض کی پھر کون؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تیری والدہ۔ اس نے عرض کی پھر کون؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تیرا والد۔

[صحيح۔ صحيح البخاری:5971، صحيح مسلم: 2548]

ماں کی وفات کے بعد خالہ سے صلہ رحمی کا اجر:

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی:

مجھ سے ایک بہت بڑا گناہ ہو گیا ہے کیا میری توبہ قبول ہو سکتی ہے؟ آپ ﷺ نے اس سے پوچھا کیا تیری والدہ (زندہ) ہے؟ اس نے عرض کی: نہیں: آپ ﷺ نے پوچھا کیا تیری خالہ ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اپنی خالہ کی خدمت کر۔ (تیری توبہ قبول ہو گی)

[صحیح۔ جامع الترمذی: 1904، صحیح ابن حبان:435، مستدرك حاكم 155/4]

ماں باپ کی خدمت گزاری اور اخروی کامیابی:

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنے والدین کو گالی دینا کبیرہ گناہ ہے۔ عرض کی گئی اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا کوئی (بد بخت ایسا بھی) ہے کہ جو اپنے ماں باپ کو گالی دے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہاں۔ وہ کسی کے باپ کو گالی دیتا ہے تو وہ اس کے باپ کو گالی دیتا ہے۔ وہ کسی کی ماں کو گالی دیتا ہے تو (جواب میں) وہ اس کی ماں کو گالی دیتا ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ (آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:) کبیرہ گناہوں میں سب سے بڑا گناہ یہ بھی ہے کہ آدمی اپنے ماں باپ پر لعنت کرے۔ عرض کی گئی: اے اللہ کے رسول ﷺ! کوئی اپنے والدین پر کیسے لعنت کر سکتا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ کسی کے ماں باپ کو گالی دیتا ہے وہ (جواب میں) اس کے والدین کو گالی دیتا ہے۔

[صحیح۔ صحیح البخاری5973، صحیح مسلم:259]

والدین کے حق کے بعد حقوق العباد میں رشتہ داروں کا حق سب سے زیادہ اہمیت کا حامل ہے۔

صلہ کا معنیٰ:

صلہ رحمی میں تمام مکارم اخلاق شامل ہیں۔ مثلاً: خندہ پیشانی سے ملنا، سلام کرنا، نرم بات کہنا، معاف کرنا، اچھا سلوک کرنا اور ضرورت مند رشتہ داروں پر خرچ کرنا ہے۔

رحمی کا معنیٰ:

لفظ ''رحم'' کا اطلاق رشتہ پر ہوتا ہے یعنی وہ تمام رشتہ دار جن کا تعلق نسب کے لحاظ سے ہو۔

قرآن اور صلہ رحمی:

﴿يَأَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُم مِّن نَّفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاءً ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ ۚ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا﴾

''اے لوگو! اپنے پروردگار سے ڈرو، جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور اسی سے اس کی بیوی کو پیدا کر کے ان دونوں سے بہت سے مرد اور عورتیں پھیلا دیں، اس اللہ سے ڈرو جس کے نام پر تم ایک دوسرے سے مانگتے ہو اور رشتے ناطے توڑنے سے بھی بچو بے شک اللہ تعالیٰ تم پر نگہبان ہے۔'' [النساء: 1]

ایک دوسرے مقام پر فرمایا:

﴿وَإِذْ أَخَذْنَا مِيثَاقَ بَنِي إِسْرَائِيلَ لَا تَعْبُدُونَ إِلَّا اللَّهَ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا وَذِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينِ وَقُولُوا لِلنَّاسِ حُسْنًا وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ إِلَّا قَلِيلًا مِّنكُمْ وَأَنتُم مُّعْرِضُونَ﴾

''اور جب ہم نے بنی اسرائیل سے وعدہ لیا کہ تم اللہ تعالیٰ کے سوا دوسرے کی عبادت نہ کرنا اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرنا، اسی طرح قرابتداروں، یتیموں اور مسکینوں کے ساتھ اور لوگوں کو اچھی باتیں کہنا، نمازیں قائم رکھنا اور زکوٰۃ دیتے رہا کرنا، لیکن تھوڑے سے لوگوں کے علاوہ تم سب پھر گئے اور منہ موڑ لیا۔'' [البقرۃ: 83]

سورۃ النحل میں فرمایا:

﴿إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَىٰ وَيَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنكَرِ وَالْبَغْيِ ۚ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ﴾

''اللہ تعالیٰ عدل کا، بھلائی کا اور قرابت داروں کو دینے کا حکم دیتا ہے اور بے حیائی کے کاموں، ناشائستہ حرکتوں اور ظلم و زیادتی سے روکتا ہے، وہ خود تمہیں نصیحتیں کر رہا ہے کہ تم نصیحت حاصل کرو۔'' [النحل: 90]

صلہ رحمی کرنے والا کون:

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (رشتہ داروں کی صلہ رحمی کے) بدلے میں صلہ رحمی کرنے والے رشتہ داری کے تعلق کو نبھانے والا نہیں ہے بلکہ اصل رشتہ داری کو نبھانے والا وہ ہے کہ جب (دوسروں کی طرف سے) قطع تعلقی ہو تو وہ (ان سے) صلہ رحمی کرے۔

[صحیح۔ صحیح البخاری: 5991، سنن ابی داوٗد: 1697، جامع الترمذی: 1908]

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کی اے اللہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے رشتہ دار (ایسے) ہیں کہ میں ان سے صلہ رحمی کرتا ہوں اور وہ مجھ سے قطع تعلقی کرتے ہیں، میں ان پر احسان کرتا ہوں اور وہ میرے ساتھ بدسلوکی کرتے ہیں میں ان سے نرمی اور تحمل مزاجی سے پیش آتا ہوں اور وہ مجھ سے جاہلانہ رویہ سے پیش آتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تیری بات درست ہے تو پھر تو (اپنے حسنِ سلوک سے) ان کے منہ میں خاک ڈال رہا ہے اور جب تک تو اسی طرح ان سے حسنِ سلوک اور صلہ رحمی کرتا رہے گا اس وقت تک اللہ کی طرف سے ایک مددگار تیری مدد پر کوشاں رہے گا۔[صحیح۔ صحیح مسلم: 2558]

قطع رحمی کا نقصان:

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اولاد آدم کے اعمال ہر جمعرات کو جمعہ کی رات پیش کیے جاتے ہیں (لیکن) قطع تعلقی کرنے والے کا کوئی بھی عمل قبول نہیں کیا جاتا۔

[حسن۔ مسند احمد: 484/2]

یتیم پر شفقت سخت دلی کا علاج:

سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنے دل کی سختی کی شکایت کر رہا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تو چاہتا ہے کہ تیرا دل نرم ہو جائے اور تیری ضرورت پوری ہو؟ یتیم پر شفقت کر اور اس کے سر پر ہاتھ پھیر، اپنے کھانے میں سے اسے بھی کھلایا کر (اس طرح کرنے سے) تیرا دل نرم ہو جائے گا اور تیری ضرورت پوری ہو گی۔[حسن لغیرہ۔ الطبرانی فی الکبیر: 239/8]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنی سخت دلی کی شکایت کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرا کر اور مسکین کو کھانا کھلایا کر (یہی تیری سخت دلی کا علاج ہے)[حسن لغیرہ۔ مسند احمد: 263/2,387/2]

ہمسایہ سے حسنِ سلوک کی اہمیت:

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تک بندے کا دل درست نہ ہو اس وقت تک اس کا ایمان درست (یعنی کامل) نہیں ہوسکتا، اور جب تک اس کی زبان ٹھیک نہ ہو اس وقت تک اس کا دل درست نہیں ہوسکتا اور جب تک اس کا پڑوسی اس کی تکلیفوں سے محفوظ نہ ہو اس وقت تک نہ تو اس کی زبان درست ہوسکتی ہے اور نہ ہی وہ جنت میں داخل ہوسکے گا۔[حسن۔ مسند احمد: 387/1]

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں (کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:) وہ شخص (کامل) مؤمن نہیں جس نے پیٹ بھر کر رات گزاری لیکن اس کا پڑوسی اس کے پہلو میں (رات بھر) بھوکا رہا۔

[صحیح لغیرہ۔ مستدرك حاكم: 304/2]

مہمان نوازی کا اجر:

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ اپنے مہمان کی تکریم (یعنی مہمان نوازی وغیرہ) کرے ایک شخص نے عرض کی: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! مہمان کی عزت کیسے ہوگی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین دن تک اس کی عمدہ ضیافت جو اس سے زیادہ ہوتو وہ صدقہ ہوگا (یعنی احسان اور مزید اجر وثواب کا باعث)

[صحیح لغیرہ۔ مسند احمد: 76/3، مسند البزار: 1931]

مسلمان کی مدد کرنے کا اجر وثواب:

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان (دوسرے) مسلمان کا بھائی ہے نہ تو یہ اپنے بھائی پر ظلم کرتا ہے اور نہ ہی اسے ظالم کے حوالے کرتا ہے، اور جو اپنے بھائی کی ضرورت

پوری کرنے کی کوشش کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی ضروریات کو پورا فرما دیتا ہے، اور جس نے کسی مسلمان سے کسی تکلیف کو دور کیا تو اللہ تعالیٰ قیامت کی مصیبتوں میں سے کسی مصیبت کو اس سے دور کر دے گا، اور جس نے کسی مسلمان کی پردہ پوشی کی (کسی کو اس کا عیب نہ بتایا) تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے عیبوں پر پردہ ڈال دے گا۔ اور ایک روایت میں ہے: جس نے مظلوم کا ساتھ دیا یہاں تک کہ اُسے حق دلا کر چھوڑا تو اللہ تعالیٰ اس کے قدم پل صراط پر اس دن مضبوطی سے قائم رکھے گا جس دن لوگوں کے قدم پل صراط پر ڈگمگائیں گے۔

[**صحیح**۔ صحیح البخاری: 2442، صحیح مسلم: 2580، سنن ابی داوٗد: 4893، رزین]

22

حسن سلوک اور صلہ رحمی کا بیان

1- والدین سے حسنِ سلوک اور صلہ رحمی کرنے کی ترغیب اور والدین کی اطاعت اور ان کے ساتھ اچھا سلوک کرنے اور ان کے انتقال کے بعد ان کے دوستوں سے حسنِ سلوک کرنے کی تاکید

1243 عن عبدالله بن مسعود رضی الله عنه قال: سألت رسول الله ﷺ: أيُّ العملِ أحبُّ إلى الله؟ قال: ((الصلاةُ على وقتِها)) قلتُ: ثُمَّ أيّ؟ قال: ((بِرّ الوالِدينِ)) قلتُ: ثُمَّ أيّ؟ قال: ((الجهادُ في سبيلِ الله)).

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک کون سا عمل سب سے زیادہ پسندیدہ ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وقت پر نماز پڑھنا، میں نے عرض کی پھر کون سا عمل؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: والدین سے حسنِ سلوک کرنا، میں نے عرض کی پھر کون سا عمل؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔ [صحیح۔ صحیح البخاری: 504، صحیح مسلم: 248]

1244 وعن عبدالله بن عمرو بن العاص رضی الله عنهما قال: جاءَ رجلٌ إلى نبيّ الله ﷺ فاستأذَنه في الجِهادِ. فقال: ((أحيٌّ والداك؟.)) قال: نعم. قال: ((ففيهما فَجاهِدْ)) وفي رواية لمسلم قال: أقْبَلَ رجلٌ إلى رسولِ الله فقال: أبايِعُكَ على الهِجْرَةِ والجِهادِ، أبْتَغي الأجْرَ مِنَ الله، قال: ((فهلْ مِنْ والدَيْك أحدٌ حَيٌّ؟)) قال: نَعم، بلْ كِلاهما حَيٌّ. قال: ((فَتَبْتَغي الأجْرَ مِنَ

اللّٰہ؟)). قال: نعم. قال: ((فارْجعْ إلى والِدَيْكَ فأحْسِنْ صُحْبَتَهُما)).

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر جہاد پر جانے کی اجازت مانگی تو آپ ﷺ نے اس سے پوچھا: کیا تیرے والدین زندہ ہیں؟ اس نے عرض کی جی ہاں، تو آپ ﷺ نے فرمایا: پھر تم ان کی خدمت کرو یہ جہاد ہے اور مسلم کی روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی: میں اللہ تعالیٰ سے اجر و ثواب حاصل کرنے کے لیے آپ ﷺ سے ہجرت اور جہاد پر بیعت کرتا ہوں: آپ ﷺ نے پوچھا تیرے والدین میں سے کوئی زندہ ہے؟ اس نے عرض کی: بلکہ وہ دونوں ہی زندہ ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تو اللہ تعالیٰ سے اجر لینا چاہتا ہے؟ اس نے عرض کی جی ہاں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پھر تو اپنے والدین کے پاس لوٹ جا اور ان کے ساتھ اچھی طرح حسن سلوک سے پیش آ (یہی تیرا جہاد ہے)۔ [صحیح۔ صحیح البخاری: 3004، صحیح مسلم: 2549, 6671، سنن أبي داوٗد: 2529، جامع الترمذی: 1671، سنن نسائی: 3105]

1245 عن عبداللّٰه بن عمرو بن العاص رضی الله عنهما قال: **جاءَ رجلٌ إلى رسولِ اللّٰه ﷺ فقال: جئتُ أبايِعُكَ على الهِجْرَةِ، وتركتُ أبوَيَّ يبكِيانِ. فقال: ((ارْجِعْ إليهِما فأضْحِكْهُما كما أبكَيْتَهُما)).**

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی: میں آپ ﷺ سے ہجرت پر بیعت کرنے آیا ہوں اور اپنے والدین کو روتا ہوا چھوڑ کر آیا ہوں۔ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: واپس جا اور جس طرح تم نے انہیں رُلایا ہے اسی طرح انہیں ہنسا۔

[صحیح۔ سنن أبي داوٗد: 2528]

1246 عن معاوية بن جاهمة: **أنَّ جاهِمَةَ جاءَ إلى النبي ﷺ فقال: يا رسولَ اللّٰه! أردْتُ أنْ أغزُوَ، وقد جئتُ أسْتَشيرُكَ. فقال: ((هل لكَ مِنْ أُمٍّ؟)) قال:** نعم. قال: **((فالْزَمْها، فإنَّ الجنَّةَ عند رِجْلِها)) وفي رواية:** قال: أتيتُ النبي ﷺ أسْتَشيرُه في الجِهادِ؟ **فقال النبيُّ ﷺ: أَلَكَ وَالِدَانِ قُلْتُ: نَعَمْ. قال ((الْزَمْهُما ، فإنَّ الجنَّة تَحتَ أرْجُلِهِما)) .**

سیدنا معاویہ بن جاھمۃ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں۔ سیدنا جاہمہ رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے جہاد پر جانے کا ارادہ کیا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مشورہ کرنے حاضر ہوا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: کیا تیری والدہ (حیات) ہے؟ انہوں نے عرض کی: جی ہاں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنی والدہ کی خدمت کر یقیناً جنت (تیری) والدہ کے قدموں میں ہے۔ ایک روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا تیرے والدین (حیات) ہیں؟ میں نے عرض کی جی ہاں! تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے والدین کی خدمت کر یقیناً (تیری) جنت ان کے قدموں میں ہے۔

[حسن، صحیح۔ سنن ابن ماجہ: 2781، مستدرك حاكم جلد4 ص210، سنن نسائی:3104]

1247 وعن أنس بن مالك رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: **((من سرّه أنْ يُمَدّ له في عمرِه، ويُزادَ في رزقه ؛ فليبرَّ والديه ، وليَصِلْ رحمه))**

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اسکی عمر بڑھا دی جائے اور اس کے رزق میں کشادگی کر دی جائے اسے چاہیے کہ والدین سے حسنِ سلوک کیا کرے اور (دیگر رشتہ داروں کے ساتھ) صلہ رحمی کرے۔ [حسن لغیرہ۔ مسند أحمد : 266/3 , 156/3]

1248 وعن جابرٍ - يعني ابن سمرة - رضي الله عنه قال: **صعدَ النبيُّ ﷺ المنبرَ فقال**: ((آمين، آمين ، آمين)) ، - **قال**: - ((**أتاني جبريل عليه السلامُ فقال: يا محمّد! مَنْ أدْرَكَ أحدَ أبوَيْه فماتَ؛ فدخلَ النارَ، فأبْعَده اللّه، قُلْ** : (آمين) : **فقلتُ**: (آمين) ، **فقال : يا محمّدُ! مَنْ أدْرك شهرَ رمضانَ فماتَ، فلَمْ يُغْفَرْ له ؛ فأدخل النارَ، فأبْعَده الله ، قلْ**: (آمين). **فقلتُ**: (آمين) ، **قال: ومَنْ ذُكرْتَ عندَه فلَمْ يُصَلِّ عليك فماتَ ؛ فدَخل النارَ، فأبْعَدهُ اللّه. قلْ**: (آمين) ، **فقلْتُ**: (آمين))).

سیدنا جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر کی سیڑھیوں پر چڑھتے ہوئے تین مرتبہ آمین کہا اور فرمایا کہ جبریل علیہ السلام میرے پاس آئے اور کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! جس نے اپنے والدین میں سے کسی ایک کو پایا اور اس کی خدمت گزاری کیے بغیر فوت ہوا، اور جہنم میں داخل ہو گیا تو اللہ تعالیٰ اسے (اپنی رحمت سے) محروم کر دے، پھر کہا آپ آمین کہیں تو میں نے آمین کہا، پھر جبریل علیہ السلام نے فرمایا: جس نے رمضان کا ماہ مبارک پایا

اور فوت ہو گیا اور (اس کی سستی اور غفلت کے سبب) اس کی مغفرت نہ کی گئی اور وہ جہنم میں داخل ہو گیا۔ تو اللہ تعالیٰ اسے (اپنی رحمت سے) محروم کر دے۔ آپ آمین کہیں تو میں نے آمین کہا، پھر جبریل علیہ السلام نے فرمایا: اور جس کے پاس آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لیا گیا اور اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ پڑھا اور فوت ہو گیا اور جہنم میں داخل ہوا تو اللہ اسے اپنی رحمت سے محروم کرے آپ صلی اللہ علیہ وسلم آمین کہیں: تو میں نے آمین کہا۔

[صحیح لغیرہ۔ الطبرانی، المستدرك للحاکم: 502/3]

1249 عن أبي هريرة أيضًا قال: جاءَ رجلٌ إلى رسولِ الله ﷺ فقال: يا رسول الله! مَنْ أحقُّ الناسِ بحُسْنِ صَحَابَتِي؟ قال: ((أُمُّكَ)) قال: ثُمَّ مَنْ؟ قال: ((أُمُّكَ)) قال: ثُمَّ مَنْ؟ قال: ((أُمُّكَ)) قال: ثُمَّ مَنْ؟ قال: ((أبوكَ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! لوگوں میں میرے حسنِ سلوک کا سب سے زیادہ مستحق کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تیری والدہ، اس نے عرض کی پھر کون؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تیری والدہ۔ اس نے عرض کی پھر کون؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تیری والدہ۔ اس نے عرض کی پھر کون؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تیرا والد۔

[صحیح۔ صحیح البخاری: 5971، صحیح مسلم: 2548]

1250 عن أسماء بنت أبي بكر رضي الله عنهما قالت: قَدِمَتْ عَلَيَّ أُمِّي، وهي مُشرِكةٌ في عَهْدِ رسولِ الله ﷺ، فاستَفْتَيْتُ رسولَ الله ﷺ؛ قلتُ: قدِمَتْ عليَّ أُمِّي، وهي راغِبَةٌ، أفأَصِلُ أُمِّي؟ قال: ((نعم؛ صِلي أُمَّكِ)).

سیدہ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما بیان کرتی ہیں کہ عہد رسالت میں میری مشرکہ والدہ میرے پاس آئی تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ میری والدہ میرے پاس آئی ہے اور وہ میری خدمت گذاری کی خواہش مند ہے تو کیا میں اپنی والدہ سے صلہ رحمی کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہاں اپنی والدہ سے صلہ رحمی کر۔

[صحیح۔ صحیح البخاری: 2620، صحیح مسلم: 2321، سنن ابی داود: 1668]

1251 عن عبدالله بن عمرو رضي الله عنهما قال: قال رسول الله ﷺ: ((رضا اللهِ في رضا الوالِدِ،

و سَخَطُ اللّٰہ فی سَخَطِ الوالِد))

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی رضامندی والد کی رضامندی میں ہے اور اللہ کی ناراضگی والد کی ناراضگی میں ہے۔

[حسن لغیرہ۔ جامع الترمذی:1899، صحیح ابن حبان 429، المستدرك للحاكم: 151/4]

1252 ورواه الطبراني من حديث أبي هريرة؛ إلا أنّه قال: ((طاعةُ اللّٰه طاعةُ الوالِدِ ، وَمَعْصِيَةُ اللّٰهِ و مَعصيَةُ الوالِدِ))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:) اللہ کی فرمانبرداری والد کی فرمانبرداری میں ہے اور اللہ کی نافرمانی والد کی نافرمانی میں ہے۔[حسن لغیرہ۔ الطبراني في الأوسط:2276]

1253 ورواه البزار من حديث عبدالله بن عمر – أو ابن عمرو ، ولا يحضرني أيهما–، ولفظه : قال:

((رضا الربِّ تبارَكَ و تعالى في رضا الوالِدَيْنِ، وسخَطُ اللّٰه تبارَكَ وتَعالى في سَخَطِ الوالدَيْنِ))

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما یا ابن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:) اللہ تعالیٰ کی رضامندی والدین کی رضامندی میں ہے اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی والدین کی ناراضگی میں ہے۔

[حسن لغیرہ۔ مسند البزار : 1865]

1254 عن ابن عمر رضي الله عنهما قال: أتى النبيَّ رجلٌ، فقال: إنّي أذْنَبْتُ ذنبًا عظيمًا ، فهلْ لي مِنْ تَوْبَةٍ؟ فقال: ((هل لك مِنْ أُمٍّ؟)). قال: لا. قال: ((فهل لك مِنْ خالة؟)). قال: نَعمْ. قال: ((فَبِرَّها)).

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی: مجھ سے ایک بہت بڑا گناہ ہو گیا ہے کیا میری توبہ قبول ہو سکتی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا کیا تیری والدہ (زندہ) ہے؟ اس نے عرض کی: نہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا تیری خالہ ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنی خالہ کی خدمت کر۔ (تیری توبہ قبول ہوگی)

[صحیح۔ جامع الترمذی: 1904، صحیح ابن حبان:435، مستدرك حاكم 155/4]

1255 عن عبداللہ بن دینارٍ عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما: أنَّ رجلاً مِنَ الأعْرابِ لَقِيَه بطريقِ مكّةَ، فسلَّم عليه عبدُاللّٰه بنُ عُمَر ، وحمَلَه على حمارٍ كانَ يرْكَبُه ، وأعطاه عِمامَة كانَتْ على رأْسِه. قال ابْنُ دينارٍ: فقلْنا له :أصلَحكَ اللّٰه! إنّهمُ الأعْرابُ ، وهم يَرْضونَ باليَسيرِ! فقال عبدُاللّٰه بنُ عُمرَ: إنَّ أبا هذا كانَ وُدّاً لعمرَ بْنِ الخطَّابِ ، وإنِّي سمعتُ رسولَ اللّٰه ﷺ يقول: ((إنّ أبرَّ البِرِّ صِلةُ الولَدِ أهلَ وُدِّ أبيه)).

سیدنا عبداللہ بن دینار رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی ایک بدو سے مکہ کی ایک شاہراہ پر ملاقات ہوئی تو عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اُسے سلام کہا، اپنی سواری پر بٹھالیا اور اپنا عمامہ (پگڑی) اتار کر اس کے سر پر رکھ دی۔ عبداللہ بن دینار رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ہم نے عرض کی: اللہ تعالیٰ آپ کی راہنمائی فرمائے۔ یقیناً یہ بدو تو تھوڑی سی چیز پر ہی راضی وخوش ہو جاتے ہیں (آپ نے اسے اتنا مقام دیا) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اس شخص کا والد (میرے والد) عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا قریبی دوست تھا اور بے شک میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: والد کے دوست واحباب سے حسنِ سلوک کرنا بلاشبہ بہت بڑی نیکی ہے۔

[صحیح۔ صحیح مسلم: 2552]

1256 عن أبی بردة قال: قدمتُ المدينةَ ، فأتاني عبدُاللّٰه بنُ عمرَ فقال: أتدْري لِمَ أتَيْتُك ؟ قال قلت: لا، قال: سمعتُ رسولَ اللّٰه ﷺ يقول: ((مَنْ أحبَّ أنْ يَصِلَ أباه في قَبْرِه ؛ فلْيَصِلْ إخْوانَ أبيه بَعْدَه)) وإنه كان بين أبي عُمرَ وبين أبيكَ إخاءٌ وَوُدٌّ ، فأَحْبَبْتُ أنْ أصِلَ ذلِكَ.

ابو بردہ بیان کرتے ہیں کہ میں مدینہ منورہ آیا تو عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما خود چل کر میرے پاس تشریف لائے اور کہنے لگے کیا آپ جانتے ہیں کہ میں آپ کے پاس کیوں آیا ہوں؟ میں نے کہا: مجھے معلوم نہیں۔ تو عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ''جو شخص اپنے فوت شدہ والد کی خدمت کرنا چاہتا ہے تو اسے چاہیے کہ اپنے والد کے دوست واحباب سے حسن سلوک اور صلہ رحمی کرے۔'' پھر کہا کہ میرے والد اور آپ کے والد کی آپس میں دوستی تھی تو میں اس دوستی کی وجہ سے صلہ رحمی کرنے کا خواہش مند ہوں۔ [حسن۔ صحیح ابن حبان: 432]

2-والدین کی نافرمانی پر سخت وعید کا بیان

1257 عن المغيرة بن شعبة رضي الله عنه عن النبي ﷺ قال: ((إِنَّ اللّٰه حرَّم عليكُم عقوقَ الأُمَّهاتِ ، وَوَأْدَ البَناتِ ، ومَنْعَ وهاتِ ، وكرهَ لكُم قِيْلَ وقالَ ، وكثْرةَ السُّؤَال ، وإضاعَةَ المالِ)).

سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے تم پر ماؤں کی نافرمانی، بیٹیوں کو زندہ درگور کرنا اور تحفہ دوسروں کو نہ دینا لیکن لینے میں طمع کرنے کو حرام قرار دیا ہے اور تمہارے لیے فضول اور بے مقصد گفتگو بکثرت (غیر ضروری) سوال اور مال کو ضائع کرنا (سخت) ناپسند کیا ہے۔

[صحيح- صحيح البخاري:5975]

1258 عن أنس رضي الله عنه قال: ذُكِرَ عند رسول الله ﷺ الكبائرُ فقال : ((الشركُ باللّٰه، وعقوقُ الوالدينِ)) الحديث. رواه البخاري ومسلم والترمذي. وفي كتاب النبي ﷺ الذي كتبه إلى أهل اليمن وبعث به عمرو بن حزم: ((وإنَّ أكبرَ الكبائر عنداللّٰه يومَ القيامةِ: الإشْراكُ باللّٰه ، وقتلُ النفسِ المؤمِنَةِ بغير الحَقِّ ، والفرارُ في سبيلِ اللّٰه يومَ الزحْفِ ، وعقوقُ الوالدين ، ورَمْيُ الْمحصَنَةِ ، وتعلُّمُ السِّحْرِ ، وأكْلُ الرِّبا ، وأكلُ مالِ اليَتيمِ)).

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے کبیرہ گناہوں کا ذکر کیا گیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (کبیرہ گناہ) اللہ کے ساتھ شرک کرنا اور والدین کی نافرمانی کرنا (ہے) ایک روایت میں ہے کہ نبی ﷺ نے سیدنا عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ کو جو تحریر لکھ کر اہل یمن کی طرف روانہ فرمایا (اس میں یہ بھی لکھا تھا) قیامت کے دن اللہ کے ہاں کبیرہ گناہوں میں سے بڑے گناہ یہ ہوں گے۔ ① اللہ کے ساتھ شرک کرنا ② مومن جان کو ناحق قتل کرنا ③ جہاد سے پیٹھ پھیر کر بھاگنا ④ ماں باپ کی نافرمانی کرنا ⑤ پاک دامن عورت پر تہمت لگانا ⑥ جادو سیکھنا ⑦ سود کھانا ⑧ یتیم کا مال کھانا۔

[صحيح- صحيح البخاري:2653، صحيح مسلم: 256، صحيح ابن حبان: 5563]

1259 عن ابن عمر رضي الله عنهما عن رسول الله ﷺ قال: ((ثلاثَةٌ لا ينظرُ اللّٰه إليهم يومَ القِيَامَةِ:

العاقّ لوالديْهِ ، ومد مِنُ الخمرِ، والمنَّانُ عطاءَ ہ. وثلاثَةٌ لا يَدخلونَ الجنَّة: العاقُّ لوالِديْه، والديُّوثُ، والرَّجُلَةُ)).

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین قسم کے لوگ ایسے ہیں جن کی طرف اللہ تعالیٰ روزِ قیامت رحمت کی نظر سے نہیں دیکھے گا ① والدین کا نافرمان ② شراب کا عادی ③ احسان کر کے جتلانے والا (پھر فرمایا:) تین قسم کے لوگ جنت میں داخل نہ ہوں گے۔ ① ماں باپ کا نافرمان ② دیوث (وہ شخص کہ جس کے اہل خانہ بے حیائی کے مرتکب ہوں اور وہ انہیں وعظ ونصیحت نہ کرے) ③ مردوں کی مشابہت اختیار کرنے والی عورت۔ [حسن، صحیح۔ سنن النسائی:2562، مسند البزار: 1875، مستدرك حاکم:146/4، صحیح ابن حبان: 7340]

1260 عن عبدالله بن عمر رضى الله عنهما؛ أنّ رسولَ الله ﷺ قال: ((ثلاثَةٌ حرَّمَ اللهُ تبارك وتعالى عليهِمُ الجنَّةَ: مُد مِنُ الخَمْرِ ، والعاقُّ، والديُّوثُ ؛ الذى يُقِرُّ الخبْثَ فى أهْلِه)).

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین قسم کے لوگوں پر اللہ تعالیٰ نے جنت کو حرام کر دیا ہے ① شراب کا عادی ② ماں باپ کا گستاخ ③ دیوث کو جو اپنے اہل وعیال کی بے حیائی پر روک تھام نہ کرے۔

[حسن لغیرہ۔ مسند احمد: 69/2، سنن نسائی: 2562، مسند البزار: 1875، مستدرك حاكم : 146/4]

1261 عن عبدالله بن عمرو بن العاص رضى الله عنهما؛ أنَّ رسولَ الله ﷺ قال: ((مِنَ الكبائرِ شَتْمُ الرجلِ والدَيْه)). قالوا: يا رسولَ الله! وَهَلْ يَشْتُم الرجلُ والديه ؟ قال: ((نعم ، يَسُبُّ أبا الرجُلِ ؛ فيسبُّ أباه ، ويسبُّ أُمَّه ؛ فيَسُبُّ أمَّه)). وفى رواية للبخارى و مسلم: ((إنَّ مِنْ اكبرِ الكبائِرِ أنْ يَلْعَن الرجلُ والديْهِ)). قيلَ :يا رسولَ الله؟ وكيفَ يلعنُ الرجلُ والديه؟ قال: ((يَسُبُّ [الرجلُ] أبا الرجل ؛ فيسبُّ أباه ، ويسُبُّ أُمَّه ؛ فيَسُبُّ أمَّه)).

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے والدین کو گالی دینا کبیرہ گناہ ہے۔ عرض کی گئی اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کیا کوئی (بدبخت ایسا بھی) ہے کہ جو اپنے ماں باپ کو گالی

دے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہاں۔ وہ کسی کے باپ کو گالی دیتا ہے تو وہ اس کے باپ کو گالی دیتا ہے۔ وہ کسی کی ماں کو گالی دیتا ہے تو (جواب میں) وہ اس کی ماں کو گالی دیتا ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ (آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:) کبیرہ گناہوں میں سب سے بڑا گناہ یہ بھی ہے کہ آدمی اپنے ماں باپ پر لعنت کرے۔ عرض کی گئی: اے اللہ کے رسول ﷺ! کوئی اپنے والدین پر کیسے لعنت کرسکتا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ کسی کے ماں باپ کو گالی دیتا ہے وہ (جواب میں) اس کے والدین کو گالی دیتا ہے۔

[صحیح۔ صحیح البخاری 5973، صحیح مسلم: 259]

1262 عن عمرو بن مرة الجهني رضي الله عنه قال: جاءَ رَجلٌ إلى النبيِّ ﷺ فقال: يا رسولَ الله! شهدتُ أنْ لا إله إلا الله، وأنَّكَ رسولُ الله، وصلّيْتُ الخمسَ، وأدّيْتُ زكاةَ مالي، وصُمتُ رمضانَ؟ فقال النبيُّ ﷺ: ((مَنْ ماتَ على هذا كان معَ النبيينَ والصدِّيقينَ والشُّهَداءِ يومَ القيامة هكذا – ونصب اصبعيه – ما لَمْ يَعقَّ والِدَيْه)).

''سیدنا عمرو بن مرۃ جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا خیال ہے آپ ﷺ کا اگر میں (صدق دل سے) اس بات کی گواہی دوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور یقیناً آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے سچے رسول ﷺ ہیں۔ اور پانچ وقت کی (فرض) نماز پڑھوں اور زکوۃ ادا کروں اور رمضان کے روزے رکھوں تو میرا شمار کن میں ہوگا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اس حال میں فوت ہوا وہ روز قیامت انبیاء علیہم السلام، صدیقین اور شہداء کے ساتھ اس طرح ہوگا، پھر آپ ﷺ نے اپنی انگلیوں کو ملایا۔ جب تک ماں باپ کی نافرمانی نہ کرے۔''

[صحیح۔ مسند البزار: 25، صحیح ابن حبان: 3429، صحیح ابن خزیمة: 2212]

1263 عن العوام بن حَوْشَبٍ قال: نزلتُ مرّةً حيًّا، وإلى جانبِ ذلك الحيّ مقبرةٌ، فلمَّا كان بعدَ العَصْرِ انشقَّ فيها قَبْرٌ، فخَرجَ رجلٌ رأسُه رأسُ الحِمارِ، وجَسدُه جَسدُ إنسانٍ، فنهَقَ ثلاثَ نَهقاتٍ ثُمَّ انْطبقَ عليه القبرُ، فإذا عجوزٌ تَغْزِل شَعْرًا أوْ صوفًا، فقالتِ امْرأةٌ: ترى تلكَ العجوزَ؟ قلتُ: ما لَها؟ قالتْ: تلكَ أمُّ هذا. قلتُ: وما كانَ قِصَّتُه؟ قالتْ: كان يشرَبُ الخمرَ، فإذا راحَ تقولُ

له أُمّه: يا بنيَّ اتَّقِ اللّٰه إلى متى تَشْرَبُ هذه الخمرَ؟! فيقولُ لها: إنَّما أنْتِ تَنْهَقين كما يَنْهَقُ الحِمارُ! قالتْ: فماتَ بعدَ العَصْرِ. قالت!: فهو يَنْشَقُّ عنه القبرُ بعدَ العَصْرِ، كلِّ يومٍ فيَنْهَقُ ثلاثَ نَهَقَاتٍ، ثمّ يَنْطَبِق عليه القبرُ.

عوام بن حوشب رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک محلّہ میں پہنچا جس کے ایک جانب قبرستان تھا عصر کی نماز کے بعد ایک قبر پھٹی اور اس میں سے ایک انسان نکلا جس کا سر گدھے جیسا اور جسم انسان کی مانند تھا۔ اس نے تین مرتبہ گدھے کی طرح آواز نکالی پھر قبر بند ہوگئی۔ وہاں ایک بڑھیا رسی بنا رہی تھی ایک عورت کہنے لگی (اے عوام!) کیا تم اس بڑھیا کو دیکھ رہے ہو؟ میں نے پوچھا اس کا معاملہ کیا ہے؟ وہ کہنے لگی یہ اس قبر سے نکلنے والے کی ماں ہے میں نے پوچھا اس کا قصہ کیا ہے؟ اس نے بتایا کہ یہ آدمی شراب کا عادی تھا جب یہ شراب پینے نکلتا تو اس کی ماں اسے سمجھاتی اے میرے بیٹے! اللہ سے ڈر آخر تو کب تک اسی طرح شراب پیتا رہے گا؟ وہ آگے سے کہتا: تو گدھے کی طرح آواز نکالتی ہے یہ شرابی عصر کی نماز کے بعد فوت ہوگیا۔ تو اب ہر روز عصر کے بعد قبر پھٹتی ہے اور یہ تین مرتبہ گدھے کی طرح آواز نکالتا ہے پھر قبر بند ہو جاتی ہے۔

[حسن موقوف۔ الأصبهاني في مسنده: 471]

3-رشتہ داروں کی قطع تعلقی کے باوجود صلہ رحمی کرنے کی ترغیب اور قطع رحمی پر وعید

1264 عن أبي هريرة رضى الله عنه ؛ أنَّ رسولَ الله ﷺ قال: ((مَنْ كانَ يُؤمِنُ باللّٰه واليومِ الآخر فلْيُكْرِمْ ضَيْفَه، ومن كانَ يؤمِنُ باللّٰه واليوم الآخِرِ فلْيَصِل رَحِمَه، ومَنْ كانَ يؤمِنُ باللّٰه واليومِ الآخِرِ فليَقُلْ خيراً أوْ لِيَصْمُتْ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ اپنے مہمان کا احترام کرے اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ وہ صلہ رحمی کیا کرے اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ اچھی بات کہا کرے یا خاموشی اختیار کرے۔[صحيح۔ صحيح البخارى: 5673، صحيح مسلم: 48]

1265 وعن أنسٍ رضى الله عنه أنَّ رسولَ الله ﷺ قال: ((مَنْ أَحبَّ أن يُبْسطَ له في رِزْقِه ، ويُنَسَّأَ له في أثَرِه ؛ فلْيَصِلْ رَحِمَه)).

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اسکی عمر بڑھا دی جائے اور اس کے رزق میں کشادگی کر دی جائے تو اسے چاہیے کہ (رشتہ داروں کے ساتھ) صلہ رحمی کرے۔[صحيح۔ مسند أحمد : 266/3 , 156/3]

1266 عن رجلٍ من خثعم قال: أتيتُ النبيَّ ﷺ وهو في نَفَرٍ مِنْ أصْحابِه ، فقلتُ، أنْتَ الذى تزعُم أنَّك رسول اللّٰهِ؟ قال: ((نعم)). قال: قلتُ: يا رسولَ اللّٰه! أيُّ الأعمالِ أحبُّ إلى اللّٰه؟ قال: ((الإيمانُ باللّٰه)) قال: قلتُ: يا رسولَ اللّٰه ! ثُمَّ مَهْ ؟ قال: ((ثُمَّ صِلَةُ الرَّحِمِ)). قال: قلتُ: يا رسولَ اللّٰه ! ثُمَّ مَهْ؟ قال: ((ثُمَّ الأمرُ بالمعروفِ ، والنهيُ عنِ المنكرِ)). قال: قلتُ: يا رسولَ اللّٰه ! أيُّ الأعْمالِ أبْغَضُ إلى اللّٰه؟ قال: ((الإشراكُ باللّٰه)). قال: قلتُ: يا رسولَ اللّٰه ! ثُمَّ مَهْ ؟ قال: ((ثُمَّ قَطيعَةُ الرَّحِمِ)). قال: قلتُ: يا رسولَ اللّٰه ! ثُمَّ مَهْ ؟ قال: ((ثُمَّ الأمْرُ بالمنْكرِ ، والنهيُ عنِ المعروفِ)).

قبیلہ خثعم کے ایک شخص سے روایت ہے کہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک مجلس میں تشریف فرما تھے۔ میں نے عرض کی: کیا آپ ہی نے اللہ کے رسول ہونے کا دعویٰ کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ وہ شخص کہتا ہے میں نے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! کون سے اعمال اللہ کو سب سے زیادہ پسند ہیں؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ پر ایمان لانا، پھر میں نے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! اس کے بعد کون سا عمل؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: صلہ رحمی کرنا، میں نے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! پھر کون سا عمل؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا، میں نے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے بُرے اور ناپسندیدہ اعمال کون سے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کے ساتھ شرک کرنا، میں نے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ پھر کون سا عمل؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قطع رحمی (رشتہ داروں سے قطع تعلقی) میں نے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! پھر کون سا عمل؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: برائی کا حکم دینا اور نیکی سے روکنا۔

[صحيح۔ مسند أبي يعلى: 6839/12]

1267 وعن أبي أيوبَ رضي الله عنه: أنَّ أعرابيًّا عَرَضَ لِرسول الله ﷺ وهو في سَفَرٍ، فأخَذ بِخطامِ ناقَتِه، أوْ بزِمامِها، ثُمَّ قال: يا رسولَ الله - أو يا محمَّد! - أخبرني بما يُقرِّبُني مِنَ الجنةِ ويباعِدُني مِنَ النارِ؟ قال: فكفَّ النبيُّ ﷺ، ثُمَّ نظرَ في أصْحابِه، ثُمَّ قال: ((لقد وُفِّقَ - أو لقد هُدِيَ -)). قال: ((كيفَ قلْتَ؟)). قال: فأعادَها، فقال النبيُّ ﷺ: ((تعبدُ الله لا تُشْرِكُ به شيْئاً، وتقيمُ الصلاةَ، وتُؤْتي الزكاةَ، وتَصِلُ الرَّحِمَ، دَعِ النَاقَةَ)). وفي رواية: ((وتصل ذا رحمك)). فلما أدْبر قال رسولُ الله ﷺ: ((إنْ تَمَسَّكَ بما أُمِرَ به دخَلَ الجنَّةَ)).

سیدنا ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سفر میں ایک دیہاتی رسول اللہ ﷺ کے سامنے آ کر آپ کی اونٹنی کی لگام پکڑ کر عرض کرنے لگا اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے کوئی ایسا عمل بتلا دیجئے جو مجھے جنت کے قریب اور جہنم سے دور کر دے۔ نبی ﷺ کچھ دیر ٹھہرے اور پھر آپ ﷺ نے صحابہ کی طرف دیکھا اور فرمایا: یقیناً اسے توفیق اور ہدایت عطا کر دی گئی پھر آپ ﷺ نے فرمایا: تم نے کیا پوچھا تھا؟ اس نے پھر اپنا سوال دہرایا تو

نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کی عبادت کر اور کسی بھی چیز کو اس کا شریک ہرگز نہ بنا، نماز قائم کیا کر، زکوٰۃ (پابندی سے) ادا کیا کر اور اپنے عزیز و اقارب سے صلہ رحمی کیا کر پھر جب وہ واپس جانے لگا تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر یہ ان چیزوں پر عمل پیرا ہوا تو جنت میں داخل ہوگا۔

[صحیح۔ صحیح البخاری: 1396، صحیح مسلم: 104]

1268 وعن عائشة رضى الله عنها؛ أنَّ النبيَّ ﷺ قال لها: ((انَّه مَنْ أُعْطِيَ [حظه من] الرفق؛ فقد أُعطِيَ حظَّه مِنْ خيرِ الدنيا والآخِرَةِ، وصِلةُ الرَّحِمِ وحسنُ الجوارِ - أوْ حُسْنُ الخُلُقِ - يُعَمِّرانِ الديارَ، ويَزِيدانِ في الأَعْمارِ)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ان سے فرمایا: یقیناً جسے نرم مزاجی نصیب ہوئی گویا کہ اسے دنیا اور آخرت کی بھلائی مل گئی (پھر فرمایا) صلہ رحمی، ہمسائے سے حسنِ سلوک یا اچھا اخلاق گھروں کو آباد کرتے اور عمر میں اضافہ کرتے ہیں۔[صحیح۔ مسند امام احمد: 159/6]

1269 وعن أبي ذرٍّ رضى الله عنه قال: أوْصاني خليلي ﷺ بخِصالٍ مِنَ الخيرِ: أوصاني أنْ لا أنْظُرَ إلى مَنْ هو فوقي، وأنْ أنْظُرَ إلى مَنْ هو دوني، وأوْصاني بحُبِّ المساكين والدُّنُوِّ منهم، وأوصاني أنْ أصِلَ رَحِمي وإنْ أدْبَرَتْ، وأوْصاني أنْ لا أخافَ في اللّٰه لوْمةَ لائم ، وأوْصاني أنْ أقول الحقَّ وإنْ كان مُرًّا وأوْصاني أن أُكثِرَ مِنْ (لَا حَوْلَ ولا قُوَّةَ إلا بِاللّٰه)، فإنَّها كنزٌ مِنْ كُنوزِ الجنَّة)).

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے میرے خلیل رسول اللہ ﷺ نے بھلائی وخیر کی چند نصیحتیں فرمائیں: آپ ﷺ نے مجھے نصیحت کی میں اپنے سے زیادہ مالدار کی طرف نہ دیکھوں بلکہ اپنے سے کم تر (غریب) کی طرف دیکھو، اور آپ ﷺ نے مجھے مسکینوں (جن کی آمدن کم اور خرچہ زیادہ ہو) سے محبت کرنے اور ان کے قریب رہنے کی نصیحت فرمائی، اور آپ ﷺ نے مجھے رشتہ داروں کی قطع تعلقی کے باوجود صلہ رحمی کرنے اور اللہ تعالیٰ کے معاملہ میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے خوف زدہ نہ ہونے کی نصیحت فرمائی اور آپ ﷺ نے مجھے حق بات کہنے کی نصیحت فرمائی اگرچہ وہ کڑوی ہی کیوں نہ اور آپ ﷺ نے مجھے بکثرت (لا حَوْلَ ولا

قُوَّةَ إلا بِاللّٰه) پڑھنے کی نصیحت فرمائی (اور فرمایا) یہ جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔

[صحیح۔ الطبرانی فی الکبیر: 1648، صحیح ابن حبان: 449]

1270 وعن عبدالرحمن بن عوف رضی اللّٰه عنه قال: سمعتُ رسولَ اللّٰه ﷺ یقول: ((قال اللّٰه عزّوجلَّ: أنا اللّٰه، وأنا الرحمن، خلقتُ الرحم، وشَقَقْتُ لها اسمًا مِن اسْمِي، فمن وصَلها وصلته، ومن قطعها قطعتُه – أو قال: بَتَتُّهُ–)).

سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ بات بیان فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں اللہ ہوں اور میں ہی رحمٰن ہوں اور میں نے ہی صلہ رحمی کو تخلیق کیا اور اسے اپنے نام سے نکالا تو جس نے صلہ رحمی کی میں اسے (اپنی رحمت سے) ملا دوں گا اور جس نے قطع تعلقی کی میں اسے (اپنی رحمت وغیرہ سے) کاٹ (یعنی محروم کر) دوں گا۔[صحیح لغیرہ۔ سنن أبی داوٗد: 1694، جامع الترمذی: 1907]

1271 عن عبداللّٰه بن عمرو بن العاص رضی اللّٰه عنهما عن النبیِّ ﷺ قال: ((لیس الواصل بالمکافیء، ولکنَّ الواصلَ: الذی إذا قُطِعَتْ رحِمُه وصلها)).

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: (رشتہ داروں کی صلہ رحمی کے بدلے میں صلہ رحمی کرنے والے رشتہ داری کے تعلق کو نبھانے والا نہیں ہے بلکہ اصل رشتہ داری کو نبھانے والا وہ ہے کہ جب (دوسروں کی طرف سے) قطع تعلقی ہو تو وہ (ان سے) صلہ رحمی کرے۔

[صحیح۔ صحیح البخاری: 5991، سنن ابی داوٗد: 1697، جامع الترمذی: 1908]

1272 عن أبی هریرة رضی اللّٰه عنه: أنَّ رجلاً قال: یا رسولَ اللّٰه! إنَّ لی قرابةً أَصِلُهم ویقطعونی، وأُحْسِنُ إلیهم ویُسیئون إِلیَّ، واحْلُمُ علیهم و یَجهَلون علیَّ؟ فقال: ((وإنْ کنتَ کما قلتَ فکانما تُسِفُّهم المَلَّ، ولا یزالُ من اللّٰه ظهیرٌ علیهم ما دُمت علی ذلك)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کی اے اللہ کے رسول اللہ ﷺ! میرے رشتہ دار (ایسے) ہیں کہ میں ان سے صلہ رحمی کرتا ہوں اور وہ مجھ سے قطع تعلقی کرتے ہیں، میں ان پر احسان کرتا ہوں اور وہ میرے ساتھ بدسلوکی کرتے ہیں میں ان سے نرمی اور تحمل مزاجی سے پیش آتا ہوں اور وہ مجھ سے جاہلانہ رویہ

سے پیش آتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تیری بات درست ہے تو پھر تو (اپنے حسنِ سلوک سے) ان کے منہ میں خاک ڈال رہا ہے اور جب تک تو اسی طرح ان سے حسنِ سلوک اور صلہ رحمی کرتا رہے گا اس وقت تک اللہ کی طرف سے ایک مددگار تیری مدد پر کوشاں رہے گا۔[صحیح۔ صحیح مسلم: 2558]

1273 عن أم كلثوم بنت عقبة رضي الله عنها؛ أنَّ النبيَّ ﷺ قال : ((أفضلُ الصدقةِ الصدقةُ على ذي الرحمِ الكاشحِ)).

سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا سے روایت کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: سب سے بہترین صدقہ وہ ہے جو ایسے رشتہ دار کو دیا جائے جو اپنے دل میں (تمہارے خلاف) بغض و دشمنی رکھے۔

[صحیح۔ الطبرانی فی الکبیر: 2923، صحیح ابن خزیمۃ: 2386، مستدرک حاکم: 1515 جلد 2 ص 27]

1274 عن عقبة بن عامر رضي الله عنه قال : ثم لقيتُ رسولَ اللّٰه ﷺ فأخذتُ بيده فقلت: يا رسول اللّٰهِ! أخبرني بفَواضِلِ الأعمالِ. قال: ((يا عقبةُ! صِلْ من قطعك، و أعْطِ مَنْ حرمَك، و أعْرِض عمَّنْ ظلمك)). وفي رواية ((واعفُ عمَّنْ ظلمك)). رواه أحمد، والحاكم، وزاد : ((ألا ومَنْ أراد أن يُمَدَّ في عمره ، و يُبْسَطَ في رزقه ؛ فليصل رحمه)).

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کا ہاتھ پکڑ کر عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے سب سے افضل اعمال بتلایئے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے عقبہ رضی اللہ عنہ! جو رشتہ داری توڑے تو اس سے صلہ رحمی کر، جو تجھے محروم کرے تو اسے دے اور جو تجھ پر ظلم کرے تو اس سے اعراض کر، ایک روایت میں ہے تو اسے معاف کر دے، ایک روایت میں ہے: جو شخص اپنی عمر میں اضافہ اور رزق میں کشادگی چاہتا ہے اسے چاہیے کہ صلہ رحمی کیا کرے۔[صحیح لغیرہ۔ مسند احمد: 148/4، المستدرك للحاكم: 304]

1275 عن أبي بكرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ((من قطيعةِ الرحم، والخيانة، والكذب، وإنَّ أعجل البرّ ثوابًا بالصلة الرحمُ، حتى إنَّ أهل الْبيت ليكونون فجرَةً، فتنموا أموالُهم ، ويكثُر عددُهم إذا تَوَاصَلُوْا)). وفي رواية: ((وما من أهلِ بيتٍ يتواصلون فيحتاجُون)).

(سیدنا ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جن گناہوں کی سزا دنیا میں بہت جلد ملتی ہے) وہ قطع تعلقی، خیانت اور جھوٹ ہے اور دنیا میں جس نیکی کا ثواب سب سے جلدی ملتا ہے وہ صلہ رحمی ہے یہاں تک کہ ایک خاندان گنہگار ہوتا ہے لیکن صلہ رحمی کرنے کی وجہ سے ان کے مال اور اولاد میں اضافہ کر دیا جاتا ہے ایک روایت ہے کہ یہ ممکن نہیں کہ ایک خاندان کے افراد صلہ رحمی کرنے کے باوجود محتاج رہیں (بلکہ ان کے رزق میں کشادگی کر دی جاتی ہے)۔[حسن لغیرہ ۔ صحیح ابن حبان: 455]

1276 عن أبي هريرة رضي الله عنه قال : سمعتُ رسول الله ﷺ قال: ((إنَّ أعمالَ بني آدَم تُعْرَضُ كلَّ خميسٍ ليلةَ الجمعة ، فلا يُقْبَلُ عملُ قاطعِ رَحِمٍ)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اولاد آدم کے اعمال ہر جمعرات کو جمعہ کی رات پیش کیے جاتے ہیں (لیکن) قطع تعلقی کرنے والے کا کوئی بھی عمل قبول نہیں کیا جاتا۔

[حسن۔ مسند احمد: 484/2]

4-یتیم کی کفالت، اس پر شفقت اور اس پر خرچ کرنے اور بیواؤں اور مسکینوں کی ضروریات کا خیال رکھنے کی ترغیب

1277 عن أبی هريرة رضی اللّٰه عنه قال : قال رسول اللّٰه ﷺ : ((كافلُ اليتيمِ له أو لِغيره ؛ أنا وهو كهاتَيْنِ فی الجنة)). وأشار مالك بالسبابة والوسطى.

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یتیم یا اس کے علاوہ کسی (محتاج و مفلس) کی کفالت کرنے والا میرے ساتھ جنت میں اس طرح ہوگا جس طرح یہ دو انگلیاں (ساتھ ساتھ) ہیں۔ اور امام مالک رحمہ اللہ شہادت اور اس کے ساتھ والی بڑی انگلی کی طرف اشارہ کیا۔

[صحيح۔ مسلم: 2983، مالك فی المؤطا: 1817]

1278 عن أبی الدرداء رضی اللّٰه عنه قال : أتى النبیَّ ﷺ رجلٌ يشكو قَسوَةَ قَلْبِه. قال: ((أتُحِبُّ أن يلين قلبُك ، وتُدرِكَ حاجَتك؟ ارحَمِ اليتيم، وامسَحْ رأسه، وأطْعِمْهُ مِن طعامك؛ يَلِن قلبُك، و تُدركْ حاجَتَك)).

سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کے پاس اپنے دل کی سختی کی شکایت کر رہا تھا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تو چاہتا ہے کہ تیرا دل نرم ہو جائے اور تیری ضرورت پوری ہو؟ یتیم پر شفقت کر اور اس کے سر پر ہاتھ پھیر، اپنے کھانے میں سے اسے بھی کھلایا کر (اس طرح کرنے سے) تیرا دل نرم ہو جائے گا اور تیری ضرورت پوری ہوگی۔ [حسن لغيره۔ الطبرانی فی الكبير: 239/8]

1279 عن أبی هريرة رضی اللّٰه عنه : أن رجُلًا شكا إلى رَسول اللّٰه ﷺ قسوةَ قَلْبِه. فقال: ((امسَحْ رأسَ اليتيم ، وأطْعِمِ المسكين)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کے پاس اپنی سخت دلی کی شکایت کی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرا کر اور مسکین کو کھانا کھلایا کر (یہی تیری سخت دلی کا علاج ہے) [حسن لغيره۔ مسند احمد: 263/2,387/2]

1280 عن أبی هريرة رضی الله عنه عن النبی ﷺ قال: ((الساعی علی الأرْمَلةِ والمسكين؛ كالمُجَاهد فی سبيل الله، - وأحْسِبُهُ قال - وكالقائِمِ لا يَفْتُرُ، وكالصائم لا يُفْطِرُ)). رواه البخاری ومسلم. وابن ماجه؛ إلا أنه قال: ((الساعی علی الأرملةِ والمسكين؛ كالمجاهد فی سبيل الله، وكالذی يقومُ الليل ويصومُ النهارَ)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: بیوہ اور مسکینوں کی ضروریات کا خیال رکھنے والا (اجر میں) اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے مجاہد کی طرح ہے اور یہ بھی فرمایا: وہ ایسے تہجد گزار کی طرح ہے جو تھکتا نہیں ہے اور ایسے روزہ دار کی طرح ہے جو مسلسل روزے رکھتا ہے اور ایک روایت میں ہے کہ بیوہ اور مسکینوں کی ضروریات کا خیال رکھنے والا اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے مجاہد، تہجد گزار اور دن میں (مسلسل) روزہ رکھنے والے کی طرح ہے۔

[صحیح۔ صحیح البخاری: 5353، صحیح مسلم: 2982، سنن ابن ماجہ: 2140]

1281 رُوی عن المطلب بن عبدالله المخزومی قال: دخلتُ علی أم سلمة زوج النبی ﷺ، فقال: يا بنی! ألا أُحدثك بما سمعت من رسول الله ﷺ؟ قلت: بلی يا أمه. قالت: سمعت رسول الله ﷺ يقول: ((من أنفق علی بنتين أو أختين أو ذواتی قرابة، يحتسب النفقة عليهما حتی يغنيهما من فضل الله، أو يكفيهما؛ كانتا له سترا من النار)).

سیدنا مطلب بن عبداللہ مخزومی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کی زوجہ محترمہ سیدہ اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا تو وہ فرمانے لگیں اے میرے بیٹے! کیا میں تجھے وہ حدیث نہ سناؤں جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی تھی؟ میں نے عرض کی کیوں نہیں امی جان ضرور سنایئے۔ تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: جس شخص نے اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ مال میں سے دو بیٹیوں، یا دو بہنوں یا عزیز و اقارب میں سے کسی دو (ضرورت مند) خواتین کے اخراجات صرف اللہ تعالیٰ سے اجر و ثواب لینے کی نیت سے برداشت کیے تو یہ دونوں (بیٹیاں، بہنیں یا دو رشتہ دار خواتین جن پر خرچ کیا) اس کے اور جہنم کے درمیان رکاوٹ بن جائیں گی (یعنی یہ جہنم سے بچ کر جنت میں چلا جائے گا)۔

[حسن لغیرہ۔ مسند امام احمد 166/6، 8836، 33/6، الطبرانی فی الکبیر: 938/23]

5- پڑوسی کو تکلیف دینے پر وعید اور اس کے حقوق کی ادائیگی پر تاکید کا بیان

1282 عن أبی هريرة رضی الله عنه أن رسول الله ﷺ قال: ((من كان يؤمن بالله واليوم الآخر؛ فلا يُؤذی جارَه، ومن كان يؤمن بالله واليوم الآخر؛ فليُكرِمْ ضَيفَه ، ومن كان يومن بالله واليوم الآخر؛ فليَقُلْ خيرًا أولِيَسْكُتْ)). رواه البخاری ومسلم. وفی رواية لمسلم: ((ومن كان يومن بالله واليوم الآخر؛ فليُحْسِن إلى جارِه)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ اور روزِ قیامت پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ اپنے پڑوسی کو تکلیف نہ پہنچائے، اور جو اللہ تعالیٰ اور روزِ قامت پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ اپنے مہمان کی مہمان نوازی کرے اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور روزِ قیامت پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ اچھی بات ہی کہے یا خاموش رہے اور ایک روایت ہیں کہ (جس شخص کا اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن کے اوپر ایمان ہے اسے چاہیے کہ اپنے پڑوسی سے حسن سلوک سے پیش آئے۔

[صحیح۔ صحیح البخاری: 6018، صحیح مسلم:47]

1283 عن أبی هريرة رضی الله عنه ؛ أن رسول الله ﷺ قال: ((والله لا يُؤمن، والله لا يُؤمن ، والله لا يُؤمن)). قيل: من يارسول الله؟ قال: ((الذی لا يأمَنُ جارُه بوائِقَهٗ)). رواه أحمد، والبخاری ومسلم، وزاد أحمد: قالوا: يا رسول الله! وما بوائِقهٗ؟ قال: ((شرّه)) وفی رواية لمسلم: ((لا يدخل الجنة من لا يأمنُ جارُه بوائِقَهٗ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم وہ مؤمن نہیں، اللہ کی قسم وہ مؤمن نہیں، اللہ کی قسم وہ مؤمن نہیں۔ عرض کی گئی: کون شخص اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کا پڑوسی اس کی تکلیفوں سے محفوظ نہ ہو۔ ایک روایت میں ہے: وہ شخص جنت میں داخل نہ ہو سکے گا جس کا پڑوسی اس کی تکلیفوں سے محفوظ نہ ہو۔ [صحیح۔ مسند احمد: 288/2، صحیح البخاری: 5670، صحیح مسلم: 46، المستدرك للحاكم: 157/1]

1284 عن أنس بن مالك رضى الله عنه أن رسول الله ﷺ قال : ((**لا يستقيمُ إيمانُ عبد حتى يستقيمَ قلبه، ولا يستقيمُ قلبه حتى يستقيم لسانُه، ولا يستقيمُ لسانُه ولا يدخل الجنة حتى يأمَن جارُه بوائِقَهُ**)).

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تک بندے کا دل درست نہ ہو اس وقت تک اس کا ایمان درست (یعنی کامل) نہیں ہو سکتا، اور جب تک اس کی زبان ٹھیک نہ ہو اس وقت تک اس کا دل درست نہیں ہو سکتا اور جب تک اس کا پڑوسی اس کی تکلیفوں سے محفوظ نہ ہو اس وقت تک نہ تو اس کی زبان درست ہو سکتی ہے اور نہ ہی وہ جنت میں داخل ہو سکے گا۔ [حسن۔ مسند احمد: 387/1]

1285 عن انس قال : قال رسول الله ﷺ : ((**المؤمنُ من أمنه الناسُ، والمسْلِمُ مَنْ سَلِمَ المسلمونَ من لسانه ويده، والمهاجرُ مَن هجر السُّوْءَ، والذى نفسى بيده لا يدخلُ الجنةَ عبدٌ لا يأمنُ جارُه بوائقه**)).

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (حقیقی) مومن تو وہ ہے جس (کی تکلیفوں) سے لوگ بے خوف ہوں اور (حقیقی) مسلمان تو وہ ہے جسکی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان امن وسلامتی میں رہیں، اور مہاجر وہ ہے جس نے برائی کو چھوڑ دیا اور قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے وہ بندہ جنت میں داخل نہیں ہوگا جس کا پڑوسی اس کی تکلیفوں سے محفوظ نہ ہو۔

[صحیح۔ مسند احمد : 154/3، مسند ابی یعلی الموصلی 4171]

1286 عن أبى هريرة رضى الله عنه ؛ أن النبى ﷺ كان يقول: ((**اللّٰهُمَّ إنى أعوذُبك من جارِ السُّوءِ فى دارِ المُقامة، فإنَّ جارَ الباديةِ يتحوَّلُ**)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ اکثر یہ دعا کیا کرتے تھے: اے اللہ میں تیری پناہ پکڑتا ہوں گھر کے برے پڑوسی سے کیونکہ جنگل (یعنی سفر) کا پڑوسی تو چلا بھی جاتا ہے (سفر ختم ہونے پر لیکن گھر کا پڑوسی پڑوس میں ہی آباد رہتا ہے) [حسن۔ صحیح ابن حبان:1033، مسند أحمد: 213/6]

1287 عن أبى هريرة رضى الله عنه قال: **قال رجلٌ:يا رسولَ الله!إنَّ فلانة يُذْكَرُ من كثرةِ صلاتِها**

وصدَقَتِها وصِيامِها، غيرَ أنَّها تُؤْذي جيرانَها بِلِسانها. قال: ((هيَ في النار)). قال: يا رسولَ اللّٰه! فإن فلانةً يُذْكَرُ من قلةِ صيامها [وصدقتها] وصلاتها، وأنها تتصدُق بالأثوار من الأقِط ، ولا تُؤْذي جيرانها [بلسانها] قال: ((هيَ في الجنة)). وفي رواية: قالوا: يا رسول اللّٰهِ! فلانةٌ تصوم النهار، وتقومُ الليلَ، وتُؤْذي جيرانَها؟ قال: ((هي في النار)). قالوا: يا رسول اللّٰه! فلانةٌ تصلي المكتوباتِ، وتَصدَّقُ بالأثوار من الأقطِ، ولا تُؤْذي جيرانَها. قال: ((هي في الجنة)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! فلاں عورت کے متعلق بیان کیا جاتا ہے کہ وہ کثرت سے نماز، صدقہ وخیرات اور روزے رکھتی ہے لیکن اپنے پڑوسیوں کو زبان سے برا بھلا کہتی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ جہنمی ہے، اس نے پھر عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! فلاں عورت کے متعلق بیان کیا جاتا ہے کہ وہ روزے، اور نماز کی کچھ زیادہ کثرت نہیں کرتی۔ (یعنی صرف فرض نماز، فرض روزے کا ہی اہتمام کرتی ہے) اور پنیر کے کچھ ٹکڑے ہی صدقہ کرتی ہے لیکن وہ اپنے پڑوسیوں کو تکلیف نہیں دیتی۔ (بلکہ حسن سلوک سے پیش آتی ہے) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ جنتی ہے ایک روایت میں کہ عرض کی گئی اے اللہ کے رسول ﷺ! فلاں عورت دن کو روزہ رکھتی ہے اور رات کو تہجد ادا کرتی ہے (لیکن) وہ اپنے پڑوسیوں کو زبان سے تکلیف دیتی ہے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ جہنمی ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! فلاں عورت (صرف) فرض نماز پڑھتی اور پنیر کے چند ٹکڑے ہی صدقہ کر پاتی ہے (لیکن) وہ اپنے پڑوسیوں کو زبان سے تکلیف نہیں دیتی آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ جنتی ہے۔ [صحیح۔ مسند احمد: 440/2، مسند البزار: 1902، صحیح ابن حبان: 5764، المستدرك للحاكم: 166/4]

1288 (عن عائشة رضی اللّٰه عنها قالت: قال رسول اللّٰه ﷺ: ((ليس المُؤْمنُ الذي يَبِيتُ شَبعانًا و جارُه جائعٌ إلى جَنْبِهِ)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں (کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:) وہ شخص (کامل) مؤمن نہیں جس نے پیٹ بھر کر رات گزاری لیکن اس کا پڑوسی اس کے پہلو میں (رات بھر) بھوکا رہا۔

[صحیح لغیرہ۔ مستدرك حاكم: 304/2]

1289 حدیث عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسولُ الله ﷺ: ((من يأخُذ عنّي هذه الكلماتِ فيعملُ بِهِنَّ، أو يُعَلِّمُ من يعملُ بهن؟)). فقال أبو هريرة: قلتُ: أنا يا رسولَ الله. فأخذَ بيدِي فَعَد خمسًا؛ فقال: ((اتَّقِ المحارِمَ تكُن أعبَدَ الناس، وارضَ بما قسم الله لكَ تكُن أغنَى الناس، وأحسِن إلى جارك تكن مُؤْمنا، وأحِبَّ للناس ما تحِبّ لنفسك تكُنْ مسلمًا، ولا تكثر الضحك؛ فإن كثرة الضحك تُميتُ القلبَ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (تم میں سے) کون ہے جو مجھ سے یہ باتیں سیکھے پھر ان پر عمل کرے یا کسی ایسے شخص کو بتلا دے جو ان پر عمل کرے؟ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! میں انہیں سیکھ کر عمل کرتا ہوں تو آپ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑ کر پانچ باتیں شمار کیں ① آپ ﷺ نے فرمایا اے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ!) حرام کردہ چیزوں سے اپنے آپ کو بچا تو لوگوں میں سے سب سے زیادہ عبادت گزار بن جائے گا ② اللہ تعالیٰ نے جو کچھ تجھے عطا کیا ہے (تھوڑا یا زیادہ) اس پر خوش و راضی ہو جا تو سب سے بڑا مالدار بن جائے گا ③ اپنے پڑوسیوں سے حسنِ سلوک سے پیش آیا کر تو مؤمن بن جائے گا ④ لوگوں کے لیے بھی وہی پسند کر جو تو اپنے لیے پسند کرتا ہے تو (کامل) مسلمان بن جائے گا ⑤ زیادہ ہنسا نہ کر کیونکہ زیادہ ہنسنے سے انسان کا دل مُردہ ہو جاتا ہے۔

[حسن لغیرہ۔ جامع الترمذی: 2305، بیهقی فی الزهد: 822]

1290 حدیث عن سعد بن أبي وقاص رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: ((أربعٌ من السعادة: المرأةُ الصالحةُ، والمسكَنُ الواسعُ، والجارُ الصالحُ، والمركبُ الهنيءُ. وأربعٌ من الشَّقاء: الجارُ السوءُ، والمرأةُ السوءُ، والمركبُ السوءُ، والمسكَنُ الضيّقُ)).

سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: چار چیزیں انسان کی خوش بختی کی علامت ہیں ① نیک بیوی ② کشادہ گھر ③ نیک پڑوسی ④ عمدہ سواری (پھر فرمایا) چار چیزیں انسان کی بدبختی کی علامت ہیں ① بُرا پڑوسی ② بداخلاق بیوی ③ بری سواری (جو پریشان کرے) ④ تنگ گھر۔

[صحیح۔ صحیح ابن حبان: 4032، مسند البزار: 1412، مسند أحمد: 168/1]

6- بھائیوں اور نیک لوگوں کی زیارت کی ترغیب اور ملاقات کے لیے آنے والوں کی عزت اور تکریم کرنے کا بیان

1291 عن أبی هريرة رضی الله عنه عن النبی ﷺ: ((ان رجلًا زار أخًا له فی قرية [أخرى]، فأرْصَدَ اللّٰهُ تعالى [له] على مدرَجته ملَكًا، فلما أتى عليه قال: أين تريد؟ قال: أُرِيدُ أخًا لی فی هذه القريَةِ، قال: هل لك عليه من نِعمةٍ تَربُّها؟ قال: لا ، غير أنی أحبَبْتُه فی اللّٰهِ، قال: فإنی رسولُ اللّٰه إليك؛ بأن اللّٰه قد أحبَّك كما أحْبَبْتَهُ فيه)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک شخص اپنے بھائی کی زیارت کے لئے نکلا جو کہ دوسری بستی میں رہتا تھا تو اللہ تعالیٰ نے اس کے راستے پر ایک فرشتے کو مقرر فرما دیا جب وہ آدمی اس فرشتے کے پاس پہنچا تو وہ (فرشتہ) پوچھنے لگا تمہارا کدھر جانے کا ارادہ ہے؟ اس نے کہا میں اس بستی میں اپنے بھائی سے ملاقات کرنے جا رہا ہوں۔ اس (فرشتے) نے پوچھا کیا اس نے تجھ پر کوئی احسان کیا ہے کہ تو اس کے احسان کا بدلہ دینا چاہتا ہے؟ وہ کہنے لگا نہیں بلکہ میں تو صرف اس سے اللہ کی رضا کے لئے محبت کرتا ہوں وہ (فرشتہ) کہنے لگا: میں اللہ کا نمائندہ بن کر اللہ کا پیغام تیرے پاس لایا ہوں کہ اللہ بھی تجھ سے اسی طرح محبت کرتا ہے جس طرح تو اللہ کی رضا کی خاطر اس بھائی سے محبت کرتا ہے۔ [صحیح۔ صحیح مسلم: 2567]

1292 عن أنس رضی الله عنه عن النبی ﷺ قال: ((ما من عبد أتى أخاه يزورُهُ فِی اللّٰه ، إلا ناداه [منادٍ] مِنَ السماء: أنْ طِبت و طابَتْ لك الجنةُ ، وإلا قال اللّٰه فی ملكوتِ عرشه: عبدی زار فِیَّ ، وعلیَّ قِرَاه، فلم يَرْضَ [اللّٰه] له بثوابٍ دون الجنَّةِ)).

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے کسی بھائی سے اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی کی خاطر ملاقات کے لئے آتا ہے تو آسمان سے ایک فرشتہ اعلان کرتا ہے۔ تو نے خیر و برکت حاصل کر لی اور تیرے لیے جنت (کی خوشخبری) ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اپنے عرش (پر مامور) فرشتوں سے فرماتا ہے۔ میرے بندے نے (اپنے بھائی سے) میری خاطر ملاقات کی اب اس کی مہمان نوازی میرے ذمہ ہے چنانچہ

اللہ تعالیٰ اس کے لیے (اس عمل پر) جنت سے کم بدلہ عطا کرنے پر راضی نہیں ہوتا۔

[حسن، صحیح۔ مسند البزار: 1918، مسند ابی یعلی الموصلی: 4126]

1293 عن أنس أيضا عن النبي ﷺ قال: ((ألا أُخبِرُكم بِرِجالِكُم في الجنَّة؟)). قلنا: بلى يارسولَ الله! قال: ((النبيُّ في الجنة، والصِّدِّيقُ في الجنة، والرجلُ يزور أخاه في ناحيةِ المِصر لا يزورُه إلا لِلّٰه في الجنة))

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں نہ بتاؤں کہ کون (خوش نصیب) جنتی ہیں؟ ہم نے عرض کیا کیوں نہیں اے اللہ کے رسول ﷺ! ضرور بتائیے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: انبیاء جنت میں ہوں گے، صدیق (سچے لوگ) جنت میں ہوں گے، اور اللہ کو راضی کرنے کے لیے شہر کے ایک کونہ میں اپنے بھائی سے ملاقات کے لئے جانے والا (بھی) جنت میں ہوگا۔

[حسن لغیرہ۔ الطبرانی فی الأوسط: 1764]

1294 عن معاذ بن جبل رضى الله عنه قال: سمعتُ رسولَ الله ﷺ يقول: ((قال الله تبارك و تعالى: وجبتْ محبَّتِي لِلْمُتَحَابِيْنَ فِيَّ، وللمتجالِسِيْنَ فِيَّ، وللمتزاورين فِيَّ، وللمتباذِلِينَ فِيَّ)).

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میری محبت ان لوگوں کے لئے واجب ہوگئی جو میری رضا کے لئے آپس میں محبت کرنے والے ہیں۔ میری خاطر اتفاق واتحاد سے بیٹھنے والوں کے لئے میری محبت واجب ہوگئی اور میرے لیے ایک دوسرے سے ملاقات کرنے والوں کے لئے میری محبت واجب ہوگئی اور میرے لیے ایک دوسرے پر خرچ کرنے والوں کے لیے میری محبت واجب ہوگئی۔ [صحیح۔ مالك فی المؤطا: 1828]

1295 عن عبدالله بن عمرو رضى الله عنهما قال: قال رسولُ الله ﷺ: ((زُرْ غِبًّا تَزْدَدْ حُبًّا)).

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: گاہے بگاہے ملاقات کرنے سے باہمی محبت بڑھ جاتی ہے۔ [صحیح لغیرہ۔ مسند البزار (الکشف: 1922)]

7- مہمان کی عزت اور کما حقہ مہمان نوازی کرنے کی ترغیب اور مہمان کا میزبان کے ہاں اتنا قیام کرنے کی ممانعت کہ میزبان مہمان سے تنگ آ جائے

1296 عن أبی هريرة رضی الله عنه قال: جاء رجلٌ إلى النبی ﷺ فقال: إنی مَجْهودٌ. فأرسل إلى بعض نسائِه فقالتْ: لا والذی بعثكَ بالحق ما عندی إلا ماءٌ، ثم أرسل إلى أُخرى، فقالت مثل ذلك، حتى قلن كلُّهن مثلَ ذلك: لا والذی بعثكَ بالحق ما عندی إلا ماءٌ. فقال: ((مَنْ يُضيف هذا الليلةَ رحِمَه اللّٰهُ؟)). فقام رجلٌ من الأنصار فقال: أنا يارسول اللّٰه، فانطلق به إلى رَحْلِه، فقال لامْرأته: هل عندكِ شیءٌ؟ قالت: لا إلا قُوتَ صِبيانی، قال: فَعَلِّلِيْهم بشیء، فإذا أرادوا العَشَاء فَنَوِّمِيْهم، فإذا دَخَل ضيفُنا فَأَطْفِئِی السراج، وأرِيه أنا نأكُلُ -وفی رواية:- فإذا أهْوٰی ليأكل فقُومی إلى السراج حتى تُطْفِئيه، قال: فَقَعد وأكل الضيف وباتا طاوِيَيْنِ، فلما أصبَح غدا علىّ رسول اللّٰه ﷺ فقال: ((قد عجب اللّٰهُ من صَنيعِكُما بَضيفِكُمَا))، -زاد فی رواية: فنزلتْ هذه الآيةُ: ﴿ويُؤْثرُوْن على أنْفُسهم ولو كانَ بهم خَصَاصَةٌ﴾-.

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی میں ضرورت مند (بھوکا اور پیاسا) ہوں رسول اللہ ﷺ نے اپنی ازواج مطہرات میں سے ایک زوجہ محترمہ سے معلوم کروایا کہ کچھ کھانے پینے کے لیے ہے؟ گھر سے زوجہ محترمہ کا پیغام آیا کہ اس ذات کی قسم جس نے آپ ﷺ کو حق دے کر بھیجا ہے میرے پاس سوائے پانی کے اور کچھ بھی نہیں پھر دوسری زوجہ محترمہ کے ہاں سے پتہ کروایا وہاں سے بھی یہی جواب آیا یہاں تک کہ تمام امہات المؤمنین نے یہی جواب دیا کہ ہمارے پاس پانی کے سوا اور کچھ بھی نہیں ہے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کی آج رات کون مہمان نوازی کرے گا اللہ اس پر رحم فرمائے؟ ایک انصاری صحابی کھڑا ہوا اور عرض کرنے لگا اے اللہ کے رسول ﷺ! میں اس کی مہمان نوازی کروں گا۔ وہ اس مہمان کو اپنے گھر لے گیا اور بیوی سے پوچھا کیا گھر میں کھانا ہے؟ وہ کہنے لگی صرف بچوں کے لئے تھوڑا سا کھانا ہے اور اس کے سوا کچھ بھی نہیں۔ انصاری کہنے لگا بچوں کو کسی چیز سے بہلا اور جب وہ کھانا مانگے تو انہیں

سلا دینا اور جب مہمان آ جائے تو چراغ بجھا دینا اور اسے یہی محسوس ہو کہ ہم اس کیساتھ کھا رہے ہیں۔ مہمان کھانے لگا تو وہ دونوں وہاں بیٹھے رہے اور بھوک کی حالت میں ہی رات گذاری۔ صبح یہ انصاری رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہاری مہمان نوازی سے بہت خوش ہوا۔ اور ایک روایت میں ہے کہ یہ آیت نازل کر دی گئی (اور وہ دوسرے ضرورت مند مسلمان کو اپنی ذات پر ترجیح دیتے ہیں اگر چہ ان پر فاقہ ہی کیوں نہ ہو) [صحیح۔ صحیح مسلم: 2054]

1297 عن أبي سعيد الخدريّ رضي الله عنه قال: قال رسولُ الله ﷺ: ((من كان يؤمن بالله واليوم الآخر؛ فليُكرم ضيفه – قالها ثلاثًا–)). قال رجلٌ :وما كَرامَةُ الضيف يا رسول الله؟ قال: ((ثلاثةُ أيام، فما زادَ بعد ذلك فهو صدقَة)).

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے تین مرتبہ ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ اپنے مہمان کی تکریم (یعنی مہمان نوازی وغیرہ) کرے ایک شخص نے عرض کی: اے اللہ کے رسول ﷺ! مہمان کی عزت کیسے ہوگی؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین دن تک اس کی عمدہ ضیافت جو اس سے زیادہ ہو تو وہ صدقہ ہوگا (یعنی احسان اور مزید اجر و ثواب کا باعث)

[صحیح لغیرہ۔ مسند احمد: 76/3، مسند البزار: 1931]

8- کھیتی باڑی اور پھل دار درختوں کی شجر کاری کی ترغیب

1298 عن جابر رضی اللہ عنہ قال: قال رسول الله ﷺ: ((ما من مسلم يغرِسُ غَرسًا؛ إلا كان ما أكِلَ منه له صدقة، وما سُرق منه ؛ له صدقة، [وما أكل السبع منه؛ فهو له صدقة ، وما أكل الطير منه ؛ فهو له صدقة] ، ولا يرزؤه أحدٌ ؛ إلا كان له صدقةً إلى يوم القيامة)). وفي رواية: ((فلا يغرسُ المسلمُ غَرسًا فيأكلُ منه إنسانٌ ولا دابةٌ ولا طيرٌ ؛ إلا كانَ له صدقةً إلى يوم القيامة)).
وفي رواية له: ((لا يغرس مسلم غرسا ولا يزرع زرعا فيأكل منه إنسان ولا دابة ولا شيء ؛ إلا كانت له صدقة)).

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس مسلمان نے درخت لگایا تو جس نے بھی اس سے کھایا وہ اس کے لئے صدقہ ہو جاتا ہے، اور جو اس سے چرا لیا گیا وہ بھی اس کے لیے صدقہ ہے اور جو درندوں نے کھا لیا وہ بھی اس کی طرف سے صدقہ ہو جاتا ہے اور جو پرندوں نے کھا لیا وہ بھی اس کی طرف سے صدقہ ہو جاتا ہے اور جو بھی اس سے کچھ لے وہ بھی اس کے لیے قیامت تک صدقہ ہو جاتا ہے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ جس نے پھل دار درخت لگایا اور اس کا پھل کسی انسان، جانور یا پرندے نے کھایا تو اس کے لیے قیامت کے دن تک یہ صدقہ ہو جاتا ہے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ کوئی مسلمان (کسی پھل دار درخت کی) شجر کاری کرے یا (کسی فصل کی) کاشت کاری کرے پھر کوئی انسان، جانور یا کوئی بھی چیز اس سے کھائے تو وہ اس کی طرف سے صدقہ ہو جاتا ہے۔ [صحیح۔ صحیح مسلم: 1552]

1299 عن خلادِ بنِ السائبِ عن أبيه رضي الله عنه قال: قال رسولُ الله ﷺ: ((من زَرَع زرعًا فأكل منه الطير أو العافِيَةُ ؛ كان له صدقةٌ)).

سیدنا خلاد بن سائب اپنے والد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے کاشتکاری کی پھر اس سے کوئی پرندہ یا کوئی جاندار کھائے تو وہ اس کے لیے صدقہ ہو جاتا ہے۔

[حسن، صحیح۔ مسند احمد: 55/4، الطبرانی فی الکبیر: 236/4]

1300 عن أبي الدرداء رضي الله عنه: أن رجلًا مرَّ به وهو يغرسُ غَرْسًا بدمشْقَ فقال له: أتفعلُ

هذا وأنتَ صاحبُ رسول اللهﷺ؟ قال: لا تَعْجَلْ عَلَيَّ، سمعتُ رسولَ الله ﷺ يقول: ((من غرس غرسا لم يأكل منه آدميٌّ ولا خلقٌ من خلْقِ الله؛ إلا كان له به صدقة)).

وفي حديث أنس قال: قال رسول الله ﷺ: ((سبعٌ يجري للعبد أجرهُن وهو في قبره بعد موته: من علَّم علمًا؛ أو كرى نهرا، أو حفر بئرًا، أو غرس نخلا، أو بنى مسجدا، أو ورث مصحفا، أو ترك ولدًا يستغفر له بعد موته)).

سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ دمشق کے (ایک علاقہ) میں (پھل دار) درخت لگا رہے تھے تو ایک آدمی ان کے پاس سے گزرا اور (حیرت سے) کہنے لگا اے ابودرداء رضی اللہ عنہ! آپ صحابی رسول ہونے کے باوجود درخت لگا رہے ہیں (یعنی آپ کو تو اس سے بڑا کام کرنا چاہیے۔) سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ فرمانے لگے (کوئی بات کہنے میں) جلدی نہ کرنا، میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جس شخص نے کوئی (پھل دار) درخت لگایا اور اس کا پھل کسی انسان یا اللہ کی کسی دوسری مخلوق نے کھایا تو وہ اس کے لیے صدقہ ہو جاتا ہے۔

[حسن، صحيح۔ مسند احمد: 304/3، 327/3]

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: انسان کے لیے اس کی موت کے بعد بھی سات اعمال کا اجر جاری رہتا ہے۔ ① کسی کو علم سکھایا ② نہر کھدوا کر جاری کروائی ③ کنواں بنوایا ④ درخت لگوایا ⑤ مسجد بنوائی ⑥ قرآن مجید کو میراث بنایا (کسی کو قرآن پڑھایا، یا قرآن لے کر دیا) ⑦ اپنے پیچھے نیک اولاد چھوڑی جو اس کی وفات کے بعد اس کے لیے دعائے مغفرت کرتی ہے۔

[حسن لغيره۔ مسند البزار:149، ابو نعيم في الحلية344/2، البيهقي في الشعب:]

9- بخل اور کنجوسی پر وعید اور سخاوت کرنے کی ترغیب

1301 عن أنس ، أن النبی ﷺ كان يقول: ((اللّٰهُمَّ إِنی أعوذُ بك من البُخْلِ، والكَسَلِ، وأرذَلِ العُمُرِ، وعذابِ القبر، وفتنةِ المحيا والممَات)).

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ اللہ تعالیٰ سے دعا کیا کرتے تھے: اے اللہ! میں تیری پناہ میں آتا ہوں کنجوسی اور سستی سے، رذیل ترین عمر (سخت بڑھاپے) اور قبر کے عذاب سے، زندگی اور موت کے فتنہ سے۔[صحیح۔ صحیح مسلم: 2706]

1302 وعن عبدالله بن عمرو [و] رضی الله عنهما قال: خطبنا رسولُ اللّٰه ﷺ فقال: ((إِيّاكم والظلمَ، فإن الظلمَ ظلماتٌ يومَ القيامة، وإِيَّاكم والفُحشَ والتَّفَحُّشَ ، وإِياكم والشُحَّ، فإنما هَلَكَ مَنْ كان قبلكُم بالشُّحِ، أَمَرَهُمْ بالقطيعة فقطعوا، وأمرهم بالبخل فبَخِلوا، وأمر هم بالفُجور فَفَجَرُوا)) فقام رجلٌ فقال: يا رسولَ اللّٰه! أىُّ الإسلامِ أفضلُ؟ قال ((أن يَسْلَمَ المسلمونَ من لسانِك وَيدِكَ)). فقال ذلك الرجلُ أو غيره :يا رسولَ اللّٰه!أىَّ الهجرةِ أفضل؟ قال:((أن تَهْجُرَ ما كرِه ربّك، والهجرةُ هِجرَتان: هجرةُ الحاضِرِ، وهِجرةُ البَادی، فهِجْرَةُ البادِی أن يُجيبَ إذا دُعِیَ، ويُطيعَ إذا أُمِرَ ، و هجرةُ الحاضر أعظَمُهَا بَلِيَّةً ، أفضلُها أجرًا)).

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا: آپ ﷺ کا فرمان تھا: ظلم سے بچو یقیناً ظلم قیامت کی تاریکیوں کا باعث ہوگا، اور بدکلامی اور فحش گوئی سے بچتے رہنا، اور کنجوسی ولالچ سے بچتے رہنا یقیناً تم سے پہلے لوگ اسی لالچ وبخل کی سبب ہلاک ہوئے، اس لالچ نے انہیں قطع رحمی پر آمادہ کیا، چنانچہ انہوں نے رشتہ داری کو توڑا، اور اس لالچ نے انہیں بخل وکنجوسی پر آمادہ کیا، چنانچہ انہوں نے کنجوسی کی اس لالچ نے انہیں گناہوں پر آمادہ کیا چنانچہ انہوں نے گناہوں کا ارتکاب کیا، ایک شخص نے کھڑے ہوکر عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! کون سا اسلام سب سے بہتر ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ کہ (دوسرے) مسلمان تیری زبان اور ہاتھ سے محفوظ رہیں، پھر عرض کی گئی اے اللہ کے رسول ﷺ! کون سی ہجرت سب سے بہتر ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ کہ تو ہر اس برائی کو چھوڑ دے جو تیرے رب کو ناپسند

ہے۔ (مزید فرمایا) ہجرت کی دو قسمیں ہیں ① شہری کی ہجرت ② دیہاتی کی ہجرت، دیہاتی کی ہجرت یہ ہے کہ جب بھی اسے بلایا جائے وہ فوراً حاضر ہو اور جب اسے حکم دیا جائے وہ حکم کی تعمیل کرے اور شہری کی ہجرت آزمائش کی لحاظ سے بڑی اور اجر کے لحاظ سے انتہائی افضل ہے۔

[صحیح۔ سنن ابی داود: 1698، مستدرك حاكم: 12/1]

1303 عن أبي هريرة أيضًا قال: قال رسول الله ﷺ: ((لا يجتمعُ غبارٌ في سبيل الله و دُخَانُ جهنمَ في جوفِ عبدٍ أبدًا ، ولا يجتمع شُحٌّ وإيمان في قلبِ عبدٍ أبدًا)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے راستے کا گرد وغبار اور دوزخ کا دھواں کسی شخص کے پیٹ میں جمع نہیں ہو سکتے، (اسی طرح) کنجوسی اور ایمانِ (کامل) کسی شخص کے پیٹ میں کبھی جمع نہیں ہو سکتے۔ [حسن۔ سنن نسائی: 3110، صحیح ابن حبان: 4606، مستدرك حاكم: 72/2]

1304 رُوی عن ابن عمر رضی الله عنهما قال: قال رسولُ الله ﷺ: ((ثلاثٌ مهلِكاتٌ، وثلاث مُنجيات، وثلاثٌ كفاراتٌ، و ثلاثٌ درجاتٌ، فاما المهلكات : فَشُحٌّ مُطاعٌ، وهوى مُتَّبَعٌ ، وإعجابُ المرءِ بنفسه)).

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین چیزیں ہلاک کرنے والی، تین چیزیں نجات دینے والی اور تین چیزیں درجات کی بلندی کا باعث ہیں۔ ہلاک کرنے والی تین چیزیں یہ ہیں۔ ① بخل و کنجوسی ② اتباع خواہشات ③ خود پسندی یعنی اپنے آپ میں تکبر کرنا۔

[الطبرانی فی الأوسط: 5452]

1305 رُوی عن أبي سعيد الخدری رضی الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : ((خصلتان لا يجتمعان في مؤمنٍ: البخلُ ، وسوءُ الخُلُقِ)).

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دو چیزیں کسی مومن میں جمع نہیں ہو سکتیں ① کنجوسی ② بداخلاقی۔ [صحیح لغیرہ۔ جامع الترمذی: 1962]

1306 عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: ((المؤمنُ غِرٌّ كريمٌ، والفاجرُ خَبٌّ لَئِيمٌ)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مؤمن سیدھا سادھا اور شریف (عزت دار) ہوتا ہے جبکہ بدکار، کنجوس، چالباز اور کمینہ ہوتا ہے۔

[حسن لغیرہ۔ سنن ابی داؤد: 4790، جامع الترمذی: 1964]

10- تحفہ دے کر واپس لینے پر وعید

1307 عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ قال: حَمَلْتُ علی فرسٍ فی سبیل اللّٰہ ، [فأضاعَهُ الذی کان عندہ] فأردتُ أن أشْتَرِیَه ، فظَنَنْتُ أنہ یبیعُه بِرُخص ، فسألتُ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ؟ فقال: ((لا تَشتَرِہ، و لا تَعُدْ فِی صدقَتِك ، وإن أعطاکَه بدرھَمٍ ، فإنَّ الْعَائِد فِیْ صَدَقَتِهٖ ؛ کالعائد فی قَیْئِه)).

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اللہ کی راہ میں ایک شخص کو گھوڑا دیا، (لیکن اس شخص کی لاپرواہی کی وجہ سے وہ کمزور اور لاغر ہو گیا) تو میں نے اسے خریدنا چاہا اور میرا خیال تھا کہ وہ انتہائی کم قیمت میں مجھے فروخت کر دے گا، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسے مت خریدنا اور اپنے اس صدقہ کو واپس نہ لینا اگرچہ وہ تجھے ایک درہم میں ہی کیوں نہ بیچ دے، کیونکہ صدقہ دے کر واپس لینے والا اس شخص کی طرح ہے کہ جو قے کرے پھر اسے چاٹ لے۔

[صحیح۔ صحیح البخاری: 2623، 1490، صحیح مسلم: 1620]

1308 عن ابن عمر و ابن عباس رضی اللّٰہ عنھم، أن النبیَّ صلی اللہ علیہ وسلم قال: ((لا یَحِلُّ لرجل أن یُعطِیَ لرجلٍ عَطِیَّةً ، أَوْ یَھبَ ھِبَةً ثُمَّ یرجعُ فِیھا ، إلا الوالِدُ فیما یُعطی ولدَہ، ومثلُ الذی یرجع فی عطیّته أو ھبته؛ کالکَلْب یأکل، فإذا شِبع قاءَ ثم عاد فی قَیْئه))).

سیدنا عبداللہ بن عمر اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی شخص کے لئے حلال نہیں کہ وہ کسی کو کوئی تحفہ یا ہدیہ دے پھر اسے واپس لے سوائے والد کے کیونکہ وہ اپنے بیٹے کو کچھ بھی

دے کر واپس لے سکتا ہے۔اور تحفہ یا ہدیہ دے کر واپس لینے والے کی مثال اس کتے کی طرح ہے جو خوب پیٹ بھر کر کھائے پھر قے کرے اور اُسے چاٹ لے۔

[صحیح۔ سنن ابی داوٗد: 3539، جامع الترمذی: 1299، سنن النسائی: 3692، سنن ابن ماجه: 4377]

11- مسلمانوں کی ضروریات پوری کرنے اور انہیں خوش کرنے کی ترغیب اور سفارش کر کے تحفہ وغیرہ لینے پر وعید

1309 عن ابن عمر رضی اللّٰه عنهما ؛ أن رسول اللّٰه ﷺ قال: ((**المسلمُ أخو المسلمِ لا يظلمه، ولا يُسْلِمُه ، من كان في حاجةِ أخيه ؛ كان اللّٰهُ في حاجَته ، ومن فَرَّجَ عن مسلم كرُبةً ؛ فرَّج اللّٰه عنه بها كرُبةً من كُرَبِ يومِ القيامة ، ومَنْ ستر مسلمًا ؛ ستره اللّٰه يوم القيامة**)). وفي رواية: ((**ومنْ مَشى مع مظلومٍ حتى يُثْبِتَ له حقَّه ؛ ثَبَّتَ اللّٰهُ قدمَيْهِ على الصِّراط يومَ تزولُ الأقدامُ**)).

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسلمان (دوسرے) مسلمان کا بھائی ہے نہ تو یہ اپنے بھائی پر ظلم کرتا ہے اور نہ ہی اسے ظالم کے حوالے کرتا ہے، اور جو اپنے بھائی کی ضرورت پوری کرنے کی کوشش کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی ضروریات کو پورا فرما دیتا ہے، اور جس نے کسی مسلمان سے کسی تکلیف کو دور کیا تو اللہ تعالیٰ قیامت کی مصیبتوں میں سے کسی مصیبت کو اس سے دور کر دے گا، اور جس نے کسی مسلمان کی پردہ پوشی کی (کسی کو اس کا عیب نہ بتایا) تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے عیبوں پر پردہ ڈال دے گا۔اور ایک روایت میں ہے: جس نے مظلوم کا ساتھ دیا یہاں تک کہ اُسے حق دلا کر چھوڑا تو اللہ تعالیٰ اس کے قدم پل صراط پر اس دن مضبوطی سے قائم رکھے گا جس دن لوگوں کے قدم پل صراط پر ڈگمگائیں گے۔

[صحیح۔ صحیح البخاری: 2442، صحیح مسلم: 2580، سنن ابی داوٗد: 4893، رزین]

1310 عن أبي موسى رضي اللّٰه عنه ؛ أن النبي ﷺ قال: ((**على كلِّ مسلم صدقةٌ**)). قيل: أرايت إن لم يَجِد ؟ قال: ((**يَعْتَمِلُ بيده فيَنْفَعُ نَفْسَه و يتصدَّقُ**)). قال: أرايت إن لم يَسْتَطِعْ ؟ قال: ((**يُعِينُ**

ذا الحاجةِ المَلْهُوف)). قال: قيل له: أرأيت إن لم يستطع ؟ قال: ((يأمرُ بالمعروف أوِ الخير)).
قال: أرأيت إنْ لم يفعل؟ قال: ((يُمْسِكُ عن الشر، فإنها صدقةٌ)).

سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر مسلمان کو صدقہ کرنا چاہیے، عرض کی گئی: اگر اس کے پاس صدقہ دینے کے لیے کچھ نہ ہو تو کیا کرے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: محنت مزدوری کرے خود بھی فائدہ اٹھائے اور اپنی کمائی سے صدقہ بھی کرے۔ عرض کی گئی: اگر اس میں کام کاج کرنے کی استطاعت نہ ہو تو کیا کرے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی پریشان حال انسان کی مدد کر دے، عرض کی گئی اگر اسکی بھی استطاعت نہ ہو تو کیا کرے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نیکی اور بھلائی پر دوسروں کو ترغیب دے، عرض کی گئی اگر یہ کرنے کی بھی اس میں طاقت نہ ہو تو کیا کرے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: برائی سے دوسرے کو رُکنے کی ترغیب دے یقیناً یہ بھی اس کے لیے صدقہ ہے۔

[صحيح۔ صحيح البخاري:1445، صحيح مسلم: 1008، سنن النسائي: 2538]

1311 وروى عن عمر رضي الله عنه مرفوعًا: ((أفضلُ الأعمالِ إدخالُ السرور على المُؤْمن؛ كسوتَ عورَته، أو أشْبَعْتَ جُوْعته، أو قضَيتَ لَهُ حاجةً)).

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:) کسی مؤمن کو خوش کرنا، اسے لباس دینا یا کھانا کھلا کر اس کی بھوک کو ختم کرنا یا اس کی کسی ضرورت کو پورا کرنا بہترین اعمال ہیں۔

[حسن لغيره۔ الطبراني في الأوسط:6023]

1312 روى عن عبدالله بن عمر رضي الله عنهما: إن رجلًا جاء إلى رسولِ الله ﷺ فقال: يا رسولَ اللّٰه! أيُّ الناس أحب إلى اللّٰه؟ [وأي الأعمال أحبُّ إلى اللّٰه؟]، فقال: ((أحبُّ الناس إلى اللّٰه أنفعُهم للناس، وأحبُّ الأعمال إلى اللّٰه عزوجل سرورٌ تُدْخِلُه على مسلم، تكْشِفُ عنه كُربةً، أو تَقْضِي عنه دَيْنًا، أو تَطْرُدُ عنه جُوعًا، ولأنْ أمشي مَعَ أخٍ في حاجة؛ أحَبُّ إليَّ من أن اعْتكِفَ في هذا المسجد – يعني مسجد المدينة – شَهْرًا، ومن كَظَمَ غَيظَهُ – ولو شاء أن يُمْضِيَهُ أمضاهُ –؛ ملأ اللّٰه قلبه يَوم القيامة رِضًا، وَمَنْ مَشى مَع أخيه في حاجةٍ حتى يقضِيَها له؛ ثَبَّتَ اللّٰه قدمَيه

یوم تزولُ الأقدام))۔

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ تعالیٰ کن لوگوں سے سب سے زیادہ محبت فرماتا ہے؟ (اور یہ بھی پوچھا کہ اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ کون سے اعمال پسند ہیں؟) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ سب سے زیادہ ان لوگوں سے محبت کرتا ہے جو دوسروں کو نفع پہنچائیں اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے محبوب اعمال (یہ ہیں) کسی مسلمان کو خوش کرنا (یعنی) تو اس کسی پریشانی کو دور کر، یا اس کے ذمہ قرض کو اپنی طرف سے ادا کر (اگر وہ غریب ہو)، یا اسے کھانا کھلا کر اس کی بھوک کو ختم کر، اور میں کسی مسلمان کی ضرورت پوری کرنے کے لیے اس کے ساتھ چلوں یہ مسجد نبوی میں ایک مہینہ اعتکاف کرنے سے زیادہ مجھے پسند ہے، اور جس شخص نے غصہ پی لیا حالانکہ وہ دوسرے پر اپنا غصہ اتار سکتا تھا تو اللہ تعالیٰ اس کے دل کو قیامت کے دن رضا سے بھر دے گا، اور جو اپنے بھائی کے کسی کام یا ضرورت کی خاطر اس کے ساتھ رہا یہاں تک اس کی ضرورت پوری ہوگئی تو اللہ تعالیٰ روز قیامت اس کو ثابت قدم رکھے گا جس دن لوگوں کے قدم (خوف کے مارے) ڈگمگا رہے ہوں گے۔

[**حسن لغیرہ**۔ الاصبھانی فی الترغیب والترھیب: 1162، الطبرانی فی الکبیر: 13646، فی الصغیر: 861]

1313 عن أبی أمامة رضی اللہ عنه ؛ أن رسولَ اللہ ﷺ قال: ((**من شَفَع شفاعةً لأحدٍ فأُهْدِی له هَدِیَّةً علیها فَقَبِلَها ؛ فقد أتی بابًا عظیمًا من أبوابِ الربا**))۔

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی کی سفارش کی اور سفارش کے بدلہ میں اسے تحفہ ملا اور اس نے اسے قبول کرلیا، تو یقیناً اس نے سود کے دروازوں میں سے ایک بہت بڑے دروازے کا انتخاب کیا۔ [**صحیح**۔ سنن ابی داوٗد: 3541]

اسلامی آداب کے فضائل اور اہمیت

اسلام کا نظام ادب وتربیت نہایت عمدہ اور شاندار ہے۔ دنیا کے دیگر مذاہب یا تہذیبیں اس کی مثال پیش کرنے سے عاجز ہیں اسلام نے اپنے ماننے والوں کو زندگی کے ہر شعبے میں زندگی گذارنے کا سلیقہ اور طریقہ سکھایا ہے۔ان آداب کو اختیار کر کے ہی ایک مسلمان حقیقت میں مؤمن اور دنیا و آخرت میں سرخرو ہوسکتا ہے۔ دنیا اور آخرت کی کامیابی کا مدار دین پر ہے اور دین اسلام سراپا ادب ہے۔

امام عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ہمیں بہت زیادہ علم کی بجائے تھوڑے سے ادب کی زیادہ ضرورت ہے۔[مدارج السالکین: 356/2]

اسلامی آداب اور فرمان رسول صلی اللہ علیہ وسلم

حیاء اور اسلام:

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شرم وحیاء سے ہر حال میں خیر و برکت ہی حاصل ہوتی ہے۔ایک روایت میں ہے کہ شرم وحیاء سراسر خیر ہی ہے۔

[صحیح۔ صحیح البخاری: 6117، صحیح مسلم: 37]

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''اللہ تعالیٰ سے اس طرح حیا کرو جس طرح اس سے حیا کرنے کا حق ہے۔صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! الحمد للہ ہم اللہ تعالیٰ سے حیا کرتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ نہیں (حیا صرف یہی نہیں) بلکہ اللہ تعالیٰ سے حیا کرنے کا حق یہ ہے کہ تم سر اور جو کچھ سر کے اندر خیالات وغیرہ ہیں ان کی حفاظت کرو اور پیٹ اور جو کچھ پیٹ کے اندر ہے اس کی حفاظت کرو (حرام سے بچو)۔ موت اور مرنے کے بعد بوسیدہ ہونے کو یاد رکھو اور جو شخص آخرت کا ارادہ کرتا

ہے وہ دنیا کی زینت کو چھوڑ دیتا ہے اور جس نے ایسا کیا اس نے حقیقی طور پر اللہ سے حیا کرنے کا حق ادا کیا۔

[حسن لغیرہ۔ جامع الترمذی: 2458]

حسنِ اخلاق اور اسلام:

سیدنا نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نیکی اور گناہ کے متعلق سوال کیا؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نیکی اچھا اخلاق ہے اور گناہ وہ ہے کہ جس کا کھٹکا تیرے دل میں لگا رہے اور تجھے یہ پسند نہ ہو کہ لوگوں کو اس کام کے بارے میں خبر ہو۔[صحیح۔ صحیح مسلم: 2553، جامع الترمذی: 2389]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کس چیز کی وجہ سے لوگ سب سے زیادہ جنت میں داخل ہوں گے؟ سو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کا تقویٰ (یعنی ڈر) اور اچھا اخلاق، پھر سوال کیا گیا کہ سب سے زیادہ کس چیز کی وجہ سے لوگ جہنم میں جائیں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: زبان اور شرم گاہ (کے غلط استعمال کی وجہ سے)۔[حسن۔ جامع الترمذی: 2004، صحیح ابن حبان: 476]

نرم مزاجی اور اسلام:

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمھیں ایسے شخص کی اطلاع نہ دوں جسے جہنم پر حرام کر دیا گیا ہے یا جہنم کی آگ اس پر حرام کر دی گئی ہے؟ (پھر خود ہی فرمایا:) جہنم کی آگ ہر اس شخص پر حرام کر دی گئی ہے جو نرم مزاج، دوسروں پر مہربان اور آسانی کرنے والا ہو، ایک روایت ہے کہ: جو نرم مزاج، دوسروں پر نرم دل، لوگوں سے میل جول رکھنے والا اور آسانی کرنے والا ہو (اس پر جہنم کی آگ حرام ہے)۔[صحیح لغیرہ۔ جامع الترمذی: 2488، صحیح ابن حبان: 470 و 469]

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (قبیلہ عبدالقیس کے سردار) اشج رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا: تیرے اندر دو ایسی خوبیاں ہیں جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو پسند ہیں ① بردباری (برداشت) ② طبیعت میں اطمینان (سوچ و بچار سے کام کرنا)۔[صحیح۔ صحیح مسلم: 17]

سلام اور اسلام:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! تم لوگ اس وقت تک جنت میں نہیں جا سکو گے جب تک کہ ایمان نہ لے آؤ اور تم اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتے جب تک آپس میں محبت نہ کرنے لگو، کیا میں تمہیں ایسی بات نہ بتلاؤں جس پر عمل کرنے سے تم آپس میں محبت کرنے لگو؟ آپس میں سلام کو عام کرو۔''

[صحیح۔ صحیح مسلم: 54، سنن ابی داؤد: 5193، جامع الترمذی: 2688، سنن ابن ماجه: 3692]

معاشرتی آداب:

سیدنا عبداللہ بن بُسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: گھروں کے دروازوں کے بالکل سامنے مت کھڑے ہوا کرو بلکہ دروازے کے ایک طرف ہو کر کھڑے ہوا کرو اور گھر والوں سے اندر آنے کی اجازت مانگا کرو اگر وہ تمہیں اندر آنے کی اجازت دیں تو گھروں میں داخل ہو جایا کرو اور اگر اجازت نہ ملے تو واپس لوٹ جایا کرو (یعنی بغیر اجازت کسی کے گھر داخل مت ہوا کرو)۔

[حسن۔ طبرانی فی الکبیر ذکرہ الهیثمی فی ((مجمع الزوائد)): 44/8، کنزالعمال: 25227]

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے کوئی ایسا اپنا خواب بیان کیا جو اس نے دیکھا ہی نہیں تو اس پر (قیامت کے دن) پابندی ہوگی کہ وہ دو جو کے دانوں کے درمیان گرہ لگائے اور وہ کسی صورت ایسا نہ کر سکے گا، اور جس نے لوگوں کی کوئی ایسی بات چوری چھپے سن لی کہ جس کا سننا انہیں پسند نہ تھا تو قیامت کے دن ایسے (دوسروں کی چوری چھپے باتیں سننے والے) شخص کے کانوں میں سیسہ پگھلا کر ڈالا جائے گا اور جس نے (بلا ضرورت و حاجت) کسی جاندار کی تصویر بنائی تو اس پر قیامت کے دن اس تصویر میں جان ڈالنا لازم کیا جائے گا اور وہ کسی صورت اس میں روح نہ پھونک سکے گا۔

[صحیح۔ صحیح البخاری: 7042]

اسلام اور معافی:

سیدنا معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص غصہ پی جائے جب کہ وہ

اس پر عمل درآمد کی قدرت رکھتا ہو تو اللہ اسے قیامت کے دن برسر مخلوق بلائے گا اور اسے اختیار دے گا کہ جنت کی حور عین میں سے جسے چاہے منتخب کر لے۔''

[حسن لغیرہ۔ سنن ابی داؤد: 4779، جامع الترمذی: 2021 ,2493، سنن ابن ماجه: 4186]

اسلام اور صلہ رحمی:

سیدنا ابوحراش اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ''جس نے ایک سال تک اپنے بھائی سے تعلقات اور روابط توڑے رکھے تو وہ ایسے ہے جیسے اس نے اپنے بھائی کا خون بہایا ہو۔'' [صحیح۔ سنن أبی داؤد: 4915، والبیهقی (الآداب): 280]

اسلام اور صلح:

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوایوب رضی اللہ عنہ کو مخاطب فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا: اے ابوایوب! کیا میں آپ کو ایک (انتہائی نفع بخش) تجارت نہ بتاؤں؟ ابوایوب رضی اللہ عنہ نے عرض کی کیوں نہیں ضرور بتلایئے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب لوگ فتنہ وفساد کا شکار (ہو کر رشتہ داریاں توڑ رہے) ہوں تو رشتہ داری کو ٹوٹنے سے بچا (صلہ رحمی کر) اور جب لوگ (حسد وبغض کے سبب) ایک دوسرے سے دور ہونے لگیں تو (خیر خواہی اور ثواب کے حصول کی غرض سے) ان کے قریب ہو جا (اور انہیں قریب کر)۔

[حسن لغیرہ۔ مسند البزار: 2060]

اسلام اور حفاظتِ زبان:

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مؤمن دوسرے پر لعنت و پھٹکار کرنے والا نہیں ہوتا۔ [صحیح۔ جامع الترمذی: 2019]

سیدنا عبدالرحمٰن بن غنم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کے بندوں میں سے سب سے اچھے بندے وہ ہیں کہ جنہیں دیکھتے ہی اللہ یاد آ جائے، اور بدترین لوگ وہ ہیں جو دوسرے مسلمانوں کی چغلیاں اور غیبتیں کرتے ہیں۔ دوستوں میں نفرت ڈالنے والے، پاکباز لوگوں میں عیب تلاش کرنے والے

(تا کہ انہیں دوسرے کے سامنے رُسوا کریں۔)[حسن لغیرہ۔ مسند احمد: 227/3]

سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! مسلمانوں میں سے کونسا مسلمان سب سے بہتر ہے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کی زبان اور ہاتھ (کی تکلیف) سے دوسرے مسلمان محفوظ ہوں۔

[صحیح۔ صحیح البخاری: 11، صحیح مسلم: 42، جامع الترمذی:5204، سنن النسائی: 5014]

حسد کی مذمت:

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بدگمانی سے بچو کیونکہ بدگمانی سب سے بڑا جھوٹ ہے، دوسروں کے عیب ڈھونڈتے مت پھرو اور نہ ہی ایک دوسرے کی جاسوسی کیا کرو، اور دوسروں سے آگے نکلنے کی لالچ مت کیا کرو اور نہ ہی ایک دوسرے سے حسد کیا کرو اور ایک دوسرے کے خلاف دل میں بغض مت رکھو اور نہ ہی (ناراض ہوکر) ایک دوسرے کے طرف پیٹھ پھیر کر چلا کرو، اپنے پروردگار کے حکم کے مطابق آپس میں بھائی بھائی بن کر رہو، مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے (لہٰذا) نہ وہ اس پر ظلم کرے اور نہ ہی اسے رسوا کرے، اور نہ ہی اپنے مسلمان بھائی کو اپنے سے حقیر سمجھے، پھر آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ اپنے سینہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے تین مرتبہ ارشاد فرمایا: تقویٰ یہاں ہے، تقویٰ یہاں ہے۔ (پھر فرمایا:) کسی آدمی کے لیے اتنی برائی ہی (ہلاک ہونے کے لیے) کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر سمجھے، (خبردار!) ہر مسلمان کی جان، عزت اور مال دوسرے مسلمانوں کے لئے قابل احترام ہے۔[صحیح۔ مالك في المؤطا: 908/2، صحیح البخاری: 6064، صحیح مسلم: 2563 ,2564، سنن أبي داوٗد:4918، جامع الترمذی: 1988]

اسلام اور انکساری:

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: صدقہ کرنے سے مال کم نہیں ہوتا اور جو شخص اللہ کی رضا کے لئے دوسرے کو معاف کردے تو اللہ اس کی عزت اور وقار میں اضافہ فرما دیتا ہے اور جو بھی

اللہ کے لیے عاجزی اور انکساری اختیار کرے تو اللہ تعالیٰ اس کا مقام و مرتبہ بلند فرما دیتا ہے۔

[صحیح۔ صحیح مسلم: 2588، جامع الترمذی: 2029]

سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کی روح جسم سے اس حال میں جدا ہوئی کہ وہ تین چیزوں سے بری ہو تو وہ جنت میں داخل ہو گا۔ ① خیانت ② قرض ③ تکبر۔

[صحیح۔ جامع الترمذی:1572، سنن ابن ماجہ: ، مستدرك حاكم: 26/2]

23

آداب کا بیان

1- حیا کی ترغیب اور اس کی فضیلت کا بیان اور بے حیائی و بدکلامی پر وعید

1314 عن عمران بن حصينٍ رضى الله عنه قال: قال رسولُ الله ﷺ: ((**الحياءُ لا يأتى إلا بِخَيْرٍ**)).
وفى رواية لمسلم: ((**الحياءُ خَيْرٌ كُلُّهُ**)).

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: شرم وحیاء سے ہر حال میں خیر و برکت ہی حاصل ہوتی ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ شرم وحیاء سراسر خیر ہی ہے۔

[صحیح۔ صحيح البخارى: 6117، صحيح مسلم: 37]

1315 عن أبى هريرة رضى الله عنه؛ أن رسولَ الله ﷺ قال: ((**الإيمانُ بِضْعٌ وسبْعونَ أو بِضْعٌ وسِتُّونَ شُعْبَةً، فأفضَلُها قولُ لا إله إلا الله، وأدناها إماطَةُ الأذى عنِ الطريقِ، والحياءُ شُعْبَةٌ مِّن الإيمانِ**)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایمان کی ستر یا ساٹھ سے کچھ زائد شاخیں ہیں، ایمان کی سب سے افضل شاخ "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه" کہنا ہے جبکہ سب سے ادنیٰ شاخ راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹا دینا ہے اور حیاء بھی ایمان کی شاخ ہے۔ [صحیح۔ صحيح البخارى: 9، صحيح مسلم:35، سنن ابى داؤد: 4676، سنن ابن ماجه: 57، جامع الترمذى: 2614]

1316 عن أبى أُمامةَ رضى الله عنه قال: قال رسولُ الله ﷺ: ((**الحياءُ والعِيُّ شُعْبَتانِ مِنَ الإيمانِ، والبذاءُ والبَيانُ شعْبتانِ مِنَ النِّفَاقِ**)).

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: شرم وحیاء اور کم بولنا (یعنی ضرورت کے مطابق گفتگو کرنا) ایمان کی علامت ہیں جبکہ فحش گفتگو اور بے جا بولتے ہی چلے جانا نفاق کی علامت ہیں۔[صحیح۔ جامع الترمذی: 2159]

1317 عن قرة بن إياس رضي الله عنه قال: كنا عند النبيِّ ﷺ فذُكرَ عنده الحياءُ، فقالوا: يا رسولَ اللّٰه! الحياءُ من الدين ؟ فقال رسولُ اللّٰه ﷺ: ((بل هو الدِّينُ كُلُّهُ)). ثم قال رسولُ اللّٰه ﷺ: ((إن الحياءَ والعفافَ وَالعِيَّ – عيَّ اللسان، لا عيَّ القلبِ – ، والفقهَ من الإيمانِ ، وإنهن يزِدْنَ في الآخرةِ ، وَيَنْقُصْنَ من الدنيا، وما يَزِدْنَ في الآخرةِ أكثرُ مِمَّا يَنْقُصْنَ من الدنيا. وإنَّ الشُّحَّ وَالعَجْزَ والبذاء من النفاق، وإنهن يزدن في الدنيا، وَيَنْقُصْنَ من الآخرة ، وما يَنْقُصْنَ من الآخرةِ أكثر مِمَّا يَزِدْنَ من الدنيا)).

سیدنا قرة بن إیاس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی کریم ﷺ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے آپ ﷺ کے پاس شرم وحیاء کا ذکر ہوا، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا حیاء (کا تعلق) بھی دین سے ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلکہ حیا مکمل دین ہے پھر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یقیناً شرم حیا اور پاک دامنی، کم بولنا اور (دین میں) سمجھ بوجھ ایمان کی علامات ہیں۔ یقیناً یہ چیزیں اخروی ثواب میں اضافہ کرتی ہیں اور دنیا ان چیزوں سے کم ہی حاصل ہوتی ہے ان چیزوں سے حاصل ہونے والا اخروی فائدہ دنیاوی نقصان سے کہیں زیادہ بہتر ہے اور کنجوسی، نادانی، فحش گفتگو نفاق کی علامات ہیں یقیناً یہ چیزیں (کنجوسی، نادانی، فحش گفتگو وغیرہ) دنیاوی مفاد میں اضافہ کرتی ہیں اور اخروی ثواب میں کمی کرتی ہیں، جبکہ ان چیزوں کے سبب ہونے والا آخرت کا نقصان دنیاوی فائدہ سے کہیں زیادہ ہے۔[صحیح لغیرہ۔ الطبرانی فی الکبیر: 63/19, 30/19، أبو الشيخ في (الثواب)، أبو نعيم في حلية الأولياء: 125/3]

1318 عن ابن عمر رضي الله عنهما قال: قال رسولُ اللّٰه ﷺ: ((الحياءُ والإيمانُ قُرَنَاءُ جميعًا، فإذا رُفِعَ أحدُهما رُفِعَ الآخرُ)).

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: شرم وحیاء اور ایمان کا انتہائی گہرا

تعلق ہے اگر ان دونوں میں سے ایک ختم ہو جائے تو دوسری چیز خود بخود ختم ہو جاتی ہے۔

[صحيح۔ المستدرك للحاكم: 22/1]

1319 عن عبدالله بن مسعود رضى الله عنه قال: قال رسولُ الله ﷺ : ((استَحْيوا مِن الله حَقَّ الحَياءِ)). قال: قلنا يانبي الله! إنا نستحيي، والحمدلله. قال: ((ليسَ ذلك، ولكنَّ الاستِحْياءَ مِنَ الله حَقَّ الحَياءِ؛ أَنْ تَحفظَ الرأسَ وما وَعى، وتَحفظَ البَطْنَ وما حَوى، ولتَذْكُرِ المَوْتِ والبِلَى، ومَنْ أرادَ الآخِرَةَ تركَ زِينَةَ الدنيا، فَمَنْ فعل ذلك فقد استحيى مِنَ الله حَقَّ الحَياءِ)).

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''اللہ تعالیٰ سے اس طرح حیا کرو جس طرح اس سے حیا کرنے کا حق ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی اے اللہ کے نبی ﷺ! الحمد للہ ہم اللہ تعالیٰ سے حیا کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ نہیں (حیا صرف یہی نہیں) بلکہ اللہ تعالیٰ سے حیا کرنے کا حق یہ ہے کہ تم سر اور جو کچھ سر کے اندر خیالات وغیرہ ہیں ان کی حفاظت کرو اور پیٹ اور جو کچھ پیٹ کے اندر ہے اس کی حفاظت کرو (حرام سے بچو)۔ موت اور مرنے کے بعد بوسیدہ ہونے کو یاد رکھو اور جو شخص آخرت کا ارادہ کرتا ہے وہ دنیا کی زینت کو چھوڑ دیتا ہے اور جس نے ایسا کیا اس نے حقیقی طور پر اللہ سے حیا کرنے کا حق ادا کیا۔

[حسن لغيره۔ جامع الترمذی: 2458]

2- اچھے اخلاق کی ترغیب اور اس کی فضیلت اور برے اخلاق پر وعید اور اس کی مذمت کا بیان

1320 عن النواس بن سمعان رضی اللہ عنہ قال: سألتُ رسولَ اللہ ﷺ عن البِرِّ والإثمِ؟ فقال: ((البِرُّ حسنُ الخُلُقِ، والإثمُ ما حاكَ في صدْرِكَ، وكَرِهْتَ أنْ يَطَّلِعَ عليه الناسُ)).

سیدنا نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے نیکی اور گناہ کے متعلق سوال کیا؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نیکی اچھا اخلاق ہے اور گناہ وہ ہے کہ جس کا کھٹکا تیرے دل میں لگا رہے اور تجھے یہ پسند نہ ہو کہ لوگوں کو اس کام کے بارے میں خبر ہو۔

[صحیح۔ صحیح مسلم: 2553، جامع الترمذی: 2389]

1321 عن عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما قال: لَمْ يكُنْ رسولُ اللہ ﷺ فاحشًا، ولا مُتَفَحِّشًا، وكان يقول: ((إنَّ مِنْ خِيارِكُمْ أحْسَنَكُمْ أخْلاقًا)).

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جان بوجھ کر یا غیر ارادی طور پر فحش کلامی نہیں کیا کرتے تھے، اور آپ ﷺ (اکثر) یہ فرمایا کرتے تھے کہ تم میں سے سب سے اچھے لوگ وہ ہیں جو اخلاق میں سب سے بہتر اور عمدہ ہیں۔

[صحیح۔ صحیح البخاری: 3559، صحیح مسلم: 2321، جامع الترمذی: 1975]

1322 عن أبی الدرداء رضی اللہ عنہ؛ أنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قالَ: ((ما شیءٌ أثقَلُ فی میزانِ المؤمِنِ یومَ القیامَةِ مِنْ خُلُقٍ حَسنٍ، وإنَّ اللہَ یُبْغِضُ الفاحِشَ البَذِیءَ)). رواہ الترمذی، وابن حبان فی ((صحیحه))، وقال الترمذی: ((حدیث حسن صحیح)). وزاد فی روایة له: ((وإنَّ صاحِبَ حُسنِ الخُلقِ لَیبلُغُ به درجةَ صاحِبِ الصومِ والصلاةِ)).

سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن مومن کے اعمال تولنے والے ترازو میں اچھے اخلاق سے بڑھ کر کوئی چیز وزنی نہ ہوگی اور اللہ تعالیٰ فحش گفتگو کرنے والے بدکلام شخص سے

نفرت کرتا ہے۔ اور ایک روایت میں ہے: بلاشبہ اچھے کردار و اخلاق والا اپنے اخلاق کی بدولت روزہ دار اور نماز پڑھنے والے کا مقام پالیتا ہے (اس کا یہ مطلب نہیں کہ وہ نماز، روزہ چھوڑ دے بلکہ یہ حق ہے اور ان کی ادائیگی بھی ضروری ہے)۔[صحیح۔ جامع الترمذی: 2002، صحیح ابن حبان: 5664]

1323 عن أبی هريرة رضی الله عنه قال: سُئِلَ رسولُ اللهِ ﷺ عن أكْثَرِ ما يُدْخِلُ الناسَ الجنَّةَ؟ فقال: ((تَقْوى اللهِ وحُسنُ الخُلُقِ)). وسُئِلَ عن أكْثَرِ ما يُدْخِلُ الناسَ النارَ؟ فقال: ((الفَمُ والفَرْجُ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کس چیز کی وجہ سے لوگ سب سے زیادہ جنت میں داخل ہوں گے؟ سو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کا تقویٰ (یعنی ڈر) اور اچھا اخلاق، پھر سوال کیا گیا کہ سب سے زیادہ کس چیز کی وجہ سے لوگ جہنم میں جائیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: زبان اور شرم گاہ (کے غلط استعمال کی وجہ سے)۔[حسن۔ جامع الترمذی: 2004، صحیح ابن حبان: 476]

1324 عن عائشة رضی الله عنها قالت: سمعتُ رسولَ اللهِ ﷺ يقول: ((إنَّ المؤمِنَ لَيُدْرِكُ بِحُسْنِ خُلُقِه درجةَ الصائمِ القائمِ)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: یقیناً ایک مؤمن اچھے اخلاق و کردار کی بدولت دن میں روزہ رکھنے والے اور رات کو تہجد پڑھنے والے کا درجہ پالیتا ہے۔[صحیح۔ سنن أبی داؤد: 4798، صحیح ابن حبان: 480، مستدرك حاكم: 60/1]

1325 عن أبی أمامة رضی الله عنه قال: قال رسولُ اللهِ ﷺ: ((أنا زعيمٌ بِبَيْتٍ فی رَبَضِ الجنَّةِ لِمَنْ تَرَكَ المِراءَ وَإنْ كان مُحِقًّا، وبِبَيْتٍ فی وَسَطِ الجنَّةِ لِمَنْ تَرَكَ الكَذِبَ وإنْ كان مازِحًا، وبِبَيْتٍ فی أعْلَى الجنَّةِ لِمَنْ حَسَّنَ خُلُقَهُ)).

سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا "میں ایسے شخص کے لیے جنت کے اطراف میں ایک (عمدہ) گھر دلانے کی ذمہ داری لیتا ہوں جو سچا (حق پر) ہونے کے باوجود جھگڑا چھوڑ دے اور وہ آدمی جو مذاق میں بھی جھوٹ بولنا چھوڑ دے میں اس کے لیے جنت کے درمیان میں ایک گھر ملنے کا ضامن ہوں اور جو آدمی اپنا اخلاق اچھا بنا لیتا ہے میں اس کے لئے اس بات کا ضامن ہوں کہ اسے جنت کی

بلند ترین جگہ میں ایک گھر ملے گا۔

[حسن۔ سنن ابی داؤد: 4800، سنن ابن ماجہ: 51، جامع الترمذی: 1993]

1326 عن جابر رضی الله عنه ؛ أنَّ رسولَ الله ﷺ قال: ((إنَّ مِنْ أحبِّكُمْ إليَّ، وأقْرِبكُم مِنِّيْ مجلِسًا يومَ القيامةِ؛ أحْسَنَكُم أخلاقًا))

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک تم میں سے مجھے سب سے زیادہ محبوب اور قیامت کے دن میرے سب سے زیادہ قریب وہ لوگ ہوں گے جن کا اخلاق و کردار تم میں اچھا ہے۔

[صحیح۔ جامع الترمذی: 2018]

1327 عن أبی هریرة رضی الله عنه قال: قال رسولُ الله ﷺ: ((ألا أُخْبِرُكُمْ بِخيارِ كم؟)). قالوا: بَلی یا رسولَ الله! قال: ((أطْوَلُكم أعْمارًا، وأحْسَنُكُمْ أخلاقًا)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں نہ بتاؤں کہ تم میں سے سب سے اچھے لوگ کون ہیں؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی کیوں نہیں اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! ضرور بتائیے: تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (تم میں سے سب سے اچھے لوگ) وہ ہیں جن کی عمر لمبی ہو اور اخلاق و کردار اچھا ہو۔[صحیح لغیرہ۔ مسند بزار: 1971، صحیح ابن حبان: 484]

1328 عن أبی ذرٍّ قال: قال لی رسولُ الله ﷺ: ((اتَّقِ اللهَ حیثُما کنتَ، وأتْبِعِ السیِّئةَ الحسنةَ تَمْحُها، وخالِقِ الناسَ بِخُلُقٍ حَسَنٍ)).

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نصیحت فرمائی: (اے ابوذر رضی اللہ عنہ!) جہاں بھی ہو ہر حال میں اللہ سے ڈرنا اور گناہ ہو جائے تو اس کے فوراً بعد کوئی نہ کوئی نیکی ضرور کر لینا یہ نیکی اس گناہ کو مٹا کر رکھ دے گی اور ہمیشہ لوگوں سے اچھے اخلاق سے پیش آنا۔[حسن لغیرہ۔ جامع الترمذی: 1987]

1329 عن عائشة رضی الله عنها قالت: کان رسولُ الله ﷺ یقول: ((اَللّٰهُمَّ کما أحْسَنْتَ خَلْقی؛ فأحْسِنْ خُلُقی)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ دعا کیا کرتے تھے: اے اللہ! جس طرح آپ نے

میری شکل وصورت خوب اچھی بنائی ہے؛اسی طرح میرے اخلاق وکردار کو بھی اچھا بنادیجئے۔

[صحیح۔ جامع الترمذی: 6/68, 155]

1330 عن أبی هریرة رضی اللّٰه عنه قال: قال رسولُ اللّٰه ﷺ: ((إنَّ أحبَّكم إلَيَّ؛ أحاسِنكم أخْلاقًا، لموَطِّؤون أكنافًا، الذين يَألِفونَ ويُؤْلَفون، وإنَّ أبْغَضَكُم إلَيَّ؛ المشَّاؤونَ بالنَّمِيمَةِ، المفرِّقونَ بينَ الأحِبَّةِ؛ الملتمسون لِلْبُرآءِ العَيْبَ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''میرے نزدیک تم میں سے سب سے زیادہ محبوب اور پسندیدہ وہ شخص ہے جس کا اخلاق تم میں سے سب سے اچھا ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے پہلو جھکا کر رکھتے ہیں (عاجزی اختیار کرتے ہیں) یہ دوسروں سے محبت کرتے ہیں اور دوسرے ان سے محبت کرتے ہیں اور میرے نزدیک سب سے زیادہ برے لوگ وہ ہیں جو چغل خور ہیں اور وہ لوگ جو آپس میں محبت کرنے والوں کے درمیان جدائی ڈالتے ہیں اور وہ لوگ جو بری الذمہ لوگوں پر عیب لگاتے ہیں۔

[حسن لغیرہ۔ الطبرانی فی الکبیر: 10424/10، فی الأوسط: 7693، فی الصغیر: 25/2، مسند البزار: 1969]

1331 عن أبی هریرة رضی اللّٰه عنه أيضًا قال: قال رسولُ اللّٰه ﷺ: ((إنّكم لَنْ تَسعوا الناسَ بأموالكم، ولكنْ يسعهم منكم بَسْطُ الوجه، وحُسْنُ الخُلُقِ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یقیناً تم اپنے مال و دولت سے لوگوں کا دل نہیں جیت سکتے لیکن تمہارا اچھا اخلاق اور ملاقات کے وقت خندہ پیشانی سے ملنا ان کے دل جیت سکتا ہے۔

[حسن لغیرہ۔ مسند أبی یعلی: 6550، مسند بزار: 1977]

1332 عن أبی ثعلبة الخشنی رضی اللّٰه عنه قال: قال رسولُ اللّٰه ﷺ: ((إنَّ أحبَّكم إلَيَّ وأقْرَبكم مِنِّی فی الآخِرَةِ محاسِنكُمْ أخْلاقًا، وإنَّ أبْغَضَكُمْ إلَيَّ وأبْعَدكم مِنِّی فی الآخِرَةِ أسْوَؤكم أخلاقًا: الثَّرْثارون المتَفَيْهِقون المتَشَدِّقونَ)).

سیدنا ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یقیناً تم میں سے مجھے سب سے زیادہ پسند اور آخرت میں میرے سب سے قریب وہ لوگ ہوں گے جن کا تم میں سے اخلاق و کردار اچھا ہے اور تم میں سے میرے نزدیک سب سے برے اور آخرت میں مجھ سے لوگوں میں سے سب دور وہ لوگ ہوں گے جن کا

اخلاق وکردار بُرا ہے۔ (یعنی) بلاضرورت بولنے والے۔

[صحیح لغیرہ۔ مسند احمد: 193/4، طبرانی فی الکبیر: 588/22، صحیح ابن حبان: 482]

3- نرمی، سوچ و بچار اور بردباری و برداشت کی ترغیب

1333 عن عائشة رضی الله عنها قالتُ: قال رسولُ الله ﷺ: ((**إنَّ اللّٰه رفيقٌ يُحِبُّ الرفْق فی الأمْرِ كُلِّه**)). رواه البخاری ومسلم. وفی رواية لمسلم: ((**إنَّ اللّٰه رفيقٌ يُحِبُّ الرفْقَ، ويُعطِی علی الرفقِ ما لا يُعطی علی العُنُفِ، وما لا يُعْطی علی ما سواه**)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یقیناً اللہ تعالیٰ نرم مزاج، مہربان ہے (اس لیے) ہر معاملے میں نرم مزاجی اور دوسروں پر شفقت کرنا اسے بہت پسند ہے۔ مسلم کے الفاظ یہ ہیں: ''اللہ تعالیٰ نرم مزاج اور مہربان ہے (اس لیے) نرم مزاجی کو بہت پسند کرتا ہے اور نرم مزاجی اختیار کرنے پر اللہ جو کچھ عطا کرتا ہے (یعنی اپنی نعمتیں) وہ سخت مزاجی پر عطا نہیں کرتا اور نرم مزاجی کے علاوہ کسی دوسرے عمل پر نرم مزاجی پر ملنے والی نعمتیں عطا نہیں فرماتا۔ [صحیح۔ صحیح البخاری: 6024، صحیح مسلم: 2165]

1334 عن جرير بن عبدالله رضی الله عنه ؛ أنَّ النبیَّ ﷺ قال: ((**إن اللّٰه عزّوجلَّ لَيُعطی علی الرفقِ مالا يُعْطی علی الخَرقِ، وإذا أحَبَّ اللّٰه عبدًا أعطاهُ الرفْقَ، ما مِنْ أهل بَيْتٍ يُحْرَمون الرفقَ؛ إلا حُرِموا الخَيْرَ**)). رواه الطبرانی ، ورواته ثقات. ورواه مسلم وأبو داود مختصراً: ((**مَنْ يُحْرَم الرفقَ؛ يُحْرَم الخَيْرَ**)). زاد أبو داود: ((**كلَّه**)).

سیدنا جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک جو (نعمتیں) اللہ تعالیٰ نرم مزاجی پر عطا فرماتا ہے وہ سخت مزاجی پر عطا نہیں فرماتا اور جب اللہ کسی بندے سے محبت فرماتا ہے تو اسے نرم مزاج بنا دیتا ہے اور جس گھر کے افراد نرم مزاجی سے محروم ہوئے گویا کہ وہ (بہت بڑی) خیر و برکت سے محروم کر دیئے گئے۔ اور ایک روایت ہے ''جو شخص نرم مزاجی سے محروم ہوا وہ ہر قسم کی خیر و برکت سے محروم ہو گیا۔

[حسن لغیرہ۔ طبرانی فی الکبیر: 2274، صحیح مسلم: 2592، سنن أبی داؤد: 4809]

1335 عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: بالَ أعرابيٌّ في المسجد، فقام الناسُ إليه ليَقعوا فيه، فقال النبيُّ ﷺ: ((دَعُوهُ، وأريقوا على بَوْلِه سَجْلًا مِنْ ماءٍ – أو ذَنُوبًا مِنْ ماءٍ – ، فإنَّما بُعِثْتُمْ مُيَسِّرِينَ، ولم تبعثوا مُعَسِّرين)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بدو نے مسجد میں پیشاب کر دیا لوگ اسے ڈانٹ ڈپٹ کرنے کے لیے اس کی طرف لپکے ہی تھے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسے کچھ نہ کہو اور اس کے پیشاب پر پانی کا ایک ڈول بہا دو کیونکہ تمھیں آسانی پیدا کرنے والا بنا کر بھیجا گیا ہے تنگی اور سختی کرنے والا بنا کر نہیں بھیجا گیا۔

[صحيح۔ صحيح البخاري: 220]

1336 عن ابن مسعود رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: ((ألا أُخْبِرُكم بِمَنْ يَحْرُمُ على النارِ– أو بِمَنْ تَحْرُمُ عليه النارُ–؟ تَحْرُمُ على كلِّ هَيِّنٍ لَيِّنٍ سَهْلٍ)). رواه الترمذي وقال: ((حديث حسن)). وابن حبان في ((صحيحه))، ولفظه في إحدى رواياته: ((إنَّما تَحْرُمُ النارُ على كلِّ هَيِّنٍ لَيِّنٍ قَرِيبٍ سَهْلٍ)).

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمھیں ایسے شخص کی اطلاع نہ دوں جسے جہنم پر حرام کر دیا گیا ہے یا جہنم کی آگ اس پر حرام کر دی گئی ہے؟ (پھر خود ہی فرمایا:) جہنم کی آگ ہر اس شخص پر حرام کر دی گئی ہے جو نرم مزاج، دوسروں پر مہربان اور آسانی کرنے والا ہو، ایک روایت ہے کہ: جو نرم مزاج، دوسروں پر نرم دل، لوگوں سے میل جول رکھنے والا اور آسانی کرنے والا ہو (اس پر جہنم کی آگ حرام ہے)۔[صحيح لغيره۔ جامع الترمذي: 2488، صحيح ابن حبان: 470 و 469]

1337 عن ابن عباسٍ رضي الله عنهما قال: قال رسولُ الله ﷺ للأشَجِّ: ((إنَّ فيكَ خَصْلَتَيْنِ يُحِبُّهما اللهُ ورسولُه :الحِلمُ والأناةُ)).

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے (قبیلہ عبدالقیس کے سردار) اشج رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا: تیرے اندر دو ایسی خوبیاں ہیں جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو پسند ہیں ① بردباری (برداشت) ② طبیعت میں اطمینان (سوچ و بچار سے کام کرنا)۔[صحيح۔ صحيح مسلم: 17]

4- خندہ پیشانی، عمدہ گفتگو اور دیگر آداب کی ترغیب

1338 حسن صحیح عن أبی ذرٍ رضی الله عنه قال: قال رسولُ الله ﷺ: ((لا تَحْقِرنَّ مِنَ المعروفِ شَيئًا، ولَوْ أن تَلْقى أخاك بِوَجْهٍ طَليقٍ)).

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کسی چھوٹی سے چھوٹی نیکی کو بھی معمولی نہ سمجھنا خواہ وہ نیکی اپنے بھائی سے خندہ پیشانی سے ملنا ہی کیوں نہ ہو۔[صحیح۔ صحیح مسلم: 2626]

1339 صحیح لغیرہ عن الحسن عن النبی ﷺ قال: ((مِنَ الصَّدقةِ أنْ تُسلِّمَ على النَّاسِ وأنْتَ طَليقُ الوَجْهِ)).

سیدنا حسن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: خندہ پیشانی کے ساتھ لوگوں کو سلام کہنا بھی تیری طرف سے صدقہ ہے۔[صحیح لغیرہ۔ ابن أبی الدنیا:]

1340 صحیح عن أبی ذرٍ رضی اللهُ عنه قال: قال رسولُ الله ﷺ: ((تَبَسُّمُكَ فِي وجْهِ أخيكَ لكَ صدقَةٌ، وأمْرُكَ بالمعرُوفِ ونهْيُكَ عنِ المُنْكَرِ صدقَةٌ، وإرْشادُكَ الرجُلَ فِي أرضِ الضَّلالِ لكَ صدقَةٌ، وإماطَتُكَ الأذى والشوكَ والعَظْمَ عن الطريقِ لَكَ صدقةٌ، وإفْراغُكَ مِنْ دَلْوِكَ فی دَلْوِ أخِيْكَ لَكَ صدقَةٌ)). رواه الترمذی وحسنه، وابن حبان فی ((صحیحه)) وزاد: ((وبَصرُكَ للرجُلِ الرديءِ البَصرِ لَكَ صَدَقَةٌ)).

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تیرا اپنے بھائی کو مسکرا کر ملنا بھی تیرے لیے صدقہ ہے۔ اور تیرا (دوسروں کو) نیکی کا حکم دینا برائی سے روکنا بھی صدقہ ہے اور تیرا کسی بھٹکے ہوئے مسافر کو راستہ بتلانا بھی صدقہ ہے، اور تیرا راستہ سے تکلیف دہ چیز کو، کانٹے کو اور ہڈی کو ہٹانا بھی صدقہ ہے، اور تیرا اپنے برتن سے اپنے بھائی کے برتن میں پانی ڈالنا بھی صدقہ ہے۔ ایک روایت میں ہے: تیرا کسی کم نظر والے کو راستہ دکھانا بھی صدقہ ہے۔[صحیح۔ جامع الترمذی: 1956، صحیح ابن حبان: 530]

1341 صحیح عن أبی جُرَیّ الهجیمی رضی الله عنه قال: أتَيْتُ رسولَ اللهِ ﷺ فقلتُ: يا رسولَ الله! إنَّا قومٌ مِنْ أهلِ البَادِيَةِ، فعلِّمْنا شيئًا ينفَعُنَا اللّٰهُ به؟ فقال: ((لا تَحْقِرَنَّ مِن المعروفِ شَيْئًا، ولوْ أنْ تَفْرِغَ مِنْ

دَلْوِكَ فی إناءِ المُسْتَقی، ولَوْ أَنْ تُكَلِّمَ أخاكَ ووَجْهُكَ إليه مُنْبَسِطٌ ، وإيّاكَ وإسْبالَ الإزارِ؛ فإنَّه من المخِيلَةِ، ولا يُحِبُّها اللّٰه، وإن امْرُؤٌ شَتَمك بما يَعْلَمُ فيك ، فلا تَشْتُمْه بما تعلم فيه؛ فإنَّ أجْرَهُ لكَ، وَوَبالَه على من قاله)).

سیدنا ابوجری الہجیمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی، اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہم دیہاتی لوگ ہیں، ہمیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کوئی ایسی چیز سکھلائیں کہ اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ ہمیں نفع بخشے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''کسی بھی نیکی کو معمولی نہ سمجھنا اگرچہ وہ (نیکی) پانی طلب کرنے والے کے برتن میں اپنے ڈول سے پانی ڈالنا ہی کیوں نہ ہو اور اگرچہ وہ (نیکی) یہ ہی کیوں نہ ہو کہ تم اپنے بھائی سے کلام کرتے وقت اپنے چہرے کو ہنستا ہوا اور خوش رکھو۔ اور اپنی تہبند (شلوار وغیرہ) کو ٹخنوں سے نیچا نہ کر یہ (شلوار وغیرہ کا ٹخنوں سے نیچا کرنا ہی) تکبر ہے اور اللہ تعالیٰ اس کو پسند نہیں کرتا اور اگر کوئی آدمی تجھ میں موجود عیب کے بارے میں جانتے ہوئے تجھے برا بھلا کہے تو تم اس کے عیب کو جاننے کے باوجود اُسے برا بھلا مت کہو تجھے اس کا اجر ملے گا اور جو تجھے برا بھلا کہہ رہا ہے اسے اس کا وبال پہنچے گا۔

[صحیح۔ سنن ابی داؤد: 4084، جامع الترمذی: 2722، صحیح ابن حبان: 521]

1342 حدیث عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: ((كلُّ سُلامی من الناس عليه صدقةٌ كلَّ يوم تَطلعُ فيه الشمس، تَعدِل بين الاثنين صدقةٌ ، وتُعين الرجلَ في دابّته فتحمله أو ترفع له عليها متاعَه صدقةٌ ، والكلمةُ الطيبةُ صدقةٌ ، وبكل خُطوةٍ تمشيها إلى الصلاة صدقةٌ ، وتُميطُ الأذى عن الطريق صدقةٌ)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر روز انسان کے ہر عضو پر صدقہ (کرنا) ہوتا ہے (سنو) دو آدمیوں کے درمیان عدل کرنا بھی صدقہ ہے کسی آدمی کو سواری پر سوار ہونے میں مدد کرنا بھی صدقہ ہے اور کسی کا سامان سواری پر اُٹھا کر رکھوا دینا بھی صدقہ ہے، اچھی بات کرنا بھی صدقہ ہے، اور نماز کی طرف اٹھنے والا ہر قدم بھی صدقہ ہے اور راستہ سے تکلیف دہ چیز کو ہٹا دینا بھی صدقہ ہے۔

[صحیح۔ صحیح البخاری :2989 ، صحیح مسلم :1009]

1343 عن عدی بن حاتم رضی الله عنه قال: قال رسولُ الله ﷺ : ((اتَّقوا النارَ ولَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ، فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ)).

سیدنا عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جہنم کی آگ سے بچو خواہ وہ (جہنم سے بچنا) کھجور کے ایک ٹکڑے کو (صدقہ کرنے) سے ہی کیوں نہ ہو اور جو اس کی بھی طاقت نہیں رکھتا وہ اچھی اور عمدہ بات کہہ کر (جہنم کی آگ سے بچنے کی کوشش کرے)۔

[صحیح۔ صحیح البخاری: 6563، صحیح مسلم: 1016]

1344 عن المقدام بن شريح عن أبيه عن جده قال: قلتُ: يا رسولَ الله! حدثني بشيءٍ يوجِبُ لي الجنَّةَ؟ قال: ((موجِبُ الجنَّةِ؛ إطعامُ الطَّعامِ، وإفْشاءُ السَّلامِ، وحسنُ الكَلامِ)). رواه الطبراني بإسنادين رواة أحدهما ثقات، وابن أبي الدنيا في ((كتاب الصمت)) والحاكم؛ إلَّا أنَّهما قالا: ((عليكَ بِحُسنِ الكَلامِ، وبَذْلِ الطَّعامِ)). وقال الحاكم: ((صحيح، ولا علة له)).

مقدام بن شریح رحمہ اللہ اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے کوئی ایسی چیز بتلا دیں جو میرے لیے جنت کو واجب کر دے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جنت واجب کر دینے والی چیزیں یہ ہیں ① کھانا کھلانا ② سلام کو عام کرنا ③ اچھی وعمدہ گفتگو کرنا، ایک روایت میں ہے: تو اچھی گفتگو کیا کر اور کھانا کھلایا کر۔

[صحیح۔ طبرانی فی الکبیر: 97/3، ابن أبی الدنیا فی کتاب الصمت: 303، مستدرك حاكم: 23/1]

1345 ورواه البزار من حديث أنس قال: قال رجل للنبيِّ ﷺ: عَلِّمْني عَملًا يُدْخِلني الجنَّةَ؟ قال: ((أَطْعِمِ الطَّعام، وأَفْشِ السلام، وأَطِبِ الكَلام، وصَلِّ بالليل والناسُ نِيام؛ تَدْخُل الجنَّةَ بِسَلامٍ)).

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں عرض کی: مجھے کوئی ایسا عمل سکھلا دیں جو مجھے جنت میں داخل کر دے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کھانا کھلایا کر، سلام کو عام کر، بات ہمیشہ اچھی اور عمدہ کیا کر، اور جب لوگ رات کو آرام کی نیند سو رہے ہوں تو اُٹھ کر نماز (یعنی تہجد) پڑھ (اس طرح) تو امن وسلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جائے گا۔ [صحیح لغیرہ۔ مسند البزار: 71ی]

1346 عن عبداللّٰه بن عمرو رضی اللّٰه عنهما عن النبیّ ﷺ قال: ((إنَّ فی الجنَّةِ غُرفةً یُری ظاهِرُها مِنْ باطِنها ، و باطِنُها مِنْ ظاهِرها)). فقال أبو مالك الأشعریّ: لِمَنْ هی یا رسولَ اللّٰه؟ قال: ((لِمَنْ أطابَ الكَلام، وَأَطْعَمَ الطعام ، وباتَ قائمًا والناسُ نِیام)).

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جنت میں ایک محل ہے جس کا اندر (والا حصہ) باہر سے اور باہر (کا حصہ) اندر سے نظر آتا ہے۔ ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا اے اللہ کے رسول ﷺ! یہ کس کو ملے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے لوگوں کے ساتھ بول چال اچھی رکھی اور کھانا کھلایا اور رات نماز میں گزاری جب کہ لوگ آرام کی نیند سو رہے ہوں۔

[حسن، صحیح۔ طبرانی فی ((الکبیر))، مستدرك حاکم:1200]

5- سلام عام کرنے کی ترغیب وفضیلت اور اپنی تعظیم کے لیے دوسروں کے کھڑے ہونے پر خوش ہونے کی وعید

1347 عن عبداللّٰه بْنِ عَمْرِو بنِ العاص رضی اللّٰه عنهما: أَنَّ رجلاً سأَل رسولَ اللّٰه ﷺ: أيُّ الإِسْلامِ خَيْرٌ؟ قال: ((تُطْعِمُ الطعامَ، و تَقْرَأُ السلامَ، على مَنْ عَرَفْتَ ومَنْ لَمْ تَعْرِفْ)).

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا: کون سا اسلام (اسلام کی کون سی خصلت) بہتر ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: ''تمہارا کھانا کھلانا اور ہر اس آدمی کو سلام کہنا جسے تم پہچانتے ہو یا نہ پہچانتے ہو۔'' [صحیح۔ صحیح البخاری: 12، صحیح مسلم: 39، سنن ابی داؤد: 5194، سنن النسائی: 5015، سنن ابن ماجہ: 68]

1348 عن أبی هريرة رضی اللّٰه عنه قال: قال رسولُ اللّٰه ﷺ: ((لا تَدْخُلونَ الجنَّةَ حتّٰى تُؤْمِنوا، وَلَا تؤمنوا حتى تَحابُّوا، ألا أَدُلُّكُمْ على شَىءٍ إذا فَعَلْتُموه تحابَبْتُمْ؟ أَفْشوا السلامَ بَيْنَكُم)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! تم لوگ اس وقت تک جنت میں نہیں جا سکو گے جب تک کہ ایمان نہ لے آؤ اور تم اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتے جب تک آپس میں محبت نہ کرنے لگو، کیا میں تمہیں ایسی بات نہ بتلاؤں جس پر عمل کرنے سے تم آپس میں محبت کرنے لگو؟ آپس میں سلام کو عام کرو۔''

[صحیح۔ صحیح مسلم: 54، سنن ابی داؤد: 5193، جامع الترمذی: 2688، سنن ابن ماجہ: 3692]

1349 عن ابن الزبير رضی اللّٰه عنهما؛ أن رسولَ اللّٰه ﷺ قال: ((دَبَّ إليكُم داءُ الأُمَمِ قَبْلَكُم؛ البَغْضَاءُ وَالحَسَدُ، والبغضاء هی الحالِقَةُ، لیسَ حالِقَةَ الشعرِ، ولكنْ حالِقَةُ الدِينِ. والذی نَفْسی بيده لَا تَدْخُلونَ الجنَّةَ حتى تومنوا، ولا تؤمنوا حتى تحابُّوا، ألا أُنَبِّئُكُم بما يثبت لكم ذلك؟ أفشوا السلامَ بَيْنَكُمْ)).

سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سابقہ امتوں کی خطرناک برائیاں

تم میں آہستہ آہستہ سرایت کر جائیں گی (مثلاً) بغض اور حسد، اور بغض مونڈ کر رکھ دیتا ہے، بالوں کو نہیں بلکہ یہ دین کو مونڈ کر رکھ دیتا ہے، اور قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اس وقت تک تم جنت میں داخل نہ ہو سکو گے جب تک کہ آپس میں ایک دوسرے سے محبت نہ کرنے لگ جاؤ، کیا میں تمہیں بتاؤں کہ اس باہمی محبت میں کونسی چیز تمہاری سب سے زیادہ مددگار ثابت ہو گی؟ (پھر خود ہی آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:) آپس ایک دوسرے کو زیادہ سے زیادہ سلام کہا کرو (اس سے باہمی محبت بڑھے گی، جنت بھی ملے گی اور دین بھی محفوظ ہو گا)۔[حسن لغیرہ۔ البزار کشف الاستار: 2002]

1350 عن البراء رضی اللہ عنہ عن رسول اللہ ﷺ قال: ((أفْشوا السلامَ تَسْلَموا)).

سیدنا براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سلام کو عام کرو تا کہ تمہیں سلامتی نصیب ہو۔

[حسن۔ صحیح ابن حبان: 491]

1351 عن أبی شُرَیحٍ رضی اللہ عنہ أنّہ قال: یا رسولَ اللّٰہ! أخْبِرْنی بِشَیْءٍ یوجِبُ لِی الجنَّةَ ؟ قال: ((طِیبُ الکَلامِ ، وبَذْلُ السَّلامِ، وإطْعامُ الطَّعامِ)). وفی روایة جیدة للطبرانی قال: قلتُ: یا رسولَ اللّٰہ! دُلَّنِیْ عَلٰی عَمَلٍ یُدْخِلُنِی الجنَّةَ ؟ قال: ((إنَّ مِنْ موجِبَاتِ المَغْفِرَةِ بذْلَ السلامِ، وحُسنَ الکَلامِ)).

سیدنا ابو شریح رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے کوئی ایسی چیز بتلا دیجیے جو میرے لیے جنت کو واجب کر دے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (جنت واجب کرنے والی چیزیں یہ ہیں) ① عمدہ و شیریں گفتگو ② سلام کو عام کرنا ③ کھانا کھلانا۔ ایک روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مغفرت کو واجب کرنے والی چیزیں یہ ہیں ① سلام کو عام کرنا ② اچھی گفتگو کرنا۔

[صحیح۔ طبرانی فی مکارم الطبرانی: 158, 168، صحیح ابن حبان: 504، مستدرك حاکم: 23/1]

1352 عن أبی هریرة رضی اللہ عنہ ؛ أنَّ رسولَ اللّٰہ ﷺ قال: ((حَقُّ المسلمِ علی المسلمِ خَمْسٌ: رَدُّ السلامِ ، وعیادةُ المریضِ، واتِّباعُ الجَنَائِزِ، وإجابَةُ الدَّعْوَةِ، و تشمیتُ العاطِسِ)). ولمسلم: ((حقُّ المسلم علی المسلِم سِتٌّ)). قیلَ: وما هُنَّ یا رسولَ اللّٰہ؟ قال: ((إذا لَقِیتَه فسَلِّمْ علیه ، و إذا دعاك فأجِبْهُ ، وإذا اسْتَنْصَحكَ فانْصَحْ لَه، وإذا عَطَسَ فحَمِدَ اللّٰہَ فشَمِّتْهُ، وإذا مَرِضَ فَعُدْهُ، وإذا ماتَ

فاتبعْهُ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر پانچ حق ہیں ① سلام کا جواب دینا ② بیمار کی عیادت کرنا ③ جنازے کے ساتھ جانا ④ دعوت قبول کرنا ⑤ چھینک مارنے والے کے جواب میں ''یَرْحَمُكَ اللّٰهُ'' کہنا۔ مسلم کی روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر چھ حقوق ہیں: عرض کی گئی اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! وہ کون سے چھ حقوق ہیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ① جب تو اپنے مسلمان بھائی سے ملے تو اسے سلام کہہ ② جب وہ تجھے دعوت دے تو اس کی دعوت قبول کر ③ جب وہ تجھ سے نصیحت طلب کرے تو اس کو نصیحت کر ④ جب وہ چھینک مارنے پر ''اَلْحَمْدُلِلّٰهِ'' کہے تو پھر تو ''یَرْحَمُكَ اللّٰهُ'' کہہ کر اسے دعا دے ⑤ جب وہ بیمار ہو تو اس کی عیادت کر ⑥ اور جب وہ فوت ہو جائے تو اس کے جنازے کے ساتھ جا۔ [صحیح۔ صحیح البخاری: 1240، صحیح مسلم: 2162، سنن أبی داؤد: 5030، جامع الترمذی: 2809، سنن النسائی: 1937]

1353 عن أبی الدرداء رضی اللہ عنہ قال: قال رسولُ اللّٰہ ﷺ: ((أفْشوا السلامَ كَيْ تعلوا)).

سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سلام کو عام کرو تا کہ تم بلند (کردار و اوصاف میں) ہو جاؤ۔ [حسن۔ طبرانی فی الکبیر: 226/10]

1354 عن أبی أمامة رضی اللہ عنہ قال: قال رسولُ اللّٰہ ﷺ: ((إنَّ أوْلى الناسِ باللّٰه مَنْ بَدَأَهم بالسلامِ)). رواہ أبو داود، والترمذی وحسنه . ولفظه : قيل: يا رسولَ اللّٰه! الرجُلانِ يَلْتَقِيانِ أيُّهما يَبْدَأُ بالسلامِ؟ قال: ((أوْلاهُما باللّٰه تعالى)).

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے سب سے زیادہ قریب وہ لوگ ہیں جو سلام میں پہل کرتے ہیں۔ ترمذی کے الفاظ یہ ہے: عرض کی گئی اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! دو شخص آپس میں ملاقات کریں تو ان میں سلام میں پہل کسے کرنی چاہیے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان دونوں میں سے جو اللہ کے زیادہ قریب ہے (اسے ہی سلام میں پہل کی توفیق ملے گی)۔

[صحیح۔ سنن أبی داؤد: 5197، جامع الترمذی: 2694]

1355 عن جابر رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ ﷺ: ((يُسَلِّمِ الراكِبُ على الماشِي، والماشِي على القاعِدِ، والماشِيانِ أيُّهما بَدَأَ فهو أَفْضَلُ)).

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سوار پیدل چلنے والے کو سلام کیا کرے، اور پیدل چلنے والا بیٹھے ہوئے کو سلام کیا کرے، اور ان میں سے جو بھی سلام میں پہل کرے گا وہی افضل ہوگا۔

[صحیح۔ البزار: 2006، صحیح ابن حبان: 498]

1356 عن عبداللہ- یعنی ابن مسعود- رضی اللہ عنہ عن النبیّ ﷺ قال: ((السلامُ اسمٌ مِنْ أسماءِ اللّٰه تعالى؛ وضَعَه في الأرضِ ، فأفْشوهُ بَيْنَكُم ، فإنَّ الرجلَ المسلمَ إذا مَرَّ بقومٍ فسلَّم عليهم فرَدُّوا عليه؛ كان لَه عليهم فَضْلُ دَرَجةٍ بِتَذْكِيرِه إيَّاهُم السلامَ، فإنْ لَمْ يَرُدُّوا عليه ردّ عليه مَنْ هُوَ خيرٌ مِنْهُمْ)).

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''سلام'' اللہ تعالیٰ کے اسماء الحسنیٰ میں سے ایک مبارک نام ہے، جسے اللہ نے زمین پر اتارا چنانچہ آپس میں سلام کو عام کرو، یقیناً جب ایک مسلمان شخص کسی قوم کے پاس سے گزرتے ہوئے انہیں سلام کہتا ہے اور وہ اس کے سلام کا جواب دیتے ہیں تو اس سلام کی یاددہانی کرنے پر اسے ان لوگوں پر ایک درجہ فضیلت نصیب ہوگی، اور اگر وہ لوگ اس راہ گیر کے سلام کا جواب نہ بھی دیں تو ان سے بہتر (یعنی فرشتے) اس کے سلام کا جواب دیتے ہیں۔

[حسن، صحیح۔ البزار: 1999، طبرانی فی الکبیر: 10391]

1357 عن أبی هريرة رضی اللہ عنہ قال: قال لِيْ رسولُ اللّٰه ﷺ: ((إذا انْتَهى أحَدُكُم إلى المجْلس فَلْيُسَلِّمْ، فإذا أرادَ أنْ يقومَ فَلْيُسَلِّمْ، فليست الأُولى بأحَقَّ مِنَ الآخِرَةِ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی کسی مجلس میں پہنچے تو اُسے چاہیے کہ سلام کہے اور جب وہاں سے اٹھنا چاہے تو بھی سلام کہے، پہلی دفعہ سلام کہنا دوسری دفعہ کے مقابلے میں کوئی زیادہ اہم نہیں ہے بلکہ دونوں ہی برابر ہیں (آتے اور جاتے ہوئے سلام بلانا چاہیے)۔''

[حسن، صحیح۔ سنن أبی داؤد: 5208، جامع الترمذی: 2706، النسائی فی عمل الیوم و اللیلة: 396]

1358 روي أحمد من طريق ابن لهيعة عن زبان بن فائد عن سهل بن معاذ عن أبيه عن رسولِ اللّٰه ﷺ؛ أنّه قال: ((حَقٌّ على مَنْ قامَ على جماعَةٍ أَنْ يُسَلِّمَ عليهم، و حَقٌّ على مَنْ قامَ مِنْ مَجْلِسٍ أَنْ يُسَلِّمَ)). فقام رجلٌ و رسولُ اللّٰه يتكَلَّمُ فلَمْ يُسَلِّمْ، فقال رسولُ اللّٰه ﷺ: ((ما أَسْرَعَ مَا نَسِيَ)).

سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی جماعت میں آ کر شریک ہو اس پر سلام کرنا ضروری ہے اور جو کسی مجلس سے اٹھ کر جائے اس پر بھی سلام کرنا ضروری ہے، رسول اللہ ﷺ گفتگو فرما ہی رہے تھے کہ ایک شخص اٹھا اور بغیر سلام کہے چل دیا، تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ شخص کتنی جلدی بھول گیا (اور بغیر سلام کہے چلا گیا)۔ [صحيح لغيره۔ مسند احمد: 438/6]

1359 عن عمران بن حصين رضى الله عنه قال: جاءَ رجلٌ إلى النبيِّ ﷺ فقال: (السلامُ عليكُمْ). فرَدَّ عليه، ثُمَّ جلس. فقال النبيُّ ﷺ: ((عَشْرٌ)). ثُمَّ جاءَ آخرُ فقال: (السلامُ عليكم ورَحْمةُ اللّٰه). فردَّ، فجَلَس. فقال: ((عِشرونَ)). ثُمَّ جاءَ آخرُ فقال: (السلامُ عليكُمْ ورَحْمةُ اللّٰه و بَرَكاتُهُ). فرَدَّ، فَجلس، فقال: ((ثَلاثون)).

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہا: ''السلام علیکم'' آپ ﷺ نے اس کے سلام کا جواب دیا اور وہ بیٹھ گیا۔ تو نبی ﷺ نے فرمایا: (اس کے لئے) ''دس'' (نیکیاں ہیں) پھر دوسرا آدمی آیا اور اس نے کہا: ''السلام علیکم ورحمۃ اللہ'' آپ ﷺ نے اس کو جواب دیا اور وہ بیٹھ گیا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''بیس'' (نیکیاں ہیں) پھر ایک اور آیا تو اس نے کہا: ''السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ'' آپ ﷺ نے اس کے سلام کا جواب دیا اور وہ بیٹھ گیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: (اس کے لئے) ''تیس۔'' (نیکیاں ہیں)۔

[صحيح۔ سنن أبی داؤد: 5195، جامع الترمذی: 2689، سنن الكبریٰ بیهقی: 258]

1360 عن أبی هريرة رضی الله عنه قال: قال رسولُ اللّٰه ﷺ: ((أَعْجَزُ الناسِ مَنْ عَجِزَ فِي الدُّعاءِ، و أَبْخَلُ الناسِ مَنْ بَخِلَ بالسلامِ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لوگوں میں سے سب سے زیادہ عاجز وہ

ہے جو اللہ سے دعا کرنے سے ہی عاجز (غافل) ہو۔ اور لوگوں میں سے سب سے بڑا کنجوس وہ ہے جو سلام کرنے میں بھی کنجوسی کرے۔ [حسن، صحیح۔ طبرانی فی الأوسط: 5587]

1361 عن جابر رضی اللہ عنہ: أنّ رجلًا أتی النبیَّ ﷺ فقال: إنَّ لِفُلانٍ فی حائطی عِذْقًا، وإنه قد آذانی، و شَقَّ علیَّ مکانُ عِذْقه، فأرسلَ إلیه رسولُ اللّٰه ﷺ فقال: ((بعنی عِذْقَك الذی فی حائط فلان)). قال: لا قال: ((فَهَبْهُ لِیْ)). قال: لا. قال: ((فبِعْنیه بِعذْقٍ فی الجنّةِ)). قال: لا فقال رسولُ اللّٰه ﷺ: ((ما رأیتُ الذی هو أبْخل مِنْكَ إلا الذی یَبْخَلُ بالسلامِ)).

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی: میرے باغ میں فلاں آدمی کا ایک کھجور کا درخت ہے اور اس درخت کے وہاں ہونے سے وہ مجھے تکلیف دیتا ہے (کیونکہ وہ بار بار میرے باغ میں بے وقت آتا جاتا ہے) چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے اس کی طرف پیغام بھیج کر اسے بلوایا (جب وہ آیا تو) آپ ﷺ نے فرمایا: فلاں شخص کے باغ میں جو تیرا کھجور کا درخت ہے وہ مجھے بیچ دے، اس نے درخت بیچنے سے انکار کر دیا، آپ ﷺ نے فرمایا: پھر مجھے بطور تحفہ ہی دے دے، اس نے بطور تحفہ دینے سے بھی انکار کر دیا، پھر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اچھا چلو پھر اپنے اس درخت کو ایسے درخت کے عوض فروخت کر دے جو تجھے جنت میں ملے گا، اس نے صاف انکار کر دیا، تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے تجھ سے بڑا کنجوس آج تک نہیں دیکھا اور تجھ سے بھی بڑا کنجوس وہ آدمی ہے جو سلام کرنے میں بھی کنجوسی اور بخل کرتا ہے۔ [حسن۔ مسند احمد: 328/3]

6- مصافحہ کرنے کی ترغیب اور اشارہ سے سلام کرنے کی ممانعت اور کفار کو سلام کرنے کا بیان

1362 حسن لغیرہ عن البراء رضی اللہ عنہ قال: قال رسولُ اللہ ﷺ: ((ما مِنْ مسلمَيْنِ يَلْتَقِيانِ فيتَصافَحانِ؛ إلا غُفِرَ لهما قَبْلَ أَنْ يَتَفَرَّقَا)).

سیدنا براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو کوئی دو مسلمان ملاقات کرتے ہوئے مصافحہ کرتے ہیں، تو جدا ہونے سے پہلے ہی ان دونوں کی مغفرت کردی جاتی ہے۔“

[صحیح لغیرہ۔ أبو داود: 5212، جامع الترمذی: 2727]

1363 حسن لغیرہ عن حذيفة بن اليمان رضي الله عن النبيّ ﷺ قال: ((إنَّ المؤمِنَ إذا لَقِيَ المؤمِنَ فسلَّمَ عليه، وأخَذَ بيدِه فصافَحه؛ تناثَرتْ خطاياهُما كما يتَناثَرُ وَرقُ الشَّجَرِ)).

سیدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک مؤمن جب دوسرے مومن سے ملاقات کے وقت سلام کہتے ہوئے مصافحہ کرتا ہے تو ان دونوں کے گناہ اس طرح جھڑتے ہیں جس طرح درخت کے پتے (موسم خزاں میں) جھڑتے ہیں۔ [صحیح لغیرہ۔ طبرانی فی الأوسط: 247]

1364 حسن لغیرہ عن عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده؛ أنَّ رسولَ الله ﷺ قال: ((ليسَ مِنَّا مَنْ تَشَبَّهَ بغَيْرِنا، لا تشبَّهُوا باليهودِ ولا بالنَّصارى، فإنَّ تسليمَ اليهودِ الإشارَةُ بالأصابِعِ، وإنَّ تسليمَ النَّصارى [الإشارةُ] بالأكفِّ)) رواه الترمذی، والطبرانی وزاد: ((ولا تَقُصُّوا النَّواصی، واحْفوا الشوارِبَ، واعْفوا اللِّحى، ولا تَمْشوا في المساجِدِ والأسْواقِ وعليكم القُمُصُ إلا و تحتها الأُزُرُ)).

سیدنا عمرو بن شعیب عن أبیہ عن جدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے دوسروں کی مشابہت اختیار کی وہ ہم میں سے نہیں، تم یہودیوں اور عیسائیوں کی مشابہت اختیار نہ کیا کرو، یہودی ہاتھ کی انگلیوں سے اشارہ کر کے سلام کرتے ہیں اور عیسائی ہتھیلی کے اشارہ سے سلام کرتے ہیں۔ طبرانی کی روایت میں ہے: تم پیشانی کے بال مت کاٹا کرو، مونچھوں کو کٹواؤ اور داڑھی کو معاف کردو اور مسجدوں و بازاروں میں

صرف قمیص پہن کر مت پھرا کرو، ہاں نیچے شلوار پہن لو تو ٹھیک ہے۔

[حسن۔ جامع الترمذی: 2695، طبرانی فی الأوسط: 7376]

1365 عن أبی هريرة رضی الله عنه ؛ أنَّ رسولَ الله ﷺ قال: ((**لا تَبْدَؤوا اليهودَ والنَّصارى بالسَّلامِ، وإذا لَقِيتُم أحدَهم فی طريقٍ، فاضْطَرُّوهُمْ إلى أَضْيَقِه**)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہودیوں اور عیسائیوں کو سلام کرنے میں پہل نہ کیا کرو اور جب تم راستے میں ان میں سے کسی سے ملو تو انہیں تنگ راستے کی طرف چلنے پر مجبور کرو۔

[صحیح۔ صحیح مسلم: 2167، سنن أبی داؤد: 5205، جامع الترمذی: 2700]

1366 عن أنس رضی الله عنه قال: قال رسولُ الله ﷺ : ((**إذا سلَّم عليكُمْ أهلُ الكِتابِ ؛ فقُولُوا: وعلَيْكُمْ**)).

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب یہود و نصاریٰ تمہیں سلام کریں تو تم انہیں جواب میں صرف ''وعلیکم'' کہو۔ [صحیح۔ صحیح البخاری: 6258، صحیح مسلم: 2163، سنن أبی داؤد: 5267، جامع الترمذی: 3301، سنن ابن ماجه: 3697]

7- کسی گھر میں بغیر اجازت جھانکنے کی ممانعت

1367 عن أبی ذرٍّ رضی اللّٰہ عنہ قال: قال رسولُ اللّٰہ ﷺ: ((أَيُّمَا رجلٍ كَشَفَ سِتْرًا، فأدخلَ بصرَہ قبل أن یؤذن لہ؛ فقد أتی حدًّا لا یحِلُّ لہ أن یأتیَہُ، ولو أنَّ رجلاً فقأ عینَہ لهُدِرَتْ، ولو أن رجلاً مرَّ علی بابٍ لا سترَ لہ، فرأی عورةَ أهلِہ فلا خطیئةَ علیہ، إنما الخطیئةُ علی أهلِ المنزلِ)).

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے اجازت لیے بغیر ہی پردہ ہٹا کر (کسی گھر میں) جھانکا تو اس نے ایک ناجائز کام کیا، اور اگر کوئی شخص (اس حرکت پر) اس کی آنکھ پھوڑ دیتا تو وہ رائیگاں جاتی، (یعنی اس پر کوئی دیت نہ ہوگی) اور اگر کوئی شخص کسی ایسے گھر کے دروازے پر سے گزرا جس پر کوئی پردہ نہ تھا اور اس نے گھر میں جھانک لیا اور اہلخانہ پر اس کی نظر پڑ گئی تو اس پر کوئی گناہ نہ ہوگا بلکہ اس میں گناہ اور قصور گھر والوں کا ہے (انہوں نے پردہ کیوں نہ لگایا)۔

[صحیح۔ مسند احمد: 181/5، جامع الترمذی: 2707]

1368 عن أنس رضی اللّٰہ عنہ: أنَّ رجلاً اطَّلَع مِنْ بعضِ حُجَر النبیِّ ﷺ، فقامَ إلیہ النبیُّ ﷺ بمِشْقَصٍ أوْ بِمشاقِصَ، فكأنِّی أنْظُرُ إلیہ یَخْتِلُ الرجلَ لیَطْعَنَہ. رواہ البخاری و مسلم و أبوداود والترمذی والنسائی، ولفظہ: أنَّ أعرابیًّا أتی بابَ النبیِّ ﷺ، فألقَم عینَہ خَصاصةَ البابِ، فبصُرَ بہ النبیُّ ﷺ، فتوَخّاہ بِحدیدةٍ أوْ عودٍ لیُفقَأ عینَہُ، فلمّا أن أبصَرہ انقَمَع، فقال لہ النبیُّ ﷺ: ((أما إنَّك لَوْ ثَبَتَّ لفَقَأْتُ عینَك)).

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ کے حجروں میں سے کسی حجرے میں جھانکا تو نبی ﷺ ایک تیر لے کر اس کی آنکھ پھوڑنے کے لیے اٹھے اور میں آپ ﷺ کو دیکھ رہا تھا۔ ایک روایت میں ہے: ایک دیہاتی نبی ﷺ کے دروازے پر آیا اور دروازے کے سوراخ سے جھانکا اور نبی ﷺ نے اسے دیکھ لیا پھر آپ ﷺ نے کسی لوہے یا لکڑی کو لینا چاہا تا کہ اس کی آنکھ پھوڑ ڈالیں بدو نے جب رسول اللہ ﷺ کو اس غصے کی کیفیت میں دیکھا تو فوراً پیچھے ہٹ گیا، تو نبی ﷺ نے اس کو فرمایا: اگر تو یہیں کھڑا رہتا تو میں تیری آنکھ

چھوڑ ڈالتا۔ [صحیح۔ صحیح البخاری: 6900، صحیح مسلم: 2157، سنن أبی داؤد: 5171، جامع الترمذی: 2708]

1369 عن عبداللہ بن بُسرٍ رضی اللہ عنہ قال: سمعتُ رسولَ اللہ ﷺ یقول: ((**لا تأتُوا البیوتَ مِنْ أبوابِها، ولکنِ ائتوها مِنْ جَوانبِها، فاستأذِنوا، فإنْ أُذِنَ لکُمْ فادْخُلوا، وإلا فارْجِعُوا**)).

سیدنا عبداللہ بن بُسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: گھروں کے دروازوں کے بالکل سامنے مت کھڑے ہوا کرو بلکہ دروازے کے ایک طرف ہو کر کھڑے ہوا کرو اور گھر والوں سے اندر آنے کی اجازت مانگا کرو اگر وہ تمہیں اندر آنے کی اجازت دیں تو گھروں میں داخل ہو جایا کرو اور اگر اجازت نہ ملے تو واپس لوٹ جایا کرو (یعنی بغیر اجازت کسی کے گھر داخل مت ہوا کرو)۔

[حسن۔ طبرانی فی الکبیر ذکرہ الهیثمی فی ((مجمع الزوائد)): 44/8، کنزالعمال: 25227]

8- لوگوں کی ایسی باتیں سننے کی ممانعت جن کو سننا انہیں ناپسند ہو

1370 عن ابن عبّاسٍ رضی اللّٰه عنهما عن النبیِّ ﷺ قال: ((مَنْ تَحَلَّم بِحُلُمٍ لَمْ يَرهُ، كُلِّفَ أَن يَعْقد بين شَعِيرَ تَيْنِ، ولَنْ يَفْعَل ، ومنِ اسْتَمعَ إِلَى حديثِ قومٍ وهُمْ لهٗ كارِهون صُبَّ فی أذُنَيْهِ الآنُكُ يومَ القِيامَةِ ، و مَنْ صَوَّرَ صورَةً عُذِّبَ، أو كُلِّفَ أَنْ يَنْفُخَ فيها الروحَ، وليسَ بنافخٍ)).

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے کوئی ایسا اپنا خواب بیان کیا جو اس نے دیکھا ہی نہیں تو اس پر (قیامت کے دن) پابندی ہوگی کہ وہ دو جو کے دانوں کے درمیان گرہ لگائے اور وہ کسی صورت ایسا نہ کر سکے گا، اور جس نے لوگوں کی کوئی ایسی بات چوری چھپے سن لی کہ جس کا سننا انہیں پسند نہ تھا تو قیامت کے دن ایسے (دوسروں کی چوری چھپے باتیں سننے والے) شخص کے کانوں میں سیسہ پگھلا کر ڈالا جائے گا اور جس نے (بلا ضرورت و حاجت) کسی جاندار کی تصویر بنائی تو اس پر قیامت کے دن اس تصویر میں جان ڈالنا لازم کیا جائے گا اور وہ کسی صورت اس میں روح نہ پھونک سکے گا۔

[صحیح۔ صحیح البخاری: 7042]

9-لوگوں کے ساتھ رہنے میں جسے اپنی دینداری کے نقصان کا اندیشہ ہو اس کے لئے گوشہ نشینی اختیار کرنے کی ترغیب

1371 حدیث نبوی عن عامرِ بن سَعْدٍ قال: كان سعدُ بْنُ أبي وَقَّاصٍ في إِبِلِه ، فجَاءَه ابْنُه عُمَرُ، فلمّا راٰهُ سعدٌ قال: أعوذُ باللّٰه مِنْ شَرِّ هذا الراكِبِ، فنَزَل ، فقالَ لَه: أَنْزَلْتَ في إِبِلِكَ وغَنَمِكَ؛ وتركتَ الناسَ يَتَنازَعونَ المُلْكَ بيْنَهُمْ؟! فضرَب سَعْدٌ في صَدْرِه، فقال: اسْكُتْ، سمعتُ رسولَ اللّٰه ﷺ يقول: ((إِنَّ اللّٰه يُحِبُّ الْعَبْدَ التَّقِيَّ الغَنِيَّ الخَفِيَّ)).

عامر بن سعد رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اپنے اونٹوں کے پاس تھے کہ ان کے پاس ان کا بیٹا عمر آیا، جب سعد رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے عمر رحمہ اللہ آتے ہوئے دیکھا تو کہنے لگے: میں اس سوار کے شر سے اللہ کی پناہ میں آتا ہوں، عمر رحمہ اللہ سواری سے اترے اور اپنے والد سے مخاطب ہو کر عرض کرنے لگے: آپ اپنے اونٹوں اور بکریوں میں (آرام وسکون) سے آ گئے ہیں اور لوگوں کو امارت کے جھگڑے میں لڑتا چھوڑ دیا ہے؟ سیدنا سعد رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے کے سینہ پر ہاتھ مارا اور فرمایا: چپ ہو جا، میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: بے شک اللہ تعالیٰ ایسے بندے سے محبت کرتا ہے جو پرہیزگار، دل کا غنی اور (اختلاف کے خدشہ سے) چھپا ہوا ہو۔ [صحيح۔ صحيح مسلم: 2965]

1372 حدیث نبوی عن أبي سعيد الخدريّ رضي اللّٰه عنه قال: قال رجلٌ: أيُّ الناسِ أفْضَلُ يارسولَ اللّٰه؟ قال: ((مؤمنٌ يُجَاهِدُ بِنَفْسِهِ ومالِه في سبيلِ اللّٰه)). قال: ثُمّ مَنْ ؟ قال: ((ثُمَّ رجلٌ مُعْتزِلٌ في شِعْبٍ مِنَ الشِّعابِ يَعْبُدُ رَبَّه)). وفي رواية : ((يتَّقي اللّٰه، ويدَعُ الناسَ مِنْ شَرِّه)).

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے عرض کی: اے اللہ کے رسول ﷺ! لوگوں میں سے سب سے افضل کون ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کے راستہ میں اپنے مال اور جان کے ساتھ جہاد کرنے والا مومن۔ اس نے عرض کی پھر کون؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ آدمی جو کسی پہاڑ کی چوٹی پر (فتنوں سے بچتے ہوئے) اپنے رب کی عبادت کر رہا ہے۔ ایک روایت میں ہے: وہ آدمی جو اللہ سے ڈرتا ہے

اور لوگوں کو کسی قسم کی تکلیف نہیں دیتا۔ [صحیح۔ صحیح البخاری: 2786، صحیح مسلم: 1888]

1373 عن عقبة بن عامرٍ رضی الله عنه قال: قلتُ: یا رسولَ اللّٰہ! ما النجاةُ؟ قال: ((أَمْسِكْ علیكَ لِسَانَكَ، ولْيَسَعْكَ بيتُكَ، وابْكِ على خَطِيْئَتِكَ)).

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں عرض کی اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! نجات کیسے ملے گی؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنی زبان کو قابو میں رکھ، فارغ وقت اپنے گھر میں گذار، اور اپنے گناہوں پر آنسو بہا (کرتوبہ) کر۔ [صحیح لغیرہ۔ جامع الترمذی: 2406]

1374 عن المقداد بن الأسود قال: ایم اللّٰہ لقد سمعتُ رسولَ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول: ((إنَّ السعيدَ لَمَنْ جُنِّبَ الفِتَنَ، إنَّ السعيد لَمَنْ جُنِّبَ الفِتَنَ، إنَّ السعيدَ لَمَنْ جُنِّبَ الفِتَنَ، ولَمَنِ ابْتُلِيَ فصَبر فواهًا)).

سیدنا مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ''بلاشبہ انتہائی خوش بخت ہے وہ انسان جو فتنوں سے بچا رہا بڑا خوش بخت ہے وہ انسان جو فتنوں سے بچا رہا، خوش بخت ہے وہ نسان جو فتنوں سے بچا رہا اور جوان (فتنوں) میں مبتلا کیا گیا پھر اس نے صبر کیا، تو اس کا کیا کہنا۔ [صحیح۔ سنن ابی داؤد: 4263، طبرانی فی الکبیر: 253/2]

1375 عن ابن عمرو رضی اللہ عنهما قال: بينَما نحنُ حول رسولِ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم إذْ ذَكرَ الفِتْنَةَ فقال: ((إذا رأيتمُ الناسَ قدمرِجَتْ عُهودُهم، وخَفَّتْ أماناتهم، وكانوا هكذا))، وشبَّك بين أصابعه. قال: فقُمْتُ إليه فقلتُ: كيف أفْعَلُ عند ذلك جعلَنى اللّٰہ تبارَك و تعالى فداك؟ قال: ((الزَمْ بيتَك، وابْكِ على نَفْسِكَ، و امْلُكْ عليكَ لِسَانَكَ، وخُذْ ما تَعْرِفُ، ودَعْ ما تُنْكِرُ، وعليك بأمْرِ خاصَّةِ نَفْسِكَ، ودَعْ عنك أمْرَ العامَّةِ)).

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اردگرد بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ نے فتنوں کا ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا: ''جب تم دیکھو کہ لوگ اپنے عہد میں بے وفائی کرنے لگے ہیں، امانتوں کا معاملہ انتہائی خفیف اور ضعیف ہو گیا ہے (لوگ خائن بن گئے ہیں) اور ان کی آپس کی حالت اس طرح ہوگئی ہے۔'' اور آپ نے اپنی انگلیوں کو ایک دوسرے کے اندر ڈال کر دکھایا (اختلافات بہت بڑھ گئے

ہیں) عبداللہ کہتے ہیں کہ میں اٹھ کر آپ کے قریب ہو گیا اور عرض کی: اللہ مجھے آپ پر فدا ہونے والا بنائے! میں ان حالات میں کیا کروں؟ آپ نے فرمایا: ''اپنے گھر کو لازم پکڑنا، اپنی زبان کا مالک بن جانا (خاموش رہنا) اور نیکی پر عمل کرنا اور برائی سے بچنا اور اپنی ذات کی فکر کرنا اور عام لوگوں کی فکر چھوڑ دینا۔''

[حسن، صحیح۔ سنن ابی داؤد: 4263، طبرانی فی الکبیر: 253/2]

10- غصہ کی ممانعت اور درگزر کرنے اور غصہ پی جانے کی ترغیب اور غصہ ٹھنڈا کرنے کا بیان

1376 عن حمید بن عبدالرحمن عن رجلٍ مِنْ أصحابِ النبيِّ ﷺ قال: **قال رجلٌ: یا رسول اللّٰه! أوصنِي. قال: ((لا تَغْضَبْ)). قال: فَفَكَّرْتُ حينَ قال رسولُ اللّٰه ﷺ ما قاله، فإذا الغَضَبُ يجْمَعُ الشَّرَّ كُلَّه.**

حمید بن عبدالرحمٰن رحمہ اللہ ایک صحابی سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے نصیحت فرما دیجئے، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: غصہ نہ کیا کر، صحابی بیان کرتا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی نصیحت پر غور وخوض کیا تو نتیجہ یہی نکلا کہ غصہ (ایسی بری چیز ہے کہ) تمام برائیوں کو جمع کرتا ہے (یعنی غصہ سے قتل وغارت، لڑائی جھگڑا، گالی گلوچ وغیرہ ہوتا ہے) [صحیح۔ مسند احمد: 373/5]

1377 عن ابن عمر [و] رضی اللّٰه عنهما: **أنّه سأل رسولَ اللّٰه ﷺ: ما يُباعِدُنِي مِنْ غَضَبِ اللّٰه عَزَّوجلَّ؟ قال: ((لا تَغْضَبْ)).**

سیدنا عبداللہ بن عمر (و) رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے اپنے آپ کو اللہ کے غصب سے بچانے والے عمل (نیکی) کے متعلق سوال کیا؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: غصہ نہ کیا کر۔

[حسن۔ مسند احمد: 175/2، صحیح ابن حبان: 296]

1378 عن أبي الدرداء رضي الله عنه قال: قال رجلٌ لِرسولِ الله ﷺ : **دُلَّنِي على عَملٍ يُدخِلُني الجنَّة؟ قال رسولُ الله ﷺ:((لا تَغْضَبْ، ولَكَ الجنَّةُ)).**

سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کی کہ مجھے کوئی ایسی نیکی بتادیں جو مجھے جنت میں داخل کردے؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بس تو غصہ پر قابو پالے تو تیرے لیے جنت ہے۔[صحیح۔ طبرانی فی الکبیر: 2093, 2107]

1379 عن ابن عمر رضي الله عنهما قال: قال رسولُ الله ﷺ : **((ما مِنْ جُرْعَةٍ أَعْظَمُ أَجْرًا عندالله مِنْ جُرْعَةِ غَيْظٍ كظمها عبدٌ ابْتِغَاءَ وجْهِ الله)).**

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''غصے کا وہ گھونٹ جسے کوئی بندہ اللہ کی رضا کے لیے پی لیتا ہے، اللہ کے ہاں اس سے بڑے ثواب والا کوئی گھونٹ نہیں۔'' [صحیح لغیرہ۔ ابن ماجه:]

1380 عن معاذ بن أنسٍ رضي الله عنه ؛ أنَّ رسولَ الله ﷺ قال: **((مَنْ كَظم غَيْظًا وهو قادِرٌ على أن يُنْفِذَه ؛ دعاهُ اللهُ سبحانَه على رؤوس الخَلائق [يومَ القِيَامَةِ] حتى يُخَيِّرَه مِنَ الحورِ العِيْنِ ما شاءَ)).**

سیدنا معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص غصہ پی جائے جب کہ وہ اس پر عمل درآمد کی قدرت رکھتا ہو تو اللہ اسے قیامت کے دن برسرِ مخلوق بلائے گا اور اسے اختیار دے گا کہ جنت کی حورعین میں سے جسے چاہے منتخب کرلے۔''

[حسن لغیرہ۔ سنن ابی داوٗد: 4779، جامع الترمذی: 2021, 2493، سنن ابن ماجه: 4186]

1381 عن سليمان بن صُرَدٍ رضي الله عنه قال: **اسْتَبَّ رجلانِ عند النبيِّ ﷺ ، فجعل أحدُهما يَغْضَبُ ويَحْمَرُّ وجْهُه، وتَنْتَفِخُ أوْداجُه، فنظر إليه النبيُّ ﷺ فقال:((إني لَأَعْلَمُ كَلِمةً لو قالَها لذَهَب ذا عنهُ ؛ (أعوذُ باللهِ مِنَ الشيْطانِ الرَّجيمِ))). فقامَ إلى الرجل رجلٌ مِمَّنْ سَمِعَ النبيَّ ﷺ فقال: هل تدْرى ما قاله رسولُ الله ﷺ آنفًا؟ قال: لا. قال:((إني لأعلَمُ كَلِمةً لوقالَها لذَهَب ذا عنه ؛ (أعوذُ باللهِ مِنْ الشيْطانِ الرَّجيمِ))). فقال لهُ الرجلُ :أمَجْنونًا تَرانِي؟**

سیدنا سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی موجودگی میں دو آدمیوں کے درمیان چپقلش ہو

گئی ان میں سے ایک آدمی سخت غصہ سے لال پیلا ہونے لگا اور اس کی رگیں پھولنے لگیں، چنانچہ نبی ﷺ نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے فرمایا: یقیناً میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں اگر یہ اس کو پڑھ لے تو اس کا غصہ ٹھنڈا ہو جائے (وہ کلمہ یہ ہے) ''أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ'' چنانچہ ایک صحابی نبی ﷺ کا یہ فرمان سن کر اس غصہ کرنے والے کے پاس گیا اور کہنے لگا، کیا تجھے معلوم ہے کہ ابھی رسول اللہ ﷺ نے کیا ارشاد فرمایا؟ اس نے کہا مجھے معلوم نہیں، اس صحابی نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا: میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں اگر یہ اس کو پڑھ لے تو اس کا غصہ ٹھنڈا ہو جائے (اور وہ کلمہ یہ ہے) أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ اس شخص نے آگے سے کہہ دیا کیا تم مجھے پاگل سمجھتے ہو۔[صحیح۔ صحیح البخاری: 6048، صحیح مسلم: 2610]

11- قطع تعلقی، کینہ اور دشمنی پر وعید

1382 حسن عن أنسٍ رضى الله عنه قال: قال رسولُ الله ﷺ: ((لا تَقاطعوا، ولا تَدابَرُوا، ولا تَباغَضُوا، ولا تحاسَدُوا، و كونوا عبادَ الله إخْواناً، ولا يَحِلُّ لمسلمٍ أن يَهْجُرَ أخاهُ فوقَ ثلاثٍ)). رواه مالك والبخارى و أبو داود والترمذى والنسائى. ورواه مسلم أخصر منه. والطبرانى ، وزاد فيه: ((يَلْتَقِيانِ فيُعْرِضُ هذا و يُعْرِضُ هذا، و خيرُهُم الَّذى يَبْدأُ بالسلامِ..)). قال مالك: ((ولا أَحْسِبُ التدابُرَ إلا الإعْراضَ عن المسلمِ ؛ يُدْبِرُ عنه بِوَجْهِه)).

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قطع تعلقی مت کرو، اور نہ ہی ایک دوسرے سے منہ پھیر کر چلو، اور نہ ہی ایک دوسرے کے خلاف دل میں بغض و کینہ رکھو، اور نہ ہی ایک دوسرے کے خلاف حسد کرو اور سب کے سب اللہ کے بندے اور آپس میں بھائی بھائی بن کے رہو، اور کسی مسلمان کے لئے اپنے مسلمان بھائی سے تین دن سے زیادہ ناراض رہنا حلال نہیں۔ اور ایک روایت ہے کہ (پیٹھ پھیرنے سے مراد یہ ہے کہ) جب راستہ میں ملاقات ہو تو ایک دوسرے سے منہ پھیر لیں اور ان میں سے بہتر وہ ہے کہ جو (رنجش دور کرکے) سلام کرنے میں پہل کرے۔ [صحیح۔ مالك فی المؤطا: 907/2، صحیح البخاری: 6076، سنن ابی داؤد: 4910، جامع الترمذی: 1939]

1383 حسن عن أبى هريرة رضى الله عنه قال: قال رسولُ الله ﷺ : ((لا يَحِلُّ لمسلمٍ أَنْ يَهْجُرَ أخاه فوقَ ثلاثٍ ، فَمنْ هجَر فوْقَ ثلاثٍ فماتَ ؛ دخَل النارَ)). رواه أبوداود والنسائى بإسناد على شرط البخارى و مسلم. و فى رواية لأبى داود: قال النبىُّ ﷺ : ((لا يحلُّ لمؤمنٍ أن يهجرَ مؤمناً فوقَ ثلاثٍ ، فإن مرت به ثلاث فليلقَه فليسلم عليه ، فإن رَدَّ عليه السلامَ فقد اشتركا فى الأجرِ ، وإن لم يردّ عليه فقد باء بالإثم، وخرج المسلِّمُ من الهجر)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کسی مسلمان کے لئے اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ ناراض رہنا حلال نہیں اور جس نے تین دن گذر جانے کے باوجود ناراضگی رکھی اور اسی حالت

میں فوت ہو گیا تو وہ جہنم میں داخل ہو گا۔ ایک روایت میں ہے: کسی مؤمن سے تین دن سے زیادہ ناراض رہنا حلال نہیں، اگر تین دن اسی طرح ناراضگی میں گذر جائیں تو اسے چاہے کہ اپنے بھائی سے ملاقات کر لے اور اسے سلام کہے، اگر وہ بھی ناراضگی ختم کر کے سلام کا جواب دے تو دونوں کو برابر کا اجر ملے گا اور اگر اس نے سلام کا جواب نہ دیا (اور دل میں ناراضگی رکھی) تو یہی گنہگار ہو گا اور سلام کرنے والا قطع تعلقی کے گناہ سے بچ گیا۔ [صحیح۔ سنن أبی داؤد: 4914]

1384 حدیث: عن أبی حراشٍ حدرد بن أبی حدرد الأسلمی رضی اللّٰه عنه ؛ أنه سمعَ النبی ﷺ یقول: ((مَنْ هَجرِ أخاه سَنةً ؛ فهو كَسَفْكِ دَمِه)).

سیدنا ابوحراش اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ''جس نے ایک سال تک اپنے بھائی سے تعلقات اور روابط توڑے رکھے تو وہ ایسے ہے جیسے اس نے اپنے بھائی کا خون بہایا ہو۔'' [صحیح۔ سنن أبی داؤد: 4915، والبیهقی (الآداب): 280]

1385 حدیث: عن جابر رضی اللّٰه عنه قال: سمعتُ النبیَّ ﷺ یقول: ((إنَّ الشیطانَ قد یَئس أنْ یعبُدَه المصلّون فی جزیرَةِ العَربِ ؛ ولكن فی التحریشِ بَیْنَهُمْ)).

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی مکرم ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: یقیناً شیطان جزیرہ عرب میں اس بات سے ناامید ہو چکا ہے کہ (اب) نماز پڑھنے والے اس کی عبادت کریں گے، لیکن مسلمانوں کے درمیان فتنہ و فساد برپا کرتے سے وہ ناامید نہیں ہوا۔ [صحیح۔ صحیح مسلم 2812]

1386 حدیث: عن أبی هریرة رضی اللّٰه عنه قال: قال رسولُ اللّٰه ﷺ: ((تُعْرَضُ الأعمالُ فی كُلِّ [یوم] اثْنین و خمیس، فیغْفِرُ اللّٰه عزّوجلَّ فی ذلك الیوم لِكلِ امریءٍ لا یُشْرِكُ بِاللّٰه شیئًا، إلا امرأً كانَتْ بینه و بینَ أخیهِ شَحْناءُ فیقولُ: اُرْكُوا هذَیْن حتّی یَصْطَلِحا)). وفی رایةٍ لمسلمٍ: ((تُفْتَح ابوابُ الجنَّةِ یومَ الاثنین والخَمیسِ، فیُغْفرُ لِكُلِّ عبدٍ لا یُشْرِكُ باللّٰه شیئًا ولا رجلاً كان بینَه وبین أخیه شَحْناءُ، فیقال: أَنْظِروا هَذَیْنِ حتّٰی یصْطَلِحا، أنْظِروا هذَیْن حتی یصْطَلِحا، انْظِروا هذَیْنَ حتّی یَصْطَلِحا)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ''نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر سوموار اور جمعرات کو (اللہ کے سامنے)

اعمال پیش کیے جاتے ہیں، اور ایک روایت میں ہے کہ ہر پیر اور جمعرات کو جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں تو ہر وہ بندہ جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتا ہو اسے بخش دیا جاتا ہے، سوائے اس آدمی کے کہ اس کے اور اس کے بھائی کے درمیان بغض اور ناراضی ہو تو (فرشتوں سے) تین مرتبہ، کہا جاتا ہے: انہیں مہلت دو یہاں تک کہ یہ صلح کرلیں۔" [صحیح۔ مالك فی المؤطا: 909/2، صحیح مسلم: 2565، سنن ابی داؤد: 4916، جامع الترمذی: 2023، سنن ابن ماجه: 1740]

12- مسلمان کو ''اے کافر'' کہنے پر وعید

1387 عن أبي ذر رضي الله عنه ؛ أنه سمع رسولَ الله ﷺ يقول: ((ومَنْ دعا رجلاً بالكُفْرِ أو قال: عدوَّ اللهِ! وليسَ كذلك؛ إلا حارَ عليه)).

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جس نے کسی شخص کو کافر یا اے اللہ کے دشمن کہہ کر پکارا جبکہ وہ نہ تو کافر تھا اور نہ ہی اللہ کا دشمن تو اس کا کہا ہوا کلمہ کفر وغیرہ اس کی طرف لوٹ آئے گا۔ [صحیح۔ صحيح البخاري: 1843, 1945, 3479، صحيح مسلم: 226, 2678]

1388 عن أبي قلابة ؛ أنَّ ثابت بن الضحاك رضي الله عنه أخبَره: أنَّه بايَع رسول الله ﷺ تحتَ الشجَرة ، وأنَّ رسولَ الله ﷺ قال: ((مَنْ حلف على يمينٍ بملّةٍ غير الإسلامِ كاذِبًا مُتَعَمِّدًا فهو كما قال، ومَنْ قتل نَفْسَه بشيءٍ عُذِّبَ به يوم القِيامَةِ ، وليس على رجلٍ نذرٌ فيما لا يَمْلِكُ، ولعنُ المؤمنِ كَقَتْلِه، ومَنْ رمى مؤمِنًا بكُفْرٍ فهو كَقَتْلِه، ومن ذَبحَ نفسَه بشيءٍ عُذِّبَ به يومَ القِيامَةِ)).

ابوقلابہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ انہیں سیدنا ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ نے بتایا: انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ پر درخت کے نیچے بیعت کی اور رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی بھی چیز سے خودکشی کی اسے اسی چیز کے ساتھ روزِ قیامت عذاب دیا جائے گا، اور جس چیز کی طاقت انسان میں نہ ہو ایسی چیز میں نذر کو پورا کرنا ضروری نہیں (ایسی نذر ماننی بھی نہیں چاہیے)، اور مؤمن پر لعنت کرنا اسے قتل کر دینے کے برابر ہے، اور جس نے کسی مؤمن پر کفر کی تہمت لگائی تو وہ مؤمن کو قتل کر دینے کی طرح ہے، اور جس نے کسی چیز سے خودکشی کی اسے اسی چیز سے روزِ قیامت عذاب دیا جائے گا۔

[صحیح۔ صحيح البخاري: 1363، صحيح مسلم: 110، سنن أبي داوٗد: 3257]

13- گالی دینا اور لعن وطعن کرنے پر وعید، مرغ، پسو اور ہوا کو برا بھلا کہنے کی ممانعت اور پاک دامن خاتون اور غلام پر تہمت لگانے پر وعید

1389 عن ابن مسعودٍ رضی الله عنه قال: قال رسولُ الله ﷺ: ((سِبابُ المسْلِم فُسوقٌ، وقِتالُه كُفرٌ)).

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسلمان کو گالی دینا گناہ ہے اور اسے (ناحق) قتل کرنا کفر ہے۔ [صحیح۔ صحیح البخاری: 6044، صحیح مسلم: 64، جامع الترمذی: 1983، سنن النسائی: 4121, 4124، سنن ابن ماجہ: 69]

1390 عن عياض بن حمارٍ رضی الله عنه قال: قلتُ: يا نبيَّ الله! الرجلُ يَشْتُمُنی وهُوَ دونی، أعَلَيَّ مِنْ بأْسٍ أنْ أنْتَصِرَ منه؟ قال: ((المسْتَبَّانِ شيْطانَانِ يتَهاتَرانِ، و يَتكاذَبانِ)).

سیدنا عیاض بن حماد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں عرض کی اے اللہ کے نبی ﷺ! ایک شخص جو کہ مجھ سے کم تر ہے مجھے گالیاں دیتا ہے تو کیا اس سے بدلہ لینے میں مجھ پر کوئی گناہ ہوگا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آپس میں ایک دوسرے کو گالیاں دینے والے درحقیقت ایک دوسرے پر جھوٹا دعویٰ کرنے والے شیطان ہیں جو کہ ایک دوسرے کے خلاف جھوٹ بولتے ہیں۔ [صحیح۔ صحیح ابن حبان: 69]

1391 عن أبی جُرَیّ جابر بن سليم رضی الله عنه قال: رأيتُ رجلاً يصْدُرُ الناس عنْ رأْيه، لا يقولُ شَيْئًا إلا صدَروا عنه، قلتُ: مَنْ هذا؟ قالوا: رسولُ اللهِ ﷺ. قلت: عليك السلام يا رسولَ الله! قال: ((لا تَقُلْ: عليك السلامُ، [فإنَّ] (عليك السلامُ) تحيَّةُ الميّتِ، قل السلامُ عَلَيْكَ)). قال: قلتُ: أنتَ رسولُ اللهِ؟ قال: ((أنا رسولُ اللهِ الذی إذا أصابَك ضُرٌّ فدعوتَه؛ كَشف عنكَ، وإنْ أصابَك عامُ سَنَةٍ فدعوْتَه؛ أنْبتَها لك، وإذا كُنْتَ بأرضٍ قفرٍ أو فلاةٍ، فَضَلَّتْ راحِلَتُكَ، فدعَوْتَه؛ رَدَّها عليكَ)). قال: قلتُ: اعْهدْ إلَيَّ. قال: ((لا تَسُبَّنَّ أحَدًا)). [قال:] فما سَبَبْتُ بعده حُرًّا ولا عبدًا، ولا بعيرًا ولا شاةً قال: ((ولا تَحْقرَنَّ شيئًا مِنَ المعروفِ، وأن تُكلِّمَ أخاك وأنتَ مُنْبَسِطٌ إليهِ وجْهُكَ؛ إنَّ ذلك مِنْ

المعروفِ، وارْفَعْ إزارَك إلى نِصْفِ الساقِ، فإنْ أبَيْتَ فَإلَى الْكَعْبَيْنِ ، وإيَّاك وإسْبالَ الإزار، فإنَّها مِنَ الْمَخِيلَةِ ، وإنَّ اللّٰه لا يحبُّ المَخِيلَةَ ، وإنِ امْرُؤٌ شَتَمك وعَيَّرَكَ بما يعْلَمُ فيك ، فلا تُعَيِّرْهُ بما تعْلَمُ فيه، فإنَّما وبالُ ذلِكَ عليهِ)). وفي رواية لابن حبان نحوه، وقال فيه: ((وإن امْرُؤٌ عيَّرَكَ بشيءٍ يَعْلَمُه فيك، فلا تُعَيِّرْهُ بِشَيْءٍ تَعْلَمُه فيه، ودَعْهُ يكونُ وبَالُه عليه، وأجْرُه لكَ، ولا تَسُبَّنَّ شَيْئًا)). قال: فما سَبَبْتُ بعدَ ذلك دَابَّةً ولا إنْسانًا.

سیدنا ابو جری جابر بن سلیم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک شخص کو دیکھا کہ لوگ اس کی بات خوب سنتے اور مانتے ہیں اور وہ جو بھی کہتا ہے اسے قبول کرتے تھے، میں نے پوچھا یہ کون ہے؟ انہوں نے بتایا: یہ اللہ کے رسول ﷺ ہیں۔ میں بھی حاضر ہو گیا اور کہا (عليك السلام يا رسول اللّٰه) ''آپ پر سلامتی ہو اے اللہ کے رسول!'' آپ نے فرمایا: (یہ لفظ (عليك السلام) مت کہو۔ یہ میت کا تحیہ اور سلام ہے۔ بلکہ یوں کہو: (اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ) '' میں نے کہا: (کیا) آپ اللہ کے رسول ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں اس اللہ کا بھیجا ہوا ہوں کہ جب تمہیں کوئی دکھ پہنچے اور تم اسے پکارو، تو وہ اسے تم سے دور کر دے، اگر تمہیں خشک سالی کا سامنا ہو، تم اس سے دعا کرو تو وہ تمہاری کھیتیاں اگا دے۔ جب تم کسی صحرا یا ویران اور بنجر زمین میں ہو اور تمہاری سواری گم ہو جائے اور تم اسے پکارو تم وہ اسے تمہیں واپس لوٹا دے۔'' میں نے عرض کی کہ مجھے کوئی نصیحت فرمائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کسی کو گالی نہ دینا۔'' کہتے ہیں کہ اس کے بعد میں نے کسی کو گالی نہیں دی کسی آزاد کو نہ غلام کو، اونٹ کو نہ بکری کو۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کسی نیکی کو حقیر مت جاننا، اپنے بھائی سے بات کرو تو خندہ پیشانی سے بات کیا کرو بلاشبہ یہ نیکی ہے، اور اپنی چادر آدھی پنڈلی تک اونچی رکھا کرو، اور اگر نہ کر سکو تو ٹخنوں تک کر سکتے ہو۔ (ٹخنوں سے نیچے) چادر لٹکانے سے بچنا۔ بے شک یہ تکبر ہے اور اللہ تعالیٰ تکبر کو پسند نہیں کرتا، اور اگر کوئی شخص تمہیں برا بھلا کہے اور تمہیں تمہاری کسی بات پر جو وہ جانتا ہو عار دلائے تو تم اس کے عیب پر جو اس میں ہو اسے عار مت دلانا، بلاشبہ اس کا وبال اسی پر ہوگا'' ایک روایت میں ہے: اگر کوئی شخص تیرے اندر پائی جانے والی کسی کمزوری (کمی و کوتاہی) پر تجھے عار دلائے لیکن تو اس کے اندر کسی برائی کو جاننے کے وجود اسے عار نہ دلا، اسے اس کے حال پر چھوڑ دے اس گناہ کا وبال اسی کی جان پر ہوگا اور تجھے (صبر کا) اجر

ملے گا اور کبھی بھی کسی بھی چیز کو برا بھلا مت کہنا، راوی بیان کرتا ہے اس نصیحت کے بعد میں نے کسی جانور کو برا بھلا کہا اور نہ ہی کسی انسان کو۔

[صحیح۔ سنن أبی داؤد: 4084، جامع الترمذی: 2721، صحیح ابن حبان: 522]

1392 عن عبدالله بن عمرو رضی الله عنهما قال: قال رسولُ الله ﷺ ((إنَّ مِنْ أكْبرِ الكبَائرِ أنْ يَلْعنَ الرجلُ والِديهِ)). قيل: يا رسول الله! وكيف يلعنُ الرجلُ والديه؟ قال: ((يَسبُّ أبا الرجلِ فيَسبُّ أباه، ويسبُّ أُمَّه فيَسُبُّ أُمَّه)).

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کبیرہ گناہوں میں سب سے بڑا گناہ یہ بھی ہے کہ آدمی اپنے ماں باپ پر لعنت کرے۔ عرض کی گئی: اے اللہ کے رسول ﷺ! کوئی اپنے والدین پر کیسے لعنت کر سکتا ہے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ کسی کے ماں باپ کو گالی دیتا ہے وہ (جواب میں) اس کے والدین کو گالی دیتا ہے۔[صحیح۔ صحیح البخاری 5973، صحیح مسلم:259]

1393 عن أبی هريرة رضی الله عنه؛ أنَّ رسولَ الله ﷺ قال: ((لا ينبَغِي لِصِدّيقٍ أنْ يكونَ لَعَّاناً)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کسی صدیق کے لئے (دوسروں پر) لعنت کرنا کسی بھی طرح جائز و مناسب نہیں۔[صحیح۔ صحیح مسلم: 2597، المستدرك للحاكم: 1/47]

1394 عن عائشة رضی الله عنها قالت: مر النبيُّ ﷺ بأبی بكر وهو يلْعَنُ بعضَ رقيقِه، فالْتَفتَ إليه و قال: ((لعَّانينَ و صِدِّيقينَ؟ ! كلا وربِّ الكَعْبَةِ)). فعَتَقَ أبو بكر رضی الله عنه يومَئذٍ بعضَ رَقيقه. قال: ثُمَّ جاءَ إلى النبيِّ ﷺ فقال: لا أعود.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کا گذر ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس سے اس حال میں ہوا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنے کسی غلام (کی غلطی) پر لعن وطعن کر رہے تھے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: یہ کیا؟ صدیق لعنت کر رہا ہے؟ رب کعبہ کی قسم! ہرگز (یہ جائز) نہیں اسی دن ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنے بعض غلام کو آزاد کیا پھر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی: (اے اللہ کے رسول ﷺ!) میں آئندہ اس طرح (لعن وطعن) نہیں کروں گا۔[صحیح۔ بیہقی فی الشعب: 5154]

1395 عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ قال: قال رسولُ اللہ ﷺ: ((لا یکون المؤمِنُ لعّانًا)).

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مؤمن دوسرے پر لعنت و پھٹکار کرنے والا نہیں ہوتا۔ [صحیح۔ جامع الترمذی: 2019]

1396 عن أنسٍ رضی اللہ عنہ قال: سارَ رجلٌ مَعَ النَّبیِّ ﷺ فلعنَ بعیرہ، فقال النبیُّ ﷺ: ((یا عبدَاللّٰہ! لا تَسِرْ معنا علی بَعیرٍ مَلْعونٍ)).

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی مکرم ﷺ کے ساتھ جا رہا تھا، اس نے دوران سفر اپنے اونٹ پر لعنت کی چنانچہ نبی مکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے اللہ کے بندے! ہمارے ساتھ ایسے اونٹ پر سفر مت کر جو (تیری زبان سے) لعنت کیا گیا ہے۔ (یہ اس کے لیے ڈانٹ ڈپٹ تھی)۔

[حسن لغیرہ۔ مسند أبی یعلی الموصلی: 3622، ابن أبی الدنیا: 390]

1397 عن عبداللّٰہ بن عباس رضی اللہ عنہما: أنَّ دیکًا صرَخ قریباً مِنْ رسولِ اللّٰہ ﷺ فقال رجلٌ: اَللّٰھُمَّ العَنْہُ. فقال رسولُ اللّٰہ ﷺ: ((مَہْ! کلا، إنَّہ یدْعو إلی الصَّلاۃِ)).

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک مرغ نے رسول اللہ ﷺ کے پاس آواز لگائی تو ایک آدمی نے کہا: اے اللہ! اس مرغ پر لعنت بھیج، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: باز آ! (دوبارہ ہرگز ایسا نہ کرنا)، یہ تو نماز کے لئے بلاتا ہے۔ [صحیح لغیرہ۔ مسند البزار: 2041]

1398 عن ابن عباس رضی اللہ عنہما: أن رجلا لَعَنَ الریح عند رسولِ اللّٰہ ﷺ، فقال: ((لا تلعَنِ الریحَ؛ فإنَّھا مأمورۃٌ، مَنْ لَعنَ شَیْئًا لیسَ لہ بِأھْلٍ؛ رجعَتِ اللَّعْنَۃُ علیہِ)).

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ کی موجودگی میں ہوا پر لعنت کی، تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہوا پر لعنت نہ کر یہ تو اللہ کے حکم کی پابند ہے، اور جس نے بغیر کسی وجہ کے کسی چیز پر لعنت کی تو وہ لعنت اس لعنت کرنے والے پر لوٹ آئے گی۔

[صحیح۔ سنن أبی داؤد: 4908، جامع الترمذی: 1978، صحیح ابن حبان: 5715]

1399 عن أبی ھریرۃ رضی اللہ عنہ عن النبی ﷺ قال: ((اجْتَنِبوا السبعَ الموبِقاتِ)). قالوا: یا

رسولَ اللّٰہ ! وما هُنَّ ؟ قال: ((الشركُ باللّٰہ ، والسِّحرُ ، وقتلُ النفسِ التی حرَّم اللّٰہ إلاَّ بالحقِّ ، وأكْلُ الرِّبا، وأكْلُ مالِ اليَتيمِ، والتَولّی يومَ الزحْفِ ، وقذفُ المحْصَناتِ الغافِلاتِ المؤمِناتِ)). رواہ البخاری و مسلم. وفی کتاب النبیّ ﷺ الذی کتبه إلی أهل اليمن قال: ((وإنَّ أكْبرَ الكبائرِ عندَاللّٰہ يومَ القِيامَةِ: الإشْراكُ باللّٰہ، وقتلُ النَفْسِ المؤمِنَة بِغيرِ الحقّ، والفرارُ فی سبيلِ اللّٰہ يومَ الزحْفِ ، وعقوقُ الوالدينِ، ورمیُ المحصَنَةِ، و تعلّمُ السِّحرِ (وأكل الربا وأكل مال اليتيم)))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سات ہلاک کر دینے والی چیزوں سے بچو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی وہ کیا ہیں؟ اے اللہ کے رسول اللہ ﷺ! تو آپ ﷺ نے فرمایا ① اللہ کے ساتھ شرک کرنا ② جادو (سیکھنا اور کرنا وغیرہ) ③ حق کے سوا اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ جان کو قتل کرنا ④ سود کھانا ⑤ یتیم کا مال کھانا ⑥ جنگ کے دن بھاگنا ⑦ مومنہ پاکدامن بے خبر عورتوں پر تہمت لگانا۔

ایک اور روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اہل یمن کی طرف ایک مکتوب لکھا جس میں فرائض، سنن اور دیات رقم تھیں پھر اس میں یہ بھی لکھا تھا بیشک قیامت کے دن اللہ کے نزدیک سب سے بڑے گناہ ① اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا ② مومن جان کو ناحق قتل کرنا ③ اللہ کے راستے میں جہاد سے بھاگنا ④ والدین کی نافرمانی کرنا ⑤ پاکدامن عورتوں پر تہمت لگانا ⑥ جادو سیکھنا ⑦ سود کھانا ⑧ یتیم کا مال کھانا۔ [صحیح۔صحیح البخاری:2766، صحیح مسلم :89، سنن أبی داؤد: 2874، سنن النسائی:3671،مسند البزار :109]

14-زمانہ کو بُرا بھلا کہنے پر وعید

1400 (عن ابی ہریرة رضی اللہ عنه قال:) قال رسولُ اللّٰہ ﷺ: ((قال اللّٰہ عزَّوجلَّ :یُؤْذِینی ابنُ آدَمَ ؛ یقول:یا خَیْبَةَ الدَّهْرِ!فلا یقُلْ أحدُکم:یا خَیْبَةَ الدَّهْرِ ؛ فإنّی أنا الدهْرُ ، أُقَلِّبُ لیلَه ونَهارَه)). ورواه مالك مختصراً؛ أنَّ رسولَ اللّٰہ ﷺ قال:((لا یقل أحدُکم یا خَیْبَةَ الدَّهْرِ؛ فإنَّ اللّٰہ هو الدهْرُ)) وفی روایة للحاکم : قال رسولُ اللّٰہ ﷺ :((یقول اللّٰہ:استقرضت عبدی فلم یقرضنی ، وشتمنی عبدی وهو لا یدری ما یقول: وادهراه! وادهراه! وأنا الدهر)). ورواه البیهقی. ولفظه : قال:قال رسول اللّٰہ ﷺ ((لا تسُبُّوا الدَّهْرَ، قالَ اللّٰہ عزَّوجلَّ:أنا الدَّهْرُ، الأیَّامُ واللَّیالی أُجَدِّدُها وأُبْلِیها، وآتی بمُلوكٍ بَعْدَ مُلوكٍ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: آدم کا بیٹا مجھے ایذا (تکلیف) دیتا ہے؛ وہ کہتا ہے ہائے زمانہ بہت خراب ہے! چنانچہ تم میں سے کوئی یہ نہ کہے: ہائے زمانہ کتنا خراب ہے؛ کیونکہ زمانہ میں ہوں، اس کے دن اور رات کو میں ہی گردش دیتا ہوں۔ایک روایت میں ہے: تم میں سے کوئی یہ نہ کہے: ہائے زمانہ کتنا خراب ہے؛ کیونکہ اللہ ہی زمانہ ہے۔ایک روایت میں ہے: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں نے اپنے بندے سے قرض مانگا لیکن اس نے مجھے قرض نہ دیا اور میرے بندہ مجھے برا بھلا کہتا ہے حالانکہ اسے اس چیز کا احساس تک نہیں کہ وہ کیا کہہ رہا ہے۔وہ کہتا ہے ہائے زمانے کی خرابی، ہائے زمانے کی خرابی درحقیقت زمانہ میں ہی ہوں۔ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: زمانے کو گالی مت دیا کرو: کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: زمانہ میں ہوں دن اور رات پر میرا ہی اختیار ہے اور میں ہی حالات بدلتا ہوں اور ایک کے بعد دوسرے کو سلطنت میں ہی عطا کرتا ہوں۔[صحیح، صحیح لغیرہ، حسن۔ سنن أبی داؤد: 5274، المستدرك للحاکم: 453/2، مؤطا لإمام مالك: 1897، بیهقی فی السنن الکبریٰ: 365/3]

15- مسلمان کو حقیقت یا مذاق میں ڈرانے اور اس کی طرف ہتھیار سے اشارہ کرنے کی ممانعت

1401 عن النعمان بن بشیر رضی الله عنهما قال: كنا معَ رسولِ الله ﷺ في مسيرٍ، فَخفَقَ رجلٌ عَلٰى راحِلَتِه، فأخذَ رجلٌ سَهْمًا مِنْ كِنَانته، فانْتَبه الرجلُ فَفَزِعَ، فقال رسولُ الله ﷺ: ((لا يَحِلُّ لرجلٍ أن يُرَوِّعَ مسلِمًا)).

سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے کہ دورانِ سفر ایک شخص اپنی سواری پر اونگھنے لگا۔ ایک آدمی نے اس کے ترکش سے ایک تیر نکال لیا جب وہ اٹھا تو ترکش میں تیر نہ پاکر گھبرایا، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں کہ وہ کسی مسلمان کو خوفزدہ کرے۔ [حسن، صحیح۔ طبرانی فی الأوسط: 1694]

1402 عن عبدالله بن السائب بن يزيد عن أبيه عن جده رضی الله عنه ؛ أنّه سمعَ رسولَ الله ﷺ يقول: ((لا يَأْخُذَنَّ أحدُكم متاعَ أخيهِ لا عِبًا ولا جادًّا)).

سیدنا عبداللہ بن سائب بن یزید اپنے والد، اپنے دادا رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: تم میں سے کوئی اپنے (مسلمان) بھائی کا سامان (اس کی اجازت کے بغیر) نہ تو مذاق میں لے اور نہ ہی حقیقت میں (اس کی اجازت کے بغیر) لے۔ [حسن۔ جامع الترمذی: 2160]

1403 عن أبي بكرة رضی الله عنه قال: قال رسولُ الله ﷺ: ((إذا تواجَه المسلمان بسَيْفَيْهِما، فالقاتل والمقْتولُ في النارِ)). وفي رواية: ((إذا المسلمان حملَ أحدُهما على أخيه السلاحَ؛ فهُما على حَرْفِ جَهَنَّمَ، فإذا قَتَل أحدُهُما صاحبَه؛ دخَلاها جَمِيْعًا)). قال: فقلْنا: أو قيلَ: يا رسولَ الله! هذا القاتلُ، فما بالُ المقْتولِ؟ قال: ((إنَّه قدْ أرادَ قَتْلَ صاحبه)).

سیدنا ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب دو مسلمان اپنی تلواریں لے کر ایک دوسرے کے سامنے (لڑنے کے لیے) آئیں تو قاتل اور مقتول دونوں جہنمی ہیں اور ایک روایت میں ہے کہ

جب ایک مسلمان اپنے دوسرے مسلمان بھائی پر اسلحہ اٹھاتا ہے تو دونوں جہنم کے کنارے پر ہوتے ہیں اور جب دونوں میں سے ایک دوسرے کو قتل کر دیتا ہے تو دونوں جہنم میں داخل ہو جاتے ہیں تو ہم نے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! قاتل جہنم میں جائے، (یہ بات تو ظاہر ہے)۔ مقتول جہنم میں کیوں جائے گا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا بے شک اس (مقتول) نے بھی اپنے ساتھی کے قتل کا ارادہ کیا تھا۔ (اسے موقع نہیں مل سکا کہ اپنے ساتھی کو مار سکے)۔

[**صحیح**۔ صحیح بخاری: 2888، صحیح مسلم فی السنن باب اذا تواجه المسلمان:]

16- لوگوں میں صلح کروانے کی ترغیب

1404 عن أبی هريرة رضی الله عنه قال: قال رسول اللهﷺ: ((كلُّ سُلامی مِنَ الناس عليه صدقَة كلّ يومٍ تَطْلُعُ فيه الشمسُ، يَعْدِلُ بين الاثنين صَدَقَةٌ، و يعينُ الرجُلَ فی دابَّتِه فيحمله عليها، أو يَرْفَعُ له علَيْها متَاعَه صدقَةٌ، والكلِمَةُ الطيِّبَةُ صَدَقَةٌ، وبِكُلِّ خُطْوَةٍ يَمْشيها إلی الصلاةِ صَدَقَةٌ، ويُميطُ الأذی عنِ الطريقِ صَدَقَةٌ)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر روز انسان کے ہر عضو پر صدقہ (کرنا) ہوتا ہے (سنو) دو آدمیوں کے درمیان عدل کرنا بھی صدقہ ہے، کسی آدمی کو سواری پر سوار ہونے میں مدد کرنا بھی صدقہ ہے، کسی کا سامان سواری پر اُٹھا کر رکھوا دینا بھی صدقہ ہے، اچھی بات کرنا بھی صدقہ ہے، نماز کی طرف اٹھنے والا ہر قدم بھی صدقہ ہے اور راستہ سے تکلیف دہ چیز کو ہٹا دینا بھی صدقہ ہے۔

[صحیح۔ صحیح البخاری: 2989، صحیح مسلم: 1009]

1405 عن أبی الدرداء رضی الله عنه عنه قال: قال رسول اللهﷺ: ((ألا أُخْبِرُكم بأفْضَل مِنْ دَرَجَةِ الصيام والصلاةِ والصدقَةِ؟)). قالوا: بلی؟ قال: ((إصْلاحُ ذاتِ البَيْنِ؛ فإنَّ فسادَ ذاتِ البَيْنِ هی الحالِقَةُ)). قال: ويروی عن النبی ﷺ؛ أنَّه قال: ((هی الحالِقَةُ، لا أقول تحلقُ الشعرَ، ولكنْ تحلقُ الدينَ))

سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا میں تمہیں روزے، نماز اور صدقے سے بڑھ کر افضل درجات کے اعمال نہ بتاؤں؟'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا: کیوں نہیں، (اے اللہ کے رسول ﷺ!) آپ ﷺ نے فرمایا: ''آپس کے میل جول اور روابط کو بہتر بنانا، (اور اس کے برعکس) آپس کے میل جول اور روابط میں پھوٹ ڈالنا (دین کو) مونڈ دینے والی خصلت ہے۔''

[صحیح۔ سنن ابی داؤد: 4919، جامع الترمذی: 2509، صحیح ابن حبان: 5070]

1406 عن أنس رضی الله عنه: أنَّ النبیَّ ﷺ قال لأبی أيوبَ: ((ألا أدلُّك علی تجارةٍ؟)). قال:

بلى. قال: ((صِلْ بين الناسِ إذا تفاسدوا، وقرِّب بينهم إذا تباعدوا)).

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوایوب رضی اللہ عنہ کو مخاطب فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا: اے ابوایوب! کیا میں آپ کو ایک (انتہائی نفع بخش) تجارت نہ بتاؤں؟ ابوایوب رضی اللہ عنہ نے عرض کی کیوں نہیں ضرور بتلایئے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب لوگ فتنہ وفساد کا شکار (ہو کر رشتہ داریاں توڑ رہے) ہوں تو رشتہ داری کو ٹوٹنے سے بچا (صلہ رحمی کر) اور جب لوگ (حسد و بغض کے سبب) ایک دوسرے سے دور ہونے لگیں تو (خیر خواہی اور ثواب کے حصول کی غرض سے) ان کے قریب ہو جا (اور انہیں قریب کر)۔

[حسن لغیرہ۔ مسند البزار: 2060]

17- چغلی اور غیبت کی مذمت

1407 عن حذیفة رضی الله عنه قال: قال رسولُ الله ﷺ: ((لا يَدْخُلُ الجنَّة نَمَّامٌ – وفی روایة: قَتَّاتٌ –)).

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: چغل خور جنت میں نہیں جائے گا۔

[صحیح۔ صحیح البخاری: 6056، صحیح مسلم: 105، سنن ابوداود: 4871، جامع الترمذی: 2026]

1408 عن ابنِ عباس رضي الله عنهما : أنّ رسولَ الله ﷺ مَرَّ بقبرَين ، فقال :((إنَّهما ليُعذَّبان ، وما يُعَذَّبان في كبيرٍ ، بلى إنّه كبير ، أمّا أحدُهما فكان يَمشي بالنميمةِ ، وأما الآخرُ فكان لا يَستَتِرُ من بوله)).

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ دو قبروں کے پاس سے گزرے اور فرمایا: انہیں عذاب دیا جا رہا ہے اور انہیں کسی بہت بڑی بات پر عذاب نہیں دیا جا رہا لیکن یہ گناہ (اللہ کے نزدیک) بہت بڑا تھا۔ ان میں سے ایک چغلی کیا کرتا تھا جبکہ دوسرا پیشاب (کے قطروں) سے احتیاط نہیں کرتا تھا۔

[صحیح۔ صحیح البخاری: 218، صحیح مسلم: 292، سنن أبی داؤد: 20، جامع الترمذی: 70 سنن النسائی: 2069، سنن ابن ماجہ: 347، صحیح ابن خزیمۃ: 55]

1409 عن عبدالرحمن بن غَنْم يبلغ بهِ النَّبيَّ ﷺ : ((خيارُ عبادِ الله الذين إذا رُؤوا ذُكِرَ الله، و شرارُ عبادِ الله المشّاؤونَ بالنَّميمَةِ ، المفرِّقون بين الأحبة، البَاغونَ للبُرآءِ العَيْبَ)).

سیدنا عبدالرحمٰن بن غنم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کے بندوں میں سے سب سے اچھے بندے وہ ہیں کہ جنہیں دیکھتے ہی اللہ یاد آ جائے، اور بدترین لوگ وہ ہیں جو دوسرے مسلمانوں کی چغلیاں اور غیبتیں کرتے ہیں۔ دوستوں میں نفرت ڈالنے والے، پاکباز لوگوں میں عیب تلاش کرنے والے (تاکہ انہیں دوسرے کے سامنے رُسوا کریں۔) [حسن لغیرہ۔ مسند احمد: 227/3]

18- غیبت اور الزام تراشی پر وعید اور ان برائیوں کو چھوڑنے کی ترغیب

1410 حسن لغیرہ عن أبی بكرةَ رضی الله عنه : أنَّ رسولَ الله ﷺ قال فی خُطبَتِه فی حِجَّةِ الوَداع: ((إنَّ دماءَ كُمْ وأمْوَالَكُمْ و أعْرَاضَكُم حرامٌ عليْكُمْ، كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هذا، فی شَهْرِكُمْ هذا، فی بلدِكُمْ هذا، ألا هلْ بلَّغْتُ)).

سیدنا ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے خطبہ حجۃ الوداع میں (یہ بھی) ارشاد فرمایا: (اے مسلمانوں) بے شک تمہارا خون، تمہاری عزت ایک دوسرے کے لیے اسی طرح قابل احترام ہیں جس طرح تمہارا آج کا دن (یعنی یوم عرفہ ۹ ذی الحجہ) تمہارا یہ (مبارک) مہینہ (ذی الحجہ) تمہارا یہ شہر (مکۃ المکرمۃ محترم ہے) خبردار! اچھی طرح سن لو کیا میں نے تم تک تمہارے رب کا پیغام پہنچا دیا۔

[صحیح۔ صحیح البخاری: 67، صحیح مسلم: 1679]

1411 حسن لغیرہ عن أنس بن مالك رضی الله عنه قال: خَطَبَنَا رسولُ الله ﷺ فَذَكَر أمْرَ الرِّبا، وعظَّمَ شَأنَه وقال: ((إنَّ الدِّرْهَم يصيبُه الرجلُ مِنَ الرِّبَا أَعْظَمُ عندالله فی الخَطيئَةِ مِنْ ستٍّ وثلاثين زَنْيَةً يَزْنيها الرجُلُ ، وإنَّ أرْبی الرِّبی عِرْضُ الرجُلِ المسلمِ)).

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے سود کا ذکر کیا اور اس کی سنگینی اور نقصان کو بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: سود کا ایک درہم کھانا اللہ تعالیٰ کے ہاں گناہ کے اعتبار سے چھتیس مرتبہ زنا کرنے سے بھی زیادہ بڑا گناہ ہے اور سب سے بڑا سود مسلمان آدمی کی بے عزتی کرنا ہے۔

[صحیح لغیرہ۔ ابن أبی الدنیا فی كتاب ذم الغيبة : 36]

1412 حسن لغیرہ عن أبی هريرة رضی الله عنه قال: قال رسولُ الله ﷺ : ((مِنْ أرْبی الرِّبا اسْتِطالَةُ الْمَرءِ فی عِرْضِ أخِيهِ)). رواه البزار بإسنادين أحدهما قوی، وهو فی بعض نسخ أبی داود؛ إلا أنّه قال: ((إنَّ مِنْ الكبائِرِ اسْتِطَالَةَ الرجُلِ فی عِرْضِ رجُلٍ مسلمٍ بِغَيْرِ حَقٍ، وَمِنَ الكبائِرِ السُّبّتان بالسُّبَّةِ)). رواه ابن أبی الدنيا أطول منه. ولفظه : قال رسولُ الله ﷺ : ((الرِّبا سَبْعون حُوْبًا، و أيْسَرُها كَنِكاحِ الرجُلِ أُمَّه ، وإنَّ

أَرْبى الربا عِرْضُ الرجُلِ المسْلِمِ)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سود کا سب سے بدترین اور بڑا گناہ اپنے (مسلمان) بھائی کی عزت کو خاک میں ملانا ہے۔ ایک روایت میں ہے: کسی مسلمان کی عزت پر انگلی اٹھانا کبیرہ گناہ ہے۔ ایک روایت میں ہے: سود کے ستر گناہ کے درجے ہیں سب سے کم سود کا گناہ آدمی کا اپنی والدہ سے نکاح کرنا ہے جبکہ سود کا بدترین گناہ کا درجہ مسلمان کی بےعزتی کرنا ہے۔

[صحیح لغیرہ۔ مسند البزار: 3569, 3570، سنن أبی داؤد: 4877، ابن أبی الدنیا فی الزھد: 127]

1413 حدیث عن عائشة رضی اللہ عنہا قالت: قلتُ للنبيِّ ﷺ: حَسْبُكَ مِنْ صَفِيَّةَ كذا و كذا – قال بعض الرواة: تعني قصيرة – فقال: ((لقد قُلْتِ كَلمةً لوْ مُزِجَتْ بماءِ البَحْرِ لَمزَجَتْهُ)). قالتْ: و حكيتُ لَه إنْساناً فقال: ((ما أُحِبُّ أنِّي حَكَيتُ إنْساناً، وأنَّ لي كذا و كذا)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہہ دیا: آپ کو صفیہ رضی اللہ عنہا میں یہی کافی ہے کہ وہ ایسے ایسے ہے...... حدیث کے بعض راویوں نے وضاحت کی کہ اس سے ان کی مراد سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کا پستہ قد ہونا تھا...... تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم نے ایسا کلمہ کہا ہے کہ اگر اسے سمندر میں ملا دیا جائے تو وہ سمندر کڑوا ہو جائے۔'' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کسی کی نقل اتاری تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں کسی کی نقل اتارنا پسند نہیں کرتا، خواہ مجھے اتنا اتنا مال بھی ملے۔'' [صحیح۔ جامع الترمذی: 4875]

1414 حدیث عن عائشة أیضا: أنه اعتَلَّ بعيرٌ لصفيةَ بنت حُيَيّ، وعندَ زينبَ فضلُ ظهرٍ، فَقَالَ النبيُّ ﷺ لزينب: ((أعطِيها بعيراً)). فقالت: أنا أُعْطِي تلك اليهوديَّة؟! فغَضِبَ رسولُ اللهِ ﷺ، فهجَرَهَا ذا الحَجَّة، والمُحَرَّمْ، و بعضَ صَفر.

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ ام المومنین صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا کا اونٹ بیمار ہو گیا اور ام المومنین زینب رضی اللہ عنہا کے پاس ایک زائد سواری تھی۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے کہا: ''اونٹ اسے دے دو۔'' تو انہوں نے کہا بھلا میں اس یہودن کو دوں؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غصے ہو گئے اور ذوالحجہ، محرم اور صفر کے کچھ دنوں تک ان سے بات چیت نہ کی۔ [صحیح۔ سنن ابی داؤد: 4602, 4604]

1415 عن عبداللہ بن مسعودٍ رضی اللہ عنہ قال: کنّا عند النبیّ ﷺ ، فقامَ رجلٌ، فوقَع فیہ رجلٌ مِنْ بَعْدِہ، فقال النبیُّ ﷺ: ((تَخَلَّلْ!)). فقال: و ممَّا أتَخَلَّلُ؟ ما أکَلْتُ لحمًا! قال: ((إنَّك أکَلْتَ لَحْمَ أخیكَ)).

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی مکرم ﷺ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک شخص اٹھ کر چلا گیا، اس کے چلے جانے کے بعد ایک آدمی اس کے عیب بتانے لگا، چنانچہ نبی ﷺ نے فرمایا: دانتوں میں خلال کرو وہ عرض کرنے لگا میں نے کوئی گوشت تھوڑا ہی کھایا کہ میں دانتوں میں خلال کروں۔ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یقیناً تو نے (غیبت کرکے) اپنے بھائی کا گوشت کھایا ہے۔

[صحیح۔ الطبرانی فی الکبیر: 126/10]

1416 عن أنسٍ رضی اللہ عنہ قال: قال رسولُ اللہ ﷺ: ((لمّا عُرِجَ بی مَرَرتُ بقومٍ لَهُم أظْفارٌ مِنْ نُحاسٍ، یَخْمِشونَ وُجوهَهُم وصدورَهُم، فقلتُ: مَنْ هؤلاءِ یا جبریلُ؟ قال: هؤلاءِ الذین یأکلونَ لُحومَ الناسِ، و یقَعونَ فی أعْراضِهِمْ)).

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب مجھے معراج کرائی گئی تو میرا گزر ایک ایسی قوم پر ہوا جن کے ناخن تانبے کے تھے جو اپنے چہروں اور سینوں کو چھیل (زخمی) رہے تھے۔ میں نے پوچھا: اے جبریل! یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے کہا: یہ وہ ہیں جو دوسرے لوگوں کا گوشت کھاتے (غیبت کرتے) اور ان کی عزتوں سے کھیلتے ہیں۔ [صحیح۔ سنن أبی داؤد: 4878]

1417 عن أبی بَکْرَةَ رضی اللہ عنہ قال: بینا أنا أماشی رسولَ اللہ ﷺ وهو آخذٌ بِیَدی، ورجُلٌ عَنْ یَسارِہ، فإذا نحنُ بقبرینِ أمامَنا، فقالَ رسولُ اللہ ﷺ: ((إنَّهُما لَیُعَذَّبانِ ، وما یُعَذَّبانِ فی کبیرٍ، و بَلی، فأیُّکم یَأتینی بجَریدَةٍ؟))، فاسْتبَقْنا، فسَبَقْتُه فأتَیْتُه بِجَریدَةٍ، فکسَرها نِصْفَیْنِ، فألقی علی ذا القَبرِ قِطْعَةً، وعلی ذا القَبْرِ قِطْعَةً ، وقال: ((إنَّه یُهَوَّنُ علیهما ما کانَتا رَطِبَتَیْنِ ، وما یُعَذّبانِ إلا فی الغِیبَةِ والبَوْلِ)).

سیدنا ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ میرے اور ایک دوسرے آدمی کے درمیان چل

رہے تھے کہ آپ ﷺ دو قبروں کے پاس سے گزرے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''ان قبر والوں کو سزا دی جا رہی ہے حالانکہ جس وجہ سے انہیں سزا دی جا رہی ہے اس سے بچنا مشکل نہیں تھا۔ تم میرے پاس ایک ٹہنی لے کر آ ؤ۔ ابوبکرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں ایک ٹہنی آپ ﷺ کے پاس لے کر آیا آپ ﷺ نے اس ٹہنی کو دو حصوں میں تقسیم کر کے ایک ٹہنی ایک قبر پر اور دوسری ٹہنی دوسری قبر پر گاڑھ دی اور فرمایا: جب تک یہ ٹہنیاں تر رہیں گی ان کے عذاب میں تخفیف ہوگی ان دونوں کو ایسے گناہ کی سزا دی جا رہی ہے جن سے بچنا اتنا مشکل نہیں تھا ایک غیبت اور دوسری چیز پیشاب۔'' [حسن صحيح۔ مسند أحمد:35/5]

1418 حدیث نبوی عن أبي هريرة رضى الله عنه ؛ أنَّ رسول الله ﷺ قال: ((أتدرونَ مَنِ المفْلِسُ؟)). قالوا: المفْلِس فينا مَنْ لا درْهَمَ له ولا مَتاعَ. فقال: ((إنَّ المفْلِس مِنْ أُمَّتي مَنْ يأتي يومَ القِيامَةِ بصَلاةٍ و صيامٍ و زَكاةٍ، ويأتي قد شَتَم هذا، وقذَفَ هذا، وأكلَ مالَ هذا، وسفَكَ دَم هذا ، وضرَبَ هذا، فيُعْطى هذا مِنْ حَسَناته، وهذا من حسناته، فإنْ فَنِيَتْ حسَناتُه قَبْلَ أنْ يَقْضِيَ ما عليه؛ أُخِذ مِنْ خَطاياهُم فطُرِحَتْ عليه، ثُمَّ طُرِحَ في النارِ)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم جانتے ہو کہ مفلس کون ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی ہم میں سے مفلس وہ ہے جس کے پاس درہم اور مال و متاع نہ ہو۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرا وہ امتی مفلس ہے جو روز قیامت (اپنے نامہ اعمال میں) نماز، روزہ اور زکوۃ (جیسے اعمال) لائے گا۔ لیکن اس نے جسے گالی دی ہوگی، جس کا مال ناجائز طریقے سے کھایا ہوگا، جس کا ناحق خون بہایا ہوگا، جس پر تہمت لگائی ہوگی اور جسے (بغیر کسی وجہ کے) مارا ہوگا یہ سب (اپنا حق لینے) آ جائیں گے، ان میں سے ہر ایک کو اس (زیادتی کرنے والے) کی نیکیاں دی جائیں گی اور اگر حق لینے والے باقی ہوں گے لیکن نیکیاں ختم ہو چکی ہوں گی تو ان حقداروں کے گناہ اس کے ذمہ ڈال کر اسے جہنم میں دھکیل دیا جائے گا۔

[صحيح۔ صحيح مسلم: 2581، جامع الترمذي: 2418]

1419 حدیث نبوی عن أبي هريرة رضى الله عنه ؛ أنَّ رسولَ الله ﷺ قال: ((أتدرونَ ما الغيبَةُ؟)). قالوا: اللّٰه ورسولُه أعْلَمُ. قال: ((ذِكْرُكَ أخاكَ بما يَكْرَهُ)). قيلَ: أفَرأيْتَ إنْ كان في أخي ما أقولُ؟ قال: ((إنْ كان

فيه ما تقولُ فقدِ اغْتبتَه ، وإنْ لَمْ يكُنْ فيه ما تقولُ فقد بَهَتّه)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے پوچھا کیا تم جانتے ہو کہ غیبت کیا ہے؟ صحابہ کرام عرض کرنے لگے۔ اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہی بہتر جانتے ہیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تمہارا اپنے بھائی کا ایسے انداز میں ذکر کرنا جسے وہ ناپسند کرتا ہو۔'' کہا گیا: جو بات میں کہہ رہا ہوں اگر وہ میرے بھائی میں (فی الواقع) ہو؟ (تو وہ بھی غیبت ہوگی؟) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اگر اس میں وہ بات موجود ہو اور تم وہ بات کہو تب ہی تو غیبت ہے، اگر تم کوئی ایسی بات کہو جو اس میں نہ ہو تو پھر تو تم نے اس پر بہتان لگایا۔'' [صحيح۔ صحيح مسلم: 2589، سنن أبي داؤد: 4874، جامع الترمذي: 1934]

1420 عن ابن عمر رضي الله عنه قال: سمعتُ رسولَ الله ﷺ يقول: ((مَنْ قالَ في مؤمِنٍ ما ليسَ فيه، أسْكَنَهُ اللهُ رَدْغَةَ الخَبال، حتّى يَخْرُجَ مِمّا قالَ)).

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا جس نے کسی مومن کے بارے میں کوئی ایسی بات کہی جو اس میں نہیں تھی تو اللہ اسے جہنمیوں کی پیپ میں ڈالے گا (وہ اسی کا مستحق رہے گا) حتیٰ کہ اپنی بات سے باز آ جائے (یا جب تک وہ اس جرم کی سزا پوری نہیں کر لیتا)۔

[صحيح۔ صحيح مسلم: 2589، سنن أبي داؤد: 4874، جامع الترمذي: 1934]

1421 عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: ((خمسٌ ليس لهنّ كفارةٌ : الشكُّ بالله، وقتلُ النفسِ بغيرِ حقّ، وبَهْتُ مؤمنٍ، والفرارُ من الزحفِ، ويَمِينٌ صابرةٌ يَقْتَطِعُ بها مالاً بغير حق)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانچ گناہ ایسے ہیں کہ جن کا کوئی چیز کفارہ نہیں بن سکتی ① اللہ کے بارے میں شک کرنا ② ناحق کسی جان کو مارنا ③ کسی مومن پر بہتان لگانا ④ جہاد سے پیٹھ پھیر کر فرار ہونا ⑤ جھوٹی قسم سے لوگوں کا ناحق مال ہڑپ کرنا۔

[حسن لغیرہ۔ مسند احمد: 2/362]

1422 عن أسماءَ بنتِ يزيد رضي الله عنها قالت: قال رسول الله ﷺ: ((من ذَبَّ عن عِرْضِ أخيه

بالغَيبة؛ كان حقًا على الله أنْ يعتقه من النار)).

سیدہ اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے اپنے بھائی کی غیر موجودگی میں اس کی عزت کا دفاع کیا تو اللہ نے اس آدمی کو جہنم سے آزاد کرنا اپنے ذمہ لے لیا ہے۔

[صحيح لغيره۔ مسند احمد: 461/6، ابن أبي الدنيا : 102، والطبراني في الكبير: 443/24]

19- بھلائی اور خیر کی بات کے علاوہ خاموش رہنے کی ترغیب اور زیادہ بولنے کی ممانعت

1423 عن أبي موسى رضى الله عنه قال: قلتُ: يا رسولَ الله ! أيُّ المسلمينَ أفْضَلُ؟ قال: ((مَنْ سَلِمَ المسلمون مِنْ لِسانِه ويدِه)).

سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کی اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! مسلمانوں میں سے کونسا مسلمان سب سے بہتر ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کی زبان اور ہاتھ (کی تکلیف) سے دوسرے مسلمان محفوظ ہوں۔

[صحيح۔ صحيح البخاري: 11، صحيح مسلم: 42، جامع الترمذي:5204، سنن النسائي: 5014]

1424 عن عبدالله بن مسعودٍ رضى الله عنه قال: سألتُ رسولَ الله ﷺ فقلتُ: يا رسولَ الله! أيُّ الأعْمالِ أفْضَلُ؟ قال: ((الصلاةُ على ميقاتِها)). قلتُ: ثُمَّ ماذا يا رسولَ الله؟ قال: ((أنْ يَسْلَم الناسُ مِنْ لِسَانِكَ)).

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! سب سے افضل عمل کون سا ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نماز کو (اوّل) وقت پر ادا کرنا، میں نے عرض کی

اس کے بعد کون سا عمل افضل ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لوگ تیری زبان سے محفوظ ہو جائیں۔

[صحیح۔ صحیح البخاری: 4، طبرانی فی الکبیر: 23/10]

1425 عن البراء بن عازبٍ رضي الله عنه قال : جاء أعْرابيٌّ إلى رسول الله ﷺ فقال : يا رسولَ الله ! علِّمني عمَلاً يُدخِلني الجنَّةَ. قال: ((إنْ كنتَ أقْصَرْتَ الخُطْبَةَ لقد أعْرَضْتَ المسْألَةَ ، أعْتِقِ النَّسمَةَ ، وفُكَّ الرقَبةَ))۔ قال : أليْسَتا واحِدَةً ؟ قال : ((لا ، عِتْقُ النّسمه أنْ تَفَرَّدَ بعتقِها ، وفكُّ الرَّقَبةِ أنْ تُعطي في ثَمنِها ، والمنْحَةُ الوكوفُ ، والفَيْءُ على ذي الرحِمِ القاطعِ ، فإنْ لَمْ تُطِقْ ذلِكَ فأطْعِمِ الجائعَ وَاسْقِ الظمْآنَ ، وأْمُرْ بالمعروفِ ، وانْهَ عنِ المنكرِ ، فإنْ لَمْ تُطِقْ ذلك ؛فكُفَّ لِسانَك الا عَنْ خَيْرٍ))۔

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دیہاتی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے کوئی ایسا عمل بتا دیں کہ جس پر عمل کر کے میں جنت میں داخل ہو جاؤں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم نے مختصر لفظوں میں بڑی بات پوچھی ہے غلام کو آزاد کرو اور غلام کی گردن چھڑاؤ، اس نے عرض کی کیا دونوں باتیں ایک نہیں ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا نہیں، بلکہ پہلی بات کا مطلب یہ ہے کہ تم خود اکیلے تنہا پورے غلام کو آزاد کر دو اور دوسری بات کا مطلب یہ ہے کہ (تم پورا غلام آزاد کرنے کی طاقت نہیں رکھتے تو) اس کی آزادی میں کچھ قیمت دے کر (مدد کر دو) اور دودھ والی اونٹنی یا بکری کسی کو دے دو اور وہ رشتہ دار جو تم سے تعلق توڑے تم اس پر احسان کرو (ہدیہ وغیرہ دو) اگر اس کی طاقت نہیں رکھتے تو بھوکے کو کھانا کھلاؤ اور پیاسے کو پانی پلاؤ اور نیکی کا حکم کرو اور برائی سے روکو۔ اگر اس کی (بھی) طاقت نہیں رکھتے تو اپنی زبان کو روکے رکھو، خیر کی بات کے سوا کچھ زبان سے نہ نکالو۔

[صحیح۔ مسند أحمد: 299/4، صحیح ابن حبان: 375، بیهقی فی الشعب: 4335]

1426 عن عقبة بن عامرٍ رضی الله عنه قال: قلتُ: يارسولَ الله ! ما النجاةُ ؟ قال: ((أمْسِكْ عليكَ لِسانَكَ، ولْيَسَعْكَ بيتُكَ، وابْكِ على خطيئَتِكَ))۔

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! نجات کا راستہ کیا ہے؟

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنی زبان قابو میں رکھ، اپنا فارغ وقت گھر میں گذار اور اپنے گناہوں پر (توبہ کرتے ہوئے) آنسو بہا۔[صحیح لغیرہ۔ سنن أبی داوٗد: 4343، جامع الترمذی: 2406]

1427 حدیث عن ثوبان رضی اللہ عنہ قال: قال رسولُ اللّٰہ ﷺ: ((طوبی لمنْ مَلَكَ لِسَانَهُ، ووَسِعَهُ بيتُه، وبَكى على خَطيئَتِه)).

سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ شخص بڑا ہی خوش نصیب ہے جس نے اپنی زبان کو قابو میں رکھا، اپنا فارغ وقت گھر میں گذارا اور اپنی خطاؤں پر (توبہ کرتے ہوئے) آنسو بہائے۔

[حسن لغیرہ۔ طبرانی فی الأوسط: 2361، وفی الصغیر: 212]

1428 حدیث عن سهل بن سعدٍ رضی اللہ عنہ قال: قال رسولُ اللّٰہ ﷺ: ((مَنْ يَضْمَنْ لي مابَيْنَ لَحْيَيْهِ وما بين رِجْلَيْهِ ؛ أضْمَنْ لَهُ الجَنَّةَ)).

سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص مجھے اپنی زبان اور شرم گاہ (کے درست استعمال) کی ضمانت دیتا ہے میں اسے جنت (ملنے) کی ضمانت دیتا ہوں۔

[صحیح۔ صحیح البخاری: 6474، جامع الترمذی: 2408]

1429 حدیث (عن سفيان بن عبداللّٰہ رضی اللہ عنہ) قال: قلتُ: يا رسولَ اللّٰہ! أيَّ شيْءٍ أتقي؟ فأشارَ بيدِه إلى لِسانِهِ.

سیدنا سفیان بن عبداللہ ثقفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول ﷺ! میں کس چیز (کے شر) سے زیادہ بچوں؟ آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے زبان کی طرف اشارہ کر کے فرمایا اس کے فضول استعمال سے بچ۔[صحیح۔ ابو الشیخ ابن حیان فی (الثواب)]

1430 حدیث عن الحارث بن هشامٍ رضی اللہ عنہ أنه قال لِرَسولِ اللّٰہ ﷺ: أخْبِرْني بأمْرٍ أعْتَصِمُ به. فقالَ رسول اللّٰہ ﷺ: ((امْلِكْ هذا)). وأشارَ إلى لسانِهِ.

سیدنا حارث بن ہشام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے کوئی ایسا عمل بتا دیں کہ جس پر استقامت کے ساتھ قائم رہوں تو رسول اللہ ﷺ نے زبان کی طرف اشارہ کر کے فرمایا: (بس)

اسے قابو میں رکھ۔ [صحیح۔ طبرانی فی الکبیر: 3349]

1431 عن أنسٍ رضی اللہ عنه قال: قال رسولُ اللہ ﷺ: ((لَا يَسْتَقِيمُ إيمانُ عبدٍ حتى يَسْتَقِيمَ قلبُه، ولا يَسْتَقِيمَ قلبُه حتى يَسْتَقِيمَ لِسَانُه ، و لا يدخُلُ الجنَّةَ رجلٌ لا يأْمَنُ جارُهُ بوائِقَهُ)).

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تک بندے کا دل درست نہ ہو اس وقت تک اس کا ایمان درست (یعنی کامل) نہیں ہوسکتا، اور جب تک اس کی زبان ٹھیک نہ ہو اس وقت تک اس کا دل درست نہیں ہوسکتا اور جب تک اس کا پڑوسی اس کی تکلیفوں سے محفوظ نہ ہو اس وقت تک وہ جنت میں داخل نہیں ہوسکے گا۔ [حسن۔ مسند احمد: 387/1، ابن ابی الدنیا فی رسائلہ: 33]

1432 عن معاذ بن جبلٍ رضی اللہ عنه قال: كنتُ معَ النبيّ ﷺ في سَفَرٍ، فأصْبَحْتُ يَوْمًا قَرِيبًا منهُ و نحنُ نَسيرُ، فقلتُ: يا رسولَ اللهِ! أخبِرْني بِعَمَلٍ يُدْخِلُني الجنّةَ ، ويُباعِدُني مِنَ النارِ؟ قال: ((لقد سَأَلْتَ عن عَظيمٍ، و إنّه لَيَسيرٌ على مَنْ يَسَّرَهُ اللهُ عليه. تَعْبُدُ اللهَ ولا تُشْرِكُ به شَيْئًا، و تقيمُ الصلاةَ ، و تُؤْتي الزكاةَ ، و تصومُ رَمضانَ، و تحجُّ البَيْتَ)). ثُمَّ قال: ((ألا أَدُلُّكَ على أبْوابِ الخَيْرِ؟)). قلتُ: بَلى يا رسولَ اللهِ! قال: ((الصومُ جُنّةٌ، والصَدقَةُ تطْفِيءُ الخَطيئَةَ كما يُطْفِيءُ الماءُ النارَ، وصلاةُ الرجُلِ مِنْ جوفِ اللّيْلِ)). ثُمَّ تَلا قَوْلَهُ: ﴿تتَجا فى جُنُوبُهم عَنِ المَضاجِعِ﴾ حتَّى بَلَغَ ﴿يَعْمَلُوْنَ﴾، ثُمَّ قالَ: ((ألا أُخْبِرُكَ بِرَأسِ الأمْرِ و عَمُودِه وذِرْوَةِ سَنامِهِ؟)). قلْتُ: بَلى يا رسولَ اللهِ! قال: ((رأسُ الأمْرِ الإسْلامُ، وعَمودُهُ الصلاةُ، وذِرْوَةُ سَنامِهِ الجِهَادُ)). ثُمَّ قالَ: ((ألا أُخبِرُكَ بِمَلاكِ ذلكَ كُلِّه؟)). قلتُ: بَلى يارسولَ اللهِ! قال: ((كُفَّ عليكَ هذا)). وأشارَ إلى لسانِهِ. قلتُ: يا نَبِيَّ اللهِ! وإنّا لمُؤاخَذُونَ بِما نَتَكلَّمُ بِهِ؟ قال: ((ثَكِلَتْكَ أمُّكَ، وهل يَكُبُّ الناسَ فى النارِ على وجُوهِهِمْ – أو قالَ: على مَناخِرِهِمْ – إلا حَصائِدُ أَلْسِنَتِهِمْ؟)). ورواه الطبراني مختصرا قال: يا رسولَ اللهِ ! أكُلُّما نتكلَّمُ به يُكتَبُ علينا؟ قال: ((ثكِلَتْكَ أمُّكَ، وهل يكبُّ الناسَ على مناخِرِهِمْ فى النارِ إلا حَصائدُ أَلْسِنَتِهِمْ؟ إنَّك لنْ تزالَ سالمًا ما سكَتَّ، فإذا تكلَّمْتَ كُتِبَ لك أو عليك)).

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا چلتے چلتے ایک صبح مجھے

رسول اللہ ﷺ کے قریب ہونے کا موقع ملا۔ میں نے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے کوئی ایسا عمل بتائیں جو مجھے جہنم سے دور کردے اور جنت میں لے جائے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (اے معاذ رضی اللہ عنہ!) تو نے بہت بڑے مسئلہ کے متعلق سوال کیا ہے لیکن جس کے لیے اللہ تعالیٰ اسے آسان کردے اس کے لیے یہ انتہائی آسان ہے۔ تو ایک اللہ وحدہ لاشریک کی عبادت کر، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرا، نماز کو قائم کر، زکوٰۃ کو ادا کر، رمضان المبارک کے روزے رکھ اور بیت اللہ کا حج کر۔ پھر نبی ﷺ نے فرمایا کیا میں تجھے خیر کے دروازے نہ بتاؤں؟ میں نے عرض کی کیوں نہیں اے اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ: تو رسول ﷺ نے فرمایا روزہ ڈھال (یعنی گناہوں سے بچاتا) ہے۔ اور صدقہ خطاؤں کو اس طرح مٹا دیتا ہے جسے پانی آگ کو بجھا دیتا ہے۔ اور رات کی گھڑی میں نماز پڑھنا بھی خیر کا دروازہ ہے پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمھیں تمام معاملات کی اصل، اس کا ستون اور اس کی چوٹی نہ بتلاؤں؟ میں نے عرض کی کیوں نہیں اے اللہ کے رسول ﷺ! ضرور بتلائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تمام معاملات کی اصل دین اسلام ہے اور اس کا ستون نماز ہے اور اس کی چوٹی جہاد فی سبیل اللہ ہے پھر آپ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمھیں ان سب چیزوں کا خلاصہ اور نچوڑ نہ بتلاؤں؟ میں نے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! ضرور بتلائیں تو آپ ﷺ نے اپنی زبان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: اس کو قابو میں رکھ۔ میں نے عرض کی اے اللہ کے نبی ﷺ! ہم جو کلام کرتے ہیں کیا اس پر بھی ہماری پکڑ ہوگی؟ آپ ﷺ نے فرمایا۔ لوگ جہنم میں اپنی زبانوں کے غلط استعمال کی وجہ سے ہی ڈالے جائیں گے۔

ایک روایت میں ہے انہوں نے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا ہماری زبان سے نکلنے والی ہر بات لکھی جاتی ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تیری ماں تجھے گم پائے لوگوں کو اوندھے منہ جہنم میں گرانے والی ان کی زبان سے نکلنے والی غلط باتوں کے علاوہ اور کون سی چیز ہوگی؟ (نیز ارشاد فرمایا:) اے معاذ! جب تک تو چپ رہے گا خیر و عافیت میں رہے گا۔ لیکن تو جب بھی بولے گا وہ تیری کہی ہوئی بات یا تو تیرے لیے اجر و ثواب کا باعث ہوگی یا تیرے خلاف بطور گواہی ہوگی۔ [صحیح لغیرہ۔ مسند أحمد :231/5 ، جامع الترمذی :2616، سنن ابن ماجه :3973، الطبرانی فی الکبیر: 73/20]

1433 عن أسود بن أصرم رضی اللہ عنہ قال: قلتُ: یا رسولَ اللہ! أوصِنی قال: ((تَمْلِكُ يَدَكَ)) قال: قلتُ: فما أمْلِكُ إذا لَمْ أمْلِكْ يَدِي؟ قال: ((تَمْلِكُ لِسانَكَ)). قال: قلتُ: فماذا أمْلِكُ إذا لمْ أمْلِكْ لِسانِي؟ قال: ((لا تبسُطْ يَدَكَ إلا إلى خيرٍ، فلا تقُلْ بِلسانِكَ إلّا مَعْروفاً)).

سیدنا اسود بن اصرم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کی اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے کوئی نصیحت فرما دیجئے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے ہاتھ سے کسی کو تکلیف نہ دے، انہوں نے عرض کی: اگر میرا ہاتھ قابو میں نہ رہے تو کسے قابو میں رکھوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (پھر) تو اپنی زبان کو قابو میں رکھ، انہوں نے عرض کی: اگر میں اپنی زبان کو قابو میں نہ رکھ سکوں تو کس چیز کو قابو میں رکھوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پھر تو اپنے ہاتھ کو بھلائی اور خیر کے کام میں مصروف رکھ اور زبان سے اچھی اور بھلی بات کے علاوہ اور کچھ نہ بول۔

[صحیح۔ ابن ابی الدنیا فی الصمت: 5، طبرانی فی الکبیر: 257/1، بیہقی فی الشعب: 493]

1434 عن أبی ذرٍّ رضی اللہ عنہ قال: قلت: یا رسول اللہ! أوصنی. قال: ((أوصیك بتقوی اللہ؛ فإنها زین لأمرك كله)). قلت: یا رسول اللہ! زدنی. قال: علیك بتلاوة القرآن، و ذكر اللہ عزوجل؛ فإنه ذكر لك فی السماء، و نور لك فی الأرض)). قلت: یا رسول اللہ! زدنی. قال: ((وإیاك وكثرةَ الضحكِ، فإنه یمیتُ القلبَ، ویُذْهِبُ بنورِ الوجه)). قلت: زدنی، قال: ((قل الحق وإن كان مراً)). قلت: زدنی. قال: ((لا تخف فی اللہ لومة لائم)).

سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کی اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے کچھ نصیحت فرمائیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں تمہیں اللہ سے ڈرنے کی نصیحت کرتا ہوں کیونکہ یہ تمام امور کی بنیاد اور جڑ ہے میں نے عرض کی: کچھ اور بھی اضافہ فرما دیجئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تلاوتِ قرآن اور اللہ کے ذکر کا اہتمام کر کہ یہ دنیا میں نور ہے اور آسمان میں (ثواب کا) ذخیرہ ہے، میں نے اور اضافہ چاہا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: زیادہ ہنسنے سے بچ کیونکہ اس سے دل مردہ ہو جاتا ہے، اور چہرہ بے رونق ہو جاتا ہے، میں نے اور اضافہ کی درخواست کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہمیشہ حق بات کہہ اگرچہ وہ کڑوی ہی کیوں نہ ہو میں نے اور نصیحت کرنے کی درخواست کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی اطاعت کے بارے میں کسی کی ملامت سے مت

گھبرا۔ [صحیح لغیرہ: صحیح ابن حبان: 361، مستدرك حاكم: 597/2، مسند احمد: 159/5]

1435 عن معاذٍ رضی اللّٰه عنه؛ أنّه قال: یا رسولَ اللّٰه ! أوْصِنی. قال: ((اعْبُدِ اللّٰه كأنّكَ تَراهُ، واعْدُدْ نَفْسَكَ فی المَوْتَی، وإنْ شئْتَ أنْبَأتُكَ بما هو أمْلَكُ بِكَ مِنْ هذا كُلِّهِ؟)). قال: ((هذا)). وأشارَ بیدِهِ إلی لِسانِه.

سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کی اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ! مجھے کوئی نصیحت ہی فرما دیجئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کی عبادت اس طرح کر گویا کہ تو اللہ کو دیکھ رہا ہے، اور اپنے آپ کو مُردوں میں شمار کر (یعنی لمبی امیدیں نہ لگا) اور اگر تو چاہے تو میں تجھے بتا نہ دوں کہ کس چیز کو ان تمام چیزوں سے زیادہ قابو میں رکھنا ضروری ہے؟ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زبان کی طرف اشارہ کر کے فرمایا: وہ یہ ہے (یعنی زبان کی آفتیں سب سے خطرناک ہیں)۔[حسن لغیرہ۔ ابن أبی الدنیا فی الصمت: 22]

1436 عن أبی سعیدٍ الخدریِّ رضی اللّٰه عنه رفعه قال: ((إذا أصبحَ ابن آدمَ فإنَّ الأعْضاءَ كلّها تُكَفِّر اللِّسانَ فتقولُ: اتَّقِ اللّٰه فینا، فإنّما نحنُ بِكَ، فإنِ اسْتَقَمْتَ اسْتَقَمْنا، وإنِ اعْوَجَجْتَ اعْوَجَجْنا)).

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انسان جب بھی صبح کرتا ہے تو جسم کے سارے اعضاء زبان سے عرض کرتے ہیں: (تجھے اللہ کا واسطہ) ہمارے معاملہ میں اللہ سے ڈر، کیونکہ ہمارا معاملہ تیرے ساتھ ہی جوڑ دیا گیا ہے چنانچہ اگر تو سیدھی رہی تو ہم بھی سیدھے رہیں گے اور اگر تو ہی ٹیڑھی ہوگئی تو ہم بھی ٹیڑے ہو جائیں گے (پھر تیری غلطی اور جھوٹ وغیرہ کی سزا ہم سب کو ملے گی)۔

[حسن۔ جامع الترمذی: 2407، ابن ابی الدنیا فی الصمت: 12]

1437 عن أبی وائلٍ عن عبداللّٰه: أنَّه ارْتَقی الصَّفا، فأخذَ بِلسانِه فقال: یا لسانُ! قُلْ خیرًا تَغْنَمْ، واسْكُتْ عنْ شرٍ تَسْلَمْ، مِن قَبْلِ أنْ تَنْدَمَ. ثُمَّ قال: سمعتُ رسولَ اللّٰه ﷺ یقول: ((أكثرُ خطایا ابْنِ آدَمَ فی لِسانه)).

ابووائل بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ صفا پہاڑی پر چڑھے اور اپنی زبان کو پکڑ کر کہنے لگے: اے زبان! اچھا بول ہی بولا کر فائدہ میں رہے گی، بری بات کہنے پر شرمندگی اٹھانے سے پہلے بہتر ہے کہ خاموشی اختیار کر

(یعنی مصیبت سے) بچی رہے گی، پھر فرمانے لگے: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: انسان کی زیادہ تر غلطیاں بے قابو زبان کا نتیجہ ہیں۔[صحیح۔ الطبرانی فی الکبیر: 10446]

1438 عن أسْلَمَ: أنَّ عمَر دخَل يومًا على أبي بكرٍ الصِّديقِ رضى الله عنهما ، وهو يجْبِذُ لِسانَهُ! فقال عمر: مه! غَفَرالله لكَ. فقال له أبو بكرٍ: إنَّ هذا أوْرَدَني المَوارِدِ. وفى لفظ للبيهقى: قال: إنَّ هذا أوْرَدني المَوَارِدِ، إنَّ رسول الله ﷺ قال: ((ليسَ شيْءٌ مِنَ الجَسدِ إلا يشكو ذَرَبَ اللِّسانِ على حِدَّتِهِ)).

سیدنا اسلم رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن عمر فاروق رضی اللہ عنہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو کیا دیکھا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنی زبان کو پکڑ کر کھینچ رہے ہیں، سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ آپ کو معاف فرمائے یہ کیا کر رہے ہیں؟ زبان کو چھوڑ دیجئے: ابوبکر رضی اللہ عنہ فرمانے لگے بے شک (قریب تھا کہ) یہی زبان مجھے ہلاکت میں ڈال دیتی۔ ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جسم کا کوئی بھی حصہ ایسا نہیں کہ جو زبان کی بدکلامی کی شکایت نہ کرتا ہو۔[صحیح۔ مالك فی المؤطا: 988/2، ابن ابی الدنیا فی الصمت: 13، بیهقی فی الشعب: 4947]

1439 عن ابن عمرٍو رضى الله عنهما ؛ أنَّ رسولَ الله ﷺ قال: ((مَنْ صَمتَ نَجا)).

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے خاموشی اختیار کی وہ نجات پا گیا۔[صحیح۔ جامع الترمذی: 2501، طبرانی فی الأوسط: 1954]

1440 عن أبي هريرة رضى الله عنه ؛ أنَّه سمعَ النبيَّ ﷺ يقول: ((إنَّ العبدَ لَيتَكَلَّمُ بالكَلِمَةِ ما يَتَبيَّنُ فيها؛ يَزِلُّ بها فى النارِ أبْعَدَ ما بينَ المشْرِقِ والمغْرِبِ)). وفى روايةا: ((إنَّ الرجلَ لَيتكلَّمُ بالكَلِمَةِ لا يَرى بها بأسًا؛ يَهْوِى بها سَبْعينَ خَرِيفًا)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی مکرم ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: انسان کبھی کبھار بغیر سوچے سمجھے اپنی زبان سے ایسی بات نکال دیتا ہے کہ جس کے نتیجہ میں مشرق اور مغرب کے درمیان طویل فاصلہ کے برابر جہنم میں جا گرتا ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: انسان بعض اوقات کسی بات کو معمولی سمجھ کر زبان سے نکال دیتا ہے لیکن اس بدکلامی کے نتیجے میں وہ ستر سال کی مسافت کے برابر

جہنم کی گہرائی میں جا گرتا ہے۔ [صحیح۔ صحیح البخاری: 6477، صحیح مسلم: 2988، سنن ابن ماجه: 3970، جامع الترمذی: 2341]

1441 عن أنس بن مالكٍ رضى الله عنه ؛ أنَّ رسولَ الله ﷺ قال: ((**ألا هل عسى رجلٌ منكم أنْ يتكلَّم بالكَلِمَةِ يُضْحِكُ بها القوْمَ؛ فيَسْقُطُ بها أبْعدَ مِنَ السماءِ، ألا عَسى رجلٌ يتكلَّمُ بالكَلِمَةِ يُضحِكُ بها أصْحابَهُ ؛ فيَسْخَطُ الله بها عليهِ ؛ لا يَرْضَى عنه حَتَّى يُدْخِلَهُ النارَ**)).

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: خبردار! ممکن ہے کہ تم میں سے کوئی آدمی دوسروں کو ہنسانے کے لیے اپنی زبان سے ایسی بات کہہ دے کہ جس کے نتیجہ میں اسے زمین و آسمان کے درمیانی فاصلہ کے برابر جہنم میں پھینک دیا جائے۔ خبردار! ممکن ہے کہ کوئی آدمی دوسروں کو ہنسانے کے لیے اپنی زبان سے ایسی (نامناسب یا جھوٹی) بات کہہ دے کہ جس پر اللہ سخت ناراض ہو جائے اور اسے جہنم میں داخل کر دے۔ [حسن۔ ابو شیخ]

1442 عن بلال بن الحارث المزنى رضى الله ؛ أن رسولَ الله ﷺ قال: ((**إنَّ الرجلَ لَيتكَلَّمُ بالكَلِمَةِ مِنْ رِضْوانِ الله ما كانَ يَظُنُّ أنْ تَبْلُغَ ما بلَغتْ، يكتُبُ الله تعالى لهُ بها رضْوانَهُ إلى يوم يَلْقاهُ، وإنَّ الرجلَ ليتكَلَّمُ بالكَلِمَةِ مِنْ سخَطِ الله ما كان يظُنُّ أنْ تبلُغَ ما بلغَتْ، يكْتبُ الله له بها سخَطهُ إلى يومِ يَلْقاهُ**)).

سیدنا بلال بن حارث مزنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یقیناً انسان بعض اوقات اللہ کو راضی کرنے والی ایسی بات اپنی زبان سے کہہ دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت تک کے لئے اس سے راضی و خوش ہو جاتا ہے لیکن کہنے والے کو اس بات کی اہمیت کا اندازہ نہیں ہوتا اور انسان بعض اوقات اللہ کو ناراض کرنے والی ایسی بات زبان سے نکال دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت تک اس کے لیے ناراض رہنے کا فیصلہ لکھوا دیتا ہے جبکہ کہنے والا اپنی بات کو معمولی سمجھ کر بول دیتا ہے۔ [حسن۔ مالك فى المؤطا: 985/2، جامع الترمذی: 2319، المستدرك للحاكم: 45/1، سنن ابن ماجه: 3969، صحيح ابن حبان: 287]

1443 عن المغيرة بن شعبة رضى الله عنه قال: سمعتُ رسولَ الله ﷺ يقول: ((**إنَّ الله كرِهَ لكم**

ثلاثًا: قِيلَ وقالَ ، وإضاعَةَ المالِ، وكثرةَ السُّؤَالِ)).

سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: یقیناً اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے تین چیزوں کو ناپسند کیا ہے ① بے فائدہ قصے کہانیاں اور بات چیت ② مال کو ضائع کرنا ③ (بغیر کسی ضرورت کے) کثرت سے سوال کرنا۔

[صحیح۔ صحیح البخاری: 1477، صحیح مسلم: 593، صحیح ابن حبان: 5690]

1444 عن أبی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال: قال رسولُ اللہ ﷺ: ((مِنْ حُسْنِ إِسْلامِ المرْءِ تركُهُ ما لا يَعْنيهِ)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انسان کے اسلام کی خوبی اور بہتری فضول اور بے مقصد باتوں اور کاموں کو چھوڑنے میں ہے۔ [حسن لغیرہ۔ جامع الترمذی: 2317]

1445 روى ابن أبي الدنيا و أبو يعلى عن أنسٍ قال: ((استشهد رجلٌ منا يوم أُحُدٍ ، فوجد على بطنه صخرة مربوطةٌ من الجوع، فمسحت أمُّه التراب عن وجهه وقال: هنيئًا لك يا بنى الجنةَ! فقال النبيُّ ﷺ: ((ما يدريك ؟! لعله كان يتكلم فيما لا يعنيه ، ويمنع مالا يضرُّه)).

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم میں سے ایک شخص غزوہ احد میں شہید کر دیا گیا اس حال میں کہ اس کے پیٹ پر بھوک کی وجہ سے ایک پتھر بندھا ہوا تھا، اس کی والدہ نے اس کے چہرے سے مٹی صاف کرتے ہوئے کہا: اے میرے بیٹے! تیرے لیے جنت کی خوشخبری ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (اس کا جنتی ہونا) تجھے کیسے معلوم ہوا؟ ہوسکتا ہے کہ یہ فضول اور بے مقصد باتیں کرتا ہو یا ایسی چیز لوگوں کو دینے سے انکار کر دیتا ہو کہ جس کے دینے میں اس کا کوئی نقصان بھی نہ تھا۔ (یعنی ضرورت کے استعمال کی معمولی چیزیں)۔

[حسن لغیرہ۔ ابن ابی الدنیا فی الصمت: 109، مسند ابی یعلی الموصلی: 4017]

20- حسد کی ممانعت اور سینہ کو حسد و بغض سے پاک رکھنے کی فضیلت

1446 عن أبی هریرة رضی اللّٰه عنه ؛ أنّ رسولَ اللّٰه ﷺ قال: ((إیّاکُمْ والظنَّ ، فإنَّ الظنَّ أکذبُ الحدیثِ، ولا تحسسوا، ولا تَجَسَّسوا، ولا تَنافَسُوا، ولا تَحاسَدُوا، ولا تَباغَضُوا، ولا تَدابَروا، وکونوا عبادَ اللّٰه إخْواناً کما أمَرکُمْ. المسْلِمُ أخو المسلِمِ، لا یظْلمُه ، ولا یَخْذُلُه، ولا یَحْقِرُه ، التقوی ههُنا، التقْوی ههُنا ، التقْوی هَهُنا ویشیرُ إلی صدْره . [ثلاث مرات]. بِحَسْبِ امْرِیءٍ مِنَ الشرِّ أنْ یَحْقِرَ أخاهُ المسْلِمَ، کلُّ المسلمِ علی المسلمِ حَرامٌ دَمُه و عِرْضُهُ وما لُه)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بدگمانی سے بچو کیونکہ بدگمانی سب سے بڑا جھوٹ ہے، دوسروں کے عیب ڈھونڈتے مت پھرو اور نہ ہی ایک دوسرے کی جاسوسی کیا کرو، اور دوسروں سے آگے نکلنے کی لالچ مت کیا کرو اور نہ ہی ایک دوسرے سے حسد کیا کرو اور ایک دوسرے کے خلاف دل میں بغض مت رکھو اور نہ ہی (ناراض ہوکر) ایک دوسرے کے طرف پیٹھ پھیر کر چلا کرو، اپنے پروردگار کے حکم کے مطابق آپس میں بھائی بھائی بن کر رہو، مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے (لہٰذا) نہ وہ اس پر ظلم کرے اور نہ ہی اسے رسوا کرے، اور نہ ہی اپنے مسلمان بھائی کو اپنے سے حقیر سمجھے، پھر آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ اپنے سینہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے تین مرتبہ ارشاد فرمایا: تقویٰ یہاں ہے، تقویٰ یہاں ہے۔ (پھر فرمایا:) کسی آدمی کے لیے اتنی برائی ہی (ہلاک ہونے کے لیے) کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر سمجھے، (خبردار!) ہر مسلمان کی جان، عزت اور مال دوسرے مسلمانوں کے لئے قابل احترام ہے۔ [صحیح۔ مالك فی الموطا: 908/2، صحیح البخاری: 6064، صحیح مسلم: 2563, 2564، سنن أبی داوٗد: 4918، جامع الترمذی: 1988]

1447 (عن أبی هریرة رضی اللّٰه عنه) أنّ رسول اللّٰه ﷺ قال: ((لا یَجْتَمعُ فی جوفِ عبدٍ غُبارٌ فی سبیل اللّٰه وفَیْحُ جهنَّمَ ، ولا یجتَمعُ فی جوفِ عبدٍ الایمانُ والحَسدُ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کسی آدمی کے پیٹ میں اللہ کی راہ میں

پڑنے والا غبار (مٹی وغیرہ) اور جہنم کا دھواں جمع نہیں ہوسکتا اور نہ ہی کسی آدمی کے دل میں ایمان اور حسد اکٹھے ہوسکتے ہیں (یعنی یا ایمان ہوگا یا حسد)۔[حسن۔ صحیح ابن حبان: 4587، بیهقی فی الشعب: 6609]

1448 عن ضمرة بن ثعلبة رضى الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ : ((**لايزالُ الناسُ بخيرٍ ما لَمْ يتَحاسَدُوا**)).

سیدنا ضمرہ بن ثعلبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لوگ جب تک ایک دوسرے سے حسد نہیں کرنے لگیں گے بھلائی اور خیر کی زندگی بسر کریں گے (کیونکہ حسد اور بھلائی اکٹھے نہیں ہوسکتے)۔

[صحیح۔ طبرانی فی الکبیر: 369/8]

1449 عن [ابن] الزبير رضى الله عنه ؛ أنَّ رسولَ اللّٰه ﷺ قال: ((**دبَّ إليكم داءُ الأمَمِ قبلَكُم : الحسَدُ والبَغْضاءُ ، والبغْضَاءُ هي الحالِقَةُ ، أما إنِّي لا أقولُ :تَحلِقُ الشعرَ ، ولكنِ تحلق الدينَ**)).

سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سابقہ امتوں کی خطرناک برائیاں تم میں آہستہ آہستہ سرایت کر جائیں گی (مثلاً) بغض اور حسد، اور بغض مونڈ کر رکھ دیتا ہے، بالوں کو نہیں بلکہ یہ دین کو مونڈ کر رکھ دیتا ہے۔[حسن لغیرہ۔ البزار کشف الاستار: 2002]

1450 عن عبدِاللّٰه بن عَمْرٍو رضى اللّٰه عنهما قال: قيلَ: يا رسولَ اللّٰه! أيُّ الناسِ أفضَلُ؟ قال:((**كلُّ مَخْمومِ القلْبِ، صدوقِ اللِّسانِ**)) قالوا: (**صدوقُ اللِّسانِ**) نَعرِفُه ، فما (**مَخْمومُ القَلْبِ**)؟ قال: ((**هو التقيُّ النقيُّ، لا إثْمَ فيه ، ولا بَغْيَ، ولا غِلَّ، ولا حَسَد**)).

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے عرض کی گئی: اے اللہ کے رسول ﷺ! لوگوں میں سے سب سے بہتر اور اچھا کون ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سب سے بہتر وہ ہیں جو مخموم القلب اور زبان کے سچے ہوں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: زبان کے سچے کو تو ہم پہچانتے ہیں (یعنی سچ بولنے والا) لیکن مخموم القلب کسے کہتے ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس سے مراد وہ شخص ہے جو پرہیز گار، اور پاکیزگی اختیار کرنے والا ہو، نہ گناہ کے قریب جائے اور نہ ہی سرکشی کرنے والا ہو، نہ دل میں بغض رکھے اور نہ ہی دوسروں سے حسد کرنے والا ہو۔[صحیح۔ سنن ابن ماجه: 4216، بیهقی فی الشعب: 6604]

21-عاجزی وانکساری اختیار کرنے کی ترغیب اور تکبر، خود پسندی اور فخر وغیرہ کرنے پر وعید

1451 صحيح لغيره عن عياضِ بن حمارٍ رضى الله عنه قال: قال رسولُ الله ﷺ ((إنَّ اللهَ أوْحَى إليَّ أنْ تَواضَعوا ؛ حتّى لايَفْخَر أحَدٌ على أحَدٍ ، ولا يَبْغي أحَدٌ على أحَدٍ)).

سیدنا عیاض بن حمار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ اللہ عزوجل نے میری طرف وحی فرمائی ہے کہ تواضع اور انکساری اختیار کرو حتیٰ کہ کوئی کسی پر ظلم وزیادتی نہ کرے اور نہ کوئی کسی پر فخر کرے۔

[صحيح لغيره- صحيح مسلم: 2865، سنن أبي داؤد: 4895، سنن ابن ماجه: 4214]

1452 صحيح عن أبي هريرة رضى الله عنه ؛ أنّ رسولَ الله ﷺ قال: ((ما نَقصتْ صدقَةٌ مِنْ مالٍ، وما زادَ اللهُ عبْداً بِعَفْوٍ إلا عِزًّا ، وما تَواضَعَ أحَدٌ للهِ إلا رفَعَهُ اللهُ)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: صدقہ کرنے سے مال کم نہیں ہوتا اور جو شخص اللہ کی رضا کے لئے دوسرے کو معاف کردے تو اللہ اس کی عزت اور وقار میں اضافہ فرمادیتا ہے اور جو بھی اللہ کے لیے عاجزی اور انکساری اختیار کرے تو اللہ تعالیٰ اس کا مقام ومرتبہ بلند فرمادیتا ہے۔

[صحيح- صحيح مسلم: 2588، جامع الترمذي: 2029]

1453 صحيح عن ثوبانَ رضى الله عنه قال: قالَ رسولُ الله ﷺ: ((مَنْ ماتَ وهو بريءٌ مِنَ الكِبْرِ والغُلولِ والدَّيْنِ دخَلَ الجَنَّةَ))

سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کی روح جسم سے اس حال میں جدا ہوئی کہ وہ تین چیزوں سے بری ہو تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔ ① خیانت ② قرض ③ تکبر۔

[صحيح- جامع الترمذي:1572، سنن ابن ماجه: ، مستدرك حاكم: 26/2]

1454 صحيح عن ابنِ عبَّاسٍ رضى الله عنهما عن رسولِ الله ﷺ قال: ((ما مِنْ آدَميّ إلا في رأْسِه حَكَمَةٌ بيد مَلَكٍ، فإذا تَواضَعَ قيلَ لِلْمَلَكِ: ارْفَعْ حَكَمَتَهُ ، وإذا تكَبَّر قيلَ لِلْمَلِكِ: ضَعْ حَكَمَتَهُ)).

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر انسان کے سر

میں ایک رسی فرشتے کے ہاتھ میں ہوتی ہے، بندہ جب عاجزی اختیار کرتا ہے تو فرشتہ سے کہا جاتا ہے اس کی رسی (یعنی مقام) کو بلند کردے اور جب وہ تکبر کرتا ہے تو فرشتہ سے کہا جاتا ہے اس کی رسی (قدر) کو نیچا کردے۔

[حسن لغیرہ۔ طبرانی فی الکبیر: 12939، مسند البزار: 3582]

1455 عن فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ رضى الله عنه ؛ أنَّ رسولَ الله ﷺ قال: ((ثلاثَةٌ لا تسأل عنهم: رجلٌ نازَعَ اللهَ رِدَاءَهُ ، فإنَّ رداءَهُ الكِبْرُ، وإزارَهُ العِزٌّ ، ورجلٌ في شكٍّ مِنْ أمْرِ اللهِ، والقَنوطُ مِنْ رَحْمَتِهِ)).

سیدنا فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین قسم کے لوگوں کے متعلق سوال نہ ہی کرتو اچھا ہے ① وہ شخص جس نے اللہ کی چادر کو کھینچا اور اس کی اوپر کی چادر تکبر (یعنی بڑائی) ہے، اور تہبند عزت ہے ② وہ شخص جو اللہ تعالیٰ کے معاملہ میں شک میں مبتلا ہو ③ وہ شخص جو اللہ کی رحمت سے ناامید ہو۔

[صحیح۔ طبرانی فی الکبیر: 788/18، صحیح ابن حبان: 4559]

1456 عن حارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ رضى الله عنه قال: سمعتُ رسولَ الله ﷺ يقول: ((ألا أُخْبِرُكُمْ بأهْلِ النارِ؟ كُلُّ عُتُلٍّ جَوَّاظٍ مستكبرٍ)).

سیدنا حارثہ بن وھب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: کیا میں تمھیں نہ بتاؤں کہ جہنمی کون ہیں؟ (پھر فرمایا: جہنمی یہ ہیں) سخت مزاج، لالچی و کنجوس اور تکبر کرنے والا۔

[صحیح۔ صحیح البخاری: 4918، صحیح مسلم: 2853]

1457 عن سُرَاقَةَ بن مالكٍ بن جُعْشَمٍ رضى الله عنه ؛ أنَّ رسولَ الله ﷺ قال: ((يا سُراقَةُ! ألا أُخْبِرُكَ بأهْلِ الجنَّةِ وأهْلِ النَّارِ؟)). قلتُ: بَلى يا رسولَ الله! قال: ((أمَّا أهْلُ النارِ؛ فكُلُّ جَعْظَرِيٍّ جَوَّاظٍ مُسْتكبِرٍ، وأمَّا أهْلُ الجَنَّةِ؛ فالضُّعفَاء المغْلوبونَ)).

سیدنا سراقہ بن مالک بن جعشم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے سراقہ! کیا میں تجھے بتاؤں کہ جنتی اور جہنمی کون ہیں؟ فرماتے ہیں میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول ﷺ! ضرور بتائیے، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر سخت مزاج، کنجوس اور متکبر جہنم میں ہوگا۔ جبکہ کمزور اور دنیا میں دبے اور پسے ہوئے لوگ جنت میں ہوں گے (بشرطیکہ ان کے عقائد اور اعمال اسلامی ہوں)۔

[صحیح لغیرہ۔ طبرانی فی الکبیر: 152/7، والأوسط: 3181، المستدرك للحاكم: 619/3]

1458 عن أبي هريرة رضى الله عنه قال: قال رسولُ الله ﷺ ((ثلاثةٌ لا يكلّمُهم الله يومَ القِيامَةِ ، ولا يزكّيهِمْ، ولا ينْظُر إليهِمِ ، ولهمْ عذابٌ أليمٌ: شيخٌ زانٍ، ومَلِكٌ كَذّابٌ ، وعائلٌ مستكبِرٌ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین بندے ایسے ہیں جن کے ساتھ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن نہ تو کلام کرے گا، نہ ہی انہیں گناہوں سے پاک کرے گا اور نہ ہی ان کی طرف نظرِ رحمت سے دیکھے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے ① بوڑھا زانی ② جھوٹا بادشاہ ③ تکبر کرنے والا فقیر۔

[صحیح۔ مسلم: 172 ,309]

1459 عن أبي هريرة رضى الله عنه قالَ: قالَ رسول الله ﷺ: ((أربَعةٌ يُبْغِضُهُم الله : البَيّاعُ الحَلافُ، والفَقيرُ المخْتَالُ، والشيْخُ الزّاني ، والإمامُ الجَائرُ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: چار قسم کے لوگوں سے اللہ تعالیٰ نفرت کرتا ہے ① جھوٹی قسم کھا کر چیز فروخت کرنے والا ② تکبر کرنے والا فقیر ③ بڑھاپے میں زنا کرنیوالا ④ ظالم حکمران۔[حسن۔ سنن النسائی: 2575، صحیح ابن حبان: 5532]

1460 عن أبي سلمة بن عبدالرحمن بن عوف قال: الْتَقى عبدُالله بنُ عُمَر، و عبدُالله بْنُ عَمْرِو بنِ العاص رضى الله عنهُمْ على المَرْوَةِ، فتَحدَّثا، ثُمَّ مَضى عبدُالله بْنُ عَمْرٍو، وبَقِيَ عبدُالله بْنُ عُمَر يَبْكى، فقال له رجلٌ: ما يُبْكيكَ يا أبا عَبْدِالرَّحْمنِ؟ قال: هذا – يعنى عبدَالله بْنَ عَمْرٍو. زعَم أنَّهُ سَمعَ رسولَ الله ﷺ يقولُ: ((مَنْ كانَ فى قَلْبِهِ مثقالُ حَبّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ كِبْرٍ؛ كَبَّهُ الله على وجْهِهِ فى النارِ)).

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: مروہ (پہاڑی) پر عبداللہ بن عمر اور عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہم کی ملاقات ہوئی، دونوں کچھ دیر آپس میں گفتگو کرتے رہے پھر عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما چلے گئے لیکن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما وہیں روتے رہے، ایک شخص نے عرض کی، اے ابوعبدالرحمٰن! کس چیز نے آپ کو رُلایا؟ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرمانے لگے: اس شخص نے مجھے رلا دیا ہے، پھر فرمانے لگے: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کا خیال ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جس شخص کے دل میں رائی کے دانہ کے برابر بھی تکبر

ہوا اللہ اسے اوندھے منہ جہنم میں گرادے گا۔[حسن۔ مسند احمد: 215/2]

1461 عن عبدالله بن سلام رضی الله عنه : أَنَّه مَرَّ فی السوقِ وعليه حُزْمَةٌ مِنْ حطبٍ ، فقيلَ لَهُ: ما يَحْمِلُكَ على هذا وقد أغناكَ اللهُ عَنْ هذا ؟ قال: أَرَدْتُ أنْ أُدْمَغَ الكِبْرَ، سمِعْتُ رسولَ اللهِ ﷺ يقولُ: ((لا يدخلُ الجنَّةَ مَنْ فی قلْبِهِ خَرْدَلَةٌ مِنْ كِبْرٍ)). رواه الطبرانی بإسناد حسن، والأصبهانی ؛ إلا أنَّهُ قال: ((مثقالُ ذَرَّةٍ مِنْ كِبْرٍ)).

سیدنا عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ لکڑیوں کا ایک گٹھا اٹھائے ہوئے بازار سے گزرے، ان سے عرض کی گئی: آپ یہ بوجھ کیوں اٹھائے ہوئے ہیں حالانکہ اللہ نے آپ کو اس مشقت سے بچایا ہوا ہے؟ عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تکبر کو خود سے دور کرنا چاہتا ہوں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جس شخص کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی تکبر ہوا وہ جنت میں نہ جا سکے گا، ایک روایت میں: جس میں ذرہ برابر بھی تکبر ہوا وہ بھی جنت میں داخل نہ ہو سکے گا۔[حسن۔ طبرانی: 627]

1462 عن عمرو بن شعيبٍ عن أبيه عن جده [عن النبیِّ ﷺ] قال: ((يُحْشَرُ المتكبِّرونَ يومَ القِيامَةِ أمْثَالَ الذَرِّ فی صُوَرِ الرجَالِ، يَغْشاهُمُ الذُّلُّ من كُلِّ مكانٍ، فيُساقُون إلى سِجْنٍ فی جهنَّمَ يقالُ له : (بُولَسُ) ، تَعْلوهُمْ نارُ الأَنْيارِ ، يُسْقَوْنَ مِنْ عُصَارَةِ أهْلِ النارِ: طينَةِ الخَبالِ)).

سیدنا عبداللہ بن عمرو نبی اکرم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن تکبر کرنے والے چیونٹیوں کے برابر انسانوں کی شکل میں اٹھائے جائیں گے، ہر طرف سے ذلت ان پر چھائی ہوگی، جہنم کے (بولس) نامی جیل کی طرف انہیں ہانکا جائے گا، سب سے شدید آگ ان پر (شعلے مارتی ہوئی) اونچی ہوگی، اور انہیں جہنمیوں کی پیپ پلائی جائے گی۔[حسن۔ جامع الترمذی: 2492]

1463 عن عبدالله بن مسعودٍ رضی الله عنه عن النبیِّ ﷺ قال: ((لا يدخلُ الجنَّةَ مَنْ كانَ فی قَلْبِهِ مِثْقالُ ذَرَّةٍ مِنْ كِبْرٍ)). فقال رجلٌ: إنَّ الرجلَ يُحِبُّ أنْ يكونَ ثَوْبُه حَسناً، و نَعْلُه حَسَنًا؟ قال: ((إنَّ اللهَ جَميلٌ يحِبُّ الجمَالَ ، الكِبْرُ بَطَرُ الحَقِّ و غَمْطُ الناسِ)).

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کے دل میں ذرہ برابر بھی تکبر

ہوا وہ جنت میں نہیں جا سکے گا، ایک شخص نے عرض کی: ایک آدمی پسند کرتا ہے کہ اس کا لباس اور جوتے اچھے ہوں (کیا یہ بھی تکبر ہے)؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یقیناً اللہ تعالیٰ انتہائی خوبصورت ہے اور خوبصورتی کو پسند فرماتا ہے: تکبر یہ ہے کہ حق کا انکار کیا جائے اور لوگوں کو حقیر اور کم تر سمجھا جائے۔

[صحیح۔ صحیح مسلم: 91، جامع الترمذی: 1999، المستدرك للحاكم: 26/1]

1464 عن أبي هريرة رضي الله عنه ؛ أنَّ رسولَ الله ﷺ قال: ((بيْنَما رجلٌ يمشي في حُلَّةٍ تُعْجِبُه نَفْسُه، مُرَجِّلٌ رأسَه يَخْتالُ في مِشْيَتِه ، إذْ خسَفَ اللهُ بِهِ ، فهو يَتَجَلْجَلُ في الأرْضِ إلى يَوْمِ القِيامَةِ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک شخص نے قیمتی لباس پہنا اور بالوں کا خوب بناؤ سنگھار کر کے متکبرانہ چال چل رہا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اسے زمین میں دھنسا دیا اور وہ قیامت تک زمین میں دھنستا ہی چلا جائے گا۔ [صحیح۔ صحیح البخاری: 5788، صحیح مسلم: 2088]

1465 عن أبي هريرة رضي الله عنه ؛ أنَّ النبيَّ ﷺ قال: ((لَيَنْتَهِيَنَّ أقْوامٌ يفْتَخِرونَ بَآبائِهِمُ الَّذين مَاتوا، إنَّما هم فَحْمُ جَهَنَّم ، أو لَيَكونُنَّ أهْوَنَ على اللهِ مِنَ الجُعَلِ الذي يُدَهْدِهُ الخُرْءَ بأنْفِهِ ، إنَّ اللهَ [قد] أذْهَبَ عنكم عُبِّيَّةَ الجاهِلِيَّةِ وفَخْرَها بالآباءِ، إنَّما هو مؤمِنٌ تَقِيٌّ، و فاجِرٌ شَقِيٌّ، الناسُ [كلُّهُمْ] بنو آدَمَ ، و آدَمُ خُلِقَ مِنَ التُرابِ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بے شک نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ''لوگ اپنے ان باپ دادا پر فخر کرنے سے باز آ جائیں جو مر چکے ہیں۔ سوائے اس کے نہیں کہ وہ تو جہنم کا ایندھن ہیں یا وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس کیڑے سے بھی زیادہ ذلیل ہیں جو اپنے ناک سے گندگی کو ادھر ادھر کرتا ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے تم سے زمانہ جاہلیت کی نخوت اور اپنے باپ دادا پر فخر کرنا اس کو دور کر دیا ہے۔ سوائے اس کے نہیں (اب یہ آدمی) مومن متقی پرہیزگار ہے یا فاجر بدبخت۔ تمام لوگ آدم علیہ السلام کی اولاد ہیں اور آدم علیہ السلام کو مٹی سے پیدا کیا گیا۔ [حسن، صحیح۔ سنن ابی داؤد: 5116، سنن ترمذی: 3955]

22- کسی فاسق یا بدعتی کو اے میرے سردار یا اس جیسے اور معزز الفاظ سے پکارنے پر وعید

1466 عن بريدة رضى الله عنه قال: قال رسولُ الله ﷺ: ((لاتقولوا للْمنافِقِ: سَيِّدًا، فإنَّه إنْ يَكُ سَيِّدًا ؛ فقدْ أسْخَطْتُم ربَّكم عزَّ وجَلَّ)).

سیدنا بریدہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی منافق کو ''سید'' (سردار، آقا) کہہ کر مت پکارو، اس لیے کہ اگر وہ سردار ہوا تو تم نے اپنے رب عز وجل کو ناراض کر دیا۔

[صحيح۔ سنن أبی داؤد: 4977، والنسائی فی عمل اليوم والليلة: 244, 245، المستدرك للحاكم: 311/4]

23- سچ بولنے کی ترغیب اور جھوٹ بولنے پر وعید

1467 عن عبادةَ بنِ الصامتِ رضی اللّٰه عنه؛ أنّ النبیَّ ﷺ قال: ((اضْمَنوا لی سِتًّا مِنْ أنفُسِكُمْ؛ أضْمَنْ لَكُمُ الجَنَّةَ: اصْدُقوا إذا حَدَّثْتُم، وأوفوا إذا وَعَدْتُم، وأَدُّوا إذا ائْتُمِنْتُم، واحْفَظوا فروجَكُمْ، وغُضُّوا أبْصارَكُمْ، وكُفُّوا أيْدِيَكُمْ)).

سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: (اگر) تم مجھے چھ چیزوں کی ضمانت دے دو تو میں تمہیں جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔ ① بات کرو تو سچ بولو ② وعدہ کرو تو اس کی پاسداری کرو ③ جب تمہارے پاس امانت رکھی جائے تو اسے ادا کرو ④ اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرو ⑤ اپنی نگاہوں کو (نامحرم عورتوں کے سامنے) جھکائے رکھو ⑥ اور اپنے ہاتھوں کو (ظلم وستم وغیرہ سے) بچائے رکھو۔

[صحیح لغیرہ۔ مسند احمد: 323/5، صحیح ابن حبان: 271، مستدرك حاكم 358/4]

1468 عن أبی أمامة رضی اللّٰه عنه أنّ النبیَّ ﷺ قال: ((أنا زعيمٌ ببَيْتٍ في وَسَطِ الجنَّةِ لِمَنْ تَرك الكَذِبَ وإنْ كان مازِحًا)).

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے بطور ہنسی مذاق میں بھی جھوٹ چھوڑ دیا میں اسے جنت کے درمیان میں ایک عالیشان محل ملنے کی ضمانت دیتا ہوں۔

[حسن لغیرہ۔ بیہقی فی الشعب: 8017، سنن أبی داوٗد: 4800، جامع الترمذی: 1993، سنن ابن ماجه: 51]

1469 عن عبدالرحمن بن الحارث عن أبی قُرادٍ السلَميّ رضی اللّٰه عنه قال: كنَّا عندَالنبيِّ ﷺ فدَعا بطَهورٍ، فغَمس يَدَه فتَوضَّأ، فتتبَّعناهُ فَحَسوْناهُ، فقال النبيُّ ﷺ: ((ما حَمَلكُمْ على ما فَعَلْتُمْ؟)). قلنا: حُبُّ اللّٰه و رسولِهِ. قال: ((فإنْ أحْبَبْتُمْ أنْ يُحِبَّكُمُ اللّٰه ورسولُه؛ فأدُّوا إذا ائْتُمِنْتُم، واصْدُقوا إذا حَدَّثْتُم، وأحْسِنوا جِوارَ مَنْ جاوَرَكُمْ)).

ابوقراد السلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) ہم نبی اکرم ﷺ کے پاس تھے کہ آپ ﷺ نے وضو کے لئے پانی منگوا کر اپنا ہاتھ مبارک اس میں ڈال کر وضو کیا پس ہم نے آپ ﷺ کے وضو کا بچا ہوا پانی پی لیا۔ نبی

اکرم ﷺ نے ان سے پوچھا تمھیں اس کام پر کس چیز نے آمادہ کیا؟ ہم نے عرض کی اللہ اور اس کے رسول کی محبت نے ہمیں اس کام پر آمادہ کیا۔ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''اگر تم چاہتے ہو کہ اللہ اور اس کا رسول ﷺ تم سے محبت کریں تو جب تمہارے پاس امانت رکھوائی جائے تو اس کی ادائیگی کرو، اور جب بات کرو تو سچ بولو اور اپنے ہمسایوں کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔[حسن لغیرہ۔ طبرانی فی الکبیر: 89/25]

1470 عنْ عبدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ العَاصِ رضىَ اللّٰه عنهما قال: قلنا: يا نَبِيَّ اللّٰه! مَنْ خَيْرُ النَّاسِ؟ قال: ((ذو القَلْبِ المَخْمُوم، واللِّسانِ الصَّادِقِ)). قال: قلنا: يا نبيَّ اللّٰه! قد عرفنا اللِّسَانَ الصادِقَ، فما القلبُ المَخْموم؟ قال: (([هو] التقيُّ النقيُّ ؛ الذى لا إثْمَ فيه ، ولا بَغْيَ ولا حَسَدَ)). قال: قلنا: يا رسول اللّٰه! فَمَنْ على أَثَرِهِ؟ قال: ((الذى يَشْنَاءُ الدنيا، ويُحِبُّ الآخِرَةَ)). قلنا: ما نَعْرِفُ هذا فينا إلا رافِعٌ مَوْلى رسولِ اللّٰه ﷺ ، فَمَنْ على أَثَرِهِ؟ قال: ((مؤمِنٌ فى خُلُقٍ حَسَنٍ)). قلنا: أمَّا هذه فإنها فينا.

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: اے اللہ کے رسول ﷺ! لوگوں میں سے سب سے بہتر اور اچھا کون ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سب سے بہتر وہ ہیں جو مخموم القلب اور زبان کے سچے ہوں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: زبان کے سچے کو تو ہم پہچانتے ہیں (یعنی سچ بولنے والا) لیکن مخموم القلب کسے کہتے ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس سے مراد وہ شخص ہے جو پرہیز گار، اور پاکیزگی اختیار کرنے والا ہو، نہ گناہ کے قریب جائے اور نہ ہی سرکشی کرنے والا ہو، نہ دل میں بغض رکھے اور نہ ہی دوسروں سے حسد کرنے والا ہو۔ ہم نے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ اس کے بعد سب سے بہتر کون ہے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''وہ آدمی جو دنیا سے دشمنی رکھتا ہے اور آخرت سے محبت کرتا ہے۔ ہم نے کہا ہمارے اندر ایسا آدمی تو صرف رسول اللہ ﷺ کا غلام رافع ہی ہے (پھر ہم نے عرض کی) اس کے بعد سب سے بہتر انسان کون ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا ''وہ مومن آدمی جس کا اخلاق بہت عمدہ ہے'' ہم نے عرض کی یہ خصلت تو ہمارے اندر موجود ہے۔[صحیح۔ سنن ابن ماجہ: 4262، بیہقی فی الشعب: 6604]

1471 عن أبى بكرٍ الصديق رضى اللّٰه عنه قال: قال رسولُ اللّٰه ﷺ: ((عليكُمْ بالصدْقِ؛ فإنَّه مَع البِرِّ، وهُما فى الجنَّةِ، وإيَّاكُمْ والكَذِبَ ؛ فإنَّه مَعَ الفجورِ، وهُما فى النارِ)).

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سچائی کو تھام لو کیونکہ سچ اور نیکی ساتھ ساتھ ہیں اور وہ دونوں جنت میں لے جانے کا سبب ہیں اور جھوٹ سے بچو کیونکہ جھوٹ اور گناہ ساتھ ساتھ ہیں اور وہ دونوں جہنم میں لے جانے کا سبب ہے۔[صحیح۔ صحیح ابن حبان: 5704]

1472 عَنْ أنسِ بْنِ مالكٍ رضي الله عنه قال: سمعتُ رسولَ اللهِ ﷺ يقول: ((ثلاثٌ مَنْ كُنَّ فيه فهو مُنافِقٌ، وإنْ صامَ و صَلَّى، وحَجَّ واعْتَمَر، وقال: إنِّي مُسْلِمٌ: إذا حدَّثَ كَذَبَ، وإذا وَعَد أخْلفَ، وإذا ائْتُمِنَ خَانَ)).

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: تین چیزیں جس میں ہوں وہ منافق ہے اگرچہ وہ روزہ رکھے، نماز پڑھے اور حج و عمرہ بھی کرے اور اپنے آپ کو مسلمان بھی کہے، ① بات کرے تو جھوٹ بولے ② وعدہ کرے تو وعدہ خلافی کرے ③ امانت رکھی جائے تو اس میں خیانت کرے۔[حسن لغیرہ۔ مسند ابی یعلی الموصلی: 4098]

1473 عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسولُ الله ﷺ: ((لا يُؤْمِنُ العَبْدُ الإيْمانَ كُلَّهُ حتَّى يَتْرُكَ الكَذبَ في المُزاحةِ، والمِراءَ وإنْ كانَ صادِقًا)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: انسان اس وقت تک پورا مؤمن نہیں بن سکتا جب تک کہ بطور ہنسی مذاق بھی جھوٹ کو نہ چھوڑ دے اور حق پر ہونے کے باوجود جھگڑا نہ چھوڑ دے۔

[صحیح لغیرہ۔ مسند أحمد: 352/2, 364، طبرانی فی الأوسط: 5099]

1474 عن عائشة رضي الله عنها قالت: ما كانَ مِنْ خُلُقٍ أبْغَضَ إلى رسولِ الله ﷺ مِنَ الكَذِبِ، ما اطَّلَعَ على أحَدٍ مِنْ ذلك بِشَيْءٍ فيَخْرُجَ مِنْ قَلْبِهِ، حتَّى يَعْلَمَ أنَّه قَدْأحْدَثَ تَوْبَةً.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: بری عادتوں میں سے رسول اللہ ﷺ کو سب سے زیادہ ناپسند عادت جھوٹ بولنے کی تھی (جھوٹ بولنا آپ ﷺ کو انتہائی ناپسند تھا)، اگر آپ ﷺ کو کسی کے متعلق جھوٹ بولنے کی خبر مل جاتی تو اس وقت آپ ﷺ کے دل سے یہ بات نہ نکلتی جب تک کہ آپ ﷺ کو معلوم نہ ہو جاتا کہ اس نے جھوٹ بولنے سے توبہ کر لی ہے۔[صحیح۔ مسند احمد: 152/6، صحیح ابن حبان: 5706]

1475 عن عبداللہ بن عامرٍ رضی اللہ عنہ قال: **دَعَتنی أمّی یومًا ورسولُ اللہ ﷺ قاعِدٌ فی بیتنا ، فقالت: ها تعالَ أعطیك. فقالَ لها رسولُ اللہ ﷺ: ((ما أردتِ أن تعطیه؟)). قالت: أردتُ أن أعطیه تمرًا ، فقالَ لها رسولُ اللہ ﷺ: ((أما إنّكِ لو لم تُعطِه شیئًا کُتِبَت علیك کذبةٌ)).**

سیدنا عبداللہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک دن میری والدہ نے مجھے بلایا کہ ادھر آؤ، میں تمھیں چیز دوں اور رسول اللہ ﷺ ہمارے گھر میں تشریف فرما تھے، آپ ﷺ نے میری والدہ سے دریافت فرمایا: تم اسے کیا دینا چاہتی ہو؟ انہوں نے بتایا کہ میں اسے کھجور دینا چاہتی ہوں۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے اس سے کہا: اگر تم اسے کچھ نہ دیتی تو تم پر ایک جھوٹ لکھ دیا جاتا۔“

[حسن لغیرہ۔ سنن أبی داؤد: 4991، البیهقی فی الشعب: 4822، ابن أبی الدنیا فی الصمت: 652]

1476 عن بَهزِ بنِ حکیمٍ عن أبیه عن جدّه قال: سمعتُ رسولَ اللہ ﷺ یقول: **((ویلٌ للّذی یُحدّثُ بالحدیثِ لیُضحِكَ به القومَ فیکذبُ ، ویلٌ لهُ ، ویلٌ لهُ)).**

جناب بہز بن حکیم رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ مجھے میرے والد (حکیم) نے اپنے والد (سیدنا معاویہ بن حیدہ قشیری رضی اللہ عنہ) سے روایت کیا۔ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے: ہلاکت ہے اس کے لیے جو صرف اس غرض سے جھوٹ بولے کہ وہ لوگوں کو ہنسائے، اس کے لیے ہلاکت ہے! اس کے لیے ہلاکت ہے!“ [حسن۔ سنن أبی داؤد: 4930، جامع الترمذی: 2315، والبیهقی فی الشعب: 4831]

24-دورخے پن اور دوغلی زبان پر وعید

1477 عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسولُ الله ﷺ: ((تَجدونَ الناسَ مَعادِنَ ، خِيَارُهُمْ في الجاهِلِيَّةِ خيارُهُمْ في الإِسْلامِ إذا فَقِهُوا، وتَجِدُونَ خِيَارَ الناس في هذا الشأْنِ أَشَدَّهُم له كَراهَةً ، وتَجِدونَ شَرَّ الناسِ ذا الوجْهَيْنِ؛ الذي يأْتي هؤُلاءِ بِوَجْهٍ، وهؤُلاءِ بِوَجْهٍ)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگوں کو کانوں (کی طرح مختلف قسم کے) پاؤ گے، جو لوگ دورِ جہالت میں بہتر تھے وہی زمانہ اسلام میں دوسروں سے بہتر ہیں اگر وہ (اسلام کو) سمجھیں، اور تم اس معاملے میں سب سے اچھا انہیں پاؤ گے جو ان میں سے دور جہالت کو سب سے زیادہ ناپسند کرنے والے ہوں اور تم بدترین ان لوگوں کو پاؤ گے جو دورُخا پن اختیار کرتے ہیں (یعنی دوغلا آدمی) کچھ لوگوں کے پاس جاتا ہے تو اس کا رویہ اور ہوتا ہے اور دوسروں کے پاس جائے تو فوراً رُخ بدل لے۔

[صحيح۔ مالك في الموطا: 991/2، صحيح البخاري: 3494، صحيح مسلم: 2526]

1478 عن أنسٍ رضي الله عنه ؛ أنَّ رسولَ الله ﷺ قال: ((مَنْ كَانَ ذا لِسانَيْنِ ؛ جَعَلَ اللّٰه له يومَ القِيامَةِ لِسانَيْنِ مِنْ نارٍ)).

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص دوغلی زبان والا ہے، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے آگ سے بنی دو زبانیں لگا دے گا۔ [صحيح لغيره۔ ابن ابي الدنيا في (كتاب الصمت): 282، طبراني في الكبير: 1697، والأصبهاني في ترغيبه: 129]

25- غیر اللہ کی قسم کھانے پر وعید خاص طور پر امانت کی قسم کھانے کی ممانعت اور اسلام سے لاتعلقی اور کافر ہونے کی قسم کھانے پر سخت وعید

1479 عن ابن عمر رضی اللہ عنہما عن النبیِّ ﷺ قال: ((إنَّ اللّٰہ تعالی ینھاکُمْ أنْ تَحلِفوا بآبائکمْ، مَنْ کانَ حالِفًا فلْیَحْلِفْ باللّٰہ ، أوْ لِیَصْمُتْ)). وفی روایة لابن ماجه عنه قال: سمعَ النبیُّ ﷺ رجلاً یحلِفُ بأبیه فقال: ((لا تَحْلِفوا بآبائکمْ ، مَنْ حلَف باللّٰہ فَلْیَصْدُقْ، ومَنْ حُلِفَ لَهُ باللّٰہ فَلْیَرْضَ ، ومَنْ لَمْ یَرْضَ باللّٰہ فلیْسَ مِنَ اللّٰہ)).

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہیں اپنے آباؤ اجداد کی قسم کھانے سے منع کر دیا ہے، لہٰذا جس کسی نے بھی قسم اٹھانی ہو وہ صرف اور صرف اللہ کی قسم اٹھائے یا پھر خاموش رہے۔ ایک روایت میں ہے: نبی کریم ﷺ نے ایک آدمی کو اپنے والد کی قسم اٹھاتے ہوئے سنا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنے آباؤ اجداد کی قسم نہ اٹھایا کرو، اور جو کوئی اللہ کے نام کی قسم اٹھائے اسے چاہیے کہ سچی قسم اٹھائے، اور جس کے لیے اللہ کے نام کی قسم کھائی جائے اسے چاہیے کہ اللہ کی قسم پر راضی ہو جائے، اور جو اللہ کے نام پر بھی راضی نہ ہوا اس نے اللہ کی عظمت اور قدر و منزلت کا کچھ لحاظ نہ رکھا۔ [صحیح۔ مالك فی الموطا: 480/2، صحیح البخاری: 6646، صحیح مسلم: 1646، سنن ابی داوٗد: 3249، سنن ابن ماجه: 2094، جامع الترمذی: 1533]

1480 (عن ابن عمر رضی اللہ عنه:) أنه سمعَ رجلاً یقولُ: لا والکَعْبَةِ. فقال ابْنُ عمر: لا تحلِفْ بغیر اللّٰہ ؛ فإنّی سمعتُ رسولَ اللّٰہ ﷺ یقول: ((مَنْ حلَف بغیرِ اللّٰہ فقد کفَر أوْ أشْرَكَ)).

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک آدمی کو کعبہ کی قسم اٹھاتے ہوئے سنا تو اسے فوراً سمجھایا: اللہ کے علاوہ کسی کی قسم نہ اٹھا، کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جس نے اللہ کے سوا کسی اور کی قسم اٹھائی تو اس نے کفر یا شرک کیا۔

[صحیح۔ جامع الترمذی: 1535، صحیح ابن حبان: 4343، المستدرك للحاکم: 52/1]

26- مسلمان کو حقیر جاننے پر وعید اور کسی مسلمان کو دوسرے مسلمان پر فضیلت نہیں سوائے تقویٰ، پرہیز گاری کے

1481 عن أبی هريرة رضی الله عنه أن رسول الله ﷺ قال: ((المُسْلمُ أخو المسْلم ، لا يَظْلِمُه ، ولا يَخْذُلهُ ، ولا يَحْقِرُه، التَقْوى ههُنا، التقْوى ههُنا، التَقْوى ههُنا. ويشيرُ إلى صدْره [ثلاث مرات]. بحَسْبِ امْرىء مِنَ الشرَّ أنْ يَحْقِرَ أخاهُ المسْلِمَ، كلّ المسْلمِ على المسْلمِ حَرامٌ؛ دَمُه و عِرْضُه ومَالهُ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے (لہٰذا) نہ وہ اس پر ظلم کرے اور نہ ہی اسے رُسوا کرے اور نہ ہی اپنے مسلمان بھائی کو اپنے سے حقیر سمجھے، پھر آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے اپنے سینے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے تین مرتبہ ارشاد فرمایا: تقویٰ یہاں ہے، تقویٰ یہاں ہے۔ (پھر فرمایا:) کسی آدمی کے لیے اتنی برائی ہی (ہلاک ہونے کے لیے) کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر سمجھے، (خبردار!) ہر مسلمان کی جان، عزت اور مال دوسرے مسلمانوں کے لئے قابل احترام ہے۔[صحیح۔ صحیح مسلم: 2564]

1482 عن ابن مسعودٍ رضی الله عنه عن النبی ﷺ قال: ((لا يدخُل الجنَّةَ مَنْ فی قلْبِهِ مثقالُ ذَرَّةٍ مِنَ كِبْرٍ)). فقال رجلٌ: إنَّ الرجلَ يحبُّ أنْ يكونَ ثَوْبُه حَسنًا و نَعْلُه حَسنًا؟ فقال: ((إنَّ اللّٰه تعالى جَميلٌ يُحِبُّ الجمالَ، الكِبْرُ بَطرُ الحَقِ ، و غَمْطُ الناسِ)).

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کے دل میں ذرہ برابر بھی تکبر ہوا وہ جنت میں نہیں جا سکے گا، ایک شخص نے عرض کی: ایک آدمی پسند کرتا ہے کہ اس کا لباس اور جوتے اچھے ہوں (کیا یہ بھی تکبر ہے)؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یقیناً اللہ تعالیٰ انتہائی خوبصورت ہے اور خوبصورتی کو پسند فرماتا ہے: تکبر یہ ہے کہ حق کا انکار کیا جائے اور لوگوں کو حقیر اور کم تر سمجھا جائے۔

[صحیح۔ صحیح مسلم: 98، جامع الترمذی: 1999، المستدرك للحاكم: 26/1]

1483 عن أبی هریرة رضی اللّٰه عنه قال: قال رسول اللّٰه ﷺ : ((إذا سمعتَ الرجلَ يقول :(هَلَك النَّاسُ) ؛ فهو أَهْلَكُهم)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جب تو کسی آدمی کو یہ کہتے ہوئے سنے کہ لوگ ہلاک ہوگئے تو لوگوں میں سب سے زیادہ ہلاکت والا یہ بات کہنے والا خود ہی ہے۔

[صحیح۔ مالك: 984/2، مسلم: 2623، ابو داؤد: 4983]

1484 عن عقبة بن عامرٍ رضی اللّٰه عنه ؛ أنَّ رسولَ اللّٰه ﷺ قال: ((إنَّ أَنسابَكُم هذه ليسَتْ بِسِبابٍ على أحَدٍ ، وإنّما أنتُم وَلَدُ آدَم ، طَفُّ الصّاعِ لَمْ تَمْلَؤُوه ، ليسَ لأَحدٍ فَضْلٌ على أحَدٍ إلا بالدِّينِ، أو عَمَلٍ صَالِحٍ ، [حَسْبُ الرجل أنْ يكون فاحشًا بذيًّا، بخيلًا ، جبانًا]))

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارے نسب ایسے نہیں کہ جن کی بنیاد پر دوسرے کے نسب کو برا بھلا کہا جائے، یقیناً سب کے سب آدم علیہ السلام کی اولاد ہو جس طرح ایک صاع (اڑھائی کلو کا پیمانہ) جسے تم نے بھرا نہ ہو (وہ دوسرے خالی صاع کے برابر ہے) کسی کو بھی دوسرے پر دینداری یا نیک اعمال کے علاوہ کوئی مقام وفضیلت حاصل نہیں، انسان کے گناہگار ہونے کے لیے اس کا فحش کلام، بدزبان، بزدل اور کنجوس ہونا ہی کافی ہے۔ [صحیح۔ مسند احمد: 145/4, 158، بیهقی فی الشعب: 6677]

1485 عن أبی ذرّ رضی اللّٰه عنه ؛ أنّ النبیَّ ﷺ قال له: ((انظر! فإنَّك لستَ بِخَيْرٍ مِنْ أحْمَر ولا أسْوَدَ، إلا أن تَفْضُلَهُ بِتقْوى)).

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (اے ابوذر!) دیکھ! تو نہ تو کسی گورے سے بہتر ہے اور نہ ہی کسی کالے سے، ہاں البتہ تقویٰ اور پرہیزگاری کی بدولت تو دوسروں سے بلند مقام ومرتبہ حاصل کرسکتا ہے۔ [حسن لغیرہ۔ مسند احمد: 158/5]

1486 وعن جابر بن عبداللّٰه رضی اللّٰه عنهما قال: خطَبنا رسولُ اللّٰه ﷺ فی أوْسَطِ أيّامِ التَّشْريقِ خُطْبَةَ الوَداعِ فقال: ((يا أيُّها الناسُ! إنَّ ربَّكُمْ واحِدٌ، وإنَّ أباكُمْ واحِدٌ، ألا لا فَضْلَ لِعَرَبيٍّ على عَجَميٍّ ، ولا لِعَجَمِيٍّ على عَرَبيٍّ ، ولا لأحْمَرَ على أسْوَدَ، ولا لأسْوَدَ على أحْمَرَ؛ إلّا بالتقْوى ، ﴿إنَّ أكْرَمَكُمْ

عِنْدَ اللّٰهِ أَتْقَاكُمْ﴾ ألا هَلْ بَلَّغْتُ؟)) قالوا: بَلٰى يا رسولَ اللّٰه. قال: ((فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الغَائِبَ))، وفي رواية: ((مَنْ بَطَّأَ به عَمَلُه ؛ لَمْ يُسْرِعْ به نَسَبُه)).

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ایام تشریق کے درمیانی دن خطبہ الوداع ارشاد فرمایا: اے لوگو! یقیناً تمہارا پروردگار ایک ہے اور تمہارا والد (آدم علیہ السلام) بھی ایک ہے۔ خبردار! کسی عربی کو عجمی (غیر عربی) پر اور عجمی کو عربی پر، کالے کو گورے پر اور گورے کو کالے پر کوئی برتری وفضیلت حاصل نہیں ہے (یعنی سب برابر ہیں) البتہ تقویٰ اور پرہیز گاری کی بنیاد پر فضیلت حاصل ہو سکتی ہے (یقیناً تم میں سے سب سے زیادہ معزز اللہ کے ہاں وہ ہے جو تم میں سب سے زیادہ متقی اور پرہیز گار ہے) خبردار! کیا میں نے تمہیں (تمہارے رب کا پیغام) پہنچا دیا؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: کیوں نہیں اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ نے رب کا پیغام پہنچا دیا، پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو موجود ہے اس کی ذمہ داری ہے کہ یہ بات اس تک پہنچا دے جو یہاں موجود نہیں۔ ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جسے اس کے عمل نے پیچھے کر دیا اس کا نسب اسے کسی صورت (مقام ومرتبہ دلا کر) آگے نہیں کر سکے گا۔

[صحیح لغیرہ۔ بیهقی فی الشعب: 5137]

27-راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹانے کی ترغیب

1487 عن أبی هريرة رضی الله عنه قال: قال رسولُ الله ﷺ: ((الإيمانُ بِضْعٌ وستُّونَ أو سَبْعونَ شُعْبةً، أدْناها إماطةُ الأذى عنِ الطريقِ، وأرْفَعُها قولُ: لا إلهَ إلا اللّٰه)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایمان کی ساٹھ یا ستر سے کچھ زیادہ شاخیں ہیں، ایمان کی ادنیٰ شاخ راستے سے تکلیف دہ چیز (پتھر وغیرہ) کو ہٹانا ہے اور سب سے اعلیٰ شاخ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه کا اقرار کرنا ہے۔[صحيح۔ صحيح البخاری: 9، صحيح مسلم: 35، سنن أبی داوٗد: 4676، جامع الترمذی: 2614، سنن النسائی: 5019, 5020، سنن ابن ماجه: 57]

1488 عن أبی بَرْزَةَ رضی الله عنه قال: قلتُ: يا نبيَّ اللّٰه! إنّی لا أدْری نَفْسی تَمْضی أوْ أبْقَى بَعْدَكَ، فَزَوِّدْنی شيْئًا ينفَعُنی اللّٰه بِهِ، فقالَ رسولُ اللّٰه ﷺ: ((افعلْ كَذا، افعَلْ كَذا، وأمِرَّ الأذَى عنِ الطريقِ)). وفی رواية: قال أبو برزة: قلت: يا نبيَّ اللّٰه! عَلِّمْنی شيْئًا أنْتَفِعُ بِه، قال: ((اعْزِلِ الأذى عَنْ طريقِ المُسْلِمِيْنَ)).

سیدنا ابو برزہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کی، اے اللہ کے نبی ﷺ! میں نہیں جانتا کہ میری زندگی آپ سے زیادہ ہے یا کم؛ چنانچہ کوئی نصیحت فرما دیجئے کہ جس سے اللہ تعالیٰ مجھے فائدہ نصیب فرمائے، تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں چند نیک اعمال کرنے کی نصیحت فرمائی نیز یہ بھی فرمایا: راستہ سے تکلیف دہ چیز کو ہٹا دیا کر۔ ایک روایت میں ہے کہ ابو برزہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی ﷺ! مجھے کسی نفع بخش عمل کی نصیحت فرما دیں، تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسلمانوں کے راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹا دیا کر۔

[صحيح۔ صحيح مسلم: 2618، سنن ابن ماجه: 3681]

1489 عن أبی هريرة رضی الله عنه قال: قال رسولُ اللّٰه ﷺ: ((كلُّ سُلامى مِنَ الناسِ عليهِ صَدَقَةٌ كُلَّ يوم تَطْلُع فيهِ الشمْسُ؛ يَعْدِلُ بينَ الاثْنَيْنِ صدَقَةٌ، ويُعينُ الرجلَ فی دابَّتِهِ فيَحْمِلُهُ عليها، أوْ يَرْفَعُ له عليها مَتَاعَهُ صدقَةٌ، والكَلمةُ الطيِّبَةُ صدَقَةٌ، وبِكُلِّ خُطْوَةٍ يَمْشيها إلى الصلاةِ صدَقَةٌ، ويُميطُ

الأذى عنِ الطريقِ صدَقةٌ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر روز انسان کے ہر عضو پر صدقہ (کرنا) ہوتا ہے (سنو!) دو آدمیوں کے درمیان عدل کرنا بھی صدقہ ہے کسی آدمی کو سواری پر سوار ہونے میں مدد کرنا بھی صدقہ ہے اور کسی کا سامان سواری پر اُٹھا کر رکھوا دینا بھی صدقہ ہے، اچھی بات کرنا بھی صدقہ ہے، اور نماز کی طرف اٹھنے والا ہر قدم بھی صدقہ ہے اور راستہ سے تکلیف دہ چیز کو ہٹا دینا بھی صدقہ ہے۔

[صحيح۔ صحيح البخارى :2989 ، صحيح مسلم :1009]

1490 عن أبى ذرّ رضى الله عنه؛ أنّ رسولَ الله ﷺ قال: ((ليْسَ مِنْ نَفْسِ ابْنِ آدم إلا عَلَيْها صدَقَةٌ فى كلِّ يومٍ طلَعتْ فيهِ الشمسُ)). قيل: يا رسولَ اللّٰه! مِنْ أيْنَ لنا صدَقَةٌ نتصَدَّقُ بها كلَّ يوم؟ فقال: ((إنَّ أبْوابَ الخيرِ لكثيرَةٌ: التسبيحُ والتحميدُ والتكبيرُ والتهليلُ، والأمْرُ بالمعروفِ، والنهيُ عَنِ المنكرِ ، وتُميطُ الأذى عَنِ الطريقِ ، وتُسْمِعُ الأصَمَّ، وتَهدِى الأعْمى، وتَدُلُّ المسْتَدِلَّ على حاجَتِهِ ، وتَسْعَى بِشِدَّةِ ساقَيْكَ معَ اللّهْفانِ المسْتَغيثِ، وتَحمِلُ بشِدَّةِ ذِراعَيْكَ معَ الضعيف ؛ فهذا كلُّه صدَقةٌ مِنْكَ على نفْسِكَ)). و فى رواية : ((وتبَسُّمُكَ فى وجْهِ أخيكَ صدقَةٌ ، وإماطَتُكَ الحَجَر والشوْكَةَ والعَظْمَ عنْ طريقِ النَّاسِ صَدقةٌ ، وهديُكَ الرجُلَ فى أرضِ الضالَّةِ لكَ صَدقةٌ)).

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدم علیہ السلام کی ساری اولاد پر ہر روز صدقہ کرنا ضروری ہے، عرض کی گئی اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! ہر روز ہم کس طرح صدقہ کر سکتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تو نے ارشاد فرمایا: یقیناً خیر اور بھلائی کے کئی دروازے (یعنی اعمال) ہیں، سبحان اللہ کہنا، الحمدللہ کہنا، اللہ اکبر کہنا، لا الہ الا اللہ کہنا، نیکی کا حکم دینا، برائی سے روکنا، راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹانا، بہرے کی مدد کرنا، اندھے کو راہ دکھلانا، ضرورت مند کی راہنمائی کرنا، انتہائی لاچار اور ضرورت مند کے کام آنا، کمزور کا سامان اٹھانے میں تعاون کرنا یہ تمام کے تمام اعمال تیری جان کے لیے تیری طرف سے صدقہ ہیں، ایک روایت میں ہے: تیرا اپنے بھائی کو خندہ پیشانی سے ملنا، پتھر، کانٹے اور ہڈی کو لوگوں کے راستے سے ہٹانا بھی صدقہ ہے اور تیرا کسی بھولے ہوئے مسافر کو راہ دکھلانا بھی صدقہ ہے۔

[صحيح لغيره۔ صحيح ابن حبان: 3368، بيهقى فى الشعب: 7618]

1491 حدیث عن بريدة رضي الله عنه قال: سمعتُ رسولَ الله ﷺ يقول: ((في الإنسانِ ستّونَ وثلاثُمائةِ مِفْصَلٍ، فعَلَيْهِ أن يتصدَّقَ عَنْ كلِّ مِفْصَلٍ منها صدقَةً)). قالوا: فَمنْ يُطيقُ ذلك يا رسولَ الله ؟ قال: ((النُّخاعَةُ في المسْجِد تَدْفِنُها، والشيءُ تُنَحِّيهِ عَنِ الطريقِ ، فإنْ لَمْ تَقْدِرْ فركْعَتا الضُّحى تُجزى عَنْكَ)).

سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ہر انسان میں تین سو ساٹھ جوڑ ہیں، اس (انسان) پر ہر جوڑ کے بدلہ ہر روز صدقہ کرنا ضروری ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: اے اللہ کے رسول ﷺ! اس کی طاقت کس میں ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسجد میں گری ہوئی بلغم کو صاف کرنا صدقہ ہے، راستہ سے تکلیف دہ چیز کو ہٹانا صدقہ ہے، اگر اس عمل کی بھی تیرے اندر استطاعت نہیں تو نماز اشراق (چاشت) کی دو رکعت تیری طرف سے ان تمام اعضاء کا صدقہ تصور ہوں گی۔ [صحیح۔ مسند أحمد: 354/5, 359، سنن أبي داوٗد: 5242، صحيح ابن خزيمه: 1226، صحيح ابن حبان: 2531]

1492 حدیث ورواه (الطبراني) في ((الأوسط)) من حديث أبي الدرداء ؛ إلا أنَّه قال: ((مَنْ أخْرجَ مِنْ طريقِ المسْلِمين شَيْئًا يُؤذِيهِمْ، كَتَبَ اللهُ لَه بِه حَسنَةً، ومَنْ كَتَب لهُ عِنْدَهُ حَسنَةً أدْخَلَهُ بِها الجنَّةَ)).

سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:) جس نے مسلمانوں کے راستے سے کسی تکلیف دہ چیز کو ہٹا دیا تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایک نیکی لکھتا ہے، اور جس کی نیکی اللہ کے ہاں لکھ دی گئی تو اس نیکی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ (اپنی رحمت فرما کر) اسے جنت میں داخل فرما دے گا۔

[حسن لغیرہ۔ طبرانی فی الأوسط: 32]

1493 حدیث عن أنس بن مالكٍ رضي الله عنه قال: كانَتْ شَجرةٌ تُؤْذي الناسَ، فأتاها رجلٌ فَعزَلها عَنْ طريقِ الناسِ، قال: قال نبيُّ اللهِ ﷺ: ((فلقد رأيتُه يتقلَّبُ في ظِلِّها في الجَنَّةِ)).

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک درخت (راستے کے درمیان میں ہونے کے سبب) لوگوں کے لئے تکلیف کا باعث تھا، چنانچہ ایک شخص نے اسے اکھاڑ کر راستے کو صاف کر دیا، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یقیناً میں نے اسے اس درخت کے سایہ میں جنت میں آرام کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

[حسن صحیح۔ مسند أحمد: 154/3, 230، مسند أبي يعلى الموصلي: 3058]

28- چھپکلی کو مارنے کی ترغیب اور سانپ و دیگر خطرناک جانوروں کو مارنے کا بیان

1494 عن أبی هريرة رضی الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: ((مَنْ قَتَلَ وزَغَةً فی أوّل ضرْبةٍ فلَهُ كذا وكذا حَسنةً ، ومَنْ قتَلها فی الضربَةِ الثانيةِ فلَهُ كذا وكذا حسنةً ؛ لِدونِ الحسنَةِ الأولى ، ومَنْ قَتلها فی الضربَةِ الثالِثَةِ ، فلَهُ كذا و كذا حسنةً ؛ لِدونِ الثانِيَةِ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے چھپکلی کو پہلے ہی وار میں مار گرایا اس کے لیے (سو) نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور دوسرے وار میں مار ڈالنے والے کو، اس سے کم اور تیسرے وار میں مارنے والے کے لیے اس سے بھی کم نیکیاں ملتی ہیں۔

[صحيح۔ صحيح مسلم: 2240، جامع الترمذی: 1482، سنن ابن ماجه: 3229، سنن أبی داؤد: 5263]

1495 عن سائِبَةَ مولاةِ الفاكِهِ بْنِ المغيرة: أنّها دخَلتْ على عائِشةَ رضی الله عنها فرَأتْ فی بَيْتِها رُمْحًا موضوعًا، فقالتْ :يا أمَّ المؤمنينَ! ما تصْنَعينَ بهذا؟ قالَتْ :أقْتُل به الأوْزاغ ؛ فإنَّ رسولَ الله ﷺ أخْبرَنا :((أنَّ إبْراهيمَ عليه السلامُ لما أُلْقِيَ فی النارِ لَمْ تكُنْ دابَّةٌ فی الأرضِ إلا أطْفأَتِ النارَ عنه غيرَ الوَزَغِ ؛ فإنَّه كان يَنْفُخ عليه، فأمَر رسولُ الله ﷺ بقَتْلِهِ)).

سائبہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ وہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئی تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں ایک نیزہ پڑا ہوا دیکھا، سائبہ نے عرض کی: اے مومنوں کے ماں! اس نیزہ سے آپ کیا کرتی ہیں؟ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اس سے چھپکلیوں کو مارتی ہوں؛ کیونکہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے بتایا تھا: جب سیدنا ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں پھینکا گیا تو چھپکلی کے سوا زمین کے تمام جانور آگ بجھانے کی کوشش کر رہے تھے جبکہ چھپکلی آگ میں پھونکتی تھی (آگ کو بھڑکانے کے لیے) چنانچہ اسی وجہ سے رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اسے مار ڈالنے کا حکم دیا تھا۔[صحيح لغيره۔ صحيح ابن حبان: 5602، سنن النسائی: 2885]

1496 عن أبی هريرة رضی الله عنه ؛ أنَّ النبیَّ ﷺ قال: ((ما سالَمْناهُنَّ منذُ حارَبْناهُنَّ . يعنی الحيَّاتِ. ، ومَنْ تركَ قَتْلَ شیْءٍ مِنهُنّ خِيفَةً ؛ فليسَ مِنَّا)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب سے ہم نے ان سانپوں سے لڑائی شروع کی ہے اس وقت سے ہم نے ان سے صلح نہیں کی (یعنی انسان دیکھتے ہی سانپ کو اس سے بچنے کی غرض سے مارتا چلا آیا ہے) چنانچہ جس نے سانپ کو بدلہ وغیرہ لینے کے خوف کی وجہ سے قتل نہ کیا وہ ہم میں سے نہیں۔[حسن صحیح۔ سنن أبی داوٗد: 5248، صحیح ابن حبان: 5615]

1497 عن أبی هريرة رضی الله عنه عن رسول الله ﷺ: ((إنَّ نَملةً قرصَتْ نبيًّا مِنَ الأنْبياءِ ، فأمر بِقَرْيةِ النَّمْلِ فأحْرِقَتْ، فأوْحَى الله إليه[أ] فی أنْ قَرَصَتْكَ نَمْلةٌ أحْرَقْتَ أمَّةً مِنَ الأمَمِ تُسَبِّحُ؟!)) (فی رواية:) ((فَهَلا نَملَةً واحِدَةً؟)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک چیونٹی نے ایک نبی علیہ السلام کو کاٹا چنانچہ اس نبی علیہ السلام نے چیونٹیوں کے بل کو جلا دینے کا حکم دے دیا، لہٰذا چیونٹیوں کو جلا دیا گیا، اللہ تعالیٰ نے اس نبی علیہ السلام کی طرف وحی نازل فرمائی: (اے میرے نبی!) تو نے اللہ کی تسبیح کرنے والے ایک گروہ کو جلا ڈالا، ایک روایت میں، تو نے صرف ایک ہی چیونٹی کو سزا کیوں نہ دی۔

[صحیح۔ صحیح البخاری: 3019، صحیح مسلم: 2241، سنن أبی داوٗد: 5266، سنن ابن ماجه : 3225]

29- وعدہ پورا کرنے اور امانت داری کی ترغیب، وعدہ خلافی، خیانت، دھوکہ، ذمی کے قتل اور اس پر ظلم کرنے کی ممانعت اور وعید

1498 عن أنسِ بن مالكٍ رضى الله عنه عنِ النبيِّ ﷺ قال: ((تَقَبَّلُوا إِلَيَّ سِتًّا أَتَقَبَّلْ لكمْ بِالجَنَّةِ :إذا حدَّثَ أحدُكم فلا يكْذِبْ ، وإذا وَعد فلا يُخْلِفْ، و إذا اؤْتُمِنَ فلا يَخُنْ، غُضُّوْا ابْصَارَكم وكُفُّوْا اَيْدِيَكم واحفَظُوْا فُرُوْجَكم)).

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ''تم مجھ سے چھ چیزیں قبول کرلو میں تمھیں جنت کی بشارت دیتا ہوں ① جب تم میں سے کوئی بات کرے تو جھوٹ نہ بولے۔ ② جب وعدہ کرے تو وعدہ خلافی نہ کرے ③ جب اسے امانت دی جائے تو خیانت نہ کرے ④ اپنی نگاہیں نیچی رکھو (آنکھوں کی حفاظت کرو) ⑤ اپنے ہاتھ روک کر رکھو (خلاف شرع کام نہ کرو) ⑥ اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرو۔ [صحیح لغیرہ۔ مسند ابو یعلی: 4257، المستدرك للحاكم: 359/4، البيهقى فى السنن: 288/6]

1499 عن حذيفة رضى الله عنه قال: حدثنا رسولُ الله ﷺ: ((إنَّ الأمانَةَ نَزَلَتْ فى جَذْرِ قُلوبِ الرجَالِ، ثُمَّ نَزلَ القُرآنُ، فَعَلِموا مِنَ القُرآنِ، وَعَلِموا مِنَ السُّنَّةِ)). ثُمَّ حدَّثنا عنْ رَفْعِ الأمانَةِ ؛ فقال: ((ينامُ الرجَلُ النوْمَةَ ، فَتُقْبَضُ الأمانَةُ مِنْ قَلْبِهِ، فيظَلُّ أثرُهَا مثلَ الوَكْتِ، ثمَّ ينامُ الرجلُ النَّومةَ ، فتقبضُ الأمانةُ من قلبه ، فيظلُّ أثرها مثل أثر المَجْلِ ، كَجَمْرٍ دَحْرَجْتَهُ على رجْلِكَ فنَفِطَ، فتراه مُنْتَبِرًا وليسَ فيهِ شيْءٌ ، . ثُمَّ أخذَ حَصاةً فَدَحْرَجَها على رِجْلِه . فيصْبِحُ الناسُ يَتبايَعونَ لا يَكادُ أحَدٌ يؤَدِّى الأمَانَة، حتَّى يقالَ: إنَّ فى بنى فُلانٍ رَجلاً أميناً، حتَّى يقالَ لِلرجُلِ :ما أظْرَفَهُ! ما أعْقَلَهُ! وما فى قلبِهِ مثقالُ حَبَّةٍ مِنْ خرْدَلٍ مِنْ إيمانٍ)).

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ارشاد فرمایا: یقیناً امانت لوگوں کے دلوں کی گہرائی میں اتری، پھر قرآن کا نزول ہوا چنانچہ لوگوں نے قرآن وحدیث سے امانت کی اہمیت کو جانا، پھر آپ ﷺ نے امانت کے اٹھ جانے کا تذکرہ ہمارے سامنے بیان کرتے ہوئے فرمایا: آدمی سوئے گا اور امانت اس کے

دل سے نکال لی جائے گی، پھر اس کے دل میں امانت کا ایک ہلکا سا نشان باقی رہ جائے گا، پھر آدمی سوئے گا تو پھر امانت اس کے دل سے اٹھا لی جائے گی اور صرف ایک آبلہ جیسا نشان باقی رہ جائے گا، جیسا کہ آگ کی چنگاری کو اپنے پاؤں پر ڈال دو تو اس سے آبلہ پڑ جاتا ہے جو ظاہری طور پر پھولا ہوا ہوتا ہے لیکن اس کے اندر کچھ نہیں ہوتا، پھر آپ ﷺ نے ایک کنکری لے کر اسے اپنے پاؤں پر لڑھکا دیا، پھر (فرمایا:) لوگ صبح بیدار ہوں گے اور معمول کی تجارت کرنے لگے گے لیکن امانت دار ایک بھی نہ ہوگا، یہاں تک کہ لوگ کہا کریں گے صرف فلاں قبیلہ میں ایک امانت دار آدمی ہے، ایک شخص کے متعلق لوگ کہیں گے وہ کتنا باشعور ہے، کتنا عقلمند ہے حالانکہ اس کے دل میں بھی رائی کے دانے کے برابر ایمان نہ ہوگا۔[صحیح۔ صحیح مسلم: 43]

1500 عن عمران بن حصين رضى الله عنهما عن النبى ﷺ قال: ((خَيْرُكم قَرْنى، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ الَّذينَ يَلُونَهُمْ ، ثُمَّ يَكونُ بَعْدَهُم قومٌ يشْهَدُوْن ولا يُسْتَشْهَدونَ ، ويَخُونُونَ ولا يُؤْتَمَنُوْنَ، ويَنْذُرون ولا يُوفُونَ، ويَظْهَرُ فِيهِمُ السِّمَنُ)).

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت کے بہترین لوگ میرے دور کے لوگ ہیں (یعنی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) پھر وہ لوگ (بہتر ہیں) جو ان کے بعد ہوں گے، (تابعین کرام رحمہم اللہ) پھر وہ لوگ جو ان کے بعد ہوں گے (تبع تابعین کرام رحمہم اللہ) پھر ان کے بعد ایسے لوگوں کا دور آئے گا جو خود بخود گواہی دیں گے حالانکہ ان سے گواہی طلب نہ کی جائے گی (یعنی مدعی یا عدالت ان سے گواہی طلب نہ کریں وہ اپنے کسی مقصد کے لیے از خود گواہ بنتے پھریں) اور ایسے لوگ ہوں گے جو خیانت کریں گے اور انہیں امانت دار نہیں سمجھا جائے گا، اور وہ نذر تو مانیں گے لیکن نذر کو پورا نہ کریں گے اور ان میں موٹاپا ظاہر ہو گا۔[صحیح۔ صحیح البخاری: 6428، صحیح مسلم: 2535]

1501 عن عبدالله بن عمرو بن العاص رضى الله عنهما ؛ أن النبيَّ ﷺ قال: ((أربعٌ مَنْ كُنَّ فيه كان مُنافِقًا خالِصًا، ومَنْ كانَتْ فيه خَصْلَةٌ مِنْهُنَّ كانَتْ فيه خَصلَةٌ مِنَ النِّفاقِ حتّى يَدَعَها: إذا ائْتُمِنَ خانَ، واذا حَدَّثَ كَذَب، وإذا عاهَد غَدَر، وإذا خاصَم فَجَر)).

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: چار چیزیں جس شخص میں

ہوں وہ پکا منافق ہے اور جس شخص میں ان میں سے ایک خصلت ہو تو اس میں منافقت کی ایک خصلت باقی رہے گی جب تک کہ وہ اسے چھوڑ نہ دے ① جب اسے امانت پکڑائی جائے تو وہ خیانت کرے ② جب بات کرے تو جھوٹ بولے ③ وعدہ کرے تو وعدہ خلافی کرے، ④ جھگڑا کرے تو گالیاں بکے۔

[صحیح۔ صحیح البخاری: 34، صحیح مسلم: 58]

1502 عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: كان رسولُ الله ﷺ يقول: ((اللّٰهُم إنّي أعوذُ بِكَ مِنَ الجوعِ؛ فإنَّه بئسَ الضَّجيعُ ، وأعوذُ بِكَ مِنَ الخيانَةِ؛ فإنَّها بِئْسَتِ البِطانَةُ)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے: اے اللہ! میں بھوک سے تیری پناہ پکڑتا ہوں، کیونکہ یہ بدترین ساتھی ہے، اور میں خیانت سے بھی تیری پناہ پکڑتا ہوں کیونکہ یہ بدترین خصلت ہے۔[حسن۔ سنن أبي داوٗد: 1547، سنن النسائي: 5483، سنن ابن ماجه : 3354]

1503 عن يزيد بن شريكٍ قال: رأيتُ عليًّا رضي الله عنه على المنبَرِ يخطُبُ فسمعتُه يقولُ: لا واللّٰه ما عندنا مِنْ كتابٍ نَقرؤه إلا كتابَ اللّٰه، وما في هذه الصحيفَةِ ، فَنَشرها، فإذا فيها أسنانُ الإبِلِ، وأشياءُ مِنَ الجِراحَاتِ، وفيها: قالَ رسولُ اللّٰه ﷺ: ((ذِمَّةُ المسْلِمِيْنَ واحِدَةٌ ، يَسْعَى بها أَدْناهُمْ ، فَمنْ أخْفَر مُسْلِمًا فعلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰه والملائكةِ والناسِ أجْمَعينَ، لا يَقْبَلُ اللّٰه منهُ يومَ القِيامَةِ عَدْلاً ولا صَرْفًا)).

سیدنا یزید بن شریک رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو منبر پر خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا آپ فرما رہے تھے: اللہ کی قسم! ہمارے پاس پڑھنے کے لئے قرآن کے علاوہ کوئی دوسری کتاب نہیں اور وہ کچھ ہے جو اس صحیفہ میں ہے۔ پھر انہوں نے وہ صحیفہ کھولا اس میں اونٹوں کی زکوٰۃ کا نصاب اور زخموں کی دیت لکھی ہوئی تھی اور اس میں یہ بھی تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پناہ دینے میں تمام مسلمان یکساں ہیں، ایک عام مسلمان بھی پناہ دے سکتا ہے۔ چنانچہ جس نے بھی کسی مسلمان کا عہد توڑا اس پر اللہ کی، فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہے، ایسے شخص سے قیامت کے دن کوئی فرض یا نفل عبادت قبول نہ کی جائے گی۔

[صحیح۔ صحیح مسلم: 1370]

1504 صحيح عن أنسٍ رضى الله عنه قال: ما خطبَنا رسولُ الله ﷺ إلا قالَ:((لا إيمانَ لِمَنْ لا أمَانَةَ لَهُ، ولا دِيْنَ لِمَنْ لا عهْدَ لَهُ)).

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں جب بھی خطبہ ارشاد فرمایا: یہ بات ضرور فرمائی: جو امانت دار نہیں اس کے ایمان کا اعتبار نہیں اور جو عہد کی پاسداری نہ کرے اس کی دین داری کا اعتبار نہیں۔

[صحيح۔ مسند احمد: 135/3, 154, 210، مسند البزار: 100، طبرانی فی الاؤسط: 5919، صحيح ابن حبان: 194]

1505 صحيح عن بريدة رضى الله عنه عن النبيِّ ﷺ قال: ((ما نقَضَ قَوْمٌ العَهْدَ إلا كانَ القتْلُ بيْنَهُم، ولا ظَهرتِ الفَاحِشَةُ فى قَوْمٍ إلا سُلِّطَ عليهِمُ الموتُ، ولا مَنَع قومٌ الزكاة إلا حُبِسَ عنهمُ القَطْرُ)).

سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو قوم بھی وعدہ کی خلاف ورزی کرے ان میں خانہ جنگی پھوٹ پڑتی ہے، اور جو قوم اعلانیہ فحاشی کا ارتکاب کرے ان پر موت کو مسلط کر دیا جاتا ہے، اور جو قوم زکاۃ نہیں دیتی ان سے بارشوں کو روک لیا جاتا ہے۔[صحيح۔ المستدرك للحاكم: 126/2]

30-اللہ کی خاطر محبت کرنے کی ترغیب، اور برے لوگوں اور بدعتیوں سے محبت کرنے پر وعید کیونکہ آدمی اُسی کے ساتھ (روزِ قیامت) ہوگا جس کے ساتھ اس نے محبت کی ہوگی

1506 عن أنس رضی اللہ عنه عن النبی ﷺ قال: ((ثلاثٌ مَنْ كُنَّ فيه وجَد بِهِنَّ حلاوَةَ الإيمانِ: مَنْ كانَ اللّٰهُ ورَسولُهُ أحبَّ إليهِ ممَّا سواهُما، ومَنْ أحبَّ عَبْدًا لا يُحِبُّهُ إلا للّٰه، ومَنْ يكرهُ أنْ يعودَ فی الكفرِ بعدَ أنْ أنقذَهُ اللّٰه منه؛ كما يكْرَهُ أنْ يُقْذَفَ فی النار)). وفی رواية: ((ثلاثٌ مَنْ كُنَّ فيهِ وَجَد حلاوَةَ الإيمان و طَعْمَهُ: أنْ يكونَ اللّٰهُ ورسولُه أحبَّ إليه مِمَّا سِواهُما، وأنْ يُحِبَّ فی اللّٰه ويُبْغِضَ فی اللّٰه، وأنْ توقَدَ نارٌ عظيمةٌ فيقَعَ فيها؛ أحبَّ إليه مِنْ أنْ يُشرِكَ باللّٰه شَيْئًا)).

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس آدمی میں تین چیزیں ہوں گی وہی ایمان کی لذت اور مٹھاس کو پائے گا ① اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ﷺ اس کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہوں ② جس سے بھی محبت کرے صرف اللہ کی خاطر محبت کرے ③ اللہ کی طرف سے ہدایت ملنے کے بعد دوبارہ پھر سے کفر میں لوٹنا اسے اس طرح ناپسند ہو جس طرح اسے آگ میں ڈالا جانا ناپسند ہے اور ایک روایت میں ہے: جس آدمی میں تین چیزیں ہوئیں تو اس نے ایمان کی لذت و مٹھاس کو پالیا ① اللہ اور اس کا رسول ﷺ اس کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہوں۔ ② کسی سے محبت یا نفرت کرے تو صرف اللہ کی خاطر ہی کرے ③ اللہ کے ساتھ شرک کرنے سے اسے شعلے مارتی ہوئی آگ میں جلا دیا جانا منظور ہو۔

[صحیح۔ صحیح البخاری: 6941، صحیح مسلم: 43، جامع الترمذی: 2624، سنن النسائی: 5003]

1507 عن أبی هريرة رضی اللہ عنه قال: قال رسولُ اللّٰه ﷺ: ((إنَّ اللّٰه تعالى يقولُ يومَ القيامَةِ: أيْنَ المُتحابُّونَ بجَلالی؟ اليومَ أظِلُّهم فی ظِلّی يومَ لا ظِلَّ إلا ظِلّی)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ارشاد فرمائے گا: میری عزت کی وجہ سے آپس میں محبت کرنے والے (اہل ایمان) کہاں ہیں؟ میں انہیں آج اپنا سایہ عطا

کروں گا کہ آج میرے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہیں (مراد عرش کا سایہ ہے)۔

[صحیح۔ صحیح مسلم: 2566]

1508 عن أبی هريرة رضی الله عنه عن النبیّ ﷺ قال: ((مَنْ سَرَّهُ أنْ يَجِدَ حلاوةَ الإيمانِ؛ فلْيُحِبَّ المرْءَ لا يُحِبُّهُ إلا للّٰه)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: جسے ایمان کی لذت پانے کی تمنا ہو اسے چاہیے کہ دوسروں سے محبت صرف اور صرف اللہ ہی کی خاطر کرے۔[حسن۔ المستدرك للحاكم: 3/1]

1509 عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: سمعت رسول الله ﷺ يقول: ((سَبعةٌ يظلّهم الله في ظِلّه يومَ لا ظِلَّ إلا ظلُّه :الإمامُ العادلُ ، وشابٌّ نشأَ في عبادةِ الله عزوجل، ورجلٌ قلبه معلّقٌ بالمساجدِ ، ورجلان تحابَّا في الله ؛ اجتمعا على ذلك، وتفرّقا عليه، ورجلٌ دَعَتْه امرأة ذات مَنْصبٍ وجمالٍ ؛ فقال:إنّي أخاف الله، ورجل تصدّق بصدقةٍ فأخفاها ، حتى لا تعلم شمالُه ما تُنفق يمينه ، ورجلٌ ذكر الله خالياً ، ففاضتْ عيناه)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: سات افراد ایسے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ اپنے (عرش کے) سائے میں جگہ دے گا اور اس دن اس کے (عرش کے) سائے کے علاوہ اور کوئی سایہ نہ ہوگا ① عادل حکمران ② وہ نوجوان جس نے اپنی جوانی اللہ کی عبادت میں گزاری ③ وہ آدمی جس کا دل مسجدوں کے ساتھ لٹکا ہوا ہے ④ وہ دو آدمی جنہوں نے آپس میں ایک دوسرے سے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے محبت کی اسی پر اکٹھے ہوئے اور اسی پر جدا ہوئے ⑤ وہ آدمی جسے ایک حسب ونسب والی خوبصورت عورت نے دعوتِ (زنا) دی تو اس نے کہا: میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں ⑥ وہ آدمی جس نے اس طرح خفیہ (چھپ کر) صدقہ کیا کہ اس کے بائیں ہاتھ کو بھی معلوم نہ ہوسکا کہ اس کے دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا ہے ⑦ وہ آدمی جس نے تنہائی میں اللہ تعالیٰ کو یاد کیا تو اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے۔

[صحیح۔ صحیح البخاری :660 ، صحیح مسلم : 1031]

1510 عن أنسِ بْنِ مالكٍ رضی الله عنهُ قال: قالَ رسولُ الله ﷺ: ((ما تَحابَّ رجلانِ فی الله إلا

كانَ أحبَّهما إلى الله عزَّ وجلَّ أشَدُّهما حبًّا لِصاحِبه)).

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو بھی دو مسلمان ایک دوسرے سے اللہ کی خاطر محبت کرتے ہیں ان میں سے اللہ کو زیادہ محبوب (اور افضل) وہ مسلمان ہوتا ہے جو اپنے بھائی کی محبت سے بڑھ کر اس سے محبت کرے۔ [حسن صحیح۔ طبرانی فی الأوسط: 2920، مسند ابی یعلی الموصلی: 3419، صحیح ابن حبان: 566، المستدرك للحاكم: 171/4]

1511 عن عبدالله بن عمرٍو رضی الله عنهما قال: قال رسولُ الله ﷺ: ((خيرُ الأصْحابِ عندَالله خيرُهُم لِصاحِبه ، وخيرُ الجيرانِ عندَالله خيرُهم لِجاره)).

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کے ہاں بہترین ساتھی وہ ہے جو اپنے ساتھی کے لیے بہتر ہے، اور اللہ کے ہاں بہترین ہمسایہ وہ ہے کہ جو اپنے پڑوسی کے لیے بہتر ہو۔

[صحیح۔ جامع الترمذی: 1944، صحیح ابن حبان: 518/2، المستدرك للحاكم: 443/1]

1512 عن أبی هريرة رضی الله عنه عن النبیّ ﷺ : ((أنَّ رجُلًا زارَ أخًا لَهُ في قَرْيَةٍ أخْرى، فأرْصَدَ اللهُ [له] على مَدْرَجَتِه مَلَكًا، فلمَّا أتَى عليهِ قال: أيْنَ تريدُ؟ قال: أريدُ أخًا لي في هذه القريَةِ ، قال: هَلْ لكَ عليهِ مِنْ نِعْمةٍ تَرُبُّها ؟ قال: لا ؛ غيرَ أنِّي أحِبُّه في الله ، قال: فإنّي رسولُ الله إليكَ أنَّ اللهَ قدْ أحبَّك كما أحْبَبْتَهُ فيه)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک شخص اپنے بھائی کی زیارت کے لئے نکلا جو کہ دوسری بستی میں رہتا تھا تو اللہ تعالیٰ نے اس کے راستے پر ایک فرشتے کو مقرر فرما دیا جب وہ آدمی اس فرشتے کے پاس پہنچا تو وہ (فرشتہ) پوچھنے لگا تمہارا کدھر جانے کا ارادہ ہے؟ اس نے کہا میں اس بستی میں اپنے بھائی سے ملاقات کرنے جا رہا ہوں، اس (فرشتے) نے پوچھا کیا اس نے تجھ پر کوئی احسان کیا ہے کہ تو اس کے احسان کا بدلہ دینا چاہتا ہے؟ وہ کہنے لگا نہیں بلکہ میں تو صرف اس سے اللہ کی رضا کے لئے محبت کرتا ہوں وہ (فرشتہ) کہنے لگا: میں اللہ کا نمائندہ بن کر اللہ کا پیغام تیرے پاس لے کر آیا ہوں کہ اللہ بھی تجھ سے اسی طرح محبت فرماتا ہے جس طرح کہ تو اللہ کی رضا کی خاطر اپنے اس بھائی سے محبت کرتا ہے۔

[صحیح۔ صحیح مسلم: 2567]

1513 عن أبي إدريس الخولاني قال: دخلْتُ مسجدَ (دِمشْقَ) فإذا فَتىً بَرّاقُ الثنايَا وإذا الناسُ مَعُه ، فإذا اخْتَلَفوا في شَيْءٍ أسْنَدوهُ إليه ، وصَدروا عَنْ رأيِهِ ، فسألْتُ عنه؟ فقيلَ:هذا مُعاذُ بْنُ جَبَلٍ ، فلمَّا كانَ مِنَ الغَدِ هَجَّرتُ، فوَجَدْتُه قد سَبَقني بالتَهْجيرِ ووجدْتُه يُصلِّي، فانْتَظرْتُه حتى قَضى صلاتَه ، ثُمَّ جئتُه مِنْ قِبَلِ وَجْهِهِ فسلَّمْتُ عليه ، ثُمَّ قلْتُ لَهُ :واللّٰه إنِّي لأحِبُّكَ للّٰه ، فقال:آللّٰه ؟ فقلتُ:آللّٰه ، فقال:آللّٰه؟ فقلتُ:اللّٰه ، فأخَذَ بِحَبْوَةِ رِدائي فجذَبَني إليه فقال:أبْشِرْ فإنّي سمعتُ رسولَ اللّٰه ﷺ يقول:((قال اللّٰه تَبارَك و تعالى :وجَبتْ مَحبَّتي لِلْمُتحابّينَ فيَّ، وللمُتحالِسينَ فيَّ، وللمُتَزاوِرينَ فيَّ ، وللمتباذِلين فيَّ)).

ابوادریس خولانی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں دمشق کی مسجد میں داخل ہوا تو کیا دیکھا کہ ایک چمکدار دانتوں والے نوجوان کے اردگرد کچھ لوگ جمع ہیں، چنانچہ دورانِ مباحثہ اگر ان میں کوئی اختلاف ہوتا تو وہ ان کی طرف رجوع کرتے ہوئے ان کی رائے کو ترجیح دیتے ہیں۔ چنانچہ میں نے بھی پوچھا کہ یہ جلیل القدر ہستی کون ہے؟ لوگوں نے بتایا: یہ صحابی رسول معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ ہے، چنانچہ اگلے دن میں دوپہر کو جلدی جلدی مسجد میں پہنچا تو کیا دیکھا کہ وہ مجھ سے پہلے ہی مسجد میں پہنچ کر نماز ادا کررہے ہیں، چنانچہ میں نے انتظار کیا اوران کے نماز سے فارغ ہو جانے کے بعد ان کے سامنے بیٹھ کر انہیں سلام کیا، پھر میں نے عرض کی: اللہ کی قسم! میں آپ سے صرف اللہ کی خاطر محبت کرتا ہوں، سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ فرمانے لگے: اللہ کی قسم کیا یہ سچ ہے؟ میں نے عرض کی جی ہاں اللہ کی قسم! میں آپ سے صرف اللہ کی خاطر محبت کرتا ہوں، چنانچہ سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے میری چادر کا کنارہ پکڑ کر اپنی طرف کھینچا اورارشاد فرمایا: خوش ہو جاؤ کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میری محبت ان لوگوں کے لیے واجب ہوگئی جو میری خاطر آپس میں محبت کرتے ہیں، میری خاطر ایک دوسرے کے پاس بیٹھتے ہیں میری خاطر ایک دوسرے سے ملاقات کرتے ہیں اور میری خاطر ایک دوسرے پر خرچ کرتے ہیں۔[صحیح۔ مؤطا امام مالك: 953/2, 954، صحیح ابن حبان: 575]

1514 عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسولُ اللّٰه ﷺ : ((إنَّ مِنْ عبادِ اللّٰه عبادًا لَيْسوا بأنْبياءَ ، يَغْبِطُهم الأنْبِياءُ والشُهَداءُ)). قيل:مَنْ هُمْ ؟ لَعلَّنا نُحِبُّهم ؛ قال:((هُمْ قومٌ تَحابّوا بِنورِ اللّٰه ، مِنْ غَيْرِ

أرْحامٍ ولا أنْسابٍ، وجوهُهُم نُورٌ ، على منابرَ مِنْ نُورٍ ، لا يخافُونَ إذا خافَ الناسُ، ولا يَحْزَنونَ إذا حَزِنَ الناسُ ، ثمَّ قَرأ: ﴿ألا إنَّ أوْلِيَاءَ اللّٰه لاخَوْفٌ عَلَيْهِمْ ولا هُمْ يَحْزَنُوْنَ﴾)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یقیناً اللہ کے نیک بندوں میں سے کچھ ایسے بندے ہیں کہ انبیاء کرام اور شہید (روز قیامت) ان پر رشک کریں گے حالانکہ وہ نبی نہیں ہوں گے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: وہ کون ہیں؟ (پتہ تو چلے) تاکہ ہم بھی ان سے محبت کریں؛ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ وہ لوگ ہوں گے جو صرف اللہ کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کرتے ہوں گے، حالانکہ ان کا دودھ یا نسب کا کوئی باہمی رشتہ نہیں تھا، ان کے چہرے منور ہوں گے اور یہ نور کے منبروں پر بیٹھے ہوں گے، جب لوگ گھبرائیں گے انہیں کوئی گھبراہٹ نہ ہوگی اور جب لوگ غم زدہ ہوں گے انہیں کوئی غم نہ ہوگا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت مبارکہ تلاوت کی ﴿أَلَآ إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ﴾ ''خبردار! بے شک اللہ کے اولیاء پر نہ تو کوئی خوف ہوگا اور نہ ہی وہ غم زدہ ہوں گے۔''

[صحيح۔ سنن النسائی فی السنن الکبریٰ: 11236، صحيح ابن حبان: 573]

1515 عن معاذ بنِ أنسٍ رضی اللّٰه عنه ؛ أنَّ رسولَ اللّٰه ﷺ قال: ((مَنْ أعْطى للّٰه ، ومَنَع للّٰه، وأحَبَّ للّٰه، وأبْغَضَ للّٰه، وأنْكَحَ للّٰه ؛ فقَدِ اسْتَكْمَلَ إيْمانَهُ)).

سیدنا معاذ بن انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے اللہ کی خاطر کسی کو کچھ دیا، اور اللہ ہی کی خاطر کسی کو نہ دیا، اور اللہ کی خاطر کسی سے محبت کی اور اللہ کی ہی کی خاطر نکاح کیا (تاکہ برائی سے بچ سکے) تو اس شخص نے یقیناً اپنے ایمان کو مکمل کرلیا۔

[حسن۔ مسند احمد: 438/3، 440، جامع الترمذی: 2521، المستدرك للحاکم: 61/1]

1516 عن أنسٍ رضی اللّٰه عنه : أنَّ رجلاً سألَ رسولَ اللّٰه ﷺ : متى الساعةُ ؟ قال: ((وما أعْدَدْتَ لَها؟)). قال: لا شَيْءَ، إلا أنّي أحِبُّ اللّٰه ورسولَهُ. فقال: ((أنتَ معَ مَنْ أحْبَبْتَ)). قال أنسٌ : فما فَرِحْنا بَشَيْءٍ فَرَحنَا بقولِ النبيِّ ﷺ :((أنتَ معَ مَنْ أحْبَبْتَ)). قال أنسٌ :فأنا أحبُّ النبيَّ ﷺ ، وأبا بكرٍ و عُمَرَ، وأرْجو أنْ أكونَ مَعَهُم بِحُبّي إيَّاهُم [وإنْ لَمْ أعْمَلْ عَمَلَهُمْ]. رواه الترمذی ، ولفظه:

قال: رأيتُ أصْحابَ رسول الله ﷺ فَرِحوا بِشَيْءٍ لَمْ أرهُم فَرِحُوا بِشَيْءٍ أَشَدَّ منهُ. قال رجلٌ: يا رسولَ الله! الرجلُ يُحِبُّ الرجلَ على العَمَلِ مِنَ الخَيْرِ يَعْمَلُ به ولا يَعْمَلُ بِمِثْلِهِ؟ فقال رسولُ الله ﷺ: ((المرءُ معَ مَنْ أحبَّ)).

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا: قیامت کب آئے گی؟ آپ ﷺ نے اس سے پوچھا: تو نے قیامت کے لئے کیا تیاری کر رکھی ہے؟ اس نے عرض کی: اور تو کچھ خاص نہیں، لیکن میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہوں، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تو اسی کے ساتھ ہوگا جس کے ساتھ تو محبت کرتا ہے، سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کی اس بات ''یعنی تو جس سے محبت کرتا ہے اسی کے ساتھ ہوگا'' ہمیں جتنی خوشی ہوئی اتنی کسی اور چیز سے نہیں ہوئی، سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: میں نبی کریم ﷺ، ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما سے محبت کرتا ہوں اور مجھے اللہ سے امید ہے کہ میں ان سے محبت کرنے کی وجہ سے (قیامت کے دن) ان کے ساتھ ہوں گا، اگرچہ میرے اعمال ان کے اعمال جیسے نہیں۔

ایک روایت میں ہے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تو اس کے ساتھ ہوگا جس سے محبت کرتا ہے،'' یہ سن کر ہمیں اتنی خوشی ہوئی کہ جتنی کسی دوسری چیز سے نہ ہوئی، ایک صحابی نے عرض کی: اے اللہ کے رسول ﷺ! ایک آدمی کسی مسلمان سے اس کی کسی نیکی کی وجہ سے محبت کرتا ہے لیکن یہ نیکی وہ خود نہیں کرتا؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آدمی (روزِ قیامت) اسی کے ساتھ ہوگا جس کے ساتھ محبت کرتا ہے۔

[صحيح۔ صحيح البخاری: 3688, 6167، صحيح مسلم: 2639، جامع الترمذی: 2385]

1517 عن أبي سعيدٍ الخدرِيّ رضيَ اللهُ عنه؛ أنّه سمعَ النبيَّ ﷺ يقولُ: ((لا تُصاحِبْ إلا مُؤْمِنًا، ولا يَأكُلْ طعَامَكَ إلاَّ تَقِيٌّ)).

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: صرف مؤمن ہی سے دوستی رکھ اور تیرا کھانا صرف متقی ہی کھائے۔ [حسن۔ صحيح ابن حبان: 554]

1518 عن عائشةَ رضي الله عنها: أن رسول الله ﷺ قال: ((ثلاثٌ أحلِفُ عليهِنَّ: لا يجعلُ اللهُ مَن له سَهمٌ في الإسلامِ كَمَنْ لَا سَهْمَ لَهُ وأسهمُ الإسلامِ ثلاثةٌ: الصلاةُ، والصومُ والزكاة، ولا يَتَوَلَّى اللهُ

عبدًا فی الدنیا، فَیُوَلِّیَهُ غیرَه یوم القیامة ولا یُحِبُّ رجلٌ قومًا ؛ الا جَعَلَهُ اللّٰه معهم، (والرابعةُ لوحلفتُ علیها رَجَوْتُ أن لا آثم :لا یَسْتُرُ اللّٰه عبدًا فی الدنیا ؛ إلا سَتَرَه یوم القیامة))).

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین باتیں ایسی ہیں کہ میں اُن پر قسم اٹھاتا ہوں ① جس بندے کا اسلام میں حصہ ہے اللہ اس کو اس بندے کے برابر نہیں کرے گا جس کا اسلام میں حصہ نہیں (اسلام پر عمل کرنے والا اللہ کے ہاں پسندیدہ ہے اور اسلام پر عمل نہ کرنے والا پسندیدہ نہیں پہلے کو اجر وثواب ملے گا اور دوسرا ثواب سے محروم بلکہ سزا کا مستحق ہوگا) اور اسلام تین چیزوں پر مشتمل ہے (اس کے تین حصے ہیں) ① نماز ② روزہ ③ زکوٰۃ ② اللہ تعالیٰ دنیا میں کسی کو ولی یعنی اپنا دوست بنائے اور قیامت والے دن اپنے علاوہ کسی اور کو اس کا ولی بنا دے (ایسا نہیں ہوگا) ③ جو آدمی جس قوم کے ساتھ محبت کرے گا اللہ اسے ان کے ساتھ رکھے گا (اور چوتھی بات بھی ہے اگر میں اس پر قسم اٹھالوں تو مجھے امید ہے کہ مجھے اس پر گناہ نہ ہوگا ④ جس بندے کے عیوب پر اللہ نے دنیا میں پردہ ڈال دیا قیامت والے دن بھی اللہ تعالیٰ اس کی پردہ پوشی فرمائے گا)۔ [صحیح لغیرہ۔ مسند أحمد :145/1]

31-جادو کرنے، کاہنوں اور نجومیوں وغیرہ کے پاس جانے اور ان کی تصدیق کرنے پر وعید

1519 عن أبي بكر بن محمد بن عمرو بن حزم عن أبيه عن جده: أن رسولَ الله ﷺ كتَبَ إلى أهلِ اليمنِ بكتابٍ فيه الفرائضُ، والسننُ، والدياتُ، فذكر فيه: ((وإن أكبَرَ الكبائرِ عندَ الله يومَ القيامة: الإشراكُ بالله، وقتلُ النفسِ المؤمنةِ بغير الحقِّ، والفرارُ في سبيلِ الله يومَ الزحف، وعقوقُ الوالدين، ورميُ المحصنةِ، وتعلّمُ السحرِ، وأكلُ الربا، وأكلُ مالِ اليتيم)).

ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اہل یمن کی طرف ایک خط لکھا جس میں فرائض، سنن اور دیات رقم تھیں اور اس میں یہ بھی لکھا تھا بیشک قیامت کے دن اللہ کے نزدیک سب سے بڑے گناہ ① اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا ② مومن جان کو ناحق قتل کرنا ③ اللہ کے راستے میں جہاد سے بھاگنا ④ والدین کی نافرمانی کرنا ⑤ پاکدامن عورتوں پر تہمت لگانا ⑥ جادو سیکھنا ⑦ سود کھانا ⑧ یتیم کا مال کھانا۔ [صحيح لغيره۔ صحيح ابن حبان: 6555, 6559]

1520 عن جابر بن عبدالله رضى الله عنهما عن النبيِّ ﷺ قال: ((مَنْ أتى كاهِنًا فصدَّقَهُ بما قالَ؛ فقد كفر بما أُنْزِلَ على محمَّدٍ ﷺ))

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی کاہن کے پاس جائے اور اس کی بات کی تصدیق کرے، تو یقیناً اس نے اس (شریعت) کا انکار کر دیا جو محمد ﷺ پر نازل کی گئی۔

[صحيح۔ مسند البزار: 3045]

1521 عن صفية بنت أبى عبيد عن بعضِ أزْواجِ النبيِّ ﷺ [عن النبى ﷺ] قال: ((مَنْ أتى عَرَّافًا فسألَهُ عنْ شَيْءٍ فصَدَّقَهُ؛ لَمْ تُقْبَلْ له صلاةٌ أرْبَعينَ يَوْمًا)).

سیدہ صفیہ بنت ابی عبید نبی کریم ﷺ کے ازواج مطہرات میں سے کسی زوجہ محترمہ سے روایت کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی نجومی یا کاہن کے پاس گیا اور اس سے کسی چیز کے متعلق سوال کیا اور اس کی

تصدیق بھی کردی تو چالیس دن تک اس کی نماز قبول نہیں ہوگی۔[صحیح۔ صحیح مسلم: 2230]

1522 عن أبي موسى رضي الله عنه قال: قال رسولُ الله ﷺ: ((لا يَدخُل الجنَّةَ مدْ مِنْ خَمْرٍ، ولا مؤمِنٌ بِسِحْرٍ، ولا قاطعُ رَحِمٍ)).

سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: شراب کا عادی، جادو کی تصدیق کرنے والا اور رشتہ داری کو توڑنے والا جنت میں نہ جا سکے گا۔

[حسن لغيره۔ صحيح ابن حبان: 5346, 6137]

32-جانوروں اور پرندوں کی تصویر بنانے اور انہیں گھروں وغیرہ میں رکھنے پر وعید

1523 عن عمر رضی اللہ عنهما ؛ أنَّ رسولَ اللّٰه ﷺ قال: ((إنَّ الذينَ يَصْنَعونَ هذه الصُّوَرَ يُعَذَّبُوْن يومَ القِيامَةِ ؛ يُقَالَ لَهُمْ :أَحْيُوا ما خَلَقْتُمْ)).

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک جو لوگ (جانداروں کی) تصویر بناتے ہیں انہیں قیامت کے دن عذاب دیا جائے گا، اور ان سے کہا جائے گا: جو تم نے (تصویریں) بنائیں ان میں جان ڈال کر انہیں زندہ کرو۔ [صحيح۔ صحيح البخاری: 4951، صحيح مسلم: 2018]

1524 عن عائشه رضی اللہ عنها قالت: قَدِمَ رسولُ اللّٰه ﷺ مِنْ سَفرٍ وقد سَترتُ سَهْوةً لي بقرامٍ فبه تَماثِيلُ، فلمَّا رآهُ رسولُ اللّٰه ﷺ تلوّن وجْهُهُ ، وقال: ((يا عائشةُ ! أشدُّ الناسِ عَذابًا عندَاللّٰه يومَ القِيامَةِ ؛ الَّذينَ يُضَاهُوْنَ بِخَلْقِ اللّٰه)). قَالتْ: فَقطَّعْناهُ ، فجعَلْنا منهُ وِسَادةً أوْ وِسادَتَيْنِ. وفي رواية: قلْتُ: دَخَل عليَّ رسولُ اللّٰه ﷺ وفي البيتِ قِرامٌ فيه صورٌ، فتلوّنَ وجْهُهُ ثُمَّ تناوَل السترَ فَهَتكَهُ ، وقال: ((إنَّ مِنْ أشدِّ الناسِ عَذابًا يومَ القيامَةِ الَّذِينَ يصوّرونَ هذه الصُّوَرَ)). وفي أخرى: أنَّها اشْتَرتْ نُمْرُقةً فيها تصاويرُ، فلمَّا راها رسولُ اللّٰه ﷺ قامَ على البابِ فلَمْ يَدْخُلْ، فَعرفْتُ في وَجْهِهِ الكَراهِيَةَ. قالتْ: فقلتُ: يا رسولَ اللّٰه! أتوبُ إلى اللّٰه وإلى رسولِه، ماذا أذْنَبْتُ؟ فقال رسولُ اللّٰه ﷺ: ((ما بالُ هذه النُّمرُقَةِ؟!)). فقلتُ: اشْتَريْتُها لَكَ لِتَقْعُدَ علَيها و تَوَسَّدها، فقال رسولُ اللّٰه ﷺ : ((إنَّ أصْحابَ هذهِ الصُّورِ يُعَذَّبُوْنَ يومَ القِيامَةِ ؛ فيُقالُ لَهُمْ: أَحْيُوا ما خَلَقْتُمْ)). وقال: ((إنَّ البيْتَ الَّذي فيه الصُّوَرُ لا تَدْخُلُه الملائِكَةُ)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک سفر سے واپس تشریف لائے میں نے اپنے گھر کی الماری پر ایک پردہ لٹکایا ہوا تھا جس پر تصویریں تھیں، رسول اللہ ﷺ نے جب اس پردے کو دیکھا تو آپ ﷺ کا چہرہ مبارک غصے سے متغیر ہو گیا اور فرمایا: اے عائشہ رضی اللہ عنہا! قیامت کے دن سب سے سخت عذاب ان لوگوں کو ہوگا جو اللہ کی پیدا کی ہوئی چیزوں کی مشابہت کرتے ہیں، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم نے اس پردے کو پھاڑ کر

ایک یا دو تکیے بنا لیے۔ ایک روایت میں ہے: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میرے ہاں تشریف لائے اور گھر میں ایک پردہ تھا جس پر تصویریں بنی ہوئیں تھیں، (پردے کو دیکھتے ہی) آپ ﷺ کے چہرے کا رنگ غصے سے بدل گیا چنانچہ آپ ﷺ نے پردہ پکڑ کر پھاڑ ڈالا اور فرمایا: قیامت کے دن سب سے سخت عذاب ان تصویروں کے بنانے والے مصوروں کو دیا جائے گا۔ ایک روایت میں ہے: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایک تکیہ خریدا جس میں تصویریں تھیں، جب رسول اللہ ﷺ نے اس کو دیکھا تو دروازے پر ہی رک گئے اندر داخل نہ ہوئے، جب سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ کے چہرہ پر ناپسندیدگی کے اثرات دیکھے تو عرض کی: اے اللہ کے رسول ﷺ! میں اللہ کے حضور اس کے رسول ﷺ کے سامنے توبہ کرتی ہوں، میں نے کیا گناہ کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ تکیہ کیسا ہے؟ میں نے عرض کی: یہ تکیہ میں نے آپ ﷺ کے بیٹھنے اور ٹیک لگانے کے لئے خریدا ہے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک اس قسم کی تصویریں بنانے والوں کو قیامت کے دن سخت ترین عذاب ہوگا، ان سے کہا جائے جائے گا: جو تم نے بنایا تھا اس میں روح ڈالو اور آپ ﷺ نے فرمایا: جس گھر میں تصویریں ہوں وہاں (رحمت کے) فرشتے داخل نہیں ہوتے۔

[صحیح۔ صحیح البخاری: 5954, 5957, 5961، صحیح مسلم: 2105]

1525 عن سعيد بن أبي الحسن قال: جاءَ رجل إلى ابنِ عبَّاسٍ رضيَ اللّٰه عنهما فقالَ: إنِّي رجلٌ أصَوِّرُ هذهِ الصُّوَرَ، فأفْتِني فيها، فقالَ لَهُ: ادْنُ مِنِّي، فدنَا، ثُمَّ قال: ادْنُ مِنِّي، فدنا حَتَّى وضَع يَدَهُ على رَأْسِه وقالَ: أُنَبِّئُكَ بما سمِعْتُ مِنْ رسولِ اللّٰه ﷺ، سمِعتُ رسولَ اللّٰه ﷺ يقول: ((كلُّ مُصَوِّرٍ في النارِ، يجْعَلُ لَه بِكلِّ صورةٍ صوَّرَها نَفْسًا فتُعذِّبه في جَهنَّمَ)). قال ابنُ عبَّاسٍ: فإنْ كنتَ لا بُدَّ فاعِلاً، فاصْنَعِ الشَّجَر وما لا نَفْسَ لَهُ.

سیدنا سعید بن ابوالحسن رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور کہنے لگا: میں تصویریں بناتا ہوں چنانچہ آپ مجھے اس کے متعلق فتویٰ دیں، سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اس نے کہا میرے قریب آ، وہ قریب ہو گیا۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے پھر فرمایا: اور قریب ہو وہ اور قریب ہوا یہاں تک عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اس کے سر پر اپنا ہاتھ رکھ کر فرمایا: میں تجھے وہی بتاؤں گا جو (اس کے متعلق) میں نے

رسول اللہ ﷺ سے سنا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر تصویر بنانے والا جہنم میں ہوگا، اس کے لیے اس کی بنائی ہوئی ہر تصویر کے بدلے ایک وجود بنایا جائے گا جو اس تصویر بنانے والے کو جہنم میں عذاب دے گا (سائل کی ناگواری پر) سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اگر تصویر بنائے بغیر تیرا گذارا نہیں تو پھر تو درخت یا بے جان چیزوں کی تصویر بنالیا کر۔[صحیح۔ صحیح البخاری: 2225, 5963، صحیح مسلم: 2110]

1526 عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: سمعتُ رسولَ الله ﷺ يقول: ((**قال الله تعالى: ومَنْ أظْلَمُ مِمَّنْ ذَهَبَ يَخْلُقُ كَخَلْقي ، فَلْيَخْلُقوا ذَرَّةً ، ولْيَخْلُقوا حَبَّةً ، ولْيَخْلُقوا شَعيرَةً**)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: اس آدمی سے بڑا ظالم اور کون ہوسکتا ہے جو میرے پیدا کرنے کی طرح پیدا (کرنے کی کوشش) کرے، یہ لوگ ایک چیونٹی (یا ذرہ) کو پیدا کر کے دکھائیں، اور ایک دانہ تو پیدا کر کے دکھائیں اور ایک جو کا دانہ تو پیدا کر کے دکھائیں۔[صحیح۔ صحیح البخاری: 5953، صحیح مسلم: 2111]

1527 عن حيان بن حصين قال: **قال لي عليٌّ رضي الله عنه: ألَّا أبعَثُكَ على ما بَعَثَني عليهِ رسولُ اللهِ ﷺ؟ ((أنْ لا تدَع صورَةً إلا طَمَسْتَها ، ولا قَبْرًا مُشْرِفًا إلا سَوَّيْتَهُ))**.

حیان بن حصین رحمہ اللہ تابعی بیان کرتے ہیں کہ مجھے سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا میں تجھے اس کام پر نہ بھیجوں جس کام پر مجھے رسول اللہ ﷺ نے بھیجا تھا؟ (وہ یہ ہے کہ) تو جس تصویر کو دیکھے اسے مٹا دے اور جس قبر کو اونچی بنی ہوئی دیکھے اسے برابر کر دے۔

[صحیح۔ صحیح مسلم: 969، سنن ابی داود: 3218، جامع الترمذی: 1049]

1528 عن أبي طلحة رضي الله عنه ؛ أنَّ رسولَ الله ﷺ قال: ((**لا تدخُل الملائكةُ بيتًا فيهِ كلْبٌ ولا صورَةٌ**)).

سیدنا ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس گھر میں کتا یا تصویر ہو اس گھر میں (رحمت کے) فرشتے داخل نہیں ہوتے۔

[صحیح۔ صحیح البخاری: 5958، صحیح مسلم: 2106، سنن ابن ماجه: 3649، جامع الترمذی: 2805]

1529 عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسولُ الله ﷺ: ((أتاني جبريلُ عليه السلامُ فقال لي: أتيتُكَ البارحةَ فلَمْ يَمْنَعْني أنْ أكونَ دخلتُ إلا أنّه كانَ على البَابِ تَماثيلُ، وكانَ في البيْتِ قِرامُ سِتْرٍ فيه تَماثيلُ، وكان في البيت كَلْبٌ، فَمُرْ برأْسِ التمثَالِ الذي في البيْتِ يُقَطَّعْ فيصيرَ كَهَيْئَةِ الشجرةِ، ومُرْ بالسِتْرِ فلْيُقطَّعْ فيُجْعَلَ منهُ وسادَتَيْنِ مَنْبوذَتَيْنِ توطَانِ، ومُرْ بالكَلْبِ فلْيُخْرَجْ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جبرائیل علیہ السلام میرے پاس آئے اور مجھے کہا: میں گزشتہ رات آپ کے ہاں آیا تھا مگر اندر آنے سے میرے لیے یہ امر مانع تھا کہ (آپ کے گھر کے) دروازے پر تصویریں تھیں اور گھر میں تصویروں والا پردہ تھا اور کتا بھی تھا، چنانچہ آپ گھر میں تصویر کے متعلق حکم دیجیے کہ اس کا سر کاٹ دیا جائے وہ ایک درخت کی مانند ہو جائے گی اور پردے کے متعلق حکم فرمائیں کہ اسے کاٹ کر دو تکیے بنا لیے جائیں جو پھینکے جائیں اور پاؤں سے روندے جائیں اور کتے کے متعلق فرمایئے کہ اسے باہر نکال دیا جائے۔'' چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ایسے ہی کیا۔

[صحیح۔ جامع الترمذی: 2806، صحیح ابن حبان: 5854، سنن ابی داؤد: 4158]

1530 عن أبي هريرة قال: قال رسولُ الله ﷺ: ((يَخْرجُ عُنقٌ مِنَ النارِ يومَ القِيامَةِ لهُ عَيْنانِ تُبْصِرانِ، وأُذُنانِ تَسْمَعانِ، ولسانٌ ينْطِقُ، يقولُ: إنّي وُكِّلْتُ بثَلاثَةٍ: بِمَنْ جعَل مَع اللهِ إلهًا آخَر، وبكُلِّ جَبَّارٍ عَنيدٍ، وبالمُصَوِّرِينَ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن ایک گردن جہنم کی آگ سے نکلے گی جس کی دو آنکھیں ہوں گی جن سے وہ دیکھتی ہوگی، دو کانوں سے سنتی اور زبان سے بولتی ہوگی، وہ کہے گی: مجھے تین قسم کے لوگوں پر مسلط کیا گیا ہے ① جس نے اللہ کے ساتھ کسی دوسرے کو شریک بنایا ② ظلم کرنے والا سرکش ③ تصویر بنانے والے لوگ۔ [صحیح۔ جامع الترمذی: 2577]

33- شطرنج اور اس سے ملتے جلتے کھیل پر وعید

1531 عن بريدة رضى الله عنه ؛ أنّ رسولَ الله ﷺ قال: ((مَنْ لَعِبَ بالنَّرْدَ شيرِ ؛ فكأنما صَبَغ يَدَهُ في لحم خنزيرٍ ودَمِهِ)). رواه مسلم. وله ولأبى داود وابن ماجه: ((فكأنّما غَمسَ يَدهُ في لَحْمِ خِنْزيرٍ ودَمِهِ)).

سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے شطرنج یا اس سے ملتا جلتا کوئی دوسرا کھیل کھیلا؛ تو گویا کہ اس نے خنزیر کے گوشت اور خون سے اپنے ہاتھ کو آلودہ کیا، ایک روایت میں ہے: گویا کہ اس نے خنزیر کے گوشت یا خون میں اپنا ہاتھ ڈبویا۔

[صحیح۔ صحیح مسلم: 2260، سنن ابی داؤد: 4939، سنن ابن ماجه: 3763]

1532 عن أبى موسى رضى الله عنه قال: قال رسولُ الله ﷺ : ((مَنْ لَعِبَ بنَرْدٍ أوْ نرْدَ شيرٍ؛ فقد عَصَى اللهَ ورسولَهُ)).

سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے شطرنج یا اس سے ملتا جلتا کوئی دوسرا کھیل کھیلا تو یقیناً اس نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی کی۔ [حسن۔ مالك فى المؤطا: 958/2، سنن ابی داؤد: 4938، سنن ابن ماجه: 3762، المستدرك للحاكم: 50/1، والبيهقى فى الشعب: 6498]

34- نیک ساتھی بنانے کی ترغیب اور برے ہم نشین بنانے پر وعید اور مجلس میں بیٹھنے کے آداب کا بیان

1533 عن أبی موسی رضی اللہ عنہ ؛ أنَّ رسولَ اللہ ﷺ قال: ((إنَّما مَثلُ الجَلیسِ الصَّالحِ والجَلیسِ السُّوءِ كَحامِلِ المِسْكِ ونافِخِ الكيرِ، فحامِلُ المِسْكِ إمَّا أنْ يُحذِيكَ، وإمَّا أنْ تَبْتَاعَ مِنْهُ، وإمَّا أنْ تَجِدَ مِنْهُ رِيحًا طَيِّبَةً، ونَافِخُ الكيرِ إمَّا أنْ يُحْرِقَ ثيابَكَ، وإمَّا أنْ تَجِدَ مِنْهُ رِيحًا خَبيثَةً)).

سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نیک اور برے ہم نشین کی مثال کستوری بیچنے والے اور بھٹی میں پھونکنے والے کی طرح ہے، چنانچہ کستوری بیچنے والا یا تو تجھے اپنی طرف سے خوشبو بطور تحفہ دے گا یا تو اس سے خرید لے گا یا تجھے اس (ہم نشین) سے اچھی خوشبو ضرور ملتی رہے گی، اور بھٹی میں پھونکنے والا یا تو تیرے کپڑوں کو جلا دے گا یا تو جب تک اس کے پاس بیٹھے گا ناخوشگوار بو تجھے مسلسل پہنچتی رہے گی۔

[صحیح۔ صحیح البخاری: 2101، صحیح مسلم: 2628]

1534 عن الشرید بن سُوَیدٍ رضی اللہ عنہ قال: مَرَّبی رسولُ اللہ ﷺ وأنا جالِسٌ، وقد وضَعْتُ یدیَ الیُسْری خلْفَ ظهْرِی واتَّکَأْتُ علی أَلْیَةِ یَدِی، فقال رسولُ اللہ ﷺ: ((لا تَقْعُدْ قِعْدَةَ المَغضوبِ علَیْهِمْ)).

سیدنا شرید بن سوید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس سے گزرے اور میں اپنا بایاں ہاتھ کمر کے پیچھے رکھ کر اس کی ہتھیلی پر ٹیک لگائے بیٹھا تھا۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تو ان لوگوں کی طرح مت بیٹھ جن پر اللہ کا غضب نازل ہوا (یعنی یہود)۔ [صحیح۔ صحیح ابن حبان: 5674، سنن أبی داؤد: 4848]

1535 عن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال: جاء رجلٌ إلی رسولِ اللہ ﷺ فقامَ لَهُ رجلٌ عَنْ مَجْلِسِه، فذهَبَ لِيَجْلِسَ فیهِ، فنَهاهُ رسولُ اللہ ﷺ.

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا چنانچہ ایک آدمی اس کی خاطر اپنی جگہ سے اٹھا اور اس نے اس کی جگہ بیٹھنا چاہا، تو رسول اللہ ﷺ نے اسے (اس عمل سے) منع

فرمادیا۔[حسن لغیرہ۔ سنن أبی داؤد: 4828]

1536 عن ابن عمر قال: قال رسول الله ﷺ : ((لا يُقيمَنَّ أحَدُكم رجلًا مِنْ مَجْلِسه ثُمَّ يَجْلِسُ فيه، ولكنْ تَوسَّعُوا وتَفَسَّحوا ؛ يَفْسَحِ اللهُ لكُمْ)). وفي رواية : قال: وكان ابن عمر إذا قام له رجلٌ مِنْ مَجْلِسِه لَمْ يَجْلِسْ فيهِ.

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی بھی کسی آدمی کو اس کی جگہ سے (دھوکے وغیرہ) سے اٹھا کر ہرگز اس کی جگہ میں مت بیٹھے، لیکن مجلس کو کھلا رکھو اور آنے والوں کو بھی بیٹھنے کی جگہ دو اللہ تعالیٰ تمہارے لیے کشادگی پیدا کردے گا۔ راوی بیان کرتا ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے لیے اگر کوئی آدمی اپنی جگہ سے اٹھتا تو وہ اس کی جگہ پر نہیں بیٹھتے تھے۔

[صحیح۔ صحيح البخاری: 6270، صحیح مسلم: 2177]

1537 عن جابر بن سمرة رضى الله عنهما قال: ((كنا إذا أتينا النبى ﷺ جلسَ أحدُنا حيث ينتهي)).

سیدنا جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب ہم نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتے تو ہم میں سے ہر ایک مجلس میں خالی آخری جگہ پر بیٹھ جاتا (یعنی گردنیں نہ پھلانگتا)۔

[حسن لغیرہ۔ سنن ابی داؤد: 4825، جامع الترمذی: 2725، صحیح ابن حبان: 6433]

1538 عن عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده ؛ أنَّ رسول الله ﷺ قال: ((لا يَحِلُّ لرجلٍ أنْ يُفَرِّقَ بَيْنَ اثْنَيْنِ إلا بِإذْنِهِما)). وفي رواية لأبى داود: ((لا يَجْلِسْ بَيْنَ رجُلَيْنِ إلا بإذْنِهِما)).

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کسی کو یہ زیب نہیں دیتا کہ وہ دو افراد میں ان کی اجازت کے بغیر دخل اندازی کی کوشش کرے۔ ایک روایت میں ہے: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دو آدمیوں کے درمیان ان کی اجازت کے بغیر بیٹھنے کی کوشش نہ کر۔

[حسن۔ سنن أبی داؤد: 4844, 4845، جامع الترمذی: 2753]

1539 عن وهب بن حذيفة رضى الله عنه ؛ أنَّ رسول الله ﷺ قال: ((الرجلُ أحَقُّ بمَجلِسه ، فإذا

خَرَجَ لحاجَتِه ثُمَّ رجَع ؛ فهوَ أحَقُّ بمَجلِسه)).

سیدنا وھب بن حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آدمی اپنی جگہ کا زیادہ حقدار ہے اگر اسے کسی ضرورت کی وجہ سے باہر جانا پڑ گیا تو واپس لوٹنے پر وہ اپنی جگہ پر دوبارہ بیٹھنے کا (دوسروں سے) زیادہ حقدار ہے۔[صحیح۔ جامع الترمذی: 2752، صحیح ابن حبان: 588]

1540 عن أبی سعیدٍ الخدریِّ رضی اللّٰه عنه قال: سمعتُ رسولَ اللّٰه ﷺ یقول: ((خیرُ المَجالِس أوْسَعُها)).

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: بہترین مجالس وہ ہیں جو خوب کشادہ اور (بیٹھنے والوں کیلئے) وسیع ہوں۔[حسن لغیرہ۔ سنن أبی داؤد: 4820]

1541 عن أبی سعیدٍ أنَّ رسولَ اللّٰه ﷺ قال: ((إیَّاکمْ والجلوسَ بالطُّرقاتِ)). قالوا: یا رسولَ اللّٰه! ما لَنا بُدٌّ مِنْ مَجالِسنا نتحدَّثُ فیها؟ فقال رسولُ اللّٰه ﷺ: ((إنْ أبَیْتُمْ ؛ فأَعْطوا الطریقَ حَقَّهُ)). قالوا: وما حَقُّ الطریقِ یا رسولَ اللّٰه؟ قال: ((غَضُّ البصَرِ، وکفُّ الأذی، وردُّ السلام، والأمْرُ بالمعروفِ، والنهیُ عَنِ المنکَرِ)).

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اپنے آپ کو راستے میں بیٹھنے سے بچاؤ۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم عرض کرنے لگے اے اللہ کے رسول ﷺ ہمارے لیے وہاں مجلس لگانا ضروری ہے کیونکہ ہم اس مجلس میں باتیں کرتے ہیں، تو آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم بیٹھنا ہی چاہتے ہو تو راستے کو اس کا حق ادا کرو، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی۔ اے اللہ کے رسول ﷺ! راستے کا حق کیا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ① نظر نیچی رکھنا ② کسی کو تکلیف دینے سے باز رہنا ③ سلام کا جواب دینا ④ نیکی کا حکم دینا ⑤ برائی سے روکنا۔[صحیح۔ صحیح البخاری: 2456، صحیح مسلم: 2121، سنن ابی داؤد: 4815]

35-ایسی چھت پر سونے کی ممانعت جس کے اردگرد چاردیواری نہ ہو اور سمندر میں طغیانی کے وقت سفر کرنے پر وعید

1542 عن أبی عمران الجَوْنی قال: كنّا بفارِس وعلينا أميرٌ يُقالُ له: (زُهَيْرُ بْنُ عَبْدِاللّه)، فأبْصَر إنْسانًا فوْقَ بَيْتٍ أوْ إجّارٍ ليسَ حوله شَیْءٌ، فقال لی: سمعتَ فی هذا شيْئًا؟ قلتُ: لا قال: حدّثنی رجلٌ أنَّ رسولَ اللّه ﷺ قال: ((مَنْ باتَ فوْقَ إجّارٍ أو فوْقَ بيْتٍ ليسَ حوْلَهُ شیءٌ يرُدُّ رِجلَهُ؛ فقد بَرِئَتْ منهُ الذِمّةُ، ومَنْ رَكِبَ البَحْرَ بَعْدَ ما يَرتَجُّ؛ فقد بَرِئَتْ منه الذِمّةُ)).

ابوعمران جونی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ جب ہم فارس میں مقیم تھے تو اس وقت ہم پر زہیر بن عبداللہ رحمہ اللہ نامی ایک امیر مقرر تھا، انہوں نے ایک آدمی کو بغیر چاردیواری کے چھت پر (سوئے ہوئے) دیکھا تو مجھ سے پوچھنے لگے کیا آپ نے اس کے متعلق کوئی حدیث وغیرہ سنی ہے؟ میں نے کہا نہیں: زہیر بن عبداللہ رحمہ اللہ نے بتایا کہ مجھے ایک آدمی نے یہ حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو آدمی ایسی چھت پر رات گذارے جس کے اردگرد چاردیواری نہ ہو جو اسے گرنے سے بچائے تو اس سے اللہ کا (حفظ وامان کا) ذمہ ختم ہو گیا، اور جس نے سمندر میں طغیانی کے وقت سفر کیا اس سے بھی (اللہ کا حفظ وامان کا) ذمہ ختم ہو گیا۔

[حسن۔ مسند احمد: 79/5، بیهقی فی الشعب: 4724, 4725]

36-بغیر کسی مجبوری کے الٹا لیٹنے پر وعید

1543 حدیث: عن أبی هریرة رضی الله عنه قال: مَرَّ النبیُّ ﷺ برجلٍ مضْطَجِعٍ علی بطْنِهِ ، فغَمزَهُ برِجْلِهِ، وقال: ((إنَّ هذه ضِجْعَةٌ لا يُحِبّها الله عزّوجلّ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی مکرم ﷺ کا گذر ایک ایسے آدمی پر ہوا جو پیٹ کے بل الٹا لیٹا ہوا تھا، آپ ﷺ نے اسے اپنے پاؤں سے زور سے ہلایا اور ارشاد فرمایا: یہ لیٹنے کی ایسی کیفیت ہے جسے اللہ تعالی بالکل پسند نہیں کرتا۔ [حسن، صحیح۔ مسند احمد: 287/2، صحیح ابن حبان: 5549]

37-اس طرح بیٹھنے پر وعید کہ جسم کا کچھ حصہ دھوپ میں ہو اور کچھ حصہ سایہ میں اور قبلہ رُخ ہو کر بیٹھنے کی ترغیب

1544 حدیث: عن أبی عیاض عن رجلٍ مِنْ أصحابِ النبیِّ ﷺ : أنَّ النبیَّ ﷺ نَهی أنْ يَجْلِسَ الرجلُ بیْنَ الضِّحِّ والظِّلِّ ، وقال: ((مَجْلِسُ الشیْطانِ)).

ابو عیاض رحمہ اللہ نبی کریم ﷺ کے ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے آدمی کو دھوپ اور سایہ کے درمیان بیٹھنے سے منع فرمایا، اور اسے شیطان کے بیٹھنے کی جگہ قرار دیا۔

[صحیح۔ مسند احمد: 414/3]

1545 حدیث: عن أبی هریرة قال: قال رسولَ الله ﷺ: ((إنَّ لکلِّ شیْءٍ سیِّدًا، وإنَّ سیِّد المَجالِسِ قِبالَةَ القِبْلَةِ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر چیز کا ایک سردار ہوتا ہے اور مجلسوں کی سردار وہ مجلس ہے جو قبلہ رُخ ہو۔ [حسن۔ طبرانی فی الأوسط: 2375]

38- شام میں رہائش اختیار کرنے کی ترغیب وفضیلت

1546 وعن عبداللّٰه بن عمرو رضی اللّٰه عنهما قال: سمعت رسول اللّٰه ﷺ يقول: ((ستكونُ هجرةٌ بعدَ هجرةٍ، فخيارُ أهلِ الأرضِ ألزَمُهم مُهاجَرَ! إبراهيمَ، ويبقى في الأرض أشرارُ أهلِها تلفظُهم أَرَضُوهم، وتَقْذَرُهم نَفْسُ اللّٰهِ، وتحشرهم النارُ مع القردة والخنازير)).

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا، آپ فرماتے تھے: ’’ہجرت کے بعد ہجرت ہوتی رہے گی، زمین کے باسیوں میں سب سے بہتر وہ لوگ ہوں گے جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دار ہجرت کو اختیار کیے ہوں گے۔ اور (قرب قیامت کے وقت) برے لوگ ہی رہ جائیں گے۔ ان کی زمین انہیں نکال باہر پھینکیں گی، اللہ عزوجل بھی انہیں برا جانے گا اور آگ ان لوگوں کو بندروں اور خنزیروں کے ساتھ جمع کرے گی۔‘‘

[صحيح- سنن أبي داود:2483، صحيح ابن حبان: 7306، المستدرك الحاكم510/4]

1547 (عن عبداللّٰه بن عرو رضی اللّٰه عنهما) عن النبيِّ ﷺ قال: ((إنّي رأيتُ كأنَّ عَمودَ الكتابِ انتُزِعَ مِنْ تحتِ وسادَتي، فأتبعْتُه بَصري، فإذا هو نورٌ ساطعٌ، عُمِدَ به إلى الشامِ، ألا وإنَّ الإيمانَ إذا وقَعَتِ الفِتَنُ بالشَّامِ)).

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے دیکھا کہ کتاب (یعنی قرآن مجید) کا ستون میرے تکیے کے نیچے سے نکال لیا گیا، چنانچہ میں نے اپنی نظر اسی کی طرف لگائے رکھی، تو کیا دیکھا کہ وہ ایک چمکتا ہوا نور تھا جو شام کی طرف لے جایا گیا، خبردار! جب فتنوں کا ظہور ہوگا تو ایمان شام میں ہوگا۔ [صحيح- طبراني في الكبير: 58/10، المستدرك للحاكم: 509/4]

39-بدشگونی پکڑنے پر وعید

1548 عن ابن مسعودٍ رضی اللّٰہ عنه، أن رسولَ اللّٰہ ﷺ قال: ((الطِّيَرَةُ شِرْكٌ، الطيَرةُ شِرْكٌ، الطيَرةُ شِرْكٌ، وما مِنّا إلا ، ولكنّ الله يُذْهِبُه بالتّوكّلِ)).

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے تین مرتبہ ارشاد فرمایا: ''بدشگونی شرک ہے، بدشگونی شرک ہے، بدشگونی شرک ہے۔'' نیز فرمایا: ہم میں سے ہر ایک کو کوئی نہ کوئی وہم ہو ہی جاتا ہے، مگر اللہ عزوجل اسے توکل کی برکت سے زائل کر دیتا ہے۔

[صحیح۔ سنن أبی داؤد: 3910، جامع الترمذی: 1614، صحیح ابن حبان: 6122]

1549 عن أبی الدرداء رضی اللّٰہ عنه قال: قال رسولُ اللّٰہ ﷺ : ((لَنْ ينالَ الدَّرجاتِ العُلى مَنْ تَكَهَّنَ أو اسْتَقْسَمَ، أوْ رَجع مِنْ سَفرٍ تَطَيُّراً)).

سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ آدمی کبھی بھی بلند مقام حاصل نہیں کر سکے گا جس نے کہانت کی یا ستاروں یا تیر وغیرہ سے قسمت کا حل معلوم کیا یا بدشگونی لیتے ہوئے سفر سے واپس لوٹ آیا۔[حسن لغیرہ۔ طبرانی : ، بیهقی فی الشعب: 1177]

40-شکار یا رکھوالی کے علاوہ کسی اور مقصد کے لیے کتا پالنے پر وعید

1550 عن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال: سمعتُ رسولَ اللہ ﷺ یقول: ((مَنِ اقْتَنى كَلْبًا إلا كلبَ صَيْدٍ أو ماشِيَة ؛ فإنَّه يَنْقصُ مِنْ أَجْرِهِ كلَّ يومٍ قيراطانِ)).

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جس آدمی نے شکار یا رکھوالی کے علاوہ کسی اور مقصد کے لئے کتا پالا تو اس کے (نیک اعمال کے) اجر سے ہر روز دو قیراط اجر کم کر دیا جائے گا۔[صحیح۔ مؤطا امام مالک: 969/2، صحیح البخاری: 5481، صحیح مسلم: 1574، جامع الترمذی: 1487، سنن النسائی: 4298]

1551 عن عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ قال: إنِّي لَمِمَّنْ يرفَعُ أغْصانَ الشجرةِ عَنْ وَجْهِ رَسولِ اللہ ﷺ وهو يَخْطُبُ فقالَ: ((لَوْلا أنَّ الكِلابَ أُمَّةٌ مِنَ الأُمَمِ لأَمَرْتُ بِقَتْلِها، فاقْتُلوا مِنْها كلَّ أَسْوَد بَهِيمٍ، وما مِنْ أهْلِ بيْتٍ يَرْتَبِطونَ كَلْبًا؛ إلا نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِمْ كلَّ يومٍ قيراطٌ إلا كَلْبَ صيْدٍ ، أوْ كلبَ حَرْثٍ ، أو كَلْبَ غَنمٍ)). رواه الترمذی وقال: ((حدیث حسن))، وابن ماجه ؛ إلا أنه قال: ((وما مِنْ قوم اتَّخذوا كلبًا إلا كَلْبَ ماشِيَةٍ، أو كَلْبَ صَيْدٍ ، أو كَلْبَ حَرْثٍ؛ إلاَّ نَقَصَ مِنْ أجورِهِم كلَّ يومٍ قِيراطَانِ)).

سیدنا عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں بھی ان خدمت گذاروں میں سے تھا جو دوران خطبہ رسول اللہ ﷺ کے چہرہ مبارک سے درختوں کی شاخیں اٹھا کر رکھے ہوئے آپ ﷺ نے دورانِ خطبہ ارشاد فرمایا: اگر کتے امتوں میں سے ایک امت نہ ہوتی تو میں انہیں مطلق طور پر قتل کرنے کا حکم دے دیتا، چنانچہ ان میں جو کتا بھی خالص سیاہ رنگ کا ہو اسے قتل کر دو پھر فرمایا: جو بھی گھر والے بغیر کسی ضرورت کے کتا پالتے ہیں تو ہر دن ان کے اجر و ثواب سے ایک قیراط اجر کم کر دیا جاتا ہے، ہاں شکاری اور کھیت کی حفاظت کرنے والا یا بکریوں کے ریوڑ کی حفاظت کرنے والا کتا پالنے کی اجازت ہے۔ جبکہ ابن ماجہ میں دو قیراط اجر کم کیے جانے کا ذکر ہے۔

[صحیح لغیرہ۔ جامع الترمذی: 1486، سنن ابن ماجه: 3205]

1552 عن بريدة رضی اللہ عنه قال: احْتَبَسَ جبريلُ على النبيِّ ﷺ فقال لَهُ: ((ما حَبَسَك؟))،

فقالَ: ((إنَّا لا ندخلُ بَيْتًا فيه كلْبٌ)).

سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جبریل علیہ السلام کئی روز تک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آنے سے روک دیے گئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا: اے جبریل علیہ السلام! آپ کو کس چیز نے ہمارے پاس آنے سے روکے رکھا؟ جبریل علیہ السلام نے فرمایا: جس گھر میں کتا ہو ہم وہاں بالکل نہیں جاتے ۔[صحیح۔ مسند أحمد: 353/5]

41- آدمی کے تنہا سفر کرنے پر وعید اور زیادہ لوگوں سے مل کر سفر کرنے کی ترغیب

1553 حدیث نبوی عن ابن عمر رضی الله عنهما قال: قال رسولُ اللهِ ﷺ: ((لو أنَّ الناسَ يعلَمونَ مِنَ الوِحْدَةِ ما أعْلَمُ، ما سارَ راكِبٌ بلَيلٍ وَحْدَهُ)).

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تنہا سفر کرنے کی پریشانی سے جس قدر میں واقف ہوں اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے تو کوئی بھی سوار کبھی بھی اکیلا رات کو سفر کرنے کی جرأت نہ کرے ۔[صحیح۔ صحیح البخاری: 3998، جامع الترمذی: 1673، صحیح ابن خزیمة: 2569]

1554 حدیث نبوی وعن عمرو بن شعيبٍ عن أبيه عن جده: أنَّ رجلاً قَدمَ مِنْ سَفرٍ، فقال له رسولُ اللهِ ﷺ: ((مَنْ صَحِبْتَ؟)). قال: ما صَحِبْتُ أحدًا. فقال رسولُ اللهِ ﷺ: ((الراكبُ شيطانٌ، والراكبانِ شَيْطانان، والثلاثةُ رَكْبٌ)).

سیدنا عمرو بن شعیب اپنے والد (شعیب) سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں: ایک آدمی سفر سے واپس لوٹا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا، تو نے کس کے ساتھ سفر کیا؟ اس نے عرض کیا: میں نے تو تنہا سفر کیا کوئی میرے ساتھ نہ تھا، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اس کا جواب سن کر) ارشاد فرمایا: تنہا سوار شیطان ہے، دو سوار شیطان ہیں اور تین سوار ہی سوار ہیں۔ (یعنی راستہ میں کسی آزمائش میں مبتلا ہونے پر یہ لوگ شیطان کی خوشی کا باعث ہوں گے کیونکہ وہ انسان کا ازلی دشمن ہے) اگر سفر کرنے والا اور کوئی ساتھ نہ ہو تو اکیلے سفر کرنا بھی جائز ہے۔ یہ تشدید اس وقت ہے کہ جب سفر کرنے والے زیادہ ہوں پھر بھی ہر کوئی اکیلا اکیلا سفر کرے)۔[حسن صحیح۔ المستدرك للحاكم: 102/2، سنن ابی داؤد: 2607، جامع الترمذی: 1673]

42- عورت کا بغیر محرم کے تنہا سفر کرنے پر وعید

1555 عن أبی سعیدٍ الخدریِّ رضی اللہ عنہ قال: قال رسولُ اللہ ﷺ: ((لا یَحِلُّ لامْرَأةٍ تُؤْمِنُ باللّٰہ والیوم الآخِرِ أنْ تُسافِرَ سَفَرًا یکونُ ثلاثۃ أیّامٍ فَصاعِدًا إلا ومَعها أبوها، أوْ أخوها، أوْ زوجُها، أو ابْنُها، أوْ ذو مَحْرَمٍ منہا)).

سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''وہ عورت جو اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتی ہو اس کے لیے حلال نہیں کہ اپنے باپ، بھائی، خاوند، بیٹے یا کسی اور محرم کی معیت کے بغیر تین دن یا اس سے زیادہ کا سفر کرے۔'' [صحیح۔ صحیح البخاری: 1197، صحیح مسلم: 827، سنن أبی داؤد: 1726، جامع الترمذی: 1169، سنن ابن ماجہ: 2898]

1556 عن أبی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال: قال رسولُ اللہ ﷺ: ((لا یَحِلُّ لامْرَأةٍ تُؤْمِنُ باللّٰہ والیومِ الآخِرِ تسافِرُ مسیرَۃَ یومٍ ولیلَۃٍ إلا مَعَ ذی مَحْرَمٍ علیہا)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کسی مسلمان خاتون کو اپنے کسی محرم کی معیت کے بغیر ایک دن اور ایک رات کا سفر بھی حلال نہیں ہے۔'' [صحیح۔ مالك فی الموطا: 979/2، صحیح البخاری: 1088، صحیح مسلم: 1339، سنن ابی داؤد: 1723, 1724, 1725، سنن ابن ماجہ: 2899، صحیح ابن خزیمۃ: 2526]

43- سواری پر سوار ہونے والے مسافر کو اللہ کا ذکر کرنے کی ترغیب

1557 حسن لغیرہ عن أبی لاسٍ الخزاعی رضی اللہ عنہ قال: حَملَنا رسولُ اللہ ﷺ علی إبلٍ مِنْ إبل الصدَقةِ بُلَّحٍ، فقلنا :یا رسولَ اللہ! ما نَری أنْ تَحمِلَنا هذه. فقال:((ما مِنْ بَعیرٍ إلا فی ذِرْوَتِه شیطانٌ، فاذْکروا اسْمَ اللہ عزَّوجلَّ إذا رَکِبْتُموها کما أمرَکمُ اللہ ، ثُمَّ امْتَهِنوها لأنفُسِکُمْ، فإنَّما یَحْمِلُ اللہُ عَزَّوجلَّ)).

سیدنا ابولاس خزاعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں صدقہ کے لاغر اونٹ پر سوار کر دیا، ہم نے عرض کی کہ اے اللہ کے رسول ﷺ آپ نے ہمیں چلنے کی طاقت نہ رکھنے والے اونٹ پر سوار کر دیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہر اونٹ کی کوہان کی چوٹی پر شیطان ہوتا ہے، تم جب بھی اس پر سوار ہو تو اللہ کے حکم کے مطابق اللہ کا ذکر کیا کرو پھر تم ان سے فائدہ اٹھاؤ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تمھیں ان پر سوار کیا ہے۔

[صحیح۔ مسند أحمد: 221/4، صحیح ابن خزیمة: 2377، طبرانی فی الکبیر: 837/22]

44- سفر میں گھنٹی اور کتا ساتھ رکھنے پر وعید

1558 حدیث نبوی عن أبی هریرة رضی الله عنه قال: قال رسولُ الله ﷺ: ((**لا تَصْحَبُ الملائِكَةُ رُفقةً فيها كلبٌ أو جَرسٌ**)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''فرشتے اس جماعت کے ساتھ نہیں چلتے جن کے ساتھ کتا ہو یا گھنٹی۔''

[صحیح۔ صحیح مسلم: 2113، سنن ابی داؤد: 2555، جامع الترمذی: 1703]

1559 حدیث نبوی عن عائشةَ رضی الله عنها: ((**أنَّ رسولَ اللّٰه ﷺ أمر بالأجْراسِ أنْ تُقطَعَ مِنْ أعْناقِ الإبِل يومَ بَدْرٍ**)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بدر کے دن اونٹوں کی گردنوں میں لٹکی ہوئی گھنٹیوں کو کاٹنے کا حکم دیا تھا۔ [صحیح۔ صحیح ابن حبان: 4699]

1560 حدیث نبوی عن بُنانة مولاة عبدالرحمٰن بن حیان الأنصاری: **أنها كانت عند عائشة إذ دُخِل عليها بجارية وعليها جلاجل يصوتن، فقالت: لا تُدْخِلْنَها عليَّ إلا أنْ تُقَطّعْنَ جَلاجِلَها، وقالت: سمعت رسول اللّٰه ﷺ يقول: ((لا تدخُلُ الملائكةُ بيتًا فيه جَرَسٌ)).**

بنانہ سیدنا عبدالرحمٰن بن حیان انصاری کی لونڈی بیان کرتی ہے کہ میں ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں بیٹھی ہوئی تھی کہ ان کے پاس ایک لڑکی بھیجی گئی جس نے آواز دار گھونگرو پہنے ہوئے تھے تو انہوں نے کہا: اسے میرے پاس مت لاؤ مگر یہ کہ اس کے گھونگرو کاٹ ڈالو۔ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے: ''جس گھر میں گھنٹی ہو اس میں فرشتے داخل نہیں ہوتے۔''

[حسن لغیرہ۔ سنن أبی داؤد: 4231]

1561 حدیث نبوی عن ابن عمر رضی الله عنهما؛ أنَّ رسولَ الله ﷺ قال: ((**لا تَصْحَبُ الملائكةُ رُفْقةً فيها جُلْجُلٌ**)). وفی روایة: قال أبوبكر بن أبی شیخ: **كنتُ جالسًا مع سالمٍ فمرَّ بنا ركبٌ لأُمِّ البنين مَعهُم**

اجْراسٌ ، فَحدَّث سالِمٌ عن أبيه؛ أنَّ النبيَّ ﷺ قال: ((لا تصحبُ الملائكةُ رَكْبًا معهم جُلْجُلٌ)). كمْ تَرى معَ هٰؤلاءِ مِنْ جُلْجُلٍ؟!

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: فرشتے اس گروہ کے ساتھ نہیں چلتے جس گروہ کے پاس گھنٹی وغیرہ ہو اور ابوبکر بن ابوشیخ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ سالم کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ہمارے پاس سے ام البنین کا ایک قافلہ گزرا ان کے پاس گھنٹیاں تھیں تو سالم نے اپنے باپ سے روایت کی کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: فرشتے اس جماعت کے ساتھ نہیں چلتے جن میں گھنگرو وغیرہ ہوں تم ان لوگوں کے پاس کس قدر زیادہ گھنگرو وغیرہ رکھتے ہو؟ [صحیح۔ سنن النسائی: 5234]

45-رات میں سفر کرنے کی ترغیب اور رات کے ابتدائی حصہ میں سفر کرنے، راستہ کے درمیان پڑاؤ ڈالنے اور علیحدہ علیحدہ پڑاؤ ڈالنے پر وعید اور جب لوگ سفر میں آرام کے لئے کہیں پڑاؤ ڈالیں وہاں تہجد پڑھنے کی ترغیب

1562 عن أنس رضى الله عنه قال: قال رسولُ الله ﷺ : ((**عليكم بالدُّلْجةِ ؛ فإنَّ الأرضَ تُطوى باللَّيْلِ**)).

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: رات کے وقت سفر کیا کرو، بلاشبہ رات کے وقت زمین لپیٹ لی جاتی ہے (سفر جلدی طے ہوتا ہے)۔[صحيح لغيره۔ سنن أبي داؤد: 2571]

1563 عن جابرٍ – هو ابن عبدالله – رضى الله عنهما قال: قال رسولُ الله ﷺ: ((**لا تُرْسِلوا فَواشِيَكُم [وصِبْيانكُمْ] إذا غابَتِ الشمسُ حتّى تذهبَ فَحْمةُ العشَاءِ ، فإنَّ الشياطين تَعْبَثُ إذا غابَتِ الشمسُ حتى تَذْهَبَ فَحْمَةُ العِشَاءِ**)). رواه مسلم و أبو داود والحاكم، ولفظه: ((**احْبِسوا صبْيانكُمْ حتى تَذْهَبَ فوْعَةُ العشَاءِ ، فإنَّها ساعَةٌ تَخْتَرِقُ فيها الشَّياطينُ**)).

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سورج غروب ہوتے ہی اپنے چوپایوں (اور بچوں) کو مت چھوڑو، یہاں تک کہ رات کا اندھیرا خوب چھا جائے، بلاشبہ جس وقت سورج غروب ہوتا ہے شیاطین فساد کرتے ہیں، یہاں تک کہ رات کا اندھیرا چھا جائے۔

[صحيح لغيره۔ صحيح مسلم: 2013، سنن أبي داؤد: 2604، المستدرك للحاكم: 284/4]

1564 عن جابر بن عبدالله رضى الله عنهما قال: قال رسولُ الله ﷺ: ((**إيّاكُمْ والتعريسَ على جَوادِّ الطريقِ ....، فإنَّها مأوى الحيّاتِ والسِّبَاعِ ، وقضاءَ الحاجَةِ عليها ؛ فإنَّها الملاعِنُ**)).

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: رات کے آخری پہر راستے کے درمیان میں پڑاؤ ڈالنے (یا نماز پڑھنے) سے اجتناب کرو کیونکہ یہ سانپوں اور درندوں کا ٹھکانہ ہے اور نہ ہی راستے کے درمیان میں قضائے حاجت کرو کیونکہ یہ لعنت کا سبب ہے۔[حسن لغيره۔ سنن ابن ماجه: 329]

1565 عن أبی ثعلبة الخشنی رضی الله عنه قال کان الناسُ إذا نَزلوا تفرَّقوا فی الشِّعابِ والأَوْدِيَةِ ، فقال رسولُ الله ﷺ :((إنَّ تَفَرُّقَكُم فی الشِّعابِ والأَوْدِيَةِ إنَّما ذلكم مِنَ الشيْطانِ)). فلَمْ يَنْزِلوا بعدَ ذلك مَنْزِلًا إلا انْضَمَّ بعضُهُم إلى بَعْضٍ.

سیدنا ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ لوگ جب کسی منزل پر پڑاؤ کرتے تو لوگ وادیوں اور گھاٹیوں میں بکھر جاتے تھے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''تمہارا ان وادیوں اور گھاٹیوں میں بکھر جانا شیطان کی طرف سے ہے۔'' پھر اس کے بعد جب بھی آپ کسی منزل پر پڑاؤ کرتے تو صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم ایک دوسرے کے بہت ہی قریب رہتے (یہاں تک کہ کہا جاتا: اگر ان پر ایک ہی کپڑا تان دیا جائے تو سب پر آ جائے)۔

[صحیح۔ سنن أبی داؤد: 2628، والنسائی فی الکبریٰ: 8856]

46- سواری پھسلنے پر اللہ کا ذکر کرنے کی ترغیب

1566 عن أبی الملیح عن أبیه رضی الله عنه قال: **كنتُ رديفَ النبيِّ ﷺ فَعَثَرَ بَعيرُنا، فقلتُ: تَعِسَ الشَيطانُ ، فقال لي النبيُّ ﷺ :((لا تَقُلْ تَعِسَ الشيطانُ؛ فإنّه يَعْظُم حتى يَصيرَ مثلَ البَيْتِ ، ويقولُ :بقُوَّتي ، ولكنْ قُلْ :بِسْمِ الله ؛ فإنّه يَصْغُر حتى يَصيرَ مِثْلَ الذُّبابِ)).**

سیدنا ابوالملیح اپنے والد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کے پیچھے اونٹ پر سوار تھا کہ اچانک اونٹ پھسل گیا، میں نے کہا: شیطان تباہ و برباد ہو، تو نبی ﷺ نے فرمایا: اس طرح مت کہہ کیونکہ یہ سن کر شیطان خوشی سے پھول کر ایک گھر کی طرح بڑا ہو جاتا ہے اور کہتا ہے میں نے اپنی طاقت سے سواری کو پھسلا دیا، اگر کہیں ایسا ہو جائے تو تم یہ کہا کرو بسم اللہ یہ سن کر شیطان حقارت سے مکھی کی طرح چھوٹا سا ہو جاتا ہے۔

[صحیح۔ النسائی فی عمل الیوم واللیلة: 555، المستدرك للحاكم: 292/4، طبرانی فی الکبیر: 516/1]

47- کسی مقام پر پڑاؤ ڈالتے وقت کی دعا

1567 عن خولة بنت حكيمٍ رضى الله عنها قالَتُ: سمعتُ رسولَ الله ﷺ يقول: ((مَنُ نَزلَ مَنُزِلًا ثُمَّ قال: ((أَعُوُذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنُ شَرِّ مَا خَلَقَ) ؛ لَمُ يَضُرَّهُ شيءٌ حتى يَرُتَحِلَ مِنُ مَنُزِلِه ذلكَ)).

سیدہ خولہ بنت حکیم رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جس نے کسی جگہ پڑاؤ ڈالتے وقت یہ دعا پڑھی۔(أَعُوُذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنُ شَرِّ مَا خَلَقَ) میں اللہ تعالیٰ کے کامل ترین کلمات سے ہر اس چیز کے شر سے اللہ کی پناہ پکڑتا ہوں جسے اللہ نے پیدا فرمایا: تو اسے کوئی چیز نقصان نہ پہنچا سکے گی یہاں تک کہ وہ خیر و عافیت سے وہاں سے کوچ کرے گا۔

[صحيح۔ مالك فى الموطا: 978، صحيح مسلم: 2708، جامع الترمذى: 3433]

48-اپنے غیر موجود بھائی کے لیے دعا کرنے کی ترغیب خاص طور پر مسافر کے لئے

1568 عن أم الدرداء قالت: حدثني سيدي؛ أنه سمعَ رسولَ الله ﷺ يقول: ((إذا دعا الرجلُ لأخيه بظَهْرِ الغَيْبِ قالتِ الملائِكَةُ :ولكَ بِمِثْلٍ)).

سیدہ ام الدرداء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میرے خاوند ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا، آپ فرماتے تھے: ''جب کوئی شخص اپنے بھائی کے لیے غائبانہ دعا کرتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں ''آمین'' (اے اللہ! قبول فرما) اور تجھے بھی یہی کچھ حاصل ہو۔''

[صحیح۔ صحیح مسلم: 2732، سنن ابی داؤد: 1534]

1569 عن أبي هريرة رضي الله عنه ؛ أنَّ رسولَ الله ﷺ قال: ((ثَلاثُ دَعواتٍ مُسْتَجاباتٌ لا شَكَّ فِيهِنَّ :دَعْوةُ الوالِدِ ، ودَعوَةُ المظْلومِ ، ودَعْوَةُ المُسافِرِ)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین دعائیں ایسی ہیں جن کی قبولیت میں کوئی شک وشبہ نہیں ① مظلوم کی دعا ② مسافر کی دعا ③ والد کی دعا اپنی اولاد کے حق میں۔

[حسن۔ جامع الترمذی: 3448، سنن ابی داؤد: 1536]

49- پردیس میں فوت ہونے کی ترغیب

1570 حسن عن عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما قال: ماتَ رجلٌ بالمدينَةِ مِمَّنْ وُلِدَ بها، فَصلَّى عليه رسولُ اللہ ﷺ ثُمَّ قال: ((يا لَيْتَهُ ماتَ بِغَيْرِ مَوْلِدِه)). قالوا: ولِمَ ذاكَ يا رسولَ اللہ؟ قال: ((إنَّ الرجلَ إذا ماتَ بغيرِ مَوْلِده قِيسَ لَهُ مِنْ مَوْلِدِه إلى مُنْقَطَعِ أثَرِه في الجنَّةِ)).

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ مدینہ منورہ میں ایک آدمی فوت ہو گیا جو پیدا بھی وہیں ہوا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کا جنازہ پڑھا، پھر فرمایا: ''کاش کہ یہ اپنی پیدائش والی جگہ سے باہر فوت ہوتا۔'' صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیوں؟ آپ نے فرمایا: ''آدمی جب اپنی پیدائش کی جگہ سے دور فوت ہوتا ہے تو جنت میں اسے اس کی پیدائش گاہ سے موت کی جگہ تک کا فاصلہ ماپ کر جنت دی جاتی ہے۔'' [صحیح۔ سنن النسائی: 1831، سنن ابن ماجه: 1614، صحیح ابن حبان: 2934]

توبہ اور دنیا سے بے رغبتی

ہرانسان غلطی اور گناہ کرتا ہے، یہ علیحدہ بات ہے کوئی بڑے گناہ کرتا ہے تو کوئی چھوٹے، کوئی چھپ کر کرتا ہے تو کوئی اعلانیہ لیکن گناہ ہر ایک سے ہوتا ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی مکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''آدم علیہ السلام کا ہر بیٹا بشری تقاضے کے تحت غلطی کا ارتکاب کرنے والا ہے اور ان غلطی کرنے والوں میں سب سے بہتر وہ لوگ ہیں جو توبہ کرنے والے ہیں۔''

[حسن۔ جامع الترمذی: 2499، سنن ابن ماجه: 4251، المستدرك للحاكم: 243/4]

اس لیے ایک مؤمن کا وصف یہی ہے کہ وہ گناہ سرزد ہو جانے پر فوراً اپنے رب کی طرف رجوع کرتا ہے کیونکہ اسے معلوم ہے کہ گناہ کتنے ہی کیوں نہ ہوں لیکن میرے رب کی رحمت بہت وسیع ہے اور یہی چیز انسان کو توبہ کی طرف راغب کرتی ہے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اگر تمہاری غلطیاں زمین سے آسمان تک بھی پہنچ جائیں پھر تم اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی معافی صدقِ دل سے مانگو تو اللہ تعالیٰ تمہیں ضرور معاف فرمائے گا۔'' [حسن، صحیح۔ سنن ابن ماجه: 4248]

100 قتل اور سچی توبہ:

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جہینہ قبیلے کی ایک عورت جو زنا کی وجہ سے حاملہ تھی وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگی اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھ پر (زنا کی) حد لاگو ہوتی ہے آپ ﷺ اسے نافذ کر دیں تو آپ ﷺ نے اس عورت کے سرپرست کو بلوا کر فرمایا: اس کے ساتھ اچھا سلوک کر جب بچہ پیدا ہو تو اس عورت کو میرے پاس لے کر آنا۔ اس (کے) سرپرست نے ایسا ہی کیا آپ ﷺ نے اس عورت کے جسم پر اچھی طرح کپڑا لپیٹ کر اس کے رجم کا حکم دے دیا اسے رجم کر دیا گیا تو آپ ﷺ نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی، سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ عرض کرنے لگے اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ ﷺ نے ایک زانیہ عورت

کی نماز جنازہ پڑھا دی؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (اے عمر!) اس عورت نے ایسی سچی توبہ کی ہے کہ اگر وہ توبہ مدینہ کے ستر (گنہگار) بندوں کے درمیان تقسیم کر دی جائے تو انہیں کافی ہو جائے اپنی جان اللہ کے لیے قربان کرنے سے بہتر بھی کوئی توبہ ہو سکتی ہے؟ [صحیح۔ صحیح مسلم: 1696]

توبہ سے اللہ کا خوش اور راضی ہونا:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ یہ بات ارشاد فرماتا ہے: ''میرا بندہ میرے بارے میں جیسا گمان کرتا ہے میں اس کے ساتھ ویسے ہی پیش آتا ہوں اور جب وہ مجھے یاد کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔ اللہ کی قسم! تم میں سے کسی ایک کو جنگل میں اپنی گمشدہ سواری ملنے پر جس قدر خوشی ہوتی ہے اللہ تعالیٰ کو اس سے کہیں زیادہ خوشی اس وقت ہوتی ہے جب بندہ گناہ سے توبہ کرتا ہے اور (اللہ کا فرمان ہے) جو کوئی ایک بالشت میرے قریب ہوتا ہے تو میں ایک ہاتھ اس کے قریب ہوتا ہوں اور جو ایک ہاتھ میرے قریب آتا ہے میں دو ہاتھ اس کے قریب ہوتا ہوں اور جب کوئی میری طرف چل کر آتا ہے میں اس کی طرف دوڑ کر آتا ہوں۔ [صحیح لغیرہ۔ صحیح بخاری: 7405، صحیح مسلم: 2675]

توبہ اور رسول اللہ ﷺ کی نصیحتیں:

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ سفر کرنے کا ارادہ کیا تو آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگے اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ مجھے کوئی نصیحت فرمائیے: آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کی عبادت کر اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرا، سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ عرض کرنے لگے مزید نصیحت فرمائیے: تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تجھ سے کوئی غلطی ہو جائے تو اس کے فوراً بعد نیکی کر، اور اپنا اخلاق اچھا رکھ۔

[حسن۔ صحیح ابن حبان: 524/2، مستدرك للحاكم: 244/4]

سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو آدمی اپنی آئندہ آنے والی زندگی نیک کاموں میں گزارتا ہے تو اس کی سابقہ زندگی کے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں اور جو آدمی اپنی آئندہ آنے والی زندگی گناہ کے کاموں میں گزارتا ہے تو اس کا سابقہ اور آئندہ زندگی دونوں پر مواخذہ ہوگا۔

[حسن۔ الطبرانی:]

گناہ سرزد ہو جانے پر فوراً نیکی کرنی چاہیے:

سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کی اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے کوئی نصیحت فرما دیجئے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کی عبادت اس طرح کر گویا کہ تو اللہ کو دیکھ رہا ہے، اور اپنے آپ کو مُردوں میں شمار کر (یعنی لمبی امیدیں نہ لگا) اور ہر جگہ اللہ کا ذکر کر اور جب تجھ سے گناہ ہو جائے تو اس کے فوراً بعد نیکی کر، اگر گناہ اعلانیہ کیا ہے تو نیکی بھی اعلانیہ کر اور اگر گناہ چھپ کر کیا ہے تو نیکی بھی چھپ کر ہی کر۔

[حسن لغیرہ۔ الطبرانی]

سیدنا ابوذر اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تو جہاں بھی ہو اللہ سے ڈر اور برے کام کے فوراً بعد نیکی کر، یہ نیکی برے کام کے گناہ کو ختم کر دے گی اور لوگوں کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش آ۔[حسن۔ سنن الترمذی:]

آخرت کی فکر اور دنیا سے بے رغبتی:

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس بندے کا مقصدِ حیات اور مطمع نظر آخرت ہو اللہ تعالیٰ اس بندے کے دل میں غنا ڈال دیتا ہے اور اس کے بکھرے ہوئے معاملات سمیٹ دیتا ہے اور اس کی آنکھوں کے درمیان سے فقیری دور کر دیتا ہے اور دنیا اس کے پاس مطیع و فرمانبردار ہو کر آتی ہے وہ صبح و شام غنی (مالدار) ہے اور جس بندے کا مقصدِ حیات اور مطمع نظر دنیا ہو اللہ تعالیٰ اس بندے کی دونوں آنکھوں کے درمیان فقیری مسلط کر دیتا ہے اور ایسا آدمی صبح و شام فقیر (ہی رہتا) ہے۔

[صحیح لغیرہ۔ جامع الترمذی: 2465، الطبرانی فی الکبیر: 4891/5، مسند البزار:]

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جس آدمی نے تمام غموں کو صرف ایک ہی غم بنالیا اور وہ آخرت کا غم ہے تو اللہ تعالیٰ دنیا میں اس کے تمام غموں سے اسے کافی ہو جائے گا اور وہ آدمی جسے دنیا کے احوال میں غموں نے متفرق کر دیا (یعنی وہ دنیا کے پیچھے بھاگتا رہا اور آخرت کی فکر نہ کی) تو اللہ تعالیٰ کو اس کی کوئی پرواہ نہیں وہ جونسی وادی میں بھی ہلاک ہو جائے۔

[حسن لغیرہ۔ سنن ابن ماجہ: 257]

نیک کاموں پر ہمیشگی کرنے کی ترغیب:

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس دنیا سے رخصت ہوئے تو وہ اکثر نمازیں بیٹھ کر پڑھتے تھے (طبیعت ناساز ہونے کی وجہ سے) اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک پسندیدہ عمل وہ تھا جس پر بندہ ہمیشگی اختیار کرے اگرچہ وہ عمل بہت تھوڑا ہی کیوں نہ ہو۔[صحیح۔ صحیح ابن حبان: 2507]

لالچ اور حرص مؤمن کا شیوا نہیں:

سیدنا سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے کوئی ایسا عمل بتلائیں کہ جب میں وہ عمل کروں تو اللہ تعالیٰ مجھ سے محبت کرنے لگے اور لوگ بھی مجھ سے محبت کرنے لگیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''دنیا سے بے رغبتی اختیار کر اللہ تعالیٰ تجھ سے محبت کرے گا اور لوگوں کے پاس کیا کچھ ہے اس سے بے رغبتی اختیار کر (یعنی اس کا خیال اپنے دل سے نکال دے) لوگ تجھ سے محبت کرنے لگیں گے۔[حسن لغیرہ۔ سنن ابن ماجہ: 4102]

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مجھے میرے خلیل جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیر و بھلائی کی چند نصیحتیں کیں۔ ① میں ہمیشہ اپنے سے امیر کی طرف نہ دیکھوں بلکہ اپنے سے کم تر کی طرف دیکھوں ② مسکینوں سے محبت کروں اور ان کے قریب رہا کروں ③ رشتہ داروں سے صلہ رحمی کروں اگرچہ وہ مجھ سے قطع تعلقی کریں۔

[صحیح۔ صحیح ابن حبان: 499، الطبرانی فی الصغیر: 758]

غرباء کے فضائل:

مصعب بن سعد بیان کرتے ہیں کہ سیدنا سعد رضی اللہ عنہ کا خیال تھا کہ انہیں دوسروں پر فضیلت ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''تم جو رزق دیئے جاتے ہو اور جو تمہاری مدد کی جاتی ہے وہ تمہارے کمزوروں کی وجہ سے ہی ہوتی ہے اور سنن نسائی ایک روایت میں ہے''اس امت کی مدد اس کے کمزوروں کی وجہ سے ہوتی ہے کیونکہ وہ دعائیں کرتے ہیں، نماز پڑھتے ہیں اور ان میں اخلاص موجود ہوتا ہے۔

[صحیح۔ صحیح بخاری: 2896، سنن نسائی: 3179]

سیدنا عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم صفہ میں تھے (یہ وہ جگہ ہے جہاں غریب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم دین کی تعلیم حاصل کرتے تھے) اور ہمیں پہننے کے لئے کپڑے بہت کم میسر ہوتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اگر تمہیں معلوم ہو جائے کہ تمہارے لیے (آخرت میں) کیا کچھ جمع کیا گیا ہے (نعمتیں وغیرہ) تو تم کبھی بھی اس چیز پر غم نہ کرو جس سے تم محروم کر دیئے گئے ہو (دنیا کا مال وغیرہ) اور یقیناً تمہیں روم اور فارس پر فتح دی جائے گی۔'' [صحیح۔ مسند احمد: 128/4]

سیدنا محمود بن لبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''آدم کا بیٹا دو چیزوں کو ناپسند کرتا ہے ① ''موت'' حالانکہ یہ موت فتنے وغیرہ سے بہتر ہے۔ ② ''مال کی قلت'' حالانکہ یہ مال کی قلت (کمی) (قیامت والے دن) حساب و کتاب کو کم کرنے والی ہے۔'' [صحیح۔ مسند احمد: 427/5]

قناعت ہی بہتر ہے:

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''یقیناً وہ آدمی کامیاب ہو گیا جو اسلام لایا اور اسے رزق ضرورت کے مطابق دیا گیا اور اللہ نے جو کچھ اسے عطاء فرمایا اس پر اسے قناعت کی توفیق بھی دی۔ [صحیح۔ صحیح مسلم: 1054، جامع الترمذی: 2348، سنن ابن ماجہ: 4138]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ دعا کرتے ہوئے سنا: ''اے اللہ! تو آلِ محمد کا رزق گزارے کے مطابق بنا دے۔

[صحیح۔ صحیح بخاری: 6460، صحیح مسلم: 1055، جامع الترمذی: 2361، سنن ابن ماجہ: 4139]

سیدنا عبداللہ بن شخیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم قرآن مجید کی سورۃ ''اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ'' تلاوت فرما رہے تھے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''آدم کا بیٹا کہتا ہے میرا مال میرا مال اور حالانکہ اے آدم کے بیٹے! تیرا مال وہی ہے جو تو نے کھا کر ختم کر دیا، یا جو تو نے پہن کر بوسیدہ کر دیا، یا صدقہ کر کے (صدقہ جاریہ) بنا لیا۔

[صحیح۔ صحیح مسلم: 2958، جامع الترمذی: 3351، سنن النسائی: 3613]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل نے مسلسل تین دن پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا یہاں تک کہ

آپ ﷺ دنیا سے رخصت ہو گئے اور ایک روایت میں ہے کہ محمد ﷺ اور آپ ﷺ کی آل نے مسلسل تین دن گندم کی روٹی پیٹ بھر کر نہیں کھائی یہاں تک کہ دنیا چھوڑ دی اور یہ بات سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ قسم اٹھا کر بیان کیا کرتے تھے۔[صحیح۔ صحیح بخاری: 5374، صحیح مسلم: 2976]

دنیاوی مال اور آخرت کا تقابل:

سیدنا مستورد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''آخرت کے مقابلہ میں دنیا کی حقیقت ایسی ہے جیسے تم میں سے کوئی ایک اپنی انگلی سمندر میں ڈال کر باہر نکالے اور پھر دیکھے کہ اس انگلی کے ساتھ کتنا پانی لگا ہے (سمندر آخرت ہے اور انگلی کے ساتھ جو پانی ہے وہ دنیا کی آخرت کے مقابلہ میں حیثیت ہے)۔

[صحیح۔ صحیح مسلم: 2858]

امتِ محمد کا فتنہ دنیاوی مال:

سیدنا کعب بن عیاض رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ''بے شک ہر امت کی ایک آزمائش ہے اور میری امت کی آزمائش مال ہے۔''

[صحیح۔ جامع الترمذی: 2336، صحیح ابن حبان: 3223، المستدرك للحاكم: 318/4]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''میں تم پر فقیری سے نہیں ڈرتا لیکن میں تم پر مال کی کثرت سے ڈرتا ہوں میں تم پر خطاء (غلطی) سے نہیں ڈرتا لیکن اس بات سے ڈرتا ہوں کہ تم جان بوجھ کر غلطی میں مبتلا ہو جاؤ گے۔

[صحیح۔ مسند احمد: 308/2، صحیح ابن حبان: 3222، المستدرك للحاكم: 534/2]

رسول اللہ ﷺ کی دنیا سے بے رغبتی:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (ایک مرتبہ) جبریل علیہ السلام نبی اکرم ﷺ کے ساتھ بیٹھے تھے تو انہوں نے آسمان کی طرف دیکھا کہ ایک فرشتہ نازل ہوا تو جبریل آپ ﷺ کی خدمت میں عرض کرنے لگے یہ فرشتہ جب سے پیدا کیا گیا ہے اس وقت سے لے کر اب تک یہ پہلی مرتبہ اترا ہے۔ وہ فرشتہ عرض کرنے لگا اے

محمد ﷺ! مجھے آپ ﷺ کے رب نے آپ ﷺ کی طرف بھیجا ہے کہ میں (یعنی اللہ تعالیٰ) آپ ﷺ کو فرشتہ بناؤں یا بندہ رسول؟ تو جبریل عرض کرنے لگے اے محمد ﷺ! اپنے رب کے لیے عاجزی اختیار کریں تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا'' (فرشتہ نہیں) بلکہ بندہ رسول۔[صحیح۔ صحیح ابن حبان: 6365]

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک چٹائی پر سو گئے جب آپ ﷺ بیدار ہوئے تو آپ ﷺ کے جسم اطہر پر اس چٹائی کے نشان پڑ گئے ہم نے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! ہم آپ ﷺ کے لئے (ایک نرم) بستر نہ بنوا دیں تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''میرا دنیا (کی آسائشوں) کے ساتھ کیا تعلق میں تو دنیا میں اس مسافر کی طرح ہوں جس نے سایہ حاصل کرنے کے لئے ایک درخت کے نیچے کچھ دیر آرام کیا اور پھر اس کو چھوڑ کر (اپنی منزل کی جانب) چل دیا۔

[صحیح لغیرہ۔ جامع الترمذی: 2377، سنن ابن ماجہ: 4109]

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ ﷺ ایک چٹائی پر تشریف فرما تھے۔ میں بیٹھ گیا اور آپ ﷺ پر سوائے ایک تہبند کے اور کچھ نہ تھا اور چٹائی کے نشانات آپ ﷺ کے جسم اطہر پر تھے۔ میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ کے گھر میں دو کلو کے قریب جَو تھے اور کمرے کے ایک کونے میں کیکر کے مانند ایک درخت کے پتے تھے اور ایک مشکیزہ لٹکا ہوا تھا (یہ دیکھ کر) میری آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے خطاب کے بیٹے! تم کیوں روتے ہو؟ تو یہ عرض کرنے لگے اے اللہ کے نبی علیہ السلام! میں کیوں نہ روؤں یہ چٹائی اس نے آپ ﷺ کے جسم پر نشان ڈال دیئے ہیں اور یہ آپ ﷺ کا کل سامان ہے جو میں نے دیکھا ہے اور یہ قیصر و کسریٰ پھلوں، نہروں میں (دنیا کی ہر نعمت ان کے پاس ہے) جبکہ آپ ﷺ اللہ کے نبی ﷺ اور محبوب ہیں اور یہ آپ ﷺ کا سامان ہے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اے خطاب کے بیٹے! کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ ہمارے لیے آخرت (کی نعمتیں ہیں) اور ان (کفار) کے لئے دنیا؟ تو میں نے عرض کی جی ہاں (میں اس بات پر راضی ہوں)

[حسن۔ سنن ابن ماجہ: 4153]

سیدنا عمرو بن حارث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ''رسول اللہ ﷺ نے اپنی وفات کے وقت (اپنی وراثت میں) نہ

کوئی درہم چھوڑا اور نہ ہی دینار اور نہ کوئی غلام چھوڑا اور نہ ہی کوئی لونڈی بلکہ اس سفید خچر کے علاوہ اور کچھ بھی نہیں چھوڑا کہ جس پر آپ ﷺ سوار ہوتے تھے اور کچھ اسلحہ تھا اور تھوڑی سی زمین تھی جسے آپ ﷺ نے مسافروں کے لئے بطور صدقہ وقف کر دیا تھا۔[صحیح۔ صحیح بخاری: 2739]

24

توبہ اور دنیا سے بے رغبتی کا بیان

1- توبہ میں جلدی کرنے اور جب کسی گناہ کا ارتکاب ہو تو فوراً نیکی کرنے کی ترغیب

1571 عن أبي موسي رضي الله عنه أن رسول الله صلي الله عليه وسلم قال ((إِنَّ اللّٰه عزَّ وجلَّ يَبْسُطُ يَده بالليلِ لِيَتوبَ مُسيءُ النهارِ، ويَبْسُطُ يدَه بالنهارِ لِيَتُوبَ مُسِيءُ الليلِ حتي تَطْلُعَ الشمسُ مِنْ مَغْرِبِها)).

سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''بے شک اللہ تعالیٰ رات کے وقت اپنا ہاتھ پھیلاتا ہے تاکہ دن کے وقت گناہ کرنے والا توبہ کر لے اور دن کے وقت بھی اللہ تعالیٰ اپنا ہاتھ پھیلاتا ہے تاکہ رات کے وقت غلطی کرنے والا توبہ کرے اور یہ سلسلہ اس وقت تک چلتا رہے گا جب تک سورج مغرب سے طلوع نہ ہو جائے۔ (قیامت قائم ہونے سے کچھ عرصہ پہلے سورج مغرب سے طلوع ہوگا)۔''

[صحیح۔ صحیح مسلم: 2759، النسائی فی السنن الکبریٰ: 5/1180]

1572 عن صفوان بن عسّال رضي الله عنه عن النبيِّ صلي الله عليه وسلم قال: ((إِنَّ مِنْ قِبَلِ المغْرِبِ لَباباً مَسِيرَةُ عَرْضِه أرْبعونَ عاماً أوْ سَبعون سَنَةً فَتَحهُ اللّٰه عزَّ وجلَّ للتوْبَةِ يومَ خلَقَ السَّماواتِ وَالأَرْضَ فلا يُغْلِقُه حتي تَطْلُعَ الشمسُ منهُ)).

سیدنا صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''بلاشبہ مغرب کی جانب ایک دروازہ ہے جس کی چوڑائی چالیس یا ستر سال کی مسافت کے برابر ہے جب سے اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان کو

بنایا ہے اس وقت سے اللہ نے اس دروازے کو توبہ کے لئے کھول دیا ہے اور یہ دروازہ اس وقت بند ہوگا جب سورج مغرب سے طلوع ہوگا۔ [حسن۔ جامع الترمذی: 3536, 3535، بیہقی فی الشعب: 7076]

1573 عن أبي هريرة رضي الله عنه أنَّ رسولَ الله صلي الله عليه وسلم قال: ((لوْ أخْطَأتُمْ حتّي تبلُغَ السماءَ، ثُمَّ تُبْتُمْ؛ لَتابَ اللهُ عليْكُمْ)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اگر تمہاری غلطیاں زمین سے آسمان تک بھی پہنچ جائیں پھر تم اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی معافی صدقِ دل سے مانگو تو اللہ تعالیٰ تمہیں ضرور معاف فرمائے گا۔'' [حسن، صحیح۔ سنن ابن ماجہ: 4248]

1574 عن أنسٍ رضي الله عنه؛ أنَّ النبيَّ قال: ((كلُّ ابْنِ آدَمَ خَطَّاءٌ وخيرُ الخطَّائينَ التَّوابُوْنَ)).

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''آدم علیہ السلام کا ہر بیٹا بشری تقاضے کے تحت غلطی کا ارتکاب کرنے والا ہے اور ان غلطی کرنے والوں میں سب سے بہتر وہ لوگ ہیں جو توبہ کرنے والے ہیں۔''

[حسن۔ جامع الترمذی: 2499، سنن ابن ماجہ: 4251، المستدرك للحاكم: 243/4]

1575 عن أبي هريرة رضي الله عنه أنَّه سمعَ رسولَ الله صلي الله عليه وسلم يقول: ((إنَّ عبْداً أصابَ ذَنْبًا فقالَ: يا ربِّ! إنِّي أذْنَبْتُ ذَنْبًا فاغْفِرْهُ لي فقال له ربُّه: عَلِمَ عبْدي أنَّ لَه ربًّا يَغْفِرُ الذَنبَ ويأخُذُ بِه فَغُفَر لَه، ثُمَّ مكثَ ما شاءَ اللهُ ثُمَّ أصابَ ذَنْبًا آخرَ ورُبَّما قال: ثُمَّ أذْنَب ذَنْبًا آخرَ، فقال: يا رب! إنِّي أذْنَبْتُ ذَنْبًا آخرَ فاغْفِرْهُ لي، قال ربُّه: عَلِمَ عَبْدي أنَّ لَه ربًّا يغْفِرُ الذنْبَ ويأخُذُ بِه فَغَفَر لَه، ثُمَّ مكثَ ما شاءَ اللهُ، ثُمَّ أصابَ ذَنْبًا آخرَ وَرُبَّمَا قال: ثُم أذْنَب ذَنْبًا آخرَ، فقال: يا ربِّ! إنِّي أذْنبْتُ ذَنْبًا فاغْفِرْهُ لي، فقال ربُّه: عِلِمَ عبْدي أنَّ لَه ربًّا يَغْفِرُ الذنْبَ ويأخُذُ بِه، فقال ربُّه: غَفَرْتُ لِعَبْدي، فلْيَعْمَلْ ما شَاءَ)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ''بلاشبہ جب کوئی بندہ گناہ کر کے یہ کہتا ہے کہ اے میرے رب! بے شک میں گناہ کر بیٹھا ہوں تو مجھے معاف فرما دے، تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرا بندہ یہ بات جانتا ہے کہ میرا ایک رب ہے جو گناہ معاف بھی کرتا ہے اور گناہ پر مواخذہ بھی

کرتا ہے (یہ معافی اور پکڑ ومؤاخذہ اللہ کی مشیت پر موقوف ہے) تو اللہ تعالیٰ اسے معاف فرما دیتا ہے، پھر جب تک اللہ چاہے وہ گناہوں سے رُکا رہتا ہے پھر وہ ایک اور گناہ کر بیٹھتا ہے اور کہتا ہے اے میرے رب! بے شک میں نے ایک اور گناہ کر لیا ہے تو مجھے معاف فرما دے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرا بندہ یہ بات جانتا ہے کہ میرا ایک رب ہے وہ گناہ معاف بھی کرتا ہے اور گناہ پر مواخذہ بھی کر سکتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے معاف فرما دیتا ہے، پھر جب تک اللہ چاہے وہ گناہوں سے رُکا رہتا ہے پھر ایک اور گناہ کا ارتکاب کرتا ہے اور کہتا ہے کہ اے میرے پروردگار! مجھ سے ایک اور گناہ سرزد ہو گیا ہے تو مجھے معاف فرما دے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرا بندہ جانتا ہے کہ بے شک اس کا ایک رب ہے وہ گناہ معاف بھی کرتا ہے اور گناہ پر مواخذہ بھی کر سکتا ہے تو اللہ فرماتا ہے میں نے اپنے بندے کو معاف فرما دیا ہے اب یہ جو گناہ بھی چاہے کرے، (یعنی یہ جب بھی گناہ کر کے مجھ سے معافی مانگے گا میں اسے اپنی رحمت سے معاف کر دوں گا، لیکن توبہ کی اُمید پر گناہ کرنا بہت بڑی کم عقلی ہے کیونکہ کیا معلوم توبہ کی توفیق ملنی بھی ہے یا نہیں)۔[صحیح۔ صحیح بخاری: 7507، صحیح مسلم: 2758]

1576 عن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلي الله عليه وسلم ((إنَّ المؤمِنَ إذا أذْنَبَ ذَنْبًا كانَتْ نُكْتَةٌ سَوْداءُ في قَلْبِهِ فإنْ تابَ ونَزَع واسْتَغْفر صُقِلَ مِنْها وإنْ زاد زادَتْ حتي يُغَلَّفَ قَلْبُه فذلك الرَّانُ الَّذي ذكرَ اللّٰه في كتابِه ﴿كَلَّا بَلْ رانَ علي قُلُوْبِهِمْ﴾)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک ایک مومن جب کوئی گناہ کرتا ہے تو اس کے دل پر ایک سیاہ نکتہ لگ جاتا ہے پھر اگر وہ توبہ کرتا ہے اور گناہ سے باز آ جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہ کی معافی مانگتا ہے تو اس کا دل بالکل صاف کر دیا جاتا ہے اور اگر وہ مزید گناہ کرتا رہتا ہے تو وہ سیاہ نکتہ بڑھتا رہتا ہے پھر ایک وقت ایسا بھی آتا ہے کہ سارے کا سارا دل (گناہوں کی آلودگی سے) سیاہ ہو جاتا ہے اور یہی وہ (دل کا) زنگ ہے جس کا تذکرہ اللہ رب العزت نے قرآن مجید میں کیا ہے: ''كَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ'' بلکہ یہ وہی زنگ ہے جو ان کے دلوں پر ان کے گناہوں کی وجہ سے لگ گیا ہے۔[حسن۔ جامع الترمذی: 3334، النسائی فی عمل الیوم واللیلۃ: 418، سنن ابن ماجہ: 4244، صحیح ابن حبان: 930، المستدرك للحاكم: 2/517]

1577 عن ابن عباس رضي الله عنهما قال: قالتْ قريشٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ادْعُ لنا ربَّك يَجْعَلْ لنا الصفَا ذَهبًا فإنْ أصْبحَ ذَهبًا اتَّبَعْناك فدعَا ربَّه فأتاهُ جبريلُ عليه السلامُ فقال: إنَّ ربَّك يُقْرِئُكَ السلامَ ويقولُ لَك إنَّ شئْت أصْبَحَ لهُم الصفَا ذَهبًا فَمْن كَفَر منهم عَذَّبْتُه عذَابًا لا أعَذِّبُه أحَدًا مِنَ العَالَمينَ وإنْ شئْتَ فَتَحْتُ لهم بابَ التوْبَةِ والرحْمَةِ قال: ((بَلْ بابَ التوْبَةِ والرحْمَةِ)).

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ قریش نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ صفا پہاڑ کو ہمارے لیے سونے کا بنا دے اگر وہ سونے کا بن گیا تو ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کر لیں گے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب سے دعا کی تو جبریل علیہ السلام آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لائے اور عرض کرنے لگے: بے شک آپ کے رب نے آپ کو سلام بھیجا ہے اور ارشاد فرمایا ہے: اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم چاہتے ہیں تو صفا پہاڑ ان کے لئے سونے کا بن جاتا ہے لیکن ان میں سے اس کے بعد جو بھی کفر کرے گا تو میں اسے ایسی سخت سزا دوں گا کہ میں ایسی سزا کسی اور کو نہیں دونگا، اور اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم چاہتے ہیں تو میں ان کے لئے توبہ اور رحمت کا دروازہ کھلا رکھتا ہوں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلکہ توبہ اور رحمت کا دروازہ ہی کھلا رہنا چاہیے۔

[صحيح۔ الطبراني في الكبير: 152/12]

1578 عن عبد الله بن عمر رضي الله عنهما عن النبيِّ صلَّي الله عليه وَسَلَّمَ قال ((إنَّ اللّٰه يقْبَلُ تَوْبَةَ العَبْدِ ما لَمْ يُغَرْغِرْ)).

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ اس وقت تک بندے کی توبہ قبول کرتا ہے جب تک اس کی جان نکلتے ہوئے حلق تک نہ پہنچ جائے۔

[حسن۔ سنن ابن ماجه: 4253، جامع الترمذي: 3537]

1579 عن معاذِ بْنِ جَبلٍ رضي الله عنه قال: قلتُ: يا رسولَ اللّٰه! أوصِني قال: ((عليكَ بتقْوي اللّٰه ما اسْتَطَعْتَ واذْكُرِ اللّٰه عندَ كلِّ حَجرٍ وشَجَرٍ، وما عَمِلْتَ مِنْ سوءٍ فأَحْدِثْ له تَوْبَةً السرُّ بالسرِّ والعَلانِيَةُ بالعَلانِيَةِ)).

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کی اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے کوئی نصیحت فرمائیے تو

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ سے ڈرنے اور پرہیزگاری اختیار کرنے میں تم اپنی ساری طاقت صرف کرو اور ہر درخت اور پتھر کے پاس اللہ کو یاد کرو اور جب تجھ سے کسی غلطی کا ارتکاب ہو جائے تو اس کے فوراً بعد نیکی کر اگر غلطی چھپ کر کی ہے تو نیکی بھی چھپ کر کرو اور اگر غلطی اعلانیہ کی ہے تو نیکی بھی اعلانیہ کر۔

[حسن لغيره- الطبراني في الكبير: 33/20، البيهقي في الشعب:]

1580 صحیح عن عبد الله بن مسعود رضي الله عنه عن النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قال ((التائِبُ مِنَ الذنْبِ كَمَنْ لا ذنْبَ لَه))

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ آدمی جو گناہوں سے سچی توبہ کر لیتا ہے اس آدمی جیسا ہو جاتا ہے جس کا کوئی بھی گناہ نہیں ہے (یعنی گناہ سے سچی توبہ کرنے والا گناہوں سے پاک صاف ہو جاتا ہے)۔[حسن لغيره- سنن ابن ماجه: 4250، الطبراني في الكبير: 10281/10]

1581 صحیح عبد الله بن معقل قال: دخلت أنا وأبيَ علي ابن مسعود رضي الله عنه فقال له أبي سمعتَ النبيَّ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يقول ((الندمُ توبةٌ))؟ قال: نعَمْ.

عبداللہ بن معقل رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں اور میرے والد سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس گئے تو میرے والد نے ان سے پوچھا کیا آپ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: گناہ پر شرمندگی توبہ کا حصہ ہے؟ تو سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرمانے لگے: جی ہاں (میں نے یہ حدیث رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے)۔[صحيح لغيره- المستدرك للحاكم: 242/4]

1582 صحیح عن عمران بن الحصين رضي الله عنه: أنَّ امْرأةً مِنْ جُهَيْنَةَ أَتتْ رسولَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وهي حُبْلي مِنَ الزنا؛ فقالَتْ: يا رسولَ الله! أصَبْتُ حدًّا، فأقِمْهُ علَيَّ، فدعا نبيُّ الله صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِيَّها؛ فقال: ((أحْسِنْ إلَيْهَا فإذا وَضَعَتْ فأْتِني بها)). فَفَعل فَأمَر بِها نَبيُّ الله صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشُدَّتْ عَلَيْها ثِيابُها، ثُمَّ أمَر بها فَرُجِمَتْ ثُمَّ صَلي علَيْها، فقال له عمر: تُصَلِّي علَيْها يا رسولَ الله! وقد زَنَتْ؟ قال: ((لَقَدْ تابَتْ تَوْبةً لو قُسِمَتْ بينَ سَبْعينَ مِنْ أهْلِ المدينةِ لَوَسِعَتْهُم، وهل وجدْتَ [توبةً] أفضل من أن جادت بنفسها لله عز وجل!)).

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جہینہ قبیلے کی ایک عورت جو زنا کی وجہ سے حاملہ تھی وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگی اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! مجھ پر (زنا کی) حد لاگو ہوتی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے نافذ کر دیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کے سرپرست کو بلوا کر کہا: اس کے ساتھ اچھا سلوک کر جب بچہ پیدا ہو تو اس عورت کو میرے پاس لے کر آنا۔ اس (کے) سرپرست نے ایسا ہی کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کے جسم پر اچھی طرح کپڑا لپیٹ کر اس کے رجم کا حکم دے دیا اسے رجم کر دیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی، سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ عرض کرنے لگے اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک زانیہ عورت کی نماز جنازہ پڑھا دی؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (اے عمر!) اس عورت نے ایسی سچی توبہ کی ہے کہ اگر وہ توبہ مدینہ کے ستر (گنہگار) بندوں کے درمیان تقسیم کر دی جائے تو انہیں کافی ہو جائے اپنی جان اللہ کے لیے قربان کرنے سے بہتر بھی کوئی توبہ ہو سکتی ہے؟ [صحيح۔ صحيح مسلم: 1696]

1583 عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه أن نبي الله صلي الله عليه وسلم قال: كَانَ فِيمَنْ كان قَبْلَكُم رجلٌ قتلَ تِسْعَةً وتسعينَ نَفْسًا، فسأل عَنْ أعْلَم أهْلِ الأرْضِ فدُلَّ علي راهبٍ، فأتاهُ فقالَ: إنَّه قَتل تِسْعةً وتِسْعينَ نفسًا فهلْ له مِنْ تَوْبَةٍ؟ فقال: لا! فَقَتَلَه، فكَمَّلَ به مِائَةً.

ثُمَّ سأل عَنْ أعْلَم أهْلِ الأرْضِ؟ فَدُلّ علي رجل عالمٍ، فقال: إنَّه قَتل مِائَةَ نَفسٍ فهلْ لَهُ مِنْ تَوْبَةٍ؟ فقال: نَعَمْ؛ مَنْ يَحولُ بَيْنَه وبينَ التوبَةِ؟ انْطَلِقْ إلي أرْضِ كذا وكذا؛ فإنَّ بِها أُناسًا يَعبُدونَ اللّٰه، فاعْبُدِ اللّٰه معَهم، ولا تَرْجِعْ إلي أرْضِك؛ فإنَّها أرضُ سوءٍ.

فانْطَلَقَ حتَّي إذا نَصَفَ الطريق، أَتاهُ ملك الموت، فاخْتَصَمتْ فيه ملائكةُ الرحمةِ وملائكة العَذاب، فقالتْ ملائِكةُ الرحمةِ: جاءَ تائبًا مُقْبِلًا بقَلْبِه إلي اللّٰه تعالي، وقالتْ ملائِكَةُ العَذابِ: إنَّه لَمْ يَعْمَلْ خيرًا قَطُّ، فأتاهم مَلَكٌ في صورَةِ آدَمِيٍّ فجَعَلوهُ بَيْنَهُم، فقال: قِيسوا ما بَيْن الأرْضين، فإلي أيَّتِهِما كانَ أدْني فهُوَ لَه، فقاسوا! فوَجَدوهُ أدْنَي إلي الأرْضِ الَّتي أَراد فَقَبَضَتْهُ ملائِكَةُ الرحمةِ)).

وفي رواية ((فكان إلي القرية الصالحةِ أقربَ بشبر، فَجُعِلَ من أهلها)).

وفي رواية ((فأوحي اللّٰه إلي هذه أنْ تَباعَدي، وإلي هذه أنْ تَقرَّبي، وقال: قيسوا بينَهُما، فوجَدوه إلي

هذه أقرب بِشِبْرٍ فَغُفِرَ له))

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پہلے لوگوں میں ایک ایسا آدمی بھی تھا جس نے ننانوے قتل کیے تھے اس نے لوگوں سے سب سے بڑے عالم کے بارے میں پوچھا کہ وہ کون ہے؟ تو اسے بتلایا گیا کہ فلاں راہب (عبادت گذار) ہے وہ آدمی اس راہب کے پاس آیا اور کہنے لگا: میں ننانوے افراد کا قاتل ہوں کیا میری توبہ ممکن ہے؟ وہ راہب کہنے لگا نہیں، اس نے اس راہب کو بھی قتل کر دیا اب مقتولین کی تعداد سو ہوگئی۔ اس آدمی نے پھر لوگوں سے پوچھا سب سے بڑا عالم کون ہے؟ تو اسے ایک عالم کے بارہ میں بتلایا گیا تو وہ آدمی اس عالم کے پاس جا کر عرض کرنے لگا میں سو افراد کا قاتل ہوں کیا میری توبہ ممکن ہے؟ وہ عالم کہنے لگا ہاں تمہاری توبہ ممکن ہے اس کے آگے کوئی بھی چیز رکاوٹ نہیں ہے۔ (لیکن یہاں سے) فلاں فلاں جگہ چلے جاؤ وہاں کے لوگ اللہ کی عبادت کرتے ہیں تم بھی ان کے ساتھ مل کر اللہ کی عبادت کرو۔ اپنے علاقے کی طرف واپس مت آنا یہ برائی والی جگہ ہے۔ وہ آدمی چلا یہاں تک کہ راستے میں ہی تھا کہ اسے موت آ گئی چنانچہ رحمت کے فرشتوں اور عذاب کے فرشتوں میں بحث ہوگئی۔ رحمت کے فرشتے کہنے لگے یہ توبہ کر کے سچے دل سے اللہ کی طرف آیا اور عذاب کے فرشتے کہنے لگے اس نے کبھی بھی بھلائی اور نیکی کا کوئی کام نہیں کیا تو ان فرشتوں کے پاس ایک اور فرشتہ انسانی شکل میں آیا تو انہوں نے اس کو اپنا منصف بنایا وہ آدمی (جو اصل میں فرشتہ تھا) کہنے لگا: تم زمین ناپ لو جس جگہ سے یہ زیادہ قریب ہوگا (یعنی جدھر سے آ رہا ہے یا جدھر جا رہا ہے) تو فیصلہ ویسا ہی ہوگا۔ انہوں نے زمین کو ناپا تو وہ آدمی جس طرف جا رہا تھا اس کا فاصلہ کم تھا تو رحمت کے فرشتے اسے لے گئے۔ ایک روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس زمین کو حکم دیا: جس طرف سے وہ آ رہا تھا کہ تو پھیل جا اور اس جگہ کو حکم دیا جس طرف وہ جا رہا تھا کہ تو قریب ہو جا (زمین نے ایسا ہی کیا)۔

[صحیح۔ صحیح بخاری: 3470، صحیح مسلم: 2766، سنن ابن ماجہ: 2622]

1584 عن أبي هريرة رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: ((قال الله عزَّ وجلَّ: أنا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدي بي، وأنَا معَه حيثُ يذكُرني، والله! للهُ أفْرَحُ بتَوْبَةِ عَبْدِه مِنْ أحدِكُمْ يَجِدُ ضَالَّته بالْفَلاةِ ومَنْ تَقَرَّبَ إليَّ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ إليهِ ذراعًا، ومَنْ تَقرَّبَ إليَّ ذِراعًا تَقَرَّبْتُ إليه باعًا وإذا أقْبَلَ إليَّ يَمْشي

أَقْبَلْتُ إليه أُهَرْوِلُ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ یہ بات ارشاد فرماتا ہے: ''میرا بندہ میرے بارے میں جیسا گمان کرتا ہے میں اس کے ساتھ ویسے ہی پیش آتا ہوں اور جب وہ مجھے یاد کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔ اللہ کی قسم! تم میں سے کسی ایک کو جنگل میں اپنی گمشدہ سواری ملنے پر جس قدر خوشی ہوتی ہے اللہ تعالیٰ کو اس سے کہیں زیادہ خوشی اس وقت ہوتی ہے جب بندہ گناہ سے توبہ کرتا ہے اور (اللہ کا فرمان ہے) جو کوئی ایک بالشت میرے قریب ہوتا ہے تو میں ایک ہاتھ اس کے قریب ہوتا ہوں اور جو ایک ہاتھ میرے قریب آتا ہے میں دو ہاتھ اس کے قریب ہوتا ہوں اور جب کوئی میری طرف چل کر آتا ہے میں اس کی طرف دوڑ کر آتا ہوں۔ [صحیح لغیرہ۔ صحیح بخاری: 7405، صحیح مسلم: 2675]

1585 عن شريح هو ابن الحارث قال: سمعت رجلاً من أصحاب النبي صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يقول: قال النبي صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((قال الله عزَّ وجلَّ: يا ابْنَ آدم! قُمْ إليَّ أَمْشِ إليك، وامْشِ إليَّ أُهَرْوِلْ إليْكَ)).

شریح رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے ایک صحابی رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے آدم کے بیٹے! تو میری طرف کھڑا ہو میں تیری طرف چلوں گا اور تو میری طرف چل میں تیری طرف دوڑ کر آؤں گا۔ [صحیح۔ مسند احمد: 478/3]

1586 عن عبد الله رضي الله عنه قال سمعت رسول الله صلي الله عليه وسلم يقول: ((لَلّٰه أفْرَحُ بتوبَةِ عَبْدِه المُؤْمِنِ مِنْ رَجُلٍ نَزل في أرْضٍ دَوِّيَّةٍ مَهلكةٍ، معه راحِلَتُه، عليها طعَامُه وشَرابُه، فوضعَ رأْسَه فنَام نَوْمةً، فاسْتَيْقظَ وقد ذهبَتْ راحِلَتُه، فطلَبها حتّي إذا اشْتَدَّ عليه الحرُّ والعَطَشُ أوْ ما شاءَ اللّٰه تعالي؛ قال: أرجعُ إلي مكاني الَّذي كنتُ فيه فأنامُ حتّي أموتَ، فوضع يدَه علي ساعِده ليَمُوتَ، فاسْتَيْقَظ فإذا راحِلَتُه عندَه عليها زادُه وشَرابُه! فاللّٰه أشَدُّ فَرحًا بتَوْبَةِ العَبْدِ المؤْمِنِ مِنْ هذا براحِلَتِه)).

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ اپنے مومن بندے کی توبہ سے اس قدر زیادہ خوش ہوتا ہے کہ اتنا وہ آدمی بھی خوش نہیں ہوتا جو ایک خطرناک

جنگل میں دورانِ سفر پڑاؤ کرتا ہے اس کے ساتھ ایک سواری بھی ہے جس پر کھانے پینے کا سامان موجود ہے یہ آدمی کچھ دیر کے لئے سویا جب یہ بیدار ہوا تو (کیا دیکھتا ہے) کہ اس کی سواری غائب ہے یہ سخت گرمی اور پیاس کی حالت میں اس سواری کو تلاش کرتا ہے (سواری نہیں ملتی) یہ آدمی اپنے آپ سے کہتا ہے کہ میں واپس اسی جگہ جاتا ہوں جہاں میں تھا وہاں سو جاتا ہوں یہاں تک کہ مجھے موت آ جائے (وہ وہاں جا کر) لیٹ جاتا ہے پھر کچھ دیر کے بعد بیدار ہوتا ہے تو دیکھتا ہے کہ اس کی سواری سامان سمیت وہاں موجود ہے (ایسے انسان کو سواری ملنے پر کس قدر خوشی ہوتی ہے) لیکن جب ایک مومن بندہ اللہ سے اپنے گناہ کی معافی مانگتا اور توبہ کرتا ہے تو اللہ ایسے آدمی جسے سواری ملنے پر خوشی ہے اس سے کہیں زیادہ بڑھ کر اس توبہ کرنے والے سے خوش ہوتا ہے۔ [صحیح۔ صحیح بخاری: 6308، صحیح مسلم: 2744]

1587 عن أبي ذر رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ((**مَنْ أَحْسَنَ فيما بَقِيَ؛ غُفِرَ له ما مَضى، ومَنْ أَساءَ فيما بَقِيَ؛ أُخِذَ بِما مضى وما بَقِيَ**)).

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو آدمی اپنی آئندہ آنے والی زندگی نیک کاموں میں گزارتا ہے تو اس کی سابقہ زندگی کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اور جو آدمی اپنی آئندہ آنے والی زندگی گناہ کے کاموں میں گزارتا ہے تو اس کا سابقہ اور آئندہ زندگی دونوں پر مواخذہ ہوگا۔

[حسن۔ الطبرانی:]

1588 عن عبد الله بن عمرو رضي الله عنهما: **أَنَّ معاذَ بْنَ جبلٍ أرادَ سفَرًا فقال: يا رسولَ الله! أَوْصِني. قال: ((اعْبُدِ الله ولا تُشْرِكْ به شيئًا)) قال: يا رسولَ الله! زِدْنِي، قال: ((إذا أَسأْتَ فأَحْسِنْ، ولْيَحْسُنْ خُلُقُك))**.

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ سفر کرنے کا ارادہ کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگے اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ مجھے کوئی نصیحت فرمائیے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کی عبادت کر اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرا، سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ عرض کرنے لگے مزید نصیحت فرمائیے: تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تجھ سے کوئی غلطی ہو جائے تو اس کے فوراً بعد نیکی کر، اور اپنا اخلاق اچھا رکھ۔

[حسن۔ صحیح ابن حبان: 524/2، مستدرك للحاكم: 244/4]

1589 عن معاذ قال: قلت: يا رسولَ اللّٰه! أوصِني. قال: ((اعْبُدِ اللّٰه كأنَّك تَراهُ، واعْدُدْ نفْسَك في الموْتي، واذْكُرِ اللّٰه عندَ كُلِّ حَجرٍ وعندَ كُلِّ شَجرٍ، وإذا عمِلْتَ سَيِّئَةً فاعْمَلْ بِجَنْبِها حَسَنَةً، السرُّ بالسرِّ، والعلانِيَةُ بالعَلانِيَةِ)).

سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کی اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے کوئی نصیحت فرما دیجئے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کی عبادت اس طرح کر گویا کہ تو اللہ کو دیکھ رہا ہے، اور اپنے آپ کو مُردوں میں شمار کر (یعنی لمبی امیدیں نہ لگا) اور ہر جگہ اللہ کا ذکر کر اور جب تجھ سے گناہ ہو جائے تو اس کے فوراً بعد نیکی کر، اگر گناہ اعلانیہ کیا ہے تو نیکی بھی اعلانیہ کر اور اگر گناہ چھپ کر کیا ہے تو نیکی بھی چھپ کر ہی کر۔

[حسن لغیرہ۔ الطبرانی]

1590 عن أبي ذرٍّ و معاذ بْنِ جَبَلٍ رضي اللّٰه عنهما عن رسولِ اللّٰه صلي اللّٰه عليه وسلم قال: ((اتَّقِ اللّٰه حيثُما كنْتَ، وأتْبِعِ السيِّئَةَ الْحَسَنَةَ تَمْحُها، وخالِقِ النَّاسَ بخُلُقٍ حَسْنٍ)).

سیدنا ابوذر اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تو جہاں بھی ہو اللہ سے ڈر اور برے کام کے فوراً بعد نیکی کر، یہ نیکی برے کام کے گناہ کو ختم کر دے گی اور لوگوں کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش آ۔ [حسن۔ سنن الترمذی:]

1591 عن أبي ذر رضى اللّٰه عنه أن النبي صلي اللّٰه عليه وسلم قال: ((سِتَّةَ أيَّام ثُمَّ اعْقِلْ يا أبا ذرٍّ! ما يُقالُ لكَ بَعْدُ)). فلمَّا كانَ اليوم السابِعُ؛ قال: ((أوصيكَ بتقوى اللّٰه في سرِّ أمرِكَ وعلانِيَتِه وإذا أسأْتَ فأحْسِنْ ولا تَسْأَلَنَّ أحدًا شَيْئًا وإنْ سَقَط سَوْطُكَ ولَا تَقْبِضْ أمَانَةً)).

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (اے ابوذر رضی اللہ عنہ!) میں تجھے پوشیدہ اور اعلانیہ معاملات میں اللہ سے ڈرنے کی نصیحت کرتا ہوں اور جب تجھ سے کوئی گناہ کا کام سرزد ہو جائے تو اس کے فوراً بعد نیکی کا کام کر، کبھی بھی کسی سے سوال نہ کرنا اگر چہ تمہارا چابک ہی کیوں نہ گر جائے (خود اٹھا لینا) اور کبھی بھی امانت پکڑنے کی ذمہ داری نہ لینا۔ [حسن لغیرہ۔ مسند احمد: 181/5]

1592 عن أبي ذر رضي اللّٰه عنه قال قلتُ: يا رسولَ اللّٰه! أوْصِني. قال: ((إذا عَمِلْتَ سيِّئَةً فأتْبِعها

حَسنَةٌ تَمْحُهَا)). قال: قلتُ: يا رسولَ اللّٰه! أَمِنَ الحَسَنَاتِ لا إله إلا اللّٰه! قال: ((هي أفْضَلُ الحَسنَاتِ)).

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے نصیحت فرمایئے: تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تجھ سے کوئی گناہ کا کام ہو جائے تو اس کے فوراً بعد نیکی کر۔ وہ نیکی گناہ کو ختم کر دے گی، ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا ''لا إله إلا اللّٰه'' پڑھنا بھی نیکی ہے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نیکیوں میں سب سے بڑی نیکی یہی تو ہے۔

[صحيح۔ مسند احمد: 169/5]

1593 عن عبد اللّٰه رضي اللّٰه عنه قال إنَّ رجلاً أصابَ مِن امْرأةٍ قُبْلَةً وفي رواية جاءَ رجلٌ إلى النبيِّ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فقال: يا رسولَ اللّٰه إنِّي عالَجْتُ امْرأةً في أقْصي المدينَةِ وإنِّي أصَبْتُ مِنْها ما دونَ أنْ أمَسَّها، فأنا هذا؛ فاقْضِ فيَّ ما شئْتَ.

فقال له عُمَرُ: لقد سَتَرك اللّٰه لوْ سَتْرتَ نفْسَك.

قال: فَلَمْ يَرُدَّ النبيُّ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا، فقامَ الرجلُ فانْطلَق فأتْبَعَهُ النبيُّ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رجُلاً فدَعاه، فَتَلا علَيْهِ هذه الآيَةَ: ﴿وأَقِمِ الصلاةَ طَرَفَيِ النَّهارِ وَزُلَفًا مِنَ اللَّيْلِ إنَّ الحَسنَاتِ يُذْهِبْنَ السيئاتِ ذَلِكَ ذِكْري لِلذاكِرِينَ﴾.

فقال رجل مِنَ القومِ: يا نَبِيَّ اللّٰه! هذا له خاصَّةً؟ قال: ((بَلْ لِلناسِ كافَّةً)).

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے ایک عورت کو بوسہ دیا پھر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی: میں نے یہ گناہ کیا ہے آپ ﷺ مجھے جو چاہیں سزا دیں تو سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ اس آدمی کو کہنے لگے: اللہ تعالیٰ نے تیرے گناہ پر پردہ ڈالا تھا تو پردہ ہی رہنے دیتا۔ نبی اکرم ﷺ نے اس آدمی کو کچھ نہ کہا وہ چلا گیا آپ ﷺ نے اس آدمی کو بلوا کر قرآن مجید کی یہ آیت تلاوت فرمائی ''وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَ زُلَفًا مِّنَ اللَّيْلِ اِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ'' اور آپ ﷺ دن کے دونوں اطراف اور رات کی گھڑیوں میں نماز قائم کریں یقیناً نیکیاں گناہوں کو مٹا ڈالتی ہیں یہ نصیحت قبول کرنے والوں کے لئے بڑی نصیحت ہے'' لوگوں میں سے ایک آدمی عرض کرنے لگا اے اللہ کے

نبی ﷺ! کیا یہ (خوشخبری) صرف اس کے لئے خاص ہے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا بلکہ یہ تمام لوگوں کے لئے (یہ معافی اللہ تعالیٰ کی مشیت پر موقوف ہے) [صحیح۔ صحیح مسلم: 2763]

1594 عن أبي طويل شطب الممدود أنّه أتي النبيَّ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فقال: أرأيتَ مَنْ عمِلَ الذنوبَ كلَّها ولَمْ يترُكْ منها شيئًا وهو في ذلك لَمْ يَترُكْ حاجّةً ولا داجّةً إلا أتاها، فَهلْ لذلِكَ مِنْ تَوْبَةٍ؟ قال: ((فهلْ أسْلَمْتَ؟)).

قال: أمّا أنا فأشْهَدُ أنْ لا إله إلا اللّٰه، وأنّك رسولُ اللّٰه. قال:

((تَفْعَلُ الخَيْراتِ، وتَتْرُكُ السَّيِّئَاتِ؛ فَيَجْعَلُهُنَّ اللّٰه لَكَ خَيْراتٍ كلَّهُنَّ)). قال: وغَدَراتي وفَجَراتي؟ قال: ((نعم)) قال: اللّٰه أكبَرُ، فما زالَ يُكَبِّرُ حتّي تَواري.

سیدنا شطب الممدود رضی اللہ عنہ نے نبی مکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی: ایک آدمی ہر طرح کا گناہ کرتا ہے کوئی بھی چھوٹا، بڑا گناہ نہیں چھوڑتا۔ کیا ایسے آدمی کی بھی توبہ قبول ہو سکتی ہے؟ آپ ﷺ نے اس سے پوچھا: کیا تم مسلمان ہو چکے ہو؟ وہ کہنے لگا میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبودِ برحق نہیں اور آپ ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نیکی کے کام کرتا رہ اور برے کام چھوڑ دے (جب تو ایسا کرے گا) تو اللہ تعالیٰ ان برائیوں کو بھی نیکیوں میں بدل دیں گے۔ اس نے پھر عرض کی: میں نے جو دھوکہ دیا اور جھوٹ وغیرہ بولا ہے وہ بھی معاف ہو جائے گا؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ بھی معاف ہو جائے گا۔ وہ آدمی ''اللہ اکبر'' کہتے کہتے واپس چلا گیا۔

[صحیح۔ مسند بزار: 6887، الطبرانی فی الکبیر: 249/7]

2-اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہونے اور عبادت کے لئے وقت نکالنے کی ترغیب اور دنیا میں مگن ہونے اور دنیا ہی کی فکر کرنے پر وعید

1595 عن معقل بن يسار رضي الله عنه قال قال رسولُ الله صَلَّي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((يقولُ ربُّكم يا ابْنَ آدَمَ! تفرَّغْ لِعبادَتي؛ أمْلأْ قلبَكَ غنيً، وأمْلأْ يَديْكَ رزْقًا، يا ابْنَ آدَمَ! لا تُباعِدْ مِنِّي؛ أمْلأْ قلبَكَ فقْرًا، وأمْلأْ يديْكَ شُغْلًا)).

سیدنا معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ رب العزت آدم کے بیٹے (انسان) کو خطاب کرتے ہوئے فرماتا ہے تو میری عبادت کے لئے وقت نکال میں تیرا سینہ غنیٰ سے اور تیرے دونوں ہاتھ رزق سے بھر دوں گا۔ اے آدم کی اولاد! تو مجھ سے دور مت ہونا (دور ہونے کے نتیجہ میں) میں تیرا دل فقیری سے اور تیرے دونوں ہاتھ مشغولیت سے بھر دوں گا۔ [صحيح۔ المستدرك للحاكم: 326/4]

1596 عن أبي الدرداء رضي الله عنه عن النبيِّ صَلَّي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((ما طلَعتْ شمسٌ قَطُّ إلا بُعِثَ بِجَنْبَتَيها مَلَكانِ؛ إنَّهُما لَيُسمِعَانِ أهلَ الأرْضِ إلا الثَّقلَيْنِ: يا أيُّها الناسُ! هَلُمّوا إلي ربِّكُم؛ فإنَّ ما قلَّ وكَفي، خيْرٌ مِمّا كَثُرَ وألْهي، ولا غَربَتْ شَمْسٌ قَطُّ إلا وبُعِثَ بجَنْبَتَيها مَلَكانِ يُنادِيَانِ اللّٰهُمَّ عَجِّلْ لِمُنْفِقٍ خلَفًا، وعَجِّلْ لِمُمْسِكٍ تَلَفًا)).

سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب سورج طلوع ہوتا ہے تو اس سورج کے دونوں جانب دو فرشتے مقرر کیے جاتے ہیں وہ فرشتے انسانوں اور جنوں کے علاوہ باقی تمام مخلوقات کو یہ بات سناتے ہیں کہ اے لوگو! تم سب اپنے رب کی طرف لوٹو، وہ مال جو کم ہونے کے باوجود کفایت کرنے والا ہو وہ اس مال سے بہت بہتر ہے جو زیادہ ہو اور غافل کرنے والا ہو اور جب بھی سورج غروب ہوتا ہے تو اس کے دونوں جانب دو فرشتے مقرر کیے جاتے ہیں جو کہتے ہیں۔ اے اللہ! جو تیرے راستے میں خرچ کرنے والا ہے تو اسے بہت جلد مزید عطا فرما اور جو تیرے راستے میں خرچ سے رکنے والا ہے تو اسے بہت جلد نقصان سے دوچار کر دے۔

[صحيح۔ مسند احمد: 197/5، صحيح ابن حبان: 3319، المستدرك للحاكم: 445/2]

1597 عن زيد بن ثابتٍ رضي الله عنه قال: سمعتُ رسولَ الله صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يقول: ((مَنْ كانَتِ الدنيا هَمَّه فَرَّقَ اللهُ عليه أمْرَه، وجَعلَ فَقْرَه بَيْنَ عَيْنَيْهِ؛ ولمْ يأتِه مِنَ الدنيا إلا ما كُتبَ له، ومَنْ كانَتْ الآخِرَةُ نيَّتَه جمَع اللهُ له أمْرَه، وجعَل غِناهُ في قلْبِه؛ وأتَتْهُ الدنيا وهِيَ راغِمَةٌ)).

سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: وہ آدمی جس کی ساری فکر اور سوچ کا مرکز دنیا ہے اللہ تعالیٰ ایسے بندے کے معاملات متفرق کر دیتا ہے اور اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان فقیری مسلط کر دیتا ہے اور اسے دنیا میں وہی کچھ ملتا ہے جو اس کا مقدر ہے اور وہ آدمی جس کی نیت آخرت کی کامیابی ہو تو اللہ تعالیٰ ایسے بندے کے معاملات سمیٹ دیتا ہے اور اس کے دل کو غنا سے بھر دیتا ہے اور دنیا اس کے پاس مطیع اور فرمانبردار بن کر آتی ہے۔[صحيح۔ سنن ابن ماجه: 4105]

1598 عن أنسٍ رضي الله عنه قال: قال رسولُ الله صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ كانَتِ الآخِرَةُ هَمَّه؛ جعَل اللهُ غِناهُ في قَلْبِه، وجَمَع له شَمْلَه ، وأتَتْهُ الدنيا وهي راغِمَةٌ، ومَنْ كانتِ الدنيا هَمَّه؛ جعَلَ اللهُ فَقْرَه بَيْنَ عَيْنَيهِ، وفرَّقَ عليه شَمْلَه، ولَمْ يأْتِه مِنَ الدنيا إلا ما قدِّرَ له)). وفي رواية: ((مَنْ كانَتْ نيَّته الآخِرةُ؛ جعَل الله تبارَك وتعالي الغِني في قَلْبِه، وجَمَع لَه شَمْلَه ونَزَع الفقر مِنْ بَيْن عَيْنَيْهِ، وأتَتْهُ الدنيا وهي راغِمَةٌ، فلا يُصْبِحُ إلا غَنِيًّا ولا يُمْسي إلا غَنِيًّا، ومَنْ كانَتْ نيَّتَه الدنيا؛ جَعَل اللهُ الفَقْرَ بيْنَ عَيْنَيْهِ، فلا يُصْبِحُ إلا فَقيرًا ولا يُمسي إلا فَقيرًا)).

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس بندے کا مقصدِ حیات اور مطمع نظر آخرت ہو اللہ تعالیٰ اس بندے کے دل میں غنا ڈال دیتا ہے اور اس کے بکھرے ہوئے معاملات سمیٹ دیتا ہے اور اس کی آنکھوں کے درمیان سے فقیری دور کر دیتا ہے اور دنیا اس کے پاس مطیع و فرمانبردار ہو کر آتی ہے وہ صبح و شام غنی (مالدار) ہے اور جس بندے کا مقصدِ حیات اور مطمع نظر دنیا ہو اللہ تعالیٰ اس بندے کی دونوں آنکھوں کے درمیان فقیری مسلط کر دیتا ہے اور ایسا آدمی صبح و شام فقیر (ہی رہتا) ہے۔

[صحيح لغيره۔ جامع الترمذي: 2465، الطبراني في الكبير: 4891/5، مسند البزار:]

1599 عن ابن مسعود رضي الله عنه قال: سمعتُ نَبِيَّكُم صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يقول: ((مَنْ جعلَ

الهُمومَ همًّا واحِدًا هَمَّ المعاد؛ كَفاهُ اللّٰه هَمَّ دُنْياهُ، ومَنْ تَشعَّبَتْ بِهِ الهُمُومُ [فى] أحوالِ الدنيا؛ لم يُبالِ اللّٰه في أيِّ أوْدِيَتِه هَلَكَ)).

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جس آدمی نے تمام غموں کو صرف ایک ہی غم بنالیا اور وہ آخرت کا غم ہے تو اللہ تعالیٰ دنیا میں اس کے تمام غموں سے اسے کافی ہو جائے گا اور وہ آدمی جسے دنیا کے احوال میں غموں نے متفرق کر دیا (یعنی وہ دنیا کے پیچھے بھاگتا رہا اور آخرت کی فکر نہ کی) تو اللہ تعالیٰ کو اس کی کوئی پرواہ نہیں وہ جونسی وادی میں بھی ہلاک ہو جائے۔

[**حسن لغیرہ۔** سنن ابن ماجہ: 257]

3- فتنہ وفساد کے دور میں نیک عمل کرنے کی ترغیب

1600 عن أبي ثعلبة الخشني قال: قال رسول الله صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((**فإنّ من ورائكم أيامَ الصبرِ، الصبرُ فيهن مثلُ القبضِ علي الجمرِ، للعاملِ فيهن مثلُ أجرِ خمسين رجلاً يعملون مثلَ عمله**))

وفي رواية: **قيل:يا رسول اللّٰہ!أجرُ خمسين رجلاً منا أو منهم؟ قال:((بل أجر خمسين منكم))**.

سیدنا ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: (اے میرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم! تمہارے بعد صبر کے ایام آنے والے ہیں ان ایام میں صبر کرنا آگ کے انگارے ہاتھ میں پکڑنے کے مترادف ہے ان ایام میں (نیک) عمل کرنے والے کو پچاس آدمیوں کے برابر اجر ملے گا جو اس آدمی کے (نیک) اعمال کی طرح (نیک) اعمال کرتے ہیں۔ایک روایت میں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! وہ پچاس اجر والے افراد ہم سے ہیں یا اس دور کے پچاس افراد سے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے پچاس افراد مراد ہیں (یعنی فتنوں کے دور میں صبر کرتے ہوئے نیک اعمال پر کاربند ہونا پچاس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے عمل کرنے کے برابر اجر ہے)۔

[**صحیح لغیرہ۔** سنن ابن ماجہ: 4014، جامع الترمذی: 3060، سنن ابی داوٗد: 4341]

1601 عن معقل بن يسار رضي الله عنه؛ أنّ رسولَ الله صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((**عِبَادَةٌ فِي الْهَرَجِ كَهِجْرَةٍ إلَيَّ**))

سیدنا معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: فتنہ وفساد کے دور میں عبادت کرنا اجروثواب میں میری طرف ہجرت کرنے کے برابر ہے۔

[**صحیح۔** صحیح مسلم: 2948، جامع الترمذی: 2201، سنن ابن ماجہ: 3985]

4- نیک عمل پر ہمیشگی کرنے کی ترغیب اگر چہ وہ کم ہی کیوں نہ ہو

1602 عن عائشةَ رضي الله عنها قالَتْ: كان لِرَسولِ الله صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حصيرٌ وكان يُحَجِّزه باللَّيلِ فيُصَلِّي عليه، ويَبسُطُه بالنهارِ فيَجْلِسُ عليه، فجعَل الناسُ يثوبُون إلي النبيِّ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فيصَلُّونَ بصَلاتِه حتّي كَثُروا، فأقْبَلَ عَلَيْهِمْ فقال: ((يا أيُّها الناسُ! خُذوا مِنَ الأعْمالِ ما تُطيقونَ؛ فإنَّ اللّٰه لا يَمَلّ حتي تَمَلُّوا، وإنَّ أحبَّ الأعْمالِ إلي اللّٰه ما دَامَ وإنْ قَلَّ)) وفي رواية ((وكانَ آلُ مُحَمَّدٍ إذا عَمِلُوا عَملاً أثْبَتُوهُ)) وفي رواية قالت إنَّ رسولَ اللّٰه صَلَّي اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئلَ: أيُّ الأعْمالِ أحَبُّ إلي اللّٰه؟ قال: ((أدْوَمُه وإنْ قَلَّ)) وفي رواية: قالت: انَّ رسولَ اللّٰه صَلَّي اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قال: ((سدِّدُوا وقارِبُوا، واعْلَموا أنَّه لَنْ يُدخِلَ أحدَكم عَملُه الجنَّةَ، وإنَّ أحَبَّ الأعْمالِ إلي اللّٰه أدْوَمُها وإنْ قَلَّ)) ولمسلم ((وكانَتْ عائشَةُ رضي اللّٰه عنها إذا عمِلَتِ العملَ لَزِمَتْهُ)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک چٹائی تھی جو آپ ﷺ نے خاص اپنے لیے رکھی تھی آپ ﷺ رات کے وقت اس پر نماز پڑھتے اور دن کے وقت اسے بچھا کر اس پر بیٹھتے۔ لوگ (رات کے وقت) آپ ﷺ کے پاس جمع ہونا شروع ہو گئے اور آپ ﷺ کی نماز کی اقتدا میں نماز پڑھنے لگے یہاں تک کہ ان کی تعداد خاصی ہو گئی آپ ﷺ ان کی طرف متوجہ ہو کر فرمانے لگے ”اے لوگو! اعمال اتنے ہی کرو جتنی تم طاقت رکھتے ہو یقیناً اللہ تعالیٰ (ثواب دیتے ہوئے) نہیں تھکتا یہاں تک کہ تم (اعمال کرتے ہوئے) تھک جاؤ گے اور بے شک اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ اعمال وہ ہیں جن پر ہمیشگی ہو اگر چہ وہ تھوڑے ہی کیوں نہ ہوں۔ اور ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ کی آل کے لوگ جب بھی کوئی عمل کرتے تو پھر اس پر پختگی اور ہمیشگی اختیار کیا کرتے تھے اور ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”راہ راست کی طرف لوگوں کی راہنمائی کرو اور حق کے قریب رہو اور یہ بات خوب اچھی طرح جان لو تم میں سے کسی کو بھی اس کا عمل ہرگز جنت میں داخل نہیں کر سکتا (نیک اعمال جنت میں داخلے کا سبب ہیں اصل چیز اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے) یقیناً اللہ کے نزدیک پسندیدہ اعمال وہ ہیں جن پر ہمیشگی ہو اگر چہ وہ کم ہی کیوں نہ ہوں۔ ایک روایت میں ہے کہ سیدہ

عائشہ رضی اللہ عنہا جب کوئی عمل کرتیں تو اس عمل پر ہمیشگی اختیار کرتی تھیں۔

[صحیح۔ صحیح بخاری: 43, 6464، صحیح مسلم: 783,782]

1603 عن أم سلمة قالت: ((ما ماتَ رسولُ اللّٰه صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حتّي كان أكْثَرُ صَلاتِه وهو جالِسٌ، و كانَ أحبَّ العَملِ إليهِ ما داوَمَ عليه العَبْدُ وإنْ كان شَيْئًا يسيرًا))

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس دنیا سے رخصت ہوئے تو وہ اکثر نمازیں بیٹھ کر پڑھتے تھے (طبیعت ناساز ہونے کی وجہ سے) اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک پسندیدہ عمل وہ تھا جس پر بندہ ہمیشگی اختیار کرے اگرچہ وہ عمل بہت تھوڑا ہی کیوں نہ ہو۔[صحیح۔ صحیح ابن حبان: 2507]

5- فقر اور کم خرچ کی ترغیب اور فقراء، مساکین اور کمزور لوگوں کے ساتھ محبت کرنے اور ان کے ساتھ بیٹھنے کی فضیلت کا بیان

1604 صحیح عن أمّ الدرداءِ عن أبي الدرداءِ رضي الله عنهما قال قلتُ له: ما لكَ لا تَطْلُبُ ما يطْلُب فلانٌ وفلانٌ؟ قال: إِنّي سمِعْتُ رسولَ الله صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يقول: ((إنَّ وراءَ كُمْ عقبةً كَؤُودًا لا يَجُوزُها المُثْقِلونَ)). فأنا أُحِبُّ أنْ أتخفَّفَ لِتلكَ العقبةِ.

سیدہ ام درداء رضی اللہ عنہا نے ابودرداء رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا وجہ ہے کہ دوسرے لوگوں کی طرح آپ کے دل میں دنیا کے مال ومتاع کو حاصل کرنے کی چاہت نہیں ہے؟ تو سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ''تمہارے آگے ایک بہت سخت اور مشکل گھاٹی ہے، بوجھ اٹھانے والے اس گھاٹی کو عبور نہیں کرسکیں گے تو میں اس گھاٹی کے لئے اپنے آپ کو ہلکا رکھنا پسند کرتا ہوں۔

[صحیح- الطبرانی فی الکبیر: 4806]

1605 صحیح عن أبي أسماء أنه دخل علي أبي ذر وهو بالربذة وعندَه امْرأةٌ سَوْداءُ مُسْغبَة ليسَ عليها أَثرُ المحاسِنِ ولا الخَلوقِ، فقال: ألا تَنْظرونَ إلي ما تَأمُرني هذه السوَيْداءُ؟ تأْمُرني أنْ آتيَ العِراقَ، فإذا أتَيْتُ العِراقَ مالوا عليّ بدُنْياهُمْ، وإنَّ خَليلي صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهِدَ إليَّ: أنَّ دونَ جسْرِ جَهنَّمَ طَريقًا ذا دَحْضٍ ومَزَلَّةٍ، وإنا انْ نأْتي عليه وفي أحْمالِنا اقْتِدارٌ واضْطِمارٌ أحْري أنْ نَنْجُوَ مِنْ أنْ نَأتِيَ عيه ونَحْنُ مَواقِيْرُ.

ابواسماء رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ وہ سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور وہ ربذہ نامی بستی میں رہائش پذیر تھے۔ان کے پاس ایک کالے رنگ کی پراگندہ بکھرے ہوئے بالوں والی عورت بیٹھی تھی۔اس پر نہ تو خوبصورتی کا کوئی اثر تھا اور نہ ہی خوشبو کا ابوذر رضی اللہ عنہ فرمانے لگے کیا تم دیکھتے نہیں کہ یہ سیاہ رنگ کی عورت مجھے کیا کہہ رہی ہے؟ یہ مجھے کہتی کہ میں عراق جاؤں (وہاں رہائش رکھ لوں) اور جب میں عراق چلا جاؤں گا تو یہ (عراق کے) لوگ دنیا وغیرہ کا مال ودولت لے کر میری طرف مائل ہوں گے (یعنی میں کبار صحابہ میں شامل ہوں، میری عزت کرتے

ہوئے یہ لوگ مجھے مال وغیرہ دیں گے) اور بے شک میرے خلیل (محمد رسول اللہ) ﷺ نے مجھ سے عہد (وعدہ) لیا ہے کہ بے شک پل صراط سے پہلے ایک پھسلن والا راستہ ہے اور بے شک ہم اس (راستے) پر آئیں اور ہم پر ہلکا پھلکا بوجھ ہو یہ اس بات سے بہت بہتر ہے کہ ہم اس (راستے) پر آئیں اور ہم بوجھ سے لدے ہوئے ہوں۔ [صحیح۔ مسند احمد: 159/5]

1606 عن أبي سعيدٍ الخدريّ رضي الله عنه؛ أنَّ النَّبي صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قال: ((**إنَّ الله عز وجل لَيَحْمي عبدَهُ المؤْمِنَ الدنيا وهو يُحِبُّه، كما تَحْمونَ مريضَكُم الطعامَ والشرابَ**)).

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''یقیناً اللہ تعالیٰ مومن بندے کو دنیا سے بچاتا ہے اور وہ اسے پسند کرتا ہے جس طرح تم اپنے مریض کو (پرہیز کروا کر) کھانے پینے سے دور رکھتے ہو۔[صحیح۔ المستدرك للحاكم: 207/4]

1607 عن رافع بن خديجٍ رضي الله عنه قال: قال رسولُ الله صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((**إذا أحبَّ الله عزَّوجلَّ عبْدًا حَماهُ الدُّنْيا، كما يَظلُّ أحدُكم يَحْمي سَقيمَهُ الماءَ**))

سیدنا رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو اسے دنیا سے بچالیتا ہے (دنیا میں مگن نہیں ہونے دیتا) جس طرح تم میں سے ایک اپنے مریض کو پانی سے بچاتا ہے۔

[صحیح لغیرہ۔ الطبرانی فی الکبیر: 17/19، صحیح ابن حبان: 669، المستدرك للحاكم: 207/4]

1608 عن ابنِ عبَّاسٍ رضي الله عنهما عن النبيِّ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قال: ((**اطَّلَعْتُ في الجنَّةِ، فرأَيْتُ أكْثَرَ أهْلِها الفقَراء، واطَّلَعْتُ في النارِ فرأيتُ أكْثَرَ أهْلِها النساءَ**)).

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''میں نے جنت کو دیکھا تو اس کی اکثریت فقرا کو پایا اور میں نے جہنم میں جھانکا تو اس کی اکثریت عورتوں کو دیکھا۔

[صحیح۔ صحیح البخاری: 6449، صحیح مسلم: 2737]

1609 عن عبد الله بن عمرو بن العاص رضي الله عنهما عن رسول الله صلي الله عليه وسلم أنه قال:

((هَلْ تَدْرُونَ أَوَّلَ مَنْ يَدْخُلُ الجنَّةَ مِنْ خَلْقِ اللّٰه عزَّ وجلَّ؟)). قالوا: اللّٰه ورسولُه أعْلَمُ. قال: ((الفقَراءُ المُهاجِرونَ الَّذين تُسَدُّ بِهِمُ الثُّغورُ، وتُتَّقي بِهِمُ المَكارِهُ، ويموتُ أحَدُهم وحاجَتُه في صَدْرِه؛ لا يَسْتَطيعُ لَها قَضاءً، فيقولُ اللّٰه عزَّ وجلَّ لِمَنْ يشاءُ مِنْ ملائكتِه: ائْتُوهُمْ فَحيُّوهُمْ، فتقولُ الملائِكَةُ: ربَّنا نَحْنُ سكَّانُ سَمائكَ، وخيرَتُك مِنْ خَلْقِكَ، أفَتَأمُرنا أنْ نأْتِيَ هؤُلاءِ فَنُسَلِّمَ عليْهِمْ؟ قال: إنَّهُمْ كانوا عِبادًا يَعْبدوني ولا يُشْرِكونَ بي شيْئًا، وتُسَدُّ بهم الثُّغورُ، وتُتَّقي بِهِمُ المكارِهُ، ويموتُ أحَدُهم وحاجَتُه في صَدْرِه؛ لا يَسْتَطيعُ لها قَضاءً، قال: فتَأْتِيهِمُ الملائِكَةُ عند ذلك فيَدْخُلون عليْهِمْ مِنْ كلِّ بابٍ ﴿سَلامٌ عَلَيْكُمْ بِما صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ﴾)).

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے) سوال کیا ''کیا تمھیں معلوم ہے کہ اللہ کی مخلوق میں سے سب سے پہلے جنت میں کون داخل ہوگا؟ تو وہ (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) عرض کرنے لگے اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مہاجر فقراء یہ وہ لوگ ہوں گے جن کی وجہ سے سرحدوں کی حفاظت ہوئی اور ان کی وجہ سے مشکلات سے بچاؤ ہوا، جب ان میں سے کسی ایک کو موت آتی ہے تو اس کی حالت یہ تھی کہ اس کی ضرورت، حاجت اس کے سینے میں ہی رہی اور وہ اسے پورا نہ کر سکا تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں میں سے جسے چاہتا ہے کہتا ہے تم ان کے پاس جاؤ اور انہیں سلام کہو تو فرشتے عرض کرتے ہیں اے اللہ! ہم آسمان کے باشندے ہیں اور تیری مخلوق میں سے سب سے بہتر ہیں کیا آپ ہمیں حکم دیتے ہیں کہ ہم ان کے پاس جا کر انہیں سلام بلائیں؟ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے بے شک یہ میرے بندے صرف میری عبادت کرتے رہے انہوں نے میرے ساتھ شرک نہیں کیا ان کی وجہ سے سرحدوں کے حالات درست ہوئے اور ان کی وجہ سے مکروہات سے بچاؤ ہوا ان میں سے کسی ایک کو موت آئی تو اس کی خواہش اس کے دل میں ہی رہی اور وہ اسے پورا نہ کر سکا تو پھر فرشتے ان پر ہر دروازے سے داخل ہوتے ہیں (اور کہتے ہیں) ''سَلَامٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ'' تمہارے صبر کی وجہ سے تم پر سلام ہو۔ آخرت کا اچھا انجام بہت ہی خوب ہے۔''

[صحیح۔ مسند احمد: 168/2، مسند بزار: 3665، صحیح ابن حبان: 7421]

1610 عن ثوبان رضي الله عنه قال: قال رسول الله صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ حَوْضِي ما بَيْن (عَدَنٍ) إلي (عَمَّانَ)، أكْوابُه عددُ النُّجوم: ماؤهُ أشَدُّ بياضًا مِنَ الثلْجِ، وأحْلي مِنَ العَسلِ وأكْثرُ الناسِ ورُودًا عليه فُقَراءُ الْمهاجِرِينَ)). قلنا يا رسولَ اللّٰه! صِفْهُم لَنا؟ قال: ((شُعْثُ الرُّؤوسِ، دُنْسُ الثيابِ، الَّذينَ لَا يَنْكِحون المتَنَعِّماتِ، ولا تُفْتَحُ لَهُم السُّدَد، الَّذينَ يُعطُونَ مَا عَلَيْهِم، ولا يُعطَوْنَ ما لَهُمْ)).

سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''بے شک میرا حوض (اتنا بڑا ہوگا) جتنا عدن اور عمان (دو علاقوں) کا درمیانی فاصلہ ہے۔ اس (حوض) کے آبخوروں کی تعداد (آسمان کے) ستاروں جتنی ہے۔ اس کا پانی اولوں سے بھی بڑھ کر سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے اور فقراء مہاجرین کی اکثریت اس پر آئے گی۔ ہم نے عرض کی اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! ہمیں ان کی صفات بتلائیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''گرد آلود سر، میلے کچیلے کپڑوں والے جو ناز و نعمت میں پلنے والی عورتوں سے نکاح نہیں کر سکتے اور امراء کے دروازے ان کے لئے نہیں کھلتے تھے یہ اپنے حقوق کی ادائیگی تو کرتے تھے لیکن ان کے حقوق کی ادائیگی نہیں کی جاتی تھی۔ [صحیح۔ الطبرانی فی الکبیر: 1443/2، جامع الترمذی: 2444]

1611 عن عبد الله بن عمرو رضي الله عنهما عن النبي صلي الله عليه وسلم قال: ((يَجْتَمِعونَ يومَ القِيامَةِ فيُقالُ: أيْنَ فُقراءُ هذه الأُمَّةِ؟ قال: فيُقالُ لَهُمْ: ماذا عمِلْتُم؟ فيَقولُون: ربَّنا ابْتَليْتَنا فصَبْرنا، ووَلَّيْتَ السلْطانَ و الأموال غيرنَا، فيقولُ اللّٰه جلَّ وعَلا: صدَقْتُم، قال: فيَدْخُلونَ الجَنَّةَ قبْلَ الناسِ، وتبْقي شِدَّةُ الحِسَابِ علي ذَوي الأمْوالِ والسُّلْطانِ)). قالوا: فأيْنَ المؤمِنونَ يَوْمَئذٍ؟ قال: ((توضَعُ لَهُم كراسيُّ مِنْ نُورٍ، وتُظَلّلُ عليهِمُ الغَمائمُ، يكونُ ذلكَ اليومُ أقْصَرَ علي المؤمِنين مِنْ ساعَةٍ مِنْ نَهارٍ))

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''قیامت کے دن لوگ جمع ہوں گے تو انہیں کہا جائے گا اس امت کے فقراء کہاں ہیں؟ پھر انہیں کہا جائے گا تم نے کون سے اعمال کئے؟ تو وہ عرض کریں گے، اے ہمارے رب! آپ نے ہمیں آزمایا اور ہم نے صبر کیا اور آپ نے ہمارے علاوہ دوسروں کو بادشاہت اور مال کا وارث بنایا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا ''تم سچ کہتے ہو'' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''لوگوں سے پہلے یہ جنت میں داخل ہوں گے اور حساب کی شدت مالداروں اور حکمرانوں پر ہوگی تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

عرض کرنے لگے اس دن مومن کہاں ہوں گے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''ان کے لئے نور کی کرسیاں رکھی جائیں گی اور بادل ان پر سایہ کریں گے مومنوں پر یہ دن ایک گھڑی سے بھی زیادہ چھوٹا ہوگا۔

[حسن۔ الطبرانی: ، صحیح ابن حبان: 7419]

1612 عن أسامة رضي الله عنه عن النبيِّ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قال: ((قُمْتُ علي بابِ الجنَّةِ، فكانَ عامَّةُ مَنْ دخَلها المساكينُ، وأصحابُ الجَدِّ مَحْبوسونَ، غير أنَّ أصْحابَ النارِ قد أمِرَ بِهِمْ إلي النارِ، وقُمْتُ علي بابِ النارِ، فإذا عامَّةُ مَنْ دخَلها النسَاءُ)).

سیدنا اسامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی مکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ''میں جنت کے دروازے پر کھڑا ہوا۔ (تو کیا دیکھا کہ) اس میں اکثریت مساکین کی تھی اور مالداروں کو (جنت میں داخل ہونے سے) روکے رکھا گیا تھا اور جو جہنمی تھے انہیں جہنم (میں پھینکنے) کا حکم دے دیا گیا تھا اور میں جہنم کے دروازے پر کھڑا ہوا تو اس میں داخل ہونے والی اکثر خواتین تھیں۔ [صحیح۔ صحیح البخاری: 5196، صحیح مسلم: 2736]

1613 روي عن أنس رضي الله عنه أن النبي صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قال: ((اللّٰهم أحْيني مسكيناً وأمتني مسكيناً، واحشُرني في زُمرة المساكين يوم القيامة ......)). وفی روایة: ابن عباس عن النبي صلي الله عليه وسلم قال: ((أتاني الليلةَ ربي)) وفي رواية: ((رأيتُ ربّي في أحسَنِ صورَةٍ)) ((قال: يا مُحَمَّدُ! قلتُ: لبَّيْكَ وسَعْدَيْكَ، فقال: إذا صلَّيْتَ قل: اللّٰهُمَّ إنِّي أسْألُكَ فِعْلَ الخَيْراتِ، وتَرْكَ المنكَراتِ، وحبّ المسَاكِينِ، وإذا أرَدتَ بعبادِكَ فِتْنَة فاقْبِضْني إليكَ غَيْرَ مَفتونِ)).

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اے اللہ! مجھے مسکینی کی حالت میں زندہ رکھ اور مجھے مسکینی کی حالت میں وفات دے اور قیامت والے دن مجھے مساکین کے گروہ میں اٹھا۔ ایک روایت میں ہے: کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں نے اپنے رب کو احسن صورت میں دیکھا (پھر) اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے محمد ﷺ! میں نے کہا اے اللہ! میں حاضر ہوں۔ تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: جب نماز پڑھ کر فارغ ہو تو یہ کہا کرو: ''اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاكِيْنِ وَاِذَا أردتَ بِعِبَادِكَ فِتْنَةً فَاقْبِضْنِیْ اِلَيْكَ غَيْرَ مَفْتُوْنٍ'' ''اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں نیکیوں کے کرنے اور

برائیوں کے چھوڑنے کا اور مسکینوں کی دوستی کا اور جب تو ارادہ کرے اپنے بندوں کو فتنہ میں (یعنی گمراہی میں یا سزا میں) مبتلا کرنے کا تو مجھے بغیر فتنے میں مبتلا کیے اپنے پاس بلالے۔"

[حسن لغیرہ۔ جامع الترمذی: 2353]

1614 عن عائذ بن عمرو: أنَّ أبا سُفْيانَ أتي علي سلمانَ وصُهَيْبٍ وبلالٍ في نَفَرٍ فقالوا: [واللّٰه] ما أخَذَتْ سيوفُ اللّٰه مِنْ عُنُقِ عَدوِّ اللّٰه مَأخَذها! فقالَ أبو بَكْرٍ رضي اللّٰه عنه: أتَقولونَ هذا لَشيْخِ قُرَيْشٍ وسَيِّدِهِمْ؟! فأتي النبيّ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فأخْبَره، فقال: ((يا أبا بَكْرٍ! لَعلَّكَ أغْضَبْتَهُم، لِئِنْ كُنْتَ أغْضَبْتَهُم لقد أغْضَبْتَ ربَّكَ)). فأتاهُمْ أبو بَكْرٍ فقال: يا إخْوَتاهُ! أغضَبْتُكم؟ قالوا: لا، يَغْفِرُ اللّٰه لَك يا أخي.

(ایک مرتبہ) ابوسفیان سیدنا سلمان، صہیب اور بلال رضی اللہ عنہم کے پاس آیا تو یہ اسے کہنے لگے اللہ کی قسم اللہ کی تلواروں نے اللہ کے دشمنوں کی گردنوں کی مکمل پکڑ نہیں کی۔ تو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ انہیں کہنے لگے کیا تم یہ بات قریش کے سردار کو کہہ رہے ہو؟ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر ساری بات بتلا دی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوبکر شاید تم نے انہیں (سلمان، صہیب اور بلال وغیرہ کو) ناراض کر دیا ہے اگر تم نے انہیں ناراض کر دیا ہے تو تم نے اپنے رب کو ناراض کیا ہے۔ (یہ سن کر) ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ان کے پاس آئے اور انہیں کہنے لگے اے میرے بھائیو! کیا میں نے تمھیں غصہ دلایا ہے؟ تو یہ عرض کرنے لگے نہیں اللہ تعالیٰ تمہیں معاف کرے۔ [صحیح۔ صحیح مسلم: 2504]

1615 عن أبي ذر رضي اللّٰه عنه قال: أوْصاني خَليلي رسول اللّٰه صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخِصالٍ مِنَ الخَيْرِ؛ أوْصاني: ((أنْ لا أنْظُرَ إلي مَنْ هو فَوْقي وأنْظُرَ إلي مَنْ هو دوني، وأوْصاني بحبِّ المساكِينِ والدُّنوِّ منْهُم، وأوْصاني أنْ أصِلَ رَحِمي وإنْ أدْبَرَتْ))

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مجھے میرے خلیل جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیر و بھلائی کی چند نصیحتیں کیں۔ ① میں ہمیشہ اپنے سے امیر کی طرف نہ دیکھوں بلکہ اپنے سے کم تر کی طرف دیکھوں ② مسکینوں سے محبت

کروں اور ان کے قریب رہا کروں ③ رشتہ داروں سے صلہ رحمی کروں اگرچہ وہ مجھ سے قطع تعلقی کریں۔

[صحیح۔ صحیح ابن حبان: 499، الطبرانی فی الصغیر: 758]

1616 عن حارثة بن وهب رضي الله عنه قال: سمعت رسول الله صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يقول: ((ألا أُخْبِرُكُم بأهْلِ الجنَّةِ؟ كلُّ ضَعيفٍ مُتَضَعَّف، لوْ أقْسَمَ علي الله لأبَرّه، ألا أخْبِرُكُمْ بأهْلِ النَارِ؟ كلُّ عُتُلٍّ جَوَّاظٍ مُسْتَكْبِرٍ)).

سیدنا حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ”کیا میں تمہیں ان لوگوں کے بارے میں خبر نہ دوں جو جنتی ہیں؟ (پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:) ہر کمزور جسے کمزور سمجھا گیا ہے، اگر یہ اللہ پر قسم اٹھالیں تو اللہ تعالیٰ انہیں قسم سے بری کر دیتا ہے (یعنی ان کی قسم پوری کر دیتا ہے) کیا میں تمہیں ان لوگوں کے بارے میں خبر نہ دوں جو جہنمی ہیں؟ ہر سرکش تکبر کرنے والا (جہنم میں جائے گا)۔

[صحیح۔ صحیح بخاری: 4918, 6071, 6657، صحیح مسلم: 2853، سنن ابن ماجہ: 4116]

1617 ۔ عن عبد الله بن عمرٍو رضي الله عنهما قال: سمعتُ النبيّ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يقول: ((أهلُ النارِ كلُّ جَعْظَرِيٍّ جَوَّاظٍ مسْتكْبِرٍ جَمَّاعٍ مَنَّاعٍ وأهلُ الجنَّةِ الضُّعَفاءُ المَغْلُوبونَ)).

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ”ہر وہ آدمی جہنمی ہے جو شوخی بگاڑنے والا، اکڑ کر چلنے والا اور تکبر کرنے والا ہے اور جنتی وہ لوگ ہیں جو کمزور اور مغلوب ہیں۔ [صحیح۔ مسند احمد: 306/4، المستدرك للحاكم: 499/2]

1618 عن أبي هريرة رضي الله عنه عن رسولِ الله صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قال: ((إنَّه لَيأتي الرجلُ العظيمُ السَّمينُ يومَ القِيامَةِ؛ لا يَزِنُ عند الله جَناحَ بَعوضَةٍ [اقْرؤوا: ﴿فَلا نُقِيمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَزْنًا﴾])).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”حقیقت یہی ہے کہ قیامت کے دن ایک بڑا، موٹا آدمی آئے گا اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس کا وزن مچھر کے پر کے برابر بھی نہیں ہوگا، تم قرآن مجید

کی یہ آیت پڑھ کر دیکھ لو ''پس ہم ان (کفار) کے لیے ترازو قائم نہیں کریں گے''۔

[صحیح۔ صحیح بخاری: 4729، صحیح مسلم: 2785]

1619 عن سهل بن سعد رضي الله عنه قال: **مَرَّ رجلٌ علي النبيِّ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فقال لرجُلٍ عنده جالسٍ: ((ما رأيُكَ في هذا؟)). فقال: رجلٌ مِنْ أشْراف الناس؛ هذا والله حَرِيٌّ إنْ خَطب أنْ يُنكَحَ، وإنْ شَفَعَ أنْ يُشَفَّع، وإنْ قال أن يُسْمَع لِقَوْلِه! [قال:] فسكتَ رسولُ الله صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ مَرَّ رجلٌ، فقالَ رسولُ الله صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((ما رأيُكَ في هذا)). فقال: يا رسول الله! هذا رجلٌ مِنْ فقراءِ المسْلِمينَ، هذا حَرِيٌّ إنْ خَطب أنْ لا يُنكَحَ، وإنْ شَفَّع، أنْ لا يُشَفَّع، وإنْ قال أنْ لا يُسْمعَ لِقَولِه، فقال رسول الله صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((هذا خيرٌ مِنْ مِلْءِ الأرْضِ [من] مِثْلِ هذا)).**

سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کے قریب سے ایک آدمی گزرا تو آپ ﷺ نے اپنے پاس بیٹھے ہوئے آدمی سے پوچھا اس (گزرنے والے) بندے کے بارے میں تمہاری رائے کیا ہے؟ وہ آدمی کہنے لگا ''یہ عزت دار لوگوں میں سے ہے۔ اللہ کی قسم! یہ ایسا آدمی ہے اگر یہ کسی کو نکاح کا پیغام بھیجے تو اس کے ساتھ نکاح کیا جائے اور اگر یہ کسی کی سفارش کرے تو اس کی سفارش مانی جائے اور اگر یہ کوئی بات کرے تو اس کی بات سنی جائے تو آپ ﷺ خاموش ہو گئے۔ پھر ایک اور آدمی گزرا تو رسول اللہ ﷺ نے اس بندے سے پوچھا اس کے بارے میں تیری رائے کیا ہے؟ وہ عرض کرنے لگا ''اے اللہ کے رسول ﷺ! یہ آدمی مسلمانوں کے فقراء میں سے ہے، اگر یہ نکاح کا کسی کو پیغام بھیجے تو اس کے ساتھ نکاح نہ کیا جائے اور اگر یہ سفارش کرے تو اس کی سفارش قبول نہ کی جائے اور اگر یہ کوئی بات کرے تو اس کی بات نہ سنی جائے تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''پہلے آدمی جیسے آدمیوں سے پوری زمین بھر جائے تو یہ (دوسرا) آدمی ان سب سے بہتر ہے۔''

[صحیح۔ صحیح بخاری: 5091، صحیح مسلم: ، سنن ابن ماجہ: 4120]

1620 عن مصعب بن سعد قال: رأي **سعدٌ رضي الله عنه أنَّ له فَضْلًا علي مَنْ دُوْنَه. فقال رسولُ الله صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((هَلْ تنصَرونَ وتُرْزَقونَ إلا بِضُعَفائِكُمْ)).** وفي رواية النسائي فقال النبي صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: **((إنَّما تُنْصَرُ هذه الأمَّةُ بَضُعَفائها؛ بِدَعْوَتِهِمْ وصَلاتِهِمْ وإخْلاصِهِمْ))**

مصعب بن سعد بیان کرتے ہیں کہ سیدنا سعد رضی اللہ عنہ کا خیال تھا کہ انہیں دوسروں پر فضیلت ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''تم جو رزق دیئے جاتے ہو اور جو تمہاری مدد کی جاتی ہے وہ تمہارے کمزوروں کی وجہ سے ہی ہوتی ہے اور سنن نسائی ایک روایت میں ہے'' اس امت کی مدد اس کے کمزوروں کی وجہ سے ہوتی ہے کیونکہ وہ دعائیں کرتے ہیں، نماز پڑھتے ہیں اور ان میں اخلاص موجود ہوتا ہے۔

[صحیح۔ صحیح بخاری: 2896، سنن نسائی: 3179]

1621 عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: سمعتُ رسول الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يقول: **((ابغوني في ضعفائكم؛ فإنما ترزقون وتنصرون بضعفائكم))**.

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ''تم مجھے ضعفاء (کمزوروں) میں تلاش کرنا سوائے اس کے نہیں تمھیں تمہارے کمزوروں کی وجہ سے رزق دیا جاتا ہے اور ان کی وجہ سے ہی تمہاری مدد کی جاتی ہے۔

[صحیح۔ سنن ابی داوٗد: 2594، سنن ترمذی: 1702، سنن نسائی: 3179]

1622 عن العرباض بن سارية رضي الله عنه قال **كانَ النبيّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخرجُ إلينا فِي الصُّفَّةِ وعلينا الحَوْتكِيَّةُ، فقال: ((لوْ تَعْلَمونَ ما ذُخِرَ لكُمْ ما حَزِنتُم علي ما زُوِيَ عنكُم، ولَتُفْتَحَنَّ عليكم فارِسُ والرومُ))**.

سیدنا عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم صفہ میں تھے (یہ وہ جگہ ہے جہاں غریب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم دین کی تعلیم حاصل کرتے تھے) اور ہمیں پہننے کے لئے کپڑے بہت کم میسر ہوتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اگر تمہیں معلوم ہو جائے کہ تمہارے لیے (آخرت میں) کیا کچھ جمع کیا گیا ہے (نعمتیں وغیرہ) تو تم کبھی بھی اس چیز پر غم نہ کرو جس سے تم محروم کر دیئے گئے ہو (دنیا کا مال وغیرہ) اور یقیناً تمہیں روم اور فارس پر فتح دی جائے گی۔'' [صحیح۔ مسند احمد: 128/4]

1623 عن محمود بن لبيد رضي الله عنه؛ أن النبيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قال: **((اثْنَتان يَكْرَهُهُما ابْنُ آدَم: الموْتُ؛ والموْتُ خيرٌ مِنَ الفِتْنةِ، ويكْرَهُ قِلَّةَ المالِ؛ وقِلَّةُ المالِ أقلُّ لِلْحِسابِ))**.

سیدنا محمود بن لبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''آدم کا بیٹا دو چیزوں کو ناپسند کرتا ہے ① ''موت'' حالانکہ یہ موت فتنے وغیرہ سے بہتر ہے۔ ② ''مال کی قلت'' حالانکہ یہ مال کی قلت (کمی) (قیامت والے دن) حساب و کتاب کو کم کرنے والی ہے۔'' [صحیح۔ مسند احمد: 427/5]

6- دنیا کی تھوڑی چیز پر اکتفاء اور دنیا سے بے رغبتی کی ترغیب اور دنیا کی محبت، کثرت اور اس دنیا میں مشغول ہونے سے ڈرنا اور اس بات کا بیان کہ نبی اکرم ﷺ نے کھانے، پینے اور کپڑے وغیرہ پہننے میں کیسی زندگی بسر کی

1624 عن سهل بن سعدٍ الساعديّ رضي الله عنه قال: جاءَ رجلٌ إلي النبيِّ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فقال: يا رسول اللّٰه! دُلَّني علي عَملٍ إذا عمِلْتُه أحَبَّني اللّٰه، وأحَبَّني الناسُ؟ فقال: ((ازْهَدْ في الدنْيا يُحِبَّكَ اللّٰه، وازْهَدْ فيما في أيْدي الناسِ يُحِبَّكَ الناسُ))

سیدنا سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی مکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگا اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے کوئی ایسا عمل بتلائیں کہ جب میں وہ عمل کروں تو اللہ تعالیٰ مجھ سے محبت کرنے لگے اور لوگ بھی مجھ سے محبت کرنے لگیں؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''دنیا سے بے رغبتی اختیار کر اللہ تعالیٰ تجھ سے محبت کرے گا اور لوگوں کے پاس کیا کچھ ہے اس سے بے رغبتی اختیار کر (یعنی اس کا خیال اپنے دل سے نکال دے) لوگ تجھ سے محبت کرنے لگیں گے۔ [حسن لغیرہ۔ سنن ابن ماجہ: 4102]

1625 عن أبي سعيدٍ الخدريِّ رضي اللّٰه عنه؛ أن رسولَ اللّٰه صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قال: ((إنَّ الدنيا حلْوَةٌ خضرَةٌ، وإنَّ اللّٰه تعالي مُسْتَخْلِفُكم فيها، فَيَنْظُرَ كيفَ تعْملُونَ، فاتَّقوا الدُّنيا، واتَّقوا النساءَ؛ [فإنَّ أوَّلَ فِتْنَةِ بَنى إسْرائيلَ كانَتْ فى النسَاء]))

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''یقیناً دنیا سرسبز اور میٹھی ہے اور اللہ تعالیٰ تمہیں اس میں خلیفہ بنانے والا ہے پس وہ دیکھنا چاہتا ہے کہ تم کیسے اعمال کرتے ہو۔ چنانچہ تم دنیا اور عورتوں (کے فتنے) سے بچو۔ بے شک بنی اسرائیل کا سب سے پہلا فتنہ (آزمائش و امتحان) عورتوں کی وجہ سے تھا۔ [صحیح۔ صحیح مسلم: 2742]

1626 عن عبد اللّٰه بن عمروٍ رضي اللّٰه عنهما قال: سمعتُ رسولَ اللّٰه صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يقول: ((الدنيا حُلْوَةٌ خَضِرَةٌ، فَمنْ أخَذَها بِحَقِّه بُورِكَ له فيها، ورُبَّ مُتَخَوِّضٍ فيما اشْتَهَتْ نَفْسُه ليسَ له يَوْمَ

القِيامَةِ إلا النارُ)).

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ''دنیا سرسبز اور میٹھی ہے۔ جو بھی اسے حق کے ساتھ حاصل کرے گا (جائز طریقہ سے ضرورت کے مطابق) تو اس کے لئے اس دنیا میں برکت ڈال دی جائے گی اور کتنے ہی لوگ ایسے ہیں جو اپنی خواہشات نفس میں اس مال کو خرچ کرتے ہیں تو ان لوگوں کے لئے روز قیامت یہ (برائی کی راہ میں خرچ کیا ہوا مال جہنم کی) آگ ہوگی۔

[صحیح لغیرہ۔ الطبرانی فی الکبیر: 579/24]

1627 صحيح عن أبي عسيب رضي الله عنه قال: خَرَجَ رسولُ اللّٰه صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلاً فَمرَّ بي فَدعاني، فخَرجْتُ إليه، ثُمَّ مَرَّ بأبي بَكْرٍ رحِمَهُ اللّٰه فدعَاهُ، فخرَج إلَيْهِ ، ثُمَّ مَرَّ بعُمَر رَحِمَهُ اللّٰه فدَعاهُ، فَخرَج إلَيْهِ، فانْطَلقَ حتّي دخَل حائِطًا لِبَعْضِ الأنْصارِ، فقالَ لِصاحِبِ الحائِطِ: أطْعِمْنا [بسرًا]، فجاءَ بعذْقٍ فَوضَعَه فأكَل رسولُ اللّٰه صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وأصحابُه، ثُمَّ دَعا بِماءٍ بارِدٍ فشَرِبَ، فقال: ((لَتُسْألُنَّ عن هذا يوم القِيامَةِ)) قال: فأخَذَ عُمرُ رَحمهُ اللّٰه العِذْقَ فَضَرب بِه الأرْضَ، حتّي تَناثَر البُسْرُ قِبَلَ رَسولِ اللّٰه صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؛ ثُمَّ قَالَ: يا رسولَ اللّٰه! إنَّا لَمسؤولونَ عَنْ هذا يومَ القِيامَةِ؟ قال: ((نَعمْ، إلا مِنْ ثَلاثٍ خِرْقَةٍ كَفَّ بها [الرجلُ] عَوْرَتَه، أوْ كسْرَةٍ سَدَّ بها جَوْعَتَه، أوْ جُحْرٍ يَتدخَّلُ فيه مِنَ الحَرِّ والقَرِّ)).

سیدنا ابوعسب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک رات رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے آپ ﷺ میرے پاس سے گزرے تو مجھے آواز دی میں آپ ﷺ کے ساتھ نکلا۔ پھر آپ ﷺ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے اور انہیں آواز دی وہ بھی ساتھ چل پڑے پھر آپ ﷺ عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے انہیں بھی آواز دی وہ بھی آپ ﷺ کے ساتھ چل پڑے۔ آپ ﷺ چلتے رہے یہاں تک کہ ایک انصاری صحابی کے باغ میں داخل ہوئے۔ آپ ﷺ نے باغ کے مالک سے کہا ''ہمیں کھجوریں کھلا، وہ کھجوروں کا ایک خوشہ لے کر آیا، رسول اللہ ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اسے تناول فرمایا، پھر آپ ﷺ نے ٹھنڈا پانی منگوا کر پیا اور ارشاد فرمایا: ''ان سب (نعمتوں) کے بارے میں قیامت کے دن تم سے ضرور سوال کیا جائے

گا۔'' راوی کہتا ہے کہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کھجوروں کا خوشہ زمین پر مارا یہاں تک کہ کھجوریں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بکھر گئیں، پھر عرض کرنے لگے اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! قیامت کے دن ان سب (نعمتوں) کے بارے میں ہم سے سوال کیا جائے گا؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''جی ہاں سوائے تین چیزوں کے ① وہ کپڑا جس سے آدمی اپنی شرمگاہ چھپاتا ہے ② کھانا جس کے ساتھ انسان اپنی بھوک دور کرتا ہے ③ وہ مکان وغیرہ جس میں سردی اور گرمی سے بچاؤ کے لئے انسان داخل ہوتا ہے (ان سب چیزوں میں میانہ روی ہونی ضروری ہے ان تین باتوں کو جواز بنا کر فضول خرچی اور عیش پرستی درست نہیں)۔ [حسن۔ مسند احمد: 31/5]

1628 عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قالَ رسولُ الله صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أوَّلُ ما يحاسَبُ به العبدُ يومَ القِيامَةِ؛ أنْ يُقالَ لَه: أَلَمْ أصِحَّ لكَ جِسْمَك، وأرْوِكَ مِنَ الماءِ البارِدِ؟))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) ایک بندے سے سب سے پہلے یہ سوال کیا جائے گا۔ کیا میں نے تیرے لیے تیرے جسم کو درست نہیں کیا تھا (یعنی تجھے صحت عطا نہیں کی تھی) اور تجھے ٹھنڈے پانی سے سیراب نہیں کیا تھا؟

[صحيح۔ صحيح ابن حبان: 7364، المستدرك للحاكم: 138/4]

1629 عن أنس رضي الله عنه قال: اشْتكى سَلْمانُ، فعادَهُ سَعْدٌ، فرآهُ يَبْكي، فقالَ لَهُ سعدٌ: ما يُبْكيكَ يا أخي؟ ألَيْس قد صَحِبْتَ رسولَ الله صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أليسَ، أليسَ؟ قال سلْمانُ: ما أبْكي واحِدَةً مِن اثْنَتَيْنِ، ما أبْكي ضَنًّا علي الدُنْيا، ولا كَراهِيَةَ الآخِرَةِ؛ ولكِنَّ رسولَ الله صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهِدَ إليْنا عَهْدًا، ما أراني إلا قد تعَدَّيْتُ. قال: وما عَهِدَ إليْك؟ قال: عَهِدَ إلَيْنا أنَّه: ((يكْفي أحدَكم مثل زادِ الراكِبِ)). ولا أراني إلا قَدْ تَعدَّيْتُ. وأمَّا أنتَ يا سَعْدُ! فاتَّقِ الله عندَ حُكْمِكَ إذا حَكَمْتَ، وعندَ قَسْمِكَ إذا قَسَمْتَ، وعند هَمِّكَ إذا هَمَمْتَ. قال ثابت: فبلَغَني أنَّه ما تَرك إلا بِضْعَةً وعِشْرينَ دِرْهَمًا مع نُفَيقَةٍ كانَتْ عِنْدَه.

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا سلمان رضی اللہ عنہ بیمار ہو گئے تو سیدنا سعد رضی اللہ عنہ عیادت کے لئے تشریف لائے تو کیا دیکھا کہ سیدنا سلمان رضی اللہ عنہ رو رہے ہیں۔ سیدنا سعد رضی اللہ عنہ انہیں عرض کرنے لگے۔ اے میرے بھائی! آپ

کیوں رو رہے ہو؟ کیا آپ رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت حاصل نہیں ہے (کیا یہ شرف اور عزت کم ہے) کیا ایسا ایسا نہیں ہے؟ (مزید فضیلت کا اظہار کیا) تو سیدنا سلمان رضی اللہ عنہ کہنے لگے میں (دنیا و آخرت) ان دونوں میں سے کسی ایک پر بھی نہیں روتا۔ دنیا پر بخل کرتے ہوئے نہیں روتا اور نہ ہی مجھے آخرت کی کراہت ہے۔ لیکن (اصل بات یہ ہے) کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک عہد کیا تھا اور میرا خیال ہے کہ میں نے اس عہد کی پاسداری نہیں کی تو سیدنا سعد رضی اللہ عنہ پوچھنے لگے وہ عہد کیا ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تجھ سے لیا تھا؟ سیدنا سلمان رضی اللہ عنہ کہنے لگے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا: ''تمھیں (دنیا میں) اتنا مال کافی ہے جتنا ایک مسافر کے راستے کا خرچہ ہوتا ہے۔'' اور میرا خیال ہے کہ میں نے اس سے تجاوز کیا ہے اے سعد! جب تم فیصلہ کرو تو فیصلہ کرنے میں اللہ سے ڈرنا اور جب (کوئی مال وغیرہ) تقسیم کرو تو تقسیم کرنے میں اللہ سے ڈرنا اور جب کسی بھی کام کا ارادہ کرو تو ارادہ کرتے وقت اللہ سے ڈرنا ثابت رحمہ اللہ (حدیث کا راوی) بیان کرتا ہے کہ ہمیں یہ خبر ملی کہ سیدنا سلمان رضی اللہ عنہ نے جو مال چھوڑا وہ تھوڑا سا نفقہ تھا اور چوبیس درہم سے لے کر انتیس تک درہم تھے۔

[صحیح۔ سنن ابن ماجه: 4104، صحیح ابن حبان:]

1630 عن عبد الله بن عمرو رضي الله عنهما؛ أنَّ رسولَ الله صَلَّي اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ قال: ((قد أفْلَحَ مَنْ أَسْلَمَ ورُزِقَ كَفافًا، وقَنَّعَهُ اللّٰه بِما آتاهُ)).

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''یقیناً وہ آدمی کامیاب ہو گیا جو اسلام لایا اور اسے رزق ضرورت کے مطابق دیا گیا اور اللہ نے جو کچھ اسے عطاء فرمایا اس پر اسے قناعت کی توفیق بھی دی۔ [صحیح۔ صحیح مسلم: 1054، جامع الترمذی: 2348، سنن ابن ماجه: 4138]

1631 عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: سمعتُ رسولَ الله صَلَّي اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ يقول: اللّٰهُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ آلِ مُحَمَّدٍ قوتًا، – وفي رواية –: كَفافًا)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ دعا کرتے ہوئے سنا: ''اے اللہ! تو آلِ محمد کا رزق گزارے کے مطابق بنا دے۔

[صحیح۔ صحیح بخاری: 6460، صحیح مسلم: 1055، جامع الترمذی: 2361، سنن ابن ماجه: 4139]

1632 عن أنس بن مالكٍ رضي الله عنه عن رسولِ الله صَلَّي اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ قال: يَتْبَعُ الميتَ ثلاثٌ: أهْلُه، ومالُه، وعَملُه، فيَرْجعُ اثْنانِ، ويَبْقي واحِدٌ، يَرْجعُ أهْلُه ومالُه، ويَبْقي عمَلُه)).

سیدنا انس رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''میت کے ساتھ تین چیزیں جاتی ہیں ① اس کے اہل وعیال ② اس کا مال ③ اس کا عمل۔ دو چیزیں واپس لوٹ جاتی ہیں اور ایک چیز (اس کے ساتھ) باقی رہتی ہے۔ اس کے اہل وعیال اور مال واپس لوٹ آتے ہیں اور اس کا عمل باقی رہتا ہے۔ [صحیح۔ صحیح بخاری: 6514، صحیح مسلم: 2960]

1633 عن عبد الله بن الشِّخِّير رضي الله عنه قال: أتيتُ النبيَّ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وهو يقرأ: ﴿أَلْهاكُمُ التكاثُرُ﴾ قال: ((يقولُ ابْنُ آدَم: مالي مالي! وهلْ لكَ يا ابْنَ آدم مِنْ مالِكَ إلا ما أكَلْتَ فأفْنَيْتَ، أو لَبِسْتَ فأبْلَيْتَ، أوْ تَصَدَّقْتَ فَأمْضَيْتَ؟!)).

سیدنا عبداللہ بن شخیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم قرآن مجید کی سورۃ ''اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ'' تلاوت فرما رہے تھے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا'' آدم کا بیٹا کہتا ہے میرا مال میرا مال اور حالانکہ اے آدم کے بیٹے! تیرا مال وہی ہے جو تو نے کھا کر ختم کر دیا، یا جو تو نے پہن کر بوسیدہ کر دیا، یا صدقہ کر کے (صدقہ جاریہ) بنالیا۔

[صحیح۔ صحیح مسلم: 2958، جامع الترمذی: 3351، سنن النسائی: 3613]

1634 عن جابر رضي الله عنه: أنَّ رسولَ اللّٰه صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرّ بالسوقِ [داخلاً من بعض العالية] والناسُ كَنَفَتَيْه، فَمرَّ بجَدْيٍ أسَكّ مَيّتٍ، فتناوَله بأذُنِه ثُمَّ قال: أيكُمْ يُحِبُّ أنَّ هذا لَه بِدرهَمٍ؟)). فقالوا: ما نُحِبُّ أنّه لَنا بشَيْءٍ، وما نَصْنَعُ به؟ قال: ((أتُحِبُّون أنّه لكُمْ؟!)). قالوا: واللّٰه لوْ كان حَيًّا لكانَ عَيْبًا فيه؛ لأنَّه أسَكُّ، فكيفَ وهو مَيّتٌ؟ فقال: ((واللّٰه للدُّنْيا أهْوَنُ علي اللّٰه عز وجل مِنْ هذا عَلَيْكُمْ)).

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بازار سے گزرے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں جانب لوگ (یعنی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) تھے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم چھوٹے چھوٹے کانوں والی بکری کے مرے ہوئے بچے

کے پاس سے گزرے تو آپ ﷺ نے اس کے کان کو پکڑ کر فرمایا ''تم میں سے کون یہ بات پسند کرتا ہے کہ وہ اس بکری کے بچے کو ایک درہم میں حاصل کرے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم عرض کرنے لگے ''ہم نہیں چاہتے کہ یہ ہمیں کسی چیز کے عوض میں ملے اور ہم اس کا کریں گے بھی کیا؟ تو آپ ﷺ نے پوچھا کیا تم پسند کرتے ہو کہ تمہیں یہ (مفت) میں مل جائے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم عرض کرنے لگے ''اللہ کی قسم اگر یہ زندہ ہوتا تو تب بھی اس میں عیب تھا کہ یہ چھوٹے کانوں والا ہے۔ اب تو یہ مردہ ہے (اب ہم اسے کیسے لے سکتے ہیں؟) تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اللہ کی قسم جس قدر تمہارے نزدیک یہ (مردہ جانور) حقیر ہے اس سے کہیں بڑھ کر اللہ کے نزدیک یہ دنیا حقیر ہے۔ [صحيح۔ صحيح مسلم: 2957]

1635 عن ابنِ عبَّاسٍ رضيَ اللّٰه عنهما قال: **مَرَّ النبيُّ صَلَّي اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَاةٍ مَيِّتَةٍ قد أَلْقَاها أَهْلُها، فقال: ((والَّذي نَفْسي بيَدِه لَلدُّنْيا أَهْوَنُ علي اللّٰه مِنْ هذه علي أَهْلِها)).**

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) نبی اکرم ﷺ ایک مردہ بکری کے پاس سے گزرے جس کو اس کے مالک نے پھینک دیا تھا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اس مردہ بکری کی قدر و قیمت (اب) جس قدر اس کے مالکوں کے نزدیک ہے اس سے کہیں زیادہ یہ دنیا اللہ تعالیٰ کے نزدیک حقیر ہے۔ [صحيح لغيره۔ مسند احمد: 329/1]

1636 عن سهل بن سعدٍ رضي اللّٰه عنه قال: قال رسولُ اللّٰه صَلَّي اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: **((لَوْ كانَتِ الدنْيا تَعدِلُ عندَ اللّٰه جَناحَ بَعوضَةٍ، ما سَقى كافِرًا مِنها شُرْبَةَ مَاءٍ)).**

سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس دنیا کی (قدر) اگر ایک مچھر کے پر کے برابر بھی ہوتی تو اللہ تعالیٰ کسی کافر کو اس دنیا سے پانی کا ایک گھونٹ بھی نہ پلاتا۔'' [صحيح لغيره۔ سنن ابن ماجه: 4110، جامع الترمذي: 2320]

1637 عن الضَّحاك بن سفيانَ رضي اللّٰه عنه؛ أنّ رسولَ اللّٰه صلي اللّٰه عليه وسلم قال له: **((يا ضحَّاكُ! ما طعَامُكَ؟)). قال: يا رسولَ اللّٰه! اللَّحْمُ واللَّبَنُ. قال: ((ثمَّ يصيرُ إلى ماذا؟)). قال: إلى ما قَدْ عَلِمْتَ. قال: ((فإنَّ اللّٰه تعالي ضَرَب ما يَخْرُجُ مِنِ ابْنِ آدَمَ مَثلاً لِلدنْيا)).**

سیدنا ضحاک بن سفیان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا ''اے ضحاک! تمہارا کھانا، پینا کیا ہے؟'' انہوں نے عرض کی! گوشت اور دودھ۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا پھر اس کا کیا بنتا ہے؟ تو یہ عرض کرنے لگے وہ کچھ جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم جانتے ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''آدم کے بیٹے سے جو کچھ (پاخانہ وغیرہ) نکلتا ہے اللہ تعالیٰ نے اسے دنیا کی مثال بنا دیا ہے۔'' [صحیح لغیرہ۔ مسند احمد: 452/3]

1638 حدیث عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: سمعتُ رسولَ الله صَلَّي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يقول: ((**إنَّ الدنْيا مَلْعونَةٌ، ملعونٌ ما فيها؛ إلا ذِكْرَ اللّٰه ومَا والاه، وعالِمٌ أو مَتَعَلّمٌ**)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ''بے شک دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے سب ملعون ہے سوائے ان چیزوں کے ① اللہ کا ذکر اور وہ اشیاء جن کو اللہ پسند کرتا ہے۔ ② عالم (دین کی سمجھ بوجھ رکھنے والا، دین سکھلانے والا) ③ دین سیکھنے والا۔

[حسن۔ سنن ابن ماجه: 4112، بيهقي في الشعب: 1708، جامع الترمذي: 2322]

1639 حدیث عن المستورد أخي بني فهرٍ رضي الله عنه قال: قالَ رسولُ اللّٰه صَلَّي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((**ما الدنْيا في الآخِرَةِ إلا كَما يَجْعَلُ أحَدُكُم اصْبَعَه هذه في اليَمِّ** -وأشار يحيي بن يحيي بالسبابة-، **فَلْيَنْظُر بِمَ يَرْجِعُ**)).

سیدنا مستورد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''آخرت کے مقابلہ میں دنیا کی حقیقت ایسی ہے جیسے تم میں سے کوئی ایک اپنی انگلی سمندر میں ڈال کر باہر نکالے اور پھر دیکھے کہ اس انگلی کے ساتھ کتنا پانی لگا ہے (سمندر آخرت ہے اور انگلی کے ساتھ جو پانی ہے وہ دنیا کی آخرت کے مقابلہ میں حیثیت ہے)۔

[صحيح۔ صحيح مسلم: 2858]

1640 حدیث عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبيِّ صَلَّي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قال: ((**تَعِسَ عبدُ الدِّينارِ، وعبدُ الدرْهَمِ، وعبدُ الخَمِيصَةِ، إنْ أُعْطِيَ رَضِيَ، وإنْ لَمْ يُعطَ سَخِطَ، تَعِسَ وانْتكس، وإذا شِيكَ فلا انْتَقشَ، طوبي لِعبدٍ أخِذٍ بِعنانِ فَرسِه في سبيلِ اللّٰه، أشْعَثَ رأسُه، مُغْبَرّة قَدماهُ، وإنْ كانَ في الحِراسَةِ كانَ في الحِراسَةِ، وإنْ كانَ في الساقَةِ كان في الساقَةِ؛ وإنِ اسْتَأذَنَ لَمْ يُؤْذَنْ له، وإنْ شَفَعَ لَمْ يُشَفَّعْ**))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دینار کا بندہ، درہم کا بندہ اور خوبصورت کپڑوں کا بندہ ہلاک ہو گیا اور ایک روایت میں الفاظ زائد ہیں اونی چادر کا بندہ ہلاک ہو گیا اگر اسے دیا جاتا ہے تو خوش رہتا ہے نہ دیا جائے تو ناراض ہو جاتا ہے۔ ہلاک ہو گیا، ذلیل وخوار ہو گیا اور جس وقت اس کے پاؤں میں کانٹا لگے نہ نکالا جائے۔ خوش نصیب ہے جو اللہ کے راستے میں پراگندہ بال اور خاک آلودہ قدموں کے ساتھ اپنے گھوڑے کی باگ تھامے ہوئے ہوتا ہے اگر حفاظت ونگرانی کا وقت ہوتا ہے تو حفاظت ونگرانی میں ہوتا ہے اور اگر وہ لشکر کے سب سے پچھلے حصہ میں ہے تو ادھر ہی ہے (لوگوں میں اس کی اہمیت یہ ہے کہ) اگر وہ اجازت طلب کرتا ہے تو اسے اجازت نہیں ملتی اگر سفارش کرتا ہے تو اس کی سفارش قبول نہیں ہوتی۔ [صحیح ۔ صحیح البخاری:2886]

1641 عن أبي موسي الأشعري رضي الله عنه؛ أن رسول الله صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قال: ((من أحبَّ **دُنياه؛ أضرَّ بآخرته، ومن أحبَّ آخرتَه؛ أضرَّ بدُنياه، فآثِروا ما يبقى على ما يفْنى))**

سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جس نے دنیا سے محبت کی (دنیا ہی کو اپنا اصل مقصود بنالیا) اس نے اپنی آخرت کو نقصان پہنچایا اور وہ آدمی جس نے آخرت سے محبت کی اس نے اپنی دنیا کو نقصان پہنچایا، تم باقی رہنے والی چیز کو فنا ہونے والی چیز پر ترجیح دو۔

[صحیح لغیرہ۔ مسند احمد: 412/4، صحیح ابن حبان: 709، المستدرك للحاكم: 319/4]

1642 عن أبي مالك الأشعَرِيِّ رضيَ الله عنه: **أنَّه لمَّا حضرَتْهُ الوَفاةُ قال: يا مَعْشَر الأشْعَرِيِّين! لِيُبلِّغِ الشاهِدُ الغائِبَ؛ إنِّي سمِعْتُ** رسولَ الله صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يقول: **((حلاوَةُ الدنيا مُرَّةُ الآخِرَةِ، ومُرَّةُ الدنيا حلاوَةُ الآخِرَةِ))**.

سیدنا ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ پر جب وفات کا وقت آیا تو اپنے قبیلے کے لوگوں کو مخاطب کر کے فرمانے لگے ''جو یہاں موجود ہے وہ ان لوگوں تک یہ بات پہنچا دیں جو یہاں موجود نہیں۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ''دنیا کی مٹھاس آخرت کی کڑواہٹ ہے اور دنیا کی کڑواہٹ آخرت کی مٹھاس ہے۔

[صحیح۔ المستدرك للحاكم: 310/4]

1643 عن كعب بن مالكٍ رضي الله عنه قال: قال رسولُ الله صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((ما ذِئْبانِ جائِعانِ أُرْسِلا في غَنَمٍ، بأَفْسدَ لها مِنْ حِرْصِ المَرْءِ علي المالِ والشرف لدينه)).

سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''دو بھوکے بھیڑیئے بکریوں میں چھوڑ دیئے جائیں وہ اتنا نقصان نہیں کرتے جس قدر (اپنا) نقصان وہ آدمی کرتا ہے جو مال پر حریص ہے اور اپنی دین داری پر فخر کرتا ہے۔[صحيح۔ جامع الترمذی: 2376، صحيح ابن حبان: 3228]

1644 عن كعب بن عياض رضي الله عنه قال: سمعتُ رسولَ الله صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يقول: ((إنَّ لِكُلِّ أمَّةٍ فِتْنَةً، وفِتْنَةُ أمَّتي المالُ)).

سیدنا کعب بن عیاض رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ''بے شک ہر امت کی ایک آزمائش ہے اور میری امت کی آزمائش مال ہے۔''

[صحيح۔ جامع الترمذی: 2336، صحيح ابن حبان: 3223، المستدرك للحاكم: 318/4]

1645 عن زيد بن ثابتٍ رضي الله عنه قال: قال رسولُ الله صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((رحِمَ الله مَنْ سمِعَ مقالَتي حتّي يُبَلِّغها غيْرَه، ثلاثًا لا يَغِلُّ عليهِنَّ قلبُ امْرِيءٍ مسْلِمٍ: إخْلاصُ العَمَلِ لله، والنصْحُ لأئِمَّةِ المسْلِمِينَ، واللُّزومُ لِجمَاعَتِهِمْ، فإنَّ دُعاءَ هُمْ يُحِيطُ مَنْ وراء هم. إنَّه مَنْ تكُنِ الدنيا نِيَّتَه يَجْعلِ اللّٰه فَقْرَه بَيْنَ عينيْه، ويشَتِّتُ عليه ضَيْعَتَه، ولا يَأتِيه منها إلا ما كُتِبَ له. ومَنْ تكُنِ الآخِرَةُ نِيَّتَه يَجْعَلِ اللّٰه غِناهُ في قَلْبِه، ويَكْفِيه ضَيْعَتَه، وتأتيه الدنيا وهي راغِمَةٌ)).

سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ اس بندے پر رحمت فرمائے جس نے میری بات کو سنا اور اسے آگے دوسروں تک پہنچایا۔ تین چیزیں ایسی ہیں کسی بھی مسلمان آدمی کو ان چیزوں پر دل میں کینہ نہیں آتا ① اللہ کے لیے عمل میں اخلاص ② مسلمانوں کے ائمہ کی خیرخواہی ③ مسلمانوں کی جماعت کو لازم پکڑنا۔ ان مسلمانوں کی دعا دوسرے مسلمانوں کو بھی شامل ہوتی ہے بات یہ ہے جس آدمی کا مقصود صرف دنیا ہی ہو تو اللہ تعالیٰ فقیری ایسے بندے کی دونوں آنکھوں کے درمیان مسلط کر دیتا ہے اور اس کی جائیداد (مال و دولت) کو متفرق کر دیتا ہے اور اسے دنیا سے وہی کچھ ملتا ہے جو اس کا نصیب ہے

اور وہ آدمی جس کا مقصود آخرت ہو تو اللہ تعالیٰ ایسے بندے کے دل میں غنا ڈال دیتا ہے اور اس کے مال و دولت کو کافی ہو جاتا ہے اور اس کے پاس دنیا ذلیل ہو کر آتی ہے۔

[صحیح۔ سنن ابن ماجه: 232، الطبراني في الأوسط: 7267، صحيح ابن حبان: 68/1]

1646 عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسولُ الله صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((ما أخْشي عليكُم الْفَقْرَ، ولكِنْ أخْشي عليكُمُ التكاثُرَ، وما أخْشي عليكُمُ الخَطأَ، ولكنْ أخْشَي عليكُمْ التَّعَمُّدَ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''میں تم پر فقیری سے نہیں ڈرتا لیکن میں تم پر مال کی کثرت سے ڈرتا ہوں میں تم پر خطاء (غلطی) سے نہیں ڈرتا لیکن اس بات سے ڈرتا ہوں کہ تم جان بوجھ کر غلطی میں مبتلا ہو جاؤ گے۔

[صحیح۔ مسند احمد: 308/2، صحيح ابن حبان: 3222، المستدرك للحاكم: 534/2]

1647 عن أبي ذرٍّ رضي الله عنه قال: كنتُ أمْشي مَعَ النبيِّ صَلَّي الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ في حَرَّةِ بِالمَدِينَةِ، فاسْتَقْبَلَنا أحُدٌ، فقالَ: ((يا أبا ذر!)). قلتُ لبَّيْكَ يا رسولَ اللّٰه! قال:

((ما يَسُرُّني أنَّ عندي مثلَ أحُد هذا ذَهبًا، يَمْضي عليه ثالِثَةٌ وعِنْدي منهُ دينارٌ؛ إلا شَيْء أرْصدُه لِدَيْنٍ؛ إلا أنْ أقولَ في عبادِ اللّٰه هكذا، وهكذا، وهكذا- عنْ يَمينهِ، وعنْ شِمَالِه، وعنْ خَلْفِه-)) ثُمَّ سارَ فقال: ((إنَّ الأكْثَرينَ هُمُ الأقَلُّونَ يومَ القِيامَةِ إلاَّ مَنْ قال هكذا، وهكذا، وهكذا- عنْ يَمينه وعنْ شِمالَه، ومِنْ خَلْفِه-، وقَليلٌ ما هُمْ)).

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ کی پتھریلی زمین (حرۃ) میں چل رہا تھا (چلتے چلتے) ہمارے سامنے احد پہاڑ آ گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اے ابوذر!'' میں نے عرض کی اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میں حاضر ہوں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''مجھے یہ بات پسند نہیں کہ میرے پاس احد پہاڑ کے برابر سونا ہو اور اس پر تیسرا دن آ جائے اور میرے پاس اس میں سے ایک دینار بھی باقی ہو مگر کچھ قرض کے لئے رکھ لوں گا میں وہ سارا مال اللہ کے بندوں میں ہر طرف اس اس طرح تقسیم کر دوں گا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کچھ دیر چلے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''زیادہ مال و دولت والے قیامت کے دن خسارے

میں ہوں گے مگر وہ مالدار نہیں جس نے مال ہر جانب اس اس طرح اللہ کے راستے میں دیا اور ایسے (صدقہ و خیرات کرنے والے) لوگ بہت ہی کم ہیں۔''

[صحیح۔ صحیح بخاری: 2388, 6268, 6444، صحیح مسلم: 990, 994]

7- سلف صالحین کی معیشت کا بیان

1648 عن أبي هريرة رضي الله عنه قال ((ما شَبِعَ آلُ مُحمَّدٍ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ طَعامٍ ثلاثَةَ أيّامٍ تِباعًا حتي قُبِضَ)). وفي رواية: قال أبو حازم: رأيتُ أبا هريرة يُشيرُ باصْبَعِه مِرارًا يقول: ((والذي نَفْسُ أبي هريرةَ بيده ما شَبِعَ نبيُّ اللّٰه صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [وأهلُه] ثلاثَةَ أيّامٍ تباعًا مِنْ خبْزِ حِنْطَةٍ حتي فارَقَ الدنْيا))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل نے مسلسل تین دن پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے رخصت ہو گئے اور ایک روایت میں ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آل نے مسلسل تین دن گندم کی روٹی پیٹ بھر کر نہیں کھائی یہاں تک کہ دنیا چھوڑ دی اور یہ بات سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ قسم اٹھا کر بیان کیا کرتے تھے۔ [صحیح۔ صحیح بخاری: 5374، صحیح مسلم: 2976]

1649 روي عن سهل بن سعد رضي الله عنه قال: ((ما شبعَ رسول اللّٰه صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ في يوم شبعتين حتي فارق الدنيا))

سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن میں دو مرتبہ پیٹ بھر کھانا نہیں کھایا یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا چھوڑ دی۔ [صحیح لغیرہ۔ الطبرانی فی الکبیر: 5848/6]

1650 عن عائشة رضي الله عنها قالت: ((ما كان يَبْقى على مائدَةِ رسولِ اللّٰه صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خُبْزِ الشعيرِ قَليلٌ ولا كَثيرٌ)) رواه الطبراني بإسناد حسن وفي رواية له ((ما رُفِعَتْ مائدَةُ

رسولِ اللّٰه صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ منْ بيْنِ يَديْ رسولِ اللّٰه صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وعليْها فُضْلَةٌ مِنْ طعامٍ قَطُّ))

رواه ابن أبي الدنيا إلا أنه قال ((وما رفع بين يديه كسرة فضلا حتي قبض))

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دستر خوان پر کبھی بھی جو کی روٹی باقی نہیں بچی۔ایک روایت میں ہے کہ کبھی ایسا نہیں ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے دستر خوان اٹھایا گیا ہو اور اس پر کھانے کی کوئی چیز باقی بچی ہو۔(بچتی بھی کیسے کھانا وغیرہ بہت تھوڑی مقدار میں ہوتا تھا)

[صحيح لغيره۔ الطبراني في الأوسط: 15/90]

1651 عن سهل بن سعدٍ رضي اللّٰه عنه قال: ((ما رأي رسولُ اللّٰه صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّقيّ مِنْ حين ابْتَعَثهُ اللّٰه تعالي حتّي قَبضَهُ اللّٰه)). فقيلَ: هلْ كانَ لكُم في عَهْدِ رسولِ اللّٰه صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْخلٌ؟ قال: ((ما رأي رسولُ اللّٰه صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْخلًا مِنْ حِين ابْتَعَثهُ اللّٰه تعالي حتي قَبَضهُ اللّٰه)) فقيلَ: فكيفَ كنتُمْ تأكُلونَ الشعيرَ غيرَ منْخولٍ؟ قال: كنَّا نَطْحَنُه ونَنْفُخه، فَيطيرُ ما طَار، وما بَقِيَ ثَرَّيْناهُ.

سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مبعوث ہونے سے لے کر وفات تک کبھی بھی میدے کی صاف ستھری سفید روٹی نہیں دیکھی۔تو (سہل بن سعد) سے سوال کیا گیا: کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں تمہارے پاس آٹا صاف کرنے والی چھاننی ہوتی تھی؟ تو یہ فرمانے لگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مبعوث ہونے سے لے کر وفات تک چھاننی ہی نہیں دیکھی۔ان سے پوچھا گیا تم صاف کیے بغیر جو کس طرح کھاتے تھے؟ تو یہ کہنے لگے ہم جَو پیستے تھے پھر اس میں پھونک مارتے جو کچھ اڑنا ہوتا اڑ جاتا اور جو باقی بچتا ہم اس کو گوندھ لیتے۔

[صحيح۔ صحيح بخاري: 5413]

1652 عن عروة عن عائشة رضي اللّٰه عنها؛ أنها كانت تقول: واللّٰه يا ابْنَ أختي! إنْ كنّا لَننْظُر إلي الهلالِ، ثمَّ الهلالِ، ثمَّ الهلالِ؛ ثلاثَة أهِلَّةٍ في شهْرَيْن، وما أوقدَ في أبْياتِ رسولِ اللّٰه صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نارٌ. قلتُ: يا خالة! فما كان يُعيشُكُم؟ قالتْ: الأسْوَدان: التمرُ والماءُ، إلا أنَّه قد كان لِرسولِ اللّٰه

صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جيرانٌ منَ الأنْصار، وكانَتْ لهم مَنايحُ، فكانوا يُرْسِلونَ إلي رسولِ اللّٰه صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَلْبانِها، فيسقيناه)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اپنے بھانجے عروہ رضی اللہ عنہ کو کہتی ہیں: اے میرے بھانجے! اللہ کی قسم ہم (یعنی ازواج مطہرات) دو ماہ میں تین چاند دیکھ لیا کرتیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی بھی گھر میں آگ نہ جلتی (کھانا وغیرہ دو دو ماہ تک تیار نہ ہوتا تھا) عروہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے عرض کی اے خالہ جان! پھر آپ کا گذر بسر کس طرح ہوتا تھا؟ تو وہ فرمانے لگیں۔ کھجور اور پانی (ہم استعمال کرتے تھے) ہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمسائے انصاری تھے وہ اپنے جانوروں کا دودھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیج دیتے آپ صلی اللہ علیہ وسلم وہ دودھ بھی ہمیں پلا دیتے۔

[صحيح۔ صحيح بخاری: 6459، صحيح مسلم: 2972]

1653 (عن أبی هريرة رضی الله عنه قال:) جلَس جِبْريلُ إلي النبيِّ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فنظَر إلي السَّمَاءِ، فإذا مَلَكٌ يَنْزِلُ، فقال لَهُ جبريلُ: هذا المَلَكُ ما نزَل مُنْذُ خُلِقَ قَبْلَ الساعَة، فلمّا نَزل قال: يا مُحمَّد! أرْسلَني إليك ربُّكَ؛ أمَلِكًا أجْعَلُكَ، أمْ عَبْدًا رسولًا؟ قال لَهُ جبريلُ: تواضَعْ لِرَبّكَ يا محمَّد! فقال رسولُ اللّٰه صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لا بَلْ عبْدًا رسولًا))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (ایک مرتبہ) جبریل علیہ السلام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھے تھے تو انہوں نے آسمان کی طرف دیکھا کہ ایک فرشتہ نازل ہوا تو جبریل آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کرنے لگے یہ فرشتہ جب سے پیدا کیا گیا ہے اس وقت سے لے کر اب تک یہ پہلی مرتبہ اترا ہے۔ وہ فرشتہ عرض کرنے لگا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے رب نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بھیجا ہے کہ میں (یعنی اللہ تعالیٰ) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرشتہ بناؤں یا بندہ رسول؟ تو جبریل عرض کرنے لگے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! اپنے رب کے لیے عاجزی اختیار کریں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا'' (فرشتہ نہیں) بلکہ بندہ رسول۔ [صحيح۔ صحيح ابن حبان: 6365]

1654 عن عبد الله بن مسعودٍ رضي الله عنه قال: نامَ رسولُ اللّٰه صلي اللّٰه عليه وسلم علي حَصيرٍ، فقامَ وقد أثَّرَ في جَنْبِه، قُلْنا: يا رسولَ اللّٰه لوِ اتَّخَذْنا لكَ وِطاءً، فقال: ((ما لي وللدُنيا، ما أنا في الدنيا إلا كراكِبٍ اسْتَظَلَّ تحْتَ شَجَرةٍ، ثُمَّ راح وتركَها)).

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک چٹائی پر سو گئے جب آپ ﷺ بیدار ہوئے تو آپ ﷺ کے جسم اطہر پر اس چٹائی کے نشان پڑ گئے ہم نے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! ہم آپ ﷺ کے لئے (ایک نرم) بستر نہ بنوا دیں تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''میرا دنیا (کی آسائشوں) کے ساتھ کیا تعلق میں تو دنیا میں اس مسافر کی طرح ہوں جس نے سایہ حاصل کرنے کے لئے ایک درخت کے نیچے کچھ دیر آرام کیا اور پھر اس کو چھوڑ کر (اپنی منزل کی جانب) چل دیا۔

[صحیح لغیرہ۔ جامع الترمذی: 2377، سنن ابن ماجہ: 4109]

1655 عن ابن عباس رضي الله عنه قال: حدثني عمر بن الخطاب قال: **دخلتُ علي رسولِ اللّٰه صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وهو علي حَصيرٍ، قال: فجلسْتُ، فإذا عليه إزارُه، وليسَ عليه غيرُه، وإذا الحصيرُ قد أثَّر في جَنْبِه، وإذا أنا بقَبضةٍ مِنْ شَعيرٍ نَحْوَ الصاعِ، وقَرَظٍ في ناحِيَةٍ في الغُرْفَةِ، وإذا إهابٌ مُعَلَّقٌ، فابتَدرتْ عينايَ، فقال: ((ما يُبْكيكَ يا ابْنَ الخطَّابِ؟)). فقال: يا نبيَّ اللّٰه! وما لي لا أبْكي وهذا الحَصيرُ قد أثَّر في جنْبِكَ، وهذه خِزَانَتُكَ لا أري فيها إلا ما أري، وذاك كِسْري وقيصَرُ في الِثّمارِ والأنْهارِ وانتَ نبيُّ اللّٰه وصفْوَتُه، وهذه خِزانَتُكَ. قال: ((ياابْنَ الخطَّابِ! أما تَرضي أنْ تكونَ لنا الآخِرَةُ ولهمُ الدُنْيا؟)) قُلتَ بلٰي.**

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ ﷺ ایک چٹائی پر تشریف فرما تھے۔ میں بیٹھ گیا اور آپ ﷺ پر سوائے ایک تہبند کے اور کچھ نہ تھا اور چٹائی کے نشانات آپ ﷺ کے جسم اطہر پر تھے۔ میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ کے گھر میں دو کلو کے قریب جَو تھے اور کمرے کے ایک کونے میں کیکر کے مانند ایک درخت کے پتے تھے اور ایک مشکیزہ لٹکا ہوا تھا (یہ دیکھ کر) میری آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے خطاب کے بیٹے! تم کیوں روتے ہو؟ تو یہ عرض کرنے لگے اے اللہ کے نبی علیہ السلام! میں کیوں نہ روؤں یہ چٹائی اس نے آپ ﷺ کے جسم پر نشان ڈال دیئے ہیں اور یہ آپ ﷺ کا کل سامان ہے جو میں نے دیکھا ہے اور یہ قیصر و کسریٰ پھلوں، نہروں میں (دنیا کی ہر نعمت ان کے پاس ہے) جبکہ آپ ﷺ اللہ کے نبی ﷺ اور محبوب ہیں اور یہ آپ ﷺ کا سامان ہے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اے خطاب کے بیٹے! کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ ہمارے لیے آخرت (کی نعمتیں ہیں) اور ان (کفار) کے لئے دنیا؟ تو میں نے عرض کی جی ہاں (میں اس بات پر راضی ہوں)

[حسن۔ سنن ابن ماجه: 4153]

1656 عن عائشة رضي الله عنها قالت: ((إنَّما كان فِراشُ رسولِ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الذي ينامُ عليه أدَمًا حَشْوُه لِيفٌ)) وفي رواية ((كان وسادُ رسولِ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الذي يَتَّكِيءُ عليه مِنْ أدَمٍ حشْوُه لِيفٌ))

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس بستر پر سوتے تھے وہ چمڑے کا تھا اور اس کے اندر کھجور (کے پتوں) کی چھال بھری ہوئی تھی اور جس تکیے پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ٹیک لگائے تھے اس کے اندر بھی کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی۔[صحیح۔ صحيح بخارى: 6456، صحيح مسلم: 2082]

1657 عن أبي بردة بن أبي موسى الأشعريِّ رضي الله عنه قال: أخْرَجتْ لنا عائشةُ رضي الله عنها كِساءً مُلَبَّدًا وإزارًا غَليظًا قالتْ ((قُبِضَ رسولُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ في هذَيْنِ))

سیدنا ابو بردہ بن ابوموسیٰ الاشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ہمارے سامنے ایک پیوند لگی چادر اور موٹی تہبند نکالی اور فرمانے لگیں: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روح ان دو کپڑوں میں قبض کی گئی۔''

[صحیح۔ صحيح بخارى: 5818، صحيح مسلم: 2080، سنن ابى داوٗد: 4036، جامع الترمذى: 1733]

1658 عن عمرو بن الحارث رضي الله عنه قال: ((ما تَرك رسولُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عنْد مَوْته درْهمًا ولا دِينارًا ولا عبْدًا ولا أمَةً ولا شيئًا؛ إلا بَغْلَته البَيضاءَ التي كانَ يرْكَبُها، وسلاحَه، وأرْضًا جعَلها لابْنِ السبيلِ صدَقةً))

سیدنا عمرو بن حارث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی وفات کے وقت (اپنی وراثت میں) نہ کوئی درہم چھوڑا اور نہ ہی دینار اور نہ کوئی غلام چھوڑا اور نہ ہی کوئی لونڈی بلکہ اس سفید خچر کے علاوہ اور کچھ بھی نہیں چھوڑا کہ جس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہوتے تھے اور کچھ اسلحہ تھا اور تھوڑی سی زمین تھی جسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسافروں کے لئے بطور صدقہ وقف کردیا تھا۔[صحیح۔ صحيح بخارى: 2739]

1659 عن أنس رضي الله عنه قال: رأيتُ عُمَر -وهو يومَئذٍ أميرُ المؤْمِنينَ- وقد رقَعَ بين كَتِفَيْهِ برِقاعٍ ثَلاثٍ، لَبَّد بَعْضَها علي بَعْضٍ.

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو دیکھا اور وہ ان دنوں امیر المومنین تھے کہ ان کے دونوں کندھوں کے درمیان کپڑے کے تین پیوند لگے ہوئے تھے۔

[صحیح موقوف۔ موطا امام مالک: 918/2]

1660 عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: والَّذي لا إله إلا هو إنْ كُنْتُ لأَعْتَمِدُ بِكَبِدي علي الأرْضِ مِنَ الجُوعِ، وإنْ كنتُ لأشُدُّ الحَجر علي بَطْني مِنَ الجوعِ، ولقدْ قعدْتُ يومًا علي طريقِهِمُ الذي يخْرُجونَ مِنْه، فمرَّ بي أبو بكْرٍ فسألتُه عَنْ آيةٍ في كتاب الله ما سألْتُه إلاَّ لِيُشْبِعَني، فمرَّ فلم يفعل؛ ثم مرَّ عمر فسألته عن آية من كتاب الله، ما سألته إلا ليشبعَني، ثم مرَّ أبو القاسِمِ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فتَبسَّم حينَ رآني، وعرفَ ما في وَجْهي، وما في نَفْسي، ثمَّ قال: ((يا أبا هريرة!)). قلت: لبيك يا رسولَ اللّٰه! قال: ((الحق)). ومَضي فأتَّبَعْتُه، فاستأذَن، فأذِنَ له، فدخَل فوجَد لَبنًا في قَدَحٍ، فقال: ((من أيْنَ هذا اللَّبَنُ؟)). قالوا: أهداهُ لك فلانٌ أو فلانَةٌ. قال: ((يا أبا هريرة!)). قلتُ: لَبَّيْكَ يا رسولَ اللّٰه! قال: ((الحَقْ إلي أهْلِ الصُّفَّةِ فادْعُهم لي)). قال: وأهلُ الصُّفَّةِ أضيافُ الإسْلامِ، لا يَأوون علي أهْلٍ ولا مالٍ، ولا علي أحَدٍ، إذا أتَتْهُ صدَقَةٌ بعَث بِها إلَيْهِمْ، ولَمْ يتناوَلْ مِنْها شيْئًا، وإذا أتَتْهُ هَدِيَّةٌ أرْسَل إلَيْهِمْ وأصاب مِنْها وأشْرَكَهُم فيها، فساءَ ني ذلك، فقلتُ: وما هذا اللَّبَنُ في أهْلِ الصُّفَّةِ، كنتُ أحَقَّ أنْ أصيبَ مِنْ هذا اللَّبَنِ شَرْبةً أتقَوَّي بها، فإذا جاؤوا أمَرني فكنتُ أنا أعطيهِمْ، وما عَسي أنْ يَبْلُغَني مِنْ هذا اللَّبَنِ؟ ولَم يَكُنْ مِنْ طاعةِ اللّٰه وطاعَةِ رسول اللّٰه صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بدٌّ، فأتَيْتُهم، فدَعَوْتُهمْ، فأقبَلوا، واسْتَأذَنوا، فأذِنَ لَهُمْ، وأخَذوا مَجالِسَهُمْ مِنَ البَيْتِ. قال: ((يا أبا هريرة!)). قلتُ: لبَّيْكَ يا رسولَ اللّٰه! قال: ((خُذْ فأعْطِهِمْ)). فأخَذْتُ القَدَح فجعلْتُ أعطيهِ الرجُلَ، فيَشْرَبُ حتّي يَرْوي، ثُمَّ يردُّ عليَّ القدحَ، حتّي انْتَهَيْتُ إلي النبيِّ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وقد رَوي القومُ كلُّهم، فأخَذ القَدح فوضَعه علي يَدِه فتبَسَّم، فقال: ((يا أبا هريرة!)). فقلتُ: لبَّيْكَ يا رسولَ اللّٰه! قال: ((بقيتُ أنا وأنْتَ)). قلتُ:

صدقتَ يا رسولَ اللّٰه! قال: ((اقْعُدْ فاشْرَبْ)) فشرِبْتُ، فقال: ((اشْرَبْ)). فشربْتُ، فما زالَ يقولُ: ((شْرَبْ)) حتي قلتُ: لا والّذي بعثَك بالحَقِ لا أجِدُ مسْلَكًا. قال: ((فأرِني)). فأعطيْتُه القَدح، فَحمِدَ اللّٰه تعالي وسَمّى وشرِبَ الفَضْلَةَ.

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں ہے بے شک میں بھوک کی وجہ سے کبھی اپنے جگر کو زمین پر لگاتا اور کبھی بھوک کی وجہ سے اپنے پیٹ پر پتھر باندھتا۔ ایک دن میں لوگوں کی گزرگاہ پر بیٹھا تھا کہ میرے پاس سے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ گزرے تو میں نے ان سے قرآن مجید کی ایک آیت مبارکہ کے متعلق سوال کیا۔ میں نے تو سوال اس لیے کیا تھا کہ وہ (مطلب سمجھ کر) مجھے کھانا کھلا دیں۔ وہ گزر گئے اور مجھے کھانا نہ کھلایا۔ پھر میرے پاس سے عمر فاروق رضی اللہ عنہ گزرے میں نے ان سے بھی قرآن کی ایک آیت کا مطلب پوچھا میرا مطلب یہی تھا کہ وہ مجھے کھانا کھلا دیں (لیکن انہوں نے بھی کھانا نہ کھلایا) پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گزرے اور مجھے دیکھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا دیئے۔ میرے چہرے پر بھوک کے آثار دیکھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سمجھ گئے کہ میرے دل میں کیا (خواہش) ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اے ابوہریرہ! میں نے عرض کی اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میں حاضر ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''چلو'' میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے پیچھے چلا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر میں داخل ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ کا ایک پیالہ پایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا یہ دودھ کہاں سے آیا ہے؟ تو گھر والے عرض کرنے لگے فلاں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تحفہ بھیجا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے ابوہریرہ!'' میں نے عرض کی اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میں حاضر ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اہل صفہ کو بلا کر لاؤ۔'' ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اہل صفہ اسلام کے مہمان تھے ان کے پاس نہ مال تھا اور نہ ہی گھر بار وغیرہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس صدقے کا مال آتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم وہ ان کی طرف بھیج دیتے خود تناول نہ فرماتے اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کوئی ہدیہ وغیرہ آتا آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی طرف بھی بھیج دیتے اور خود بھی تناول فرماتے۔ مجھے یہ چیز ناگوار گزری میں نے (اپنے دل میں) کہا یہ دودھ اصحاب صفہ کو کیسے کفایت کرے گا۔ میں اس دودھ کا زیادہ حق دار تھا کہ میں اسے پیتا اور طاقت حاصل کرتا۔ جب یہ آئیں گے تو میں انہیں پلاؤں گا مجھے امید نہیں کہ یہ دودھ مجھے بھی ملے؟ لیکن اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت ضروری

ہے۔ میں اصحاب صفہ کو بلا کر لایا، انہوں نے آکر اجازت طلب کی، آپ ﷺ نے انہیں اجازت دے دی وہ آ کر گھر میں بیٹھ گئے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ دودھ پکڑ اور انہیں پلا'' میں نے پیالہ پکڑ کر باری باری سب کو پلایا یہاں تک کہ میں نبی اکرم ﷺ تک پہنچ گیا آپ ﷺ نے پیالہ اپنے ہاتھ میں پکڑ کر تبسم فرمایا اور کہا ''اے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ'' میں نے کہا اللہ کے رسول ﷺ میں حاضر ہوں تو آپ ﷺ نے فرمایا: میں اور تم باقی رہ گئے ہیں تو میں نے عرض کی آپ ﷺ سچ فرماتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: بیٹھ اور دودھ پی۔ میں نے پیا، آپ ﷺ نے فرمایا ''پی'' میں نے اور پیا۔ آپ ﷺ پینے کا کہتے رہے یہاں تک کہ میں نے عرض کی۔ اللہ کی قسم اب گنجائش نہیں ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا ''مجھے دو'' میں نے پیالہ آپ ﷺ کو پکڑا دیا۔ آپ ﷺ نے اللہ کی تعریف کی اور اللہ کا نام لیا اور دودھ پی لیا۔

[صحیح۔ صحیح بخاری: 6246، المستدرك للحاكم: 16,15/3]

1661 بخاری عن أبي هريرة رضي الله عنه أيضًا قال: إنَّ الناسَ كانوا يقولون: أكْثَر أبو هريرةَ، وإنّي كنتُ ألزم رسولَ الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِشِبَعِ بَطْني، حينَ لا آكُلُ الخَميرَ، ولا ألْبَسُ الحريرَ، ولا يخْدِمُني فلانٌ وفلانَة، وكنتُ ألْصِقُ بَطْني بالحَصْباءِ مِنَ الجُوعِ، وإنْ كنتُ لأسْتَقْرِىء الرجُلَ الآيةَ هِيَ مَعي لِكَيْ يَنْقَلِبَ بي فيُطْعِمَني، وكانَ خيرَ الناسِ لِلْمساكِين جَعْفَرُ بْنُ أبي طالِبٍ، كان يَنْقَلِبُ بنا فَيُطْعِمُنا ما كانَ في بَيْتِه، حتّى إنْ كان لَيُخْرِج إلَيْنَا العُكّةَ التي ليسَ فيها شَيْءٌ فَنشقُّها، فنَلْعَقُ ما فيها.

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ لوگ باتیں کرتے ہیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بہت کثرت کے ساتھ (احادیث) بیان کرتا ہے۔ (سنو) میں اپنا پیٹ بھرنے کے لئے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رہتا تھا۔ یہ اس وقت کی بات ہے جب میرے حالات درست نہ تھے نہ کھانے پینے کا سامان ہوتا تھا اور نہ ہی خادم میں بھوک کی وجہ سے اپنے پیٹ کو پتھروں کے ساتھ لگاتا۔ میں لوگوں کو آیات پڑھ کر سناتا کہ وہ سمجھ کر مجھے کھانا کھلا دیں۔ مساکین کے حق میں سب سے بہتر سیدنا جعفر طیار رضی اللہ عنہ تھے وہ ہمیں اپنے گھر لے جاتے اور جو کچھ میسر ہوتا وہ ہمیں کھلا دیتے بعض دفعہ ایسا ہوتا وہ ہمیں چمڑے کا برتن وغیرہ دیتے (یہ گھی اور شہد وغیرہ کے لئے خاص ہوتا تھا) جو خالی ہوتا ہم اس چمڑے کو پھاڑ کر چاٹ لیتے تھے۔ [صحیح۔ صحیح بخاری: 5432]

1662 عن جابر بن عبد الله رضي الله عنهما قال: بعثَنا رسولُ اللّٰه صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وأمَّر علينا أبا عبيْدةَ رضي اللّٰه عنه نَتَلَقّى عيرًا لِقُرَيْشٍ، وزَوَّدَنا جِرابًا مِنْ تَمْرٍ، لمْ يَجد لنا غَيْرَه، فكانَ أبو عُبَيْدةَ يُعطينا تمرةً تمرةً، فقيلَ لَهُ: كيف كُنْتُمْ تَصْنَعونَ بها؟ قالَ: نَمُصُّهَا كما يَمُصُّ الصبيُّ، ثُمَّ نَشْرَبُ عليها مِنَ الماءِ فَتكفينا يَوْمَنا إلي الليلِ، وكنَّا نَضْرِبُ بعِصِيّنا الخَبَطَ ثُمَّ نَبُلُّه [بالماء] فنأكُلُه.

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کو ہمارا امیر بنا کر ہمیں بھیجا ہم نے قریش کے ایک قافلہ کو حاصل کرنا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں کھجوروں سے بھری ایک بوری دی اس کے علاوہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ نہ تھا۔ ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ ہمیں ایک ایک کھجور دیتے تھے تو ان سے پوچھا گیا ایک کھجور تمھیں کس طرح کفایت کرتی تھی (تم ایک کھجور کا کیا کرتے تھے)؟ تو وہ کہنے لگے ہم انہیں چوستے تھے جس طرح بچہ کسی چیز کو چوستا ہے پھر ہم اس کے بعد پانی پی لیتے تو یہ کھجور رات تک ہمیں کافی ہو جاتی اور ہم اپنی لاٹھیوں سے درختوں کے پتے اتارتے اور پانی میں بھگو کر انہیں کھاتے تھے۔[صحیح لغیرہ۔ صحیح مسلم: 1935]

1663 عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: لقد رأيتُ سَبْعين مِنْ أهْلِ الصُّفَّةِ ما مِنْهُم رجلٌ عليه رِداءٌ، إما إزارٌ وإمَّا كِساءٌ، قد رَبَطوا في أعْناقِهِم، منها ما يَبْلُغ نِصْفَ الساقَيْنِ، ومِنْهَا ما يَبْلُغ الكَعْبَيْنِ، فيَجْمَعه بيَدِه كراهِية أنْ تُري عَوْرَتُه.

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ستر اصحاب صفہ کو دیکھا (ان کی حالت یہ تھی کہ) بعض کے پاس صرف تہبند تھی اور بعض کے پاس اوپر لینے والی چادر۔ انہوں نے انہیں اپنی گردنوں پر باندھا ہوتا بعض کی چادر نصف پنڈلی تک جاتی اور بعض کی ٹخنوں تک۔ اس بات سے ڈرتے ہوئے کہیں شرم گاہ ظاہر نہ ہو جائے وہ چادر کو اپنے ہاتھ سے پکڑ کر رکھتا تھا۔[صحیح موقوف۔ صحیح بخاری: 442]

1664 عن يحيي بن جعدة قال: عاد خبَّابًا ناسٌ مِنْ أصْحابِ رسولِ اللّٰه صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقالوا: أبْشِرْ يا أبا عبدِ اللّٰه! تَرِدُ علي محمَّدٍ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الحوضَ، فقال: كيفَ بِهذا وأشارَ إلي أعْلى البيْتِ وأسْفَلِه؟ وقد قالَ رسولُ اللّٰه صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إنَّما يكْفي أحدَكُم كزادِ الراكِبِ))

یحییٰ بن جعدۃ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے سیدنا خباب رضی اللہ عنہ کی عیادت کی اور کہنے لگے اے ابوعبداللہ! خوش ہو جایئے آپ محمد ﷺ کے ساتھ حوض پر ہوں گے۔ تو وہ کہنے لگے کیسے؟ اور (اپنے) گھر کے اوپر، نیچے اشارہ کر کے فرمانے لگے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا: ''تم میں سے کسی ایک کو اتنا سامان کافی ہے جتنا ایک مسافر کے پاس ہوتا ہے۔'' [صحیح۔ مسند ابی یعلی: 7214، الطبرانی:]

1665 عن أبي وائل قال: جاءَ معاويةُ إلي أبي هاشمِ بْنِ عُتْبَةَ وهو مريضٌ يعودُه ، فوجَده يَبْكي، فقال: يا خال! ما يُبْكيكَ؟ أوجَعٌ يُشْئِزُك، أمْ حِرْصٌ علي الدنيا؟ قال: كلاَّ، ولكنَّ رسولَ الله صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ عَهِد إلَيْنا عَهْدًا لَمْ أخُذْ به. قال: وما ذاك؟ قال: سمِعْتُه يقول: ((إنَّما يكْفي مِن جَمْعِ المالِ خادمٌ ومرْكَبٌ في سبيلِ الله)). وأجِدُني اليومَ قد جَمعْتُ.

سیدنا ابو ہاشم بن عتبہ رضی اللہ عنہ بیمار تھے سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ ان کی عیادت کے لئے تشریف لائے تو دیکھا کہ یہ (ابو ہاشم) رو رہے ہیں: تو سیدنا معاویہ کہنے لگے اے ماموں جان! آپ کیوں رو رہے ہیں کوئی جسمانی تکلیف ہے یا دنیا کی تمنا؟ ابو ہاشم کہنے لگے ایسی کوئی بات نہیں رسول اللہ ﷺ نے ہم سے ایک عہد لیا تھا میں اس پر پورا نہیں اتر سکا۔ سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پوچھنے لگے وہ عہد کیا تھا؟ سیدنا ابو ہاشم رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے آپ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ''ایک خادم اور اللہ کے راستے میں ایک سواری جمع کرنا کافی ہے اور میں اپنے آپ کو دیکھتا ہوں کہ میں نے کافی مال جمع کر لیا ہے۔

[حسن لغیرہ۔ جامع الترمذی: 2328، سنن نسائی: 5387، سنن ابن ماجہ: 4103، صحیح ابن حبان: 668]

8-اللہ تعالیٰ کے ڈر سے رونے پر ترغیب

1666 عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: سمعتُ رسولَ الله ﷺ يقول: ((سَبعةٌ يظِلُّهم الله في ظِلِّه، يومَ لا ظِلَّ إلا ظلُّه :الإمامُ العادلُ ، وشابٌّ نشأَ في عبادةِ الله عزوجل، ورجلٌ قلبه معلّقٌ بالمساجدِ ، ورجلان تحابّا في الله ؛ اجتمعا على ذلك، وتفرّقا عليه، ورجلٌ دَعَتْه امرأة ذات مَنْصبٍ وجمالٍ ؛ فقال :إنّي أخاف الله، ورجل تصدّق بصدقةٍ فأخفاها ، حتى لا تعلم شمالُه ما تُنفق يمينه ، ورجلٌ ذَكَر الله خالِياً ، ففاضَتْ عَيناهُ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: سات افراد ایسے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ اپنے (عرش کے) سائے میں جگہ دے گا اور اس دن اس کے (عرش کے) سائے کے علاوہ اور کوئی سایہ نہ ہوگا ① عادل حکمران ② وہ نوجوان جس نے اپنی جوانی اللہ کی عبادت میں گزاری ③ وہ آدمی جس کا دل مسجدوں کے ساتھ لٹکا ہوا ہے ④ وہ دو آدمی جنہوں نے آپس میں ایک دوسرے سے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے محبت کی اسی پر اکٹھے ہوئے اور اسی پر جدا ہوئے ⑤ وہ آدمی جسے ایک حسب ونسب والی خوبصورت عورت نے دعوتِ (زنا) دی تو اس نے کہا: میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں ⑥ وہ آدمی جس نے اس طرح خفیہ (چھپ کر) صدقہ کیا کہ اس کے بائیں ہاتھ کو بھی معلوم نہ ہوسکا کہ اس کے دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا ہے ⑦ وہ آدمی جس نے تنہائی میں اللہ تعالیٰ کو یاد کیا تو اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے۔

[صحیح۔ صحیح البخاری :660 ، صحیح مسلم : 1031]

1667 عن معاوية بن حيدة رضي الله عنه قال: قال رسول الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ ((ثلاثةٌ لا ترى أعيُنهم النارَ:عينٌ حرسَتْ في سبيل الله، وعينٌ بكت من خشيةِ اللهِ، وعينٌ كَفَّت عن محارم الله)).

سیدنا معاویہ بن حیدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”تین آدمی ایسے ہیں جن کی آنکھیں جہنم کی آگ نہیں دیکھیں گی ① وہ آنکھ جو اللہ کے راستہ میں پہرہ دیتی رہی ② وہ آنکھ جو اللہ کے ڈر کی وجہ سے آنسو بہائے۔ ③ وہ آنکھ جو اللہ کی حرام کردہ چیزوں سے اجتناب کرے۔

[حسن لغیرہ۔ الطبرانی فی الکبیر: 1003/19]

1668 عن أبي أمامةَ رضي الله عنه عن النبي ﷺ قال : ((ليسَ شيءٌ أَحبَّ إلى الله من قطرتين وأثرين؛ قطرةُ دموع من خشية الله، وقطرة دم تُهراق في سبيل الله، وأما الأثران ؛ فأثر في سبيل الله ، وأثر في فريضةٍ من فرائض الله)).

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کو دو قسم کے قطروں اور دو قسم کے نشانات سے بڑھ کر کوئی چیز محبوب نہیں ① آنسوؤں کا قطرہ جو اللہ تعالیٰ کے خوف سے نکلے ② خون کا وہ قطرہ جو اللہ تعالیٰ کے راستے میں بہایا گیا ہو (اور جو دو نشان ہیں) ① وہ نشان جو اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرتے ہوئے پڑے ② اللہ تعالیٰ کے فرائض میں سے کسی فرض کی ادائیگی میں جو نشان پڑا۔ [حسن ـ جامع الترمذی : 1669]

1669 عن مطرف عن أبيه قال: ((رأيتُ رسولَ الله صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يصلِّي ولصَدْرِه أزيزٌ كأزيزِ الرَّحا مِنَ البُكاءِ)) وفی روایته ((ولجوفِه أزيزٌ كأزيزِ المرجلِ)).

سیدنا عبداللہ بن شخیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اور آپ ﷺ کے سینے سے رونے کی وجہ سے ایسے آواز آ رہی تھی جیسے چکی چلنے کی آواز ہوتی ہے۔ اور ایک روایت میں ہے: اس طرح آواز آ رہی تھی جیسے ہنڈیا ابلنے کی آواز آتی ہے۔ [صحیح۔ سنن ابی داوٗد: 904، سنن النسائی: 1214، صحیح ابن خزیمہ: 900، صحیح ابن حبان: 753, 665]

1670 عن عقبة بن عامر رضي الله عنه قال: قلتُ: يا رسولَ الله! ما النَّجاة؟ قال: ((أَمسِكْ عليك لِسانَكَ، وليَسعْكَ بيتُك، وابْكِ علي خطيئتِك)).

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ میں نے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! نجات کس چیز میں ہے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''اپنی زبان کی حفاظت کر، گھر کے اندر سکونت اختیار کر (بلاضرورت زیادہ باہر مت رہ) اور اپنی غلطی پر رویا کر۔

[صحیح لغیرہ۔ جامع الترمذی: 2517، البیہقی فی الشعب: 805، وفی الذھد: 236]

1671 عن ثوبان رضي الله عنه قال: قال رسولُ الله صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((طوبي لِمَنْ ملكَ نفسه،

ووسِعَه بيتُه، وبَكي علي خطيئتِه)).

سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خوشخبری ہے اس آدمی کے لیے جس نے اپنے آپ کو قابو میں رکھا، اور اپنا فارغ وقت گھر میں بسر کیا اور اپنے گناہوں پر (توبہ واستغفار کرتے ہوئے) آنسو بہائے۔[حسن لغیرہ۔ الطبرانی فی الأوسط: 8619]

9- موت کو یاد کرنے، امیدیں کم لگانے اور (نیک) عمل جلدی کرنے کی ترغیب اور اس بندے کی فضیلت جسے لمبی عمر دی گئی اور اس نے اعمال صالحہ کیے اور موت کی تمنا سے منع کا بیان

1672 عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسولُ الله صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أكثروا ذِكْرَ هاذِمِ اللَّذّات. يعني الموْتَ))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''لذتوں کو توڑنے والی (موت) کو کثرت کے ساتھ یاد کیا کرو۔'' [حسن، صحیح۔ سنن ابن ماجه: 4258، جامع الترمذی: 2307، الطبرانی فی الأسط: 5776، صحیح ابن حبان: 2992]

1673 (عن ابن عمر رضی الله عنهما:) أن رجلاً قال للنبي صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أيُّ المؤمنين أفضلُ؟ قال: ((أحسنُهم خُلُقًا))

قال: فأيُّ المؤمنين أكيَسُ؟ قال: ((أكثرهم للموت ذِكْراً، وأحسنُهم لما بعده استعداداً، أولئك الأكياسُ))

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا مومنین میں سب سے افضل کون ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جس کا اخلاق سب سے اچھا ہے۔'' اس نے پھر سوال کیا مومنین میں سب سے زیادہ سمجھ دار کون ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جو کثرت سے موت کو یاد کرتا ہے اور آخرت کی خوب اچھی تیاری کرتا ہے یہی لوگ عقلمند ہیں۔''

[حسن۔ سنن ابن ماجه: 4259، البیهقی فی الزهد:]

1674 عن عبد الله بن مسعودٍ رضي الله عنه قال: قال رسول الله صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اسْتَحْيوا مِنَ اللّٰه حَقَّ الحَياء)) قال: قلْنا: يا نبيَّ اللّٰه! إنا لَنَسْتَحْيِي والحمدُ لله. قال: ((ليسَ ذلك، ولكِنَّ الاسْتِحْياء مِنَ اللّٰه حقَّ الحَياءِ؛ أنْ تحفَظَ الرأسَ وما وَعى، وتَحفظَ البطْنَ وما حَوى، ولتَذْكُرِ الموتَ

والبِلى، ومَنْ أرادَ الآخِرَة تركَ زينَةَ الدنْيا، فَمنْ فَعل ذلك؛ فقدِ اسْتَحْيا مِنَ اللّٰه حَقَّ الحَياء)).

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ سے اس طرح حیا کرو جس طرح حیا کرنے کا حق ہے'' عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم نے کہا اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! ہم اللہ تعالیٰ سے حیا کرتے ہیں اور تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ سے مکمل حیا یہ ہے کہ تو سر اور جو سر کے اندر (سوچ وغیرہ) ہے اس کی حفاظت کرے اور پیٹ اور جو کچھ پیٹ جمع کرتا ہے اس کی حفاظت کرے موت اور اپنے بوسیدہ ہونے کو یاد کرے اور جو آخرت کی کامیابی چاہتا ہے وہ دنیا کی زیب و زینت اور آسائشوں کو ترک کر دیتا ہے اور جو ایسا کرتا ہے وہی اللہ تعالیٰ سے اس طرح حیا کرتا ہے جس طرح حیا کرنے کا حق ہے۔ [حسن لغیرہ۔ جامع الترمذی: 2458]

1675 عن البراء رضي اللہ عنه قال: كنّا معَ رسولِ اللّٰه صَلَّي اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ في جَنازَةٍ، فجلسَ على شفيرِ القَبْرِ، فبَكى حتّى بَلَّ الثَّرى، ثُمَّ قالَ: ((يا إخْواني! لِمثْلِ هذا فأعِدُّوا)).

سیدنا براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک جنازے میں شریک تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک قبر کے کنارے پر بیٹھ گئے اور اتنا روئے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (رو رو کر) مٹی تر کر دی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اے میرے بھائیو! اس وقت کی تیاری کرو۔'' [حسن۔ سنن ابن ماجه: 4195]

1676 (عن عبداللّٰه بن عمرو رضى اللّٰه عنهما قال:) قال رسول اللّٰه صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((نَجا أوَّلُ هذه الأمَّةِ باليَقينِ والزُّهْدِ، ويَهْلِكُ آخِرُ هذه الأمَّةِ بالبُخْلِ والأملِ))

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اس امت کے ابتدائی لوگ یقین اور زہد کی وجہ سے نجات پا جائیں گے اور اس امت کے وہ لوگ جو آخر میں آئیں گے وہ بخل اور (دنیا کی) امید کی وجہ سے ہلاک ہوں گے۔ [حسن لغیرہ۔ ابن ابی دنیا: 3، الأصبهاني الترغیب: 164]

1677 عن عبد اللّٰه بن عمر رضي اللّٰه عنهما قال: أخَذَ رسولُ اللّٰه صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بمنكبِيَّ، فقال: ((كُنْ في الدنيا كأنَّكَ غريبٌ أو عابِرُ سبيلٍ)). وكانَ ابْنُ عمر يقولُ: إذا أمْسَيْتَ فلا تَنْتَظِرِ الصَّباحَ، وإذا أصْبَحْتَ فلا تَنْتَظِرِ المساءَ، وخُذْ مِنْ صِحَتِكَ لِمَرضِكَ، ومِنْ حيَاتِكَ لموتِكَ.

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے میرے کندھوں سے پکڑا اور فرمایا ''دنیا میں اس طرح زندگی بسر کر جس طرح ایک اجنبی اور مسافر رہتا ہے۔ اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے: ''جب تو شام کرے تو صبح کا انتظار نہ کر اور جب صبح کرے تو شام کا انتظار نہ کر اور بیمار ہونے سے پہلے صحت کے ایام کو غنیمت سمجھ (نیک اعمال کر لے) اور اپنی زندگی میں موت کے لئے سامان تیار کر لے۔

[صحیح۔ صحیح بخاری: 6416]

1678 عن بريدة رضي الله عنه قال: قال رسولُ اللّٰه صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((**هل تدرونَ ما مَثَل هذه وهذه؟**)). ورَمي بحَصاتَيْنِ قالوا: اللّٰه ورسولُه أعْلَمُ. قال: ((**هذا الأمل، وذاكَ الأجَلُ**))

سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دو کنکریاں پھینکیں اور (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے) پوچھا کیا تم جانتے ہو کہ اسکی اور اس کی مثال کیا ہے؟ (ایک کنکری دوسری سے فاصلے پر گری تھی) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم عرض کرنے لگے اللہ اور اس کا رسول ﷺ ہی بہتر جانتے ہیں۔ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''یہ امیدیں ہیں اور وہ انسان کی موت ہے (یعنی امیدیں زیادہ اور لمبی ہیں جبکہ زندگی کم ہے)۔

[صحیح لغیرہ۔ جامع الترمذی: 2870]

1679 عن ابن مسعودٍ رضي الله عنه قال: قال رسولُ اللّٰه صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((**اقْتَرَبَتِ الساعَةُ، ولا تَزْدادُ مِنْهُم إلا بُعْدًا**)).

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''قیامت قریب آ گئی اور لوگ اسے بہت دور تصور کرتے ہیں۔ [حسن۔ الطبرانی فی الکبیر: 9787/10]

1680 عن عبدِ اللّٰه عن النبيِّ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قال: ((**الجنَّةُ أقْرَبُ إلي أحَدِكُمْ مِنْ شِراكِ نَعْلِه، والنارُ مِثْلُ ذلكَ**)).

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جنت تم میں سے ہر ایک قریب اس کے جوتے کے تسمے سے بھی بڑھ کر ہے اور جہنم بھی ایسے ہی قریب ہے (اگر اعمال نیک ہیں تو جنت قریب اور اگر اعمال اچھے نہیں تو جہنم قریب)۔ [صحیح۔ صحیح بخاری: 6488]

1681 عن ابن عمر قال: أتي رجلٌ إلي النبيِّ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فقال: يا رسولَ الله! حدِّثني بحديثٍ، واجْعَلْه موجَزًا؟ فقال النبيُّ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((صَلِّ صَلاةَ مُودِّعٍ، فإنَّكَ إنْ كُنتَ لا تَراهُ فإنَّه يراكَ، وايْأس مِمّا في أيْدي الناسِ تكُنْ غَنِيًّا، وإيَّاك وما يُعْتَذرُ مِنْهُ)).

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ مجھے کوئی مختصر سی نصیحت کریں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''ہر نماز آخری نماز سمجھ کر پڑھ (اور تیری کیفیت یہ ہونی چاہیے کہ تو اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہا ہے) اور اگر تو اللہ تعالیٰ کو نہیں دیکھ رہا تو وہ تجھے دیکھ رہا ہے۔ لوگوں کے پاس جو کچھ (مال و دولت وغیرہ) ہے اس کی طرف توجہ نہ دے تو (دل کا) غنی بن جائے گا اور کوئی ایسی بات یا کام نہ کر کہ تجھے بعد میں معذرت کرنی پڑے۔

[حسن لغیرہ۔ الطبرانی فی الأوسط: 4424]

1682 روي الطبراني عن رجل من بني النخع قال: سمعتُ أبا الدرداءِ حينَ حضرَتْهُ الوَفاةُ قال: أحدِّثكُم حديثًا سمِعْتُه مِنْ رسولِ الله صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سمِعْتُه يقول: ((اعْبدِ الله كأنَّك تَراه، فإن لَمْ تكُنْ تَراه فإنَّه يراكَ، واعْدُدْ نفْسَك في الموْتى، وإيَّاك ودَعْوةَ المظْلومِ فإنَّها تُسْتَجابُ)).

سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ اپنی وفات کے وقت کہنے لگے میں تمھیں ایک ایسی حدیث سناتا ہوں جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اللہ کی عبادت اس طرح کر جیسے تو اسے دیکھ رہا ہو اور اگر تو اللہ کو نہیں دیکھ رہا تو وہ تجھے دیکھ رہا ہے اور اپنے آپ کو مُردوں میں شمار کر اور مظلوم کی بد دعا سے بچ بے شک وہ بد دعا بڑی جلد قبول کی جاتی ہے۔ [حسن لغیرہ۔ الطبرانی فی الکبیر: 374/20]

1683 عن أبي هريرة رضي الله عنه؛ أنَّ رسولَ الله صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قال: ((بادِروا بالأعْمالِ فِتنًا كَقِطَعِ الليلِ المظْلِمِ، يُصْبِحُ الرجلُ مؤْمِنًا ويُمْسي كافِرًا، ويُمْسي مؤْمِنًا ويصْبِحُ كافِرًا، يَبيعُ دينَه بعَرضٍ مِنَ الدنْيا)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اندھیری رات کے ٹکڑوں کی طرح ظاہر ہونے والے فتنوں سے پہلے پہلے نیک اعمال میں خوب جلدی کرو۔ (فتنوں کی کیفیت یہ ہوگی کہ) آدمی صبح

مومن ہوگا اور شام کو کافر، شام کو مومن ہوگا اور صبح کافر (کیونکہ) دنیا کے سامان کے عوض وہ اپنا دین بیچے گا۔

[صحیح۔ صحیح مسلم: 118]

1684 عن ابن عباسٍ رضي الله عنهما قال: قال رسول الله صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجلٍ وهو يَعِظُه: ((اغْتَنِمْ خَمْسًا قبلَ خَمْسٍ: شبابَكَ قَبلَ هَرمِكَ، وصِحَتَك قبل سَقْمِكَ، وغِناكَ قَبْلَ فَقْرِكَ، وفَراغَك قَبْلَ شُغْلِكَ، وحياتَك قَبْلَ مَوْتِكَ))

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو نصیحت کرتے ہوئے یہ بات ارشاد فرمائی: ''پانچ چیزوں کو پانچ چیزوں سے پہلے غنیمت جان ① بڑھاپے سے پہلے جوانی کو ② بیماری سے پہلے صحت کو ③ فقیری سے پہلے غنا کو ④ مشغولیت سے پہلے فراغت کو ⑤ موت سے پہلے زندگی کو۔

[صحیح۔ المستدرك للحاكم: 306/4]

1685 (عن سعد رضی الله عنه) عن رسولِ الله صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قال: ((التَّؤُدَةُ في كلِّ شيْءٍ خَيْرٌ، إلا في عَملِ الآخِرَةِ)).

سیدنا سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''آخرت کے اعمال کے علاوہ ہر چیز میں سوچ و بچار اور جلدی نہ کرنا بہتر ہے (وہ اعمال جو آخرت میں نجات کا سبب ہیں وہ فوراً اور جلدی کرنے چاہئیں)۔[صحیح۔ سنن ابی داوٗد: 4810، المستدرك للحاكم: 64/1، البیهقی فی الشعب: 8411]

1686 عن أنسٍ رضيَ الله عنه؛ أنَّ النبيَّ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قال: ((إذا أرادَ الله بعبدٍ خيراً اسْتَعْمَلَه)). قيل: كيفَ يَسْتَعْمِله؟ قال: ((يُوَفِّقُه لِعَملٍ صالحٍ قَبْلَ الموْتِ)).

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بے شک نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو اس سے عمل کا مطالبہ کرتا ہے۔ پوچھا گیا: کس طرح عمل کا مطالبہ کرتا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''موت سے پہلے اللہ تعالیٰ اسے نیک عمل کی توفیق دے دیتا ہے۔''

[صحیح۔ المستدرك للحاكم: 340/1]

1687 عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسولُ الله صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أعْذَرَ اللّٰه إلي

امرىءٍ أَخَّر أجَله حتي بلَّغ ستّينَ سنَةً)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جس آدمی کو اللہ تعالیٰ ساٹھ سال یا اس سے زیادہ عمر عطا کرتا ہے تو اس کا (روز قیامت اپنے بچاؤ کے لئے) کوئی بھی عذر اللہ قبول نہیں کرے گا (ایک روایت میں ستر سال کے الفاظ بھی ہیں)۔[صحیح۔ صحیح بخاری: 6419]

1688 عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((ألا أنَبِّئُكُمْ بخَيْرِكُمْ؟)). قالوا: نعَمْ. قال: ((خِيارُكُمْ أطْوَلُكم أعْمارًا وأحْسَنكُم أعْمالًا)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''کیا میں تمھیں اس کی خبر نہ دوں کہ تم میں سب سے بہتر کون ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم عرض کرنے لگے۔ جی ہاں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''تم میں سب سے بہتر وہ ہے جسے لمبی عمر عطا کی گئی اور اس نے زیادہ سے زیادہ نیک اعمال کئے۔[صحیح لغیرہ۔ مسند احمد: 235/2, 403، صحیح ابن حبان: 484, 2981، البیہقی فی الزھد: 629، المستدرک للحاکم: 339/1]

1689 عن أبي بكرةَ رضي الله عنه: أنَّ رجلًا قال: يا رسولَ الله! أيُّ الناسِ خَيرٌ؟ قال: ((مَنْ طالَ عُمُره، وحَسُنَ عَملُه)). قال: فأيُّ الناسِ شَرٌّ؟ قال: ((مَنْ طالَ عُمره، وساءَ عَملُه))

سیدنا ابو بکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! سب سے بہتر انسان کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جس کی عمر لمبی اور اعمال اچھے ہوں پھر اس نے سوال کیا لوگوں میں سب سے برا کون ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا: جس کی عمر لمبی اور اعمال برے ہوں۔[صحیح لغیرہ۔ جامع الترمذی: 2330، الطبرانی فی الأوسط: 2289، المستدرک للحاکم: 339/1، البیہقی فی الزھد: 628, 627]

1690 عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: كانَ رجلانِ مِنْ (بَلِيّ) [حي] من (قضاعة) أسلَما معَ رسولِ الله صَلَّي الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فاسْتُشْهِدَ أحَدُهما وأخرّ الآخَرُ سنَةً. قال طَلْحَةُ بنُ عُبَيْدِ الله: [فأرِيتُ الجنَّةَ] فرأيتُ المؤخَّر مِنْهما أدخِلَ الجنَّةَ قَبْلَ الشهيدِ. فتَعجَّبْتُ لذلك، فأصْبَحْتُ فذكرتُ

[ذلك] لِلنَّبِيِّ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فقال رسولُ الله صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَلَيْسَ قد صامَ بعدَهُ رمضانَ؟ وصلّي ستَّةَ آلافِ رَكْعَة، وكذا وكذا ركعة صلاة سنة؟))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قضاعہ قبیلے کی ایک شاخ (بَلِيٍّ) کے دو آدمی اکٹھے مسلمان ہوئے ان میں سے ایک اللہ کے راستے میں شہید ہو گیا اور ایک سال کے بعد اس کا دوسرا ساتھی بھی وفات پا گیا طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے خواب دیکھا کہ وہ آدمی جو ایک سال کے بعد فوت ہوا وہ شہید سے پہلے جنت میں داخل ہو گیا مجھے اس پر بڑا تعجب ہوا میں نے صبح نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یہ سارا ماجرہ پیش کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا'' کیا اس بعد میں وفات پانے والے نے پہلے وفات پانے والے (شہید) ساتھی کے بعد رمضان کے روزے نہیں رکھے اور ایک سال کی نماز کی چھ ہزار اور اتنی اتنی رکعات ادا نہیں کیں؟ (یعنی اس کی نیکیاں شہید کی نیکیوں سے زیادہ ہو گئیں تو یہ پہلے جنت میں چلا گیا تعجب والی بات کون سی ہے؟)۔

[حسن، صحيح۔ مسند أحمد: 333/2، صحيح ابن حبان : 2971]

1691 عن عبد الله بنِ شدَّادٍ: أنَّ نَفرًا مِنْ بني عُذْرةَ ثلاثَةً أتَوُا النبيَّ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فأسْلَموا. قال فقال النبيُّ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ يَكْفِيهِمْ؟)). قال طَلْحَةُ: أنا. قال: فكانوا عندَ طَلْحَة، فبعثَ النبيُّ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْثًا فخرَج فِيهِ أحَدُهم فاسْتُشْهِدَ، ثُمَّ بعَثَ بَعْثًا فخرج فيه آخرُ فاسْتُشْهِدَ، ثمَّ ماتَ الثالِثُ علي فِراشِه. قال طَلْحَةُ: فرأيْتُ هؤلاءِ الثلاثَة الَّذينَ كانوا عِندي في الجنَّةِ، فرأيتُ الميِّتَ علي فراشِه أمامَهُمْ، ورأيتُ الذي اسْتُشْهِدَ أخيرًا يَلِيهِ، ورأيْتُ أوَّلَهم آخرَهُمْ. قال: فداخَلَني مِنْ ذلك! فأتَيْتُ النبيَّ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فذكرتُ ذلك لَه، فقال: ((وما أنكرتَ مِنْ ذلك؟ ليسَ أحَدٌ أفْضَلَ عِنْد اللهِ عزَّ وجلَّ مِنْ مؤمنٍ يُعَمَّرُ في الإسْلامِ؛ لِتَسْبيحه وتَكْبيرِه وتَهْليله)).

سیدنا عبد اللہ بن شداد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ قبیلہ بنو عذرہ کے تین بندے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے اسلام قبول کر لیا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انہیں کون کافی ہو جائے گا؟ (ان کی مہمان نوازی کون کرے گا اور انہیں اپنے پاس رکھے گا) سیدنا طلحہ رضی اللہ عنہ عرض کرنے لگے۔ میں (ان کی مہمان نوازی کرتا ہوں) یہ لوگ سیدنا طلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس ہی تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر (لڑائی کے لئے) بھیجا ان

میں سے ایک آدمی (اس لشکر میں) نکلا اور شہید ہوگیا۔ پھر آپ ﷺ نے (لڑائی کے لئے) ایک اور لشکر روانہ کیا۔ ان (آدمیوں) میں سے ایک آدمی پھر اس لشکر میں نکلا اور شہید ہوگیا۔ پھر تیسرا آدمی بستر پر (طبعی موت) فوت ہوگیا۔ سیدنا طلحہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے (خواب میں) ان تینوں افراد کو دیکھا جو میرے پاس تھے کہ یہ جنت میں ہیں اور وہ آدمی جو طبعی موت فوت ہوا تھا میں نے اسے (مرتبے میں) سب سے آگے دیکھا اور جو سب سے پہلے شہید ہوا تھا وہ (مرتبے میں) سب سے آخر میں ہے سیدنا طلحہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اس بات سے مجھے تعجب ہوا۔ میں نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر اس (خواب وغیرہ) کا تذکرہ کیا۔ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''تم تعجب کیوں کرتے ہو؟ اللہ تعالیٰ کے ہاں اس مومن سے بڑھ کر کوئی افضل نہیں ہے جسے اسلام کی حالت میں زیادہ عمر دی جائے اور وہ اپنی عمر اللہ کی تسبیح، پاکی بیان کرنے، بڑائی بیان کرنے اور لا الہ الا اللہ پڑھنے میں گزارے۔ [حسن صحیح۔ مسند احمد: 163/1، مسند ابی یعلی: 634]

1692 عن أم الفضل رضي الله عنها: أن النبيَّ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دخلَ علي العبَّاسِ وهو يَشْتَكي، فتمنَّي الموْتَ، فقال: ((يا عبَّاسُ عمَّ رسولِ اللّٰه! لا تَتمنَّ الموْتَ، إنْ كنْتَ مُحْسِناً تَزْدادُ إحْسَاناً إلي إحْسانِكَ خيرٌ لَكَ، وإنْ كنْتَ مُسيئاً فإنْ تُؤَخَّرَ تَسْتَعتِبُ مِنْ إساءَتِكَ خير لك، لا تَتمنَّ الموْتَ)).

سیدہ ام الفضل رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سیدنا عباس رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور وہ بیمار تھے انہوں نے موت کی تمنا کی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اے عباس رسول اللہ ﷺ کے چچا جان! آپ موت کی تمنا نہ کریں اگر آپ نیک ہیں تو اپنی نیکیوں کے ساتھ مزید نیکیوں کا اضافہ کریں یہ آپ رضی اللہ عنہ کے لئے بہتر ہے اور اگر آپ رضی اللہ عنہ نیک نہیں ہیں تو آپ کو مہلت دی جاتی ہے کہ آپ اپنی برائیوں سے توبہ کرلیں آپ رضی اللہ عنہ کے لئے بہتر یہی ہے کہ آپ موت کی تمنا نہ کریں۔ [صحیح۔ مسند احمد: 339/6، المستدرك للحاكم: 339/1]

1693 عن أبي هريرة رضي الله عنه؛ أن رسولَ اللّٰهِ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قال: ((لا يَتمنَّى أحدُكم الموْتَ، إمَّا محْسِناً فلعَلَّه يزدادُ، وإمَّا مُسيئاً فلعلَّه يَسْتَعْتِبُ)). في رواية لمسلم ((لا يتمنى أحدكم الموت ولا يدعو به من قبل أن يأتيه وإنه إذا مات انقطع عمله وإنه لا يزيد المؤمن عمره إلا خيرا)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''تم میں کوئی بھی موت کی تمنا نہ کرے اگر وہ نیک ہے تو (عمر ملنے پر) مزید نیکی میں اضافہ کرلے گا۔ اور اگر وہ گنہگار ہے تو امید ہے کہ (زیادہ عمر ملنے پر) وہ توبہ کر لے۔ ایک روایت میں ہے: تم میں سے کوئی موت کی تمنا نہ کرے اور نہ ہی موت کا وقت آنے سے پہلے مرنے کی دعا کرے کیونکہ فوت ہوتے ہی اس کے عمل کرنے کی مہلت ختم ہو جائے گی اور مؤمن کی زندگی اس کی خیر و عافیت میں اضافہ کرتی ہے۔ [صحیح۔ صحیح بخاری: 5673، صحیح مسلم: 2682]

1694 عن أنس رضي الله عنه قال: قال رسول الله صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((**لا يَتَمَنَّى أحدُكم الموتَ لضُرٍّ نزَل به، فإن كانَ ولا بدَّ فاعِلاً فليَقُلْ: اللّٰهُمَّ أحْيِني ما كانتِ الحَياةُ خَيْرًا لي، وتَوَفَّني إذا كانَتِ الوفَاةُ خَيْرًا لي**)).

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی بھی تکلیف (بیماری وغیرہ) آنے پر موت کی تمنا نہ کرے اور اگر اس کے بغیر کوئی چارہ اور راستہ نہ ہو تو اسے چاہیے کہ وہ یہ دعا پڑھے ''اے اللہ! جب تک زندگی میرے لیے بہتر ہے مجھے اس وقت تک زندہ رکھ اور جب میرے لیے موت بہتر ہو تو مجھے موت دے دے۔ [صحیح۔ صحیح بخاری: 5671، صحیح مسلم: 2680، سنن ابوداؤد: 3108، جامع الترمذی: 971، سنن نسائی: 1820]

10-اللہ تعالیٰ کے ڈر کی ترغیب اور اس کی فضیلت

1695 عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: سمعتُ رسولَ الله صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يقول: ((سبعةٌ يظلّهم الله في ظِلّه يومَ لا ظِلَّ إلا ظِلُّه - فذكرهم إلي أن قال ــ ورجلٌ دَعَتْهُ امْرأةٌ ذاتُ مَنْصبٍ وجمالٍ فقالَ: إنّي أخافُ الله)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: سات افراد ایسے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ اپنے (عرش کے) سائے میں جگہ دے گا اور اس دن اس کے (عرش کے) سائے کے علاوہ اور کوئی سایہ نہ ہوگا (① عادل حکمران ② وہ نوجوان جس نے اپنی جوانی اللہ کی عبادت میں گزاری ③ وہ آدمی جس کا دل مسجدوں کے ساتھ لٹکا ہوا ہے ④ وہ دو آدمی جنہوں نے آپس میں ایک دوسرے سے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے محبت کی اسی پر اکٹھے ہوئے اور اسی پر جدا ہوئے) ⑤ وہ آدمی جسے ایک حسب ونسب والی خوبصورت عورت نے دعوتِ (زنا) دی تو اس نے کہا: میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں (⑥ وہ آدمی جس نے اس طرح خفیہ (چھپ کر) صدقہ کیا کہ اس کے بائیں ہاتھ کو بھی معلوم نہ ہوسکا کہ اس کے دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا ہے ⑦ وہ آدمی جس نے تنہائی میں اللہ تعالیٰ کو یاد کیا تو اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے)۔

[صحيح- صحيح البخاری :660 ، صحيح مسلم : 1031]

1696 عن أبي سعيد رضي الله عنه؛ أنّ النبي صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قال: ((إنَّ رجلًا كانَ قبلَكم رَغَسَه الله مالاً، فقال لِبَنيه لمَّا حُضِر: أيُّ أبٍ كنتُ لكُم؟ قالوا: خيرَ أبٍ. قال: فإنّي لَمْ أعْمَلْ خيرًا قَطُّ، فإذا مُتّ فاحْرِقوني، ثُمَّ اسْحَقُوني، ثُمّ ذَرُّوني في يومٍ عاصِفٍ، فَفعَلوا، فَجمَعهُ الله؛ فقال: ما حَملَك؟ فقال: مخَافَتُك. فتلَقّاه برَحْمَتِه)).

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''پہلے دور میں ایک آدمی کو اللہ تعالیٰ نے بہت زیادہ مال و دولت سے نوازا۔ جب اس کی وفات کا وقت قریب آیا تو اس نے اپنے بیٹوں سے کہا۔ میں تمہارے لیے کیسا باپ ثابت ہوا؟ انہوں نے جواب دیا۔ آپ بہت اچھے باپ ثابت ہوئے۔ تو وہ کہنے لگا

میں نے کبھی بھی کوئی بھلائی کا کام نہیں کیا جب میں مر جاؤں تو تم مجھے جلا کر (میرے جسم کو) پیس دینا پھر جس دن تیز ہوا چلے میرے (جسم کے) ذرات کو اڑا دینا، بیٹوں نے ایسا ہی کیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو جمع کر کے پوچھا تو نے ایسا کیوں کیا؟ تو وہ کہنے لگا (اے اللہ!) تیرے ڈر کی وجہ سے (میں نے ایسا کیا) تو اللہ تعالیٰ نے اس پر اپنی رحمت نازل فرمادی (یعنی اسے معاف کر دیا)۔

[صحیح۔ صحیح بخاری: 3478, 7508، صحیح مسلم: 2757]

1697 عن أبي هريرة رضي الله عنه؛ أن رسول الله صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قال: ((**يقول الله عزَّ وجلَّ: إذا أرادَ عبدي أنْ يعمل سيّئَةً فلا تكْتُبوها عليه حتّى يَعْمَلَها، فإنْ عمِلَها فاكْتُبوها بِمِثْلِها، وإنْ تَركَها مِنْ أجْلي فاكْتُبوها له حسنةً**))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ (فرشتوں کو) یہ بات کہتا ہے ''جب میرا بندہ برائی کے ارتکاب کا ارادہ کرے تو اتنی دیر تک نہ لکھو جب تک وہ اس پر عمل نہ کرے۔ جب وہ عمل کر لے تو جتنی برائی ہے اتنا ہی گناہ لکھو۔ اور اگر میرے ڈر کی وجہ سے آدمی اس گناہ کو چھوڑ دیتا ہے تو اس کے لئے نیکی لکھ دو۔ [صحیح۔ صحیح بخاری: 7501، صحیح مسلم: 128]

1698 عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛ فيما يروي عن ربِّه جل وعلا؛ أنه قال: ((**وعزَّتي لا أجمع علي عبدي خوفين وأمنين إذا خافني في الدنيا أمَّنته يوم القيامة، وإذا أمِنني في الدنيا أخفته في الآخرة**)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا (حدیث قدسی ہے) اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: ''(مجھے) میری عزت کی قسم میں اپنے بندے پر دو خوف اور دو امن جمع نہیں کروں گا۔ جب (بندہ) دنیا میں مجھ سے ڈرے گا تو میں قیامت والے دن اسے امن دوں گا اور جب (بندہ) دنیا میں مجھ سے بے خوف ہو گا تو میں آخرت میں اسے ڈراؤں گا۔'' [صحیح۔ صحیح ابن حبان: 640]

1699 عن أبي هريرة أيضا رضي الله عنه قال: سمعتُ رسولَ الله صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يقول: ((**مَنْ خافَ أدْلَجَ، ومَنْ أدْلَج بلَغ المَنْزِلَ، ألا إنّ سِلْعَةَ الله غاليةٌ، ألا إنَّ سِلْعَةَ الله الجنَّةُ**))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ''جو آدمی ڈرتا ہے وہ رات کے ابتدائی حصے میں نکل پڑتا ہے اور جو رات کے ابتدائی حصے میں نکل پڑتا ہے وہ منزل پر پہنچ جاتا ہے (اسی طرح جس آدمی کے دل میں اللہ کا خوف آتا ہے وہ آخرت سے ڈرتا ہے اور نیک اعمال میں جلدی کرتا ہے کہیں نیک اعمال میں رکاوٹ نہ آجائے) خبردار اللہ تعالیٰ کا سامان بہت قیمتی ہے۔ خبردار اللہ کا سامان جنت ہے۔ [صحيح لغيره۔ جامع الترمذي: 2450]

1700 حسن عن بهز بن حكيم قال: أمَّنا زُرارةُ بنُ أوفي رضي الله عنه في مسجد (بني قُشير)، فقرأ: ﴿المدثر﴾ فلما بلغ: ﴿فإذا نُقِر في الناقور﴾ خرَّ ميّتاً.

بہز بن حکیم بیان کرتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) سیدنا زرارہ بن اوفی رضی اللہ عنہ نے ہمیں قبیلہ بنو قشیر کی مسجد میں نماز پڑھائی اور سورت مدثر تلاوت کی جب اس آیت پر پہنچے ''فَإِذَا نُقِرَ فِي النَّاقُورِ'' اور جب صور پھونکا جائے گا تو فوت ہو کر گر پڑے۔ [صحيح موقوف۔ المستدرك للحاكم: 506/2]

1701 صحيح عن أبي هريرة رضي الله عنه؛ أن رسولَ الله صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قال: ((لو يَعلَمُ المؤمِنُ ما عندَ اللّٰه مِنَ العُقوبَةِ ما طمعَ بجنّته أحَدٌ، ولَوْ يعلَمُ الكافِرُ ما عندَ اللّٰه مِنَ الرحْمَةِ ما قنِطَ مِنْ جنته [أحَد])).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اگر ایک مومن کو یہ معلوم ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ کے پاس کس قدر عذاب اور سزا ہے تو اللہ کی جنت کی طمع کوئی بھی نہ کرے اور اگر ایک کافر کو معلوم ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ کے پاس کس قدر رحمت ہے تو وہ اللہ کی جنت سے ناامید نہ ہو۔

[صحيح۔ صحيح مسلم: 2755]

1702 صحيح عن أنسٍ رضي الله عنه قال: خطبَ رسولُ الله صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُطْبةً ما سمِعْتُ مثْلَها قَطُّ، فقال: ((لوْ تَعْلَمونَ ما أعلَمُ لَضَحِكْتُم قَليلًا، ولبَكَيْتُمْ كَثيرًا)). فَغطي أصْحابُ رسولِ الله صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وجُوهَهُم لهُم خَنِينٌ.

وفي رواية بَلغَ رسولَ الله صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عنْ أصْحابه شيْءٌ، فَخَطب فقالَ: ((عُرِضَتْ عليَّ

الجنَّةُ والنارُ، فَلَمْ أرَ كاليَوْمِ في الخَيْرِ والشَرِّ ولوْ تَعْلَمُوْنَ ما أعْلَمُ لَضَحِكْتُم قَليلًا ولبَكَيْتُمْ كَثيرًا)).

فما أتي على أصْحابِ رسولِ الله صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يومٌ أشَدُّ مِنْه، غَطُّوا رُؤوسَهُم ولَهُمْ خَنينٌ.

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ ارشاد فرمایا: میں نے پہلے کبھی بھی ایسا خطبہ نہیں سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو میں جانتا ہوں وہ تمھیں معلوم ہو جائے تو تم آنسو زیادہ بہاؤ اور ہنسو کم تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر اس سے سخت دن نہیں آیا چنانچہ (یہ سن کر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے اپنے چہروں کو ڈھانپ کر رونا شروع کر دیا۔

[صحیح۔ صحیح بخاری: 4621, 6486، صحیح مسلم: 2359]

11- اللہ تعالیٰ پر حسن ظن اور (رحمت) کی امید خصوصاً موت کے وقت اس کی ترغیب

1703 عن أنسٍ رضي الله عنه قال سمعتُ رسولَ الله صَلَّي اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يقول: ((قال اللّٰه تعالي: يا ابْنَ آدمَ! إنَّك ما دَعْوتَني ورجَوْتَني غَفَرْتُ لَك علي ما كانَ فيكَ ولا أبالي. يا ابن آدم! لو بَلَغتْ ذُنوبُكَ عَنانَ السماءِ ثمَّ اسْتَغْفَرْتَني غفَرْتُ لكَ [ولاأبالي]. يا ابْنَ آدَمَ! لَوْ أتَيْتَني بقُرابِ الأرْضِ خطايا ثُمَّ لَقيتَني لا تُشْرِكُ بي شيْئًا لأتَيْتُك بقُرابِها مَغْفِرَةً)).

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ''اے آدم کے بیٹے جب تک تو مجھے پکارے گا اور مجھ سے رحمت کی امید رکھے گا تو میں (بھی اس وقت تک) تیرے گناہ معاف کرتا رہوں اور مجھے (کسی کی) پرواہ نہیں۔ اے آدم کے بیٹے! اگر تیرے گناہ آسمان (کی بلندی) تک پہنچ جائیں پھر تو مجھ سے معافی مانگے تو میں تجھے معاف کر دوں گا اور مجھے (کسی کی بھی) پرواہ نہیں۔ اے آدم کے بیٹے! اگر تو میرے پاس زمین کے بھراؤ کے برابر بھی غلطیاں لے کر آئے اور میرے ساتھ شرک نہ کیا ہو تو میں اتنی ہی مغفرت لے کر آؤں گا۔'' [حسن لغيره۔ جامع الترمذی: 3540]

1704 عن أنس أيضًا رضي الله عنه أن النبيَّ صَلَّي اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دخل علي شابٍّ وهو في الموتِ فقال: ((كيفَ تَجِدُكَ؟)). قال: أرجو اللّٰه يا رسولَ اللّٰه وإني أخافُ ذُنوبي، فقال رسولُ اللّٰه صَلَّي اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لا يَجْتَمِعانِ في قَلْبِ عبد في مِثْلِ هذا المَوطِن إلا أعْطاهُ اللّٰه ما يَرْجو، وأمَّنَه مِمَّا يخَافُ)).

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک نوجوان کے پاس آئے اور وہ نوجوان حالت نزع میں (یعنی مرنے کے قریب) تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا تو اپنے آپ کو کیسے پاتا ہے؟ وہ عرض کرنے لگا۔ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ تعالیٰ سے رحمت کی امید کرتا ہوں اور اپنے گناہوں پر ڈرتا ہوں۔ تو رسول

اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''ایسے موقع (یعنی مرتے وقت) پر یہ دونوں چیزیں (① اللہ کی رحمت کی امید ② اپنے گناہوں کا خوف) جب کسی بندے میں جمع ہوتی ہیں تو اللہ تعالیٰ اسے وہ چیز عطا کرتا ہے جس کی وہ امید کرتا ہے اور جس چیز سے وہ ڈرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے، اس سے امن دیتا ہے۔

[حسن صحيح۔ جامع الترمذی: 983، سنن ابن ماجه: 4261]

1705 عن جابرٍ رضي الله عنه: أنّه سمِعَ النبيَّ صَلَّي اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قبلَ موْتِه بثلاثةِ أيّامٍ يقول: ((لا يَموتُنَّ أحدُكم إلا وهو يُحْسِنُ الظَّنَّ باللّٰه عزَّ وجلَّ)).

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو ان کی وفات سے تین دن پہلے یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ''تم میں سے جب بھی کسی کو موت آئے تو وہ اللہ کی ذات کے بارے میں اچھا گمان رکھنے والا ہو۔

[صحيح۔ صحيح مسلم: 2877، سنن ابی داود: 3113، سنن ابن ماجه: 4167]

1706 عن حيان أبي النضر قال: خرجْتُ عائدًا لِيَزيدَ بْنِ الأسْودِ، فلَقِيتُ واثِلَة بْنَ الأسْقَع وهو يريدُ عِيادَتَه، فدخَلْنا عليه، فلمَّا رأي واثِلَةَ بَسط يَدَه، وجعلَ يُشيرُ إلَيه، فأقْبل واثِلَةُ حتي جَلَس، فأخَذ يَزيدُ بكَفَّيْ واثِلَة، فجعَلَهُما علي وَجْهِه، فقال له واثِلَةُ: كيفَ ظَنُّك باللّٰه؟ قال ظَنّي باللّٰه واللّٰهِ حسَنٌ، قال: فأبْشِرْ، فإنّي سمعتُ رسولَ اللّٰه صَلَّي اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يقول: ((قال اللّٰه جلَّ وعَلا أنا عندَ ظَنِّ عبْدي بي، إنْ ظَنَّ خيرًا فَلَه وإنْ ظَنَّ شَرًّا فله)).

حیان ابو النضر بیان کرتے ہیں کہ میں اور واثلہ بن الاسقع یزید بن اسود رضی اللہ عنہما کی عیادت کے لئے ان کے پاس گئے۔ جب یزید رضی اللہ عنہ نے واثلہ کو دیکھا تو ہاتھ کے اشارے سے انہیں بلایا۔ واثلہ رضی اللہ عنہ، یزید رضی اللہ عنہ کے پاس چلے گئے تو یزید رضی اللہ عنہ نے واثلہ رضی اللہ عنہ کے دونوں ہاتھ پکڑ کر اپنے چہرے پر لگا لیے تو واثلہ رضی اللہ عنہ ان سے پوچھنے لگے تمہارا اللہ کی ذات کے بارے میں گمان کیا ہے؟ یزید رضی اللہ عنہ کہنے لگے اللہ کی قسم اللہ کے بارے میں میرا گمان بہت ہی اچھا ہے تو واثلہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے خوش ہو جاؤ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: کہ اللہ عزوجل یہ بات ارشاد فرماتا ہے: ''بندہ میرے بارے میں جیسا گمان رکھتا ہے میں اس کے ساتھ ویسا ہی سلوک کرتا ہوں اگر وہ میرے بارے میں اچھا گمان کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ اچھا سلوک کرتا ہوں اور اگر وہ

میرے بارے میں بُرا گمان رکھتا ہے تو میں اس کے ساتھ برا سلوک کرتا ہوں۔

[صحیح۔ مسند احمد: 491/3, 106/4، صحیح ابن حبان: 641 ,633، البیهقی فی الشعب: 1005]

سفر آخرت

اہل ایمان پر اللہ تعالیٰ کی بے شمار نعمتوں میں سب سے بہترین نعمت عافیت ہے اسی لیے رسول اللہ ﷺ نے عافیت طلب کرنے کو بہترین دعا قرار دیا ہے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''انسان جو بھی دعا کرتا ہے وہ اس دعا سے افضل نہیں ہے ((اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ الْمُعَافَاةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ)) ''اے اللہ! بے شک میں تجھ سے دنیا اور آخرت میں معافی (یعنی عافیت) کا سوال کرتا ہوں۔ [صحیح۔ سنن ابن ماجہ: 3851]

کیونکہ عافیت اللہ تعالیٰ کی ایسی نعمت ہے کہ جس کے ملنے سے انسان دنیا و آخرت کی خیر کو پا لیتا ہے۔ ایک آدمی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگا اے اللہ کے رسول ﷺ! جب میں اللہ تعالیٰ سے سوال کروں تو کیا مانگوں؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تو یہ دعا مانگا کر (اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَعَافِنِيْ وَارْزُقْنِيْ) ''اے اللہ! مجھے معاف فرما اور مجھ پر اپنی رحمت نازل فرما، مجھے عافیت دے اور مجھے رزق عطا فرما۔ یہ کلمات تیرے لیے دنیا اور آخرت کی بھلائی جمع کر دیں گے۔'' [صحیح۔ صحیح مسلم: 2697]

عافیت کا سوال کرنے کے ساتھ ساتھ کسی دوسرے مصیبت زدہ کو دیکھ کر اللہ کا شکر ادا کرنا چاہیے کہ جس نے ہمیں اس پریشانی اور مصیبت سے محفوظ فرمایا ہے:

سیدنا عمر فاروق اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو کوئی مصیبت زدہ کو دیکھ کر یہ دعا پڑھے اسے یہ مصیبت نہیں پہنچے گی (اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ عَافَانِيْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهٖ وَفَضَّلَنِيْ عَلٰى كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيْلًا) ''تمام تعریفات اس ذات کے لئے ہیں جس نے مجھے اس تکلیف سے عافیت دی جس میں تجھے مبتلا کیا اور اپنی بہت سی مخلوق پر مجھے فضیلت عطا فرمائی۔''

[صحیح لغیرہ۔ جامع الترمذی: 3431]

اور جو مومن کسی مصیبت یا پریشانی میں مبتلا ہوا اسے صبر کا مظاہرہ کرنا چاہیے کیونکہ مصیبت پر صبر اجرِ عظیم کا باعث ہے۔

سیدنا صہیب رومی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''مومن کا معاملہ عجیب ہے۔ اس کے ہر معاملے میں خیر ہی خیر ہے اور یہ اعزاز صرف مومن کو ہی حاصل ہے اگر اس پر خوشحالی آتی ہے تو شکر کرتا ہے تو یہ اس کے لئے بہتر ہے اور اگر کوئی مصیبت، پریشانی آتی ہے تو اس پر صبر کرتا ہے تو یہ چیز بھی اس کے لئے بہتر ہے۔[صحيح۔ صحيح مسلم: 2999]

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''قیامت کے دن وہ لوگ جو دنیا کے اندر عافیت میں رہے خواہش کریں گے کہ کاش (دنیا میں) ان کے چمڑے قینچیوں سے کاٹ دیئے جاتے (اور یہ خواہش تب کریں گے) جب دنیا میں مصائب کے اندر مبتلا لوگوں کو اجر وثواب دیا جائے گا (تاکہ ہمیں بھی آج یہ اجر وثواب ملتا)۔[حسن۔ جامع الترمذی: 2402]

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''بے شک جس قدر مصیبت بڑی ہوتی ہے اس قدر ثواب بھی زیادہ ہوتا ہے اور یقیناً اللہ تعالیٰ جب کسی قوم سے محبت کرتا ہے تو انہیں آزمائش میں مبتلا کر دیتا ہے اور جو (اس مصیبت آنے پر اللہ سے) راضی ہوتا ہے اس پر اللہ راضی ہو جاتا ہے اور جو ناپسندیدگی کا اظہار کرتا ہے اللہ اس سے ناراض ہو جاتا ہے۔[حسن۔ سنن ابن ماجه: 4031، جامع الترمذی: 2396]

مومن پر آزمائش گناہوں کا کفارہ

ابوالاشعث الصنعانی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ وہ دوپہر کے وقت دمشق کی مسجد میں گئے تو وہاں ان کی ملاقات شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے ہوئی اور صنابحی بھی ان کے ساتھ تھے میں نے کہا اللہ تعالیٰ تم دونوں پر رحمت فرمائے تم دونوں کہاں جا رہے ہو؟ وہ دونوں کہنے لگے: ہمارا ایک (مسلمان) بھائی جو مضر قبیلے سے تعلق رکھتا ہے اس کی عیادت کے لئے جا رہے ہیں۔ میں بھی ان کے ساتھ چل پڑا یہاں تک کہ ہم اس آدمی کے پاس پہنچے تو یہ دونوں کہنے لگے تم کیسے ہو؟ وہ آدمی کہنے لگا۔ میں بہت اچھا ہوں تو شداد کہنے لگے تمھیں گناہوں کے ختم ہو جانے کی بشارت ہو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: جب

میں اپنے کسی مومن بندے کی آزمائش کرتا ہوں اور وہ اس آزمائش پر میری حمد بیان کرتا ہے تو وہ گناہوں سے بالکل پاک وصاف ہو جاتا ہے اور رب العزت نگران فرشتوں کو کہتا ہے میں نے اپنے بندے کو روکے رکھا۔ حالت تندرستی میں اس کے اعمال کا جو تم اجر لکھتے رہے ہو وہی اجر بیماری کے ایام میں بھی لکھو (حالانکہ بیماری کی حالت میں انسان نے وہ اعمال نہیں کیے ہوتے یا ادائیگی درست نہیں کر سکتا)

[حسن۔ الطبرانی فی الکبیر: 7136/7، مسند احمد: 123/4]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک مومن مرد اور مومنہ عورت پر ان کی جان، اولاد اور مال وغیرہ میں مصیبت (آزمائش) آتی رہتی ہے یہاں تک کہ یہ اللہ تعالیٰ سے (اس حال میں) ملاقات کرتے ہیں کہ گناہوں سے پاک ہوتے ہیں (مصیبت کی وجہ سے ان کے گناہوں کو معاف کر دیا جاتا ہے)۔[حسن صحیح۔ جامع الترمذی: 2399، المستدرك للحاكم: 314/4]

آزمائشوں میں سے بیماری بھی ایک بہت بڑی آزمائش ہے جس پر صبر کرنے سے گناہ جھڑ جاتے ہیں:

سیدنا عطاء بن یسار رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جب کوئی بندہ بیمار ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف فرشتوں کو بھیج کر فرماتا ہے دیکھو یہ بندہ عیادت کے لئے آنے والے لوگوں کو کیا کہتا ہے؟ عیادت کے لئے آنے والے لوگ جب آتے ہیں تو یہ آدمی اللہ کی حمد وثنا بیان کرتا ہے وہ دونوں فرشتے اس (حمد وثناء وغیرہ) کو لے کر اللہ تعالیٰ کے پاس جاتے ہیں حالانکہ وہ خوب جاننے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ بات ارشاد فرماتا ہے: ''میں نے اپنے اوپر لازم کرلیا ہے کہ جب یہ بندہ فوت ہوگا تو میں اسے جنت میں داخل کروں گا اور اگر میں اسے شفا دے دوں تو اس کے گوشت کے بدلے بہتر گوشت اور خون کے بدلے اس سے بہتر خون دوں گا اور اس کے گناہ معاف کردوں گا۔[حسن لغیرہ۔ موطا امام مالك: 940/2]

بیمار کیا پڑھ کر دم کرے؟

بیمار کے لئے متاثرہ حصہ پر اپنا ہاتھ رکھ کر یہ کلمات پڑھنا مسنون:

① سیدنا عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں شکایت کی کہ جب سے وہ مسلمان ہوئے ہیں تب سے وہ اپنے جسم میں تکلیف محسوس کرتے ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تکلیف والی جگہ پر اپنا (دایاں) ہاتھ رکھ کر تین مرتبہ بسم اللہ پڑھ اور سات مرتبہ یہ کلمات پڑھ ''(أَعُوْذُ بِاللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ وَأُحَاذِرُ)'' میں اس چیز کی شر سے جو میں پاتا ہوں اور جس سے میں ڈرتا ہوں اللہ کی ذات اور اس کی قدرت کی پناہ میں آتا ہوں (موطا امام مالک کی روایت میں أَعُوْذُ (بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ) کے الفاظ ہیں) سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے یہ دعا پڑھی تو اللہ نے میری تکلیف ختم کر دی پھر میں ہمیشہ اپنے اہل وعیال اور دوسروں کو ان کلمات کا حکم دیتا رہا (کہ وہ انہیں لازمی پڑھیں)[صحیح۔ صحیح بخاری: 2262، صحیح مسلم: 2202، سنن ابی داؤد: 3891، جامع الترمذی: 2080، النسائی فی عمل الیوم واللیلة: 999، موطا امام مالك: 1803]

② سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی ایسے مریض کی عیادت کی جس پر ابھی موت کا وقت نہیں آیا اور وہ اس کے پاس سات مرتبہ یہ کلمات کہتا ہے ((أسألُ اللّٰه العظيمَ ربَّ العرشِ العظيمِ أنْ يَشفِيَكَ)) میں اللہ تعالیٰ سے سوال کرتا ہوں جو بہت بڑا، بڑے عرش کا رب ہے کہ وہ تجھے شفاء عطا فرمائے تو اللہ تعالیٰ اس مریض کو اس مرض سے شفا دے دیتا ہے۔[صحیح۔ سنن ابی داود: 3106، جامع الترمذی: 2083، النسائی فی عمل الیوم واللیلة: 1043، صحیح ابن حبان: 2978، المستدرك للحاكم: 4/213]

③ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جب کسی بندے کو کوئی مصیبت پہنچے اور وہ یہ دعا پڑھے إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ اَللّٰهُمَّ اجُرْنِيْ فِيْ مُصِيْبَتِيْ وَاخْلُفْ لِيْ خَيْرًا مِّنْهَا ''بے شک ہم اللہ کے لئے ہیں اور بے شک ہم اسی ہی طرف لوٹنے والے ہیں اے اللہ! مجھے میری اس مصیبت کا اجر عطا فرما اور مجھے اس کا نعم البدل عطا فرما۔ تو اللہ تعالیٰ اس بندے کو بہترین اجر اور نعم البدل عطا کرتا ہے۔ ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جب ابوسلمہ رضی اللہ عنہ فوت ہوئے تو میں نے کہا مسلمانوں میں ابو سلمہ رضی اللہ عنہ سے بہتر کون ہوسکتا ہے؟ یہ پہلا گھرانہ تھا جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہجرت کی۔ ام

سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے یہ کلمات کہے تو اللہ تعالیٰ نے مجھے اس (ابوسلمہ رضی اللہ عنہ) سے بہتر (خاوند) عطاء کر دیا اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔[صحیح۔ صحیح مسلم: 918، سنن ابی داؤد: 3119، النسائی فی عمل الیوم واللیلۃ 1070]

بیمار پرسی کی فضیلت:

جب کوئی مسلمان بھائی بیمار ہو تو دوسروں کو اس کی عیادت کرنی چاہیے کیونکہ یہ ایک مسلمان کا دوسروں پر حق اور باعث ثواب ہے۔

سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو کوئی مسلمان دوسرے مسلمان کی صبح کے وقت عیادت کرتا ہے تو شام تک ستر ہزار فرشتے اس کے لیے دعا کرتے ہیں اور اگر وہ شام کے وقت اس کی عیادت کرتا ہے تو صبح تک ستر ہزار فرشتے اس کے لئے دعا کرتے ہیں اور وہ ایسے ہے کہ جیسے جنت کے پھل توڑ رہا ہے (جب تک وہ اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کرتا ہے)۔

[صحیح۔ سنن ابی داود: 3099، جامع الترمذی: 969]

اور اگر کوئی مسلمان فوت ہو جائے تو اس کے کفن و دفن کا انتظام کرنا انتہائی ثواب کا کام ہے۔

سیدنا ابورافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے) ''جس نے کسی میت کو غسل دیا اور اس کے عیب پر پردہ ڈالا تو اللہ تعالیٰ اسے چالیس مرتبہ معاف فرماتا ہے اور جس نے کسی میت کو کفن دیا تو اللہ تعالیٰ اسے جنت کا باریک اور موٹا ریشمی لباس پہنائے گا اور جس نے کسی میت کے لئے قبر کھود کر اسے دفنا دیا تو اللہ تعالیٰ اس بندے کے لئے قیامت تک اجر جاری فرماتا ہے جیسا اجر اس آدمی کا ہے کہ جو کسی کو (بطور صدقہ) رہائش دیتا ہے۔[صحیح۔ المستدرك للحاكم: 1/354, 362]

نماز جنازہ کی اطلاع مؤحدوں کو کرنے کی اہمیت:

کریب رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا ایک بیٹا قدید یا عسفان جگہ میں انتقال کر گیا۔عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کریب سے کہنے لگے! ذرا دیکھ کیا لوگ جمع ہو گئے ہیں؟ کریب کہتے ہیں میں نے باہر نکل کر

دیکھا تحقیق لوگ جمع ہو چکے تھے میں نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو (لوگوں کے جمع ہونے کی) خبر دی تو وہ پوچھنے لگے تمہارا کیا خیال ہے ان لوگوں کی تعداد چالیس ہوگی؟ میں نے کہا: جی ہاں۔ تو عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرمانے لگے جنازہ لے کر چلو بے شک میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو مسلمان فوت ہوا اور اس کے جنازے میں چالیس ایسے آدمی شریک ہوں جنہوں نے اللہ کے ساتھ شرک نہ کیا ہو (اور وہ اس میت کی مغفرت کی دعا کریں) تو اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کی سفارش اس میت کے حق میں ضرور قبول فرماتا ہے۔" [صحیح۔ صحیح مسلم: 948، سنن ابی داؤد: 3170، سنن ابن ماجه: 1489]

فوت شدہ مسلمان کو اچھے کلمات سے یاد کرنا چاہیے:

ابوالاسود رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں مدینہ منورہ آیا اور میں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا تھا کہ وہاں سے ایک جنازہ گزرا۔ لوگوں نے میت کی بڑی تعریف کی تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اس پر واجب ہوگئی، پھر وہاں سے ایک اور جنازہ گزرا۔ لوگوں نے میت کی بڑی تعریف کی تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس پر واجب ہوگئی، پھر ایک تیسرا جنازہ وہاں سے گزرا لوگوں نے اس میت کی اچھائی بیان نہ کی بلکہ برے الفاظ میں اسے یاد کیا تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا "اس پر واجب ہوگئی، ابوالاسود کہتے ہیں میں نے پوچھا اے امیر المومنین کیا چیز واجب ہوگئی؟ (یہ سن کر) عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرمانے لگے میں نے وہی کچھ کہا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا: جس بھی مسلمان آدمی کے لئے چار آدمی خیر کی گواہی دے دیں تو اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل فرما دیتا ہے یہ کہتے ہیں کہ ہم نے (آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے) پوچھا اگر تین آدمی گواہی دیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تین کی گواہی بھی (میت کے حق میں قبول کی جائے گی) ہم نے کہا اگر دو ہوں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "دو بھی۔ پھر ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک کے بارے میں سوال نہیں کیا۔" [صحیح۔ صحیح بخاری: 1368, 2643]

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بے شک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو بھی مسلمان فوت ہوا اور اس کے ہمسایوں میں سے قریبی ہمسایوں کے افراد اس (میت) پر خیر کی گواہی دیں تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جو کچھ تم اس (میت) کے بارے میں جانتے ہو میں نے اسے قبول کر لیا اور اس کے وہ گناہ وغیرہ معاف کر دیئے جنہیں تم نہیں جانتے۔ [حسن لغیرہ۔ مسند ابی یعلی: 3481، صحیح ابن حبان: 3026]

نوحہ کرنے اور بین ڈالنے پر سخت وعید:

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دو آوازوں پر دنیا اور آخرت میں لعنت کی گئی ہے ① خوشی ملنے پر بانسری کی آواز ② مصیبت کے وقت چیخ و پکار کرنا۔

[حسن۔ مسند البزار: 795]

قبروں کی زیارت فکر آخرت کا سبب:

سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یقیناً میں نے تمھیں قبروں کی زیارت سے روکا تھا، تحقیق محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی والدہ محترمہ کی قبر کی زیارت کی اجازت دے دی گئی ہے (اب) تم قبروں کی زیارت کیا کرو اس (زیارت کرنے) سے آخرت یاد رہتی ہے۔[صحیح۔ جامع الترمذی: 1054]

25

جنازہ اور اس کی متعلقہ اشیاء کا بیان

1- اللہ تعالیٰ سے عافیت اور معافی مانگنے کی ترغیب

1707 عن معاذ بن رفاعة عن أبيه قال: قَامَ أَبُوْ بكر الصديق عَلَى الْمِنْبَرِ ثم بَكٰى فقال: قام فينا رسولُ اللّٰه صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عامَ أوَّلٍ على المنبر، ثُمَّ بَكٰى: فقال: ((سَلوا اللّٰه العَفْوَ والعافِيَةَ، فإنَّ أحدًا لَمْ يُعْطَ بعدَ اليقينِ خَيْرًا مِنَ العافِيَةِ)).

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ (ایک مرتبہ) منبر پر کھڑے ہوئے اور رونا شروع کر دیا پھر کہنے لگے (ایک مرتبہ ہجرت کے) پہلے سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر کھڑے ہوئے اور انہوں نے رونا شروع کر دیا اور فرمانے لگے: ''اللہ تعالیٰ سے عافیت اور معافی کا سوال کیا کرو۔ یقین (یعنی ایمان کامل) کے بعد سب سے بہترین چیز جو انسان کو دی جاتی ہے وہ عافیت ہے۔''

[حسن صحيح۔ جامع الترمذی: 3594، سنن نسائی فی عمل اليوم و الليلة: 879 ,88]

1708 عن أبی هريرة رضی اللّٰه عنه قال قال رسول اللّٰه صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((ما مِنْ دَعْوَةٍ يدعو بها العبدُ أَفْضَلُ مِنْ اللهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ الْمُعَافَاةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''انسان جو بھی دعا کرتا ہے وہ اس دعا سے افضل نہیں ہے ((اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ الْمُعَافَاةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ)) ''اے اللہ! بے شک میں تجھ سے دنیا اور آخرت میں معافی (یعنی عافیت) کا سوال کرتا ہوں۔ [صحيح۔ سنن ابن ماجه: 3851]

1709 عن أبی مالكٍ الأشجعی عن أبيه: أَنَّ رجلاً أتى النبيَّ صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فقال: يا رسولَ

26
2

اللّٰہ! کیفَ أقولُ حین أسْأَلُ ربی؟ قَالَ: قلْ: (اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَارْحَمْنِیْ وَعَافِنِیْ وَارْزُقْنِیْ) – ویَجْمَعُ أصابِعَه إلا الإبْهامَ – فإنَّ هؤلاءِ تَجْمَعُ لكَ دُنْیاكَ و آخِرَتَكَ))..

ابو مالک الاشجعی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگا اے اللہ کے رسول ﷺ! جب میں اللہ تعالیٰ سے سوال کروں تو کیا مانگوں؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تو یہ دعا مانگا کر (اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَارْحَمْنِیْ وَعَافِنِیْ وَارْزُقْنِیْ) ''اے اللہ! مجھے معاف فرما اور مجھ پر اپنی رحمت نازل فرما، مجھے عافیت دے اور مجھے رزق عطا فرما۔ یہ کلمات تیرے لیے دنیا اور آخرت کی بھلائی جمع کردیں گے۔'' [صحیح۔ صحیح مسلم: 2697]

1710 عن عائشة رضی اللّٰہ عنہا قالتُ: قلتُ: یا رسولَ اللّٰہ! أرأیْتَ إنْ علمتُ لیلةَ القدْرِ، ما أقولُ فیها؟ قال: ((قولی: (اَللّٰھُمَّ إنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ، فاعْفُ عَنِّی))).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے عرض کی: اے اللہ کے رسول ﷺ! اگر میں لیلۃ القدر کے بارے میں جان لوں (کہ وہ کون سی رات ہے) تو میں کیا پڑھوں؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم یہ الفاظ پڑھنا ''اے اللہ! بے شک تو معاف کرنے والا ہے معافی کو پسند کرتا ہے مجھے معاف فرما دے۔'' [صحیح۔ جامع الترمذی: 3513، المستدرك للحاكم: 530/1]

2- کسی مصیبت زدہ کو دیکھ کر یہ دعا پڑھنے کی ترغیب

1711 عن عمر و أبی هريرة رضی الله عنهما؛ أن رسولَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قال: ((مَنْ رأى صاحِبَ بلاءٍ فقال: (الحمدُ للّٰه الّذی عَافانی مِمَّا ابْتَلاك به، وفَضَّلنی علی كَثيرٍ مِمَّنْ خلق تَفْضيلًا)؛ لَمْ يُصِبْهُ ذلكَ البَلاءُ)).

سیدنا عمر فاروق اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کوئی مصیبت زدہ کو دیکھ کر یہ دعا پڑھے اسے یہ مصیبت نہیں پہنچے گی (اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاکَ بِہٖ وَفَضَّلَنِیْ عَلٰی کَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلًا) ''تمام تعریفات اس ذات کے لئے ہیں جس نے مجھے اس تکلیف سے عافیت دی جس میں تجھے مبتلا کیا اور اپنی بہت سی مخلوق پر مجھے فضیلت عطا فرمائی۔''

[صحيح لغيره۔ جامع الترمذی: 3431]

3- جو آدمی اپنی جان یا مال میں آزمایا گیا اس پر صبر کی ترغیب اور آزمائش، بیماری اور بخار کی فضیلت اور اس آدمی کا بیان جو بینائی سے محروم کر دیا گیا

1712 عن أبی مالك الأشعری رضی الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: ((الطُّهور شَطْرُ الإيمان، والحمدُ للّٰه تملأُ الميزان، وسبحان اللّٰه والحمدُ للّٰه تملآن۔ أو تَمْلَأ۔ ما بين السماء والأرضِ، والصلاةُ نورٌ، والصدقةُ بُرهانٌ، والصبرُ ضِياءٌ، والقرآنُ حُجَّةٌ لك أو عليك، كُلُّ الناس يَغدو، فبائعٌ نفسَه، فمعتقُها أو مُوبقُها)).

سیدنا ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صفائی ایمان کا حصہ ہے اور ''اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ'' کہنا اعمال کے وزن والے ترازو کو بھر دیتا ہے اور ''سُبْحَانَ اللہ'' اور ''اَلْحَمْدُ لِلّٰہ'' کہنا زمین و آسمان کے درمیانی خلا کو (ثواب سے) پُر کر دیتے ہیں۔ نماز نور اور صدقہ (تکلیف وغیرہ سے بچاؤ کی) دلیل ہے اور صبر کرنا روشنی ہے۔ اور قرآن تیرے حق میں گواہی دے گا (اگر اس کے احکامات پر عمل ہوگا) یا پھر تیرے خلاف

گواہی دے گا (اگر اس پر عمل نہ ہوگا) ہر شخص صبح کرتا ہے اور اپنی جان کو بیچنے والا ہے یا تو اس جان کو (اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت و فرمانبرداری کر کے) جہنم سے آزاد کروانے والا ہے یا پھر (نافرمانی کر کے) جان کو ہلاک کرنے والا ہے۔ [صحیح۔ صحیح مسلم:223، جامع الترمذی:3517، سنن ابن ماجہ:280]

1713 عن أبي سعيدٍ الخدريّ رضى الله عنه؛ أنّ رسولَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قال: ((ومَنْ يَتَصَبَّرْ يُصَبِّرْهُ اللّٰه، وما أعطِي أحدٌ عطاءً خيرًا وأوْسَعَ مِنَ الصبْرِ))

سیدنا ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جو کوئی صبر کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے صبر کی توفیق دے دیتا ہے اور صبر سے بڑھ کر کسی کو بھی بہتر اور کشادہ تحفہ نہیں دیا گیا۔

[صحيح۔ صحيح بخاری: 1469، صحيح مسلم: 1053]

1714 عن صهيبٍ الرومى رضى الله عنه قال: قال رسولُ اللّٰه صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((عَجبًا لأمْرِ المؤمِنِ إنَّ أمْرَه كلَّه له خَيْرٌ، وليسَ ذلك لأحدٍ إلاَّ لِلْمؤْمِنِ؛ إنْ أصابَتْهُ سرَّاءُ شَكَر فكانَ خَيْرًا له، وإنْ أصابَتْه ضَرَّاءُ صَبَر فكانَ خيرًا لَه)).

سیدنا صہیب رومی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''مومن کا معاملہ عجیب ہے۔ اس کے ہر معاملے میں خیر ہی خیر ہے اور یہ اعزاز صرف مومن کو ہی حاصل ہے اگر اس پر خوشحالی آتی ہے تو شکر کرتا ہے تو یہ اس کے لئے بہتر ہے اور اگر کوئی مصیبت، پریشانی آتی ہے تو اس پر صبر کرتا ہے تو یہ چیز بھی اس کے لئے بہتر ہے۔ [صحيح۔ صحيح مسلم: 2999]

1715 عن أبي سعيدٍ رضى الله عنه: أنه دخلَ على رسول الله صَلَّى الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وهو مَوْعوكٌ عليه قَطيفَةٌ، فوضَع يدَه فَوْقَ القَطيفَةِ، فقال: ما أشَدَّ حُمَّاك يا رسول الله! قال: ((إنَّا كذلك يُشَدَّدُ علينا البَلاءُ، ويضاعَفُ لنا الأجْرُ)). ثم قال: يا رسولَ الله! مَنْ أشدُّ الناسِ بلاءً؟ قال: ((الأنبياء)). قالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قال: ((العُلَماءُ)). قال: ثُمَّ مَنْ؟ قال: ((الصالِحونَ، كان أحدُهم يُبتَلى بالقَمْلِ حتى يَقْتُلَه، ويُبتَلى أحدُهم بالفَقْرِ حتى ما يجِدَ إلا العَباءَةَ يلبَسُها، ولأحدُهم كان أشدَّ فَرحًا بالبَلاءِ مِنْ أحَدِكُمْ بالعَطاءِ)).

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ ﷺ بیمار تھے اور آپ ﷺ پر ایک

چادر تھی۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے چادر کے اوپر ہاتھ رکھا اور کہنے لگے اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کو کس قدر تیز بخار ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''بے شک ہم (انبیاء ورسل علیہم السلام) پر آزمائش بہت سخت آتی ہے اور ہمارا اجر وثواب بھی بڑھا کر دیا جاتا ہے۔ پھر ابوسعید رضی اللہ عنہ عرض کرنے لگے: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سب سے بڑھ کر سخت آزمائش کن پر آتی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا ''انبیاء علیہم السلام پر'' ابوسعید رضی اللہ عنہ عرض کرنے لگے پھر ان کے بعد کن پر؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب: ''علماء پر'' ابوسعید رضی اللہ عنہ پھر عرض کرنے لگے پھر کن پر؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا ''نیک لوگوں پر'' ان میں سے ایک جوں کی وجہ سے آزمایا جائے گا یہاں تک کہ وہ اسے مار دے گی اور ان میں سے ایک فقیری کی وجہ سے آزمایا جائے گا یہاں تک کہ اس کے پاس پہننے کے لئے صرف ایک چادر ہوگی۔ تم میں سے ایک جس قدر تحفہ ملنے پر خوش ہوتا ہے اس سے کہیں بڑھ کر یہ (لوگ) آزمائش پر خوش ہوتے ہیں۔ [صحیح۔ سنن ابن ماجه: 4024، المستدرك للحاكم: 307/4]

1716 عن جابرٍ رضى الله عنه قال: قال رسول الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((**يوَدُّ أهلُ العافيَةِ يومَ القِيامَةِ، حِينَ يُعطى أهْلُ البَلاءِ الثوابَ؛ لوْ أنَّ جُلودَهُمْ كانَتْ قُرِضَتْ بالمقَاريضِ**)).

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''قیامت کے دن وہ لوگ جو دنیا کے اندر عافیت میں رہے خواہش کریں گے کہ کاش (دنیا میں) ان کے چمڑے قینچیوں سے کاٹ دیئے جاتے (اور یہ خواہش تب کریں گے) جب دنیا میں مصائب کے اندر مبتلا لوگوں کو اجر وثواب دیا جائے گا (تاکہ ہمیں بھی آج یہ اجر وثواب ملتا)۔ [حسن۔ جامع الترمذی: 2402]

1717 وعن أبی هريرة رضی الله عنه؛ أنَّ رسولَ اللّٰه صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قال: ((**من يُرِدِ اللّٰه به خَيْرًا يُصِبْ منه**)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ جس بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے اسے کسی آزمائش (مصیبت وغیرہ) میں مبتلا کر دیتا ہے۔

[صحیح۔ موطا امام مالك: 941/2، صحیح بخاری: 5645]

1718 عن أنسٍ رضی الله عنه عن النبيِّ صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قال: ((**إنَّ عِظَمَ الجزاءِ مَع عِظَمِ**

البَلاء، وإنَّ اللّٰه تعالی إذا أحبَّ قومًا ابتَلاهُمْ، فَمنْ رَضِيَ فلَهُ الرِّضا، ومَنْ سَخِطَ فله السخَطُ)).

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''بے شک جس قدر مصیبت بڑی ہوتی ہے اس قدر ثواب بھی زیادہ ہوتا ہے اور یقیناً اللہ تعالیٰ جب کسی قوم سے محبت کرتا ہے تو انہیں آزمائش میں مبتلا کر دیتا ہے اور جو (اس مصیبت آنے پر اللہ سے) راضی ہوتا ہے اس پر اللہ راضی ہو جاتا ہے اور جو ناپسندیدگی کا اظہار کرتا ہے اللہ اس سے ناراض ہو جاتا ہے۔ [حسن۔ سنن ابن ماجہ: 4031، جامع الترمذی: 2396]

1719 عن أبی هريرة رضی اللّٰه عنه قال: قال رسولُ اللّٰه صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إنَّ الرجُلَ لَيكونُ له عِندَ اللّٰه المنزِلَةُ، فما يَبْلُغها بِعَمَلٍ، فما يَزالُ يَبْتَلِيه بما يَكْرَهُ حتّى يُبْلِغَه إيَّاها)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''بے شک اللہ تعالیٰ کے نزدیک ایک آدمی کا ایک خاص مقام و مرتبہ ہوتا ہے لیکن وہ آدمی اپنے اعمال کے ساتھ اس درجہ پر نہیں پہنچ رہا ہوتا تو اللہ تعالیٰ اسے کسی مصیبت (آزمائش) میں مبتلا کر کے مطلوبہ درجہ تک پہنچا دیتا ہے۔

[صحیح۔ صحیح ابن حبان: 2908، المسند ابویعلی الموصلی: 6095]

1720 عن أبی سعيدٍ و أبی هريرة رضی اللّٰه عنهما عنِ النبيِّ صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قال: ((ما يُصِيبُ المؤْمِنَ مِنْ نَصَبٍ ولا وَصَبٍ، ولا هَمٍّ ولا حَزَنٍ، ولا أذىً ولا غَمٍّ، حتى الشوْكَةِ يُشاكُها؛ إلا كَفَّرَ اللّٰه بِهٰا من خطاياه)).

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک مومن کو جو بھی تکلیف، بیماری، پریشانی اور غم وغیرہ آتا ہے یہاں تک کہ ایک کانٹا بھی لگتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس تکلیف کی وجہ سے اس کے گناہ معاف فرما دیتا ہے۔ [صحیح۔ صحیح بخاری: 5642، صحیح مسلم: 2573]

1721 عن أبی هريرة رضی اللّٰه عنه قال قال رسولُ اللّٰه صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((ما يزالُ البَلاءُ بالمؤْمِنِ والمُؤْمِنَةِ فی نفْسِه ووَلَدِه ومَالِه حتى يَلْقَى اللّٰه تعالی وما علَيْه خَطيئَةٌ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک مومن مرد اور مومنہ عورت پر ان کی جان، اولاد اور مال وغیرہ میں مصیبت (آزمائش) آتی رہتی ہے یہاں تک کہ یہ اللہ تعالیٰ سے (اس حال

میں) ملاقات کرتے ہیں کہ گناہوں سے پاک ہوتے ہیں (مصیبت کی وجہ سے ان کے گناہوں کو معاف کر دیا جاتا ہے)۔[حسن صحیح۔ جامع الترمذی: 2399، المستدرك للحاكم: 314/4]

1722 عن أبي موسى رضي الله عنه قال: قالَ رسولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إذا مَرِضَ العبدُ أوْ سافَرَ؛ كُتِبَ له مثلُ ما كانَ يعْمَلُ مُقيمًا صَحيحًا)).

سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی آدمی بیمار ہوتا ہے یا سفر پر روانہ ہوتا ہے تو اس کے لئے ان تمام اعمال کا ثواب لکھا جاتا ہے جو وہ حالت تندرستی یا اپنے علاقے میں رہائش پذیر ہوکر کیا کرتا تھا۔[صحیح لغیرہ۔ صحیح بخاری: 2996، سنن ابی داود: 3091]

1723 عن أبي الأشْعَثِ الصَّنْعانيِّ: أنَّه راحَ إلى مَسْجِد دِمَشْقَ وهَجَّر الرواحَ، فلَقِيَ شدَّادَ بْنَ أوْسٍ والصنابحيّ معَه، فقلتُ: أيْنَ تُريدانِ يرحَمُكُما اللهُ تعالى؟ فقالا: نريدُ ههُنا، إلى أخٍ لنا مِن مضَرَ نعودُه، فانْطَلَقْتُ معهما حتى دخَلا على ذلك الرجل، فقالا له: كيفَ أصْبَحْتَ؟ فقال: أصْبَحْتُ بِنِعْمَةٍ، فقال شدَّاد: أبْشِرْ بكفَّاراتِ السَّيِّئات وحطِّ الخَطايا، فإنِّي سمِعْتُ رسولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يقول: ((إنَّ اللهَ يقول: [إني] إذا ابْتَلَيْتُ عبدًا مِنْ عِبادي مؤْمِنًا فَحَمَدني على ما ابْتَلَيْتُه، [فإنَّه يقومُ مِنْ مضْجَعِه ذلك كيَوْم ولَدتْهُ أمُّه مِنَ الخَطايا، ويقولُ الربُّ عز وجلَّ [للحفَظَة]: أنا قَيَّدْتُ عبدي [هذا] وابْتَلَيْتُه]، فأجْروا له كما كُنْتُمْ تُجْرونَ له وهو صَحِيحٌ)).

ابوالأشعث الصنعانی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ وہ دوپہر کے وقت دمشق کی مسجد میں گئے تو وہاں ان کی ملاقات شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے ہوئی اور صنابحی بھی ان کے ساتھ تھے میں نے کہا اللہ تعالیٰ تم دونوں پر رحمت فرمائے تم دونوں کہاں جا رہے ہو؟ وہ دونوں کہنے لگے: ہمارا ایک (مسلمان) بھائی جو مضر قبیلے سے تعلق رکھتا ہے اس کی عیادت کے لئے جا رہے ہیں۔ میں بھی ان کے ساتھ چل پڑا یہاں تک کہ ہم اس آدمی کے پاس پہنچے تو یہ دونوں کہنے لگے تم کیسے ہو؟ وہ آدمی کہنے لگا۔ میں بہت اچھا ہوں تو شداد کہنے لگے تمھیں گناہوں کے ختم ہو جانے کی بشارت ہو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: جب میں اپنے کسی مومن بندے کی آزمائش کرتا ہوں اور وہ اس آزمائش پر میری حمد بیان کرتا ہے تو وہ گناہوں سے

بالکل پاک وصاف ہو جاتا ہے اور رب العزت نگران فرشتوں کو کہتا ہے میں نے اپنے بندے کو روکے رکھا۔ حالت تندرستی میں اس کے اعمال کا جو تم اجر لکھتے رہے ہو وہی اجر بیماری کے ایام میں بھی لکھو (حالانکہ بیماری کی حالت میں انسان نے وہ اعمال نہیں کیے ہوتے یا ادائیگی درست نہیں کر سکتا)

[حسن۔ الطبرانی فی الکبیر: 7136/7، مسند احمد: 123/4]

1724 عن أسد بن كرزٍ رضى الله عنه؛ أنه سمعَ النبيَّ صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يقول: ((**المريضُ تَحاتُّ خَطاياه كما يَتحاتُّ ورَقُ الشجرِ**)).

سیدنا اسد بن کرز رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: بیمار آدمی کے گناہ اس طرح جھڑ جاتے ہیں جس طرح ایک درخت کے پتے جھڑ جاتے ہیں۔

[صحيح لغيره۔ ابن ابی دنیا : 212]

1725 عن عائشة رضى الله عنها: **أنَّ رجلاً تلا هذه الآية ﴿مَنْ يَعْمَلْ سوءًا يُجْزَ به﴾، فقال: إنَّا لَنُجْزى بكلِّ ما عمِلْنا ؟ هَلكْنا إذًا . فَبلغَ ذلك رسولَ اللّٰه صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فقالَ:((نَعم، يُجْزى به فى الدنيا مِنْ مُصيبَةٍ؛ فى جَسده مِمّا يُؤْذِيه))**.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک آدمی نے قرآن مجید کی یہ آیت تلاوت کی "مَنْ يَّعْمَلْ سوءًا يُّجْزَبِهٖ" جو کوئی بھی برا عمل کرے گا اسے اس کا بدلہ دیا جائے گا۔ وہ کہنے لگا ہم جو بھی عمل کریں گے ہمیں اس کا بدلہ دیا جائے گا پھر تو ہم ہلاک ہو جائیں گے۔ یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہاں دنیا میں اس (گناہ) کا بدلہ آزمائش (مصیبت) ہے جو اس کے جسم کو پہنچ کر تکلیف دیتی ہے (آزمائش، مصیبت کی وجہ سے گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور یہ گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہے)۔

[صحيح۔ صحیح ابن حبان: 2923]

1726 عن أبى بكر الصديق رضى الله عنه أنه قال: **يا رسولَ اللّٰه! كيفَ الصلاحُ بعدَ هذه الآية: ﴿لَيْسَ بأَمَانِيّكُمْ ولا أمانيِّ أهْلِ الكِتابِ مَنْ يَعْمَلْ سُوْءًا يُجْزَ به﴾ الآية؛ وكلُّ شىْءٍ عمِلْنَاهُ جُزِينَا به؟ فقال:((غَفر اللّٰه لك يا أبا بكْرٍ! ألَسْتَ تَمْرَضُ؟ ألسْتَ تَحْزَنُ؟ ألَسْتَ يُصيبُكَ اللأواءُ؟)). قال: فقلتُ: بلى . قال:((هو ما تُجْزَوْنَ به))**.

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے عرض کی اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! اس آیت کے بعد درستگی کیسے ممکن ہے (نجات تمہاری اور اہل کتاب کی امیدوں پر منحصر نہیں اور جو کوئی برا عمل کرے گا اُسے اس کا بدلہ دیا جائے گا) اور کیا ہمیں ہر اس عمل کا بدلہ ملے گا جو ہم نے کیا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ابوبکر! اللہ آپ کو معاف فرمائے: کیا آپ بیمار نہیں ہوتے؟ کیا آپ پریشان نہیں ہوتے؟ کیا آپ پر آزمائشیں نہیں آئیں؟ میں نے عرض کی کیوں نہیں: تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہی تمہارا (دنیاوی) بدلہ ہے۔

[صحیح۔ صحیح ابن حبان: 2910, 2926]

1727 عن عطاء بن يسارٍ رحمه الله؛ أنّ رسول الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قال: **((إذا مَرِضَ العبدُ بعثَ اللّٰه إليه مَلَكَيْنِ فقال: انْظُروا ما يقولُ لِعُوَّادِه؟ فإنْ هُوَ إذا جَاؤوهُ حَمِدَ اللّٰه وأثنى عليه، رَفعا ذلك إلى اللّٰه، وهو أعْلَمُ، فيقولُ: لِعَبْدِي عَلَيَّ إنْ تَوَفَّيْتُه [أن] أُدْخِلَهُ الجنَّةَ، وإنْ أنا شَفَيْتُه أنْ أُبْدِلَه لحْمًا خيرًا مِنْ لَحْمِه، ودَمًا خيرًا مِنْ دَمِه، وأنْ أُكَفِّرَ عنهُ سيِّئَاتِه)).**

سیدنا عطاء بن یسار رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جب کوئی بندہ بیمار ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف فرشتوں کو بھیج کر فرماتا ہے دیکھو یہ بندہ عیادت کے لئے آنے والے لوگوں کو کیا کہتا ہے؟ عیادت کے لئے آنے والے لوگ جب آتے ہیں تو یہ آدمی اللہ کی حمد وثنا بیان کرتا ہے وہ دونوں فرشتے اس (حمد وثناء وغیرہ) کو لے کر اللہ تعالیٰ کے پاس جاتے ہیں حالانکہ وہ خوب جاننے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ بات ارشاد فرماتا ہے: ''میں نے اپنے اوپر لازم کرلیا ہے کہ جب یہ بندہ فوت ہوگا تو میں اسے جنت میں داخل کروں گا اور اگر میں اسے شفا دے دوں تو اس کے گوشت کے بدلے بہتر گوشت اور خون کے بدلے اس سے بہتر خون دوں گا اور اس کے گناہ معاف کردوں گا۔[حسن لغيره۔ موطا امام مالك: 940/2]

1728 عن ابن مسعودٍ رضي الله عنه قال: **دخلتُ على النبيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [وهو يوعك] فمَسَسْتُه [بيدي]، فقلتُ: يا رسولَ اللّٰه! إنَّك تُوعَكُ وعْكًا شديدًا، فقال: ((أجل؛ إنِّي أوعَكُ كما يوعَكُ رجُلانِ منكُمْ)). قلتُ: ذلك بأنَّ لك أجْرَيْنِ؟ قال: ((أجلْ؛ ما مِنْ مسلمٍ يُصيبُه أذىً مِنْ مَرضٍ فما سِواهُ؛ إلا حطّ اللّٰه به سيِّئاتِه كما تَحُطُّ الشجرةُ ورَقَها)).**

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بخار تھا تو میں نے اپنا ہاتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم اطہر کو لگایا اور عرض کی اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تو بہت شدید بخار ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہاں مجھے اتنا بخار ہوتا ہے جتنا تم میں سے دو آدمیوں کو بخار ہوتا ہے۔ میں نے عرض کی یہ اس لیے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اجر دو گنا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''ہاں جس مسلمان کو بھی کوئی تکلیف بیماری وغیرہ آتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس بیماری وغیرہ کی وجہ سے اس (آدمی) کے گناہ اس طرح ختم کر دیتا ہے جس طرح درخت اپنے پتے گراتا ہے۔

[صحیح۔ صحیح بخاری: 5667، صحیح مسلم: 2571]

1729 عن أبی سعیدٍ الخدریّ رضی اللّٰہ عنہ: أنَّ رجلاً مِنَ المسْلمین قال: **یا رسولَ اللّٰہ! أرأیْتَ ہذہ الأعْراضَ التی تصیبُنا ما لَنا بہا ؟ قال ((کفَّاراتٌ)) قال أبَیٌّ یا رسولَ اللّٰہ: وإنْ قلَّت؟ قال: ((وإنْ شَوْکةٌ فما فَوْقَہا)). فدعا علی نَفْسِہ أن لا یفارِقَہُ الوَعْکُ حتی یَمُوتَ، وأنْ لا یُشْغِلَہُ عَنْ حَجّ ولا عُمْرةٍ، ولا جہادٍ فی سبیل اللّٰہ، ولا صَلاةٍ مکْتوبةٍ فی جَماعَةٍ. قال: فما مَسَّ إنْسانٌ جَسَدہ إلا وجد حَرَّہا حتّی ماتَ.**

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مسلمان نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے عرض کی اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ان مصائب (بیماریاں، آفات وغیرہ) کے بارے میں بتلائیں کہ ہمیں ان کی وجہ سے کیا ملے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ (گناہوں) کا کفارہ ہیں۔ سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ عرض کرنے لگے اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! اگر مصیبت کم بھی ہو تو بھی گناہوں کا کفارہ ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر کانٹا یا اس سے بھی کوئی چھوٹی چیز ہو (یہ سن کر) ابوسعید رضی اللہ عنہ نے اپنے لیے دعا کی کہ مرتے دم تک ان کا بخار نہ اترے اور یہ بخار اتنا ہو کہ حج، عمرہ، اللہ کے راستہ میں جہاد اور جماعت کے ساتھ فرض نماز کی ادائیگی میں رکاوٹ نہ بنے (اس کے بعد) جو انسان بھی ان کے جسم کو چھوتا اسے بخار کی گرمائش ضرور محسوس ہوتی یہاں تک کہ یہ فوت ہو گئے۔ [حسن صحیح۔ مسند احمد: 23/3، مسند ابویعلی موصلی: 995، ابن ابی الدنیا فی المرض والکفارات: 10، صحیح ابن حبان: 2928]

1730 حدیث عن أبی سعید الخدریّ رضی الله عنه؛ أنّ رسولَ الله صَلَّی الله عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قال: ((صُداعُ المؤْمن، وشوكةٌ یُشاكُها، أو شَیْءٌ یُؤْذیه؛ یَرْفَعُه الله بها یومَ القِیامَةِ درجةً، ویُكَفِّر عنه بِها ذُنوبَه)).

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مومن کو سر درد ہونا یا اسے کوئی کانٹا وغیرہ کا لگنا یا کوئی اور ایسی چیز جو اسے نقصان دے۔ اللہ تعالیٰ اس (تکلیف وغیرہ) کے عوض روز قیامت ایک درجہ بلند کرے گا اور اس کی وجہ سے اس کے گناہ معاف فرما دے گا۔

[حسن۔ ابن ابی الدنیا فی المرض والکفارات: 182]

1731 حدیث عن عبد الرحمن بن أبی بكرٍ رضی الله عنهما؛ أن رسولَ الله صَلَّی الله عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قال: ((إنَّما مثَلُ العَبْدِ المؤْمِنِ حین یُصیبُه الوَعْكُ والحُمّی؛ كحدیدَةٍ تَدْخُلُ النارَ، فَیذْهَبُ خَبثُها ویَبْقی طِیبُها)).

سیدنا عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیمار مومن کی مثال جب اسے بخار وغیرہ پہنچتا ہے، اس لوہے کی طرح ہے جسے آگ میں ڈالا جاتا ہے تو اس کی میل کچیل ختم ہو جاتی ہے اور عمدہ لوہا باقی رہتا ہے (بخار کی وجہ سے مومن آدمی کے گناہ ختم کر دیئے جاتے ہیں)۔

[حسن، صحیح۔ المستدرك للحاکم: 73/1, 438, 431/3]

1732 حدیث عن العرباض بن ساریة رضی الله عنه عنِ النبیِّ صَلَّی الله عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یعنی عن ربِّه تبارك وتعالی؛ أنَّه قال: ((إذا سلَبْتُ مِنْ عبدی كریمَتَیْهِ وهو بهما ضَنِینٌ، لَمْ أرْضَ له ثواباً دونَ الجنَّة إذا هو حَمِدَنی علَیْهِما)).

سیدنا عرض بن ساریہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تبارک وتعالیٰ سے بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ''جب میں اپنے بندے سے اس کی دو محبوب چیزیں (آنکھیں) سلب کرلوں اور وہ بندہ ان آنکھوں پر بخیل (ضرورت مند) بھی ہے پھر وہ بندہ اس پر میری تعریف بیان کرتا ہے تو اس (صبر) کا بدلہ صرف اور صرف جنت ہی ہے۔ [صحیح لغیرہ۔ صحیح ابن حبان: 2931]

4- جسم کے کسی حصہ میں تکلیف آنے پر یہ کلمات کہنے کی ترغیب

1733 عن عثمان بن أبی العاص رضی اللہ عنہ: أنّه شكا إلى رسول الله صَلَّى الله عَلَيْهِ وَسَلَّم وجعًا يجِدُه فى جَسدِه منذ أسْلَم ، فقال له رسولُ الله صَلَّى الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((ضَعْ يدكَ على الذى يألم مِنْ جَسدِك وقل: (بِسْمِ اللّٰه) ثلاثًا، وقُلْ سبع مرات: (أعوذُ باللّٰه وقدْرَته مِنْ شرّ ما أجِدُ وأحاذِرُ))). وعند مالك: ((أعوذُ بعِزّةِ اللّٰه وقُدْرَتِه مِنْ شرِّ ما أجِدُ)). قال: فَفَعلْتُ ذلك فأذْهَبَ اللّٰه ما كان بى، فلَمْ أزَلْ آمُر بها أهْلى وغيرهم.

سیدنا عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں شکایت کی کہ جب سے وہ مسلمان ہوئے ہیں تب سے وہ اپنے جسم میں تکلیف محسوس کرتے ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تکلیف والی جگہ پر اپنا (دایاں) ہاتھ رکھ کر تین مرتبہ بسم اللہ پڑھ اور سات مرتبہ یہ کلمات پڑھ ''(أَعُوْذُ بِاللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ وَأُحَاذِرُ)'' میں اس چیز کی شر سے جو میں پاتا ہوں اور جس سے میں ڈرتا ہوں اللہ کی ذات اور اس کی قدرت کی پناہ میں آتا ہوں (موطا امام مالک کی روایت میں أَعُوْذُ (بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ) کے الفاظ ہیں) سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے یہ دعا پڑھی تو اللہ نے میری تکلیف ختم کردی پھر میں ہمیشہ اپنے اہل وعیال اور دوسروں کو ان کلمات کا حکم دیتا رہا (کہ وہ انہیں لازمی پڑھیں) [صحیح۔ صحیح بخاری: 2262، صحیح مسلم: 2202، سنن ابی داؤد: 3891، جامع الترمذی: 2080، النسائی فی عمل الیوم واللیلة: 999، موطا امام مالك: 1803]

5- تعویذ (منکے، موتی، ہڈی) وغیرہ لٹکانے سے بچنے کا بیان

1734 عن عقبة [يعني أبن عامر] أيضا: أَنَّه جاءَ في رَكْبِ عَشْرَةٍ إلى رسول الله صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فبايع تِسْعَةً، وأمسكَ عَنْ رجلٍ منهم، فقالوا: ما شَأْنُه؟ فقال: ((إنَّ في عَضُدِه تَميمَة))، فقطَّعَ الرجُلُ التَّميمَةَ، فبايَعه، رسولُ اللّٰه صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قال: ((مَنْ عَلَّقَ فقد أشْرَكَ)).

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ دس افراد کے قافلے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نو افراد سے بیعت لی اور ایک آدمی کی بیعت سے ہاتھ روک لیا۔ لوگ کہنے لگے اس کا کیا معاملہ ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اس کے بازو میں تعویذ ہے'' اس آدمی نے اس کو کاٹ دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے بیعت لے کر ارشاد فرمایا: ''جس نے یہ لٹکایا تحقیق اس نے شرک کیا۔''

[صحیح۔ مسند احمد: 156/4، المستدرك للحاكم: 219/4]

1735 عن عيسى بن عبدالرحمن بن أبي ليلى قال: دخلتُ على عبد اللّٰه بن عُكَيْمٍ [أبي معبد الجهني نعوده] وبه حُمْرةٌ، فقلتُ: ألا تُعَلِّقُ شيئًا؟ فقال: الموت أقرب مِنْ ذلك، قال رسولُ الله صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ تعَلَّقَ شيئًا وُكِلَ إليْهِ)).

عیسیٰ بن عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں عبداللہ بن عکیم رضی اللہ عنہ (ابومعبد الجہنی) کے پاس ان کی عیادت کے لئے آیا۔ ان کے جسم پر سرخ دانے نکلے ہوئے تھے میں نے انہیں کہا آپ کچھ تعویذ وغیرہ کیوں نہیں لٹکا لیتے؟ تو وہ کہنے لگے: موت اس سے بھی زیادہ قریب ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جس نے کوئی چیز لٹکائی وہ اس کے سپرد کر دیا گیا۔'' [حسن لغیرہ۔ جامع الترمذی: 2072، سنن ابی داؤد: 3883]

6- سینگی (حجامہ) لگوانے کی ترغیب اور کب لگوانی چاہیے

1736 وعن سَلْمى خادِمِ رسولِ اللّٰه صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قالَتْ: ما كانَ أحَدٌ يَشْتكى إلى رسولِ اللّٰه صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وجَعًا فى رأسِه إلا قال: ((**احْتَجِمْ**)). **ولا وَجعًا فى رِجْلَيْه إلا قال:((اخْضبْهُما))**.

رسول اللہ ﷺ کی خادمہ سلمٰی کہتی ہیں کہ جو کوئی بھی رسول اللہ ﷺ کے سامنے سر درد کی شکایت کرتا تو آپ ﷺ ارشاد فرماتے: تم سینگی لگواؤ اور جو پاؤں میں درد کی شکایت کرتا تو آپ ﷺ اسے مہندی لگانے کا حکم دیتے۔[**حسن**۔ سنن ابی داود: 3858، جامع الترمذی: 2054، سنن ابن ماجه: 3502]

1737 عن ابن مسعودٍ رضى اللّٰه عنه قال: حَدَّثَ رسولُ اللّٰه صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ليلة أُسْرِىَ به أنَّه: ((**لَمْ يَمُرَّ على مَلإٍ مِنَ الملائكةِ إلا أمروه:أنْ مُرْ أُمَّتَكَ بالْحِجَامَةِ**)).

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے معراج کی رات کے بارے میں ارشاد فرمایا: آپ ﷺ جس فرشتے کے پاس سے بھی گزرے تو انہوں نے آپ ﷺ کو کہا اپنی امت کو سینگی لگوانے کا حکم دیں۔[**صحیح لغیرہ**۔ جامع الترمذی: 2052]

1738 عن أنسٍ رضى اللّٰه عنه قال: ((**كان رسولُ اللّٰه صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْتَجِمُ فى الأخْدَعَيْنِ والكاهِلِ، وكان يَحْتَجِمُ لِسَبْعَ عَشْرَةَ وتِسْعَ عَشْرةَ**)).

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ گردن کے دونوں اطراف اور گردن کے تھوڑا سا نیچے سینگی لگوایا کرتے تھے اور یہ سینگی (چاند کی) سترہ اور انیس تاریخ کو لگواتے۔[**حسن**۔ جامع الترمذی: 2051]

1739 عن أبى هريرة رضى اللّٰه عنه عن النبى صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قال: ((**مَنِ احْتَجم لِسبعَ عَشْرةَ مِنَ الشهْرِ كان لَه شفاءً مِنْ كُلِّ داءٍ**)). ((**مَنِ احْتَجم لِسبعَ عَشْرةَ وتِسْعَ عَشْرةَ وإحدى وعِشرينَ كان شِفاءً مِنْ كُلِّ داءٍ**)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو کوئی (قمری ماہ کی) سترہ، انیس اور اکیس تاریخ کو سینگی لگواتا ہے تو یہ (طریقہ علاج) ہر بیماری سے شفاء ہے۔

[**حسن**۔ ابی داؤد: 3861، المستدرك للحاكم: 210/4]

1740 عن نافعٍ، أن ابن عمر رضى الله عنهما قال له: **يا نافعُ! تَبَيَّغَ بِىَ الدمُ فالْتَمِسْ لى حجَّامًا، واجْعَلْهُ رَفيقًا إنِ اسْتَطعْتَ، ولا تَجْعَلْهُ شَيْخًا كبيرًا، ولا صبِيًّا صغيرًا، فإنِّى سمعتُ رسولَ اللّٰه صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يقول: ((الحِجامَةُ على الرِّيقِ أَمْثَلُ، وفيها شفاءٌ وبَرَكَةٌ، وتَزيدُ فى العَقْل وفى الحِفْظِ، واحْتَجِموا على بَركةِ اللّٰه يومَ الخميسِ، واجْتَنِبوا بالحِجَامة يومَ الأربعاءِ والجُمُعَةِ والسبْتِ والأحَدِ تحرِّيًا، واحْتَجِموا يومَ الاثْنَيْنِ والثُّلاثاءِ؛ فإنَّه اليومُ الذى عافى اللّٰه فيه أيّوبَ، وضربَه بالبَلاءِ يومَ الأرْبعاءِ، فإنَّه لا يَبْدو جُذَامٌ ولا برص إلا يوم الأربعاء، وليلةَ الأرْبعاءِ)).**

نافع رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا اے نافع! میرا خون جوش مار رہا ہے (یعنی بلڈ پریشر ہے)۔ میرے لیے کوئی بہترین ماہر سینگی لگانے والا تلاش کر جو نہ بچہ ہو اور نہ بہت زیادہ بوڑھا۔ بے شک میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: نہار منہ سینگی لگوانا بہت ہی بہتر ہے اور اس میں شفا اور برکت ہے اور اس سے حافظے اور عقل میں اضافہ ہوتا ہے۔ تم اللہ کی طرف سے برکت کا یقین رکھتے ہوئے جمعرات والے دن سینگی لگواؤ اور کوشش کرو کے بدھ، جمعہ، ہفتہ اور اتوار کو سینگی نہ لگواؤ۔ سوموار اور منگل کے دن سینگی لگواؤ۔ یہ وہ دن ہے کہ جس میں اللہ تعالیٰ نے سیدنا ایوب علیہ السلام کو عافیت عطا فرمائی تھی اور بدھ والے دن وہ بیماری میں مبتلا ہوئے تھے۔ کوڑھ اور پھلبہری کا مرض بدھ کی رات اور بدھ کے دن ظاہر ہوتا ہے۔ [حسن لغيره۔ سنن ابن ماجه: 3488، المستدرك للحاكم: 409/4]

7- بیمار آدمی کی عیادت اور اس سے دعا کروانے کی ترغیب

1741 صحیح عن أبی هريرة رضی الله عنه أنَّ رسولَ اللّٰه صَلَّی اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قال: ((حقُّ المسْلِمِ على المسلمِ خمْسٌ: ردُّ السلامِ، وعيادَةُ المريضِ، واتّباعُ الجَنائِزِ، وإجابَةُ الدعْوةِ، وتشْميتُ العاطِسِ)).

وفی رواية لمسلم: ((حقُّ المسلمِ على المسْلمِ سِتٌّ)). قيلَ: وما هُنَّ يا رسولَ اللّٰه؟ قال: ((إذا لَقِيتَه فسلِّمْ عليه، وإذا دَعاك فأجبْهُ، وإذا اسْتَنْصَحكَ فانصَحْ له، وإذا عَطسَ فحمِدَ اللّٰه فشمِّتْهُ، وإذا مرِضَ فعُدْهُ، وإذا ماتَ فاتّبِعْهُ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر پانچ حق ہیں (بعض احادیث میں چھ مذکور ہیں) اور وہ یہ ہیں ① جب اس سے ملاقات کرے تو اسے سلام بلائے۔ ② جب وہ اسے دعوت دے تو وہ قبول کرے ③ جب وہ اس سے خیر خواہی طلب کرے تو وہ اپنے بھائی کی خیر خواہی کرے ④ جب وہ چھینک لے کر الحمدللہ کہے تو اس کے جواب میں یَرْحَمُكَ اللّٰهُ کہے ⑤ جب وہ بیمار ہو تو اس کی عیادت کرے ⑥ جب وہ فوت ہو جائے تو اس کا جنازہ پڑھے۔[صحیح۔ صحیح بخاری: 1240، صحیح مسلم: 2162، سنن ابی داؤد: 5030، سنن ابن ماجه: 1435، جامع الترمذی: 2809، سنن النسائی: 2737]

1742 صحیح وعنه رضی الله عنه قال: قال رسولُ اللّٰه صَلَّی اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إنَّ اللّٰه عزَّ وجلَّ يقولُ يومَ القِيامَةِ: يا ابْنَ آدَمَ! مرِضْتُ فلَمْ تَعُدْني. قال: يا ربِّ! كيفَ أعودُك وأنْتَ ربُّ العالَمينَ؟ قال: أما علِمْتَ أنَّ عبْدی فلانًا مرِضَ فلَمْ تَعُدْه؟ أما عَلِمْتَ أنَّك لوْ عُدْتَه لوجَدْتَني عنده؟ يا ابْنَ آدَمَ! اسْتَطْعَمْتُكَ فلم تُطْعِمني. قال: يا ربِّ! كيفَ أُطْعِمُكَ وأنتَ ربُّ العالَمينَ؟ قال: أما عَلِمْتَ أنَّه اسْتَطْعمَك عَبدی فلانٌ فلَمْ تُطْعِمْهُ، أما عَلِمْتَ أنَّكَ لو أطْعَمْتَه لوَجدتَ ذلك عِنْدی؟ يا ابْنَ آدَمَ! اسْتَسْقَيْتُكَ فلَمْ تَسْقِنی. قال: يا ربِّ! وكيفَ أسْقيكَ وأنْتَ ربُّ العَالمين؟ قال اسْتَسْقاكَ عَبْدی فلانٌ فلَمْ تَسْقِه، أما إنَّكَ لو سَقَيْتَه وَجَدْتَ ذلك عندی)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا اے آدم کے بیٹے! میں بیمار ہوا تھا تو نے میری بیمار پرسی نہ کی۔ وہ کہے گا اے اللہ! میں آپ کی عیادت کیسے کرتا آپ تو رب العالمین ہیں؟ (اور آپ کو بیماری سے کیا واسطہ) اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تجھے معلوم نہیں کہ میرا فلاں بندہ بیمار تھا تو نے اس کی عیادت نہ کی کیا تجھے معلوم نہیں تھا کہ اگر تو اس کی عیادت کے لیے جاتا تو مجھے اس کے پاس پاتا۔ پھر اللہ فرمائے گا اے آدم کے بیٹے! میں نے تجھ سے کھانا مانگا لیکن تو نے مجھے کھانا نہ کھلایا۔ بندہ عرض کرے گا اے اللہ! میں آپ کو کیسے کھانا کھلاتا آپ تو رب العالمین ہیں؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تجھے معلوم نہیں کہ میرے فلاں بندے نے تجھ سے کھانا مانگا مگر تو نے اسے نہ کھلایا۔ اگر تو اس کو کھانا کھلاتا تو مجھے اس کے پاس پاتا۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے آدم کے بیٹے! میں نے تجھ سے پانی مانگا لیکن تو نے مجھے پانی نہ پلایا وہ کہے گا اے اللہ! آپ تو تمام جہانوں کے پروردگار ہیں میں آپ کو کیسے پانی پلاتا؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تجھے معلوم نہیں کہ میرے فلاں بندے نے تجھ سے پانی مانگا مگر تو نے اسے پانی نہ پلایا اگر تو اسے پانی پلاتا تو تو مجھے اس کے پاس پاتا۔ [صحيح ـ صحيح مسلم :2569]

1743 عن أبي سعيدٍ الخدري رضي الله عنه قال: قال رسولُ الله صَلَّى الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((عودوا المريضَ، واتّبِعوا الجنائِزَ تُذَكِّرْكُمُ الآخِرَةَ)).

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مریض کی عیادت کیا کرو اور جنازے پڑھا کرو (کیونکہ) اس سے آخرت یاد رہتی ہے۔''

[حسن صحيح۔ مسند احمد: 32/3, 42، مسند البزار: 822، صحيح ابن حبان: 2955]

1744 عن معاذ بنِ جبلٍ رضيَ الله عنه قال: قال رسولُ الله صَلَّى الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((خمْسٌ مَنْ فَعل واحدةً مِنْهُنَّ كان ضامِنًا على الله عزَّ وجلَّ: مَنْ عادَ مريضًا، أو خَرج معَ جَنازَةٍ، أوْ خرج غازِيًا، أوْ دخَل على إمامٍ يريدُ تَعْزيرَه وتوْقيرَه، أو قعَد في بَيْتِه فسَلِمَ الناسُ مِنْهُ وسَلِمَ مِنَ الناسِ)).

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ چیزوں کا عہد لیا جو شخص ان میں سے ایک بھی کرلے اللہ تعالیٰ اس کا ضامن ہو جائے گا ① جس نے مریض کی بیمار پرسی کی ② جنازہ کے

ساتھ نکلا ③ اللہ کے راستے میں جہاد کے لیے نکلا ④ امام (حکمران) کے پاس اس کی عزت واحترام کرنے آیا ⑤ گھر میں بیٹھا خود بھی (لوگوں کے شر سے) محفوظ ہو گیا اور لوگ بھی اس سے محفوظ ہو گئے۔

[صحيح۔ مسند أحمد : 241/5، مسند البزار : 1649، صحيح ابن حبان: 373]

1745 عن عليّ رضى الله عنه قال: سمعت رسول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يقول: ((**ما مِنْ مسلمٍ يعودُ مسلِمًا غدوةً؛ إلا صلّى عليه سَبْعون ألفَ ملَكٍ حتى يُمْسِيَ، وإنْ عادَ عَشِيَّةً؛ إلا صَلّى عليهِ سَبْعون ألْفَ ملَكٍ حتى يُصْبِحَ، وكانَ له خَرِيفٌ في الجَنَّةِ**)).

سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو کوئی مسلمان دوسرے مسلمان کی صبح کے وقت عیادت کرتا ہے تو شام تک ستر ہزار فرشتے اس کے لیے دعا کرتے ہیں اور اگر وہ شام کے وقت اس کی عیادت کرتا ہے تو صبح تک ستر ہزار فرشتے اس کے لئے دعا کرتے ہیں اور وہ ایسے ہے کہ جیسے جنت کے پھل توڑ رہا ہے (جب تک وہ اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کرتا ہے)۔

[صحيح۔ سنن ابى داود: 3099، جامع الترمذى: 969]

1746 عن كعبِ بنِ مالكٍ رضىَ الله عنه قال: قال رسولُ الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((**مَنْ عادَ مريضًا خاضَ في الرحْمَةِ، فإذا جلَس عندَه اسْتَنْقَعَ فيها**)).

سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کوئی کسی مریض کی عیادت کرتا ہے وہ (اللہ کی) رحمت میں غوطے لگاتا ہے اور جب وہ اس مریض کے پاس بیٹھتا ہے تو وہ رحمت میں ڈوب جاتا ہے۔[صحيح۔ مسند احمد: 460/3، الطبرانى فى الأوسط: 907]

8- مریض کیا کلمات کہے اور مریض کو کن کلمات کے ساتھ دعا دی جائے اس کی ترغیب

1747 عن ابن عباسٍ رضی اللّٰہ عنہما عنِ النبیّ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قال: ((مَنْ عادَ مریضًا لَمْ یحضُرْ أجلُہ فقال عندہ سبْعَ مراتٍ: ((أسألُ اللّٰہ العظیمَ ربَّ العرشِ العظیمِ أنْ یَشفِیَك)) إلاَّ عافاہ اللّٰہ مِنْ ذلك المَرضِ)).

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی ایسے مریض کی عیادت کی جس پر ابھی موت کا وقت نہیں آیا اور وہ اس کے پاس سات مرتبہ یہ کلمات کہتا ہے ((أسألُ اللّٰہ العظیمَ ربَّ العرشِ العظیمِ أنْ یَشفِیَك)) میں اللہ تعالیٰ سے سوال کرتا ہوں جو بہت بڑا، بڑے عرش کا رب ہے کہ وہ تجھے شفاء عطا فرمائے تو اللہ تعالیٰ اس مریض کو اس مرض سے شفا دے دیتا ہے۔[صحیح۔ سنن ابی داود: 3106، جامع الترمذی: 2083، النسائی فی عمل الیوم واللیلۃ: 1043، صحیح ابن حبان: 2978، المستدرك للحاکم: 213/4]

1748 عن أبی سعیدٍ و أبی ہریرۃ رضی اللّٰہ عنہما؛ أنہما شہدا علی رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ أنَّہ قال: ((مَنْ قال (لا إلہ إلا اللّٰہ واللّٰہ أكْبَرُ)، صدَّقَہ ربُّہ؛ فقال: لا إلہ إلا أنا وأنا أكْبَرُ، وإذا قال: (لا إلہ إلاَّ ہو وَحْدَہ)، قال: یقولُ لا إلہ إلا أنا وَحْدی، وإذا قال: (لا إلہ إلا اللّٰہ وحْدَہ لا شریكَ لہ)، قال: یقولُ: صدَقَ عبْدی، لا إلہ إلا أنَا وَحْدی لا شریكَ لی، وإذا قالَ: (لا إلہ إلا اللّٰہ وحدہ لا شریكَ لَہ، لَہٗ المُلْكُ، ولَہٗ الحَمْدُ)، قال: یقول: لا إلہ إلا أنا، لیَ المُلْكُ ولیَ الحَمْدُ، وإذا قال: (لا إلہ إلا اللّٰہ، ولا حَوْلَ ولا قُوَّۃَ إلا باللّٰہ)، قال: لا إلہ إلا أنا ولا حَوْلَ ولا قُوَّۃَ إلا بی)). وكان یقول: ((مَنْ قالَہا فی مَرضِہ ثُمَّ ماتَ لَمْ تَطْعَمْہُ النارُ)).

وفی روایۃ للنسائی عن أبی ہریرۃ وحدہ مرفوعا: ((مَنْ قَالَ: (لا إلہ إلا اللّٰہ واللّٰہ أكْبَرُ، لا إلہ إلا اللّٰہ وحدَہ، لا إلہ إلا اللّٰہ ولا شریك لہ، لا إلہ إلا اللّٰہ لَہُ الملْكُ، ولَہُ الحَمْدُ، لا إلہ إلا اللّٰہ، ولا حولَ ولا قُوَّۃَ إلا باللّٰہ) . یَعْقِدُہُنَّ خَمْسًا بأصابِعہ)). ثم قال: ((مَنْ قالَہُنَّ فی یومٍ أوْ فی لیلَۃٍ، أوْ فی شَہْرٍ؛ ثُمَّ ماتَ

فی ذلك الیوم أو فی تلكَ اللیلَةِ أوْ فی ذلكَ الشهرِ غُفِرَ له ذَنبُه)).

سیدنا ابوسعید خدری اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کوئی لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس بندے کی تصدیق کرتے ہوئے فرماتا ہے "لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا وَ اَنَا اَكْبَرُ" میرے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں اور میں ہی سب سے بڑا ہوں اور جب وہ "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ" کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "لَا اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا وَحْدِی لَا شَرِیْكَ لِیْ" نہیں کوئی معبود برحق مگر میں ہی اکیلا ہوں۔ اور جب "لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ" کہتا ہے تو اللہ فرماتا ہے میرے بندے نے میری تصدیق کی، نہیں کوئی معبود برحق مگر میں ہی اس حال کہ میں اکیلا ہوں میرا کوئی شریک نہیں اور جب وہ کہتا ہے "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ" نہیں کوئی معبود برحق مگر اللہ ہی وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اس کی ہی بادشاہت ہے اور تعریف بھی اس کی ہی ہے۔ تو اللہ فرماتا ہے۔ میرے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں، میرے لیے ہی بادشاہت اور تعریف ہے۔ اور جب بندہ "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ" اللہ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں، اور نہیں ہے نیکی کرنے کی طاقت مگر اللہ ہی دیتا ہے اور نہیں گناہ سے بچنے کی طاقت مگر اللہ کی ہی بچاتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "میرے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں اور نیکی کی طاقت بھی میں ہی دیتا ہوں اور گناہ سے بھی میں ہی بچاتا ہوں۔" جس بندے نے اپنی بیماری میں یہ کلمات کہے پھر وہ فوت ہو گیا تو اس کو جہنم کی آگ نہیں چھوئے گی۔ سنن نسائی کی ایک روایت یہ ہے جو سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے) جو بندہ یہ کلمات کہتا ہے: "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا شَرِیْكَ لَهٗ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَلَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰه." اللہ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں وہ سب سے بڑا ہے، اللہ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں وہ اکیلا ہے، اللہ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں اس کی ہی بادشاہت ہے اور اسی کی تعریف ہے، اللہ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں۔ نہیں ہے نیکی کرنے کی طاقت مگر اللہ ہی کی توفیق سے اور گناہ سے بھی اللہ ہی بچاتا ہے۔ جس نے یہ کلمات دن یا رات یا مہینے میں پڑھے پھر وہ اس دن یا اس رات یا اس مہینے میں فوت ہو گیا تو اس کے گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔ [صحیح

لغیرہ۔ جامع الترمذی: 3430، سنن ابن ماجہ: 3794، صحیح ابن حبان: 851، المستدرك للحاكم: 1/501]

[صحیح لغیرہ۔ النسائی فی عمل الیوم واللیلة: 348]

9-وصیت کرنے اور اس میں عدل کرنے کی ترغیب اور ترک وصیت اور اس میں ظلم کرنے پر وعید اور اس بندے کا بیان جو موت کے وقت صدقہ کرتا ہے اور غلام وغیرہ آزاد کرتا ہے

1749 عن ابن عمر رضی اللہ عنہما؛ أنَّ رسولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قال: ((ما حقُّ امْرِیءٍ مسلمٍ لَه شیْءٌ یوصی فیه یَبیتُ فیه لَیْلَتَیْنِ، . وفی روایة: ثلاث لیالٍ - إلا ووَصِیَّتُه مکْتوبَةٌ عنده)). قال نافع سمعتُ عبدَ اللّٰہ بنَ عُمرَ یقول: ما مرَّتْ علیَّ لیلَةٌ منذُ سمعتُ رسولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یقولُ ذلك إلا وعندی وصِیَّتی مکْتوبَةٌ.

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی مسلمان کے لئے لائق نہیں جو کسی چیز میں وصیت کرنا چاہتا ہے کہ اس پر دو یا تین راتیں گزریں مگر اس کی وہ وصیت اس کے پاس لکھی ہوئی چاہیے۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ جب میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا تو اسی وقت میں نے اپنی وصیت لکھ کر رکھ لی۔ [صحیح۔ صحیح بخاری: 2738، صحیح مسلم: 1627، موطا امام مالك: 2/761، سنن ابی داؤد: 2862، جامع الترمذی: 974, 2118، سنن نسائی: 3619، سنن ابن ماجہ: 2699]

1750 عن أبی هریرة رضی اللہ عنه قال: جاءَ رجلٌ إلی النبیِّ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فقال: یا رسولَ اللّٰہ! أیُّ الصدَقَةِ أعْظَمُ أجرًا؟ قال: ((أنْ تَصَدَّقَ وأنتَ صحیحٌ شَحِیحٌ، تَخْشی الفَقْرَ وتأمَلُ الغِنی، ولا تُمهِلُ حتی إذا بَلَغَتِ الحُلْقومَ، قلْتَ: لِفُلانٍ کذا، ولِفلانٍ کذا، وقدْ کان لِفُلانٍ))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! اجر کے لحاظ سے سب سے بہتر صدقہ کون سا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تو فقیری

سے ڈرتے ہوئے، غنی کی امید کرتے ہوئے، مال پر حرص کرتے ہوئے تندرستی کی حالت میں صدقہ کرے اور (صدقہ کرنے میں) دیر نہ کرے یہاں تک کہ جان ہنسلی تک پہنچ جائے پھر تو کہے فلاں کو اتنا مال وغیرہ دے دو فلاں کو اتنا اب وہ مال تو فلاں کا ہو چکا۔ [صحیح۔ صحیح بخاری: 1419، صحیح مسلم: 1032، سنن نسائی: 2542، سنن ابن ماجہ: 2706]

10-اس بات سے ڈرنا کہ انسان موت کو ناپسند کرے اور جب موت آئے تو اللہ سے ملاقات کی محبت میں موت کو خوشی اور رضا سے قبول کرنے کی ترغیب

1751 عن عائشة رضی اللہ عنہا قالَتُ: قال رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ أحبَّ لِقاءَ اللّٰہ أحبَّ اللّٰہ لِقاءَہ، ومَنْ کَرِہَ لِقاءَ اللّٰہ کَرِہَ اللّٰہ لقاءَہ)). فقلت: یا نبیَّ اللّٰہ! أکراهِیَةُ الموْتِ؟ فکلُّنا یکْرَہُ الموْتَ. قال: ((لیسَ ذٰلِکَ، ولکنَّ المؤْمِنَ إذا بُشِّرَ برحْمَةِ اللّٰہ ورضْوانہ وجنَّتِہ أحَبَّ لِقاءَ اللّٰہ، فأحبَّ اللّٰہ لقاءَہ، وإنَّ الکافِرَ إذا بُشِّرَ بعذَابِ اللّٰہ وسَخَطِہ کَرِہَ لِقاءَ اللّٰہ، وکَرِہَ اللّٰہ لِقَاءَہ)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کوئی اللہ سے ملاقات کو پسند کرتا ہے اللہ بھی اس سے ملاقات کو پسند کرتا ہے اور جو کوئی اللہ کی ملاقات کو ناپسند کرتا ہے اللہ بھی اس سے ملاقات کرنے کو ناپسند کرتا ہے۔ میں نے عرض کی اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! کیا موت کی کراہت مراد ہے؟ ہم میں سے ہر ایک موت کو ناپسند کرتا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بات یہ نہیں لیکن جب ایک مومن کو اللہ کی رحمت، اس کی رضا اور اس کی جنت کی خوشخبری دی جاتی ہے تو وہ اللہ سے ملاقات کو پسند کرتا ہے اور اللہ بھی اس سے ملاقات کو پسند کرتا ہے اور جب ایک کافر کو اللہ کی ناراضی اور اس کے عذاب کی کی بشارت دی جاتی ہے تو وہ اللہ سے ملاقات کو ناپسند کرتا ہے اور اللہ بھی اس سے ملاقات کرنے کو ناپسند کرتا ہے۔

[صحیح۔ صحیح بخاری: 6507، صحیح مسلم: 2684، جامع الترمذی: 1067، سنن نسائی: 1837]

11- اس بندے کے لئے یہ کلمات کہنے کی ترغیب جس کی فوتگی ہو

1752 عن أم سلمة رضى الله عنها قالتُ: قالَ رسولُ اللّٰه صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إذا حضَرْتُم المريضَ أوِ الميّتَ فقولوا خيرًا فإنَّ الملائِكة يُؤَمِّنونَ على ما تَقولُونَ)). قالت: فلمَّا ماتَ أبو سلَمةَ أتَيْتُ النبيّ صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فقلتُ: يا رسولَ اللّٰه! إنَّ أبا سلَمةَ قد ماتَ، قال: ((قولى: اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لى ولَه، وأعْقِبْنى مِنهُ عُقْبى حسنَةً)). فقلتُ ذلك، فأعْقَبنى اللّٰه مَنْ هو خيرٌ لى مِنْه؛ مُحمَّدًا صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم کسی مریض کے پاس جاؤ یا کسی میت کے پاس جاؤ تو خیر کے کلمات کہا کرو کیونکہ جو کچھ تم کہتے ہو فرشتے اس پر آمین کہتے ہیں۔ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں جب ابوسلمہ رضی اللہ عنہ فوت ہوئے۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کی اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! ابوسلمہ رضی اللہ عنہ فوت ہوگیا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم یہ کہو اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ وَلَهٗ وأعْقِبْنِیْ مِنْهُ عُقْبٰی حَسَنَةً" اے اللہ! مجھے اور ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کو معاف فرما اور مجھے اس کا نعم البدل عطا فرما (ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں) میں نے یہ کلمات پڑھے تو اللہ تعالیٰ نے مجھے اس (ابوسلمہ رضی اللہ عنہ) سے بہتر (خاوند) عطا کیا (اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تھے)۔[صحیح۔ صحیح مسلم: 919، سنن ابی داؤد: 3115، جامع الترمذی: 977، النسائی فی عمل الیوم واللیلۃ: 1069، سنن ابن ماجہ: 1447]

1753 (عن ام سلمة) رضى الله عنها قالت: سمعتُ رسولَ اللّٰه صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يقول: ((ما مِنْ عبدٍ تُصيبُه مُصيبَةٌ فيقول: (إنّا للّٰه وإنّا إليهِ راجِعونَ، اللّٰهُمَّ اجُرْنى فى مُصِيبَتى، واخْلِفْ لى خيرًا مِنْها)؛ إلا اجَره اللّٰه تعالى فى مصيبَتِه وأخْلَفَ له خيرًا منها)). قالت: فلمّا ماتَ أبو سلَمة: قُلتُ: أىُّ المسلمينَ خيرٌ مِنْ أبى سلَمة؟ أوّلُ بيْت هاجَر إلى رسولِ اللّٰه صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ إنّى قلتُها، فأخْلَفَ اللّٰه لى خيرًا منه رسولَ اللّٰه صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جب کسی بندے کو

کوئی مصیبت پہنچے اور وہ یہ دعا پڑھے إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ اَللّٰهُمَّ اجُرْنِیْ فِیْ مُصِيْبَتِیْ وَاخْلُفْ لِیْ خَيْرًا مِّنْهَا ''بے شک ہم اللہ کے لئے ہیں اور بے شک ہم اسی ہی طرف لوٹنے والے ہیں اے اللہ! مجھے میری اس مصیبت کا اجر عطا فرما اور مجھے اس کا نعم البدل عطا فرما۔ تو اللہ تعالیٰ اس بندے کو بہترین اجر اور نعم البدل عطا کرتا ہے۔ ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جب ابو سلمہ رضی اللہ عنہ فوت ہوئے تو میں نے کہا مسلمانوں میں ابو سلمہ رضی اللہ عنہ سے بہتر کون ہو سکتا ہے؟ یہ پہلا گھرانہ تھا جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہجرت کی۔ ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے یہ کلمات کہے تو اللہ تعالیٰ نے مجھے اس (ابو سلمہ رضی اللہ عنہ) سے بہتر (خاوند) عطاء کر دیا اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔[صحیح۔ صحیح مسلم: 918، سنن ابی داؤد: 3119، النسائی فی عمل الیوم واللیلة: 1070]

12- قبر کھودنے، میت کو غسل دینے اور کفن دینے کی ترغیب

1754 [رواه] الحاكم وقال: ((صحيح على شرط مسلم)) [يعنى حديث أبى رافع الذى فى ((الضعيف))]، ولفظه ((مَنْ غَسَّلَ مَيِّتًا فكتَم عليه غَفَر اللّٰه له أربعين مَرَّةً، ومَنْ كَفَّنَ مَيِّتًا كساهُ اللّٰه مِنْ سُنْدُسٍ وإِسْتَبْرَقٍ فى الجنَّةِ، ومَنْ حَفَر لِمَيّتٍ قَبْرًا فأجَنَّه فيه أجْرى اللّٰه لَه مِنَ الأجْرِ كأجرِ مسْكَنٍ أَسْكَنه إلى يوم القِيامَةِ)).

سیدنا ابو رافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے) ''جس نے کسی میت کو غسل دیا اور اس کے عیب پر پردہ ڈالا تو اللہ تعالیٰ اسے چالیس مرتبہ معاف فرماتا ہے اور جس نے کسی میت کو کفن دیا تو اللہ تعالیٰ اسے جنت کا باریک اور موٹا ریشمی لباس پہنائے گا اور جس نے کسی میت کے لئے قبر کھود کر اسے دفنا دیا تو اللہ تعالیٰ اس بندے کے لئے قیامت تک اجر جاری فرماتا ہے جیسا اجر اس آدمی کا ہے کہ جو کسی کو (بطور صدقہ) رہائش دیتا ہے۔[صحیح۔ المستدرک للحاکم: 354/1, 362]

13- میت کو الوداع کرنے اور اس کی تدفین کے موقع پر حاضر ہونے کی ترغیب

1755 عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((حقُّ المسْلِمِ على المسْلم سِتٌّ)). قيلَ: وما هُنَّ يا رسولَ اللهِ؟ قال: ((إذا لَقيتَه فسَلِّمْ عليه، وإذا دَعاكَ فأجِبْهُ، وإذا استَنْصَحك فانْصَحْ له، وإذا عَطِسَ [فحمد اللهَ] فشَمِّتْهُ، وإذا مَرِضَ فَعدْهُ، وإذا مات فاتَّبِعْهُ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر چھ حق ہیں۔ سوال کیا گیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم وہ (حق) کون سے ہیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ① جب تو کسی مسلمان سے ملاقات کرے تو اسے سلام بلائے ② جب وہ تجھے دعوت دے تو اس کی دعوت کو قبول کر ③ جب وہ تجھ سے خیر خواہی طلب کرے تو اس کی خیر خواہی کر ④ جب وہ چھینک لے کر الحمد للہ کہے تو اس کا جواب دے ⑤ جب وہ بیمار ہو تو اس کی عیادت کر ⑥ جب وہ فوت ہو جائے تو اس کے جنازہ میں شریک ہو کر نماز جنازہ کی ادائیگی کر۔

[صحیح۔ صحیح مسلم: 2162، جامع الترمذی: 2809، سنن نسائی: 1937، سنن ابن ماجہ: 1433]

1756 (عن ابی سعید الخدری) رضی اللہ عنہ قال: قال رسولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((عُودوا المَرْضى واتَّبِعوا الجَنائِزَ؛ تُذَكِّرْكُمُ الآخِرَةَ)).

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مریض کی عیادت کیا کرو اور جنازے پڑھا کرو اس سے آخرت یاد رہتی ہے۔"

[صحیح۔ مسند احمد: 3/32, 42، مسند بزار الکشف: 822، صحیح ابن حبان: 2955]

1757 عن عامر بن سعد بن أبي وقاصٍ رضي الله عنه: أنه كان قاعداً عند ابن عمر رضي الله عنهما إذ طلع خَبّاب صاحب المقصورة فقال: يا عبدَ اللهِ بْنَ عُمَر! ألا تَسْمَعُ ما يقولُ أبو هريرة رضي الله عنه؟ يقول: إنَّه سمعَ رسولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يقول: ((مَنْ خرجَ مَعَ جنازةٍ مِنْ بَيْتِها، وصلّى عليها، واتَّبَعها حتى تُدْفَن؛ كانَ له قيراطانِ مِن الأجْرِ، كلُّ قيراطٍ مثلُ أحدٍ، ومَنْ صلّى عليها

ثُمَّ رجَع كانَ لَه مِنَ الأجْرِ مثلُ أحدٍ)). فأرسَل ابْنُ عمر خبابا إلى عائشةَ رضى الله عنها يَسَألُها عنْ قولِ أبى هريرةَ ثم يرجعُ إليه فيُخْبِرَهُ بما قالَتْ، وأخذَ ابْنُ عمر قَبْضَةً مِنْ حَصى المسْجِد يقَلِّبُها فى يَدِه حتى رَجَع [إليه الرسول]، فقال: قالَتْ عائشة رضى الله عنها: صدَق أبو هريرة، فضرَب ابْنُ عمر بالْحصى الذى كان فى يديهِ الأرضَ؛ ثُمَّ قال: لقد فَرَّطْنا فى قراريطَ كثيرةٍ.

سیدنا عامر بن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ (ایک مرتبہ) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھے تھے کہ سیدنا خباب رضی اللہ عنہ آ کر کہنے لگے اے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما! کیا آپ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی بات نہیں سنتے وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو آدمی گھر سے لے کر دفن کرنے تک جنازے کے ساتھ رہتا ہے تو اسے دو قیراط اجر و ثواب ملتا ہے اور ہر قیراط احد پہاڑ کے برابر ہے اور جو آدمی صرف جنازہ پڑھ کر واپس لوٹ جاتا ہے اسے ایک احد پہاڑ کے مثل ثواب ملتا ہے (یہ سن کر) سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے سیدنا خباب رضی اللہ عنہ کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا کہ وہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی بات کے متعلق پوچھ کر آئیں خود عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے مسجد کی کنکریاں اٹھا کر اپنے ہاتھ میں الٹنا شروع کر دیں یہاں تک کہ سیدنا خباب رضی اللہ عنہ واپس آ کر کہنے لگے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سچ کہتے ہیں (یہ سن کر) سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے وہ کنکریاں زمین پر پھینک دیں اور کہنے لگے ہم (جنازوں یا تدفین میں شامل نہ ہو کر) اجر و ثواب کے بہت سے قیراط سے محروم ہو گئے۔ [صحيح- صحيح مسلم: 945]

1758 عن أبى هريرة رضى الله عنه قال: قال رسولُ الله صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ أصْبَح منكمُ اليومَ صائِمًا؟)). قال أبو بكْرٍ: أنا. فقال: ((مَنْ أطعَم منكمُ اليومَ مِسْكينًا؟)) قال أبو بكْرٍ: أنا. قال: ((مَنْ عادَ منكمُ اليومَ مَريضًا؟)). فقال أبو بكْرٍ: أنا. فقال: ((مَنْ تَبِعَ منكمُ اليومَ جَنازةً؟)). قال أبو بكْرٍ: أنا فقالَ رسولُ اللّٰه صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((ما اجْتَمعَتْ هذهِ الخِصالُ قَطُّ فى رجُلٍ [فى يوم] إلا دَخل الجَنَّةَ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''تم میں سے آج صبح روزہ کس نے رکھا ہے؟'' ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ عرض کرنے لگے۔ میں نے (روزہ رکھا ہے)۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر پوچھا ''تم میں

سے آج کس نے مسکین کو کھانا کھلایا ہے؟'' ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ عرض کرنے لگے۔ میں نے (مسکین کو کھانا کھلایا ہے)۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر پوچھا: ''تم میں سے آج کس نے بیمار کی عیادت کی ہے؟'' ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ عرض کرنے لگے میں نے (مریض کی عیادت کی ہے)۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر پوچھا ''آج تم میں سے کس نے جنازہ کی پیروی کی ہے؟ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ عرض کرنے لگے۔ میں نے (جنازہ کی پیروی کی ہے یعنی جنازہ پڑھا ہے) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ خوبیاں جس آدمی میں بھی (ایک دن میں) جمع ہوتی ہیں وہ ضرور جنت میں داخل ہوگا۔ [صحیح۔ صحیح ابن خزیمہ: 2131]

14- نماز جنازہ میں زیادہ نمازی ہونے کی ترغیب اور تعزیت کا بیان

1759 حدیث عن كريبٍ: أن ابن عباس رضی الله عنهما ماتَ لَه ابْنٌ بـ (قُدید) أو بـ (عُسفان) فقال: یا كُرَيْبُ! انْظُرْ ما اجْتَمع لَه مِنَ الناسِ؟ قال: فَخَرجْتُ فإذا ناسٌ قد اجْتَمعوا، فأخْبَرْتُه فقال: تقولُ هم أرْبَعون؟ قال: قلتُ: نعم. قال: أخْرِجوه؛ فإنّي سمعتُ رسولَ الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يقول: ((ما مِنْ رجلٍ مسلمٍ يموتُ فيقومُ على جَنازَتِه أرْبعونَ رجلًا لا يُشْرِكونَ باللهِ شيْئًا إلا شَفَّعهُم اللهُ فيه)).

کریب رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا ایک بیٹا قدید یا عسفان جگہ میں انتقال کر گیا۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کریب سے کہنے لگے! ذرا دیکھ کیا لوگ جمع ہو گئے ہیں؟ کریب کہتے ہیں میں نے باہر نکل کر دیکھا تحقیق لوگ جمع ہو چکے تھے میں نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو (لوگوں کے جمع ہونے کی) خبر دی تو وہ پوچھنے لگے تمہارا کیا خیال ہے ان لوگوں کی تعداد چالیس ہوگی؟ میں نے کہا: جی ہاں۔ تو عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرمانے لگے جنازہ لے کر چلو بے شک میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو مسلمان فوت ہو اور اس کے جنازے میں چالیس ایسے آدمی شریک ہوں جنہوں نے اللہ کے ساتھ شرک نہ کیا ہو (اور وہ اس میت کی مغفرت کی دعا کریں) تو اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کی سفارش اس میت کے حق میں ضرور قبول فرماتا ہے۔'' [صحیح۔ صحیح مسلم: 948، سنن ابی داؤد: 3170، سنن ابن ماجہ: 1489]

1760 عن ابن عمر رضی اللہ عنہما عن النبیّ صَلَّی اللّٰہ عَلَیہِ وَسَلَّمَ قال: **((ما مِنْ رجلٍ یُصَلّی علیہ مائَۃ إلا غَفر اللّٰہ لہ))**.

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس آدمی کی نماز جنازہ سو آدمی پڑھ لیں تو اللہ تعالیٰ ایسے مسلمان کو معاف فرما دیتا ہے۔[**صحیح لغیرہ۔** الطبرانی فی الکبیر: 503/1]

1761 عن عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ عن النبی صَلَّی اللّٰہ عَلَیہِ وَسَلَّمَ قال: **((ما من مؤمنٍ یعزِّی أخاہ بمصیبۃٍ؛ إلا کساہ اللّٰہ من حُلَلِ الکرامۃ یوم القیامۃ))**.

سیدنا عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جو کوئی بھی مومن آدمی اپنے بھائی کو پہنچنے والی مصیبت پر تعزیت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن عزت والے جوڑوں میں سے جوڑا پہنائے گا۔[**حسن لغیرہ۔** سنن ابن ماجہ: 1601]

15-جنازے کو تیزی کے ساتھ جانے اور تدفین میں جلدی کرنے کی ترغیب

1762 عن أبي هريرة رضيَ اللّٰه عنه عنِ النبيِّ صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قال: ((أَسْرِعوا بالجَنَازَةِ، فإنْ تَكُ صالِحةً فخيرٌ تُقَدِّمونَها إليْهِ، وإنْ تَكُ سوى ذلك فَشَرٌّ تَضعونَه عنْ رِقابِكُمْ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنازے کو تیزی کے ساتھ لے کر چلا کرو، اگر وہ نیک ہے تو اس کے لئے خیر ہے اور تم اس میت کو اس خیر تک جلدی پہنچا دو گے اور اگر وہ (میت) نیک نہیں ہے تو یہ ایک شر ہے جسے تم اپنے کندھوں سے اتار دو گے۔ [صحیح۔ صحیح بخاری: 1315، صحیح مسلم: 944، سنن ابی داؤد: 3181، جامع الترمذی: 1015، سنن نسائی: 1910، سنن ابن ماجہ: 1477]

1763 عن عُيينة بن عبد الرحمن عن أبيه: أنَّه كان في جَنازَة عُثْمانَ بْنِ أبي العاص رضِيَ اللّٰه عنه، وكنَّا نَمْشي مَشْيًا خَفيفًا فلَحِقَنا أبو بَكْرةَ رضيَ اللّٰه عنه فرفَع صوته وقال: لقد رأيْتُنا ونحنُ معَ رسولِ اللّٰه صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَرمُلُ رَمَلًا.

عیینہ بن عبدالرحمٰن رحمہ اللہ اپنے باپ عبدالرحمٰن سے بیان کرتے ہیں کہ وہ عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ کے جنازہ میں شریک تھے اور ہم (جنازے کے ساتھ) آہستہ آہستہ چل رہے تھے کہ ہمیں ابوبکرہ رضی اللہ عنہ ملے تو انہوں نے بلند آواز سے کہا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (جنازوں میں) تیز تیز چلا کرتے تھے۔

[صحیح۔ سنن ابی داؤد: 3182, 3183، سنن نسائی: 1912]

16- میت کے لیے دعائے خیر اور اچھی تعریف کرنے کی ترغیب اور اس کے علاوہ گفتگو کرنے پر وعید

1764 صحیح عن عثمانَ بنِ عفَّانَ رضی اللہ عنہ قال: کان النبیُّ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ إذا فرغ مِنْ دَفْنِ المیِّت وقَفَ علیه فقال: ((اسْتَغْفِروا لأخیکُم واسْألوا له بالتَّثْبیتِ؛ فإنَّه الآنَ یُسْأَل)).

سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب میت کو دفن کرنے سے فارغ ہو جاتے تو قبر پر کھڑے ہو کر ارشاد فرماتے: اپنے بھائی کے لیے مغفرت کی دعا کرو اور اس کے لئے ثابت قدمی کی دعا کرو۔ بے شک اس (میت) سے اب سوال کیے جائیں گے۔'' [صحیح۔ سنن ابی داود: 3221]

1765 صحیح عن أبي الأسودِ قال: قَدِمْتُ المدینَةَ فجلسْتُ إلی عُمَرَ بْنِ الخطّابِ رضی اللّٰہ عنه، فمرَّتْ بِهِمْ جَنازَةٌ، فأثْنَوا علی صاحِبِها خیْرًا، فقالَ عُمَرُ رضی اللّٰہ عنه: وجَبَتْ، ثُمَّ مُرَّ بأُخری فأثْنَوا علی صاحِبِها خیْرًا، فقال عُمَرُ: وجَبَتْ، ثُمَّ مُرَّ بالثالِثَةِ فأثْنوا علی صاحِبِها شرًّا، فقال عمر: وجَبَتْ. قال أبو الأسْوَدِ: فقلتُ: ما وجَبَتْ یا أمیر المؤْمنینَ؟ قال: قلتُ کما قالَ النبیُّ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: ((أیُّما مُسْلِمٍ شَهِدَ له أربَعةُ نفَرٍ بخَیْرٍ أدْخَلهُ اللّٰہُ الجَنَّةَ)). قال: فقلْنا: وثلاثَةٌ؟ فقال: ((وثلاثَةٌ)). فقلنا: واثْنانِ؟ قال: ((واثْنانِ)). ثُمَّ لَمْ نَسْألهُ عنِ الواحِد.

ابوالاسود رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں مدینہ منورہ آیا اور میں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا تھا کہ وہاں سے ایک جنازہ گزرا۔ لوگوں نے میت کی بڑی تعریف کی تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اس پر واجب ہو گئی، پھر وہاں سے ایک اور جنازہ گزرا۔ لوگوں نے میت کی بڑی تعریف کی تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس پر واجب ہو گئی، پھر ایک تیسرا جنازہ وہاں سے گزرا لوگوں نے اس میت کی اچھائی بیان نہ کی بلکہ برے الفاظ میں اسے یاد کیا تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا ''اس پر واجب ہو گئی، ابوالاسود کہتے ہیں میں نے پوچھا اے امیر المومنین کیا چیز واجب ہو گئی؟ (یہ سن کر) عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرمانے لگے میں نے وہی کچھ کہا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا: جس بھی مسلمان آدمی کے لئے چار آدمی خیر کی گواہی دے دیں تو اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل فرما دیتا ہے یہ

کہتے ہیں کہ ہم نے (آپ ﷺ سے) پوچھا اگر تین آدمی گواہی دیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا ''تین کی گواہی بھی (میت کے حق میں قبول کی جائے گی) ہم نے کہا اگر دو ہوں تو آپ ﷺ نے فرمایا ''دو بھی۔ پھر ہم نے آپ ﷺ سے ایک کے بارے میں سوال نہیں کیا۔'' [صحیح۔ صحیح بخاری: 1368, 2643]

1766 عن أنسٍ رضی اللّٰہ عنہ؛ أنَّ النبیَّ صَلَّی اللّٰہ عَلَیہِ وَسَلَّمَ قال: ((**ما مِنْ مُسْلِمٍ یموتُ فیَشْھَدُ لہ أرْبَعَۃُ أھْلِ أبْیاتٍ مِنْ جِیرانِہ الأدْنَیْنَ إنَّھم لا یعلَمون إلا خیرًا؛ إلا قالَ اللّٰہ: قد قبِلْتُ عِلْمَکُم فیہ، وغفَرْتُ لہ ما لا تَعْلَمون**)).

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بے شک نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو بھی مسلمان فوت ہوا اور اس کے ہمسایوں میں سے قریبی ہمسایوں کے افراد اس (میت) پر خیر کی گواہی دیں تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جو کچھ تم اس (میت) کے بارے میں جانتے ہو میں نے اسے قبول کرلیا اور اس کے وہ گناہ وغیرہ معاف کر دیئے جنہیں تم نہیں جانتے۔ [حسن لغیرہ۔ مسند ابی یعلی: 3481، صحیح ابن حبان: 3026]

1767 عن مجاھد قال: قالت عائشۃ رضیَ اللّٰہ عنھا: **ما فعلَ یزیدُ بْنُ قیْس لعَنَہُ اللّٰہ؟ قالوا: قد ماتَ، قالَتْ: فأسْتَغْفِرُ اللّٰہ. فقالوا لھا: مالكِ لعَنْتہ ثُمَّ قلْتِ: أسْتَغْفِرُ اللّٰہ؟ قالَتْ: إنَّ رسولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قال: ((لا تَسُبُّوا الأمْواتَ، فإنَّھمْ أفْضَوْا إلی ما قَدَّموا))** وفی روایۃٍ ((**إذا حضرتم المیت فقولوا خیراً، فإن الملائکۃ یؤمنون علی ما تقولون**)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے (ایک مرتبہ) کہا۔ یزید بن قیس نے جو کچھ کیا اللہ اس پر لعنت فرمائے۔ لوگوں نے کہا وہ تو فوت ہو چکا ہے تو یہ کہنے لگیں ''میں اللہ سے بخشش طلب کرتی ہوں'' لوگوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا ''پہلے آپ رضی اللہ عنہ نے اس (یزید) پر لعنت کی اور پھر استغفر اللہ کہا (معاملہ کیا ہے؟) تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہنے لگیں بے شک رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''تم مُردوں کو برا بھلا نہ کہو یقیناً یہ لوگ اس انجام کو پہنچ گئے جو کچھ انہوں نے آگے بھیجا ہے۔ ایک روایت میں ہے جب تم کسی فوت شدہ کے پاس آؤ تو خیر کے کلمات کہا کرو کیونکہ فرشتے تمہاری باتوں پر آمین کہتے ہیں۔

[صحیح۔ صحیح ابن حبان: 3021، صحیح بخاری: 1393، سنن أبی داؤد: 4899]

17- میت پرنوحہ کرنے، رخسار پیٹنے، چہرہ نوچنے اور گریبان پھاڑنے پر وعید

1768 حدیث عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: ((المیّتُ یُعَذّبُ فی قَبْرِہ بما نِیحَ علیہ – وفی روایۃٍ :ما نیحَ علَیْہِ –))

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میت پر نوحہ کرنے کی وجہ سے اسے قبر میں عذاب دیا جاتا ہے (اگر مرنے والا لوگوں کو کہہ کر گیا ہو کہ میرے مرنے کے بعد مجھ پر نوحہ وغیرہ کرنا)[صحیح۔ صحیح بخاری:1292، صحیح مسلم: 928، سنن ابن ماجہ: 1593، سنن النسائی: 1853]

1769 حدیث عن أنس بن مالكٍ رضی اللّٰہ عنہ قال: قال رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: ((صوتان ملعونان فی الدنیا والآخرۃ :مزمارٌ عند نعمۃ، ورنّۃٌ عند مصیبۃٍ)).

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دو آوازوں پر دنیا اور آخرت میں لعنت کی گئی ہے ① خوشی ملنے پر بانسری کی آواز ② مصیبت کے وقت چیخ و پکار کرنا۔

[حسن۔ مسند البزار: 795]

1770 حدیث عن أبی مالكٍ الأشعریّ رضی اللّٰہ عنہ قال: قال رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: ((أربعٌ فی أمّتی مِنْ أمْرِ الجاھِلِیَّۃِ لا یترکونَھُنَّ: الفَخْرُ فی الأحْسابِ، والطَّعْنُ فی الأنْسابِ، والاسْتِسْقاءُ بالنُّجومِ، والنِّیاحَۃُ. –وقال:– النائِحَۃُ إذا لَمْ تَتُبْ قَبْلَ موتِھا؛ تُقامُ یَوْمَ القِیامَۃِ وعلیھا سِرْبالٌ مِنْ قَطِرانٍ، ودِرْعٌ مِنْ جَربٍ)).

سیدنا ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت کے (کچھ) لوگ زمانہ جاہلیت کے چار کام نہیں چھوڑیں گے اور وہ (کام) ان میں پائے جائیں گے ① اپنے حسب پر فخر کرنا ② (دوسروں کے) نسب پر طعن کرنا ③ ستاروں کے ذریعے بارش طلب کرنا ④ نوحہ کرنا۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نوحہ کرنے والی عورت اگر توبہ کرنے سے پہلے مرگئی تو قیامت والے دن اس (عورت) پر گندھک کی قمیص اور خارش کی چادر ہوگی۔[صحیح۔ صحیح مسلم: 934، سنن ابن ماجہ: 1581]

1771 صحيح عن أبي بردة قال: وَجعَ أبو موسى الأشعرى رضى الله عنه ورأسُه في حجر امرأةٍ مِنْ أهلِه، فَأقْبَلَتْ تَصيحُ بِرَنَّةٍ، فلَمْ يَسْتَطِعَ أنْ يَرُدَّ عليها شيئًا، فلمَّا أفاقَ قال: أنا بَرِيءٌ مِمَّنْ بَرِيءَ مِنْه رسولُ الله صَلَّى الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. إنَّ رسولَ الله صَلَّى الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ برىءٌ مِنَ الصالِقَة والحالِقَةِ، والشاقَّةِ.
وفي روايةٍ: أبْرَأ إليكُمْ كما بَرِيءَ رسولُ الله صَلَّى الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((ليسَ مِنّا مَنْ حَلَقَ، ولا خَرَق، ولا صَلَقَ)).

سیدنا ابو بردہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سخت بیمار ہو گئے ان کا سر ان کی بیوی کی گود میں تھا۔ ان کی بیوی بلند آواز سے چیخ کر رونے لگی ابوموسیٰ الاشعری رضی اللہ عنہ (بیماری اور تکلیف کی بنا پر سکت نہ ہونے کی وجہ سے) اپنی بیوی کو روک نہ سکے۔ جب انہیں افاقہ ہوا تو یہ کہنے لگے میں ہر اس بندے سے بری اور لاتعلق ہوں جس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لاتعلقی اور برأت کا اظہار کیا ہے، بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر اس (عورت سے بری ہیں جو) میت پر نوحہ کرنے والی، مصیبت آنے پر سر منڈوانے والی اور کپڑے پھاڑنے والی ہے (اور ایک روایت میں ہے) جو کوئی یہ کام (نوحہ کرنا، مصیبت کے وقت سر منڈوانا اور مصیبت پر کپڑے پھاڑنا) کرے وہ ہم میں سے نہیں (کیونکہ یہ سب کام جاہلیت کے دور کے ہیں)

[صحیح۔ صحیح بخاری: 1296، صحیح مسلم: 104، سنن ابن ماجہ: 1586، سنن النسائی: 1863]

18- خاوند کے علاوہ ایک عورت کا کسی میت پر تین دن سے زائد سوگ کرنے پر وعید

1772 عن زينب بنت أبي سلمة قالَتْ: دخلتُ على أمِّ حبيبةَ زوج النبيِّ صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حينَ تُوفِّيَ أبوها أبو سفيانَ بْنُ حَرْبٍ فدعَتْ بطيب فيه صُفْرةٌ خَلوقٌ أوْ غَيْرُه، فدهَنَتْ منه جارِيَةً، ثُمَّ مَسَّتْ بعارِضَيْها، ثُمَّ قالَتْ: واللّٰه ما لي بالطيبِ مِنْ حاجَةٍ، غيرَ أنِّي سمعتُ رسولَ اللّٰه صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يقولُ على المِنبرِ: ((لا يَحِلُّ لامْرأةٍ تؤمِنُ باللّٰه واليومِ الآخِرِ أن تُحِدَّ على مَيِّتٍ فوْقَ ثلاثِ لَيالٍ، إلّا على زوْجٍ أرْبعةَ أشْهُرٍ وعَشْرًا)). قالت زينبُ: ثُمَّ دخلتُ على زيْنبَ بِنْتِ جَحْشٍ رضى اللّٰه عنها حينَ تُوُفِّيَ أخُوها، فدعَتْ بطيبٍ فَمَسَّتْ منه ثُمَّ قالَتْ: أما واللّٰه ما لي بالطِّيبِ مِنْ حاجَةٍ غير أنِّي سمعْتُ رسولَ اللّٰه صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يقول على المِنْبرِ: ((لا يَحِلُّ لامْرأةٍ تُؤْمِنُ باللّٰه واليومِ الآخِرِ أنْ تُحِدَّ على مَيِّتٍ فَوْقَ ثلاثٍ، إلا على زوجٍ أربعةَ أشْهرٍ وعَشْرًا)).

سیدہ زینب بنت ابی سلمہ بیان کرتی ہیں کہ جب نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے والد ابوسفیان رضی اللہ عنہ فوت ہوئے تو میں (ام حبیبہ رضی اللہ عنہا) کے پاس آئی تو انہوں نے خوشبو منگوائی جس میں خلوق (ایک خاص خوشبو جو زعفران اور دوسری اشیاء سے بنائی جاتی تھی اس کا رنگ سرخ زرد ہوتا تھا) کی زردی بھی تھی تو ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے (پہلے) وہ خوشبو لونڈی کو لگائی اور پھر (وہ خوشبو) اپنے رخساروں پر لگا کر کہنے لگیں ''اللہ کی قسم مجھے خوشبو لگانے کی ضرورت نہیں تھی (وجہ صرف یہ ہے کہ) میں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر پر یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو عورت اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان رکھتی ہے اس کے لئے حلال نہیں کہ وہ اپنے خاوند کے علاوہ کسی اور کی وفات پر تین دن سے زائد سوگ کرے، ہاں اپنے خاوند کی وفات پر وہ چار ماہ دس دن تک سوگ کرے۔ زینب بنت ابی سلمہ کہتی ہیں پھر جب زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کا بھائی فوت ہوا تو میں ان کے پاس گئی انہوں نے خوشبو منگوا کر استعمال کی اور کہنے لگیں اللہ کی قسم مجھے خوشبو لگانے کی کوئی ضرورت نہ تھی (بات صرف یہ ہے کہ) میں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر پر یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو بھی عورت اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان رکھتی ہے اس کے لئے حلال نہیں کہ وہ اپنے خاوند کے علاوہ کسی اور کی وفات پر تین دن سے

زائد سوگ منائے، ہاں اپنے شوہر کی وفات پر وہ چار ماہ دس دن تک سوگ کرے۔

[صحیح۔ صحیح بخاری: 1280, 5336، صحیح مسلم: 1486, 1489]

19- یتیم کا مال ناحق کھانے پر وعید

1773 عن أبي ذرّ رضي الله عنه؛ أن النبيَّ صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قال له: ((يا أبا ذرّ! إنّي أراك ضعيفًا، وإنّي أحِبُّ لكَ ما أحِبُّ لنفسي، لا تأمَّرَنَّ على اثنَيْنِ، ولا تَوَلَّيَنَّ مالَ اليتيم)).

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ارشاد فرمایا: اے ابوذر! میں محسوس کرتا ہوں کہ تم کمزور ہو (کسی بھی ذمہ داری کا بوجھ برداشت نہیں کر سکتے) اور میں تمہارے لیے وہی کچھ پسند کرتا ہوں جو اپنے لیے پسند کرتا ہوں۔ دو بندوں پر بھی امیر نہ بننا اور نہ ہی یتیم کے مال کا سرپرست بننا۔

[صحیح۔ صحیح مسلم: 1826]

1774 عن أبي بكر بن محمد بن عمرو بن حزم عن أبيه عن جده: أنَّ النبيَّ صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كتبَ إلى أهْلِ اليَمن بكتاب فيه: ((وإنَّ أكبَر الكبائِر عندَ اللّٰه يومَ القيامَةِ: الإشْراكُ باللّٰه، وقتلُ النفسِ المؤمِنَةِ بغيرِ الحَقِّ، والفرارُ في سبيلِ اللّٰه يومَ الزَّحْفِ، وعُقوقُ الوالِدَيْنِ، ورَمْيُ المُحْصَنَةِ، وتعلُّمُ السِحْر، وأكْلُ الرِّبا، وأكْلُ مالِ اليَتيمِ)).

سیدنا ابن حبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن والوں کی طرف ایک خط میں یہ بات لکھ کر بھیجی: بے شک اللہ تعالیٰ کے نزدیک قیامت کے دن کبیرہ گناہوں میں سب سے بڑے کبیرہ گناہ یہ ہیں ① اللہ کی ذات کے ساتھ شرک کرنا ② کسی مومن کو ناحق قتل کرنا ③ جہاد فی سبیل اللہ سے راہ فرار اختیار کرنا ④ والدین کی نافرمانی کرنا ⑤ پاک دامن عورتوں پر تہمت لگانا ⑥ جادو سیکھنا ⑦ سود کھانا ⑧ یتیم کا مال (ناحق) کھانا۔ [صحیح لغیرہ۔ صحیح ابن حبان: 6555]

20-مردوں کو قبروں کی زیارت کرنے کی ترغیب اور عورتوں کے لئے جنازے کے ساتھ جانے اور قبروں کی زیارت کرنے پر وعید

1775 عن أبي سعيدٍ الخدريِّ رضي الله عنه قال: قال رسولُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إنِّي نَهَيْتُكم عن زيارَةِ القُبورِ فزوروها؛ فإنَّ فيها عِبْرة)).

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک میں نے تمھیں قبروں کی زیارت سے منع کیا تھا (اب) تم قبروں کی زیارت کیا کرو بے شک اس میں بہت بڑی عبرت اور نصیحت ہے۔[حسن، صحیح۔ مسند احمد: 38/3]

1776 عن ابن بريدة عن أبيه رضي الله عنهما قال: قال رسولُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((قد كنتُ نَهَيْتُكم عَنْ زيارَةِ القُبورِ، فقد أذِنَ لمحمَّدٍ في زيارَةِ قَبْرِ أمِّه، فزوروها، فإنَّها تُذَكِّرُ الآخِرَة)).

سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یقیناً میں نے تمھیں قبروں کی زیارت سے روکا تھا، تحقیق محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی والدہ محترمہ کی قبر کی زیارت کی اجازت دے دی گئی ہے (اب) تم قبروں کی زیارت کیا کرو اس (زیارت کرنے) سے آخرت یاد رہتی ہے۔[صحیح۔ جامع الترمذی: 1054]

1777 عن أبي هريرة رضي الله عنه: ((أن رسولَ اللّٰه صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَن زوّاراتِ القُبورِ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کی بہت زیادہ زیارت کرنے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے۔ (اب عورتوں کو قبروں کی زیارت کرنے کی اجازت ہے اور وہ قبرستان جا سکتی ہیں یہ حکم پہلے کا ہے۔ کچھ اہل علم کا خیال ہے کہ یہاں سے وہ عورتیں مراد ہیں جو کثرت کے ساتھ قبروں کی زیارت کرتی ہیں کیونکہ حدیث میں لفظ زوارات مبالغے کا صیغہ ہے۔ لیکن کبھی کبھار قبرستان عورتوں کو جانے کی اجازت ہے وہ بھی شرعی قیود کو مدنظر رکھتے ہوئے۔ (واللہ اعلم)

[صحیح لغیرہ۔ جامع الترمذی: 1056، صحیح ابن حبان: 1576]

21- ظالم لوگوں کی قبروں، گھروں اور ان کی ہلاکت والی جگہوں سے گزرنے پر وعید جب ان پر آنے والے عذاب سے غفلت بھی برتی جائے اور عذابِ قبر، قبر کی نعمتیں اور منکر نکیر علیہما السلام کے سوالات کا بیان

1778 حسن لغیرہ عن ابن عمرَ رضی اللہ عنہما: أنَّ رسولَ اللّٰه صَلَّی اللّٰه عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قال لأصْحابه – یعنی لمّا وصلوا الحِجْرَ دیارَ ثَمودٍ –: ((لا تَدْخلوا علی هؤلاءِ المُعَذَّبین إلا أنْ تکونوا باکینَ؛ فإنْ لَمْ تکونوا باکین فلا تَدْخُلوا علَیْهِمْ؛ لا یُصِیبُکُمْ ما أصابَهُمْ)). رواہ البخاری ومسلم وفی روایة قال: ((لما مرَّ النبیُّ صَلَّی اللّٰه عَلَیْهِ وَسَلَّمَ (بالحِجْرِ) قال: ((لا تَدْخلوا مساکِنَ الَّذین ظَلمُوا أنْفُسَهم أنْ یُصیبَکُم ما أصابَهُمْ، إلا أنْ تکونوا باکِینَ)). ثُمَّ قَنَعَ رأسَه وأسْرَعَ السَّیْرَ حتّی أجازَ الوادی.

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو یہ بات ارشاد فرمائی جب وہ قوم ثمود کے علاقے حجر (کے قریب) پہنچے ''تم ان سزا یافتہ لوگوں کے قریب سے روتے ہوئے گزرو، اگر تم رونا نہیں چاہتے تو ان لوگوں کے پاس سے مت گزرو کہیں تمھیں بھی وہ (مصیبت) نہ آ پہنچے جو ان لوگوں پر آئی تھی، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر مبارک ڈھانپا اور جلدی جلدی چلتے ہوئے اس وادی کو پار کیا''

[صحیح۔ صحیح بخاری: 433, 3381، صحیح مسلم: 2980]

1779 حسن لغیرہ عن عائشة رضی اللہ عنها: أنَّ یهودِیَّةً دخلَتْ علیها فذکَرتْ عذابَ القَبْرِ، فقالَتْ لها: أعاذَكِ اللّٰه مِنْ عذابِ القَبْرِ. قالَتْ عائشةُ: فسألتُ رسولَ اللّٰه صَلَّی اللّٰه عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عن عذابِ القبْرِ؟ فقال: ((نعم، عذابُ القبْرِ حَقٌّ)). قالَتْ: فما رأیتُ رسولَ اللّٰه صَلَّی اللّٰه عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بعدُ صلّی صَلاةً إلا تَعوَّذَ مِنْ عَذابِ القَبرْ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک یہودیہ عورت ان کے پاس آئی اور عذابِ قبر کا تذکرہ کر کے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو کہنے لگی اللہ تعالیٰ تمھیں عذاب قبر سے بچائے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے عذاب قبر کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہاں عذاب قبر برحق ہے۔ سیدہ

عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں پھر (اس کے بعد) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز میں عذاب قبر سے پناہ طلب کیا کرتے تھے۔

[صحیح۔ صحیح بخاری: 1372، صحیح مسلم: 584]

1780 عن أنسٍ رضی اللہ عنه؛ أنّ رسولَ اللّٰه صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قال: ((لولا أنْ لا تدافَنوا لَدعْوتُ اللّٰه أنْ يُسْمِعَكُمْ عذابَ القَبرِ)).

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر مجھے اس بات کا اندیشہ نہ ہوتا کہ تم اپنے مُردوں کو دفن کرنا بند کر دو گے تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا کہ وہ تمھیں عذابِ قبر سنائے۔

[صحیح۔ صحیح مسلم: 2868]

1781 عن هانيءٍ مولى عثمان بن عفان قال: كان عثمانُ رضيَ اللّٰه عنه إذا وقَفَ على قبرٍ بَكى حتى يَبُلَّ لحيَته، فقيلَ له: تذْكُرُ الجنّةَ والنارَ فلا تَبْكي، وتبكي من هذا؟ فقال: إنّي سمعتُ رسولَ اللّٰه صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يقول: ((القبرُ أوّلُ منزل من منازِل الآخِرَةِ، فإنْ نَجا منه فما بعْدَهُ أيْسَرُ وإنْ لَمْ يَنْجُ منه فما بَعْدَه أشَدُّ)). قال: وسمعتُ رسولَ اللّٰه صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يقول: ((ما رأيتُ مَنْظَرًا قَطُّ إلا والقَبرُ أفْظَعُ مِنهُ)).

سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ھانی بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ جب کسی قبر کے پاس کھڑے ہوتے تو اتنا روتے کہ ان کی داڑھی (آنسوؤں سے) تر ہو جاتی ان سے پوچھا گیا آپ رضی اللہ عنہ جنت اور جہنم کا تذکرہ کرتے ہیں اور روتے نہیں (جبکہ) قبر کو یاد کر کے بہت روتے ہیں (آخر وجہ کیا ہے؟) سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ فرمانے لگے: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: قبر آخرت کی منزلوں میں سے پہلی منزل ہے اگر (آدمی) اس سے نجات پا گیا تو بعد والی منزلیں اس سے آسان ہیں اور اگر وہ نجات نہ پا سکا تو بعد والی منزلیں بہت زیادہ مشکل اور سخت ہیں۔ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے بھی سنا: میں نے کوئی (خطرناک) منظر نہیں دیکھا مگر قبر کا منظر سب سے زیادہ خوفناک ہے۔" [حسن۔ جامع الترمذی: 2308]

1782 عن أبي هريرة رضي اللّٰه عنه عن رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم قال: ((إن المؤمنَ في قبره

لفی روضةٍ خضراءَ، فيُرَحَّبُ له [فی] قبره سبعين ذراعًا، وينوّرُ له كالقمرِ ليلةَ البدرِ. أتدرون فيما أنزلت هذه الآية: ﴿فإنّ له معيشةً ضنكًا ونحشُره يومَ القيامةِ أعمى﴾- قال:- أتدرونَ ما المعيشةُ الضَّنْكُ؟)). قالوا: اللّٰه ورسوله أعلم. قال: ((عذابُ الكافرِ فی قبره، والذی نفسی بيده! إنه يُسلط عليه تسعةٌ وتسعون تنينًا، أتدرون ما التنين؟! تسعون حيةً، لكل حيةٍ سبعُ رؤوسٍ يلسعونه ويخدشونه إلى يوم القيامة)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک ایک مومن آدمی اپنی قبر میں (ایسا ہوتا ہے) جیسا کہ وہ ایک سرسبز باغ میں ہے، اس کے لیے اس کی قبر ستر ہاتھ کشادہ اور چودھویں کے چاند کی طرح روشن کردی جاتی ہے۔ کیا تم جانتے ہو کہ اس آیت کا شان نزول کیا ہے؟ پس بے شک اس کے لئے گذران تنگ ہے اور ہم اسے قیامت کے دن اندھا کر کے اٹھائیں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا تم جانتے ہو کہ گذران تنگ کیا ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم عرض کرنے لگے اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (اس سے مراد) عذاب قبر ہے اس (کافر، گنہگار) کی قبر میں۔'' قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اس (قبر والے) پر ننانوے سانپ مسلط کر دیئے جاتے ہیں اور ہر سانپ کے سات سر ہیں اور وہ قیامت کے دن اس کو کاٹیں اور نوچیں گے۔

[حسن۔ مسند ابی یعلی: 6644، صحیح ابن حبان: 3122]

1783 عن عبد اللّٰه بن عمرٍو رضی اللّٰه عنهما: انَّ رسولَ اللّٰه صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذكر فتَّانَ القبرِ، فقال عمر: أتُرَدُّ علينا عقولنا يا رسولَ اللّٰه؟ فقال رسولُ اللّٰه صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((نعم كهَيْئتِكَ اليَوْمَ)). فقال عمر: بفيهِ الحَجَرُ!

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک مرتبہ) اس (فرشتے) کا تذکرہ کیا جو قبر میں بطور آزمائش ہوگا، سیدنا عمر رضی اللہ عنہ عرض کرنے لگے اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کیا ہم پر ہماری عقلیں واپس لوٹائی جائیں گی؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں آج کی طرح تمہاری عقل ہوگی، تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے (پھر پریشانی کی کوئی بات نہیں) میں انہیں خاموش کر دوں گا۔

[حسن۔ مسند احمد: 172/2]

1784 عن أبي هريرة رضى الله عنه عن النبيّ صَلّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قال: ((إنَّ الميّتَ إذا وُضعَ فى قبْرِه إنّه يَسْمعُ خَفْقَ نِعالهم حينَ يُوَلُّون مدْبرينَ، فإنْ كان مؤْمِنًا كانتِ الصلاةُ عند رأسِه، وكانَ الصيامُ عنْ يَمينِه، وكانَتِ الزكاةُ عَنْ شِماله، وكان فعلُ الخيرات منَ الصدقة والصلاةِ والمعْروفِ والإحْسانِ إلى الناسِ عند رجْلَيْه، فيُؤتى مِنْ قِبَلِ رأسِه فتقولُ الصلاةُ: ما قِبلى مَدْخَلٌ، ثُمَّ يُؤْتى عَنْ يَمينِه فيقولُ الصيامُ: ما قِبَلى مَدْخَلٌ، ثُمَّ يُؤْتى عنْ يَسارِه فتقولُ الزكاةُ: ما قِبَلى مَدْخَلٌ، ثُمَّ يُؤْتى مِنْ قِبَلِ رجْلَيْه فيقولُ فِعْلُ الخيْراتِ مِنَ الصدَقةِ والمعْروفِ والإحْسانِ إلى الناسِ: ما قِبَلى مَدْخَلٌ، فيقالُ لَه: اجلِسْ، فيَجْلِسُ قد مثلَتْ لَهُ الشمْسُ، وقد اذَنَتْ للْغُروبِ، فيُقال له: أرأيْتَكَ هذا الّذى كانَ قِبَلَكُم؛ ما تقولُ فيه، وماذا تَشْهَدُ عليه؟ فيقولُ: دعونى حتى أصَلّى، فيقولونَ: إنَّكَ سَتفْعَلُ، أخْبِرْنا عَمّا نسْألُك عنه؛ أرأيْتك هذا الرجُلَ الّذى كانَ قِبَلَكُمْ؛ ماذا تَقُولُ فيه، وماذا تَشْهَدُ عليه؟ قال: فيقولُ: محَمّدٌ؛ أشْهَدُ أنَّه رسولُ اللّٰه صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وأنَّه جاءَ بِالْحَقِّ مِنْ عندِ اللّٰه، فيُقالُ له: على ذلك حَيِيْتَ، وعلى ذلك مُتَّ، وعلى ذلك تُبْعَثُ إنْ شاءَ اللّٰه، ثُمَّ يُفْتَحُ له بابٌ مِنْ أبْوابِ الجَنَّةِ فيُقالُ له: هذا مَقْعَدُكَ مِنْها، وما أعَدَّ اللّٰه لَك فيها، فَيزْدادُ غِبْطَة وسرورًا، ثُمَّ يُفْتَحُ له بابٌ مِنْ أبْوابِ النارِ، فيُقالُ له: هذا مقْعَدُكَ وما أعدَّ اللّٰه لك فيها لَوْ عَصَيْتَه ، فيَزْدادُ غِبْطَة وسُرورًا، ثُمَّ يُفْسَحُ له فى قَبْرِه سَبْعون ذِراعًا، وينور له فيه ويُعادُ الجَسدُ لِما بُدِأَ مِنْهُ، فتُجْعَلُ نَسَمتُه فى النَّسَمِ الطيِّبِ، وهى طيرٌ تَعْلُق فِى شَجَرِ الجَنَّةِ، فذلك قوله: ﴿يُثَبِّتُ اللّٰه الّذين آمنوا بالقَوْلِ الثَّابِتِ فى الحَياةِ الدنْيا وفى الآخِرَةِ﴾ الآية.

وإنَّ الكافِرَ إذا أتِىَ مِنْ قِبَلِ رأسِه لَمْ يوجَدْ شَىْءٌ، ثُمَّ أتِىَ عَنْ يَمينِه فلا يُوجَدُ شَىْءٌ، ثُمَّ أتِىَ عَنْ شِمالِه فلا يُوجَدُ شَىْءٌ، ثُمَّ أتِىَ مِنْ قِبَلِ رِجْلَيْه فلا يُوجَدُ شَىْءٌ، فيُقالُ لَه: اجْلِسْ، فيَجْلِسُ مَرْعوبًا خائفًا، فيقالُ: أرأيْتَك هذا الرجلَ الّذى كانَ فيكُم؛ ماذا تقولُ فيه؟ وماذا تَشْهَدُ عليه؟ فيقولُ: أىُّ رجلٍ؟ ولا يَهْتَدى لاسْمِه، فيقالُ له: مُحَمَّدٌ، فيقول: لا أدْرى، سمعتُ الناسَ قالوا قولًا، فقُلْتُ كما قالَ الناسُ! فيُقالُ لَه: على ذلك حَيِيْتَ، وعليه مِتَّ، وعليه تُبْعثُ إنْ شاءَ اللّٰه، ثُمَّ يُفْتَحُ له بابٌ مِنْ أبْوابِ النار فيُقالُ له: هذا مَقْعَدُك مِنَ النار، وما أعَدَّ اللّٰه لك فيها، فَيزْدادُ حَسْرةً وثُبورًا، ثُمَّ يُفْتَح لَه بابٌ مِنْ أبْوابِ

الجنَّةِ، ويُقالُ له: هذا مَقْعَدُكَ مِنْها، وما أعَدَّ اللّٰه لَكَ فيها لوْ أطَعْتَه، فيَزْدادُ حَسْرةً وثُبورًا، ثُمَّ يُضَيَّق عليه قَبرُه حتى تَخْتَلِفَ فيه أضْلاعُه، فتلك المعيشَةُ الضنكة التى قال اللّٰه: ﴿فإنَّ لَه مَعِيْشَةً ضَنْكًا ونَحْشُره يومَ القِيامَةِ أعْمى﴾)) وفى رواية للطبرانى ((يُؤْتَى الرجُلُ فى قَبرِه، فإذا أتِىَ مِنْ قِبلَ رأسِه دفَعَتْهُ تِلاوةُ القُرآن، وإذا أتِىَ مِنْ قِبَلِ يديْهِ دفَعَتْهُ الصدَقَةُ، وإذا أتِىَ مِنْ قِبَلِ رجلَيْهِ دَفعه مشْيُه إلى المسَاجِدِ ...))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب لوگ میت کو دفنا کر واپس جاتے ہیں تو وہ (میت) ان کے چلنے کی آہٹ سنتی ہے، اگر وہ مومن ہے تو نماز اس کے سر کے پاس، روزہ اس کی دائیں جانب، زکوٰۃ اس کی بائیں جانب اور دوسرے نیک اعمال (صدقہ وخیرات، نفلی نماز اور لوگوں کے ساتھ حسنِ سلوک وغیرہ) اس کے پاؤں کے پاس آ کر کھڑے ہو جاتے ہیں، عذاب اس (میت) کے سر کی جانب سے لایا جاتا ہے تو نماز کہتی ہے: میری جانب سے داخلے کی گنجائش نہیں ہے پھر وہ عذاب دائیں، بائیں اور پاؤں کی جانب سے آنے کی کوشش کرتا ہے تو بھی روزہ، زکوٰۃ اور دیگر نیک اعمال صدقہ وخیرات، نوافل اور لوگوں کے ساتھ حسنِ سلوک وغیرہ کہتے ہیں ہماری جانب سے (تیرے) داخلے کا کوئی راستہ نہیں، پھر اس (میت) کو کہا جاتا ہے بیٹھ جا، وہ بیٹھ جاتا ہے تو اسے سورج غروب ہونے کی حالت میں دکھلایا جاتا ہے، پھر اس (میت) سے پوچھا جاتا ہے اس شخصیت (ذات) کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے جنہیں تمہاری طرف (رشد وہدایت کے لیے) مبعوث کیا گیا اور تم ان کے بارے میں کیا گواہی دیتے ہو؟ وہ (میت) کہتی ہے مجھے چھوڑو یہاں تک کہ (پہلے) میں نماز پڑھ لوں فرشتے جواب میں کہتے ہیں (نماز تو) تم پڑھ لو گے، جس چیز کے بارے میں ہم سوال کر رہے ہیں (پہلے) ہمیں اس کا جواب دو تمہارا اس ذات کے بارے میں کیا خیال ہے جنہیں تمہاری (رشد وہدایت) کے لیے مبعوث کیا گیا اور تم ان کے بارے میں کیا گواہی دیتے ہو؟ وہ (میت) کہتی ہے وہ تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ وہ اللہ کے سچے رسول ہیں اور وہ اللہ کی جانب سے حق لے کر آئے (پہلا سوال اللہ تعالیٰ کی ذات کے بارے میں کیا جاتا ہے دوسرا سوال نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں اور تیسرا سوال دین اسلام کے بارے میں کیا جاتا ہے چاہے میت مومن ہے یا کافر) تو اس

(میت) کو کہا جاتا ہے اسی عقیدے پر تم نے زندگی گزاری اور اسی (عقیدے) پر تمھیں موت آئی اوران شاء اللہ اسی (عقیدے) پر تمھیں دوبارہ اٹھایا جائے گا پھر جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ اسکے لئے کھول دیا جاتا ہے اور اسے کہا جاتا ہے یہ تمہارا جنتی ٹھکانہ اور وہ چیز ہے جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے اس جنت میں تیار کی ہے (نعمتیں وغیرہ مراد ہیں) یہ (میت اس بشارت پر) بہت زیادہ خوش ہوتی ہے، پھر اس کے لئے جہنم کے دروازوں میں سے ایک دروازہ کھولا جاتا ہے اور اسے کہا جاتا ہے اگر تم اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرتے تو یہ تمہارا ٹھکانہ اور یہ چیز (عذاب وغیرہ) ہوتا جو اللہ تعالیٰ نے اس جہنم میں تمہارے لیے تیار کیا تھا، یہ میت (جہنم سے بچاؤ پر) بہت زیادہ خوش ہوتی ہے پھر ستر ہاتھ تک اس کی قبر کشادہ کر دی جاتی ہے اور اسے روشنی سے بھر دیا جاتا ہے اور اس کا جسم اسی چیز میں لوٹا دیا جاتا ہے جس سے ابتدا ہوئی تھی اور اس کی روح ایک پرندے میں رکھ دی جاتی ہے وہ جنت کے درختوں سے کھاتی پیتی رہتی ہے۔ یہی اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کا مطلب ہے ''**يثبت الله الذين امنوا بالقول الثابت فى الحياة الدنيا وفى الاخرة**'' اللہ تعالیٰ ایمانداروں کو پختہ بات کے ساتھ دنیا و آخرت میں مضبوط رکھتا ہے۔ اور بے شک کافر آدمی جب عذاب اس کے سر، دائیں جانب، بائیں جانب اور اس کے پاؤں کی جانب سے آتا ہے تو اس (کافر میت) کے بچاؤ کے لئے کوئی چیز نہیں ہوتی۔ پس اس (میت) کے لئے کہا جاتا ہے بیٹھ وہ ڈرتے ہوئے مرعوب ہو کر بیٹھ جاتا ہے۔ پھر اس (میت) کو کہا جاتا ہے کہ اس ذات کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے، تم کیا کہتے ہو جنہیں تمہاری (رشد و ہدایت) کے لئے مبعوث کیا گیا اور تم ان کے بارے میں کیا گواہی دیتے ہو؟ وہ (کافر میت) کہتی ہے کون سی ذات (کے بارے میں تم پوچھ رہے ہو)؟ اس (میت) کو اس ذات کے نام کے بارے میں کوئی راہنمائی نہیں ملتی پھر اسے کہا جاتا ہے وہ محمد ﷺ ہیں۔ وہ (میت) کہتی ہے مجھے معلوم نہیں، میں نے لوگوں سے سنا وہ کچھ باتیں کہتے تھے میں نے بھی ویسی ہی باتیں کہہ دیں۔ پھر اسے کہا جاتا ہے تو اسی (عقیدے) پر زندہ رہا اسی پر تجھے موت آئی اور ان شاء اللہ اسی پر تجھے دوبارہ اٹھایا جائے گا پھر جہنم کے دروازوں میں سے ایک دروازہ اس کے لئے کھول دیا جاتا ہے اور اسے کہا جاتا ہے یہ تمہارا آگ کا ٹھکانہ اور وہ عذاب ہے جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے تیار کر رکھا ہے وہ (یہ دیکھ کر) بہت ہی زیادہ افسوس کرتی ہے اور

ہلاکت کا اظہار کرتا ہے۔ پھر جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ اس کے لئے کھولا جاتا ہے۔ اگر تم اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتے تو یہ جنت اور اس کی نعمتیں تمہارا ٹھکانہ اور مقدر ہوتیں۔ وہ پھر مزید حسرت اور ہلاکت کا اظہار کرتا ہے پھر اس پر اس کی قبر تنگ کر دی جاتی ہے یہاں تک کہ اس کی پسلیاں ایک دوسرے میں داخل ہو جاتی ہیں یہی وہ گذران کی تنگی ہے جس کا تذکرہ اللہ رب العزت نے قرآن مجید میں کیا ہے "**فإن له معيشة ضنكا و نحشره يوم القامة اعمى**" بے شک اس کے لئے گذران کی تنگی ہے اور قیامت والے دن ہم اسے اندھا کر کے اٹھائیں گے'' اور ایک روایت میں ہے کہ جب عذاب اس آدمی کے سر کی جانب سے آتا ہے تو قرآن مجید کی تلاوت اس کا دفاع کرتی ہے اور جب وہ عذاب اس کے سامنے سے یا ہاتھوں کی جانب آتا ہے تو صدقہ اس کا دفاع کرتا ہے (عذاب کو روکتا ہے) اور جب عذاب اس کے پاؤں کی جانب سے آتا ہے تو اس کا مسجد کی طرف چلنا (یعنی یہ نیکی) اس کا دفاع کرتی ہے۔ [حسن۔ الطبرانی فی الاوسط: 2651، صحیح ابن حبان: 3113]

1785 قد روى عن ابن عمرو رضى الله عنهما عن النبى صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قال: **((ما مِنْ مُسْلِمٍ يموتُ يومَ الجُمعَةِ أوْ ليلَةَ الجُمعَةِ إلا وقَاهُ اللّٰه فِتنَةَ القَبْرِ))**.

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو مسلمان بھی جمعہ کی رات یا جمعہ والے دن فوت ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اسے عذاب قبر سے محفوظ رکھتا ہے۔

[حسن لغيره۔ جامع الترمذی: 1074]

22- قبر پر بیٹھنے اور مردہ کی ہڈی توڑنے پر وعید

1786 عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله صَلَّى الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لأنْ يجلِسَ أحدُكم على جَمرةٍ فتَحْرِقَ ثيابَه فتَخْلُصَ إلى جِلْدِه؛ خَيرٌ مِنْ أنْ يَجْلِسَ على قَبْرٍ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی ایک آگ کے انگارے پر بیٹھے اور وہ (آگ کا انگارہ) اس بندے کے کپڑے جلا کر اس کے جسم تک پہنچ جائے یہ اس سے بہتر ہے کہ (بندہ) قبر پر بیٹھے۔"

[صحیح۔ صحیح مسلم: 971، سنن ابی داود: 3228، سنن النسائی: 4044، سنن ابن ماجہ: 1566]

1787 عن عمارة بن حزم رضي الله عنه قال: رآني رسول الله صَلَّى الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جالسًا على قبرٍ فقال: ((يا صاحبَ القبرِ! انزلْ مِن على القبر، لا تؤذي صاحبَ القبرِ، ولا يؤذيك)).

سیدنا عمارہ بن حزم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے قبر پر بیٹھے دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "اے قبر پر بیٹھنے والے! قبر سے اتر جا، قبر والے کو تکلیف نہ دے اور نہ ہی قبر والا تجھے تکلیف پہنچائے۔ (قبر پر بیٹھنے سے گناہ ہوگا)۔[صحیح لغیرہ۔ الطبرانی فی الکبیر ذکرہ الهیثمی فی مجمع الزوائد: 61/3]

1788 روى عن عائشة رضي الله عنها قالَتْ: قال رسولُ الله صَلَّى الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((كَسْرُ عَظْمِ الميتِ كَكَسْرِه حَيًّا))

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مردہ کی ہڈی توڑنا (گناہ میں) اس طرح ہے جس طرح ایک زندہ آدمی کی ہڈی توڑنا ہے۔

[صحیح۔ سنن ابی داود: 3207، سنن ابن ماجہ: 1616، صحیح ابن حبان: 3167]

روزِ قیامت کے احوال

ہر جاندار نے موت کا ذائقہ چکھنا ہے اور جو بھی انسان اس دنیا میں آیا اسے بالآخر یہاں سے رخصت ہونا ہے۔ اس لیے موت کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہیے اور موت کو یاد رکھنے کا طریقہ یہ ہے کہ انسان گاہے بگاہے قبروں کی زیارت کرتا رہے تاکہ اسے موت یاد رہے، پھر مرنے کے بعد ہر انسان کا خواہ وہ غریب ہو یا امیر ٹھکانا قبر ہے پھر قبر یا تو جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے یا جہنم کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا ہے۔ پھر ایک وقت ایسا بھی آئے گا کہ ہر انسان اپنے رب کے حضور روز قیامت پیش ہوگا۔ قیامت کا وقوع اچانک ہوگا جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''البتہ قیامت قائم ہوگی اور (قیامت اس قدر اچانک آناً فاناً آئے گی) کہ دو (آدمی خرید و فروخت کے لئے) کپڑا کھول کر دیکھ رہے ہوں گے نہ تو وہ خرید و فروخت کر سکیں گے اور نہ ہی وہ کپڑا سمیٹ سکیں گے اور البتہ قیامت قائم ہوگی اور یقیناً ایک آدمی اپنی اونٹنی کا دودھ دھو کر واپس لوٹے گا اور اس کو پی نہیں سکے گا (قیامت اس قدر جلدی آئے گی) اور البتہ قیامت قائم ہوگی کہ ایک آدمی اپنے حوض کی مرمت وغیرہ کر رہا ہوگا اور اس سے پانی نہیں پی سکے گا (کہ قیامت آجائے گی) ایک آدمی کھانے کا لقمہ منہ کی طرف اٹھائے گا اور اس کو کھا نہیں سکے گا کہ اتنی جلدی قیامت قائم ہو جائے گی۔ [صحیح۔ صحیح المسلم: 2954، مسند احمد: 369/2، صحیح ابن حبان: 6845]

حشر اور قبروں سے اٹھنا:

سیدہ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن لوگ ننگے پاؤں، ننگے جسم اور بے ختنہ اکٹھے کیے جائیں گے، ان لوگوں کا پسینہ ان کی لگام بنا ہوگا اور یہ (پسینہ) کانوں کی لو (یعنی منہ) تک پہنچ جائے گا میں نے عرض کی کیا ہم ایک دوسرے کو دیکھ رہے ہوں گے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد

فرمایا: لوگ سخت پریشانی میں ہوں گے۔ ''لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَأْنٌ يُّغْنِيْهِ'' ان میں سے ہر ایک کے لئے اس دن ایک معاملہ ہوگا جو انہیں دوسروں سے بے پرواہ کر دے گا۔

[حسن لغیرہ۔ الطبرانی فی الأوسط: 51]

سیدنا عبداللہ بن عمرو نبی اکرم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن تکبر کرنے والے چیونٹیوں کے برابر انسانوں کی شکل میں اٹھائے جائیں گے، ہر طرف سے ذلت ان پر چھائی ہوگی، جہنم کے (بولس) نامی جیل کی طرف انہیں ہانکا جائے گا، سب سے شدید آگ ان پر (شعلے مارتی ہوئی) اونچی ہوگی، اور انہیں جہنمیوں کی پیپ پلائی جائے گی۔ [حسن۔ جامع الترمذی: 2492]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن لوگ (اپنے اپنے اعمال کے تناسب سے) پسینے میں ڈوبے ہوں گے یہاں تک کہ وہ پسینہ ستر ہاتھ تک زمین کے اندر چلا جائے گا، اور بے شک وہ پسینہ ان کو لگام پہنائے گا یہاں تک کہ وہ ان لوگوں کے کانوں تک پہنچ جائے گا۔

[صحیح۔ صحیح بخاری: 6532، صحیح مسلم: 2863]

حساب کا کٹہرا:

سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تک ایک بندہ قیامت کے دن چار باتوں کا جواب نہیں دے گا وہاں اپنے قدم ہرگز نہیں ہلا سکتا۔ وہ چار باتیں یہ ہیں ① عمر کہاں لگائی؟ ② جوانی کن کاموں میں صرف کی؟ ③ مال کیسے اور کہاں سے کمایا اور کہاں خرچ کیا؟ ④ جو علم حاصل کیا اس پر کتنا عمل کیا؟ [صحیح لغیرہ۔ مسند بزار: 3437، الطبرانی فی الأوسط: 4707]

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص کے حساب میں پوچھ گچھ کی گئی اسے سزا دی جائے گی، میں نے عرض کی کیا اللہ تعالیٰ یہ ارشاد نہیں فرماتا: ﴿فَأَمَّا مَنْ أُوْتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِيْنِهِ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَّسِيْرًا وَّيَنْقَلِبُ إِلَى أَهْلِهِ مَسْرُوْرًا﴾ جو کوئی بھی نامہ اعمال دائیں ہاتھ میں دیا گیا پس عنقریب اس کا آسان حساب لیا جائے گا اور وہ خوشی خوشی اپنے اہل کی طرف لوٹے گا۔ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا'' (یہ آسان حساب تو) محض ایک پیشی ہوگی (یعنی پوچھ گچھ نہیں کی جائے گی) ورنہ

قیامت کے دن جس کا حساب لیا گیا وہ ہلاک ہو جائے گا۔

[صحیح۔ صحیح بخاری: 4939، صحیح مسلم: 2876، سنن ابی داؤد: 3093، سنن ترمذی: 3337 ,2428]

قیامت کے دن عبادت ناکافی معلوم ہوگی:

سیدنا عتبہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوئی آدمی اپنی پیدائش سے لے کر بڑھاپے کی موت تک اللہ کو راضی کرنے والے اعمال میں اپنا چہرہ گرائے رکھے تو یہ آدمی قیامت کے دن (اس عبادت اور نیک اعمال کو) بہت حقیر اور تھوڑا خیال کرے گا۔[صحیح لغیرہ۔ الطبرانی فی الکبیر: 123/17]

حوض کوثر پر آنے والوں کو دوبارہ کبھی پیاس نہ لگے گی:

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے حوض کا فاصلہ (لمبائی و چوڑائی) ایک ماہ کی مسافت ہے، اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید ہے اور اس کی خوشبو کستوری سے بھی زیادہ عمدہ ہے اور اس کے برتن (تعداد اور خوبصورتی میں) آسمان کے ستاروں جیسے ہیں اور جو اس (حوض) سے (ایک مرتبہ) پانی پیئے گا وہ کبھی بھی پیاس میں مبتلا نہیں ہوگا۔ اور ایک روایت میں ہے کہ میرا حوض (لمبائی و چوڑائی میں) ایک ماہ کی مسافت کے برابر ہے اور اس کے تمام کونے برابر ہیں اور اس کا پانی چاندی سے بھی زیادہ سفید ہے۔[صحیح۔ صحیح بخاری: 6579، صحیح مسلم: 2292]

پل صراط کی کیفیت:

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ پل صراط جہنم کے اوپر رکھا جائے گا، یہ تلوار کی دھار سے زیادہ تیز ہوگا اور یہ گرنے اور پھسلنے کی جگہ ہے، اس (پل) پر آگ کے کنڈے ہوں گے جو (لوگوں کو) اچک لیں گے کچھ لوگ پل صراط پر روک لیے جائیں گے اور آگ میں گریں گے اور کچھ لوگ بجلی کی سی تیزی کے ساتھ وہاں سے گزر جائیں گے اور فوراً نجات پائیں گے، کچھ لوگ ہوا کی تیزی کے ساتھ گزر کر نجات پا جائیں گے، کچھ لوگ تیز رفتار گھوڑے کی تیزی کے ساتھ گزریں گے اور کچھ لوگ تیزی کے ساتھ دوڑنے والے آدمی کی طرح اس (پل) کو پار کریں گے اور کچھ پیدل آدمی کی رفتار سے اس پل پر سے گزر کر نجات پائیں گے پھر سب سے

آخر میں وہ انسان ہوگا جسے آگ چھوئے گی اسے تکلیف بھی ہوگی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اسے اپنے فضل اور زحمت سے جنت میں داخل فرمادے گا پھر اسے کہا جائے گا: جو دل چاہے مانگ اور تمنا کر۔ وہ بندہ عرض کرے گا: اے میرے رب! کیا آپ مجھ سے مذاق کرتے ہیں حالانکہ آپ تو عزت والے رب ہیں۔ اسے پھر کہا جائے گا جو دل چاہے مانگ اور تمنا کر (وہ مانگے گا) یہاں تک کہ (سوال کرتے کرتے) اس کی ساری تمنائیں ختم ہو جائیں گیں تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: جو کچھ تو نے مانگا وہ تجھے ملے گا اور اس کے ساتھ اتنا اور بھی تجھے عطا کیا جائے گا۔[صحیح لغیرہ۔ الطبرانی: ذکرہ الزبیدی فی إتحاف السادۃ المتقین: 220/2]

روزِ قیامت شفاعت رسول ﷺ:

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے صبح کی نماز پڑھائی پھر آپ ﷺ بیٹھے رہے یہاں تک کہ جب چاشت کا وقت ہوا تو رسول اللہ ﷺ ہنس پڑے اور آپ ﷺ اسی جگہ بیٹھے رہے یہاں تک کہ ظہر، عصر اور مغرب کی نماز پڑھائی اور کسی سے اس دوران کوئی بات نہ کی یہاں تک کہ عشاء کی نماز پڑھائی اور اپنے گھر والوں کے پاس چلے گئے، لوگوں نے سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہا آپ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھیں معاملہ کیا ہے؟ آپ ﷺ نے آج ایسا کام کیا ہے جو پہلے کبھی نہیں کیا۔ (ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے سوال کرنے پر) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہاں! مجھ پر دنیا اور آخرت کے ہونے والے تمام معاملات پیش کیے گئے پہلے اور بعد والے سب (لوگ) ایک میدان میں جمع کیے گئے (پریشانی کی وجہ سے) لوگ آدم علیہ السلام کے پاس گئے اور ان کی حالت یہ تھی کہ وہ سب پسینے میں ڈوبے ہوئے تھے اور قریب تھا کہ وہ پسینہ ان کے منہ تک پہنچ کر ان کو لگام دے دے، وہ سب لوگ عرض کرنے لگے اے آدم علیہ السلام! آپ تمام انسانوں کے باپ ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو نبوت عطا فرمائی آپ اللہ تعالیٰ سے ہماری سفارش کریں، تو آدم علیہ السلام جواب دیں گے: میں بھی اس چیز (پریشانی) میں مبتلا ہوں جس میں تم مبتلا ہو تم اپنے پہلے باپ کے بعد (دوسرے) باپ نوح علیہ السلام کی طرف جاؤ، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے بے شک اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام، نوح علیہ السلام، آل ابراہیم اور آل عمران کو تمام جہان والوں پر پسند کیا'' یہ لوگ نوح علیہ السلام کی طرف جائیں گے اور عرض کریں گے آپ ہمارے لیے اپنے رب سے سفارش کریں بے شک اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنا برگزیدہ بندہ بنایا ہے اور آپ کی دعا کو شرف

قبولیت بخشا اس نے زمین پر کافروں کا ایک گھر بھی نہیں چھوڑا، نوح علیہ السلام فرمائیں گے: تمہاری سفارش کا اختیار میرے پاس نہیں چنانچہ تم ابراہیم علیہ السلام کی طرف جاؤ بے شک اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنا خلیل (دوست) بنالیا، وہ لوگ ابراہیم علیہ السلام کے پاس جائیں گے، ابراہیم علیہ السلام فرمائیں گے: تمہاری سفارش کا اختیار میرے پاس نہیں تم موسیٰ علیہ السلام کی طرف جاؤ بے شک اللہ تعالیٰ نے ان سے کلام کی وہ لوگ موسیٰ علیہ السلام کی طرف جائیں گے تو موسیٰ علیہ السلام بھی فرمائیں گے: تمہاری شفاعت کا اختیار میرے پاس نہیں، ہاں لیکن تم عیسیٰ علیہ السلام کی طرف جاؤ وہ مادرزاد اندھے اور کوڑھی کو (اللہ کے حکم سے) تندرست کرتے تھے اور (اللہ کے حکم سے) مُردوں کو زندہ کرتے تھے، (لوگ عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جائیں گے تو) عیسیٰ علیہ السلام بھی فرمائیں گے: تمہاری سفارش کا اختیار میرے پاس نہیں لیکن تم آدم علیہ السلام کی اولاد کے سردار (محمد ﷺ) کی طرف جاؤ بے شک وہ سب سے پہلے ہیں جن سے قیامت والے دن زمین پھٹے گی، تم سب محمد ﷺ کی طرف جاؤ وہ تمہارے رب کے پاس تمہاری سفارش کریں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: پھر یہ لوگ میرے پاس آئیں گے اور میں جبریل علیہ السلام کے پاس جاؤں گا اور جبریل علیہ السلام اپنے رب کے پاس جائیں گے (تاکہ اجازت حاصل کرسکیں) اللہ تعالیٰ فرمائے گا انہیں (محمد ﷺ کو سفارش کی) اجازت دے دو اور انہیں جنت کی خوشخبری سناؤ، چنانچہ جبریل علیہ السلام آپ ﷺ کو ساتھ لے کر چلیں گے آپ ﷺ ایک جمعہ کی مقدار کے برابر سجدے میں پڑے رہے گے پھر اللہ تبارک وتعالیٰ فرمائے گا: اے محمد ﷺ! اپنا سر اٹھائیں بات کیجیے آپ کی بات سنی جائے گی سفارش کریں آپ ﷺ کی سفارش قبول کی جائے گی، آپ ﷺ اپنا سر اٹھائیں گے پھر جب آپ ﷺ اپنے رب کی طرف دیکھیں گے تو سجدہ میں گر پڑیں گے اور یہ سجدہ ایک اور جمعہ کی مقدار کے برابر ہوگا پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا، اے محمد ﷺ! اپنا سر اٹھایئے اور کہیے آپ ﷺ کی بات سنی جائے گی اور سفارش کریں آپ ﷺ کی سفارش بھی قبول کی جائے گی پھر آپ سجدہ کرنے لگیں گے تو جبریل علیہ السلام آپ ﷺ کے بازوؤں کو پکڑ لیں گے اور اللہ تعالیٰ آپ ﷺ پر ایسی دعا الہام کرے گا جو پہلے کبھی بھی کسی بشر کو نہیں بتلائی گئی، چنانچہ آپ ﷺ عرض کریں گے اے میرے پروردگار! آپ نے مجھے آدم کی اولاد کا سردار بنایا اور اس میں کوئی فخر نہیں اور میں سب سے پہلا ہوں جس سے قیامت کے دن زمین پھٹے گی اور اس میں بھی کوئی فخر نہیں یہاں تک کہ میرے پاس حوض کوثر پر لوگوں کی اتنی

زیادہ تعداد آئے گی کہ وہ دو شہروں صنعاء اور ایلہ کے درمیانی حصہ کو بھر دے، پھر کہا جائے گا: سچے لوگوں کو بلاؤ وہ سفارش کریں یہ لوگ سفارش کریں گے پھر کہا جائے گا: انبیاء علیہم السلام کو بلاؤ چنانچہ ایک نبی آئے گا اور اس کے ساتھ ایک جماعت ہوگی پھر ایک نبی آئے گا اس کے ساتھ پانچ اور چھ لوگ ہوں اور ایک نبی آئے گا اس کے ساتھ کوئی آدمی بھی نہیں ہوگا، پھر کہا جائے گا شہداء کو بلاؤ وہ جن کے بارے میں چاہیں گے سفارش کریں گے پھر جب شہید لوگ سفارش کر لیں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: ''میں ارحم الرحمین ہوں میری جنت میں ہر اس آدمی کو داخل کرو جس نے میرے ساتھ شرک نہیں کیا لہٰذا یہ لوگ جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا تم آگ میں دیکھو اس میں کوئی ایسا بھی ہے جس نے کبھی خیر کا کوئی کام کیا ہو؟ تو یہ (فرشتے) آگ میں ایک آدمی کو پائیں گے اس سے پوچھا جائے گا کیا تو نے کبھی خیر اور بھلائی کا کوئی کام بھی کیا تھا؟ وہ بندہ کہے گا: نہیں سوائے اس کام کے کہ میں خرید و فروخت میں چشم پوشی سے کام لیتا تھا (لوگوں پر آسانی کرتا تھا) تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میرے اس بندے کے ساتھ نرمی کرو جس طرح یہ آدمی میرے بندوں کے ساتھ نرمی کیا کرتا تھا۔ پھر جہنم سے ایک دوسرے شخص کو نکالا جائے گا اور اس سے پوچھا جائے گا کیا تو نے کبھی کوئی نیکی کا کام کیا ہے؟ وہ بندہ کہے گا: نہیں سوائے اس کام کے کہ میں نے اپنی اولاد کو حکم دیا تھا کہ جب میں مر جاؤں تو تم مجھے جلا دینا پھر مجھے اچھی طرح پیس دینا جب میں سرمہ کی طرح ہو جاؤں تو تم مجھے سمندر کی طرف لے جا کر ہوا میں اڑا دینا، اللہ تعالیٰ اس سے پوچھے گا تم نے ایسا کیوں کیا؟ وہ بندہ عرض کرے گا (اے اللہ!) یہ کام میں نے آپ کے ڈر کی وجہ سے کیا، تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: ایک بڑے بادشاہ کی سلطنت اور بادشاہت کی طرف دیکھ تیرے لیے اتنی بادشاہت اور اس جیسی دس مزید سلطنتیں ہیں وہ بندہ عرض کرے گا: (اے اللہ!) آپ بادشاہوں کے بادشاہ ہو کر مجھ سے مذاق کیوں کرتے ہیں؟ (رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:) یہی وہ بات ہے جس کی بنا پر میں چاشت کے وقت مسکرایا تھا۔

[حسن۔ مسند احمد: 4/1، مسند بزار: 3465، مسند ابویعلی: 56، صحیح ابن حبان: 6476]

قیامت کے دن ایمان کی قدر:

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''ابراہیم علیہ السلام قیامت کے دن اللہ رب

العزت سے فریاد کریں گے اے میرے پروردگار! تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا ابراہیم کیا کہتے ہیں؟ ابراہیم علیہ السلام عرض کریں گے اے میرے رب! آپ نے میری اولاد کو (آگ میں) جلا دیا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا (اے فرشتو!) آگ سے ہر اس آدمی کو باہر نکال لو جس کے دل میں ذرّے کے برابر یا جو کے دانے کے برابر بھی ایمان موجود ہے۔ [صحیح۔ صحیح ابن حبان: 7378]

26

مرنے کے بعد دوبارہ اٹھائے جانے اور قیامت کی ہولناکیوں کا بیان

1- صور پھونکے جانے اور قیامت کے قائم ہونے کا بیان

1789 عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسولُ الله صَلَّى الله عَلَيهِ وَسَلَّمَ: ((لَتَقومُ الساعَةُ وثوبُهما بَيْنَهُما لا يَتبايَعانِه ولا يَطْويانِه، ولَتَقومُ الساعَةُ وقدِ انْصرَف بلَبنِ لَقْحَتِه لا يَطْعَمُه، ولَتقومُ الساعَةُ يلوط حَوْضَه لا يَسْقيه، ولَتقومُ الساعَةُ وقد رفَع لُقْمَتَه إلى فيه لا يَطْعَمُها)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''البتہ قیامت قائم ہوگی اور (قیامت اس قدر اچانک آناً فاناً آئے گی) کہ دو (آدمی خرید وفروخت کے لئے) کپڑا کھول کر دیکھ رہے ہوں گے نہ تو وہ خرید وفروخت کر سکیں گے اور نہ ہی وہ کپڑا سمیٹ سکیں گے اور البتہ قیامت قائم ہوگی اور یقیناً ایک آدمی اپنی اونٹنی کا دودھ دھو کر واپس لوٹے گا اور اس کو پی نہیں سکے گا (قیامت اس قدر جلدی آئے گی) اور البتہ قیامت قائم ہوگی کہ ایک آدمی اپنے حوض کی مرمت وغیرہ کر رہا ہوگا اور اس سے پانی نہیں پی سکے گا (کہ قیامت آجائے گی) ایک آدمی کھانے کا لقمہ منہ کی طرف اٹھائے گا اور اس کو کھا نہیں سکے گا کہ اتنی جلدی قیامت قائم ہو جائے گی۔ [صحیح۔ صحیح المسلم: 2954، مسند احمد: 369/2، صحیح ابن حبان: 6845]

1790 عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ: ((ما بينَ النَّفْخَتَيْنِ أربَعون)). قيل: أربَعون يومًا؟ قال أبو هريرة: أبَيْتُ، قالوا: أربعونَ شَهْرًا؟ قال: أبَيْتُ ، قالوا: أربعونَ سنَةً؟ قال: أبَيْتُ. ثُمَّ ينزِلُ مِنَ السماءِ ماءٌ فيَنبُتونَ كما يَنبُتُ البَقْلُ، وليسَ مِنَ الإنْسانِ شيْءٌ لا يَبْلي إلاَّ عَظْمٌ واحدٌ، وهو عَجْبُ الذَّنَبِ، منه يُرَكَّبُ الخَلْقُ يومَ القِيامَةِ.

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''دو صور پھونکے جانے کے درمیان چالیس کا وقفہ ہوگا؟ (لوگوں نے یہ سن کر) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا، چالیس دن کا وقفہ ہوگا؟ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے مجھے معلوم نہیں، لوگ کہنے لگے کیا چالیس ماہ مراد ہیں؟ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے مجھے معلوم نہیں، لوگوں نے پھر پوچھا کیا چالیس سال مراد ہیں؟ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرمانے لگے مجھے معلوم نہیں (پھر سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مکمل حدیث سنائی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پھر آسمان سے پانی آئے گا (بارش ہوگی) تو یہ (لوگ اور تمام جاندار وغیرہ) اس طرح اگیں گے جس طرح سبزہ اگتا ہے، انسان کا تمام جسم بوسیدہ ہو جاتا ہے سوائے ایک ہڈی کے اور اس کا نام ''عجب الذنب'' ہے (یہ ریڑھ کی ہڈی کا سب سے نیچے ایک حصہ (ذرّہ) ہوتا ہے واللہ اعلم) قیامت کے دن اسی ہڈی سے مخلوق دوبارہ زندہ کی جائے گی (اسی عجب الذنب سے ہی مخلوق پیدا کی گئی)۔[صحیح۔ صحیح بخاری: 4935، صحیح مسلم: 2955]

2- حشر اور دیگر معاملات کا بیان

1791 عن سودةَ بنتِ زمعةَ رضي الله عنها قالت: قال رسول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((**يُبعثُ الناسُ حُفاةً عُراةً غُرْلًا، قد ألجمَهم العرقُ، وبلغ شُحوم الآذانِ**)). فقلت: يُبصِرُ بعضُنا بعضًا؟ فقال: ((شُغِلَ الناسُ، ﴿لِكُلِّ امْرِىءٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَأْنٌ يُغْنِيهِ﴾))

سیدہ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن لوگ ننگے پاؤں، ننگے جسم اور بے ختنہ اکٹھے کیے جائیں گے، ان لوگوں کا پسینہ ان کی لگام بنا ہوگا اور یہ (پسینہ) کانوں کی لو (یعنی منہ) تک پہنچ جائے گا میں نے عرض کی کیا ہم ایک دوسرے کو دیکھ رہے ہوں گے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگ سخت پریشانی میں ہوں گے۔''لِكُلِّ امْرِىءٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَأْنٌ يُغْنِيهِ'' ان میں سے ہر ایک کے لئے اس دن ایک معاملہ ہوگا جو انہیں دوسروں سے بے پرواہ کر دے گا۔

[حسن لغیرہ۔ الطبرانی فی الأوسط: 51]

1792 ۔ عن أنس رضي الله عنه: أنَّ رجلاً قال: يا رسولَ اللّٰه! قال الله تعالي: ﴿الَّذينَ يُحْشَرونَ عَلي وُجوهِهِمْ إلي جَهنَّمَ﴾ أيُحْشَرُ الكافِرُ علي وَجْهِه؟ قال رسولُ الله صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَلَيْسَ الّذي مَشَّاهُ علي الرِّجْلَيْنِ في الدنيا قادرًا علي أنْ يُمَشِّيَهُ علي وَجْهِه؟)). قال قَتادةُ حين بلَغَه: بَلي وعِزَّةِ رَبّنا.

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے ﴿الَّذينَ يُحْشَرونَ عَلي وُجوهِهِمْ إلي جَهنَّمَ﴾ وہ لوگ جو چہروں کے بل آگ کی طرف اکٹھے کیے جائیں گے، کیا کافر کو چہرے کے بل چلا کر اکٹھا کیا جائے گا؟ (یہ کیسے ہو سکتا ہے؟) تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا وہ ذات جو اسے دنیا میں قدموں پر چلاتی ہے وہ اس پر قادر نہیں کہ وہ (اس کافر کو) اس کے چہرے کے بل چلا سکے۔ یہ حدیث جب سیدنا قتادہ رضی اللہ عنہ کو پہنچی تو وہ کہنے لگے بَلي وَعِزَّة رَبّنَا، ہاں ہمارے رب کی قسم (وہ اس کافر کو چہرے کے بل چلانے پر بھی قادر ہے)۔

[صحیح۔ صحیح بخاری: 4760، صحیح مسلم: 2806]

1793 عن عمرو بن شعيبٍ عن أبيه عن جده؛ أن رسولَ الله صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قال: ((يُحْشَرُ المتكبّرونَ يوم القِيامَةِ أمْثالَ الذَّرّ في صُوَرِ الرجالِ، يَغْشاهُم الذُّلُّ مِنْ كلِّ مَكان، يُساقونَ إلي سِجْنٍ في جهَنَّم يُقالُ له: (بُولَسُ)، تَعْلوهُمْ نَارُ الأنْيارِ، يُسْقَوْنَ مِنْ عُصَارَةِ أهْلِ النار: طينَةِ الخَبَالِ)).

سیدنا عبداللہ بن عمرو نبی اکرم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن تکبر کرنے والے چیونٹیوں کے برابر انسانوں کی شکل میں اٹھائے جائیں گے، ہر طرف سے ذلت ان پر چھائی ہوگی، جہنم کے (بولس) نامی جیل کی طرف انہیں ہانکا جائے گا، سب سے شدید آگ ان پر (شعلے مارتی ہوئی) اونچی ہوگی، اور انہیں جہنمیوں کی پیپ پلائی جائے گی۔ [حسن۔ جامع الترمذی: 2492]

1794 (عن ابی ہریرۃ) رضي الله عنه أنَّ رسولَ الله صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قال: ((يَعْرَقُ الناسُ يَوْمَ القِيامَة حتي يَذْهَبَ في الأرْضِ عَرَقُهم سبْعينَ ذِراعًا؛ وإنَّهُ يُلْجِمُهُم حتي يَبْلُغَ آذانَهُمْ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن لوگ (اپنے

اپنے اعمال کے تناسب سے) پسینے میں ڈوبے ہوں گے یہاں تک کہ وہ پسینہ ستر ہاتھ تک زمین کے اندر چلا جائے گا، اور بے شک وہ پسینہ ان کو لگام پہنائے گا یہاں تک کہ وہ ان لوگوں کے کانوں تک پہنچ جائے گا۔

[صحیح۔ صحیح بخاری: 6532، صحیح مسلم: 2863]

1795 وعن أبي هريرة رضي الله عنه عنِ النبيِّ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قال: ((﴿يومَ يقُومُ الناسُ لِرَبِّ العَالَمِينَ﴾ مقدارَ نِصْفِ يوم مِنْ خَمْسينَ أَلْف سنَةٍ؛ فيهون ذلك علي المؤمن كَتَدَلِّي الشمس للغروبِ إلي أن تغرب)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "يَوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِيْنَ" جس دن لوگ اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑے ہوں گے (اللہ تعالیٰ کا یہ جو فرمان ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ) یہ (کھڑا ہونا) پچاس ہزار سال کے دن کی آدھی مقدار کے برابر ہوگا اور ایک مومن پر (یہ دن) اس قدر آسان ہوگا اور جلدی گزرے گا جیسے سورج غروب ہونے کے قریب سے لے کر سورج غروب ہونے کا وقت ہوتا ہے۔

[صحیح۔ مسند ابویعلی: 6025، صحیح ابن حبان: 7333]

1796 عن عبد الله بن عمرٍو رضي الله عنه عن النبيِّ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قال: ((تَجْتَمِعونَ يومَ القيامَةِ فيُقالُ: أيْنَ فُقراءُ هذه الأمَّةِ ومسَاكينُها؟ فيقُومون، فيقُالُ لَهُم: ماذا عمِلْتُم؟ فيقولون: ربَّنا ابْتَلَيْتَنا فصَبْرنا، ووليْتَ الأموال والسُّلْطانَ غَيْرَنا، فيقولُ اللّٰه عز وجلَّ وعَلا: صدقْتُم، قال: فيدْخلُون الجَنَّةَ قبلَ الناسِ، وتَبقي شِدَّةُ الحِسَابِ، علي ذَوي الأمْوال والسلْطانِ. قالوا: فأيْنَ المؤْمِنونَ يومَئذٍ؟ قال: تُوضَعُ لَهُم كراسِيُّ مِنْ نورٍ، ويظَللُ عليهم الغَمامُ، يكونُ ذلك اليومُ أقصرَ علي المؤْمِنين مِنْ ساعَةٍ مِنْ نَهارٍ)).

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم سب قیامت کے دن جمع ہوں گے تو پوچھا جائے گا اس امت کے فقراء اور مساکین کدھر ہیں؟ وہ (فقراء اور مساکین) کھڑے ہوں گے تو ان سے کہا جائے گا: تم نے کیا عمل کیا؟ وہ جواب دیں گے: اے ہمارے رب! آپ نے ہمیں آزمایا اور ہم نے صبر کیا اور مال و دولت اور حکومت ہمارے غیر کو دی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا تم سچ کہتے ہو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ

(فقراء وغیرہ) تمام لوگوں سے پہلے جنت میں داخل ہوں گے اور حساب وغیرہ کی سختی مال و دولت اور صاحبِ اقتدار لوگوں پر باقی رہے گی، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم (یہ سن کر) عرض کرنے لگے اس دن مومن کہاں ہوں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان کے لئے نور کی کرسیاں رکھی جائیں گی اور ان پر بادلوں کا سایہ کیا جائے گا اور مومنوں پر یہ دن، دن کی ایک گھڑی سے بھی چھوٹا ہوگا۔

[صحیح۔ مجمع الزوائد: 10/337، صحیح ابن حبان: 7419]

3-حساب وغیرہ کا بیان

1797 عن معاذ بن جبلٍ رضي الله عنه؛ قال: قال رسول الله صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَنْ تزولَ قدما عبد يومَ القيامَةِ حتي يُسْأَلَ عن أربع خصالٍ: عَنْ عمُره فيمَ أفْنَاهُ؟ وعَنْ شَبابِه فيمَ أبْلاهُ؟ وعنْ مَالِه مِنْ أيْنَ اكْتَسَبَهُ وفيم أنْفَقَه؟ وعَنْ علْمِه ماذا عَمِلَ فيه)).

سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تک ایک بندہ قیامت کے دن چار باتوں کا جواب نہیں دے گا وہاں اپنے قدم ہرگز نہیں ہلا سکتا۔ وہ چار باتیں یہ ہیں ① عمر کہاں لگائی؟ ② جوانی کن کاموں میں صرف کی؟ ③ مال کیسے اور کہاں سے کمایا اور کہاں خرچ کیا؟ ④ جو علم حاصل کیا اس پر کتنا عمل کیا؟ [صحیح لغیرہ۔ مسند بزار: 3437، الطبرانی فی الأوسط: 4707]

1798 عن عائشةَ رضيَ اللّٰه عنها؛ أنَّ النبي صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قال: ((مَنْ نُوقِشَ الحِسابَ عُذِّب)). فقلتُ: أليسَ يقولُ اللّٰه: ﴿فَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيرًا وَيَنْقَلِبُ إِلَي أَهْلِهِ مَسْرُورًا﴾؟ فقال: ((إنَّما ذلك العَرْضُ، وليْسَ أحَدٌ يُحاسَبُ يوم القِيامَةِ إلا هَلَكَ)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص کے حساب میں پوچھ گچھ کی گئی اسے سزا دی جائے گی، میں نے عرض کی کیا اللہ تعالیٰ یہ ارشاد نہیں فرماتا: ﴿فَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ

بِيَمِيْنِهِ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَّسِيْرًا وَيَنْقَلِبُ إِلَى أَهْلِهِ مَسْرُوْرًا﴾ جوکوئی بھی نامہ اعمال دائیں ہاتھ میں دیا گیا پس عنقریب اس کا آسان حساب لیا جائے گا اور وہ خوشی خوشی اپنے اہل کی طرف لوٹے گا۔تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا'' (یہ آسان حساب تو) محض ایک پیشی ہوگی (یعنی پوچھ گچھ نہیں کی جائے گی) ورنہ قیامت کے دن جس کا حساب لیا گیا وہ ہلاک ہو جائے گا۔

[صحیح۔ صحیح بخاری: 4939، صحیح مسلم: 2876، سنن ابی داؤد: 3093، سنن ترمذی: 2428, 3337]

1799 عن عُتبَة بن عبد الله رضي الله عنه؛ أنّ رسولَ الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قال: ((لو أنَّ رجلاً يَخِرُّ على وجْهِه مِنْ يومِ وُلِدَ إلى يوم يَموتُ هَرَمًا في مَرْضاةِ الله عزَّ وجلَّ لَحَقَرَهُ يومَ القِيامَةِ)).

سیدنا عتبہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوئی آدمی اپنی پیدائش سے لے کر بڑھاپے کی موت تک اللہ کو راضی کرنے والے اعمال میں اپنا چہرہ گرائے رکھے تو یہ آدمی قیامت کے دن (اس عبادت اور نیک اعمال کو) بہت حقیر اور تھوڑا خیال کرے گا۔[صحیح لغیرہ۔ الطبرانی فی الکبیر: 123/17]

1800 عن عائشة رضي الله عنها زوج النبي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؛ أنّها كانَتْ تقول: قال رسولُ الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((سَدِّدوا وقارِبوا وأبْشِروا، فإنَّه لَنْ يُدْخِلَ أحدًا الجنةَ عَمَلُه)). قالوا: ولا أنْتَ يا رسولَ الله؟ قال: ((ولا أنا إلا أنْ يَتَغمَّدني اللهُ برَحْمَتِه))

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (حق) پر سیدھے رہو، قریب قریب رہو اور خوش ہو جاؤ تم میں سے کسی کو بھی اسکا عمل ہرگز جنت میں داخل نہیں کر سکتا، (یہ سن کر) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم عرض کرنے لگے اے اللہ کے رسول ﷺ آپ کو بھی نہیں؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (ہاں) مجھے بھی اللہ تعالیٰ اپنی آغوشِ رحمت میں لے گا۔ (نیک اعمال جنت میں داخلے کا سبب ہیں اصل چیز اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے اللہ کی رحمت کے بغیر کوئی بھی جنت میں داخل نہیں ہو سکتا)۔

[صحیح۔ صحیح بخاری: 6467، صحیح مسلم: 2818]

1801 عن عبد الله بن أنيسٍ رضي الله عنه؛ أنَّه سمعَ النبيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يقول: ((يَحْشُرُ اللهُ العِبادَ يومَ القيامَةِ — أو قال: الناسَ — عُراةً غُرلًا بُهْمًا)). قال: قلنا: وما (بُهْمًا)؟ قال: ((ليسَ معَهُمْ

شَيْءٌ، ثُمَّ يناديهم بصوتٍ يسْمَعُه مَنْ بَعدَ كما يسمَعُه مَنْ قَرُبَ: أنا الديَّان، أنا المَلِكُ، لا يُنْبَغي لأَحَدٍ مِنْ أهْلِ النار أنْ يدخُلَ النارَ وله عندَ أحدٍ مِنْ أهْلِ الجنَّةَ حقٌّ؛ حتي أقُصَّه منه، ولا يَنْبغي لأحَدٍ مِنْ أهْلِ الجنَّة أنْ يَدْخُلَ الجنَّةَ ولأحَدٍ مِنْ أهْلِ النارِ عندَه حَقٌّ حتي أقُصَّه منه، حتي اللَّطْمَةَ)). قال: قلنا: كيفَ، وإنَّما نأتي عراةً غُرْلاً بُهْمًا؟! قال: ((الحسَناتُ والسَّيِّئَاتُ)). (وفی روایة) أبي هريرة عن رسول الله صلي الله عليه وسلم قال: ((المفلِسُ مِنْ أمَّتي من يأتي يومَ القِيامَة بصَلاةٍ وصِيام وزَكاةٍ، ويأتي وقد شَتَم هذا، وقذَفَ هذا، وأكلَ مالَ هذا، وسفَكَ دَم هذا، وضرَب هذا، فيُعطي هذا مِنْ حسَناتِه، وهذا مِنْ حسَناتِه، فإنْ فَنِيَتْ حَسناتُه قَبْلَ أنْ يَقْضِيَ ما عليه؛ أخِذَ مِنْ خطاياهُم فطُرِحَتْ عليه، ثُمَّ طُرِحَ في النارِ)).

سیدنا عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن لوگوں کو ننگے جسم، بے ختنہ اور اکیلے بے سروسامان اکٹھا کرے گا پھر انہیں ایسی آواز دے گا کہ دُور والے بھی اس (آواز) کو اس طرح سنیں گے جس طرح قریب والے سنیں گے۔ (اللہ فرمائے گا) میں انصاف کے ساتھ بدلہ دینے والا ہوں میں ہی بادشاہ ہوں، کسی بھی جہنمی کے لئے یہ لائق نہیں کہ وہ آگ میں داخل ہو اور اس کا کوئی حق کسی جنتی کے ذمہ ہو یہاں تک کہ میں اس کا بدلہ نہ دلوا دوں اور نہ ہی کسی جنتی کے لئے لائق ہے کہ وہ جنت میں داخل ہو اور کسی جہنمی کے پاس اس کا کوئی حق ہو یہاں تک کہ میں اس کا بدلہ نہ دلوا دوں یہاں تک کہ (وہ حق) تھپڑ ہی کیوں نہ ہو۔ ہم نے عرض کی (ہم حق وغیرہ کس طرح دیں گے) جبکہ ہم قیامت والے دن ننگے بدن، بے ختنہ اور بے سروسامان ہوں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نیکیاں اور برائیاں ہوں گی۔ (حق والے کو دوسروں کی نیکیاں دیں جائیں گی اور اس کے گناہ دوسروں کے ذمہ ڈالے جائیں گے) [حسن لغیرہ۔ مسند احمد: 495/3] سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی ایک روایت مسلم وغیرہ میں موجود ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''میری امت کا مفلس وہ (آدمی) ہے جو قیامت کے دن نماز، روزہ اور زکوٰۃ (جیسے اعمال) لے کر آئے گا، (لیکن اس نے دنیا میں) کسی کو گالی دی ہوگی، کسی پر تہمت لگائی ہوگی، کسی کا مال (ناجائز) طریقے سے کھایا ہوگا، کسی کا (ناحق) خون بہایا ہوگا اور کسی کو مارا ہوگا (حق لینے والے بھی آ جائیں

گے) تو اس کی نیکیاں ان (حق والوں) کو دی جائیں گی اور اگر حق کی ادائیگی سے پہلے اس کی نیکیاں ختم ہو جائیں گی تو حق والوں کے گناہ اس پر ڈال دیے جائیں گے اور اسے جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔

[صحيح- صحيح مسلم: 2581]

1802 عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قالوا: يا رسولَ اللّٰه! هَلْ نري ربّنَا يومَ القِيامَةِ؟ فقال: ((هَلْ تُضارُّونَ في رُؤيَة الشمْسِ في الظهيرَة ليسَتْ في سحَابَة؟)). قالوا: لا. قال: ((فهل تُضارُّونَ في رُؤْيَةِ القَمرِ ليلةَ البَدْرِ ليسَ في سحَابَةٍ؟)). قالوا: لا. قال: ((فوَالّذي نَفْسي بيَدِه! لا تُضارُّون في رُؤْيَةِ ربّكم إلا كما تُضارُّون في رُؤيَةِ أحَدِهما، فيَلْقَي العبدُ ربّه فيقولُ: أيْ (فُل)! ألَمْ أُكْرِمْكَ وأسَوِّدْكَ وأزوِّجْكَ وأسخِّرْ لكَ الخيلَ والإبلَ، وأذَرْكَ ترأسُ وتربَع؟ فيقولُ: بَلي يا ربِّ، فيقولُ: أظنَنْتَ أنَّك ملاقيّ؟ فيقولُ: لا. فيقولُ: فإنّي أنساكَ كما نَسيتَني. ثم يَلْقي الثاني فيقولُ: أيْ (فُل!) ألَمْ أُكْرِمْكَ وأسوِّدْكَ وأزوّجْكَ وأسخِّرْ لكَ الخيلَ والإبلَ، وأذَرْكَ ترأسُ وتَرْبَع؟ فيقولُ: بلي يا ربِّ، فيقولُ: أظنَنْتَ أنّك ملاقيّ؟ فيقول: لا. فيقول: إني أنساكَ كما نسيتني. ثُم يَلقي الثالث فيقول: أيْ (فُل!) ألَمْ أُكْرِمْكَ وأسوِّدْكَ وأزوِّجْكَ وأسخِّرْ لكَ الخيلَ والإبلَ، وأذَرْكَ ترأسُ وتَرْبَع؟ فيقولُ: بلي يا ربِّ، فيقولُ: أظنَنْتَ أنّك ملاقيّ؟ فيقول: أي ربِّ! آمنتُ بِكَ وبكتابِكَ وبرسُلِك، وصلّيْتُ، وصُمْتُ، وتصدَّقْتُ، ويثْني بخيرِ ما اسْتَطاعَ. فيقول: ههُنا إذًا. ثمَّ يقولُ: الآن نَبْعَثُ شاهدنا عليك. فيتفكّرُ في نَفْسه: مَنْ ذا الّذي يَشْهَد عليَّ؟ فيُخْتَمُ علي فيهِ، ويقالُ لِفَخذِه [ولحمه ، وعظامه]: انطقي. فيَنْطِقُ فخِذُه ولَحْمُه وعِظامُه بعَملِه. وذلك ليُعْذِرَ مِنْ نَفْسِه، وذلك المُنافِقُ، وذلك الذي يَسْخَطُ اللّٰه عليه)). رواه مسلم

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ! کیا ہم قیامت کے دن اپنے رب کو دیکھیں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم دوپہر کے وقت جب آسمان بالکل صاف ہو سورج کو دیکھنے میں تنگی (تکلیف) محسوس کرتے ہو؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم عرض کرنے لگے نہیں، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا کیا تم جب آسمان بالکل صاف ہو چودھویں رات کے چاند کو دیکھنے میں تنگی (دقت) محسوس کرتے ہو؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی نہیں، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ

میں میری جان ہے! جس طرح تم ان دونوں (سورج اور چاند) کو بغیر تنگی و مشقت کے دیکھتے ہو بالکل اسی طرح تم بغیر تکلیف اور مشقت کے تم اپنے رب کو دیکھو گے۔ ایک بندہ اللہ تعالیٰ کے سامنے ہوگا تو اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا اے فلاں! کیا میں نے تجھے (دنیا میں) عزت عطا نہیں کی؟ کیا میں نے تجھے (علاقے کا) سردار نہیں بنایا تھا؟ کیا میں نے تجھے بیوی نہیں دی تھی؟ کیا میں نے تیرے لیے گھوڑوں اور اونٹوں کو مسخر (مطیع) نہیں کیا تھا؟ کیا میں نے تجھے سربراہ نہیں بنایا تھا کہ تو (مال غنیمت) کا چوتھا حصہ لے سکے؟ وہ (بندہ) عرض کرے گا، جی ہاں اے میرے رب! تو اللہ تعالیٰ (اس سے) پوچھے گا کیا تجھے میری ملاقات کا یقین تھا، وہ کہے گا۔ نہیں، تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: جس طرح تو نے مجھے (دنیا میں) بھلا دیا بالکل اسی طرح میں نے تجھے بھلا دیا (اپنی رحمت وغیرہ سے دور کر دیا) پھر ایک دوسرا بندہ اللہ کے سامنے آئے گا اللہ تعالیٰ اسے بھی وہی کچھ پوچھے گا جو پہلے سے پوچھا تھا وہ (بندہ) بھی وہی جواب دے گا جو پہلے نے دیئے تھے پھر اس کے ساتھ بھی وہی سلوک ہوگا جو پہلے کے ساتھ کیا گیا، پھر ایک تیسرا آدمی اللہ کے سامنے آئے گا اللہ تعالیٰ اسے بھی وہی کچھ پوچھے گا (جو پہلے اور دوسرے سے پوچھا تھا) وہ (بندہ) عرض کرے گا اے میرے رب! میں آپ پر، آپ کی کتاب اور آپ کے رسولوں پر ایمان لایا میں نے نمازیں پڑھیں، روزے رکھے اور زکوۃ وغیرہ بھی دی۔ وہ اپنی طاقت کے مطابق خیر اور نیکی کے کام گنوائے گا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: ذرا ٹھہر پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اب ہم تجھ پر اپنا گواہ کھڑا کرتے ہیں، وہ (بندہ) اپنے دل میں سوچے گا میرے خلاف گواہی کون دے گا؟ اس کے منہ پر مہر لگا دی جائے گی (وہ بول نہیں سکے گا) پھر اس کی ران، اس کے گوشت اور اس کی ہڈیوں سے کہا جائے گا: بول (گواہی دو) پھر اس کی ران، گوشت اور ہڈیاں اس کے اعمال کے بارے میں بتلائیں گی (ان اعضاء کی گواہی اس لیے ہے تاکہ) وہ کوئی عذر نہ کر سکے اور یہ منافق ہوگا اور اللہ تعالیٰ اس پر سخت ناراض ہوگا۔

[صحیح۔ صحیح مسلم: 182]

4- حوض کوثر، میزان (ترازو) اور پل صراط کا بیان

1803 عن عبد الله بنِ عَمرِو بن العاص رضي الله عنهما قال: قال رسولُ الله صَلَّي اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ: ((حوضي مسيرةُ شهرٍ، ماؤهُ أبيضُ من اللبنِ، وريحه أطيبُ من المسكِ، وكيزانه كنجومِ السماءِ، من شربَ منه لا يظمأ أبدًا)). وفي رواية ((حَوْضي مسيرَةُ شهرٍ، وزواياه سَواءٌ، وماؤه أبيضُ مِنَ الوَرِقِ)).

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے حوض کا فاصلہ (لمبائی و چوڑائی) ایک ماہ کی مسافت ہے، اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید ہے اور اس کی خوشبو کستوری سے بھی زیادہ عمدہ ہے اور اس کے برتن (تعداد اور خوبصورتی میں) آسمان کے ستاروں جیسے ہیں اور جو اس (حوض) سے (ایک مرتبہ) پانی پیئے گا وہ کبھی بھی پیاس میں مبتلا نہیں ہوگا۔ اور ایک روایت میں ہے کہ میرا حوض (لمبائی و چوڑائی میں) ایک ماہ کی مسافت کے برابر ہے اور اس کے تمام کونے برابر ہیں اور اس کا پانی چاندی سے بھی زیادہ سفید ہے۔[صحیح۔ صحیح بخاری: 6579، صحیح مسلم: 2292]

1804 عن أبي أمامةَ رضي الله عنه؛ أنَّ رسولَ الله صَلَّي اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ قال: ((إنَّ اللهَ وعَدني أنْ يُدخِلَ الجنَّةَ مِنْ أمَّتي سبْعين ألفًا بغير حِساب)). فقال يزيدُ بْنُ الأخْنَسِ: والله ما أولئك في أمَّتِك إلا كالذُّبابِ الأصْهَبِ في الذُّبابِ. فقال رسولُ الله صَلَّي اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ: ((قد وعَدني سَبْعين ألفًا، مع كلِّ ألْفٍ سَبْعين ألفًا وزادَني ثلاث حَثَياتٍ)). قال: فما سَعَةُ حوضِكَ يا نبيّ الله؟ قال: ((كما بينَ (عَدَنٍ) إلي (عمان)، وأوسع، وأوسع)). يشيرُ بيده. قال: ((فيه مَثْعبَانِ مِنْ ذَهبٍ وفِضَّةٍ)). قال: فماءُ حوضِك يا نبيَّ الله؟ قال: ((أشدُّ بياضًا مِنَ اللَّبَنِ، وأحْلي [مذاقةً] مِنَ العَسلِ، وأطيبُ رائحةً مِنَ المِسْكِ، مَن شربَ منه شَرَبةً لَمْ يظْمَأ بعدها أبدًا، ولمْ يَسوَدَّ وجْهُه أبدًا)).

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ وہ میری امت کے ستر ہزار لوگوں کو بغیر حساب کے جنت میں داخل فرمائے گا (یہ سن کر) یزید بن الاخنس رضی اللہ عنہ عرض کرنے لگے: اللہ کی قسم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری امت کے مقابلہ میں یہ ستر ہزار لوگ (تعداد کے

لحاظ سے) تو مکھیوں میں سے سرخ مکھی کی طرح ہیں (جن کی تعداد بہت ہی کم ہوتی ہے) تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''تحقیق اللہ تعالیٰ نے مجھ سے ستر ہزار میں سے ہر ہزار کے ساتھ مزید ستر ہزار کا وعدہ فرمایا ہے (کہ وہ جنت میں داخل ہوں گے)اور مزید مجھے تین چلو عطاء کیے ہیں۔

یزید بن الاخنس رضی اللہ عنہ نے عرض کی اے اللہ کے نبی ﷺ! آپ ﷺ کے حوض کی وسعت کتنی ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جتنا فاصلہ عدن اور عمان (دونوں علاقوں) کا ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ وسیع ہے اس میں پانی جاری ہونے والی جگہ سونے اور چاندی کی ہے۔

یزید بن الاخنس رضی اللہ عنہ نے پھر عرض کی اے اللہ کے نبی ﷺ! آپ ﷺ کے حوض کا پانی کیسا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے اور اس کی خوشبو کستوری کی خوشبو سے بھی بہتر ہے اور جس نے اس حوض سے ایک گھونٹ پی لیا پھر کبھی بھی اسے پیاس محسوس نہیں ہوگی اور اس کا چہرہ کبھی بھی سیاہ نہیں ہوگا۔[صحیح۔ مسند احمد: 250/5، ابن حبان: 6457]

1805 عن أبي سعيدٍ الخدريِّ رضي الله عنه ؛ أنَّ النبي صَلَّى اللَّهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ قال: ((**إنَّ لي حَوْضًا ما** بينَ (الكعْبَةِ) و(بيتِ المقْدِسِ)، **أبيضُ من اللَّبَنِ، آنِيَتُه عَددَ النُّجومِ، وإنّي لأكْثَرُ الأنْبياء تبَعًا يومَ القِيامَةِ**)).

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بے شک نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''بے شک میرے حوض کی مسافت (لمبائی وچوڑائی میں)اتنی ہے جتنی بیت اللہ سے بیت المقدس تک ہے۔ وہ دودھ سے زیادہ سفید ہے اور اس کے برتن ستاروں کی تعداد کے برابر ہیں اور میرے پیروکار قیامت کے دن تمام انبیاء علیہم السلام کے پیروکاروں سے زیادہ ہوں گے۔[صحیح لغیرہ۔ سنن ابن ماجہ: 4301]

1806 ولمسلم [يعني حديث أبي هريرة رضي الله عنه الذي في ((الضعيف))] قال: ((**تَرِدُ عليَّ أمَّتي الحَوْضَ، وأنا أذودُ الناسَ عنه كما يذودُ الرجلُ إبِلَ الرجُلِ عَنْ إبِله**)). قالوا: يا نبيَّ الله! تَعْرِفُنا؟ قال: ((**نعم، لكُمْ سيما ليْسَتْ لأحَدٍ غيركُمْ، تَرِدونَ عليَّ غُرًّا محَجّلينَ مِنْ آثارِ الوُضوءِ، ولَيُصَدَّنَّ عنّي طائفَةٌ منكم فلا يَصِلونَ، فأقولُ: يا ربِّ! هؤلاءِ مِنْ أصْحابي، فيجيبُني مَلَكٌ فيقولُ: وهَلْ تَدْري ما**

أُحْدَثوا بَعْدَكَ؟)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: حوض کوثر پر میری امت کے (کچھ) لوگ میرے پاس آئیں گے اور میں وہاں سے لوگوں کو اس طرح دور کروں گا جس طرح ایک آدمی اپنے اونٹوں سے دوسرے آدمی کے اونٹوں کو دور کرتا ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم عرض کرنے لگے اے اللہ کے نبی ﷺ! آپ ﷺ ہمیں پہچان لیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں تمہاری ایک علامت ایسی ہوگی جو دوسروں میں نہیں ہوگی، تم میرے پاس حوض کوثر پر آؤ گے تو وضو کرنے کی وجہ سے تمہارے ہاتھ، پاؤں اور چہرہ روشن اور چمک رہا ہوگا اور تم میں سے ایک جماعت کو روک لیا جائے گا وہ مجھ تک نہیں پہنچ پائیں گے، میں عرض کروں گا اے میرے رب! یہ میرے امتی ہیں، تو جواباً ایک فرشتہ عرض کرے گا آپ ﷺ کو معلوم نہیں انہوں نے آپ ﷺ کے بعد بہت سی بدعات کو ایجاد کیا (اور پھر ان بدعات پر عمل بھی کیا) [صحيح۔ صحيح مسلم: 247]

1807 عن عبد الله بن مسعودٍ رضي الله عنه قال: ((يوضَعُ الصراطُ علي سواءِ جهَنَّم، مثلَ حدِّ السيْفِ المرْهَفِ، مَدْحَضَةٌ مَزلَّةٌ، عليه كلاليبُ مِنْ نارٍ يَخْطَفُ بها؛ فمُمْسَكٌ يَهْوي فيها؛ ومَصْروعٌ، ومنهم مَنْ يمرون كالبَرْقِ فلا يَنْشَبُ ذلك أنْ يَنْجُو، ثم كالريحِ فلا ينْشَبُ ذلك أنْ يَنْجو، ثم كَجَرْيِ الفَرسِ، ثم كَرَمَلِ الرجُلِ، ثم كَمشْيِ الرجُلِ، ثم يكونُ آخرُهُم إنساناً رجلٌ قد لوَّحَتْهُ النارُ، ولقِي فيها شرًّا حتي يُدخِلَهُ اللهُ الجنَّةَ بفَضْلِ رحمَته، فيقالُ له: تَمَنَّ وسَلْ. فيقولُ: أيْ ربِّ! أتَهْزَأ مِنّي وأنتَ ربُّ العِزَّةِ؟ فيُقال له: تَمنَّ وسَلْ. حتَّي إذا انْقطَعَتْ به الأماني قال: لَكَ ما سألْتَ ومثلُه مَعه)).

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ پل صراط جہنم کے اوپر رکھا جائے گا، یہ تلوار کی دھار سے زیادہ تیز ہوگا اور یہ گرنے اور پھسلنے کی جگہ ہے، اس (پل) پر آگ کے کنڈے ہوں گے جو (لوگوں کو) اچک لیں گے کچھ لوگ پل صراط پر روک لیے جائیں گے اور آگ میں گریں گے اور کچھ لوگ بجلی کی سی تیزی کے ساتھ وہاں سے گزر جائیں گے اور فوراً نجات پائیں گے، کچھ لوگ ہوا کی تیزی کے ساتھ گزر کر نجات پا جائیں گے، کچھ لوگ تیز رفتار گھوڑے کی تیزی کے ساتھ گزریں گے اور کچھ لوگ تیزی کے ساتھ دوڑنے والے آدمی کی طرح اس (پل) کو پار کریں گے اور کچھ پیدل آدمی کی رفتار سے اس پل پر سے گزر کر نجات پائیں گے پھر سب سے

آخر میں وہ انسان ہوگا جسے آگ چھوئے گی اسے تکلیف بھی ہوگی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اسے اپنے فضل اور رحمت سے جنت میں داخل فرمادے گا پھر اسے کہا جائے گا: جو دل چاہے مانگ اور تمنا کر۔ وہ بندہ عرض کرے گا: اے میرے رب! کیا آپ مجھ سے مذاق کرتے ہیں حالانکہ آپ تو عزت والے رب ہیں۔ اسے پھر کہا جائے گا جو دل چاہے مانگ اور تمنا کر (وہ مانگے گا) یہاں تک کہ (سوال کرتے کرتے) اس کی ساری تمنائیں ختم ہو جائیں گیں تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: جو کچھ تو نے مانگا وہ تجھے ملے گا اور اس کے ساتھ اتنا اور بھی تجھے عطا کیا جائے گا۔[صحیح لغیرہ۔ الطبرانی: ذکرہ الزبیدی فی إتحاف السادة المتقین: 220/2]

1808 عن حذيفة و أبي هريرة رضي الله عنهما قالا: قال رسولُ الله صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((يجْمَعُ اللّٰه الناسَ)) فذكرا الحديث إلي أن قالا: ((فيأتونَ محمدًا صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فيقومُ ويُؤْذَنُ له، وتُرسَلُ معَه الأمانَة والرَّحِمُ، فيقومَان جَنَبَتِي الصراطِ يمينًا وشمالاً، فيمرُّ أوَّلُكم كالبَرْقِ)). قال: قلتُ: بأبي أنتَ وأمِّي! أيُّ شيْءٍ كمرِّ البرق؟ قال: ((ألَمْ ترَوْا إلي البَرْقِ كيف يَمُرُّ ويَرْجِعُ في طرْفَةِ عَيْنٍ، ثم كَمرِّ الريحِ، ثم كَمرِّ الطَّيْرِ، وشدّ الرجالِ، تَجْري بِهم أعْمالُهم، ونبيُّكم صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قائِمٌ علي الصراطِ يقولُ: ربِّ سلِّم سلِّم، حتي تعجزَ أعْمالُ العبادِ، حتي يَجيءَ الرجلُ فلا يَسْتَطيع السيرَ إلا زَحْفًا، قال: وفي حافَتَي الصراطِ كَلاليبُ مُعلَّقَةٌ مأمورَةٌ بأخذِ مَنْ أمِرتْ به، فمَخْدوشٌ ناج، ومَكْدوشٌ في النارِ، والذي نفْسُ أبي هريرة بيده إنَّ قَعْرَ جهَنَّم لَسبْعين خَريفًا)).

سیدنا حذیفہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) لوگوں کو جمع کرے گا (لوگ آدم علیہ السلام سے لے کر عیسیٰ علیہ السلام تک تمام انبیاء علیہم السلام کے پاس حساب و کتاب شروع کروانے کی سفارش کے لئے جائیں گے سب کے سب انبیاء علیہم السلام جواب دے دیں گے پھر) یہ لوگ نبی اکرم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جائیں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم (اللہ کے سامنے) کھڑے ہو کر (سفارش کی اجازت طلب کریں گے) اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اجازت دے دی جائے گی۔ (جب لوگ پل صراط سے گزریں گے) تو پل صراط کے دونوں جانب دائیں اور بائیں صلہ رحمی اور امانت کھڑی ہو جائے گی، تو سب سے پہلے لوگ پل صراط پر بجلی کی سی تیزی کے ساتھ گزریں گے۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے عرض کی میرے ماں باپ

آپ ﷺ پر قربان ہوں کونسی چیز بجلی کے گزرنے کی طرح ہے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم بجلی کو نہیں دیکھتے کس طرح وہ آنکھ جھپکتے ہی گزرتی ہے اور واپس جاتی ہے اور کچھ لوگ ہوا کی سی تیزی اور کچھ لوگ پرندوں کی سی تیزی کے ساتھ پل صراط سے گزریں گے اور کچھ دوڑتے ہوئے اس پل کو عبور کریں گے ان لوگوں کو ان کے اعمال چلائیں گے (جس قدر اعمال زیادہ ہوں گے اسی قدر گزرنے میں تیزی ہوگی) اور تمہارے نبی ﷺ پل صراط پر کھڑے یہ کہہ رہے ہوں گے اے میرے رب! ان (لوگوں) کو سلامتی کے ساتھ گزار دے یہاں تک کہ بندوں کے اعمال عاجز ہو جائیں گے یہاں تک کہ ایک آدمی گھسٹتا ہوا آئے گا اور چلنے کی طاقت نہیں رکھے گا اور پل صراط کے دونوں جانب آنکڑے لٹکتے ہوں گے اور انہیں اللہ کی جانب سے حکم ہوگا کہ وہ ہر اس شخص کو پکڑیں جنہیں پکڑنے کا حکم دیا جا چکا ہوگا، پھر کچھ لوگ زخمی ہو کر بھی اس پل سے نجات پا جائیں گے اور کچھ لوگ زخمی ہو کر جہنم میں گر جائیں گے اور قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں ابو ہریرہ کی جان ہے! بے شک جہنم کی گہرائی (تہہ) ستر سال کی مسافت پر ہے۔[صحیح۔ صحیح مسلم: 195]

5- شفاعت وغیرہ کا بیان

1809 عن أنسٍ رضي الله عنه قال: قال رسول الله صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((كلُّ نبي سألَ سُؤالاً – أو قال: لِكلِّ نبيٍّ دعْوَةٌ قد دَعاها لأمَّتِه، وإنّي اخْتَبأتُ دَعْوتي شَفاعةً لأمَّتي)).

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''ہر نبی علیہ السلام کے لئے ایک مقبول دعا ہوتی ہے یا فرمایا: اسے ایک دعا کا اختیار ہے کہ وہ دعا رد نہیں کی جائے گی اور ہر نبی علیہ السلام نے وہ دعا اپنی امت کے لئے مانگ لی ہے لیکن میں نے اپنی امت کی شفاعت کے لئے اس دعا کو ذخیرہ کر لیا ہے (اس دعا کے ذریعے قیامت کے دن میں اپنی امت کے لئے سفارش کروں گا)۔

[صحيح- صحيح بخاري: 6305، صحيح مسلم: 200]

1810 عن عبد الرحمن بن أبي عقيل رضي الله عنه قال: انْطَلَقْتُ في وفد إلي رسولِ الله صَلَّي الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فأتَيْناهُ، فأنَخْنا بِالبَابِ، وما في الناسِ أبْغَضُ إلينا مِنْ رَجُلٍ يَلِجُ عليه، فما خَرجْنا حتي ما كانَ في الناسِ أحبَّ إلينا مِنْ رجُلٍ دخلَ عليه، فقال قائلٌ منَّا: يا رسولَ الله! ألا سألْتَ ربَّك مُلْكًا كمُلْكِ سليمانَ؟ قال: فضَحِكَ ثُمَّ قال: ((فلَعلَّ لِصاحِبِكُم عندَ الله أفْضَلَ مِنْ مُلْكِ سُلَيْمانَ، إنَّ الله لَمْ يَبْعَثْ نبيًّا إلا أعطاه دَعْوَةً، مِنْهُم مَنِ اتَّخذَها دُنْيا فأعْطِيَها، ومنهم مَنْ دعا بِها علي قوْمِه إذْ عَصَوْه فأهْلِكوا بِها، فإنَّ الله أعْطاني دَعْوةً، فاخْتَبأتُها عِنْدَ ربِّي شَفاعةً لأمَّتي يومَ القيامةِ))

سیدنا عبدالرحمٰن بن ابی عقیل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک وفد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور ہم نے اپنی سواریاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازہ پر بٹھائیں اور ہماری حالت یہ تھی کہ ہمارے نزدیک لوگوں میں سے سب سے زیادہ مبغوض وہ تھا جس کے پاس ہم داخل ہونے والے تھے اور جب ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے نکلے تو ہمارے نزدیک سب سے زیادہ محبوب شخصیت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تھی، تو ہم میں سے ایک نے عرض کی اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رب سے ایسی بادشاہت کا سوال کیوں نہیں کرتے جیسی بادشاہت سلیمان علیہ السلام کی تھی؟ (یہ سن کر) آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہنس پڑے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے

لئے اللہ تعالیٰ کے نزدیک سلیمان علیہ السلام کی بادشاہت سے بھی افضل مقام ہے اللہ تعالیٰ نے ہر نبی کو ایک دعا کا اختیار دیا ہے (وہ ہر حالت میں قبول ہوگی) ان انبیاء میں سے کچھ وہ تھے جنہوں نے اس دعا کے ذریعے دنیا میں کسی چیز کا سوال کیا اور وہ چیز انہیں عطا کر دی گئی اور ان انبیاء علیہم السلام میں سے بعض وہ تھے جنہوں نے اس دعا کے ذریعے اپنی قوم پر بددعا کی جب قوم نے نافرمانی کی اور یہ لوگ اس بددعا کے ذریعے ہلاک کر دیئے گئے، اللہ تعالیٰ نے مجھے بھی ایک دعا کا اختیار دیا تو میں نے قیامت کے دن اپنی امت کی شفاعت کے لئے اس دعا کو اپنے رب کے پاس ذخیرہ کروا دیا (اس دعا کے ذریعے میں اپنی امت کی بخشش اور نجات کے لئے سفارش کروں گا) [صحیح لغیرہ۔ الطبرانی فی الکبیر: 1418، مسند البزار: 3459]

1811 عن أبي ذر رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ((أُعْطِيتُ خَمْسًا لَمْ يُعطَهُنَّ أحدٌ قَبْلي: جُعِلَتْ لي الأرضُ طهورًا ومسْجدًا، وأحِلَّتْ ليَ الغنائم، ولَمْ تُحَلَّ لنبيّ كان قَبْلي، ونُصِرْتُ بالرُّعْبِ مسيرَةَ شَهْرٍ علي عدوّي، وبُعِثْتُ إلي كلِّ أحْمرَ وأسْوَد، وأعْطيتُ الشَّفاعَةَ؛ وهي نائِلَةٌ مِنْ أمّتي مَنْ لا يُشْرِكُ باللّٰه شَيْئًا)).

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے پانچ ایسی چیزیں عطا کی گئیں ہیں جو مجھ سے پہلے کسی کو نہ ملیں اور وہ یہ ہیں ① میرے لیے پوری زمین کو سجدہ گاہ بنا دیا گیا ہے اور اس کی مٹی پاک کرنے والی ہے ② میرے لیے مالِ غنیمت کو حلال قرار دیا گیا ہے اور مجھ سے پہلے کسی بھی نبی علیہ السلام کے لئے یہ مالِ غنیمت حلال نہ تھا ③ میرا رعب دشمن پر ایک ماہ کی مسافت پر ڈال دیا گیا ہے۔ ④ میں تمام لوگوں کی طرف وہ سیاہ ہوں یا سرخ مبعوث کیا گیا ہوں ⑤ مجھے شفاعت کبریٰ کا حق دیا گیا ہے اور وہ میری سفارش میری امت کے ہر اس آدمی کو پہنچے گی جو اللہ کے ساتھ شرک نہ کرتا ہو۔ [صحیح لغیرہ۔ مسند البزار: 3461]

1812 عن عوف بن مالكٍ الأشجعي رضي الله عنه قال: سافَرْنا معَ رسولِ اللّٰه صَلَّي اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَفرًا، حتي إذا كانَ في اللّيلِ أرِقَتْ عيْنايَ فلَمْ يأتِني النومُ؛ فقُمْتُ، فإذا لَيس في العَسْكَرِ دابّة إلا وضَع خَدَّه إلي الأرض، وأري وقْعَ كلِّ شيءٍ في نَفْسي، فقلتُ: لآتِينَّ رسولَ اللّٰه صَلَّي اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فلأكْلأنَّه اللَّيْلَةَ، حتي أصْبِحَ، فخرجْتُ أتَخلَّلُ الرِجالَ حتي خرجْتُ مِنَ العَسْكَرِ، فإذا أنا

بسَوادٍ، فتيَمَّمْتُ ذلك السَوادَ، فإذا هو أبو عُبَيْدَة بْنُ الجَرَّاحِ ومعاذُ بْنُ جَبَلٍ، فقالا لي: ما الَّذي أخْرجَكَ؟ فقلتُ: الذي أخْرَجكُما، فإذا نَحنُ بغَيْضَةٍ منَّا غيرِ بَعيدَةٍ، فمشَيْنا إلي الغَيْضَةِ، فإذا نحنُ نَسْمَعُ فيها كدَوِيِّ النَحْلِ وخَفيف الرِياحِ، فقال رسول اللّٰه صَلَّي اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((ههُنا أبو عُبَيْدَة بْن الجَرَّاحِ؟)) قلنا: نعم. قال: ((ومعاذُ بنُ جَبلٍ؟)). قلنا: نعم. قال: ((وعوفُ بْنُ مالكٍ؟)). قلنا: نَعمْ، فخرجَ إلَيْنا رسولُ اللّٰه صَلَّي اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لا نَسْألُه عَنْ شيْءٍ، ولا يَسْألُنا عنْ شَيْءٍ حتي رجَع إلي رَحْلِه فقال: ((ألا أخْبرُكُمْ بما خَيَّرني ربّي آنِفًا؟)). قلنا: بلي يا رسولَ اللّٰه! قال: ((خَيَّرني بينَ أنْ يُدخِلَ ثُلُثَيْ أمَّتي الجنَّةَ بغيرِ حسابٍ ولا عذَابٍ، وبينَ الشَّفاعَةِ)). قلنا: يا رسولَ اللّٰه! ما الذي اخْترْتَ؟ قال: ((اخْتَرْتُ الشَّفاعَةَ)). قلنا جَميعًا: يا رسولَ اللّٰه! اجْعَلْنا مِنْ أهلِ شَفاعَتِكَ. قال: ((إنَّ شفاعَتي لكلِّ مسلم))). و فی روایة: فقال معاذ رضي اللّٰه عنه: بأبي أنْتَ وأمِّي يا رسولَ اللّٰه! قد عرفْتَ منزِلَتي فاجْعَلْني منهُمْ. قال: ((أنتَ منهُمْ)). قال عوفُ بنُ مالك وأبو موسي: يا رسول اللّٰه! قد عرفتَ أنَّا تركْنا أمْوالَنا وأهْلينا وذَرارينا نؤْمِنُ باللّٰه ورسولِه، فاجْعلنا منهمْ. قال: ((أنْتما مِنهُمْ)). قال: فانْتَهَينا إلي القومِ، فقال النبيُّ صَلَّي اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أتاني آتٍ مِنْ ربّي، فخيَّرني بينَ أنْ يُدخِلَ نصفَ أمَّتي الجنَّةَ، وبين الشَّفاعَةِ، فاخترتُ الشفاعَةَ)). فقال القومُ: يا رسولَ اللّٰه! اجْعَلْنا منهم. فقال: ((أنْصِتُوا)) فأنْصَتوا حتي كأن أحدًا لمْ يتكلَّمْ، فقال رسولُ اللّٰه صَلَّي اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((هيَ لِمنْ ماتَ لا يشْرِكُ باللّٰه شَيْئًا))

سیدنا عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے (ایک مرتبہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کیا، جب رات ہوئی تو میری نیند اڑ گئی مجھے نیند نہ آئی، میں اٹھ کھڑا ہوا لشکر میں جتنے بھی جانور تھے وہ سب اپنے رخسار زمین پر رکھے ہوئے (سوگئے) تھے اور میرے دل میں ہر چیز کے گرنے کا خیال آیا، میں نے اپنے دل میں کہا کہ آج رات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جا کر صبح تک پہرہ دوں گا (آپ کی حفاظت کروں گا) میں لوگوں کے درمیان سے نکلتا ہوا لشکر سے باہر آ گیا تو مجھے ایک سایہ نظر آیا میں اس کے تعاقب میں گیا تو وہ ابوعبیدہ بن جراح اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہما تھے۔ وہ دونوں مجھ سے پوچھنے لگے تمھیں کس چیز نے باہر نکالا؟ میں نے جواب

میں کہا جس چیز نے تم دونوں کو نکالا، وہاں ہم نے قریب ہی بہت سے درخت دیکھے تو ہم ان درختوں کی طرف چل پڑے، وہاں ہم نے شہد کی مکھیوں کی بھنبھناہٹ جیسی اور ہوا کے چلنے کی آواز جیسی آواز سنی، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہاں ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ ہے؟ ہم نے عرض کی جی ہاں پھر آپ ﷺ نے پوچھا: معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ ہے؟ ہم نے عرض کی جی ہاں پھر آپ ﷺ نے پوچھا عوف بن مالک رضی اللہ عنہ ہے؟ ہم نے عرض کی جی ہاں رسول اللہ ﷺ ہماری طرف نکل کر آئے ہم نے آپ ﷺ سے کوئی بات نہ پوچھی اور نہ ہی آپ ﷺ نے ہم سے کوئی بات پوچھی یہاں تک کہ آپ ﷺ اپنے خیمے کی طرف لوٹ آئے، پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''کیا میں تمہیں اس اختیار کے بارے میں نہ بتلاؤں جو اللہ تعالیٰ نے ابھی ابھی مجھے عطا فرمایا ہے؟ ہم نے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! ضرور بتلائیں، تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے شفاعت اور اس بات میں اختیار دیا کہ میری امت کی دو تہائی (تعداد) بغیر حساب اور عذاب کے جنت میں داخل کر دے'' (دونوں میں سے جس کو چاہیں اختیار کر لیں) ہم نے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ ﷺ نے کس چیز کو اختیار کیا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے شفاعت کے حق کو اختیار کیا (تا کہ سب توحید پرست مسلمانوں کو اس کا فائدہ حاصل ہو) ہم نے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! ہمیں ان لوگوں میں شامل فرمالیں جن کی آپ ﷺ سفارش فرمائیں گے تو آپ ﷺ نے فرمایا: میری شفاعت کا حقدار ہر مسلمان ہے۔ ایک روایت میں ہے: سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ عرض کرنے لگے اے اللہ کے رسول ﷺ! میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان ہوں آپ ﷺ میری حالت کو خوب جانتے ہیں مجھے ان لوگوں میں شامل فرمالیں جن کی آپ ﷺ سفارش کریں گے تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم ان میں شامل ہو۔ عوف بن مالک اور ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہما عرض کرنے لگے اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ ﷺ جانتے ہیں بے شک ہم نے اپنے مال اور اہل وعیال بچے وغیرہ (اللہ کے لیے) چھوڑے ہیں ہم اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان لائے ہیں۔ آپ ﷺ ہمیں بھی ان لوگوں میں شامل فرمائیں جن کی آپ ﷺ سفارش فرمائیں گے، تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم بھی میری شفاعت کے حقداروں میں سے ہو، یہ (تینوں صحابی رضی اللہ عنہم) بیان کرتے ہیں کہ ہم کچھ لوگوں کے پاس پہنچے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے رب کی جانب سے میرے پاس ایک فرشتہ آیا اور اس نے مجھے (اللہ کی جانب سے) دو

باتوں میں سے ایک کا اختیار دیا ① اللہ تعالیٰ میری آدھی امت کو جنت میں داخل کرے گا ② آپ ﷺ کو شفاعت کا حق دیا جائے، تو میں نے سفارش کے حق کو اختیار کر لیا، لوگ عرض کرنے لگے اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ ﷺ ہمیں بھی ان لوگوں میں شامل فرما لیں جن کی آپ ﷺ سفارش کریں گے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''خاموش ہو جاؤ'' سب کے سب خاموش ہو گئے یہاں تک کہ کسی نے بھی کوئی بات نہ کی پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری یہ سفارش ہر اس مسلمان بندے کو حاصل ہو گی جسے موت اس حالت میں آئے کہ وہ اللہ کی ذات کے ساتھ شرک نہ کرتا ہو۔

[صحیح لغیرہ۔ الطبرانی فی الکبیر: 107/18، صحیح ابن حبان: 7207، عبدالرزاق: 20865]

1813 حدیث عن أنسٍ رضي الله عنه قال: حدثني رسول الله صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قال: ((إِنِّي لقائمٌ أنتظرُ أمَّتي تَعبُر، إذْ جاءَ عيسى عليه السلامُ، قال: فقال: هذه الأنبياءُ قد جاءَتْك يا محمَّدُ! يسْألونَ -أوْ قال: يجْتَمعونَ إلَيْك تدعو اللّٰه أنْ يفرِّقَ بينَ جَمْعِ الأمَمِ إلى حيثُ يَشاءُ؛ لِعظَمِ ما هم فيه، فالخَلْقُ ملْجَمونَ في العَرقِ، فأما المؤْمِنُ فهو عليه كالزُّكْمَةِ، وأما الكافِرُ فيتغَشّاه الموتُ. قال: يا عيسى! انْتظِرْ حتى أرْجِعَ إليكَ، قال: وذهبَ نبيُّ اللّٰه صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فقامَ تحتَ العرشِ، فلَقِيَ ما لَمْ يلقَ ملَكٌ مصطفى، ولا نبيٌّ مرسَلٌ، فأوحى اللّٰه إلى جبريلَ عليه السلامُ: أنِ اذْهَبْ إلى محمَّد فقل له: ارْفَعْ رأسَك، سَلْ تُعْطَهْ، واشْفَعْ تُشَفَّعْ. -قال:- فشُفِّعتُ في أمَّتي أنْ أخرِج مِنْ كلِّ تسعةٍ وتسْعين إنْساناً واحدًا، قال: فما زِلْتُ أتردَّدُ على ربِّي فلا أقومُ فيه مقامًا إلا شُفِّعتُ، حتى أعْطاني اللّٰه مِنْ ذلك أنْ قال: أدْخِلْ مِنْ أمَّتِكَ مِن خَلْقِ اللّٰه مَنْ شَهِدَ أنْ لا إله إلا اللّٰه يومًا واحدًا مُخْلِصًا ومات على ذلك)).

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک میں (قیامت کے دن) کھڑا اپنی امت کے گزرنے کا انتظار کر رہا ہوں گا جب عیسیٰ علیہ السلام آئیں گے اور عرض کریں گے اے محمد ﷺ! یہ انبیاء علیہم السلام کی جماعت آئی ہے اور یہ خواہش کرتے ہیں کہ آپ ﷺ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ امتوں (لوگوں) کے درمیان جو چاہیں فیصلہ کریں اور یہ بات وہ قیامت کے دن کی ہولناکیوں کی وجہ سے کہیں گے، مخلوق منہ تک پسینے کے اندر ڈوبی ہو گی اور مومن پر زکام کی سی کیفیت ہو گی اور جو کافر ہے وہ موت کی کیفیت میں مبتلا ہو گا، نبی

اکرم ﷺ فرمائیں گے: اے عیسیٰ علیہ السلام! میرے واپس آنے تک میرا انتظار کرو اور نبی اکرم ﷺ جائیں گے اور عرش کے نیچے کھڑے ہوں گے اور آپ ﷺ کو وہ اعزاز ملے گا جسے نہ کوئی نبی اور نہ ہی کوئی مقرب فرشتہ حاصل کر سکا اللہ تعالیٰ جبریل علیہ السلام کو حکم دیں گے: محمد ﷺ کی طرف جا اور ان سے عرض کر اپنا سر اٹھائیں سوال کریں آپ ﷺ کو عطا کیا جائے گا، سفارش کریں آپ کی سفارش قبول کی جائے گی، اور پھر مجھے میری امت کی سفارش کی اجازت دی جائے گی کہ آپ ﷺ ننانوے افراد میں سے ایک آدمی کو نکال لیں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں اللہ تعالیٰ سے درخواست کرتا رہوں گا میں جب بھی اللہ کے سامنے کھڑا ہوں گا مجھے سفارش کا حق دیا جائے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا جس بندے نے بھی اخلاص کے ساتھ اس بات کی گواہی دی کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں اور اسی پر وہ فوت ہوا تو آپ ﷺ اسے (میری رحمت سے جنت میں) داخل کریں۔[صحيح۔ مسند احمد: 178/3]

1814 عن أبي بكر الصديق رضي الله عنه قال: أَصْبَح رسولُ اللّٰه صَلَّي اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ذاتَ يومٍ، فصلَّي الغداةَ، ثم جلَس، حتي إذا كانَ مِنَ الضُّحي ضَحِك رسولُ اللّٰه صَلَّي اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وجلَس مكانَه حتي صلي الأولي والعصرَ والمغرِبَ، كل ذلك لا يتكلَّمُ، حتي صلَّي العِشاءَ الآخِرَة، ثم قام إلي أهْلِه. فقال الناسُ لأبي بكرٍ رضي الله عنه: سَلْ رسولَ اللّٰه صَلَّي اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ما شأنُه صنَع اليومَ شيئًا لَمْ يصْنَعْهُ قَطُّ؟ فقال: ((نعم؛ عُرِضَ عليَّ ما هو كائنٌ مِنْ أمرِ الدنيا والآخِرَةِ، فجُمعَ الأوَّلونَ والآخِرونَ بصعيدٍ واحدٍ، حتي انْطَلقوا إلي آدمَ عليه السلام والعَرَقُ يكاد يُلجِمُهم، فقالوا: يا آدمُ! أنتَ أبو البَشر، اصْطفاكَ اللّٰه، اشْفَعْ لنا إلي ربِّك. فقال: قد لَقيتُ مثلَ الذي لَقيتُم، انْطَلقوا إلي أبيكُم بعدَ أبيكُم؛ إلي نوحٍ ﴿إنَّ اللّٰه اصْطَفَي آدمَ ونُوحًا وآلَ إبْراهيم وآلَ عِمْرانَ علي العالَمينَ﴾.

فينْطَلقونَ إلي نوحٍ عليه السلامُ، فيقولون: اشْفَعْ لنا إلي ربِّك؛ فانَّه اصْطفاكَ اللّٰه، واسْتَجابَ لك في دُعائك، فلم يدَعْ علي الأرضِ مِنَ الكافرين دَيّارًا. فيقولُ: ليسَ ذاكُمْ عندي، فانطَلِقوا إلي إبْراهيم؛ فإنَّ اللّٰه اتَّخَذَه خليلًا. فينْطَلقونَ إلي إبْراهيمَ عليه السلامُ فيقولُ: ليسَ ذاكُمْ عندي، فانْطَلِقوا إلي موسي؛ فإنَّ اللّٰه كلَّمه تكْليمًا. فينْطَلِقونَ إلي موسي عليه السلامُ فيقولُ: ليسَ ذاكُمْ

عندي، ولكنِ انْطَلقوا إلي عيسي ابن مريم؛ فإنَّه كان يُبْرِىءُ الأكْمه والأبْرصَ، ويحيي المؤتي، فيقول عيسي: ليسَ ذاكُمْ عندي، ولكنِ انْطَلقوا إلي سيِّد ولدِ آدم؛ فإنَّه أوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عنه الأرضُ يومَ القيامَةِ، انْطَلِقوا إلي محمدٍ فلْيَشْفَعْ لكم إلي ربِّكُمْ. قال: فينْطَلِقون إليَّ، وآتي جبريلَ، فيأتي جبريلُ ربَّه فيقول: ائْذن له، وبشِّرْه بالجنَّةِ. قال: فينطَلِقُ به جبريلُ فيخِرُّ ساجدًا قدرَ جُمعَةٍ، ثمَّ يقولُ اللّٰه تبارَك وتعالي: يا محمَّد! ارْفَعْ رأسَك، وقلْ تُسمَعْ، واشْفَعْ تُشفَّعْ. فيرفع رأسَه، فإذا نظَر إلي ربِّه خرَّ ساجدًا قدرَ جُمعةٍ أخري، فيقولُ اللّٰه: يا محمَّدُ! ارْفَعْ رأسَكَ، وقلْ تُسمَعْ، واشْفَعْ تُشَفَّعْ. فيذهَبُ لِيَقعَ ساجِدًا، فيأخُذ جبريلُ بضَبْعيه، ويفتَحُ اللّٰه عليه مِنَ الدُعاء ما لَمْ يفتَحْ علي بَشرٍ قَطُّ، فيقول: أيْ ربِّ! جعلْتَني سَيِّدَ ولدِ آدَم ولا فَخْرَ، وأوَّلَ منْ تنشَقُّ عنه الأرضُ يومَ القِيامة ولا فخرَ، حتي إنه ليَرِدُ عليَّ الحوضَ أكثرُ ما بين (صنْعاءَ) (وأيْلَةَ)، ثم يقالُ: ادْعوا الصدِّيقين، فيَشْفَعون، ثم يقالُ: ادْعوا الأنْبياءَ، فيَجيءُ النبيُّ معه العِصابَةُ، والنبيُّ معه الخمسةُ والستَّةُ، والنبيُّ [ليس] معه أحدٌ، ثم يُقالُ ادْعوا الشُّهداءَ، فيشفَعونَ فيمَنْ أرادوا، فإذا فعَلتِ الشهداءُ ذلك يقولُ اللّٰه جلَّ وعلا: أنا أرْحَمُ الراحمين، أدْخِلوا جنَّتي مَنْ كان لا يُشْرِكُ بي شَيْئًا، فيدخلونَ الجنَّة. ثم يقول اللّٰه تبارك وتعالي: انْظُروا في النار؛ هلْ فيها مِنْ أحدٍ عمِلَ خيرًا قطُّ؟ فيجدون في النار رجلًا فيقال له: هلْ عمِلْتَ خيرًا قطُّ؟ فيقولُ: لا، غيرَ أنِّي كنتُ أسامِحُ الناسَ في البيْعِ، فيقولُ اللّٰه: اسْمَحوا لعبْدي كإسْماحِه إلي عَبيدي. ثم يُخرَج منَ النار آخَرُ، فيقال له: هلْ عملتَ خيرًا قطُّ؟ فيقول: لا غيرَ أنِّي كنتُ أمرتُ ولدي: إذا متُّ فأحْرِقوني بالنارِ ثم اطْحَنوني، حتي إذا كنتُ مثلَ الكُحْلِ اذْهبوا بي إلي البَحْرِ فذرّوني في الريح، فقال اللّٰه: لِمَ فعلْتَ ذلك؟ قال: مِنْ مخافَتِكَ. فيقولُ: انظرْ إلي مُلْكِ أعْظَمِ مَلِكٍ؛ فإنَّ لك مثلَه وعشرةَ أمْثالِه، فيقول: لِمَ تسْخَرُ بي وأنتَ المَلِكُ؟ فذلك الذي ضحِكْتُ به مِنَ الضُّحي)).

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز پڑھائی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے رہے یہاں تک کہ جب چاشت کا وقت ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہنس پڑے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسی جگہ بیٹھے رہے یہاں تک کہ ظہر، عصر اور مغرب کی نماز پڑھائی اور کسی سے اس دوران کوئی بات نہ کی یہاں تک کہ عشاء کی نماز پڑھائی اور

اپنے گھر والوں کے پاس چلے گئے، لوگوں نے سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہا آپ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھیں معاملہ کیا ہے؟ آپ ﷺ نے آج ایسا کام کیا ہے جو پہلے کبھی نہیں کیا۔ (ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے سوال کرنے پر) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہاں! مجھ پر دنیا اور آخرت کے ہونے والے تمام معاملات پیش کیے گئے پہلے اور بعد والے سب (لوگ) ایک میدان میں جمع کیے گئے (پریشانی کی وجہ سے) لوگ آدم علیہ السلام کے پاس گئے اور ان کی حالت یہ تھی کہ وہ سب پسینے میں ڈوبے ہوئے تھے اور قریب تھا کہ وہ پسینہ ان کے منہ تک پہنچ کر ان کو لگام دے دے، وہ سب لوگ عرض کرنے لگے اے آدم علیہ السلام! آپ تمام انسانوں کے باپ ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو نبوت عطا فرمائی آپ اللہ تعالیٰ سے ہماری سفارش کریں، تو آدم علیہ السلام جواب دیں گے: میں بھی اس چیز (پریشانی) میں مبتلا ہوں جس میں تم مبتلا ہو تم اپنے پہلے باپ کے بعد (دوسرے) باپ نوح علیہ السلام کی طرف جاؤ، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے بے شک اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام، نوح علیہ السلام، آل ابراہیم اور آل عمران کو تمام جہان والوں پر پسند کیا'' یہ لوگ نوح علیہ السلام کی طرف جائیں گے اور عرض کریں گے آپ ہمارے لیے اپنے رب سے سفارش کریں بے شک اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنا برگزیدہ بندہ بنایا ہے اور آپ کی دعا کو شرف قبولیت بخشا اس نے زمین پر کافروں کا ایک گھر بھی نہیں چھوڑا، نوح علیہ السلام فرمائیں گے: تمہاری سفارش کا اختیار میرے پاس نہیں چنانچہ تم ابراہیم علیہ السلام کی طرف جاؤ بے شک اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنا خلیل (دوست) بنالیا، وہ لوگ ابراہیم علیہ السلام کے پاس جائیں گے، ابراہیم علیہ السلام فرمائیں گے: تمہاری سفارش کا اختیار میرے پاس نہیں تم موسیٰ علیہ السلام کی طرف جاؤ بے شک اللہ تعالیٰ نے ان سے کلام کی وہ لوگ موسیٰ علیہ السلام کی طرف جائیں گے تو موسیٰ علیہ السلام بھی فرمائیں گے: تمہاری شفاعت کا اختیار میرے پاس نہیں، ہاں لیکن تم عیسیٰ علیہ السلام کی طرف جاؤ وہ مادرزاد اندھے اور کوڑھی کو (اللہ کے حکم سے) تندرست کرتے تھے اور (اللہ کے حکم سے) مُردوں کو زندہ کرتے تھے، (لوگ عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جائیں گے تو) عیسیٰ علیہ السلام بھی فرمائیں گے: تمہاری سفارش کا اختیار میرے پاس نہیں لیکن تم آدم علیہ السلام کی اولاد کے سردار (محمد ﷺ) کی طرف جاؤ بے شک وہ سب سے پہلے ہیں جن سے قیامت والے دن زمین پھٹے گی، تم سب محمد ﷺ کی طرف جاؤ وہ تمہارے رب کے پاس تمہاری سفارش کریں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: پھر یہ لوگ میرے پاس آئیں گے اور میں جبریل علیہ السلام کے پاس جاؤں گا اور جبریل علیہ السلام اپنے رب

کے پاس جائیں گے (تاکہ اجازت حاصل کرسکیں) اللہ تعالیٰ فرمائے گا انہیں (محمد ﷺ کو سفارش کی) اجازت دے دو اور انہیں جنت کی خوشخبری سناؤ، چنانچہ جبریل علیہ السلام آپ ﷺ کو ساتھ لے کر چلیں گے آپ ﷺ ایک جمعہ کی مقدار کے برابر سجدے میں پڑے رہے گے پھر اللہ تبارک وتعالیٰ فرمائے گا: اے محمد ﷺ! اپنا سر اٹھائیں بات کیجیے کی بات سنی جائے گی سفارش کریں آپ ﷺ کی سفارش قبول کی جائے گی، آپ ﷺ اپنا سر اٹھائیں گے پھر جب آپ ﷺ اپنے رب کی طرف دیکھیں گے تو سجدہ میں گر پڑیں گے اور یہ سجدہ ایک اور جمعہ کی مقدار کے برابر ہوگا پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا، اے محمد ﷺ! اپنا سر اٹھایئے اور کہیے آپ ﷺ کی بات سنی جائے گی اور سفارش کریں آپ ﷺ کی سفارش بھی قبول کی جائے گی پھر آپ سجدہ کرنے لگیں گے تو جبریل علیہ السلام آپ ﷺ کے بازوؤں کو پکڑ لیں گے اور اللہ تعالیٰ آپ ﷺ پر ایسی دعا الہام کرے گا جو کبھی بھی کسی بشر کو نہیں بتلائی گئی، چنانچہ آپ ﷺ عرض کریں گے اے میرے پروردگار! آپ نے مجھے آدم کی اولاد کا سردار بنایا اور اس میں کوئی فخر نہیں اور میں سب سے پہلا ہوں جس سے قیامت کے دن زمین پھٹے گی اور اس میں بھی کوئی فخر نہیں یہاں تک کہ میرے پاس حوض کوثر پر لوگوں کی اتنی زیادہ تعداد آئے گی کہ وہ دوشہروں صنعاء اور اَیلہ کے درمیانی حصہ کو بھر دے، پھر کہا جائے گا: سچے لوگوں کو بلاؤ وہ سفارش کریں یہ لوگ سفارش کریں گے پھر کہا جائے گا: انبیاء علیہم السلام کو بلاؤ چنانچہ ایک نبی آئے گا اور اس کے ساتھ ایک جماعت ہوگی پھر ایک نبی آئے گا اس کے ساتھ پانچ اور چھ لوگ ہوں اور ایک نبی آئے گا اس کے ساتھ کوئی آدمی بھی نہیں ہوگا، پھر کہا جائے گا شہداء کو بلاؤ وہ جن کے بارے میں چاہیں گے سفارش کریں گے پھر جب شہید لوگ سفارش کر لیں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: ''میں ارحم الرحمین ہوں میری جنت میں ہر اس آدمی کو داخل کرو جس نے میرے ساتھ شرک نہیں کیا لہٰذا یہ لوگ جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا تم آگ میں دیکھو اس میں کوئی ایسا بھی ہے جس نے کبھی خیر کا کوئی کام کیا ہو؟ تو یہ (فرشتے) آگ میں ایک آدمی کو پائیں گے اس سے پوچھا جائے گا کیا تو نے کبھی خیر اور بھلائی کا کوئی کام بھی کیا تھا؟ وہ بندہ کہے گا: نہیں سوائے اس کام کے کہ میں خرید وفروخت میں چشم پوشی سے کام لیتا تھا (لوگوں پر آسانی کرتا تھا) تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میرے اس بندے کے ساتھ نرمی کرو جس طرح یہ آدمی میرے بندوں کے ساتھ نرمی کیا کرتا تھا۔ پھر جہنم سے ایک

دوسرے شخص کو نکالا جائے گا اور اس سے پوچھا جائے گا کیا تو نے کبھی کوئی نیکی کا کام کیا ہے؟ وہ بندہ کہے گا: نہیں سوائے اس کام کے کہ میں نے اپنی اولاد کو حکم دیا تھا کہ جب میں مر جاؤں تو تم مجھے جلا دینا پھر مجھے اچھی طرح پیس دینا جب میں سرمہ کی طرح ہو جاؤں تو تم مجھے سمندر کی طرف لے جا کر ہوا میں اڑا دینا، اللہ تعالیٰ اس سے پوچھے گا تم نے ایسا کیوں کیا؟ وہ بندہ عرض کرے گا (اے اللہ!) یہ کام میں نے آپ کے ڈر کی وجہ سے کیا، تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: ایک بڑے بادشاہ کی سلطنت اور بادشاہت کی طرف دیکھ تیرے لیے اتنی بادشاہت اور اس جیسی دس مزید سلطنتیں ہیں وہ بندہ عرض کرے گا: (اے اللہ!) آپ بادشاہوں کے بادشاہ ہو کر مجھ سے مذاق کیوں کرتے ہیں؟ (رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:) یہی وہ بات ہے جس کی بنا پر میں چاشت کے وقت مسکرایا تھا۔

[حسن۔ مسند احمد: 4/1، مسند بزار: 3465، مسند ابویعلی: 56، صحیح ابن حبان: 6476]

1815 عن أبي سعيد رضي الله عنه قال: قال رسول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أنا سيّدُ ولَدِ آدمَ يومَ القيامَةِ ولا فخْرَ، وبيدي لواءُ الحمْدِ ولا فخْرَ، وما مِنْ نبيّ يومَئذٍ آدمَ فمَنْ سِواهُ إلا تحتَ لِوائي، وأنا أوّلُ مَنْ تنْشَقُّ عنه الأرضُ ولا فخْرَ. قال: فآخذُ بحَلقَةِ بابِ الجنَّةِ فأُقَعْقِعُها... فأخِرُّ ساجدًا، فيُلْهِمُني اللهُ مِنَ الثناءِ والحَمْدِ، فيقالُ لي: ارْفَعْ رأسَك، سَلْ تُعْطَه، واشْفَعْ تُشَفَّعْ، وقلْ يُسمَعْ لِقولِكَ، وهو المقامُ المحمودُ الذي قال الله ﴿عَسي أنْ يَبْعَثَك رَبُّكَ مَقامًا مَحْمودًا﴾)).

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''قیامت کے دن میں آدم علیہ السلام کی اولاد کا سردار ہوں گا اور اس میں کوئی فخر نہیں، اور میرے ہاتھ میں حمد کا جھنڈا ہوگا اور اس میں بھی کوئی فخر نہیں ہر نبی وہ آدم علیہ السلام ہیں یا ان کے علاوہ ہر ایک میرے جھنڈے کے نیچے ہوں گے اور میں ہی سب سے پہلے ہوں گا جس سے زمین پھٹے گی اور اس میں کوئی فخر نہیں، میں جنت کے دروازے کا کنڈا پکڑ کر اسے کھٹکھٹاؤں گا اور (رب کے حضور) سجدے میں گر پڑوں گا اللہ تعالیٰ اپنی حمد و ثناء کے کلمات مجھ پر الہام فرمائے گا۔ مجھ سے کہا جائے گا اپنا سر اٹھائیں اور مانگیں آپ ﷺ کو عطا کیا جائے گا، سفارش کریں آپ کی سفارش قبول کی جائے گی اور بات کریں آپ ﷺ کی بات کو سنا جائے گا اور یہی وہ مقام محمود ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''قریب ہے کہ آپ کا رب آپ کو مقامِ محمود پر فائز فرمائے۔''

[صحیح لغیرہ۔ جامع الترمذی: 3618]

1816 عن حذيفة رضي الله عنه عن النبيِّ صَلَّي اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قال: ((**يقول إبْراهيمُ يومَ القِيامَةِ: يا ربَّاه! فيقولُ الربُّ جلَّ وعَلا: يا لَبَّيْكاهُ! فيقول إبراهيمُ: يا ربِّ! حَرقْتَ بَنِيَّ، فيقولُ: أخْرجوا مِنَ الناسِ مَنْ كانَ في قلْبِه ذرَّةٌ أو شعيرَةٌ مِنْ إيمان**)).

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''ابراہیم علیہ السلام قیامت کے دن اللہ رب العزت سے فریاد کریں گے اے میرے پروردگار! تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا ابراہیم کیا کہتے ہیں۔ ابراہیم علیہ السلام عرض کریں گے اے میرے رب! آپ نے میری اولاد کو (آگ میں) جلا دیا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا (اے فرشتو!) آگ سے ہر اس آدمی کو باہر نکال لو جس کے دل میں ذرّے کے برابر یا جو کے دانے کے برابر بھی ایمان موجود ہے۔ [صحيح۔ صحيح ابن حبان: 7378]

احوالِ جنت

دنیا میں ہر انسان کامیاب ہونا چاہتا ہے کوئی کاروبار کے عروج کو کامیابی سمجھتا ہے تو کوئی عالیشان بنگلے کو، کوئی اعلیٰ ڈگریوں کو تو کوئی اعلیٰ عہدے کو۔ لیکن حقیقت میں کامیابی وہی ہے جسے اللہ نے کامیابی قرار دیا اور وہ کامیابی جہنم کے عذاب سے بچ کر جنت میں جانا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ؕ وَ اِنَّمَا تُوَفَّوْنَ اُجُوْرَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَ اُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ ؕ وَ مَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ۝﴾

''ہر جان موت کا مزہ چکھنے والی ہے اور قیامت کے دن تم اپنے بدلے پورے پورے دیئے جاؤ گے، پس جو شخص آگ سے ہٹا دیا جائے اور جنت میں داخل کر دیا جائے بے شک وہ کامیاب ہو گیا اور دنیا کی زندگی تو صرف دھوکے کی جنس ہے۔'' [آل عمران: 185]

جنت کی عظمت کا کوئی ادراک نہیں کر سکتا:

ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

﴿فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ۝﴾

''پس کوئی شخص نہیں جانتا کہ ان کے اعمال کے بدلے میں ان کے لیے آنکھوں کی ٹھنڈک کی کون کون سی چیزیں پوشیدہ رکھی گئی ہیں۔'' [السجدہ: 17]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ میں نے اپنے نیک بندوں کے لیے (ایسی ایسی) نعمتیں تیار کی ہیں جنہیں کسی آنکھ نے دیکھا نہیں، کسی کان نے سنا نہیں اور کسی انسان کے دل میں ان کا تصور تک نہیں آیا۔''

[صحیح بخاری: 4779، صحیح مسلم: 2824، جامع الترمذی: 3198]

سیدنا سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جنت میں ایک کوڑے (چھڑی) کے برابر جگہ دنیا اور دنیا کی ہر چیز سے بہتر ہے۔'' [صحیح بخاری: 3250]

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''قیامت کے دن...... جنتیوں میں سے ایسے شخص کو لایا جائے گا جو دنیا میں سب سے زیادہ تنگ حالات میں رہا ہوگا، اسے جنت میں ایک غوطہ لگایا جائے گا اور پھر پوچھا جائے گا کہ کیا تو نے کبھی تنگی دیکھی تھی اور کیا تجھ پر کبھی سختی کا دور آیا تھا؟ وہ جواب دے گا، نہیں اللہ کی قسم! اے میرے رب! مجھ پر کبھی تنگی نہیں آئی اور نہ ہی میں نے کبھی سختی کا دور دیکھا تھا۔'' [صحیح مسلم: 2807]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے پہلے جنت کے دروازے پر دستک دیں گے:

فرمان نبوی ہے کہ: ''اور جنت کے دروازے پر سب سے پہلے میں دستک دوں گا۔'' [صحیح مسلم: 197]

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کی ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''میں قیامت کے دن جنت کے دروازے پر آ کر اسے کھلواؤں گا، تو خازن پوچھے گا، تم کون ہو؟ میں کہوں گا، میں محمد ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خازن کہے گا کہ مجھے یہی حکم دیا گیا تھا کہ میں آپ سے پہلے کسی کے لیے (جنت کا دروازہ) نہ کھولوں۔''

[صحیح مسلم: 197، مسند احمد: 136/3]

سب سے پہلے امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم جنت میں جائے گی:

فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ ''ہم (یعنی امت محمدیہ کے افراد) لوگوں میں سب سے پہلے جنت میں داخل ہوں گے۔'' [صحیح: مسند احمد: 274/2، تفسیر عبدالرزاق: 82/1، نسائی فی السنن الکبری: 1653، الموسوعة الحدیثیة: 7706]

جنت میں داخل ہونے والا آخری شخص:

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''میں خوب جانتا ہوں کہ اہل جہنم میں سے کون سب سے آخر میں وہاں سے نکلے گا اور اہل جنت میں کون سب سے آخر میں اس میں داخل ہوگا۔ ایک شخص جہنم سے گھٹنوں کے بل گھسٹتے ہوئے نکلے گا اللہ تعالیٰ اس سے کہے گا کہ جاؤ اور جنت میں داخل ہو جاؤ۔ وہ جنت کے پاس آئے گا لیکن اسے ایسا معلوم ہوگا کہ جنت بھری ہوئی ہے

چنانچہ وہ واپس آئے گا اور عرض کرے گا اے میرے رب! میں نے جنت کو بھرا ہوا پایا۔ اللہ تعالیٰ پھر اس سے کہے گا کہ جاؤ اور جنت میں داخل ہو جاؤ وہ پھر آئے گا لیکن ایسا معلوم ہوگا کہ جنت بھری ہوئی ہے وہ واپس لوٹے اور عرض کرے گا کہ اے میرے رب! میں نے جنت کو بھرا ہوا پایا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا، جاؤ اور جنت میں داخل ہو جاؤ۔ تمہیں دنیا اور اس سے دس گنا مزید دیا جاتا ہے یا (اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ) تمہیں دنیا کے دس گنا دیا جاتا ہے۔ وہ شخص عرض کرے گا تو میرا مذاق بناتا ہے حالانکہ تو شہنشاہ ہے۔ اس بات پر نبی کریم ﷺ ہنس دیئے اور آپ کے سامنے کے دندان مبارک ظاہر ہو گئے اور کہا جاتا ہے کہ وہ جنت کا سب سے کم درجے والا شخص ہوگا۔"

[صحیح بخاری: 6571، صحیح مسلم: 186، ابن ماجہ: 2595]

جنت میں داخلہ ابدی ہوگا:

یعنی جو بھی ایک مرتبہ جنت میں داخل ہو گیا وہ ہمیشہ وہیں رہے گا، اسے کبھی بھی جنت سے نکالا نہیں جائے گا۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

① ﴿اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا ۙ۝ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا لَا يَبْغُوْنَ عَنْهَا حِوَلًا ۝﴾

"یقیناً جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کیے ان کے لیے الفردوس (جنت کا اعلیٰ مقام) کے باغات کی مہمانی ہے۔ جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے، جس جگہ کو بدلنے کا کبھی بھی ان کا ارادہ ہی نہ ہوگا۔" [الکھف: 107-108]

② ﴿لَا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا الْمَوْتَ اِلَّا الْمَوْتَةَ الْاُوْلٰى ۚ وَ وَقٰهُمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ۙ۝﴾

"وہاں (جنت میں) وہ موت (کا مزہ) نہ چکھیں گے سوائے پہلی موت کے اور وہ (اللہ) انہیں دوزخ کے عذاب سے بچالے گا۔" [الدخان: 56]

موت کو ایک مینڈھے کی صورت میں لا کر ذبح کر دیا جائے گا اور یہ اعلان کر دیا جائے گا کہ جنتیو! تم ہمیشہ ہمیشہ جنت میں رہو گے کبھی موت نہیں آئے گی اور جہنمیو! تم بھی ہمیشہ جہنم میں رہو گے کبھی موت نہیں آئے گی۔

[صحیح بخاری: 4730، صحیح مسلم: 2849]

ایک روایت میں ہے کہ جنت میں ایک منادی یہ اعلان کر دے گا کہ ''یقیناً اب تم تندرست رہو گے کبھی بھی بیمار نہیں ہو گے، یقیناً تم زندہ رہو گے کبھی بھی نہیں فوت ہو گے، بلاشبہ تم سدا جوان رہو گے کبھی بھی بوڑھے نہ ہو گے، بے شک تم عیش وعشرت کی زندگی بسر کرو گے کبھی بھی پریشانی نہیں دیکھو گے۔'' [صحیح مسلم: 2837]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص اللہ تعالیٰ سے ڈر گیا وہ جنت میں داخل ہو گا، اس میں ہمیشہ خوش وخرم رہے گا اور کبھی پریشان حال نہ ہو گا، زندہ رہے گا اور کبھی فوت نہیں ہو گا، نہ اس کے کپڑے بوسیدہ ہوں گے اور نہ اس کی جوانی کبھی ختم ہو گی۔'' [صحیح مسلم: 2836، طبرانی اوسط: 21/9]

دخولِ جنت رحمتِ الٰہی کا نتیجہ:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عمل کرو، میانہ روی اختیار کرو اور صحیح صحیح عمل کرو، جان لو کہ کسی کو اس کا عمل ہرگز جنت میں داخل نہیں کرے گا، صحابہ نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! اور آپ کو بھی نہیں؟ فرمایا، مجھے بھی نہیں، ہاں کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنی رحمت اور فضل کے ساتھ ڈھانپ لے۔''

[صحیح بخاری: 646,6463، صحیح مسلم: 2818,2816]

جنت میں لے کر جانے والے اعمال:

☆ شرک سے اجتناب اور ارکانِ اسلام پر مضبوطی سے عمل کرنا۔

☆ ہر معاملے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اطاعت وفرمانبرداری کرنا۔

☆ اللہ اور اس کے رسول پر کامل ایمان کے بعد نماز، روزہ کی پابندی کرنا۔

☆ زبان اور شرمگاہ کی حفاظت جنت میں داخلے کا ذریعہ ہے۔

☆ فضول گفتگو سے اجتناب۔

☆ خفیہ واعلانیہ اللہ سے ڈرنا، فقر وتونگری میں میانہ روی اختیار کرنا اور غضب ورضا میں عدل کرنا۔

☆ اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرنا اور اچھا اخلاق اپنانا۔

☆ قرآن حفظ کرنا اور پھر اسے مسلسل پڑھتے رہنا حتیٰ کہ ہمیشہ اسے یاد رکھنا۔

☆ سورۂ ملک کی تلاوت کرتے رہنا، کیونکہ یہ سورت روزِ قیامت اپنے پڑھنے والے کی سفارش کرے گی۔
☆ سورۂ اخلاص سے محبت کرتے ہوئے اس کی تلاوت کرنا۔
☆ سلام پھیلانا، کھانا کھلانا، صلہ رحمی کرنا اور تہجد پڑھنا۔
☆ جھوٹ، وعدہ خلافی اور امانت میں خیانت سے بچنا۔
☆ دینی علم حاصل کرنے کے لیے جدوجہد کرنا (حتیٰ کہ دور دراز کے سفر کرنے سے بھی دریغ نہ کرنا)۔
☆ غصہ نہ کرنا اور اگر غصہ آئے تو اسے حتی الامکان پینے کی کوشش کرنا۔
☆ صبح وشام سید الاستغفار (دعا) کا ورد کرنا۔
☆ بکثرت تسبیح، تحمید، تہلیل اور تکبیر کا ورد کرنا۔
☆ بکثرت ''لاحول ولاقوۃ الا باللہ'' کا ورد کرنا۔
☆ عدل وانصاف کرنا، ہر مسلمان کے لیے نرم دل رہنا اور فقر وفاقے کے باوجود مانگنے سے بچنا۔
☆ ہمیشہ شرم وحیا کا پردہ قائم رکھنا اور بے حیائی سے بچنا۔
☆ اندھیرے کے اوقات (فجر اور عشاء وغیرہ) میں بھی مساجد کی طرف چل کر جانا۔
☆ ہمہ وقت نیک اعمال کی کوشش کرنا جب بھی موت آئے کوئی نیک عمل کرتے ہوئے ہی آئے۔
☆ وفات کے وقت توحید الٰہی کا اقرار کرنا اور کلمہ پڑھنا۔

احوالِ جہنم

انسان کی سب سے بڑی ناکامی یہ ہے کہ وہ اپنے گناہوں کے سبب جنت سے محروم ہو کر جہنم کا ایندھن بن جائے۔ جہنم میں کانٹے دار جھاڑیاں، بدبودار درخت، پینے کے لئے زخموں سے نکلنے والی پیپ اور اُبلتا ہوا گرم پانی ملے گا۔ سروں پر لوہے کے ہتھوڑے مارے جائیں گے یہ تمام سزائیں دنیا کی تمام آسائشوں کو بھلا کر رکھ دیں گی۔

جہنم کی شدت کا ایک نمونہ:

سیدنا انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (قیامت کے دن) دنیا میں عیش و عشرت کی زندگی بسر کرنے والے ایک جہنمی کو لایا جائے گا، پھر اسے جہنم کی آگ میں ایک غوطہ دے کر پوچھا جائے گا اے آدم کے بیٹے! کیا تو نے کبھی بھلائی اور اچھی حالت دیکھی ہے؟ کیا تجھ پر کبھی عیش و عشرت کا دور گزرا؟ وہ کہے گا اللہ کی قسم اے میرے رب! کبھی نہیں (جہنم کا صرف ایک ہلکا سا غوطہ اسے سب کچھ بھلا دے گا) پھر جنتی لوگوں میں سے ایک ایسے آدمی کو لایا جائے گا جس نے دنیا میں بڑی سختی اور تنگی والی زندگی بسر کی ہوگی، اسے جنت کا ایک غوطہ دیا جائے گا اور پھر اس سے پوچھا جائے گا اے آدم کے بیٹے! کیا تو نے کبھی دکھ وغیرہ دیکھا ہے؟ کیا تجھ پر کبھی سختی اور تنگی آئی تھی؟ وہ کہے گا اللہ کی قسم اے میرے رب! کبھی نہیں، مجھ پر نہ کبھی تنگی آئی اور نہ ہی میں نے کبھی کوئی دکھ دیکھا ہے۔ (جنت کا ایک غوطہ جنتی کو دنیا کی تمام سختیاں اور تنگیاں بھلا دے گا)۔ [صحیح۔ صحیح مسلم: 2807]

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اگر اس مسجد (نبوی) میں ایک لاکھ یا اس سے بھی زائد لوگ ہوں اور ان لوگوں میں ایک جہنمی شخص موجود ہو اور وہ سانس لے اور اس کا یہ سانس لوگوں تک پہنچ جائے تو یہ مسجد اور جو کچھ بھی (لوگ وغیرہ) مسجد میں ہیں سب کچھ جل جائے۔''

[صحیح۔ مسند ابو یعلی: 6670]

سب سے ہلکا عذاب جہنم:

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جہنم میں سب سے ہلکا عذاب ابو طالب کو ہوگا وہ آگ کی جوتیاں پہنے ہوئے ہوگا کہ جن سے اس کا دماغ کھولتا رہے گا۔

[صحيح۔ صحيح مسلم: 212]

جہنمیوں کی چیخ و پکار:

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جہنم والے (جہنم کے داروغے) مالک کو پکاریں گے اور وہ چالیس سال تک ان کو جواب نہیں دے گا، پھر کہے گا: بے شک تم (اس جہنم میں) ہمیشہ ہمیشہ پڑے رہو، پھر یہ لوگ اپنے رب کو پکاریں گے اور عرض کریں گے اے ہمارے رب! ہمیں اس جہنم سے نکال لے اور اگر ہم دوبارہ (کفر اور بدعملی) اختیار کریں تو بے شک ہم ظالم ہیں، تو اللہ تعالیٰ انہیں اتنی مدت تک جواب نہیں دے گا جتنی پوری دنیا کی مدت ہے پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا تم اس جہنم میں ذلیل و رسوا ہو کر پڑے رہو اور مجھ سے کلام نہ کرو، پھر یہ لوگ مایوس ہو کر چیخ و پکار کریں گے اور ان کی آواز گدھوں کی آواز جیسی ہوگی آواز کی ابتدا سینے سے ہوگی اور آواز کا آخر حلق سے ہوگا۔[صحيح۔ مستدرك للحاكم: 395/2]

ہمیشہ جہنم سے پناہ مانگنی چاہیے:

قرآن کریم میں متعدد مقامات پر ایسی دعائیں مذکور ہیں جن میں جہنم کی آگ سے پناہ مانگنے کے الفاظ موجود ہیں جیسا کہ مختلف مواقع پر یہ الفاظ مذکور ہیں ﴿وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ﴾ ''(اے ہمارے رب!) ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔'' [صحيح مسلم: 2807، بغوی: 4404، عبد بن حميد: 1313]

ایک دوسرے مقام پر یہ الفاظ ہیں کہ ﴿رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ﴾

''اے ہمارے پروردگار! ہم سے جہنم کا عذاب پھیر دے۔'' [الفرقان: 65]

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز میں تشہد کے آخر میں یہ دعا مانگا کرتے تھے: ''اے اللہ! ہم جہنم کے عذاب سے تیری پناہ مانگتے ہیں۔'' [صحيح مسلم: 588، ابو داؤد: 983]

ایک اور روایت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کے یہ الفاظ بھی مذکور ہیں:

''اے پروردگار! جس روز تو اپنے بندوں کو اٹھائے گا اس روز مجھے اپنے عذاب سے بچائے رکھنا۔''

[صحیح۔ السلسلة الصحيحة: 2703، ابو داؤد: 5045، جامع الترمذی: 3399]

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''تین مرتبہ جہنم سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرنے سے جہنم خود اللہ کے حضور سفارش کرتی ہے کہ ''اے اللہ! اسے آگ سے بچا لے۔''

[صحیح۔ صحیح الترغیب: 3654، صحیح الجامع: 6275، جامع الترمذی: 2572، ابن ماجہ: 4340]

جہنم کی وسعت:

جہنم کی وسعت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ اللہ کی ساری مخلوق میں سے ہر ہزار میں سے نو سو ننانوے افراد جہنم میں جائیں گے لیکن پھر بھی اس میں جگہ باقی ہوگی اور وہ مزید افراد کا مطالبہ کرے گی تب اللہ تعالیٰ اس میں اپنا قدم مبارک رکھیں گے تو پھر وہ کہے گی، بس بس۔

جہنم میں لے جانے والے اعمال:

☆ شرک کی ہر قسم (غیر اللہ سے مدد طلب کرنا، قبروں پر سجدے کرنا اور شرکیہ تعویذات پہننا وغیرہ) سے بچنا چاہیے کیونکہ قرآن میں ہے کہ اللہ تعالیٰ مشرک کو ہرگز معاف نہیں فرمائے گا اور جو اللہ کے ساتھ شرک کرتا ہے اللہ تعالیٰ نے اس پر جنت حرام کر دی ہے اور اس کا ٹھکانہ جہنم ہے۔

☆ رسول اللہ ﷺ کی اطاعت و فرمانبرداری سے اعراض نہیں کرنا چاہیے کیونکہ فرمانِ نبوی کے مطابق جو آپ ﷺ کی اطاعت نہیں کرتا وہ خود ہی جنت میں جانے سے انکار کر دیتا ہے (اور پھر وہ یقیناً جہنم میں ہی جائے گا)۔

☆ رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ باندھنے سے بچنا چاہیے یعنی کوئی بھی ایسی بات آپ ﷺ کی طرف منسوب نہیں کرنی چاہیے جو آپ ﷺ نے نہیں فرمائی کیونکہ جو ایسا کرتا ہے اس کے متعلق آپ ﷺ نے فرمایا: اسے چاہیے کہ وہ اپنا ٹھکانہ جہنم بنا لے۔

☆ حاکم و قاضی کو ہمیشہ عدل و انصاف سے کام لینا چاہیے کیونکہ جو بھی قاضی عدل سے کام نہیں لیتا وہ جہنم میں

جانے والا ہے۔

☆ کسی کو ناحق (ظلم وزیادتی سے) ہرگز قتل نہیں کرنا چاہیے۔قرآن میں ہے کہ ایسے شخص کی جزا جہنم ہے۔

☆ خود کو ہمیشہ تکبر سے بچانا چاہیے اور کبھی بھی خود کو بڑا اور دوسروں کو حقیر نہیں سمجھنا چاہیے، فرمانِ نبوی ﷺ کے مطابق جس کے دل میں ذرہ برابر بھی تکبر ہوا وہ جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

☆ سود کی لعنت سے بچنا چاہیے کیونکہ سود خوری ایسا عمل ہے جو جہنم میں لے جانے والا ہے۔ اور ایک حدیث کے مطابق تو سود سات ہلاک کرنے والی اشیاء میں سے ایک ہے۔

☆ یتیموں کا مال ناحق کھانا بھی جہنم میں داخلے کا موجب ہے۔

☆ جانداروں کی تصاویر بنانے سے بچنا چاہیے کیونکہ فرمانِ نبوی ﷺ ہے کہ قیامت کے دن سب سے سخت عذاب تصویریں بنانے والوں کو ہوگا۔

☆ دین کا علم خالص رضائے الٰہی کے لیے حاصل کرنا چاہیے کیونکہ جو دنیوی اغراض کے لیے دین کا علم حاصل کرتا ہے وہ روزِ قیامت جنت کی خوشبو بھی نہیں پائے گا۔

☆ جانوروں کو سزا دینا یا انہیں اذیت پہنچانا بھی جہنم میں داخلے کا ذریعہ بن سکتا ہے جیسا کہ ایک روایت میں ہے کہ ایک عورت نے بلی کو باندھے رکھا، نہ اسے خود کچھ کھانے کو دیا اور نہ ہی اسے کھلا چھوڑا کہ وہ خود کسی کیڑے مکوڑے کو کھا سکے، بالآخر وہ مر گئی تو اللہ تعالیٰ نے اسے اسی عمل کی وجہ سے جہنم میں بھیج دیا۔

☆ خواتین کو ایسا لباس ہرگز زیب تن نہیں کرنا چاہیے جس سے ان کے جسمانی خدوخال نمایاں ہوں اور وہ لباس پہننے کے باوجود عریاں ہوں، چنانچہ فرمانِ نبوی ﷺ کے مطابق ایسی عورتیں جنت کی خوشبو بھی نہیں پائیں گی۔

☆ خواہ کیسے بھی حالات ہوں خودکشی ہرگز نہیں کرنی چاہیے کیونکہ خودکشی کرنے والا جہنم میں بھی اسی آلے کے ساتھ بار بار خودکشی کرتا رہے گا جس کے ساتھ اس نے دنیا میں خودکشی کی تھی۔

☆ سونے اور چاندی کے برتنوں میں کھانا پینا بھی جہنم میں داخلے کا ایک ذریعہ ہے جیسا کہ ایک روایت میں ہے کہ جو سونے اور چاندی کے برتنوں میں کھاتا پیتا ہے وہ اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ بھرتا ہے۔

27

جنت اور جہنم کے حالات کا بیان

1- جنت کا سوال کرنے اور جہنم سے پناہ مانگنے کی ترغیب

1817 عن ابن عباسٍ رضي الله عنهما: أن النبيَّ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كان يعلِّمهم هذا الدعاءَ كما يعلِّمُهم السورةَ مِنَ القرآنِ: ((قولوا: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ، وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ، وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ)).

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں یہ دعا قرآن مجید کی سورت کی طرح اہتمام سے سکھلاتے تھے "اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ، وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ، وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ" اے اللہ! بے شک میں جہنم کے عذاب سے تیری پناہ میں آتا ہوں، عذاب قبر سے تیری پناہ میں آتا ہوں، اور فتنہ دجال سے تیری پناہ میں آتا ہوں، اور زندگی اور موت کے فتنوں سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔ [صحيح۔ صحيح مسلم: 590، موطا امام مالك: 215/1، سنن ابی داود: 1547/980، جامع الترمذی: 3493، سنن نسائی: 5520]

1818 عن عبد الله بن مسعودٍ رضي الله عنه قال: قالتْ أُمُّ حبيبةَ رضي الله عنها زوجُ النبيِّ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَللّٰهُمَّ أَمْتِعْنِي بزوجي رسولِ الله وبأبي أبي سفيانَ، وبأخي معاويةَ. فقال: [قد] سألتِ اللّٰه لآجالٍ مضروبَةٍ، وأيّامٍ معدودَةٍ، وأرزاقٍ مقسومَةٍ، لن يُعَجِّلَ اللّٰه شيئًا منها قبل أجله، ولا يُؤَخِّرُ [شيئًا عَنْ حِلِّه]، ولو كنتِ سألتِ اللّٰه أنْ يعيذَكِ مِنْ [عذابٍ في] النارِ، وعذابٍ [في] القبرِ؛ كان خيرًا

وأفضلَ)).

سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا (ایک مرتبہ) یہ دعا مانگ رہی تھیں ''اے اللہ! ایک لمبی مدت تک مجھے اپنے شوہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، اپنے باپ ابوسفیان رضی اللہ عنہ اور اپنے بھائی امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے فائدہ اٹھانے کا موقع دے (یہ سن کر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''تحقیق تم نے محدود مدت، مقرر کردہ (ہماری) زندگیوں اور پہلے سے تقسیم شدہ رزق کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے سوال کیا ہے، اللہ تعالیٰ ہرگز کسی بھی چیز کو اس کے وقت سے پہلے نہ مقدم کرتا ہے اور نہ ہی مؤخر کرتا ہے۔ اگر تم اللہ تعالیٰ سے یہ سوال کرتی کہ وہ تجھے عذاب قبر اور آگ کے عذاب سے محفوظ رکھے تو یہ (دعا) تیرے لیے بہت ہی بہتر اور افضل ہوتی۔ [صحیح۔ صحیح مسلم: 2663]

1819 عن أنسِ بنِ مالكٍ رضي الله عنه قال: قال رسولُ الله صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ سألَ اللّٰه الجنَّةَ ثلاثَ مراتٍ قالتِ الجنَّةُ: اللّٰهُمَّ أدْخِلْهُ الجنَّة، ومنِ اسْتَجار مِنَ النارِ ثلاثَ مراتٍ قالَتِ النارُ: اللّٰهُمَّ أجِرْهُ مِنَ النارِ)).

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو آدمی اللہ تعالیٰ سے تین مرتبہ جنت کا سوال کرتا ہے تو جنت عرض کرتی ہے اے اللہ! اس کو جنت میں داخل فرما دے، اور جو آدمی تین بار جہنم سے پناہ طلب کرتا ہے تو جہنم عرض کرتی ہے، اے اللہ! اس کو جہنم سے پناہ عطا فرما۔ [صحیح لغیرہ۔ نسائی فی عمل الیوم و اللیلة: 110، جامع الترمذی: 2572، سنن ابن ماجه: 4340، صحیح ابن حبان: 1034]

1820 عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إنَّ لله ملائكةً سيَّارةً يتبعُون مجالِسَ الذكْرِ))، فذكر الحديث إلي أن قال: ((فيسألُهُم اللّٰه عزَّ وجلَّ . وهو أعلَمُ-: مِنْ أينَ جئْتُم؟ فيقولون: جئْنا مِنْ عندِ عبادٍ لكَ يسبِّحونَك، ويكبِّرونَك، ويهلِّلونَك، ويَحْمَدونَك، ويسْألونَك. قال: فما يسْألوني؟ قالوا: يَسْألونَك جَنَّتَكَ. قال: وهلْ رأوْا جنَّتي؟ قالوا: لا أيْ ربِّ! قال: فكيفَ لوْ رأوْا جنَّتي؟ قالوا: ويسْتَجيرونَك. قال: وممَّ يسْتجيروني؟ قالوا: مِنْ نارِك يا ربِّ! قال: وهلْ رأوْا ناري؟ قالوا: لا. قال: فكيفَ لوْ رأوْا ناري؟ قالوا: ويسْتَغْفِرونك. قال: فيقولُ قد غفرتُ لهم، وأعطيْتُهم ما سَألوا، وأجَرْتُهم مِمَّا اسْتَجاروا))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''بے شک اللہ تعالیٰ نے کچھ فرشتے اس بات پر مقرر کر رکھے ہیں کہ وہ زمین پر چکر لگا کر ذکر کی مجالس کو تلاش کرتے ہیں (انہیں ذکر والی مجلس ملتی ہے یہ وہاں جاتے ہیں پھر جب مجلس ختم ہو جاتی ہے تو یہ واپس اللہ تعالیٰ کے پاس جاتے ہیں تو) اللہ تعالیٰ ان (فرشتوں) سے سوال کرتا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ خوب جاننے والا ہے۔ تم کہاں سے آئے ہو؟ وہ (فرشتے) عرض کرتے ہیں: ہم تیرے بندوں کے پاس سے آئے ہیں وہ تیری تسبیح (پاکی)، بڑائی، حمد اور تیری وحدانیت بیان کر رہے تھے اور تجھ سے سوال کر رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ فرشتوں سے پوچھتا ہے یہ لوگ مجھ سے کس چیز کا سوال کر رہے تھے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں۔ یہ لوگ تجھ سے تیری جنت کا سوال کر رہے تھے، اللہ تعالیٰ پوچھتا ہے کیا ان لوگوں نے میری جنت دیکھی ہے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں اے ہمارے رب! ''نہیں دیکھی'' پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اگر وہ میری جنت کو دیکھ لیں تو پھر ان کی کیفیت کیا ہوگی؟ پھر فرشتے عرض کرتے ہیں اور یہ لوگ تجھ سے پناہ طلب کر رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ ان سے پوچھتا ہے۔ یہ لوگ کس چیز سے میری پناہ طلب کر رہے تھے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں۔ اے ہمارے رب! تیری آگ سے وہ تیری پناہ طلب کر رہے تھے۔ تو اللہ تعالیٰ ان سے پوچھتا ہے کیا ان لوگوں نے میری آگ دیکھی ہے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں ''نہیں دیکھی'' اللہ تعالیٰ ان فرشتوں سے پوچھتا ہے اگر یہ میری آگ کو دیکھ لیں تو ان کی کیفیت کیا ہوگی؟ پھر فرشتے عرض کرتے ہیں یہ لوگ تجھ سے مغفرت طلب کر رہے تھے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تحقیق میں نے انہیں معاف فرما دیا اور یہ لوگ جو کچھ طلب کر رہے ہیں میں نے انہیں عطا کیا اور جس چیز سے یہ میری پناہ طلب کر رہے ہیں میں نے انہیں (اس چیز سے) پناہ دی۔ [صحیح۔ صحیح بخاری: 6408، صحیح مسلم: 2689]

جہنم کی حالت کا بیان

1- آگ سے ڈرنے کا بیان (اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے فضل و کرم سے محفوظ رکھے)

1821 عن أنسٍ رضي الله عنه قال: ((كان أكثرُ دعاءِ النبيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ﴿ربَّنا آتنا في الدُّنيا حسَنةً وفي الآخِرَةِ حسَنةً وقِنا عذابَ النَّارِ﴾))

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کثرت کے ساتھ یہ دُعا کیا کرتے تھے ﴿رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ﴾ ''اے ہمارے رب! ہمیں دنیا اور آخرت کی بھلائیاں نصیب فرما اور ہمیں آگ کے عذاب سے محفوظ فرما۔'' [صحیح۔ صحیح بخاری: 6389]

1822 عن عدي بن حاتمٍ رضي الله عنه قال: قال رسولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((اتَّقوا النارَ). قال: وأشاح، ثمَّ قال: ((اتَّقوا النارَ)). ثم أعْرضَ وأشاحَ (ثلاثًا)، حتى ظننّا أنه ينظُر إليْها، ثم قال: ((اتَّقوا النارَ، ولوْ بشِقِّ تمرةٍ، فمنْ لَمْ يجِدْ، فبكلِمَةٍ طيِّبَةٍ)).

سیدنا عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''تم سب آگ سے بچو'' راوی کہتا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر کپکپی طاری ہوئی اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم سب آگ سے بچو'' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر تین مرتبہ کپکپی طاری ہوئی یہاں تک کہ ہم نے گمان کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس (آگ) کی طرف دیکھ رہے ہیں پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''تم آگ سے بچو اور اگر چہ وہ (اللہ کے لیے) کھجور کے ایک ٹکڑے سے (صدقہ کرے) ہی کیوں نہ ہو اور جس کے پاس کھجور کا ٹکڑا بھی نہیں ہے وہ عمدہ اور اچھی بات کہہ کر ہی اپنے آپ کو جہنم آگ سے بچائے۔[صحیح۔ صحیح بخاری: 1417، صحیح مسلم: 1016]

1823 عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: لما نزلَتْ هذه الآية ﴿وَأَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْأَقْرَبِيْنَ﴾ دعا رسولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُرَيْشًا فاجْتَمعوا فَعَمَّ وخصَّ، فقال: ((يا بني كعْبِ بْنِ لُؤَيٍ! أنْقِذوا أنْفُسَكم مِنَ النار، يا بَني مُرَّةَ بْنِ كَعْبٍ! أنقِذوا أنفُسَكم مِنَ النارِ، يا بني هاشِمٍ! أنْقِذوا أنفُسَكم مِنَ النارِ، يا بني عبدِ المطَّلِبِ! أنْقِذوا أنفُسَكم مِنَ النارِ، يا فاطمَةُ! أنقذي نَفْسَكِ مِنَ النارِ؛ فإنّي لا أمْلِكُ

لَكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب قرآن مجید کی یہ آیت نازل ہوئی ''وَأَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْأَقْرَبِيْنَ'' آپ ﷺ اپنے خاندان والوں کو ڈرائیں، تو آپ ﷺ نے (اپنے خاندان) قریش کو بلایا وہ سب کے سب جمع ہوئے تو آپ ﷺ نے عام خطاب بھی فرمایا اور خصوصی خطاب بھی فرمایا (یعنی عام لوگوں کو دعوت دی اور خاص لوگوں کے نام لے کر انہیں بھی دعوت دی) آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے کعب بن لوی کی اولاد! اے مرۃ بن کعب کی اولاد! اے بنو ہاشم! اے بنی عبدالمطلب! تم سب اپنے آپ کو جہنم کے عذاب سے بچاؤ۔ اے فاطمہ! اپنے آپ کو جہنم کی آگ سے بچا۔ بے شک میں تمہارے لیے اللہ کی طرف سے کسی چیز کا مالک نہیں ہوں (یعنی میں تم میں سے کسی کو بھی اللہ کے عذاب سے نہیں بچا سکتا)۔

[صحیح۔ صحیح مسلم: 204، صحیح بخاری: 4771، سنن ترمذی: 3186، سنن نسائی: 3648]

1824 حدیث عن أبي هريرة رضي الله عنه عنِ النبيِّ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قال: ((إنَّما مثَلي ومثَلُ أمَّتي؛ كمثَلِ رجلٍ استَوْقَد نارًا، فجعلَتِ الدوابُّ والفَراشُ يقَعْنَ فيها، فأنا آخِذٌ بِحُجَزِكُم، وأنتم تَقَحَّمونَ فيها)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''میری مثال اور میری امت کی مثال تو صرف اور صرف اس آدمی کی طرح ہے جس نے آگ جلائی اور پروانے اور دوسرے جانور (جو آگ میں گرتے ہیں) آگ میں گرنے لگے، میں تمہاری کمر سے پکڑ کر تمھیں آگ میں گرنے سے روک رہا ہوں اور تم ہو کہ (برے اعمال کر کے) آگ میں گر رہے ہو۔

[صحیح۔ صحیح بخاری: 3426, 6483، صحیح مسلم: 2284]

1825 حدیث رُوي عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((ما رأيتُ مثلَ النارِ نامَ هارِبُها، ولا مثلَ الجنَّةِ نامَ طالبُها)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے (جہنم کی) آگ جیسی کوئی بھی (خطرناک اور خوفناک) چیز نہیں دیکھی (لیکن پھر بھی تعجب ہے کہ) اس سے بھاگنے (بچنے) والا سویا ہوا ہے

(غفلت کا شکار ہے) اور میں نے جنت جیسی (کوئی عمدہ) چیز نہیں دیکھی (لیکن) اس کو طلب کرنے والا بھی سویا ہوا ہے (غفلت کا شکار ہے)۔ [حسن لغیرہ۔ جامع الترمذی:]

1826 عن أنسِ بنِ مالكٍ رضي الله عنه عن رسولِ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّه قال لجبريلَ: ((**ما لي لا أري ميكائيلَ ضاحِكًا قَطُّ؟**)) قال: **ما ضَحِكَ ميكائيلُ منذ خُلِقَتِ النارُ.**

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبریل علیہ السلام کو فرمایا: ''میں نے میکائیل کو کبھی بھی ہنستے ہوئے نہیں دیکھا؟'' تو جبریل علیہ السلام عرض کرنے لگے: جب سے اللہ تعالیٰ نے جہنم کو بنایا ہے اس وقت سے میکائیل کبھی بھی نہیں ہنسا۔ [حسن لغیرہ۔ مسند احمد: 224/3]

1827 عن ابن مسعود رضي الله عنه قال: قال رسولُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((**يُؤْتي بالنارِ يومَ القِيامَةِ لها سبْعون أَلْفَ زِمامٍ، معَ كلِّ زِمامٍ سبْعونَ أَلْفَ ملَكٍ يجُرُّونَها**))

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''قیامت کے دن جہنم کو (اس حال میں) لایا جائے گا کہ اس کی ستر ہزار لگامیں ہوں گی اور ہر لگام کے ساتھ ستر ہزار فرشتے ہوں گے (یعنی 4 ارب 90 کروڑ فرشتے ہوں گے) جو اس جہنم کو کھینچ رہے ہوں گے۔

[صحیح۔ صحیح مسلم: 2842، جامع الترمذی: 2573, 2576]

2-دوزخ کی گرمی کی شدت کا بیان

1828 عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبيّ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قال: ((نارُكم هذه –ما يوقِدُ بنو آدَم–. جزْءٌ واحِدٌ مِنْ سبْعينَ جزءاً مِنْ نارِ جَهنَّم)) قالوا: والله إنْ كانَتْ لكافِيَةً. قال: ((إنَّها فُضِّلَتْ عليها بِتِسْع وستِّين جُزْءاً، كلُّهُنَّ مثلُ حَرِّها)). وفي رواية ((وضُرِبَتْ بالبَحْرِ مرَّتَيْنِ، ولولا ذلك ما جَعل الله فيها منفَعةً لأحَدٍ)).

سیدنا ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''تمہاری یہ آگ جسے آدم کا بیٹا جلاتا ہے یہ جہنم کی آگ کے ستر حصوں میں سے ایک حصہ ہے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی اللہ کی قسم! یہ (دنیا کی آگ ہی) کافی تھی، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جہنم کی آگ کو دنیا کی آگ کے مقابلہ میں انہتر درجے فضیلت دی گئی ہے اور ہر درجہ کی حرارت دنیا کی آگ کی شدت کے برابر ہے۔ ایک روایت میں یہ بھی الفاظ ہیں'' دنیا کی آگ دو مرتبہ سمندر کے پانی کے ساتھ دھوئی گئی ہے اگر ایسا نہ ہوتا تو اللہ تعالیٰ اس (آگ) میں کسی ایک کے لیے فائدہ نہ رکھتا'' (کوئی اس آگ سے فائدہ نہ اٹھا سکتا)۔[صحیح۔ موطا امام مالك: 944/2، صحیح بخاری: 3265، صحیح مسلم: 2843، جامع الترمذی: 2589، مسند احمد: 467/2، صحیح ابن حبان: 7462، البیهقی فی البعث والنشور: 551 ,550]

1829 (عن ابی هريرة) رضي الله عنه عن النبيّ صَلَّي اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قال: ((لو كانَ في هذا المسْجِدِ مِائَةُ ألفٍ أوْ يَزيدونَ، وفيهم رجلٌ مِنْ أهْلِ النارِ فتَنفَّس، فأصابَهُم نَفَسُه؛ لاحْتَرق المسْجِدُ ومَنْ فيه)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اگر اس مسجد (نبوی) میں ایک لاکھ یا اس سے بھی زائد لوگ ہوں اور ان لوگوں میں ایک جہنمی شخص موجود ہو اور وہ سانس لے اور اس کا یہ سانس لوگوں تک پہنچ جائے تو یہ مسجد اور جو کچھ بھی (لوگ وغیرہ) مسجد میں ہیں سب کچھ جل جائے۔''

[صحیح۔ مسند ابو یعلی: 6670]

1830 عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبيّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيهِ وَسَلَّم قال: ((لمّا خلَق اللّٰه الجنَّة والنارَ، أرسلَ جبريلَ إلى الجنَّةِ فقال: انظُرْ إليْها وإلى ما أعددْتُ لأهْلِها فيها، قال فجاءَ فنظَر إليها وإلى ما أعدَّ اللّٰه لأهْلِها فيها، قال: فرجَع إليْه، قال: وعِزَّتِكَ! لا يَسْمَعُ بها أحَدٌ إلا دخَلها! فأمَر بها فَحُفَّتْ بالمكارِه فقال: ارْجِعْ إليْها فانْظُر إلى ما أعددْتُ لأهْلِها فيها. قال: فرجَع إليها فإذا هِيَ قد حُفَّتْ بالمكارِهِ، فرجَع إليه فقال: وعِزَّتِكَ لقد خِفتُ أنْ لا يَدْخُلَها أحَدٌ! وقال: اذْهَبْ إلى النارِ فانْظُرْ إليْها وإلى ما أعدَدْتُ لأهْلِها فيها، قال: فنظَر إليها، فإذا هي يَرْكَبُ بعضُها بعضًا، فرجعَ إليه فقال: وعِزَّتِكَ لا يسمَعُ بها أحدٌ فيدْخُلَها، فأمَر بها فحُفَّتْ بالشَّهواتِ، فقال: ارْجِعْ إليها، فرجَع إليها، فقال: وعِزَّتِكَ! لقد خَشيتُ أنْ لا يَنْجُوَ منها أحَدٌ إلا دخَلَها)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جب اللہ تعالیٰ نے جنت اور جہنم کو تخلیق کیا تو جبریل علیہ السلام کو جنت کی طرف بھیج کر ارشاد فرمایا: ''تم جنت اور ان چیزوں کو دیکھو جو میں نے جنتی لوگوں کے لیے جنت میں تیار کی ہیں، چنانچہ جبریل علیہ السلام نے آ کر جنت اور جنت میں جنتی لوگوں کے لئے تیار شدہ اشیاء کو دیکھا اور واپس لوٹ کر اللہ تعالیٰ کے سامنے عرض کرنے لگا (اے اللہ!) آپ کی عزت کی قسم جو کوئی بھی اس کے بارے میں سنے گا وہ (محنت کر کے) اس میں ضرور داخل ہوگا پھر اس جنت کو مشقتوں سے ڈھانپ دیا گیا (جنت شرعی احکام اور قیود کی پابندی پر ہی ملے گی) پھر جبریل علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم جنت کی طرف جاؤ اور دیکھو کہ میں نے اس جنت میں جنتی لوگوں کے لئے کیا کیا کچھ تیار کیا ہے۔ جبریل علیہ السلام نے جا کر دیکھا تو وہ جنت مشکلات اور پابندیوں سے ڈھانپ دی گئی ہے، جبریل علیہ السلام اللہ کی طرف واپس لوٹے اور عرض کرنے لگے (اے اللہ!) تیری عزت کی قسم! میں ڈرتا ہوں کہ اس میں کوئی بھی داخل نہیں ہوگا (ہوسکتا ہے لوگ مشکلات اور پابندیاں برداشت نہ کرسکیں) پھر اللہ نے جبریل علیہ السلام کو فرمایا: اب جہنم کی طرف جاؤ اور جہنم اور ان اشیاء کو دیکھو جو میں نے جہنمی لوگوں کے لئے تیار کی ہیں چنانچہ جبریل علیہ السلام نے واپس لوٹ کر عرض کی (اے اللہ!) آپ کی عزت کی قسم! اس جہنم کے بارے میں جو کوئی بھی سنے گا وہ اس میں داخل نہیں ہوگا، (اس سے بچنے کی کوشش کرے گا) اللہ تعالیٰ نے اس جہنم کے بارے میں حکم دیا اور اسے شہوات سے ڈھانپ دیا گیا، پھر اللہ نے

جبریل علیہ السلام کو فرمایا: تم جہنم کی طرف جاؤ جبریل علیہ السلام جہنم کی طرف گئے اور (جہنم کے اردگرد شہوات کو دیکھ کر) عرض کرنے لگے (اے اللہ!) آپ کی عزت کی قسم مجھے اس بات کا ڈر ہے کہ اس جہنم سے کوئی بھی نجات نہیں پائے گا بلکہ اس میں داخل ہوگا (لوگ شہوات کی پیروی کر کے اپنے رب کو ناراض کر دیں گے اور جہنم میں داخل ہوں گے)[حسن۔ سنن ابی داؤد: 4744، سنن نسائی: 3763، جامع الترمذی: 2698]

3- جہنم کی گہرائی کا بیان

1831 عن خالد بن عمير قال: خطبَ عُتبةُ بنُ غزوانَ رضي اللّٰه عنهُ فقال: إنَّه ذُكِرَ لنا: ((أنَّ الحجرَ يُلْقي مِنْ شَفَةِ جهَنَّم، فيهْوي فيها سَبْعينَ عامًا ما يُدْرِكُ لها قعْرًا، واللّٰه لَتُملأنَّ، أفَعجِبْتُم ؟)).

رواه مسلم هكذا. ورواه الترمذي عن الحسن قال: قال عتبة بن غزوان علي منبرنا هذا يعني منبر البصرة عن النبي صلي اللّٰه عليه وسلم قال ((إنَّ الصخْرَةَ العظيمَةَ لتُلْقي من شَفيرِ جهَنَّم، فتَهْوي فيها سبْعين عامًا وما تُفْضي إلي قرارِها)) قال: وكان عمر يقول: أكْثِروا ذكرَ النارِ؛ فإنَّ حرَّها شديدٌ، وإنَّ قعرَها بعيدٌ، وإنَّ مقامِعَها حديدٌ.

خالد بن عمیر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) سیدنا عقبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیا اور فرمانے لگے: بے شک ہمیں نبی ﷺ یہ بات بتلائی کہ یقیناً جہنم کے کنارے سے ایک پتھر پھینکا جائے اور وہ ستر سال تک مسلسل جہنم میں گرتا رہے لیکن پھر بھی وہ جہنم کی تہہ تک نہیں پہنچ پائے گا (اللہ کی قسم! البتہ یہ جہنم (انسانوں سے) بھر دی جائے گی کیا تم اس پر تعجب کرتے ہو؟) سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: تم کثرت کے ساتھ جہنم کو یاد رکھا کرو اس کی حرارت (تپش) بہت سخت ہے اور اس کی گہرائی بہت ہی زیادہ ہے اور اس کے ہتھوڑے لوہے کے ہیں۔ [صحیح۔ صحیح مسلم: 2967، جامع الترمذی: 2575]

4- جہنم کے سانپوں اور بچھوؤں کا بیان

1832 عن عبد الله بن الحارث بن جزءٍ الزبيدي رضي الله عنه قال: قال رسول الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إنّ في النارِ حياتٍ كأمثالِ أعناق البُخْتِ، تلسعُ إحداهن اللسعةَ فيجدُ حَرّها سبعين خريفًا، وإن في النار عقاربَ كأمثالِ البغال الموكفةِ تلسعُ إحداهن اللسعةَ فيجد حُمُوَّتها أربعين سنةً)).

سیدنا عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''یقیناً جہنم کے سانپ بختی اونٹ کی گردنوں کے برابر ہیں ان میں جو سانپ کسی کو ایک مرتبہ بھی ڈس لے گا وہ ستر سال تک اس ڈسنے کے درد کی شدت محسوس کرتا رہے گا، اور بے شک جہنم میں جو بچھو ہیں وہ بڑے بڑے خچروں کی مانند ہیں، ان میں سے جو بچھو کسی کو ایک مرتبہ ڈس لے گا وہ اس ڈسنے کی درد کی شدت چالیس سال تک محسوس کرتا رہے گا۔

[حسن۔ مسند احمد: 191/4، صحیح ابن حبان: 7471، مستدرك حاكم: 593/4]

1833 عن يزيد بن شجرة قال: إن لجهنمَ لجُبابًا، في كل جُبٍّ ساحلاً كساحلِ البحر، فيه هوامٌّ وحيّاتٌ كالبخاتي، وعقاربُ كالبغال الدُّلْم، فإذا سألَ أهلُ النارِ التخفيف قيلَ: اخرجوا إلي الساحلِ، فتأخذهم تلك الهوامُّ بشفاههم وجنوبهم وما شاء الله من ذلك، فتكشطُها، فيرجعون، فيبادرون إلي معظم النيرانِ، ويُسَلَّطُ عليهم الجَرَبُ، حتي إن أحدهم لَيَحُكُّ جلده حتي يبدو العظم، فيقالُ: يا فلان! هل يؤذيك هذا فيقول نعم فيقال له ذلك بما كنت تؤذي المؤمنين.

یزید بن شجرہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں بے شک جہنم میں کنویں ہیں اور ہر کنویں کا ایک ساحل ہے جس طرح سمندر کا ساحل ہوتا ہے، اس (ساحل) میں زہریلے کیڑے مکوڑے اور سانپ ہیں جو بختی (لمبی گردن والے) اونٹوں کی طرح ہیں اور سیاہ خچروں کی مانند بچھو ہیں، جب جہنمی (عذاب میں) تخفیف (کمی) کا مطالبہ کریں گے تو انہیں کہا جائے گا کہ تم اس ساحل کی طرف چلے جاؤ (جب یہ لوگ ساحل پر جائیں گے) تو یہ زہریلے جانور لوگوں کے ہونٹوں اور پہلوؤں کو کاٹ کاٹ کر ان کی کھال اتار دیں گے پھر یہ لوگ واپس لوٹ کر ایک بڑی آگ کی طرف جلدی سے دوڑیں گے پھر ان پر خارش مسلط کر دی جائے گی یہ لوگ اپنے جسم پر خارش کریں گے یہاں تک کہ (خارش کرتے کرتے) ہڈی ظاہر ہو جائے گی پھر اس سے پوچھا جائے گا اے فلاں! کیا یہ چیز تجھے

تکلیف دیتی ہے؟ وہ آدمی کہے گا کیوں نہیں بہت تکلیف دیتی ہے! تو اس جہنمی سے کہا جائے گا: یہ تکلیف تجھے اس لیے دی جارہی ہے کہ تو اسی طرح (دنیا میں) مسلمانوں کو تکلیف دیا کرتا تھا۔

[صحیح موقوف۔ ابن ابی دنیا:]

5- جہنمیوں کے پینے کا بیان

1834 عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي صلي الله عليه وسلم قال: ((**إن الحميمَ ليُصَبُّ علي رؤوسهم، فينفذُ الحميمُ حتي يخلصَ إلي جوفه فيسلُتُ ما في جوفه حتي يمرق من قدميه، وهو (الصَّهرُ)، ثم يعاد كما كان**)). رواه الترمذي والبيهقي إلا أنه قال: ((**فيخلصُ، فينفذُ الجمجمةَ حتي يخلصَ إلي جوفه**)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''بے شک گرم پانی جہنمیوں کے سروں پر ڈالا جائے گا چنانچہ وہ گرم پانی ان کے جسم میں داخل ہو کر پیٹ تک پہنچ جائے گا اور جو کچھ پیٹ میں ہے (انتڑیاں وغیرہ) سب کچھ کاٹ کر باہر نکال دے گا اور (خود وہ پانی) پھر قدموں سے باہر نکلے گا اور یہ سخت گرم ہوگا (کہ سب کچھ پگھلا دے گا) اور پھر اسی طرح اسے لوٹایا جائے گا جس طرح یہ تھا (دوبارہ عذاب دینے کے لئے)۔ [حسن۔ جامع الترمذی: 2582، البیهقی فی البعث والنشور: 579]

1835 ابن حبان في صحيحه من حديث عبد الله بن عمرو أطول منه إلا أنه قال ((**مَنْ عادَ في الرابعَةِ كان حقًّا علي الله أنْ يَسقيَهُ مِنْ طينَةِ الخَبالِ يومَ القِيامَةِ**)). **قالوا: يا رسولَ الله! وما طينَةُ الخَبالِ؟ قال: ((عُصارَةُ أهْلِ النارِ))**.

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جس آدمی نے شراب پی تو اللہ تعالیٰ ایسے آدمی کی چالیس دن تک نماز قبول نہیں کرتا اور اگر وہ (بغیر توبہ کے ہی) مر گیا تو جہنم میں داخل ہوگا

اور اگر وہ توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرمالیتا ہے، پھر اگر وہ آدمی دوبارہ نشہ کرتا ہے (شراب وغیرہ) پیتا ہے تو ایسے آدمی کی نماز چالیس دن تک قبول نہیں کی جاتی اور اگر وہ ایسے ہی مر جاتا ہے تو وہ جہنم میں داخل ہوگا اور اگر وہ توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرمالیتا ہے، پھر اگر وہ تیسری بار شراب پیتا ہے تو اس کی چالیس دن تک نماز قبول نہیں کی جاتی اور اگر وہ مر جاتا ہے تو جہنم میں داخل ہوگا اور اگر وہ توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرماتا ہے) اور اگر وہ چوتھی مرتبہ شراب پیتا ہے تو اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ وہ اسے ''طينة الخبال'' سے قیامت والے دن پلائے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم عرض کرنے لگے اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! یہ ''طينة الخبال'' کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جہنمیوں کے جسموں سے نکلنے والا خون اور پیپ۔

[صحیح۔ صحیح ابن حبان: 5357]

6- جہنمیوں کی جسامت اور ان کی بدصورتی کا بیان

1836 عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبيّ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قال: ((**ما بينَ مَنْكبِي الكافِرِ [في النار] مسيرَةُ ثلاثَة أيَّامٍ للراكِبِ المُسْرِع**)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جہنم میں ایک کافر کے دونوں کندھوں کا درمیانی فاصلہ اتنا ہوگا جتنا ایک تیز رفتار سوار تین دن تک سواری پر سفر کرتا ہے (جہنمی کی جسمانی ساخت عذاب دینے کے لئے بڑھادی جائے گی)۔ [صحيح۔ صحيح بخاری: 6551، صحيح مسلم: 2852]

1837 عن أبي سعيد رضي الله عنه عن النبي صلي الله عليه وسلم قال: ((**مقعد الكافر في النار مسيرة ثلاثة أيام، وكلُّ ضرس مثلُ (أحدٍ) وفخذه مثل (وَرِقان)، وجلده سوي لحمه وعظامه أربعون ذراعًا**)).

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آگ میں ایک کافر کے بیٹھنے کی جگہ کا فاصلہ اتنا ہوگا جتنا تین دن کی مسافت کا ہوتا ہے اور ایک کافر کی داڑھ احد پہاڑ کے برابر ہوگی اور اس (کافر) کی ران ورقان پہاڑ کے برابر ہوگی اور اس کی جلد (کھال) چالیس ہاتھ ہوگی اور اس کا گوشت اور ہڈیاں برابر کردی جائیں گی۔

[**حسن لغيره**۔ مسند احمد: 29/3، مسند ابی یعلی: 1388، مستدرك للحاكم: 598/4]

7- جہنم میں سب سے ہلکے عذاب والے بندے کا بیان اور اس بات کا بیان کہ عذاب کے کئی ایک درجات اور مراتب ہوں گے

1838 عن ابن عباسٍ رضي الله عنهما عن النبيِّ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قال: ((أَهْوَنُ أهلِ النارِ عذابًا أبو طالبٍ، وهو مُنْتَعِلٌ بنَعْلَيْن، يغْلي منهُما دِماغُه)).

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جہنم میں سب سے ہلکا عذاب ابو طالب کو ہوگا وہ آگ کی جوتیاں پہنے ہوئے ہوگا کہ جن سے اس کا دماغ کھولتا رہے گا۔

[صحيح- صحيح مسلم: 212]

1839 عن سمرة بن جندب رضي الله عنه عن النبيِّ صَلَّي اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قال: ((منهمْ مَنْ تأخُذه النارُ إلي كعْبَيه، ومنهم مَنْ تأخُذه النارُ إلي رُكْبَتَيْه، ومنهم مَنْ تأخُذه النار إلي حُجْزَتِه، ومنهم مَنْ تأخُذه النار إلي عنقه ومنهم مَنْ تأخُذه النار إلي تَرقُوتِه)).

سیدنا سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جہنمیوں میں سے کچھ لوگ وہ ہوں گے کہ آگ ان کے ٹخنوں تک ہوگی اور بعض وہ ہوں گے کہ آگ ان کے گھٹنوں تک ہوگی اور کچھ لوگ وہ ہوں گے کہ آگ ان کی کمر تک ہوگی اور کچھ لوگوں کے گلے تک آگ ہوگی۔[صحيح- صحيح مسلم: 2845]

1840 عن أنسٍ رضي الله عنه عن النبيِّ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قال: ((يُؤْتي بأنْعَمِ أهْلِ الدنيا مِنْ أهْلِ النارِ، فيُصبَغُ في النارِ صَبْغَةً، ثم يُقال له: يا ابْن آدم! هلْ رأيْتَ خيرًا قطُّ؟ هل مرَّ بكَ نعيمٌ قَطُّ؟ فيقولُ: لا واللّٰه يا ربِّ! ويُؤْتي بأشَدِّ الناسِ بؤسًا في الدُّنيا مِنْ أهْلِ الجنَّةِ، فيُصْبَغُ صَبْغَةً في الجنَّةِ، فيُقالُ له: يا ابْن آدَم! هَلْ رأيْتَ بُؤْسًا قطُّ؟ هل مَرَّ بك مِنْ شدَّةٍ قَطُّ؟ فيقولُ: لا واللّٰه يا ربِّ! ما مرَّ بي بُؤْسٌ قَطُّ، ولا رأيْتُ شِدَّةً قَطُّ)).

سیدنا انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (قیامت کے دن) دنیا میں عیش وعشرت کی زندگی بسر کرنے والے ایک جہنمی کو لایا جائے گا، پھر اسے جہنم کی آگ میں ایک غوطہ دے کر

پوچھا جائے گا اے آدم کے بیٹے! کیا تو نے کبھی بھلائی اور اچھی حالت دیکھی ہے؟ کیا تجھ پر کبھی عیش وعشرت کا دور گزرا؟ وہ کہے گا اللہ کی قسم اے میرے رب! کبھی نہیں (جہنم کا صرف ایک ہلکا سا غوطہ اسے سب کچھ بھلا دے گا) پھر جنتی لوگوں میں سے ایک ایسے آدمی کو لایا جائے گا جس نے دنیا میں بڑی سختی اور تنگی والی زندگی بسر کی ہوگی، اسے جنت کا ایک غوطہ دیا جائے گا اور پھر اس سے پوچھا جائے گا اے آدم کے بیٹے! کیا تو نے کبھی دکھ وغیرہ دیکھا ہے؟ کیا تجھ پر کبھی سختی اور تنگی آئی تھی؟ وہ کہے گا اللہ کی قسم اے میرے رب! کبھی نہیں، مجھ پر نہ کبھی تنگی آئی اور نہ ہی میں نے کبھی کوئی دکھ دیکھا ہے۔ (جنت کا ایک غوطہ جنتی کو دنیا کی تمام سختیاں اور تنگیاں بھلا دے گا)۔[صحیح۔ صحیح مسلم: 2807]

8- جہنمیوں کی چیخ وپکار اوران کے رونے کا بیان

1841 عن عبد الله بن عمرو رضي الله عنهما قال: ((إنَّ أهلَ النارِ يَدْعونَ مالِكًا، فلا يُجيبُهم أرْبَعين عامًا، ثم يقول: ﴿إنَّكُمْ ماكِثُوْنَ﴾ ثمَّ يَدْعونَ ربَّهم فيقولونَ: ﴿ربَّنا أخْرِجْنا مِنْها فإنْ عُدْنا فإنّا ظالِمون﴾ فلا يُجيبُهم مثلَ الدُّنيا، ثُمَّ يقول: ﴿اخْسَؤُا فيها ولا تُكَلِّمونِ﴾، ثُمَّ يَيْأسُ القومُ فما هو إلا الزفيرُ والشَّهيقُ، تُشْبِهُ أصواتهم أصواتَ الحميرِ، أوَّلها شهيقٌ، وآخِرها زَفيرٌ)).

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جہنم والے (جہنم کے داروغے) مالک کو پکاریں گے اور وہ چالیس سال تک ان کو جواب نہیں دے گا، پھر کہے گا: بے شک تم (اس جہنم میں) ہمیشہ ہمیشہ پڑے رہو، پھر یہ لوگ اپنے رب کو پکاریں گے اور عرض کریں گے اے ہمارے رب! ہمیں اس جہنم سے نکال لے اور اگر ہم دوبارہ (کفر اور بدعملی) اختیار کریں تو بے شک ہم ظالم ہیں، تو اللہ تعالیٰ انہیں اتنی مدت تک جواب نہیں دے گا جتنی پوری دنیا کی مدت ہے پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا تم اس جہنم میں ذلیل ورسوا ہو کر پڑے رہو اور مجھ سے کلام نہ کرو، پھر یہ لوگ مایوس ہو کر چیخ وپکار کریں گے اور ان کی آواز گدھوں کی آواز جیسی ہو گی آواز کی ابتدا سینے سے ہو گی اور آواز کا آخر حلق سے ہو گا۔ [صحيح۔ مستدرك للحاكم: 395/2]

28

جنت کی صفات کا بیان

جنت اور اس کی نعمتوں کی ترغیب

1842 عن أبي بَكْرة رضي الله عنه؛ أنَّ رسولَ الله صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قال: ((**مَنْ قتلَ نفسًا مُعاهَدةً بغيرِ حقِّها؛ لمْ يَرَحْ رائحةَ الجنَّةِ، فإنَّ ريحَ الجنَّةِ ليوجَدُ مِنْ مسيرَةِ مِائَةِ عامٍ**)).

سیدنا ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جس نے کسی ذمی (یعنی ایسا کافر جو مسلمانوں کی زمین میں مسلمانوں کو ٹیکس وغیرہ دے کر رہ رہا ہو) کو ناحق قتل کیا وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں پا سکے گا، بے شک جنت کی خوشبو سو سال کی مسافت پر پائی جاتی ہے۔

[صحیح۔ مسند احمد: 35/5، صحیح ابن حبان: 4881, 4882]

1- جنتیوں کے جنت میں داخل ہونے کی صفت (کیفیت) وغیرہ کا بیان

1843 عن سهل بن سعدٍ رضي الله عنه؛ أنَّ رسولَ اللّٰه صَلَّي اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قال: ((ليدْخُلَنَّ الجنَّة مِنْ أمَّتي سبْعونَ ألْفًا - أو سبْعمِائَةِ ألْفٍ - مُتماسِكون، آخِذٌ بعضُهم بِبَعْضٍ، لَا يدخُل أوَّلُهم حتي يدْخُلَ آخِرُهُم، وجوهُهم علي صورةِ القمَر ليلةَ البدرِ)).

سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''میری امت کے ستر ہزار یا سات لاکھ افراد ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑے جنت میں داخل ہوں گے یہ سب کے سب اکٹھے ہی داخل ہوں گے اور ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح (روشن) ہوں گے۔

[صحيح۔ صحیح بخاری: 6543، صحیح مسلم: 219]

1844 عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسولُ اللّٰه صَلَّي اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إنَّ أوَّلَ زُمْرَةٍ يَدخلونَ الجنَّة علي صورةِ القَمرِ ليلةَ البدرِ، والذين يلونَهم علي أشدِّ كوكَبٍ درِّيٍّ في السماءِ إضاءَةً، لا يبولون، ولا يتَغوَّطون، ولا يمْتَخِطونَ، ولا يَتْفُلونَ، أمْشاطُهم الذهَبُ، ورشْحُهم المسْكُ، ومَجامِرهُم الألُوَّة، أزْواجُهم الحورُ العينُ ، أخلاقُهم علي خُلُقِ رجُلٍ واحدٍ، علي صورَةِ أبيهم آدَمَ؛ سِتّونَ ذِراعًا في السمَاءِ)). وفي رواية قال رسول الله صلي الله عليه وسلم: (((أوَّل زُمرةٍ تَلجُ الجنةَ صوَرُهُم علي صورَةِ القمرِ ليلة البدْرِ، لا يَبْصُقون فيها، ولا يمْتَخِطونَ، ولا يتَغوَّطون، آنِيتُهم فيها الذهَبُ، أمْشاطُهم مِنَ الذهبِ والفِضَّةِ، ومَجامِرُهُم الألُوَّةُ، ورشْحُهم المسْكُ، لكلِّ واحدٍ منهم زَوْجَتان، يُري مخُّ سُوقِهما مِنْ وراءِ اللَّحْم مِنَ الحُسْنِ؛ لا اخْتلافَ بينَهُم، ولا تَباغُضَ، قلوبُهم قلبٌ واحِدٌ، يسَبِّحونَ اللّٰه بكْرةً وعشِيًّا)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جو لوگ جنت میں سب سے پہلے داخل ہوں گے ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح روشن ہوں گے اور جو لوگ ان کے بعد داخل ہوں گے وہ اس ستارے کی طرح چمکتے ہوں گے جو آسمان پر سب سے زیادہ روشن ہوتا ہے نہ تو انہیں (جنت میں) پیشاب آئے گا اور نہ ہی پاخانہ اور نہ ہی ان کے ناک سے فضلہ نکلے گا اور نہ ہی انہیں تھوک آئے گا، ان کی

کنگھیاں سونے کی ہوں گی اور ان کا پسینہ کستوری ہو گی (کستوری کی پسینے سے خوشبو آئے گی) اور ان کی انگھیٹیوں کے اندر (ایندھن) ایک خاص قسم کی خوشبو ہو گی ان کی بیویاں موٹی آنکھوں والی حوریں ہوں گی اور ان سب کا اخلاق ایک آدمی کے اخلاق جیسا ہو گا (سبھی جنتیوں کا اخلاق، عادات اور سیرت بہت عمدہ ہو گی) ان کی شکل وصورت اپنے باپ آدم علیہ السلام کی طرح ہو گی اور ان کا قد ساٹھ ہاتھ بلند ہو گا (بعض روایات میں جنتیوں کی یہ صفات بھی وارد ہوئی ہیں) ''ان کے برتن سونے کے ہوں گے ہر ایک دو حوریں ملیں گی ان کا حسن اس قدر زیادہ ہو گا کہ ان کی پنڈلیوں کا گودا گوشت کے اوپر سے نظر آئے گا، ان کے درمیان کوئی اختلاف نہ ہو گا، یہ صبح وشام اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کریں گے۔

[صحیح۔ صحیح بخاری: 3327، صحیح مسلم: 2834، سنن ترمذی: 2537، سنن ابن ماجہ: 4333]

1845 حدیث ورواه أيضا من حديث أبي هريرة. وقال: ((غريب))، ولفظه. قال رسولُ اللّٰه صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((أهلُ الجنَّة جرْدٌ مرْدٌ كُحْلٌ، لا يَفْني شبَابُهم، ولا تبْلَي ثِيابُهم)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جنتی لوگوں کے جسم پر بال نہ ہوں گے اور نہ ہی ان کی داڑھی ہو گی اور ان کی آنکھوں میں (قدرتی طور پر) سرمہ ہو گا نہ ہی ان کی جوانی ختم ہو گی اور نہ ہی ان کے کپڑے بوسیدہ ہوں گے۔'' [صحیح۔ جامع الترمذی: 2539]

1846 حدیث عن المقدام رضي اللّٰه عنه؛ أن رسول اللّٰه صَلَّي اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قال ((ما مِنْ أحدٍ يموتُ سِقْطًا ولا هَرِمًا - وإنَّما الناسُ فيما بينَ ذلك - إلا بُعِثَ ابْنَ ثلاثٍ وثلاثينَ سنةً، فإنْ كان مِنْ أهْلِ الجنَّة كان علي مِسْحَةِ آدَم، وصورَةِ يوسُفَ، وقلبِ أيُّوبَ، ومَنْ كانَ مِنْ أهْلِ النار عُظِّموا وفُخِّموا كالجِبَالِ)).

سیدنا مقدام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جو کوئی آدمی بھی بوڑھا ہو کر فوت ہو یا نا تمام خلقت والا بچہ اور اس کے درمیان جس عمر میں بھی کوئی فوت ہوا سے (قیامت کے دن) تینتیس سال کی عمر دے کر اٹھایا جائے گا اگر وہ جنتی ہے تو اسے آدم علیہ السلام کی جسامت، یوسف علیہ السلام کی صورت (جمال وغیرہ) اور ایوب علیہ السلام کے دل جیسا دل عطا کیا جائے گا اور جو جہنمی ہے تو پہاڑ کی طرح اس کا جسم بڑا کیا جائے گا (تاکہ جہنم کا عذاب زیادہ سے زیادہ دیا جائے)۔ [حسن لغیرہ۔ البیھقی فی البعث والنشور: 466]

2-سب سے کم درجے والے جنتی کو جو کچھ ملے گا اس کا بیان

1847 عن المغيرة بن شعبة رضي الله عنه عن النبي صَلَّي اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((انَّ موسي عليه السلامُ سأل ربَّه: ما أدْني أهْلِ الجنَّةِ منزلةً؟ فقال: رجلٌ يَجيءُ بعدَ ما دخِلَ أهلُ الجنَّةِ الجنَّةَ فيقالُ له: ادْخُلِ الجنَّة. فيقولُ: ربِّ! كيف وقد نَزَلَ الناسُ منازِلَهُم، وأخَذوا أخَذاتِهم؟ فيقال له: أتَرْضي أنْ يكونَ لك مثلُ مَلِكٍ مِنْ ملوكِ الدنيا؟ فيقولُ: رضيتُ ربِّ. فيقولُ له: لكَ ذلك، ومثلُه، ومثلُه، ومثلُه، [ومثلُه]، فقال في الخامِسَةِ: رضيتُ ربِّ. فيقولُ: هذا لَك وعَشَرَةُ أمْثالِه، ولكَ ما اشْتَهَتْ نفسُك، ولَذَّتْ عينُك. فيقولُ: رضيتُ ربِّ. قال: ربِّ! فأعْلاهُم منزلةً؟ قال: أولئك الّذين أردْتُ، غرسْتُ كرامَتَهم بيدِي، وختَمْتُ عليها، فلَمْ تَرَ عينٌ، ولَمْ تسْمَعْ أذُنٌ ولَمْ يَخْطُرْ علي قلبِ بَشرٍ. [قال: ومصداقُه في كتابِ اللّٰه عزَّوجلَّ: ﴿فلا تَعْلَمُ نَفْسٌ ما أخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أعْيُنٍ﴾ الآية]))۔

سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''بے شک موسیٰ علیہ السلام نے اپنے رب سے سوال کیا کہ سب سے کم درجے والے جنتی کو کیا کچھ ملے گا؟ فرمایا: جب جنت والے جنت میں داخل کر دیئے جائیں گے تو ایک آدمی آئے گا اسے کہا جائے گا: جنت میں داخل ہو جاؤ وہ عرض کرے گا اے میرے رب! کیسے (داخل ہو جاؤں) جبکہ تمام لوگ اپنے اپنے گھروں میں چلے گئے اور انہوں نے اپنی اپنی جگہ لے لی ہے، اسے کہا جائے گا۔ کیا تو اس بات پر راضی ہے کہ تجھے دنیا کے ایک بادشاہ کی بادشاہت کے برابر (جگہ اور مال و دولت وغیرہ) دی جائے؟ وہ بندہ عرض کرے گا اے میرے رب! میں راضی ہوں پھر اس سے کہا جائے گا تجھے اتنی اور دی، اتنی اور دی، تیرے لیے اتنی اور ہے، اتنی اور ہے، پانچویں مرتبہ وہ عرض کرے گا اے میرے رب! میں راضی ہوں، اس سے کہا جائے گا تیرے لیے یہ ہے اور مزید دس گنا ہے اور تیرے لیے وہ کچھ ہے جو تیرا دل چاہے اور جن چیزوں سے تیری آنکھ لذت حاصل کرے، وہ بندہ عرض کرے گا اے میرے رب! میں راضی ہوں تو موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی اے میرے رب! مرتبے کے لحاظ سے سب سے اعلیٰ درجے کے جنتی کو کیا ملے گا؟ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''یہ وہ لوگ ہیں میں نے ارادہ کیا ہے کہ ان کی عزت اور کرامت میں خود اپنے

ہاتھ سے قائم کروں اور بناؤں اور اس پر مہر لگا دوں (ان نعمتوں کو) نہ کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ ہی کسی کان نے ان کے بارے میں سنا اور نہ ہی کسی انسان کے دل میں ان کا کھٹکا ہی آیا، اور اس کی تصدیق قرآن مجید میں بھی موجود ہے ﴿فلا تَعْلَمُ نَفْسٌ ما أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أعْيُنٍ﴾ ''کوئی جان نہیں جانتی کہ (جنت میں) ان کے لئے کیا کچھ آنکھوں کی ٹھنڈک تیار کی گئی ہے۔'' [صحيح۔ صحيح مسلم: 189]

1848 وروي البيهقي من حديث يحيي بن أبي طالب: حدثنا عبد الوهاب: أنبأنا سعيد بن أبي عروبة عن قتادة عن أبي أيوب عن عبدِ الله بْنِ عمرٍو قال: ((**إنَّ أدْني أهْلِ الجنَّةِ منزلةً مَنْ يَسْعي عليه ألْفُ خادمٍ، كلُّ خادِمٍ علي عمَلٍ ليسَ عليه صاحبُه.** قال: وتلا هذه الآية ﴿و إِذَا رَأَيْتَهُمْ حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا مَّنْثُوْرًا﴾))

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''بے شک سب سے کم مرتبے والا جنتی وہ ہوگا جس کی خدمت کے لئے ایک ہزار خادم مقرر ہوں گے، ہر خادم جنتی کی خدمت گزاری میں مصروف ہوگا اور ہر ایک کی الگ الگ ذمہ داری ہوگی اور یہ آیت تلاوت فرمائی ﴿ و إِذَا رَأَيْتَهُمْ حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا مَّنْثُوْرًا﴾ ''اور جب تم انہیں دیکھو تو خیال کرو کہ یہ بکھرے ہوئے موتی ہیں۔''

[صحيح۔ البيهقي في البعث والنشور: 412]

3- جنت کے درجات اور کمروں کا بیان

1849 عن أبي سعيدٍ الخدري رضي الله عنه، أنَّ رسولَ اللهِ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قال: ((إنَّ أهْلَ الجنَّةَ ليتراءَ وْنَ أهْلَ الغُرَفِ مِنْ فوقِهِم، كما تَتَراءَ ونَ الكَوْكَبَ الدُّرِّيّ الغابِرَ في الأُفُقِ مِنَ المَشْرِقِ والمغربِ، لِتفَاضُلِ ما بيْنَهُم)). قالوا: يا رسولَ اللهِ! تلك منازِلُ الأنْبياءِ لا يبْلُغها غيرُهم؟ قال: ((بلي، والّذي نفْسي بيْده! رِجالٌ آمنوا باللهِ وصدَّقوا المرْسَلِيْنَ)).

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''بے شک جنت والے اپنے سے اوپر بالا خانوں والوں کو اس طرح دیکھیں گے جس طرح تم اس روشن ستارے کو دیکھتے ہو جو آسمان کے مشرقی یا مغربی کنارے پر ہوتا ہے، یہ سب کچھ ان لوگوں کے درمیان مراتب کے فرق کی وجہ سے ہوگا (کسی کے درجات زیادہ ہوں گے اور کسی کے کم)۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم عرض کرنے لگے اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! یہ انبیاء علیہم السلام کے محلات ہوں گے وہاں تک کوئی دوسرا نہیں پہنچ سکے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیوں نہیں قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! (ان محلات تک ان کی رسائی بھی ہوگی) جو لوگ اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اور انہوں نے رسولوں کی تصدیق کی۔ [صحيح۔ صحيح بخاری: 3256، صحيح مسلم: 2831]

1850 عن أبي مالك عن النبي صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إنَّ في الجنَّة غُرفًا يُري ظاهِرُها مِنْ باطِنها، وباطِنُها مِنْ ظاهِرِها، أعدَّها اللهُ لِمَنْ أطْعَم الطعام، وأفْشي السلام، وصلّي بالليلِ والناسُ نِيام)).

سیدنا ابو مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''بے شک جنت میں ایسے بالا خانے (اوپر والے کمرے) ہیں جن کا اندرونی حصہ باہر سے اور باہر والا حصہ اندر سے نظر آتا ہے، اور یہ اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے لئے تیار کر رکھے ہیں جو دوسروں کو کھانا کھلاتے ہیں، سلام کو عام کرتے ہیں، اور رات کے وقت جب لوگ سوئے ہوں تو یہ نماز پڑھتے ہیں۔ [صحيح۔ المستدرك للحاكم: 1200 , 431/2]

1851 عن أبي هريرة رضي الله عنه؛ أن رسول الله صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قال: ((إنَّ في الجنَّة مِائةَ درَجةٍ أعدَّها اللهُ لِلْمُجاهدين في سبيلِ اللهِ، ما بين الدرَجَتَيْن كما بينَ السماءِ والأرضِ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''بے شک جنت میں سو منزلہ محل ہے، جسے اللہ تعالیٰ نے اس آدمی کے لئے تیار کر رکھا ہے جو اللہ کے راستے میں جہاد کرتا ہے اور (اس محل کی) ہر منزل کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا زمین و آسمان کے درمیان فاصلہ ہے۔

[صحیح لغیرہ۔ صحیح بخاری: 2790]

4- جنت کی تعمیر اس کی مٹی اور اس کے کنکر کا بیان

1852 عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قلنا: يا رسولَ اللّٰه! حدِّثْنا عنِ الجنَّةِ، ما بِناؤها؟ قال: ((لَبِنَةٌ ذهَبٌ، ولَبِنَةٌ فِضَّةٌ، وملاطُها المسْكُ، وحَصْباؤها اللُّؤْلُؤ والياقوتُ، وتُرابُها الزعْفَران، مَنْ يدخُلُها يَنْعَمُ ولا يَبْأسُ، ويُخلَّدُ؛ لا يموتُ، لا تبْلي ثيابُه، ولا يَفْني شَبابُه))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! ہمیں جنت اور اس کی بناوٹ کے بارے میں بتلائیں کہ وہ کیسی ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اس (جنت) کی ایک اینٹ سونے کی اور ایک اینٹ چاندی کی ہے اور اس کا گارا (مسالہ جس کے ساتھ اینٹوں کو جوڑا گیا ہے) کستوری ہے اور اس کے کنکر (بجری) یاقوت اور موتی ہیں اور اس کی مٹی زعفران ہے، جو لوگ اس میں داخل ہوں گے وہ بڑی نعمتوں میں ہوں گے انہیں کوئی پریشانی، تنگی اور تکلیف نہ ہوگی اور وہ وہاں ہمیشہ رہیں گے، نہ ہی انہیں موت آئے گی اور نہ ہی ان کے کپڑے بوسیدہ ہوں گے، وہ ہمیشہ جوان ہی رہیں گے ان کی جوانی کبھی ختم نہ ہوگی۔

[حسن لغیرہ۔ مسند احمد: 346/4، جامع الترمذی: 2526، مسند بزار: 3509، صحیح ابن حبان: 7387]

1853 عن أبي سعيد رضي الله عنه قال: ((خلق اللّٰه تبارك وتعالي الجنةَ لَبِنةً من ذهب، ولَبِنَةً من فِضّةٍ، وملاطُها المسكُ، وقالَ لها: تكلمي، فقالت: ﴿قد أفلح المؤمنون﴾، فقالت الملائكةُ: طوبي لك

منزل الملوك)).

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جنت ایک اینٹ سونے اور ایک اینٹ چاندی سے بنائی ہے اور اس کا مسالہ (سیمنٹ وغیرہ) کستوری ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس جنت سے کہا ''کلام کر'' تو وہ جنت کہنے لگی ''تحقیق مومن فلاح پا گئے'' فرشتے کہنے لگے تیرے لیے بادشاہوں کا محل ہونا مبارک ہو۔

[صحیح۔ الطبرانی فی الأوسط: 3713، مسند بزار: 3508]

5-جنت کے خیموں اور کمروں وغیرہ کا بیان

1854 عن أبي موسى الأشعريّ رضي الله عنه عنِ النبيّ صَلَّي اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قال: ((إنَّ لِلْمؤْمِنِ في الجنَّة لخَيمةً مِنْ لُؤْلُؤَةٍ واحِدَةٍ مجوَّفَةٍ، طولُها في السماءِ سِتّونَ مِيلًا، لِلْمُؤْمِن فيها أهْلونَ، يطوفُ عليهِم المُؤْمِنُ فلا يَري بعضهُم بَعْضًا)).

سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''بے شک جنت میں مومن کے لئے ایک خیمہ ایسا ہے جو ایک موتی کو کرید کر بنایا گیا ہے اسکی لمبائی بلندی میں ساٹھ میل ہے (ایک روایت میں ہے کہ اس کی چوڑائی ساٹھ میل ہے) اس میں مومن بندے کے اہل خانہ ہوں گے، مومن ان میں سے ہر ایک کے پاس آتا رہے گا (لیکن) وہ آپس میں ایک دوسرے کو نہیں دیکھیں گے۔

[صحیح۔ صحیح بخاری: 4879، صحیح مسلم: 2838، جامع الترمذی: 2528]

1855 عن عبد اللّٰه بن عمرٍو رضي اللّٰه عنهما قال: قالَ رسولُ اللّٰه صَلَّي اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إنَّ في الجنَّةِ غرفًا يُري ظاهِرُها مِنْ باطِنها، وباطِنُها مِنْ ظاهِرِها)). فقال أبو مالك الأشعري: ((لِمَنْ هِيَ يا رسولَ اللّٰه؟ قال ((لِمَنْ أطابَ الكلام، وأطْعَم الطَعام، وباتَ قائمًا والناسُ نِيام)).

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''بے شک جنت میں ایسے کمرے

بھی ہیں جن کا اندرونی حصہ باہر سے اور بیرونی حصہ اندر سے نظر آتا ہے، ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ نے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! یہ کن کو ملیں گے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جس نے عمدہ بات کی، جس نے دوسروں کو کھانا کھلایا، اور یہ کہ لوگ سوئے رہے اور اس نے (اللہ کے سامنے) قیام میں رات گزاری۔

[حسن، صحیح۔ الطبرانی فی الأوسط: 2924، مستدرك للحاكم: 80/1، صحيح ابن حبان: 509]

6- جنت کی نہروں کا بیان

1856 عن عبد الله بن عمر رضي الله عنهما قال: قالَ رسولُ الله صَلَّي الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((**الكوثَرُ نهرٌ في الجنَّةِ، حافَّتاهُ مِنْ ذَهبٍ، ومَجْراهُ علي الدرِّ والياقوتِ، تُرْبتُه أطْيَبُ مِنَ المِسْكِ، ومَاؤه أحْلي مِنَ العَسلِ، وأبْيَضُ من الثَّلْجِ**)).

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''کوثر جنت میں ایک نہر ہے، جس کے دونوں کنارے سونے کے ہیں اور اس نہر کا بہنا موتیوں اور یاقوت پر ہے۔ اس کی مٹی کستوری سے بھی عمدہ ہے اور اس کا پانی شہد سے زیادہ میٹھا ہے اور برف سے زیادہ سفید ہے۔''

[صحيح۔ سنن ابن ماجه: 4334، جامع الترمذی: 3361]

1857 وعن انس رضي الله عنه قال: سُئِلَ رسولُ اللهِ ﷺ ما الكوْثَرُ؟ قال: ((**ذاكَ نهرٌ أعْطانيهِ اللهُ - يعني في الجنة - أشَدُّ بيَاضًا مِنَ اللَّبنِ، وأحْلي مِنَ العسَلِ، فيه طيرٌ أعْناقُها كأعْناقِ الجُزُرِ**)) قال عمر: إنَّ هذه لَناعِمَةٌ. قال رسولُ اللهِ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((**أكَلَتُها أنْعَمُ مِنْها**)).

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا کہ یہ ''کوثر'' کیا ہے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''وہ ایک نہر ہے جو اللہ تعالیٰ نے مجھے عطا کی ہے، یہ جنت کی نہر ہے اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے، اس میں ایسے پرندے ہیں جن کی گردنیں اونٹوں کی گردنوں کی مانند ہیں (یہ سن کر) سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عرض کی، بے شک یہ پرندے تو بڑے عمدہ اور تنومند ہوں گے تو

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ان (پرندوں) کو کھانے والے (جنتی) ان سے بھی زیادہ عمدہ اور بہتر ہوں گے۔''

[حسن، صحیح۔ جامع الترمذی: 2542]

7- جنت کے درختوں اور پھلوں کا بیان

1858 عن أنس بن مالكٍ رضي الله عنه قال: قال رسول الله صَلَّي اللّٰه عَلَيهِ وَسَلَّمَ: ((**إنَّ في الجنَّةِ شجرةً يسيرُ الراكِبُ في ظِلِّها مِائَةَ عامٍ لا يقْطَعُها، إنْ شئتُم فاقْرؤوا ﴿وَظِلٍّ مَمْدُودٍ. وَمَاءٍ مَسْكُوبٍ﴾**)).

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''بے شک جنت میں ایک درخت ہے جس کے سائے میں ایک سوار سو سال تک بھی چلتا رہے تب بھی اس کا سایہ ختم نہ ہوگا، اگر تم چاہو تو اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان پڑھ لو ﴿وَظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ وَمَآءٍ مَّسْكُوْبٍ﴾ (اس جنت میں) لمبے لمبے سائے اور بہتا ہوا پانی ہوگا۔[صحیح۔ صحیح بخاری: 3251، جامع الترمذی: 3293]

1859 عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسولُ اللّٰه صَلَّي اللّٰه عَلَيهِ وَسَلَّمَ: ((**يقولُ اللّٰه: أعددْتُ لِعبادِيَ الصالِحين ما لا عَيْنٌ رأَتْ، ولا أُذنٌ سمِعَتْ، ولا خَطَرَ علي قلبِ بَشرٍ، اقْرَؤوا إنْ شئْتُم ﴿وظلٍّ مَمْدودٍ﴾، ومَوْضِعُ سَوْطٍ مِنَ الجنَّةِ خيرٌ مِنَ الدنيا وما فيها، واقْرَؤوا إنْ شِئْتُم ﴿فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النارِ وأُدْخِلَ الجنَّةَ فَقَدْ فَازَ﴾**)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''میں نے اپنے نیک بندوں کے لئے (جنت میں) وہ کچھ تیار کر رکھا ہے جسے کسی آنکھ نے نہیں دیکھا اور نہ ہی کسی کان نے سنا اور نہ ہی کسی انسان کے دل پر اس کا کھٹکا ہی آیا ہے۔ تم چاہو تو اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان پڑھ لو ''وَظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ'' (جنت میں) لمبے لمبے سائے ہوں گے، اور جنت میں ایک چابک (کوڑے) کے برابر جگہ دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے اس سے بہتر ہے۔ تم چاہو تو یہ آیت پڑھ لو ''فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ'' جو کوئی جہنم

سے بچا لیا گیا اور جنت میں داخل کر دیا گیا۔ پس تحقیق وہی کامیاب ہے۔

[حسن۔ صحیح بخاری: 4779، جامع الترمذی: 3197، سنن ابن ماجه: 4328]

1860 عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسولُ اللّٰه صَلَّي اللّٰه عليهِ وَسلمَ ((مافي الجنَّة شجرَةٌ، إلا وساقُها مِنْ ذَهبٍ)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جنت میں ہر درخت کا تنا سونے کا ہے۔'' [حسن صحيح۔ جامع الترمذی: 2525، صحیح ابن حبان: 7410]

1861 عن البراءِ بنِ عازبٍ رضي اللّٰه عنه؛ في قوله تعالى: ﴿وَذُلِّلَتْ قطوفها تذليلًا﴾ قال: ((إن أهل الجنةِ يأكلونَ من ثمار الجنةِ قيامًا وقعودًا ومضطجعين [على أى حال شاؤوا]))

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان ''وذللت قطوفها تذليلا'' (ان درختوں کے) گچھے نیچے لٹکا دیئے گئے ہیں'' کی تفسیر میں فرماتے ہیں ''بے شک جنتی لوگ جنت کے پھل بیٹھے، کھڑے اور لیٹے ہوئے جس طرح چاہیں گے (یہ پھل) کھائیں گے۔ [صحيح لغيره۔ البيهقى فى البعث والنشور: 288]

1862 عن ابن عباسٍ رضي اللّٰه عنهما قال: ((نَخلُ الجنَّة جذُوعُها مِنْ زمُرُّدٍ خضْرٍ، وكَرَبُها ذهَبٌ أحمرُ، وسعَفُها كِسْوَة لأهْلِ الجنَّةِ، منها مُقَطَّعَاتُهم وحُلَلُهم، وثمرُها أمثالُ القِلالِ والدِلاءِ أشدُّ بيَاضًا مِنَ اللّبنِ، وأحْلي مِنَ العَسلِ، وألْيَنُ مِنَ الزبْدِ، ليس فيها عَجَم)).

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں ''جنت کی کھجور کے تنے سبز زمرد کے ہیں اور اس کی ٹہنی کی موٹی جڑ سرخ سونے کی ہے اور اس کی شاخ جنتیوں کے کپڑے ہوں گے ان میں سے کچھ کپڑے چھوٹے ہوں گے اور کچھ مکمل جوڑے ہوں گے اور اس کا پھل ڈول اور مٹکوں کی مانند ہے (یہ پھل) دودھ سے زیادہ سفید، شہد سے زیادہ میٹھے اور مکھن سے زیادہ نرم ہیں اور اس پھل میں گٹھلی نہیں ہوگی۔

[صحيح۔ مستدرك للحاكم: 476, 475/2]

8- جنتیوں کے کھانے اور پینے کا بیان

1863 عن جابرٍ رضي الله عنه قال: قال رسولُ اللّٰه صَلَّي اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((يأكلُ أهلُ الجنَّةِ ويشرَبون، ولا يمتَخِطون، ولا يتغوَّطون، ولا يَبُولونَ، طعامُهم ذلك جُشاءٌ كريحِ المسْكِ، يُلْهَمون التسبيحَ والتكبيرَ، كما تُلْهَمون النَّفَس)).

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جنتی لوگ کھائیں اور پئیں گے، لیکن انہیں نہ پاخانہ آئے گا اور نہ ہی پیشاب اور نہ ہی ان کے ناک سے فضلہ آئے گا۔ ان کا کھانا (اس طرح ہضم ہوگا کہ انہیں) ایک ڈکار آئے گا اور اس کی خوشبو کستوری کی طرح ہوگی ان پر (اللہ تعالیٰ کی) تسبیح اور تکبیر اس طرح الہام کی جائے گی (اور یہ تسبیح اور تکبیر کہیں گے) جس طرح تمہارا سانس جاری ہے۔

[صحیح۔ صحیح مسلم: 2835، سنن ابی داؤد: 4741]

1864 عن زيد بن أرقم رضي الله عنه قال: جاءَ رجلٌ مِنْ أهْلِ الكتابِ إلي النبيِّ صَلَّي اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فقال: يا أبا القاسمِ تزْعُم أنَّ أهلَ الجنَّة يأكُلون ويشْرَبون؟ قال: ((نعم؛ والَّذي نفْسُ محمَّدٍ بيَدِه، إنَّ أحَدهُم ليُعْطي قوَّةَ مِائَةِ رجلٍ؛ في الأكْلِ والشُّرْبِ والجمَاعِ)) قال: فإنَّ الذي يأكُل ويشْرَبُ تكونُ له الحاجَةُ، وليسَ في الجنَّةِ أذَيٌ؟ قال: ((تكون حاجَةُ أحدِهم رشْحًا يفيضُ من جُلودِهم كرشْحِ المسْكِ، فيضْمُر بَطْنُه)).

سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک یہودی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگا، اے ابوالقاسم! کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم گمان کرتے ہیں کہ جنتی لوگ کھائیں اور پئیں گے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جی ہاں۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے بے شک ان (جنتی) لوگوں کو کھانے، پینے اور جماع کرنے کے لئے سو آدمیوں کی قوت عطا کی جائے گی۔'' وہ آدمی عرض کرنے لگا جو آدمی کھاتا پیتا ہے اسے پھر (پیشاب وغیرہ کی) حاجت بھی ہوتی ہے اور جنت میں گندگی نہیں ہوگی (جبکہ پیشاب وغیرہ تو گندگی ہے)۔ (یہ سن کر) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جنتی لوگوں کو (کھانا کھانے کے بعد) پسینہ

آ ئے گا جس کی خوشبو کستوری جیسی ہوگی اور اس کا پیٹ چھوٹا ہو جائے گا (وہ جنتی اس سے چاک و چوبند بھی ہو جائے گا)۔[صحیح۔ مسند احمد: 367/4، مسند البزار: 3522، الطبرانی فی الکبیر: 753/20]

1865 عن سُلَيم بن عامرٍ رضي الله عنه قال: كانَ اصْحابُ رسول اللّٰه صَلَّي اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يقولون: إنَّ اللّٰه لينفَعُنا بالأعْرابِ ومسائِلهم، قال: أقْبَل أعْرابيٌّ يومًا فقالَ: يا رسولَ اللّٰه! ذكر اللّٰه عز وجل في الجنَّةِ شجرةً مؤذِيَةً، وما كنت أري أنَّ في الجنَّة شجرةً تُؤْذي صاحِبَها! قال رسولُ اللّٰه صَلَّي اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((وما هي؟)) قال: السِّدرُ؛ فإنَّ له شوْكًا مُؤْذِيًا. قال رسولُ اللّٰه صَلَّي اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أليسَ اللّٰه يقول ﴿ في سدْرٍ مَخْضودٍ﴾، خَضَدَ اللّٰه شوْكَه ، فجعلَ مكانَ كلِّ شوْكَةٍ ثمرةً؛ فإنَّها لتُنْبِتُ ثَمرًا، تَفَتَّق الثمرةُ مِنْها عنِ اثْنيْنِ وسبْعينَ لَوْنًا مِنْ طعامٍ، ما فيها لونٌ يُشْبِه الآخَرَ)).

سیدنا سلیم بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم کہا کرتے تھے: بے شک اللہ تعالیٰ ہمیں دیہات والوں اور ان کے سوالات کے ذریعے فائدہ دیتا ہے۔ کہتے ہیں ایک دن ایک دیہاتی آیا اور عرض کرنے لگا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ تعالیٰ نے جنت میں ایک ایسے درخت کا تذکرہ کیا ہے جو تکلیف دینے والا ہے، میں نہیں سمجھتا کہ جنت میں کوئی ایسا درخت بھی ہو جو جنتی کو تکلیف دے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا وہ کون سا درخت ہے؟ تو وہ کہنے لگا ''بیری کا درخت'' اس کے کانٹے تکلیف دہ ہوتے ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''کیا اللہ تعالیٰ نہیں فرماتا ''فِیْ سِدْرٍ مَّخْضُوْدٍ'' ایسی بیریاں جن کے کانٹے نہیں ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے تمام کانٹوں کو ختم کر کے اس جگہ بیر لگا دیئے ہیں، بے شک یہ پھل اگاتا ہے اور پھر اس سے بہتر 72 رنگ کے پھل نکلتے ہیں ایک پھل کا رنگ دوسرے سے نہیں ملتا۔

[صحیح لغیرہ۔ ابن ابی الدنیا، النہایۃ: 6421/2، المستدرك للحاكم: 352/3, 3778]

9- جنتیوں کے کپڑوں اور جوڑوں کا بیان

1866 عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي صَلَّي اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قال: ((مَنْ يدخل الجنَّةَ يَنْعَمْ ولا يبْأسُ، لا تَبلي ثيابُه، ولا يفْني شَبابُه، في الجنَّةِ ما لا عينٌ رأتْ، ولا أُذُنٌ سمعَتْ، ولا خطر علي قلْبِ بشَرٍ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جو کوئی جنت میں داخل ہوگا وہ بڑی عیش و عشرت اور نعمتوں میں ہوگا اسے کسی قسم کی کوئی مصیبت، پریشانی وغیرہ لاحق نہ ہوگی اس کے کپڑے بوسیدہ نہ ہوں گے اور اس کی جوانی ختم نہ ہوگی اور جنت میں وہ نعمتیں ہیں جن کو (آج تک) کسی آنکھ نے نہیں دیکھا اور نہ ہی کسی کان نے سنا اور نہ ہی کسی انسان کے دل پر اس کا کھٹکا ہی آیا ہے۔[صحیح۔ صحیح مسلم: 2836]

1867 (عن انس رضی اللّٰه عنه أن رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیہ وسلم قال:) ((ولو اطّلَعتِ امْرأةٌ مِنْ نساءِ أهل الجنَّةِ إلي الأرضِ لملأتْ ما بينَهُما ريحًا، ولأضاءَتْ بيْنَهُما، ولَنَصيفُها – يعني خِمارَها – علي رأسِها خيرٌ مِنَ الدنيا وما فيها)).

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اگر جنت کی عورتوں میں سے کوئی عورت زمین کی طرف جھانک لے تو زمین و آسمان کا درمیانی خلا خوشبو سے بھر دے اور زمین و آسمان کا خلا روشن کر دے اور اس کا دوپٹہ (اوڑھنی جو سر پر لی جاتی ہے) دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے اس سے بہتر ہے (اس قدر عمدہ اور قیمتی ہے)۔[صحیح۔ صحیح بخاری: 6415، صحیح مسلم: 1880]

10- جنتی عورتوں کے وصف کا بیان

1868 عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبيّ صَلَّي الله عَلَيهِ وَسَلَّمَ قال: ((إنَّ أوَّلَ زمرَةٍ يدخلونَ الجنَّةَ علي صورَةِ القمرِ ليلةَ البدْرِ، والتي تَليها علي أضْوَءِ كوكَبٍ دُرِّيٍّ في السَّماءِ، ولكلِّ امْرِىءٍ منهم زوْجَتانِ اثْنَتانِ؛ يُري مُخُّ سوقِهِما مِنْ ورَاءِ اللَّحْمِ وما في الجنَّةِ أعْزَبُ)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''سب سے پہلا گروہ جو جنت میں داخل ہوگا ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتے ہوں گے اور جو گروہ اس کے بعد جائے گا وہ آسمان پر سب سے زیادہ روشن ستارے کی مانند ہوں گے اور ہر جنتی کو دو بیویاں (حوریں) ملیں گی ان کی پنڈلی کا گودا (مخ) گوشت کے اوپر سے نظر آ رہا ہوگا، کوئی جنتی ایسا نہ ہوگا کہ جس کے اہل وعیال نہ ہوں۔

[صحیح۔ صحیح بخاری: 3254، صحیح مسلم: 2834]

11- موٹی آنکھوں والی حوروں کے گیت کا بیان

1869 عن ابن عمر رضي الله عنهما قال: قال رسولُ الله صَلَّي الله عَلَيهِ وَسَلَّمَ: ((إنَّ أزْواجَ أهْلِ الجنَّةِ ليُغَنِّينَ أزْواجَهُنَّ بأحْسنِ أصواتٍ ماسمِعَها أحدٌ قَطُّ، إنَّ مِمّا يُغَنِّينَ به: نحنُ الخيْراتُ الحِسَانُ، أزواجُ قومٍ كِرام، ينظُرونَ بقُرَّةِ أعْيان. وإنَّ مِمّا يُغَنِّينَ به: نحنُ الخالِداتُ فلا نَمُتْنَهْ. نَحنُ الآمِناتُ فلا نَخَفْنَهْ. نحنُ المُقيماتُ فلا نَظْعَنَّهْ)).

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''بے شک جنتی لوگوں کی بیویاں اپنے خاوندوں کو بڑی اچھی اور عمدہ آواز میں نغمے سنائیں گی کہ کبھی بھی کسی نے ایسی چیز نہ سنی ہوگی، ان کے نغموں کا ایک حصہ یہ ہے ''ہم بڑی اچھی عمدہ اور خیر والی عورتیں ہیں خوبصورت ہیں ہم عزت والی قوم کے لوگوں کی بیویاں ہیں جو ٹھنڈی آنکھوں سے دیکھتے ہیں ہم ہمیشہ رہنے والی ہیں اور ہم پر موت نہیں آئے گی ہم

امن والی ہیں ہم پر کسی قسم کا کوئی خوف نہیں ہے، ہم یہیں ٹھہرنے والی ہیں ہم اسے چھوڑ کر کہیں بھی نہیں جائیں گی۔'' [صحیح۔ الطبرانی فی الصغیر: 260,259، والأوسط: 4914]

12-جنت کے بازار کا بیان

1870 عن أنس بن مالكٍ رضي الله عنه؛ أن رسولَ الله صَلَّي الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قال: ((إنَّ في الجنَّة لَسوقًا يأتُونَها كلَّ جمُعَةٍ، فتهبُّ ريحُ الشَّمالِ ؛ فتحْثو في وُجوهِهم وثيابِهم؛ فيزْدادونَ حُسْنًا وجمَالاً، فيرْجِعونَ إلي أهْليهم وقدِ ازْدادوا حُسْنًا وجمالًا، فتقول لهم أهْلوهُم: والله لقد ازْدَدْتُم بعدَنا حُسْنًا وجمالًا، فيقولون: وأنتم والله لقد ازدَدْتُم بعدنا حُسْنًا وجَمالاً)).

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''بے شک جنت میں ایک بازار ہے جنتی لوگ ہر جمعہ کو وہاں جائیں گے اور شمال کی جانب سے ہوا چلے گی وہ (ہوا) جنتیوں کے چہروں اور کپڑوں پر (عمدہ خوشبو وغیرہ) ڈالے گی جس سے ان (جنتیوں کا) حسن و جمال مزید بڑھ جائے گا پھر جب یہ لوگ اپنے مزید بڑھے ہوئے حسن و جمال کے ساتھ اپنے گھر والوں کے پاس لوٹیں گے تو ان کے گھر والے انہیں کہیں گے۔ اللہ کی قسم! تمہارا حسن و جمال ہمارے بعد مزید بڑھ گیا ہے تو وہ لوگ آگے سے جواب دیں گے اللہ کی قسم! ہمارے جانے کے بعد تمہارا حسن و جمال بھی مزید بڑھ گیا ہے۔

[صحیح۔ صحیح مسلم: 2833]

13-جنت والوں کی ایک دوسرے سے ملاقات اور ان کی سواریوں کا بیان

1871 عن سليمانَ بنِ بريدةَ عن أبيه: أن رجلاً سأل النبي صَلَّي اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فقال: يا رسول اللّٰه! هل في الجنةِ من خيلٍ؟ فقال رسول اللّٰه صَلَّي اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إنِ اللّٰهُ أدخلكَ الجنةَ، فلا تشاءُ أن تُحملَ فيها علي فرسٍ من ياقوتةٍ حمراءَ تطير بك في الجنةِ حيث شئتَ؛ إلا كان)). قال: وسأله رجل فقال: يا رسول اللّٰه! هل في الجنةِ من إبلٍ؟ قال: فلم يقل له ما قال لصاحبه، قال: ((إن يُدخِلكَ اللّٰهُ الجنةَ؛ يكن لك فيها ما اشتهت نفسُك، ولذّت عينُك)).

سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا، اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کیا جنت میں گھوڑے ہوں گے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اگر اللہ تعالیٰ نے تجھے جنت میں داخل فرمایا اور تو نے گھوڑے پر سواری کی خواہش کی تو تجھے سرخ یاقوت کے گھوڑے پر سوار کیا جائے گا اور تو جنت میں جہاں جانا چاہے گا وہ تجھے لے کر اڑے گا۔ پھر ایک آدمی نے سوال کیا۔ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کیا جنت میں اونٹ ہوں گے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے وہ جواب نہیں دیا جو پہلے کو دیا (تفصیلی جواب نہیں دیا بلکہ عام جواب دیا)۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ نے تجھے جنت عطا فرمائی تو تجھے وہاں ہر وہ چیز ملے گی جس کی خواہش تیرا نفس کرے گا اور تیری آنکھ اس سے لذت حاصل کرے گی۔ [حسن لغیرہ۔ جامع الترمذی: 2543]

14-جنت میں اہل جنت کے لئے اللہ رب العزت کے دیدار کا بیان

1872 عن صهيب رضي الله عنه قال: قال رسولُ الله صَلَّي الله عَلَيهِ وَسَلَّمَ: ((إذا دخَل أهْلُ الجنَّةِ الجنَّةَ، يقولُ اللهُ عزَّ وجلَّ: تُريدون شيئًا أزيدُكم فيقولون: ألَمْ تبيّضْ وجوهَنا؟ ألَمْ تُدخلْنا الجنَّةَ وتُنَجّنا مِنَ النَّارِ؟ قال: فيُكْشَفُ الحِجابُ، فما أعْطوا شيئًا أحبَّ إلَيْهم مِنَ النظرِ إلي ربِّهم. ثُمَّ تلا هذه الآية: ﴿لِلَّذينَ أحْسَنوا الحُسْني وزِيادَةٌ﴾)).

سیدنا صہیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جب جنتی لوگ جنت میں داخل ہو جائیں گے تو اللہ تعالیٰ (ان جنتیوں سے) ارشاد فرمائے گا: کیا تم ارادہ کرتے ہو کہ میں تمھیں مزید کچھ عطا کروں؟ وہ جواباً عرض کریں گے۔ (اے ہمارے رب!) کیا آپ نے ہمارے چہروں کو روشن نہیں کیا؟ اور کیا آپ نے ہمیں جہنم سے نجات دے کر جنت میں داخل نہیں فرمایا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا (ان کے اس جواب پر) پردہ ہٹا دیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ کے دیدار سے بڑھ کر کوئی بھی چیز انہیں محبوب نہ ہوگی جو انہیں دی گئی ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی ''لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَ زِيَادَةٌ'' ان لوگوں کے لیے کہ جنہوں نے نیکی کی اچھائی ہے اور انہیں مزید (دیدار الٰہی) بھی ملے گا۔

[صحیح۔ صحیح مسلم: 181، جامع الترمذی: 2552]

1873 عن أبي سعيدٍ الخدريِّ رضي الله عنه؛ أنَّ رسولَ الله صَلَّي الله عَلَيهِ وَسَلَّمَ قال: ((إنَّ اللهَ عزَّوجلَّ يقولُ لأهْلِ الجنَّة: يا أهلَ الجنَّة! فيقولونَ: لبَّيْكَ ربَّنا وسعْدَيْكَ، والخيرُ في يدَيْكَ! فيقولُ: هل رَضيتُم؟ فيقولون: وما لَنا لا نَرْضي يا ربَّنا! وقد أعْطيْتَنا ما لَمْ تُعطِ أحَداً مِنْ خَلْقِكَ؟ فيقولُ: ألا أعْطيكم أفْضَلَ مِنْ ذلك؟ فيقولون: وأيُّ شيْءٍ أفْضَلُ مِنْ ذلك؟! فيقولُ: أحِلُّ عليكم رِضْواني فلا أسْخَطُ عليكم بعده أبدًا)).

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''بے شک اللہ تعالیٰ جنتیوں سے فرمائے گا اے جنت والو! وہ عرض کریں گے، اے ہمارے رب! ہم حاضر ہیں اور بھلائی اور خیر

آپ ہی کے ہاتھوں میں ہے اللہ تعالیٰ ان سے پوچھے گا کیا تم راضی ہو؟ وہ عرض کریں گے اے ہمارے رب! ہم راضی کیوں نہ ہوں، آپ نے ہمیں وہ کچھ عطا فرمایا ہے جو اپنی مخلوق میں سے کسی کو عطا نہیں کیا؟ اللہ تعالیٰ ان سے فرمائے گا، کیا میں تمھیں اس سے بھی افضل چیز عطا نہ کروں؟ وہ عرض کریں گے اس (جنت کی نعمتوں) سے بڑھ کر افضل چیز اور کون سی ہو سکتی ہے؟ تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میں تم پر اپنی رضا اور خوشنودی نازل کرتا ہوں آج کے بعد کبھی بھی میں تم سے ناراض نہ ہوں گا۔

[صحیح۔ صحیح بخاری: 6549، صحیح مسلم: 2829، جامع الترمذی: 2555]

15-ایک انسان کے خیال میں جو کچھ آ سکتا ہے یا عقل جن اچھی اور عمدہ صفات کا چناؤ کر سکتی ہے جنت اور جنت والے اس سے کہیں زیادہ اوپر، بلند اور اعلیٰ ہوں گے اس بات کا بیان

1874 حدیث بخاری عن سهل بن سعدٍ الساعدي رضي الله عنه قال: شهِدتُ من رسولِ الله صَلَّي الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مجلِسًا وصفَ فيه الجنَّة حتي انْتَهي، ثم قال في آخِرِ حديثه: ((**فيها ما لا عينٌ رأتْ، ولا أُذُنٌ سمعَتْ، ولا خطرَ علي قلْبِ بشَرٍ**))، ثم قرأ هاتَيْن الآيتين: ﴿**تَتَجَافٰي جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُوْنَ. فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ**﴾)).

سیدنا سہل بن سعد الساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں حاضر تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں جنت کا تذکرہ کیا اور فرمایا: اس جنت میں وہ کچھ ہے جسے نہ ہی کسی آنکھ نے دیکھا ہے اور نہ ہی کسی کان نے سنا ہے اور نہ ہی کسی انسان کے دل پر اس کا کھٹکا ہی آیا ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دو آیات پڑھیں ﴿**تَتَجَافٰي جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُوْنَ. فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ**﴾ (یہ جنتی لوگ) ان کے پہلو بستروں سے الگ رہتے ہیں یہ اپنے رب کی رحمت کی امید کرتے ہوئے اور اس کے خوف سے ڈرتے ہوئے اسے پکارتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں دیا ہے یہ اس میں سے خرچ کرتے ہیں، کوئی جان بھی نہیں جانتی کہ (جنت میں) اس کی آنکھوں کی ٹھنڈک کے لئے کیا کچھ تیار کیا گیا ہے، (یہ سب) ان کے اعمال کا بدلہ ہے جو وہ کیا کرتے تھے۔ [صحيح۔ صحيح مسلم: 2825]

1875 حدیث بخاری عن داود بن عامر بن سعد بن أبي وقاص عن أبيه عن جده رضي الله عنهم عن النبيّ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قال: ((**لو أنَّ ما يُقِلُّ ظُفُرٌ ممَّا في الجنَّة بدا؛ لَتزخْرَفَ له ما بينَ خَوَافِقِ السمواتِ والأرض، ولوْ أنَّ رجلًا مِنْ أهْلِ الجنَّةِ اطَّلَع فبدا سِوارُه؛ لطمسَ ضَوْءَ الشمسِ كما تطْمِسُ الشمسُ ضوءَ النُّجومِ**)).

سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اگر جنت کا اتنا سا سامان کہ

جیسے ایک ناخن اٹھالے وہ (دنیا پر) ظاہر ہو جائے تو زمین وآسمان کے کنارے اور جو کچھ زمین وآسمان کے درمیان ہے سب کچھ (خوبصورتی سے) مزین ہو جائے۔اور اگر ایک جنتی آدمی جھانکے اور اس کا کڑا (کنگن جو ہاتھ میں پہنا ہوگا) ظاہر ہو جائے تو اس کی چمک سورج کی چمک کو ماند کر دے جس طرح سورج ستاروں کی روشنی کو ماند کر دیتا ہے۔[صحیح۔ ابن ابی الدنیا: ، جامع الترمذی: 2538]

1876 عن أنسٍ رضي الله عنه؛ أنَّ رسول الله صَلَّي اللّٰه عَلَيهِ وَسَلَّمَ قال: ((لَغَدْوَةٌ في سبيلِ اللّٰه أوْ رَوْحَةٌ خيرٌ مِنَ الدُّنيا وما فيها، ولَقابُ قَوْسِ أحَدِكُم أو موضعُ قدمِه في الجنَّةِ خيرٌ مِنَ الدُّنيا وما فيها، ولَوْ أنَّ امْرأةً مِنْ نِساءِ أهْلِ الجَنَّةِ اطَّلَعَتْ إلي أهل الأرضِ لأضاءَ ت الدُّنيا وما فيها، ولمَلأتْ ما بَيْنَهُما رِيحًا، ولَنَصيفُها – يعني خمارَها – خيرٌ مِنَ الدنيا وما فيها)).

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اللہ کے راستے میں صبح یا شام گزارنا دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے اس سے بہتر ہے، جنت میں کسی کو ایک قدم کے برابر یا تم میں سے کسی کی ایک کمان کی مقدار کے برابر جگہ کا ملنا دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے اس سے بہتر ہے اور اگر ایک جنتی عورت زمین پر جھانک لے تو زمین وآسمان کا درمیان البتہ روشن کر دے اور زمین وآسمان کا درمیانی حصہ خوشبو سے بھر دے اور اس جنتی عورت کا ایک دوپٹہ دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے اس سے بہتر ہے۔

[صحیح۔ صحیح بخاری: 6568، صحیح مسلم: 1880، جامع الترمذی: 1651]

1877 عن ابن عبَّاسٍ رضي الله عنهما قال: ((ليسَ في الجنَّةِ شيءٌ مما في الدنيا إلا الأسْماءُ))

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ دنیا کی اشیاء (نعمتوں) میں سے کوئی بھی چیز جنت میں نہ ہوگی۔ صرف (ان جنتی) اشیاء کے نام دنیا والے ہوں گے۔[صحیح۔ البیہقی فی البعث والنشور: 368]

16- جنتیوں کا جنت میں اور جہنمیوں کا جہنم میں ہمیشہ رہنا اور موت کو ذبح کر دینے کا بیان

1878 عن معاذ بن جبل رضي الله عنه: أنَّ رسولَ اللّٰه صَلَّي اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بعثَه إلي اليمَنِ، فلمّا قَدِمَ عليهم قال: ((يا أيُّها الناسُ! إنّي رسولُ رسولِ اللّٰه صَلَّي اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إليكم يخبركم أنَّ المردَّ إلي اللّٰه؛ إلي جنَّةٍ أو نارٍ ، خلودٍ بلا مَوْتٍ، وإقامةٍ بلا ظَعْنٍ)). رواه الطبراني في الكبير بإسناد جيد إلا أن فيه انقطاعا وتقدم حديث أبي هريرة في بناء الجنة وفيه: ((مَنْ يدخُلُها يَنْعَمْ ولا يَبْأَسُ، ويخلُد لا يموتُ، لا تَبْلي ثِيابُه، ولا يَفْني شَبابُه)).

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں یمن کی طرف (گورنر بنا کر) بھیجا، جب یہ یمن پہنچے تو انہوں نے لوگوں کو خطاب فرمایا: ''اے لوگو! میں تمہاری طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قاصد بنا کر بھیجا گیا ہوں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمھیں خبر دیتے ہیں: کہ تم سب نے اللہ کی طرف لوٹنا ہے (تمہارا ٹھکانہ) یا تو جنت ہے یا جہنم، وہاں تم نے ہمیشہ رہنا ہے تمھیں موت نہیں آئے گی، وہاں ہمیشہ کی اقامت ہے اس میں کوئی سفر اور کوچ نہیں۔ [صحیح لغیرہ۔ الطبرانی فی الکبیر: 375، مسند احمد: 346/4، جامع الترمذی: 2526، صحیح ابن حبان: 7387]

1879 عن أبي سعيدٍ الخدريّ و أبي هريرة رضي الله عنهما عن النبي صَلَّي اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قال: ((إذا دخَل أهْلُ الجنَّةِ الجنَّةَ يُنادي منادٍ: إنَّ لكم أنْ تَصحّوا فلا تَسْقَموا أبدًا، وإنَّ لكم أنْ تَحيَوْا فلا تَموتوا أبدًا، وإنّ لكم أنْ تَشِبُّوا فلا تَهرَموا أبدًا، وإنَّ لكم أنْ تَنْعَموا فلا تَبْأسوا أبدًا، وذلك قولُ اللّٰه عز وجل: ﴿ وَنُودُوٓا أَنْ تِلْكُمُ الْجَنَّةُ أُورِثْتُمُوهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ﴾)).

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جب جنت والے جنت میں داخل ہو جائیں گے تو ایک آواز لگانے والا آواز لگائے گا کہ (اے جنتیو!) تم یہاں ہمیشہ صحت مند رہو گے تم کبھی بھی بیمار نہ ہو گے تم یہاں ہمیشہ زندہ رہو گے اور تمھیں موت نہ آئے گی، بے شک تمہارے لیے ہمیشہ کی جوانی ہے اور تم پر کبھی بھی بڑھاپا نہ آئے گا، بے شک تمہارے لیے نعمتیں ہی نعمتیں ہیں تم پر کبھی بھی

کوئی تکلیف اور پریشانی نہ آئے گی اور اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کا یہی مطلب ہے ﴿ وَنُودُوْا أَنْ تِلْكُمُ الْجَنَّةُ أُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ﴾ انہیں آواز دی جائے گی یہ جنت ہے جس کے وارث تمھیں بنایا گیا ہے یہ ان اعمال کا بدلہ ہے جو تم (دنیا میں) کرتے تھے۔

[صحيح۔ صحيح مسلم: 2837، جامع الترمذی: 3246]

1880 عن أنسٍ رضي الله عنه قال: قال رسولُ الله صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((يُؤْتي بالموْتِ يومَ القِيامَةِ كانَّه كَبْشٌ أملَحُ، فَيُوقَفُ بينَ الجنَّةِ والنار، ثم ينادي منادٍ: يا أهْلَ الجنَّة! فيقولونَ: لَبَّيْكَ ربَّنا؛ قال: فيقالُ: هَلْ تعرفون هذا؟ فيقولونَ: نعم ربَّنا؛ هذا الموتُ، ثُمَّ ينادي منادٍ: يا أهْلَ النار! فيقولون: لَبَّيْكَ رَبَّنا، قال: فيُقالُ: لهم هَلْ تَعْرِفون هذا؟ فيقولون: نعم رَبَّنا؛ هذا الموتُ، فيُذْبَحُ كما تُذْبَحُ الشاةُ، فيَأمَنُ هؤلاءِ وينقَطعُ رجاءُ هؤلاءِ)).

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن موت کو لایا جائے گا گویا کہ وہ ایک سیاہ رنگ کا مینڈھا ہے اور اسے جنت اور جہنم کے درمیان کھڑا کیا جائے گا پھر ایک آواز لگانے والا آواز لگائے گا۔ اے جنت والو! وہ عرض کریں گے اے ہمارے رب! ہم حاضر ہیں، تو انہیں کہا جائے گا۔ کیا تم اسے پہچانتے ہو؟ وہ عرض کریں گے۔ جی ہاں اے ہمارے رب! یہ موت ہے۔ پھر ایک منادی کرنے والا آواز لگائے گا، اے جہنم والو! وہ عرض کریں گے اے ہمارے رب! ہم حاضر ہیں تو ان سے پوچھا جائے گا کیا تم اسے پہچانتے ہو؟ وہ عرض کریں گے۔ جی ہاں اے ہمارے رب! یہ موت ہے تو اس موت کو اس طرح ذبح کر دیا جائے گا جس طرح ایک بکری کو ذبح کیا جاتا ہے (یہ دیکھ کر) جنتی بے خوف ہو جائیں گے اور جہنمیوں کی امید ختم ہو جائے گی۔ [صحيح۔ مسند ابو يعلى: 2898، مسند بزار: 3557]

(ولنختم) الكتاب بما ختم به البخاري رحمه الله كتابه وهو حديث أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسولُ الله صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((كَلِمَتَانِ حَبِيبَتَانِ إلي الرَّحْمنِ، خَفِيفَتَانِ عَلي اللِّسَانِ، ثَقِيلَتَانِ في المِيْزَانِ: سُبْحَانَ اللهِ وبِحَمْدِه، سُبْحَانَ اللهِ العَظِيمِ)).

(قال الحافظ) زكي الدين عبد العظيم مملي هذا الكتاب رضي الله عنه وقد تم ما أرادنا الله به من هذا

الإملاء المبارك ونستغفر اللّٰه سبحانه مما زل به اللسان أو داخله ذهول أو غلب عليه نسيان واللّٰه، يجعله خالصا لوجهه الكريم وأن ينفع به إنه ذو الطول الواسع والفضل العظيم.

امام منذری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ہم کتاب کا خاتمہ اس حدیث کے ساتھ کرتے ہیں جس حدیث کے ساتھ امام بخاری رحمہ اللہ نے اپنی کتاب کو ختم کیا اور وہ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی یہ حدیث ہے۔

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دو کلمے ایسے ہیں جو رحمٰن کو بڑے محبوب ہیں اور (ادائیگی کے لحاظ سے) زبان پر بہت ہلکے ہیں اور (اعمال تولنے والے) ترازو میں بہت وزنی ہیں، وہ کلمات یہ ہیں۔ ''سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْم'' میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح اس کی حمد کے ساتھ بیان کرتا ہوں اور میں اللہ کی تسبیح بیان کرتا ہوں وہ اللہ جو بڑی عظمت والا ہے۔

[صحيح۔ صحيح بخاری: 6406]

حافظ زکی الدین عبدالعظیم رحمہ اللہ جو اس کتاب کی املاء کروانے والے ہیں فرماتے ہیں کہ یہ مبارک املاء جس کا ارادہ اللہ تعالیٰ نے ہم سے کیا وہ پوری ہو چکی اور ہم اللہ تعالیٰ سے اس امر کی بخشش چاہتے ہیں جس سے ہماری زبان پھسل گئی (غلطی ہو گئی) یا بھول ہو گئی یا جس پر نسیان کا غلبہ ہوا۔ میں اللہ تعالیٰ سے اس بات کا سوال کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ (ہمارے) اس کام کو اپنے عزت والے چہرے کے واسطے سے اخلاص والا بنائے (قبولیت کا درجہ عطا فرمائے) اور اس کے ذریعے دوسروں کو نفع دے، بے شک وہ اللہ تعالیٰ بڑی طاقت والا اور بڑے فضل والا ہے۔

DARUL ILM
PUBLISHERS & DISTRIBUTORS
242, J.B.B. Marg, (Belasis Road),
Nagpada, Mumbai-8 (INDIA)
Tel,: (+91-22) 2308 8989, 2308 2231
fax :(+91-22) 2302 0482
E-mail : ilmpublication@yahoo.co.in

₹ 900/- (مکمل سیٹ)